نقشۂ ملک کنعان
جیسا کہ
مسیح اور اُسکے رسولوں کے وقت میں تھا
سیدا
سور
بیابان بیرسبا
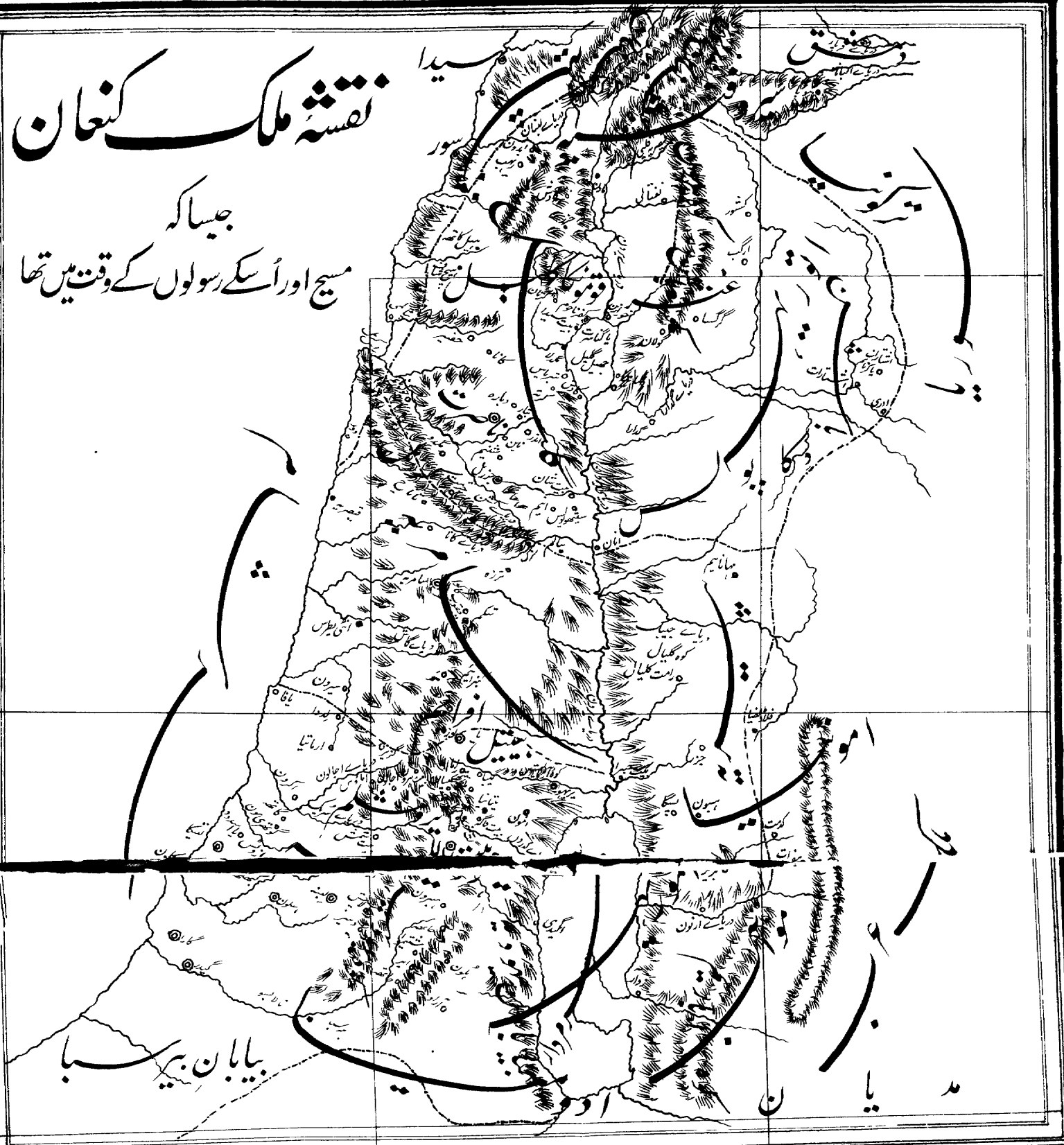
انجیل متی کی تفسیر

ملقب بہ

خزانۃ الاسرار

اس کتاب کو فایدۂ عام کے لئے پادری آر-کلارک صاحب اور
پادری مولوی عماد الدین لاہز نے مقام امرتسر میں تصنیف کیا

پنجاب ریلیجس بک سوسایٹی کے لئے ۱۸۷۵ء کے درمیان

لودیانہ مشن پریس میں مطبوع ہوئی

۱۰۰۰

قیمت

دیباجہ

خداوند خدا کا شکر ہو کہ اُس نے اِس ملک ہندوستان پر بھی بڑا فضل کیا کہ اُس کا پاک کلام یہاں تک بھی آپہنچا - پر افسوس کہ اکثر لوگ اپنے خیالات جسمانی میں پھنسکر اُسکے بھیدوں کی دولت کو نہیں پاسکتے اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ پہلا انجیل جلیل کی تفسیر فایدۂ عام کے لئے لکھی جاوے تاکہ ہمارے دیسی بھائی اور وہ سب لوگ جو خدا کے متلاشی ہیں اُس کے کلام مقدس کو سمجھکر حیاتِ ابدی تک پونہچیں اور وہ سب مخالف جو نادانی کی غیرت میں آکر اُس کے پاک کلام کی تحقیر کرتے ہیں انجیل شریف کے جواہرات کو دریافت کرکے اپنی جانوں کا فکر کریں پس یہہ مختصر حامل المتن متی کی انجیل کی تفسیر جس کا نام خزانۃ الاسرار ہے سلیس اور بے تکلف اُردو میں لکھی جاتی ہے خداوند اِس کے لکھنے پڑھنے والوں کو برکت بخشے آمین

تذکرہ اناجیل اربعہ

(یشعیا ۴۰-۹) میں لکھا ہے میں نے یروشلم کو ایک بشارت دہندہ بخشا ہے اور (۲-۳) میں ہے کہ شریعت صیہون سے اور خدا کا کلام یروشلم سے نکلیگا - اِس الٰہی وعدہ کے موافق اِنجیل یروشلم سے نکلی - انجیل کے معنی ہیں خوشخبری یعنی یہہ خوشخبری کہ خداوند یسوع مسیح خدا کا بیٹا دنیا میں آیا اور اُس نے سب راست بازیاں پوری کیں اور آپ کو گنہگاروں کے کفارہ میں صلیب پر چڑھا کر راہ نجات کو کھولدیا اب خبر دیجاتی ہے کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے حیاتِ ابدی مفت پاویگا پس ایسی بشارت کا نام اِنجیل ہے پر مجازاً اُس کتاب کو اِنجیل کہتے ہیں جسکا نام عہد جدید ہے اور یہہ اسلئے کہ اُس میں اِنجیل کا بیان ہے

انجیلیں چار ہیں جو متی مرقس لوقا یوحنا کے وسیلہ سے لکھی گئیں ہیں دو انجیل نویس رسول اللہ ہیں یعنی متی و یوحنا یہلا خراج گیر اور دوسرا پچھوا تھا اور باقی دو یعنی مرقس و لوقا رسولوں کے رفیق اور اصحاب تھے اُنہوں نے رسولوں کے ساتھ اور الگ ہو کر بھی کلام کی خدمت کی ہی اور اپنی انجیلیں رسولوں سے واقعات دریافت کر کے لکھیں ہیں پس مضمون رسولوں کے بتلائے ہوئے اور عبارات ان اکابر دین کی ہیں - اِن دو انجیلوں کی حقیت پر قطع نظر اور دلایل کے یہہ دلیل کافی ہی کہ اگر وہ دو انجیلیں جو رسولوں نے لکھیں ہیں حق ہیں تو یہہ دو بھی برحق ہیں کیونکہ چاروں کا بیان واحد ہی اور مآل سب کا ایک ہی ان چاروں میں کچھ اختلاف نہیں ہی ہاں اسقدر تفاوت ہی کہ بعض نے مختصر مجمل بعض نے مفصل کسی کسی بیان کو لکھا ہی پس چاروں کا بیان ایک دوسرے کا معاوِن و مفسر ہی نہ مختلف اور یہہ تفاوت اعتبار کی دلیل ہی جس سے نہ اُن گواہوں کی سازش بلکہ دعوی کی حقیت ظاہر ہوتی ہی

اِن سب کا بیان ایسا ہی جیسے کوئی بے تکلف صاف صاف اپنی دید و شنید کا ذکر کرتا ہی پس یہہ لوگ اُس واقعہ کو جو اُن کے درمیان گذرا صاف دلی سے راست راست بیان کرتے ہیں - اور چونکہ اس جہان میں کوئی شخص مسیح کی مانند آج تک ظاہر نہیں ہوا اور نہ کسی شخص کے واقعات مسیح کی مانند سُننے میں آئے اور نہ ایسے واقعات ذہن میں فرض کر کے آج تک کسی عقلمند کو ایسی کہانی بنانے کی جرات ہوئی جس پر وہ غریب جاہل آدمی فریب سازی سے طمع کر کے یہہ قصہ بنا دیتے اس سے ظاہر ہی کہ جو کچھ اُنہوں نے آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُنا اور جو کچھ اُن کے ذہن میں خدا نے ڈالا وہ سچ سچ اور صاف صاف بیان کرتے اور گواہی دیتے ہیں - پھر اُن کا بیان ایسا بھی نہیں ہی جو کونے میں گذرا ہو بلکہ اُن علانیہ واقعات کا ذکر کرتے ہیں جو ہزارہا لوگوں کے سامھنے ظہور میں آئے اور اُسی عہد کے درمیان جس میں وہ واقعات ظاہر ہوئے علانیہ اشتہار دیتے ہیں پھر اگرچہ ہزارہا اُن کے مخالف بھی اُسی عہد میں موجود ہیں لیکن ہزار ہا ہزار اُسی عہد میں اُن کی بات کو قبول بھی کرتے ہیں اور اُن کے مخالفوں کے بیان میں سے ایسی شرارت اور نادانی ٹپکتی ہی جس سے اُن کی حقیت اور اِن کی ہٹ دھرمی ثابت ہوتی ہی ۱۸۰۰ برس سے یہ اُن کی چار انجیلیں جاری ہیں جو دوستوں اور دشمنوں کے ہاتھہ میں طرح طرح سے آزمایش بھی کی گئیں پر اُن کی کتابوں کو جو خدا کی محکم بنیاد ڈالی ہوئی ہی کچھہ جنبش نہ ہوئی

پھر بہت قوموں میں اِن انجیلوں کی تاثیر بھی ظاہر ہوئی بت پرستی اور یہودیت کی چمک اناجیل کے نور سے تاریک ہو گئی اور اکثر دنیا کے تعلیم یافتہ لوگوں میں انجیل کا خمیر جا گھسا صاف بات یہہ ہی کہ دنیا کے سارے مذہب مسیحی دین کے سامھنے مردہ ہو گئے صرف ایک یہی دین ہی جو زندہ ہی

دنیا میں جو نئے نئے علوم ظاہر ہوتے ہیں جن سے تاریکی دفع ہوتی جاتی ہی اُن کے مقابلہ میں آج تک اناجیل ہی ثابت قدم

رہی ہیں جو روح القدس سے لکھی گئیں سب دنیا کی کتابوں سے زیادہ اِنہیں اناجیل کے اعتبار کی دلیلیں دنیا میں قوی تر موجود ہیں اور بس اگرچہ انجیلیں چار ہیں پر حقیقت میں انجیل واحد ہی قدیم سے ہر ملک میں یہہ چاروں برابر جاری ہیں اور یہی چاروں دین مسیحی کی بنیاد ہیں جو کوئی انہیں رد کرے اُسنے دین مسیحی کو رد کیا جسنے انہیں مانا اُسنے مسیح خداوند کو قبول کیا کیونکہ دین مسیحی کا مدار انہیں چار پر ہی پیغمبروں کی سب کتابیں اِسی سمندر کی ندیاں ہیں وہ سب اس میں بہکر آتی ہیں اُن کتابوں میں مسیح کا ذکر کانوں سے سنا جاتا ہی پر اناجیل میں بچشم روح یسوع کو دیکھتے ہیں انہیں سے آدمی کو اپنی اور خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہی اور بہت سے خدا کے بھید انہیں چاروں انجیلوں میں بیان ہیں اگر کوئی ساری عمر اُنکو پڑھے اُسکا دل کبھی اناجیل سے سیر نہ ہوگا کیونکہ ہمیشہ اُسکی روح کو تازہ غذا ان میں ملیگی اور کہیں سے کچھہ بھلائی کا مُنہہ نہ دیکھیگا

یہہ چار انجیلیں اگرچہ دنیا کی چار سمت کی رعایت سے لکھی گئیں تاکہ دنیا کی چاروں حدوں میں مسیح کی گواہی پہونچے پر ان کی روح کی تازگی اور بہبودی کے لئے باطنی طور پر چار موسموں کی تاثیر بھی رکھتی ہیں یا ارجن صاحب کے قول کے موافق یہہ چار باطنی عنصر ہیں اُن میں سے متی کی انجیل کی مختصر تفسیر اب لکھی جاتی ہی

متی رسول اور اُسکی انجیل کا تذکرہ

متی رسول ملک گلیل کا باشندہ شہر کفرناحوم کا رہنے والا قوم کا یہودی تھا اس کا دوسرا نام لیوی ہی (متی ۹-۹) اس کے باپ کا نام حلفائی تھا (مرقس ۲-۱۴) بہرحال سرکار روم کی طرف سے محصول یا چنگی لینے کے کام پر نوکر تھا جب مسیح نے اُسکو عہدۂ رسالت بخشا تو محصول کی چوکی پر بیٹھا تھا وہاں سے خداوند نے اُسکو بُلایا۔ مورخ کہتے ہیں کہ متی رسول مسیح کی صعود کے بعد پندرہ برس ملک کنعان میں رہا سقراط مورخ جو پانچویں صدی میں تھا کہتا ہی کہ یہہ رسول ملک حبشہ کی طرف کو چلا گیا تھا کلیمنس اسکندریہ کا اسقف کہتا ہی کہ وہ شہید نہیں ہوا اپنی موت سے موا رسولوں میں سے صرف یعقوب و پطرس و پولوس ہی شہید موئے ہیں اور سب اپنی موت سے مرے۔ اس رسول نے یہہ انجیل لکھی پر کس سن میں لکھی اس بات میں اختلاف ہی پر ساری روایتوں کے دیکھنے سے ظاہر ہی کہ یہہ اختلاف منافی اتصال سلسلہ کے نہیں ہی کیونکہ مابینی وقت دکھلاتا ہی۔ ہاں اسقدر معلوم ہی کہ یہہ انجیل سب سے اول لکھی گئی مگر مسیح کے صعود سے چند برس بعد اُسنے لکھی اور یہہ بات (متی ۲۷-۸ و ۲۸-۱۵) کے لفظ آج تک سے ثابت ہی اور یہہ کہ یروشلم کی بربادی سے پیشتر اُسنے لکھی چنانچہ (متی ۲۴-۱۵) سے ظاہر ہی۔ اور اُسنے یہہ انجیل خاص یہودیوں کے لئے لکھی تاکہ وے جانیں کہ یسوع وہی مسیح موعود ہی اور اسی واسطے وہ عہدِ عتیق سے بہت سی دلیلیں لایا ہی اور راز مخفی کا اُسنے اظہار کیا

اس بات میں اختلاف ہی کہ اُس نے کس زبان میں لکھی آیا عبرانی میں یا یونانی میں بعض متقدمین مثلاً پاپیاس وارنیوس وپنتی نس وارجن ویوسی بیوس اور جیروم کہتے ہیں کہ عبرانی میں بھی لکھی تھی اور وہ اب دنیا میں نہیں ہی پر یونانی میں ہی جو ہمیشہ سے کلیسیا میں تھی اور بعض کا وہ گمان کہ یہہ یونانی اُس عبرانی کا ترجمہ ہی کچھہ معتبر بات نہیں ہی دو دلیلوں سے اول آنکہ یہہ خیال صرف ایک شخص یعنی پاپیاس کی کتاب سے اُن کو پیدا ہوا ہی اور وہ روایت احاد ہی نہ متواتر دویم آنکہ قدیم سے ساری کلیسیا قایل ہی کہ وہ یونانی میں لکھی گئی اور قیاس بھی چاہتا ہی کہ یونانی میں لکھی ہو اگر عبرانی میں ہوتی تو قدیمی کلیسیا اُس کی حفاظت کرتی جیسے اور انجیلوں کی حفاظت کی ہی - مگر اُس عبرانی نسخہ کی جسکا ذکر جیروم اور یوسیبیوس کرتے ہیں صرف دو فرقوں یعنی ابیونی وسنوارمی کے سوا کسی اور فرقہ نے حفاظت نہیں کی اور یہہ دونو فرقے بہ سبب بدعتی ہونے کے کلیسیا سے خارج تھے اِسلئے [کلیسیا اس بات پر متفق ہی کہ وہ یونانی میں لکھی] جواب بھی ہی اور اس بات پر کلیسیا کا اتفاق نہیں ہی کہ وہ عبرانی میں تھی اب اِسکا یونانی میں ترجمہ ہی بالفرض اگر یہہ ترجمہ بھی ہو تو دلایل ذیل اُسکے اعتبار پر کافی ہیں

(۱) یہہ انجیل اور اناجیل سے پوری موافقت رکھتی ہی اُس میں کوئی ایسی بات نہیں جو دوسری سے میل نرکھتی ہو (۲) اس کا محاورہ عبرانی آمیز ایسا ہی کہ اُسی عہد کا معلوم ہوتا ہی (۳) اُس کے مضامین ایسے پاک اور پرمغز ہیں جیسے اور الہامی کتابوں میں ہیں (۴) ابتدا سے یہہ انجیل مقدسوں میں مقبول ہی (۵) اس یونانی انجیل پر حضرت برناباس نے دس جگہ اور حضرت کلیمنس نے دو جگہ اور حضرت ہرماس نے دس جگہ اور حضرت اگناشیوس نے نو جگہ اور حضرت پولیکاٹ نے پانچ جگہ اپنے اپنے نامجات میں گواہی دی ہی (۶) پورانے قدیمی نسخے جو تبرکاً ولایت کے کتب خانہ میں جو قریب ایک ہزار کے رکھے ہیں اُن سب میں یہہ انجیل موجود ہی

پہلا باب

نسب نامہ یسوع مسیح داؤد اور ابراہیم کے بیٹے کا

(نسب نامہ) یہودیوں میں نسب نامہ رکھنے کی بڑی عادت تھی کیونکہ خدا نے توریت میں موسیٰ کو کئی بزرگوں کے نسب نامے بتلائے تھے شاید ایسی تعلیم سے یہہ دستور اُن میں پیدا ہوا خدا کا مطلب اِن نسب ناموں سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کو نسل موعود یعنی مسیح کی شناخت آسانی سے ہو جاوے کیونکہ اُسکی تشریف آوری کے واسطے ابراہیم اور داؤد کا خاندان مقرر ہوا تھا (یسوع) یہہ نام حضرت عیسیٰ کا ہے جسکے معنی ہیں بچانیوالا اور یہہ نام خدا کے فرشتے نے مریم پر ظاہر کیا تھا (لوقا ۱-۳۱)
(مسیح) یہہ خاص لقب ہے ہمارے خداوند کا جسکے معنی ہیں مسح کیا گیا دستور تھا کہ جب کوئی شخص بادشاہت یا کہانت یا رسالت کے عہدہ پر مقرر ہوتا تھا تو اُس کے سر پر تیل ملکر اُس عہدہ پر مقرر کرتے تھے اور یہہ تیل روحانی نعمات کا نمونہ تھا (۱ صموئیل ۲۴-۶ و احبار ۴-۵ و ۱۶ و ۱ سلاطین ۱۹-۱۶) کو دیکھو پس ایسے دستور پر خدا نے عیسیٰ کو اُن تینوں عہدوں پر مقرر کیا جیسے اُس نے وعدہ کیا تھا (زبور ۲-۲ و دانیال ۹-۲۵) خدا نے اُسکو روح القدس کے تیل سے مسح کیا اور اُسکو بے پیمایش روح القدس عنایت کی (یوحنّا ۳-۳۴ و یشعیا ۶۱-۱) (داؤد) یہہ اشارہ ہے (۲ صموئیل ۷-۱۲ و زبور ۱۳۲-۱۱ و یشعیا ۱۱-۱) کی طرف (ابیراہام) یہہ اشارہ ہے (پیدایش ۱۲-۳ و ۲۲-۱۸) کی طرف (ف) واضح ہو کہ متی رسول خداوند کو ابنِ داؤد کہتا ہے اور مرقس اُسکو کلیسیا کا خادم بتلاتا ہے اور لوقا اُسے ابن آدم کہتا ہے اور یوحنّا اُسکو خدا اور خدا کا بیٹا و حیات ابدی بتلاتا ہے پس یہہ چاروں گواہ اُس کے تمام مدارج پر بہ تفصیل گواہی دیتے ہیں

۲ (۲) ابیرہام سے اسحاق پیدا ہوا اور اسحاق سے یعقوب پیدا ہوا اور یعقوب سے یہودا اور اُسکے بھائی پیدا ہوئے

(اسحاق پیدا ہوا) اگرچہ ابیراہام سے اسمٰعیل بھی جو پہلا بیٹا حاجرہ لونڈی سے تھا پیدا ہوا تھا پر وہ وعدہ کا فرزند نہ تھا اسلئے وہ اس نسب نامہ سے خارج ہے (اسحاق سے یعقوب) اگرچہ عیساؤ بھی پیدا ہوا پر وہ بھی خارج ہے کیونکہ برکت کا فرزند صرف

یعقوب ہی تھا (یعقوب سے یہودا) اگرچہ اور بھی گیارہ لڑکے پیدا ہوئے پر یہودا نسب نامہ میں اسلئے مذکور ہی کہ اسی کی اولاد سے مسیح کی بشارت یعقوب نے دی تھی (پیدایش ۴۹-۱۰ عبرانی ۷-۱۴) (ف) کلام سے ظاہر ہی کہ اکثر وارث برکت چھوٹے بیٹے ہوتے آئے ہیں اور یہہ بھی ظاہر ہی کہ ہر صاحب برکت کے ساتھہ ایک شریر دکھہ دینیوالا موجود رہا ہی خاص کر اسحاق و یعقوب اور اسماعیل اور عیشاؤ پر غور کرو

(۳) اور یہودا سے فارض اور زارح تامر کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور فارض سے اسروم پیدا ہوا اور اسروم سے آرام پیدا ہوا (۴) اور آرام سے عمنداب پیدا ہوا اور عمنداب سے نحسون پیدا ہوا اور نحسون سے سلمون پیدا ہوا (۵) اور سلمون سے بوعاز راحاب کے پیٹ سے پیدا ہوا اور بوعاز سے عوبید راعوث کے پیٹ سے پیدا ہوا اور عوبید سے یسی پیدا ہوا (۶) اور یسی سے داؤد بادشاہ پیدا ہوا اور داؤد بادشاہ سے سلیمان اُس سے جو اوریا کی جورو تھی پیدا ہوا

۳ ۴ ۵ ۶

ان آیات میں چار عورتوں کا بھی ذکر آیا جن میں سے دو ضرور غیر قوم سے تھیں یعنی راحاب و روت لیکن تمر میں شبہ ہی کہ یہودی عورت تھی یا غیر قوم پر بنت سبع یہودی تھی ان چار میں تین گنہگار ہیں جنپر زنا کا داغ لگا ہوا ہی راحاب تو کسبی تھی (یشوع ۲-۱) اور تمر بھی حرام کار تھی (پیدایش ۳۸-۱۶ سے ۳۰) بنت سبع بھی بدکار تھی اُس نے داؤد سے زنا کیا تھا (۲ سموئیل ۱۱-۲) یہاں سے ظاہر ہی کہ مسیح خداوند نے گنہگاروں کے سلسلہ میں آنے سے نفرت نہیں کی اور یہہ کہ وہ غیر قوم اور قوم و نیک اور بد سب کے لئے آیا اور یہہ اسکے فضل سے ہوا (ف) آیت ۶ میں داؤد کا لقب بادشاہ لکھا ہی اگرچہ اس نسب نامہ میں بہت سے بادشاہ ہیں پر خطاب بادشاہت کا صرف داؤد کے نام پر لکھا ہی نہ ہر بادشاہ کے کیونکہ وہ بنی اسرائیل کا پہلا بادشاہ تھا جسے خدا نے اس عہدہ کے لئے چن لیا تھا اُسی کے تخت پر مسیح کے لئے اشارہ کیا گیا تھا (یرمیاہ ۲۳-۵ لوقا ۱-۳۲)

(۷) اور سلیمان سے رحبعام پیدا ہوا اور رحبعام سے ابیا پیدا ہوا اور ابیا سے آسا پیدا ہوا (۸) اور آسا سے یہوسافط پیدا ہوا اور یہوسافط سے یورام پیدا ہوا اور یورام سے عوزیا پیدا ہوا

۷ ۸

(یورام سے عوزیا) لکھا ہی مگر یورام سے اخزیاہ ہوا تھا اور اُس سے یوآس اور اُس سے امصیاہ اور اُس سے عوزیا بموجب (۱ تواریخ ۳-۱۱ و ۱۲) کے پس واضح ہے کہ رسول نے یہاں تین نام چھوڑ دئیے ہیں تاکہ چودہ چودہ پشتیں قایم کرے اور یہہ دستور کہ بعض وقت بعض نام

چھوڑے جاتے ہیں پورانے عہدنامہ میں بھی دیکھا جاتا ہے دیکھو (استثنا ۳۳ باب) میں سب فرقوں کا ذکر ہے پر شمعون کے فرقہ کو چھوڑ دیا ہے اور (۱ تواریخ) میں زبولوں و دان کی اولاد کے نام چھوڑے ہوئے ہیں پھر (یشوعہ ۷ - ۲۴) میں عکن بن زارح لکھا ہے لیکن اُسی کی پہلی و اٹھارویں آیت سے ظاہر ہے کہ وہ کرمی کا اور وہ زبدی کا اور وہ زارح کا تھا پھر (عزرا ۷ - ۱ سے ۵ و ۱ تواریخ ۶ - ۳ سے ۱۵) تک دیکھو کہ کتنے نام چھوڑے گئے ہیں اُسی دستور پر (مکاشفات ۷ باب) میں دان کا فرقہ مہر سے چھوڑا گیا ہے پس متی کی نسبت یہہ اعتراض بیجا ہے اُس نے اختصار کے لئے یہاں تین نام چھوڑے ہیں جیسے لوقا کے نسب نامہ میں بھی بعض نام چھوٹے ہوئے ہیں

(ف) اس سلسلہ میں یورام عمون یکونیا و یعام یہہ چار شخص اچھے آدمی نہ تھے اگرچہ ان کے باپ اچھے لوگ تھے یہاں سے ظاہر ہے کہ فضل کی وراثت جسمانی شراکت سے نہیں ہے اور یہہ کہ ایماندار نہ جسم سے بلکہ روح سے تولد ہوتا ہے (متی ۱۲ - ۵۰) مسیح کے سچے رشتہ دار بھی ہیں جو اُسکی مرضی پر چلتے ہیں

۹ و ۱۰ و ۱۱ (۹) اور عوزیا سے یوتام پیدا ہوا اور یوتام سے احاز پیدا ہوا اور احاز سے حزقیا پیدا ہوا (۱۰) اور حزقیا سے منسی پیدا ہوا اور منسی سے امون پیدا ہوا اور امون سے یوسیا پیدا ہوا (۱۱) اور یوسیاہ سے یوکنیا اور اُسکے بھائی بابل کو اُٹھہ جانے کے وقت پیدا ہوئے

یہاں یوسیاہ سے یوکنیا لکھا ہے پر وہ نہ اسکا بیٹا بلکہ پوتا تھا بموجب (۱ تواریخ ۳ - ۱۵) کے پس یوسیاہ سے یہویقیم اور یہویقیم سے یوکنیا ہوا ہے بعض کا خیال ہے کہ یہہ نام متی نے نہیں چھوڑا سہو کاتب میں رہا ہے اور اکثر کہتے ہیں کہ اس نے یہہ نام آپ چھوڑ دیا ہے جیسے آیت ۸ کی تفسیر میں لکھا گیا ہے ــ مگر راقم کا گمان ہے کہ اُس نے نہیں چھوڑا سہو کاتب سے رہا اُس کی چودہ چودہ کی قید اس بات کی گواہ ہے (اُٹھہ جانے کے وقت) متی رسول اُس جلاوطنی کو جو جبراً ہوئی تھی اُٹھہ جانا کہتا ہے حال آنکہ آپ سے نہیں اُٹھہ گئے مگر پکڑے ہوئے گئے تھے اُس کا سبب یہہ ہے کہ یہودی لوگ جلاوطنی کا لفظ اپنی نسبت بولنا مکروہ جانتے تھے پس رسول نے ایسا لفظ بولا جو اُن کو مکروہ معلوم نہ ہو

۱۲ (۱۲) اور بابل کو اُٹھہ جانے کے بعد یوکنیا سے شلتیئیل پیدا ہوا اور شلتیئیل سے زروبابل پیدا ہوا

شاید کوئی کہے کہ (یرمیا ۲۲ - ۳۰) میں یکونیا کو خدا نے بے اولاد لکھوایا تھا پھر شلتیئیل اُس کا بیٹا کیونکر ہوا ــ جواب یہہ ہے کہ اس آیت میں یہہ نہیں لکھا کہ اُس کے اولاد پیدا نہ ہوگی بلکہ یہہ لکھا ہے کہ اُس کی اولاد میں سے کوئی اقبالمند نہ ہوگا

کہ تخت نشین ہوا اِسلئے وہ مثل بے اولاد کے ہوگا۔ پھر شلتیئیل سے زروبابل لکھا ہے یعنی زروبابل شلتیئیل کا بیٹا تھا (عزرا ۳-۲ و نحمیاہ ۱۲-۱ حجی ۱-۱) میں اسکے موافق لکھا ہے لیکن (۱ تواریخ ۳-۱۹ میں) زروبابل کو فدایاہ کا بیٹا لکھا ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ اُن میں فدایاہ چھوڑ گیا ہے

(۱۳) اور زروبابل سے ابیہود پیدا ہوا اور ابیہود سے ایلیاقیم پیدا ہوا اور ایلیاقیم سے عاذر پیدا ہوا (۱۴) اور عاذر سے صدوق پیدا ہوا اور صدوق سے اخیم پیدا ہوا اور اخیم سے ایلیود پیدا ہوا (۱۵) اور ایلیود سے ایلیعاذر پیدا ہوا اور ایلیعاذر سے متان پیدا ہوا اور متان سے یعقوب پیدا ہوا (۱۶) اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا جو مریم کا شوہر تھا جسکے پیٹ سے یسوع جو مسیح کہلاتا ہے پیدا ہوا

ان چار آیتوں میں جو نام لکھے ہیں اُن میں سے سوا زروبابل نام کے اَور کوئی نام عہد عتیق میں مذکور نہیں ہے متی رسول نے یہہ نام عام نسب ناموں میں سے یا یوسف کے خاندانی نسب نامہ سے معلوم کر کے لکھے ہیں اگر کوئی ان ناموں پر اعتراض کرتا تو اُسی عہد میں ہو سکتا تھا مگر اس عہد کے کسی یہودی نے ان ناموں پر کبھی اعتراض نہیں کیا اسلئے یہودیوں کا ان ناموں پر سکوت کرنا اُن کی صحت کا ایک گواہ ہے

(آیت ۱۶) میں یعقوب سے یوسف لکھا ہے اس سے ظاہر ہے کہ یہہ نسب نامہ یوسف کا ہے یہہ یوسف مسیح کا شرعی باپ تھا نہ جسمانی اور چونکہ یوسف اس نسب نامہ کے رو سے داؤد کی اولاد سے تھا اس لئے وہ آیت ۲۰ میں ابن داؤد کہلایا ہے (ف) لوقا کی انجیل میں بھی ایک نسب نامہ ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ مریم کا ہے اور یہہ یوسف کا مگر اکثر علما کہتے ہیں کہ دونوں یوسف کے ہیں متی نے اُن اشخاص کو جنکر نسب نامہ میں لکھا ہے جو ہر پشت میں وارث ہوتے آئے ہیں لوقا نے عام خاندان کے لوگوں کا ذکر کیا ہے (ف) کہتے ہیں کہ جب ابیہود کا بڑا بیٹا الیعاذر نامے بے اولاد مر گیا تب یوسف متان کا پوتا اُسکا وارث ہوا اُسکے دو بیٹے تھے یعقوب اور ہیلی یعقوب کے کوئی بیٹا نہ تھا تب یوسف ہیلی کا بیٹا اُسکا وارث ہوا اور یہہ بھی لکھا ہے کہ مریم اسی یعقوب کی بیٹی تھی اور اپنے شوہر یوسف کی چچیری بہن تھی مگر یہہ دسویں صدی کے مورخ کا قول ہے اگر یہہ سچ ہے کہ مریم بنت یعقوب ہے تو یہہ دونوں نسب نامے اُن دونوں شخصوں کے ہوئے

(۱۷) پس سب پشتیں ابراہام سے داؤد تک چودہ پشتیں ہیں اور داؤد سے بابل کو اُٹھ جانے تک چودہ پشتیں اور بابل کو اُٹھ جانے سے مسیح تک چودہ پشتیں ہیں

اس آیت میں رسول نے نسب نامہ کو تین حصوں میں منقسم کیا اور ہر حصہ چودہ چودہ ناموں پر بانٹ دیا مگر شمار کے وقت دو حصے چودہ چودہ ناموں کے اور ایک ۱۳ نام کا ہو جاتا ہے۔ اسکے دو جواب ہیں اول آنکہ آیت ۱۱ میں جو ایک نام رہگیا تھا وہ اس تقسیم سے ثابت ہوا کہ سہو کاتب سے رہا۔ دوسرا جواب یہہ ہے کہ رسول نے داؤد کو دو دفعہ شمار کیا پہلا حصہ ابیرہام سے داؤد پر تمام ہوا اور دوسرا پھر داؤد سے شروع ہو کر یوسیاہ پر ختم ہوا اور تیسرا یکونیا سے مسیح پر ختم ہوتا ہے

اگر کوئی عارف باللہ روحانی نظر سے اس نسب نامہ کے آدمیوں پر غور کرے تو معلوم ہوگا کہ آیت ۱ سے ۶ تک خاندان داؤدی کے قمر کا طلوع ہے پھر آیت ۶ سے ۱۱ تک اسکی روشنی و عروج کا زور ہے پھر ۱۲ سے ۱۵ تک اس کا غروب ہے اور اسی نظر سے رسول نے پشتوں کے حصے بانٹے ہیں تاکہ قمر داؤدی کی اسکی ہر دو حالت طلوع و غروب سے برابر نسبت دکھلادے اسلئے وہ دو دفعہ گنا گیا پر اسکے غروب کے بعد ازلی و ابدی شمس یعنی خداوند مسیح کا ظہور جس سے داؤدی قمر نے جلوہ حاصل کی ہے نمودار ہو گیا جو کبھی غروب نہ ہوگا

۱۸ (۱۸) اب یسوع مسیح کی پیدایش یوں ہوئی کہ جب اسکی ماں مریم کی یوسف کے ساتھہ منگنی ہوئی تھی اِن کے اکھٹے ہونے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی

اب جدا مضمون پھر یسوع مسیح کے نام سے شروع کرتا ہے جسکے نام سے نسب نامہ کا شروع کیا تھا۔ اُسکی پیدایش کا مضمون جو عقل سے بالا اور خلاف عادت کے یہاں لکھا ہے وہ معجزہ کے طور پر ہے اور یہہ مضمون محال عقلی نہیں ہے بلکہ محالات عادیہ سے ہے جسپر خدا قادر ہے پس کوئی آدمی اس مضمون کو سمجھ نہیں سکتا صرف الہام کی اطاعت سے قبول کیا جاتا ہے (روح القدس سے) روح القدس ایک اقنوم اقانیم ثلاثہ میں سے ہے اور وہ خدا ہے (اعمال ۵-۳ و ۴ متی ۲۸-۱۹ و ۲ قرنتی ۱۳-۱۴) روح القدس سے کس طرح حاملہ ہوئی اِسطرح پر کہ خدا کی قدرت کا اُسپر سایہ ہوا اور خدا کی روح اُسپر اُتری (لوقا ۱-۳۵) یعنی اُس کا جسم بھی نہ انسانی میل سے بلکہ خدا کی قدرت سے مریم کے شکم میں موجود ہو گیا دیکھو (فسی ۵-۳۰) اور یہہ ضرور تھا کہ دوسری اقنوم جو ابن اللہ ہے کامل انسان بنے پس اُس نے انسانیت کا جامہ پہنا اور ایک کامل انسان مریم کے شکم میں قدرت ایزدی سے موجود ہو گیا اور یہہ بھی ضرور تھا کہ وہ بیگناہ ہووے تاکہ آدمیوں اور خدا کے بیچ درمیانی ہو سکے اِس لئے آدم کے معمولی سلسلہ سے الگ ہو کر پیدا ہوا کیونکہ اس سلسلہ میں گناہ موروثی موجود تھا جو اُسکی تشریف آوری کی غرض کے منافی تھا مگر عورت کے شکم میں وہ جسم طیار ہوا نہ باہر زمین پر مثل آدم و درختوں کے اور یہہ اِسلئے ہوا کہ شیطان نے ابتدا میں عورت کو بھولی اور نازک برتن سمجھکر گمراہ کیا تھا پس جس مقام پر اُسکی شرارت نے جگہ پائی تھی اُسی جگہ سے خدا نے

اُس کے خیال کے برخلاف اُسکا شرشکن ظاہر کیا جیسے خدا نے (پیدایش ۳-۱۵) میں وعدہ کیا تھا (حاملہ پائی گئی) معلوم ہوتا ہے کہ یوسف کی منگنی مریم کے ساتھ پہلے سے تھی اوسی منگنی کی حالت میں یوسف کو خبر پونہچی کہ وہ حاملہ ہے جب اس نے دریافت کیا کہ یہہ حمل کس کا ہے تو شاید مریم نے کہا کہ یہہ روح القدس سے ہے جیسے مریم کو فرشتے نے خبر دی تھی بموجب بیان لوقا کے (ف) یہاں سے ظاہر ہے کہ منگنی کی رسم یہودیوں میں جاری تھی اور یہہ اچھی رسم ہے اس میں عورت مرد کا حسن و قبح خوب ظاہر ہوجاتا ہے

۱۹ (۱۹) تب اُسکے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اُسکی تشہیر نہ چاہی ارادہ کیا کہ اُسے چپکے سے چھوڑ دے

یوسف راستباز آدمی تھا یعنی بھلا آدمی اگرچہ اُسکو بڑا شک ہوا اور جب اُسنے مریم سے سُنا کہ یہہ روح القدس سے ہے تو بھی اُس کا شک رفع نہ ہوا کیونکہ یہہ امر خلاف عادت تھا تو بھی اُس نے اُسکی تشہیر نہ کی کیونکہ بھلا آدمی تھا اگر اُسکی تشہیر کرتا تو مریم زنا کی تہمت سے سنگسار کی جاتی (احبار ۲۰-۱۰ اور استثنا ۲۲-۲۳ و ۲۴ و حزقیل ۱۶-۳۸ سے ۴۰) پر اُس نے صبر کیا اور جلدی بھڑک نہیں اُٹھا بلکہ سزا دلوانے کا خیال بھی چھوڑ دیا اور اپنا پنڈ چھوڑانے کا خیال ایسے اچھے طور سے کیا کہ چپکے سے چھوڑ دے (ف) دیکھو راستباز آدمی کا معاملہ کیا اچھا ہے (ف) یہاں سے یہہ بھی ظاہر ہوا کہ منگنی کی حالت میں عورت مرد کے درمیان ایک قسم کی قید کا شروع ہوجاتا ہے اسی واسطے وہ قید سے چھوٹنے کی فکر میں ہے اور یہہ کہ منگنی کی قید سے آدمی چپ چاپ بھی چھوٹ سکتا ہے برخلاف نکاح کے اور یہہ کہ اس قید سے چھوٹنا بھی جایز ہے پر بدون کسی قوی سبب کے نہیں

۲۰ (۲۰) پر جب اِن باتوں کی سوچ ہی میں تھا تو دیکھو خداوند کے فرشتہ نے اُسپر خواب میں ظاہر ہو کے کہا اے یوسف داؤد کی بیٹے اپنی جورو مریم کو اپنے پاس لے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو اُس میں پیدا ہوا روح القدس سے ہے

جب یوسف راستباز نے ایسا ارادہ کیا پر جلدی نہیں کی نیک نیت رہا خدا نے اُسے راہ بتلائی یعنی فرشتہ کی معرفت اُس پر ظاہر کیا۔ اسی طرح اگر ہم بھی اپنے امور میں راستبازی کے ساتھ فکر کیا کریں تو خداوند راہ راست کی طرف ہدایت کریگا (خواب میں) یوسف نے خواب دیکھا پر مسیح نے کبھی خواب نہیں دیکھا اِسلئے کہ وہ آپ خدا تھا آدمی خواب دیکھا کرتے ہیں (نہ اُسپے الہام آیا بلکہ وہ آپ الہام دہندہ تھا خدا ہو کے) (داؤد کی بیٹے) فرشتہ نے یوسف کو ابن داؤد بتلایا کیونکہ وہ داؤد کے خاندان

سے تھا۔ فرشتہ مریم کو جو حالت منگنی میں ہی یوسف کی جورو بتلاتا ہی یہاں سے ظاہر ہی کہ جورو کا لقب منگنی کی حالت میں عورت پر جائز ہی مگر بعض بدکاروں کے دستور پر حالت منگنی میں ہم بستر ہونا حرام کاری ہی اگرچہ وہ مجازاً جورو ہی پر حقیقتاً جب ہوگی جب نکاح ہو جائیگا (مت ڈر) یعنی وہ پاک اور بے عیب عورت ہی تو نکاح کرکے گھر میں لے آ (جو اُسکے رحم میں ہی) یعنی وہ انسانی بدن یا وہ بچہ قدرت ایزدی سے طیار ہوا ہی نہ شرارت سے (عبرانی ۱۰–۵) (روح القدس سے ہی) یہاں سے ظاہر ہی کہ یہودی لوگ روح القدس سے واقف تھے کیونکہ اگلے نوشتوں میں روح القدس کا بہت ذکر لکھا ہی

۲۱ (۲۱) اور وہ بیٹا جنے گی اور تو اُس کا نام یسوع رکھے گا کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے بچاویگا

(وہ بیٹا جنے گی) نہ بیٹی یہہ بھی غیب کی بات بتلائی جاتی ہی۔ پھر یہہ کہ وہ عورت بیٹا جنے گی نہ یہہ کہ تیرے لئے بیٹا ہوگا جیسے ذکریا سے کہا گیا کیونکہ وہ یوسف کے نطفہ سے نہ تھا جو اسکے لئے بیٹا کہلاتا (اُسکا نام یسوع) یہہ نام اسم فاعل ترکیبی ہی اصل میں یہوسوع ہی یاہ مخفف ہی یہوواہ کا جو اسم ذات خاص اللہ تعالی کا ہی اور ہوسیع بمعنی بچانیوالا اُسکے ساتھہ ملکر یہوسوع ہوا پھر کثرت استعمال سے یسوع کہلایا اسکے نہایت ٹھیک معنی ہیں یہوواہ نجات دہندہ دیکھو یہی نام نون کی بیٹی کا رکھا گیا تھا (گنتی ۱۳–۱۶) کیونکہ وہ شخص مسیح کا نمونہ ہوکر بنی اسرائیل کو کنعان میں داخل کرنیوالا ہوا پر حقیقت میں اس نام کا حقیقی مسمی یہہ بچہ ہی جو مریم کے رحم میں ہی = پھر فرشتہ نے اُس نام کے معنی بھی بتلائے کہ وہ بچانیوالا ہی خاص اپنے لوگوں کو خواہ بنی اسرائیل میں سے ہوں یا غیر قوم میں سے مگر ایمان کے وسیلہ اسکے ساتھہ اپنایت یا رشتہ پیدا کریں تو وہ ان کو بچاویگا۔ اور وہ گناہوں سے بچاوے گا (مکاشفات ۱–۵ و افسی ۵–۲۵ سے ۲۷) = پر یہہ گناہ سے بچانا کئی طرح پر ہی اول گناہ کی سزا سے اپنے آپ کو اُن کے کفارہ میں دیکر دوئم گناہ کی غلامی سے اپنی روح دیکر سیوم گناہ کی قربت سے آسمان پر لیجا کر چہارم اسکے سارے نتیجوں سے نیا بدن دیکر۔ پس مسیح کا کام اور تشریف آوری کی مراد یہہ ہی کہ لوگ گناہ سے بچیں اور جب کہ لوگ گناہ سے بچ گئے تو پھر کسی نعمت کی اُنہیں حاجت نرہی کیونکہ سارے چھوٹے اور بڑے دُکھہ گناہ کے سبب سے ہیں جب گناہ جاتا رہا تو ساری آسایش اُن کے لئے موجود ہی گناہ کے سبب آدمی بہشت سے نکالے گئے جب گناہ نرہا تو پھر بہشت میں ہیں گناہ کے سبب موت آئی جب گناہ نرہا حیات ابدی ہماری ہی (ف) یاد رکھنا چاہیے کہ مسیح کا کام یہہ ہی کہ اپنوں کو گناہ سے بچاوے اور کسی چیز سے بچانے کو وہ نہیں آیا اپنی صلیب بھی اُٹھاؤگے شیطان کی آزمایش میں بھی پڑوگے ستائے بھی جاؤگے ہاں وہ خداوند کریم ہوکر تمہاری مدد کرسکتا ہی اگر مناسب جانے ورنہ اُسکا ذمہ نہیں ہی کہ وہ عیسائیوں کو اُن بلاؤں سے بھی بچاوے مسیح صرف گناہ سے بچانے کو آیا ہی

دیکھو (۲ تمطاؤس ۳-۱۲) (ف) یہاں سے ظاہر ہو کہ نجات مسیح کی بخشش ہو نہ ہمارے کاموں کا پھل پس ہم نہ جاہلوں کے موافق اپنے اعمال پر بھروسا کر کے مرینگے نہ اہل اسلام کی مانند صرف خدا کی رحمت پر بھروسا کرینگے بلکہ صرف یسوع مسیح پر بھروسا رکھینگے کیونکہ خدا نے اُسے اسیواسطے بھیجا ہو کہ آدمیوں کو اُن کے گناہوں سے بچاوے جیسے اس نے فرمایا کہ اگر یقین نہ لاؤگے کہ میں ہوں تو اپنے گناہوں میں مروگے (ف) یہہ بھی یاد رہے کہ مسیح اسلئے نہیں آیا کہ گناہ میں آدمیوں کو آزادگی بخشے بلکہ اسلئے کہ گناہ سے انسان کو جدا کرے (طیطس ۲-۱۴) پس جب تک گناہ کے غلبہ سے انسان آزاد نہو جاوے وہ ہرگز مسیح کا نہیں ہو اگرچہ لوگوں میں عیسائی کہلاوے اُس نے اب تک مسیح کے ساتھ ایمان کے وسیلہ اپنا یت نہیں پیدا کی (ف ۴) خدا نے اپنے بیٹے کا نام آپ یسوع رکھا لوگوں نے اُسکا نام یسوع نہیں رکھلیا ایک ہی نام ہو جس سے نجات پا سکتے ہیں اور وہ نہ انسان کی مگر خدا کی طرف سے ہو (ف ۵) خدا نے اپنے بیٹے کا نام بامعنی رکھا ہم بھی لڑکوں کے مہمل نام نرکھینگے ایسا نام رکھینگے جس کے اچھے معنی ہوں (ف ۶) دنیاوی مزاج لوگ اپنے لئے بڑے بڑے نام رکھا کرتے ہیں جن سے ان کی شوکت اور عزت ظاہر ہو پر خدا نے اپنے بیٹے کا نام ایسا رکھا جس سے غیروں کا فایدہ ہو

۲۲ ۲۳ (۲۲) پس یہہ سب ہوا تا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا ہو (۲۳) کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اُس کا نام عمانوئیل رکھینگے جس کا ترجمہ یہہ ہو کہ خدا ہمارے ساتھہ

(یہہ سب) یعنی مسیح کا مریم سے جو کنواری تھی پیدا ہونا اور اُسکی ذات میں الوہیت و انسانیت کا اجتماع ہونا اور مریم کے پاس فرشتے کا آکر کہنا اور یوسف سے فرشتہ کا خواب میں آکر باتیں کرنا یہہ سب درست اور ٹھیک ہو کیونکہ (یشعیاہ ۷-۱۴) میں اس تولد سے ۷۴۲ برس آگے خدا نے خبر دی تھی کہ ایک کنواری سے بیٹا پیدا ہوگا اور اُسکی ذات میں انسانیت والوہیت جمع ہوگی اس واقعہ کے ساتھ یشعیاہ کی پیشگوئی کا ذکر کر کے رسول مسیح کی الوہیت و انسانیت کا کامل ثبوت دیتا ہو جیسے پولوس نے (۱ تمطاؤس ۳-۱۶) میں صاف کہا ہو کہ خدا جسم میں ظاہر ہوا = (لفظ عمانوئیل) عبرانی ہو جسکے معنی ہیں خدا ہمارے ساتھہ یعنی وہ لڑکا جو خلاف عادت کنواری سے پیدا ہوگا اسمیں الوہیت و انسانیت دو باتیں ملجاوینگی پس آدمیوں کے ساتھہ خدا رہیگا (یشعیاہ ۹-۶) کو غور سے دیکھو (ف) پس مسیح کامل انسان تھا اسکی سرشت و ماہیت بالکل ہماری مانند تھی مگر اسمیں گناہ نہ تھا (عبرانی ۴-۱۵) کھانا پینا سونا جاگنا اُٹھنا بیٹھنا تھک جانا آہ کرنا وغیرہ سب انسانیت کے کام اُس میں تھے اور وہ انسان ہو کر اپنے انسانیت کے درجہ میں عالم الغیب بھی نہ تھا جیسے اُس نے قیامت کی بابت فرمایا کہ بیٹا بھی اُسے نہیں جانتا - مگر دوسری ماہیت یعنی الوہیت جو اُس میں تھی وہ ماہیت عالم الغیب اور قادر مطلق تھی سارے الوہیت کے کام اُس ماہیت سے علاقہ رکھتے ہیں جیسے سارے انسانیت کے کام ماہیت انسانی سے متعلق ہیں

اسلئے صحیح اعتقاد جو باعث نجات ہی جسپر تمام پیغمبر اور سارا کلام الہی گواہی دیتا ہی یہہ ہی کہ وہ پورا انسان اور پورا خدا تھا اور یہہ خدا کا بڑا بھید ہی کہ الوہیت نے انسانیت سے میل کیا اسکا ذکر یشعیاہ نے لفظ عمانوئیل میں کیا ہی (۴) عجیب قدرت خدا کی ہی مخلوقات کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ہمارا خالق نہایت بزرگ و بالا ہی ہمارے قیاس اور گمان اور وہم کا ہاتھہ بھی اُس تک نہیں پہنچ سکتا اور خدا کی شریعت سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ ہمارا دشمن ہی اسلئے کہ ہم نے گناہ کرکے اُسے اپنے سے سخت ناراض کیا ہی اور اسلئے ہم اُس سے دور جا پڑے مگر انجیل جلیل سے ظاہر ہی کہ خدا ہمارے ساتھہ ہی اُس نے آپ ہمارے گناہ کا تدارک کیا اور ہمارے نزدیک آیا ان تینوں صورتوں پر غور کرنے سے اُس کی عجیب قدرت ظاہر ہوتی ہی

۲۴ (۲۴) تب یوسف نے سوتے سے اُٹھہ کر جیسا خداوند کے فرشتہ نے اُسے فرمایا تھا کیا اور اپنی جورو کو اپنے پاس لے آیا

(سوتے سے) یہہ لفظ ظاہر کرتا ہی کہ اُس نے دیری نہیں کی فوراً ہدایت الہی کی تعمیل کی یہہ ہمارے لئے کیا اچھا نمونہ ہی کہ جس وقت روح القدس کی تحریک یا کلام کی چوٹ یا ضمیر کا اشارہ یا خواب کی نیک ہدایت پاویں تعمیل میں دیر نہ کریں کیونکہ یہہ راستباز کا خاصہ نہیں ہی لکھا ہی کہ اگر تم آج میری آواز سنو تو اپنے دل سخت نہ کرو یعنی فوراً میرے حکم کی تعمیل کرو (جیسا) فرشتہ نے کہا تھا یعنی یوسف نے اپنی فکروں اور منصوبوں اور خواہشوں کی آمیزش ہدایت الہی میں نہیں کی بلکہ جیسے کہا گیا بلاحجت عمل میں لایا جو کوئی خدا کی مرضی پر چلنا چاہتا ہی وہ اُسکی ہدایت میں اپنے منصوبوں سے اُسکا اصلاح کار نہیں بنا کرتا بلکہ ویسے ہی بجالاتا ہی (لے آیا) یعنی یوسف خواب سے بیدار ہوکر بعد نکاح شرعی کے جیسے یہود میں دستور تھا اُسے اپنے گھر میں لے آیا

۲۵ (۲۵) اور اُسکو نہ جانا جب تک کہ وہ اپنا پہلوٹا بیٹا نہ جنی اور اُسکا نام یسوع رکھا

(نہ جانا) ظاہر ہی کہ یوسف کو یقین ہوا کہ اُس کے شکم میں خدا کا بیٹا ہی اُس نے اُسکا ادب کیا اور اُسکو نہ جانا (جب تک) کے لفظ سے گمان ہوتا ہی کہ بعد وضع حمل کے اُس نے اپنی بی بی کو جانا مگر یہہ گمان اس لفظ جب تک سے کرنا کچھہ قوی دلیل نہیں ہی کیونکہ کلام میں کئی جگہ لفظ جب تک آیا ہی کبھی ہمیشہ کے معنی دیتا ہی اور کبھی ایک خاص انتہا بتلاتا ہی مثلاً (۱ صموئیل ۱۵-۳۵ و ۲ صموئیل ۶-۲۳ و متی ۱۲-۲۰) میں یہہ لفظ ہمیشہ کے معنی دیتا ہی اور (متی ۲-۱۳) میں ایک خاص انتہا دکھلاتا ہی پس بدون کسی اور قرینہ کے نہیں بتلاسکتے کہ یہاں کس معنی میں ہی (پہلوٹا) یعنی پہلا فرزند اس لفظ سے بھی بعض گمان کرتے ہیں کہ اُسکی اور اولاد حسب عادت ہوئی ہوگی مگر یہہ بھی درست نہیں ہی اسلئے کہ ہر اول بچہ کو پہلوٹا کہتے ہیں خواہ دوسرا ہو یا نہ ہو بہرحال نہیں کہہ سکتے کہ اور اولاد ہوئی یا نہوئی کیونکہ

کلام میں اُسپر سکوت ہے۔ البتہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی اَور اولاد ہرگز نہیں ہوئی کبھی یوسف نے اسے نہیں جانا اس تعظیم کے سبب کہ وہ خداوند کی ماں ہے اور شاید اسنے ایسی گذر کی جیسے (اقرنتی ۷-۲۹) میں ہے کہ جورو والے ایسے ہوویں جیسے اُن کی جوروان نہیں (ف) یہاں یوسف کے خواب کا ذکر ہے اور آیندہ کو بھی کئی جگہ خواب کا ذکر آویگا اور عہد عتیق میں بھی خوابوں کا بہت ذکر ہے یہ بعض لوگ خواب کے بالکل منکر ہیں اور وہ الہام کی ایک صورت ہے اور سچے خواب نہ صرف پیغمبروں کو بلکہ راستباز اور نار است لوگوں کو بھی خدا کی طرف سے کبھی کبھی دکھلائے جاتے ہیں اور وہ نہ صرف اگلے زمانہ میں تھے بلکہ اب بھی ہوتے ہیں اُن کا انکار بیجا بات ہے مگر باطل اور صحیح خواب میں فرق کرنے کو یہہ قاعدہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئیے کہ خدا کی ساری مرضی جو انسان کی نسبت ہے یسوع کے وسیلہ انجیل میں ظاہر ہو چکی ہے پس جو خواب کلام کے برخلاف ہدایت کرے وہ باطل ہے جیسے یوسف کو ہدایت ہوئی کہ یہہ کنواری روح القدس سے حاملہ ہے پس یہہ ہدایت موافق تھی (یشعیا ۷-۱۴) کے اگر انسان کی نظر کلام پر رہے تو خوابوں کی گمراہی سے بچتا ہے وے جو محض خواب کا انکار کرتے ہیں وہ بھی بھول میں ہیں اور جو خوابوں کے وہم میں رہتے ہیں وہ بھی خطرہ میں ہیں اب کلام بس ہے

دوسرا باب

(۱) جب یسوع ہیرودیس بادشاہ کے وقت یہودیہ کے بیت اللحم میں پیدا ہوا تو دیکھو کئی مجوسی پورب سے یروشلم میں آئے اور بولے

باب اول میں یہود کی نسبت بڑی روشنی اور غیر اقوام کی نسبت تاریکی کا بیان تھا مگر اس دوسرے باب میں یہود کی نسبت تاریکی اور غیر قوم کی نسبت بڑی روشنی کا بیان ہے (جب) یعنی جس زمانہ میں مسیح تولد ہوا (ف) شاید کوئی کہے کہ اُس زمانہ میں دنیا کا کیا حال تھا تو واضح رہے کہ جن ایام میں مسیح تولد ہوا ساری زمین پر امن چین اور صلح تھی کہیں جنگ و جدل نہ تھا مگر یہودیوں کو اپنے بادشاہ کی سخت انتظاری تھی اور غیر قوموں میں بھی اسکا چرچا اور اشتیاق تھا کہ کوئی بادشاہ دنیا میں آنیوالا ہے اور یہہ چرچا غیر قوموں وغیرہ میں ایسا تھا کہ طاسطس اور سیوتی نیوس دو رومی مورخ جو عیسائی نہیں ہیں بلکہ عیسائی دین کے دشمن تھے اپنی کتابوں میں یوں ذکر کرتے ہیں کہ اُس زمانہ میں ساری دنیا میں ایک بادشاہ کی انتظاری تھی جو یہودیہ ملک سے خدا کے انتظام کے موافق نکلنے والا تھا (دیکھو کتاب طاسطس ۵ باب فصل ۱۳ میں) لکھا ہے کہ اسوقت یہہ گمان عام تھا کہ ملک یہودیہ میں سے کوئی بادشاہ نکلے گا۔ پھر دیکھو سیوتی نیوس کی تواریخ جو اُس نے ویس پاسئین قیصر کی بابت لکھی ہے اسکے چار باب میں ہے کہ تمام پورب کے ملک میں یہہ پورا قیاس ہمیشہ قایم رہا کہ اُنہیں ایام میں بموجب تقدیر الہی کے وہ جو ملک یہودیہ سے نکلیں گے حکمرانی کرینگے = یہہ خیال جسکا یہہ لوگ ذکر کرتے ہیں

ضرور ہی کہ یہودیوں میں سے نکلکر پونہچا ہو کیونکہ جب یہودی لوگ بابل کو جلاوطن ہوئے تھے تو وہاں پر دانیال پیغمبر اور اُسکے ہمراہیوں سے یہہ خیال غیر اقوام میں سرایت کر گیا تھا کیونکہ اُس زمانہ میں بابل کی حکومت ساری زمین پر تھی اور ہرطرف کے اشخاص وہاں آتے جاتے تھے اور دانیال دو سلطنتوں کا وزیر تھا جسکے اختیار میں (۱۲۰) صوبے تھے اور وہ خود مسیح کی منادی کرنیوالا تھا جسنے اسکی تشریف آوری کا وقت ستر ہفتہ کی قید لگا کر بیان بھی کر دیا تھا غرض آنکہ اس وقت بڑی انتظاری ہرطرف سے تھی کہ کوئی بادشاہ آنیوالا ہی اور یہہ کہ خاص قوم یہود میں سے نکلیگا (جیسے گنتی ۲۴-۱۹) میں خبر لکھی تھی پس یسوع خداوند اُسی انتظاری کے موافق اور پیغمبروں کی پیشگوئیوں کے بموجب عین وقت پر پیدا ہوا (ہیرودیس بادشاہ کے وقت) یہہ بادشاہ یہودی نہ تھا ادومی آدمی تھا رومیوں کو نعلبندی دیکر ملک یہودیہ پر سلطنت کرتا تھا۔ یہاں سے ظاہر ہی کہ جب ادومی یہودیوں کا بادشاہ ہوا تو یہود کی سلطنت جاتی رہی تھی جیسے (پیدایش ۴۹-۱۰ میں) یعقوب نے خبر دی تھی کہ جب شیلو یعنی مسیح آویگا یہود اسے عصا جاتا رہیگا۔ اور وہاں قوموں کے آنے کا بھی ذکر ہی سو مجوسیوں کے آنے سے غیر قوموں کا آنا اُسی وقت سے شروع ہو گیا تھا (یہودیہ کے بیت اللحم) بیت اللحم دو ہیں ایک یہودیہ ملک میں ہی دوسرا بیت اللحم جلیل میں ہی (یشوعہ ۱۹-۱۶) یہودیہ کے بیت اللحم کو افراتہ بھی کہتے ہیں (پیدایش ۳۵-۱۶ و میکہ ۵-۲) اِس بستی کو داؤد کا شہر کہتے ہیں کیونکہ داؤد کا گھر اُس میں تھا اور وہیں داؤد پیدا ہوا تھا دیکھو (اصموئیل ۱۶-۱ سے ۴) بیت اللحم کے لفظی معنی ہیں روٹی کا گھر چونکہ آسمانی روٹی یعنی مسیح وہاں سے نکلنے والا تھا شاید اسلئے انتظام الٰہی سے اسکا یہہ نام رکھا گیا اور چونکہ یہہ آسمانی روٹی یہود و غیر اقوام کے لئے بھی تھی اسلئے ایک بیت اللحم یہودیہ کی بیت اللحم کی یادگاری میں جلیل میں بھی قایم ہوا لیکن دوسرے بیت اللحم میں مسیح پیدا نہیں ہوا تاکہ معلوم ہو کہ یہہ برکت سب کے لئے ہی۔ یہودیہ کا بیت اللحم یروشلم سے مغرب جنوب میں ۶ میل یا تین کوس کے فاصلہ پر ہی یوسف و مریم وہاں کے باشندہ تھے مگر شہر ناصرہ میں رہتے تھے اسم نویسی کے دنوں میں وہاں گئے تاکہ اپنی قوم کے ساتھہ دفتر میں نام لکھوا دیں جیسے (لوقا ۲-۴ و ۵) میں لکھا ہی مگر وہاں پونہچکر بچہ تولد ہو گیا جو آتے وقت شکم میں تھا

یہہ اسم نویسی اگرچہ یہودیوں پر شاق گذری مگر خدا نے اپنی پیشگوئی پورا کرنے کو کہ مسیح بیت اللحم میں پیدا ہوگا یہہ سبب اُن کے وہاں آنیکا قیصر کی طرف سے اُٹھوایا تھا اگر یہہ سبب نہ اُٹھتا تو مسیح ناصرہ میں تولد ہو جاتا

(ف ۲) قیصر کا پایہ تخت جہاں سے اسم نویسی کا حکم نکلا بیت اللحم سے (۱۵۰۰) میل دور تھا اور داؤد جسکی اولاد پھر بیت اللحم میں جمع ہوئی ہی ایک ہزار برس پہلے مر چکا تھا جسکے تخت پر مسیح بیٹھنے کو آیا ہی دیکھو اتنی دور کے ملک کے بادشاہ نے اتنی دور شدہ بادشاہ کی اولاد کو حکم دیا کہ اُسکی اولاد وہاں جاوے اسیطرح جب وہ خداوند آویگا تو دور دور سے سب اُٹھیں گے کہ یہودی یروشلم میں جمع ہو جاویں تاکہ خدا کا وعدہ پورا ہو جاوے (پورب سے) یعنی یروشلم کی مشرق سے (ف ۳) مشرق سے سورج نکلتا ہی اُسی طرف سے حقیقی سورج یا آفتاب صداقت کا ستارہ نکلا جسمانی عادت روحانی شکل کا نمونہ ہوا = یا شاید یہہ لوگ ایران سے یا عرب سے آئے ہونگے

(یشعیاہ ۶۰-۶ وزبور ۷۲-۱۰) میں جو پیشخبریاں لکھی ہیں اُنکے پورا ہونیکا شروع بھی انہیں مجوسیوں سے ہوا جو ملک سبا کی طرف سے آئے اور وہ پورب میں ہی (یروشلم میں آئے) وہ بیت اللحم وغیرہ بستیوں میں نہیں گئے اسلئے کہ یروشلم پایہ تخت داؤد کا تھا گمان ہے یہودیوں کا بادشاہ تخت نشین ہونے کو پیدا ہوا ہی

(۲) کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا کہاں ہی کیونکہ ہم نے پورب میں اُس کا ستارہ دیکھا اور اُسے سجدہ کرنے کو آئے ہیں ۲

(یہودیوں کا بادشاہ) بتلایا نہ اپنا کیونکہ خود غیر قوم تھے (ف ۱) غیرقوموں نے اُسے یہود کا بادشاہ بتلایا ہی (متی ۲۰-۲۹ و ۲۷-۴۲ یوحنا ۱-۴۹ ۱۹-۳۳ و ۳۷) پر یہودیوں نے اُسے اپنا بادشاہ کہنے سے شرم کھائی- (پیدا ہوا) کہتے ہیں یہ نہیں پوچھتے کہ پیدا ہو چکا ہی یا نہیں اسلئے کہ اُن کو اُسکی پیدایش میں شک نہیں تھا وہ صرف تولد کی جگہ اور لڑکے کو پوچھتے ہیں کہ کہاں ہی خدا کے اشارہ اور پیشگوئیوں نے اُن کے دل میں ایسا یقین پیدا کیا تھا کہ وے اوسکی پیدایش میں شک نہیں رکھتے لیکن وے جو کتابیں پڑھتے ہیں اور تقریر کرتے ہیں اُنہیں اب تک خبر نہیں ہی کہ ہوا یا نہیں اسیطرح جب وہ پھر آویگا لوگ کھاتے پیتے اور بیاہ شادی میں مشغول ہونگے اسی لیے اُس نے فرمایا کہ ہوشیار رہو۔

(اُس کا ستارہ) اِس ستارہ کی خبر (گنتی ۲۴-۱۷) میں دی گئی تھی کہ جب یہودیونکا بادشاہ آویگا تب ایک خاص ستارہ نکلیگا شاید مجوسیوں نے توریت پر غور کی ہوگی یا اِس ستارہ کی خاصیت جو نکلنے والا تھا نسلاً بعد نسلاً دانیال سے اُن میں مذکور ہوتی آئی ہوگی (ف ۲) یہودیوں میں بھی اِس ستارہ کا چرچا تھا کہ یعقوب سے ایک ستارہ نکلنے والا ہی اسی لئے ایک شریر یہودی نے اپنا نام برکوکب یعنی ستارہ کا فرزند رکھا تھا اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور مسیح کے صعود کے بعد بڑا فساد یروشلم میں اُٹھایا آخر کو رومیوں کے ہاتھ سے مارا گیا اُسکو عیسائی لوگ برکذب یعنی جھوٹھ کا بیٹا کہتے تھے اُس نے یہہ دعویٰ اسلئے کیا تھا کہ لوگ ستارہ والے بادشاہ کی امید رکھتے تھے برکوکب نام سے شاید مجھے بادشاہ بنا لینگے (ف ۳) جب مسیح خداوند یہودیوں میں آیا تو اُس نے فوراً ستارہ کے وسیلہ سے غیر قوموں میں بھی روشنی بھیجی غیراقوام کو دیر کے بعد یاد نہیں کیا کیونکہ وہ سب کا خداوند ہی اُسکی محبت سب کی طرف یکسان ہی (ف ۴) مسیح نے غیرقوموں کو پہلے اپنی طرف سے ستارہ دکھلایا تب وہ اُسکی تلاش میں اُٹھے پس جب تک خدا ہمیں پہلے راہ نہ دکھلاوے ہم اُسے تلاش کر نہیں سکتے سو وہ اس وقت بھی روایات پیش گویوں اور روح اور تمیز کے وسیلہ پہلے آپ آدمیوں کو روشنی دکھلاتا ہی پر بہت آدمی ایسے نالائق ہیں کہ باوجود ان تحریکات کے اُسکی تلاش کو نہیں اُٹھتے (ف ۵) مجوسیوں نے ستارہ کی پیروی کی اور یروشلم میں آئے ہم بھی الٰہی تحریک کی پیروی کر کے قدرے ہدایت کے پیچھے چلیں (ف ۶) مجوسیوں نے ستارہ کے وسیلہ

آفتاب صداقت کو پایا یہودیوں نے آفتاب صداقت کو قبول نہ کرکے ستارہ بھی کھو دیا کہ اُنکے دل تاریک ہوئے اور اُن کی تمیز سُن ہوگئی اسی واسطے غیر قوم فقیہ ہوگئی اور یہودیوں سے وہ عہدہ جاتا رہا (ف) یہودیوں نے فرشتوں کے وسیلہ سے ہدایت پائی تو بھی ایک سرکش اور سخت قوم بنی رہی پر غیر قوموں نے ستارہ کے وسیلہ سے ہدایت پائی اور سجدہ کرنے کو آئے اسی واسطے وہ فرماتا ہی کہ میں نے ایسا ایمان بنی اسرائیل میں بھی نہ پایا (ف) بنی اسرائیل کے آگے جو اہل شرع تھے آگ کا ستون میدان میں چلا پر فضل کی شریعت والوں کے آگے ایک نور کا ستارہ نمودار ہوا (ف ۹) جب ہمارا خداوند پہلی بار دنیا میں آیا تو آسمان پر ایک ستارہ کا نشان ظاہر ہوا اسی طرح جب وہ پھر آویگا تو پہلے آسمان پر نشان ظاہر ہونگے (متی ۲۴-۳۰)

اُسے سجدہ کرنے کو آئے ہیں لفظ (سجدہ) ساری انجیلوں میں جہاں کہیں آیا ہی ہمیشہ سجدہ عبادت یعنی الٰہی بندگی کے معنی دیتا ہی جس سے ظاہر ہی کہ مسیح معبود ہی اور اس نے کبھی سجدہ کرنیوالوں کو منع نہیں کیا کیونکہ وہ خدا تھا پر توریت میں بعضے وقت لفظ سجدہ سلامی تعظیم کے لئے اور بعض وقت عبادت کے لئے آیا ہی عبرانی محاورے میں یہہ لفظ فقط عبادت کے لئے ہی پس مجوسی عبادت کرنے کو آئے تھے (ف ۱۰) مجوسی سمجھے تھے کہ وہ بادشاہ جو پیدا ہوا یہودیوں کو اس کے تولد کی خبر اور اُسکا چرچا اُس ملک میں ہو رہا ہوگا اسی واسطے اُنہوں نے یروشلم میں آکر عام لوگوں سے یہہ سوال کیا وہ نہ جانتے تھے کہ یہودی بیخبر بیٹھے ہیں ہم اُنہیں ہدایت کرنے کو جاتے ہیں دیکھو خدا نے اپنی قوم کو غیر قوم کے وسیلہ سے ہدایت کروائی

(۳) ہیرودیس بادشاہ یہہ سُنکر گھبرایا اور اُس کے ساتھہ تمام یروشلم

(یہہ سُنکر) یعنی یہہ خبر جو مجوسیوں نے یروشلم میں سنائی اُسکے کان تک پونہچی (گھبرایا) بادشاہ کے گھبرانے کا یہہ سبب تھا کہ وہ آدومی شخص تھا اور بڑا ظالم آدمی تھا وہ سمجھا کہ یہودیوں کا حقیقی بادشاہ آگیا اب میری سلطنت جاتی رہیگی اور میں سزا بھی پاؤنگا کیونکہ بہت ظلم کئے ہیں اور اسکے ساتھہ تمام شہر اسلئے گھبرایا کہ سامھنے کھڑے ہونے کی طاقت نہ تھی اپنے اپنے بدکاموں میں مصروف تھے

گھبراہٹ کی دو قسمیں ہیں ایک خوف کی گھبراہٹ جو شریروں میں پیدا ہوتی ہی ایک شوق اور خوشی کی گھبراہٹ جو نیکوں میں ہوتی ہی پس ہیرودیس اور اُسکے تابعداروں اور سب شریروں میں اول قسم کی گھبراہٹ تھی اور مسیح کے منتظروں میں دوسری قسم کی گھبراہٹ تھی چنانچہ لفظ تمام یروشلم یہہ بات ظاہر کرتا ہی (ف ۱) دیکھو خداوند یسوع اُس وقت چھوٹا بچہ تھا والدہ کی گود میں اُسکے تولد کی خبر سُنکر ایسا بڑا بادشاہ ہیرودیس اور سارا یروشلم گھبرا گیا یہہ کیسا خوف تھا کہ ایک سلطنت معہ بادشاہ اور رعیت کے ایک چھوٹے بچہ سے جو نہایت غریب آدمی کے گھر میں پیدا ہوا گھبرا گئے یہہ اُسکی خدائی کا خوف تھا جو اُنکے دلوں میں آگیا اب قیاس

کرنا چاہیے کہ وہی چھوٹا بچہ جب جوان ہوکر خدا کے تخت پر جا بیٹھا ہے اور اسکے ساتھ دنیا نے بڑی بدسلوکی بھی کی ہے جب وہ وہاں سے اُتھکر پھر زمین پر آویگا تو خوف کے مارے دنیا کا کیا حال ہوگا جب وہ جلال میں آویگا ہاں دنیا کی ساری قومیں چھاتی پیٹینگی ٹیلے اور پہاڑوں سے کہینگی کہ ہمیں اُس سے کہ جو تخت پر بیٹھا ہے اور برہ کے غضب سے بچاؤ (ملاکی ۳-۲ و ۳ و ۴-۱) میں اس دن کے خوف کا ذکر ہے جسکی پہلی آمد میں بھی تاثیر دیکھی گئی (ف) اس پہلی آمد میں مسیح کے منتظروں کے دل میں خوشی کی گھبراہٹ تھی نہ خوف کی اسی طرح دوسری آمد میں ایماندار خوش اور بے ایمان خوف زدہ ہونگے (ف ۳) مسیح کی تولد سے یروشلم میں چاہیے تھا کہ خوشی ہوتی کہ یہودیوں کا حقیقی بادشاہ آگیا جسکے وہ اور اُن کے باپ دادے منتظر تھے بلکہ اب تک ہیں اگرچہ اسوقت وہ کہینگے کہ یہہ یسوع وہ مسیح نہیں ہے مگر یہہ اُن کا باطل خیال اُسوقت پیدا ہوا ہے جب انہوں نے اسکی تعلیم سے بڑی شرارت کے سبب ٹھوکر کھائی، مگر جب وہ بچہ تھا اور اسکی تعلیم نہیں سنی تھی اور اسکے ساتھ عداوت بھی پیدا ہوئی تھی اُس وقت اسکی خبر سُنکر کیوں ڈرے وہ تو اُن کو نجات دینیوالا دوست جیسا کتب سابقہ کے آیا ہے پس اور کوئی سبب اُس وقت اُس خوف کا نہ تھا مگر یہہ کہ شیطان کی سلطنت میں جو اُن کے دلوں میں بھی زلزلہ آگیا تھا یہاں سے خوب ظاہر ہے کہ وہ روحانی بادشاہ تھا جس نے بدون ظاہری سامان کے شریروں کے دلوں میں خوف اور دوستوں کے دلوں میں شوق کی گھبراہٹ پیدا کی تھی

(۴) اور اُس نے سب سردار کاہنوں اور قوم کے فقیہوں کو جمع کر کے اُن سے پوچھا کہ مسیح کہاں پیدا ہوگا

(سب سردار کاہنوں) کا ذکر توریت میں ایک سردار کاہن اور سب کاہنوں کا ذکر ہے برخلاف اس کے یہاں بہت سے سردار کاہن ہونے کا ذکر ہے کہ وہاں تھے = واضح ہو کہ [illegible] رومیوں [illegible] خود یہہ لوگ مقرر کرنے شروع کیے تھے ہمیشہ ایک کو موقوف دوسرے کو بحال کیا کرتے تھے اسی کثرت سے لوگ سردار کاہن کہلانے لگے تھے - یوسیفس لکھتا ہے کہ ہارون سردار کاہن سے سلیمان پیغمبر تک جو (۶۱۲) برس کا عرصہ ہے اسمیں صرف (۱۳) سردار کاہن ہوئے پھر سلیمان سے بابل کو اُٹھ جانے تک جو (۴۶۰) برس کا زمانہ ہے اس میں (۱۸) سردار کاہن ہوئے پھر بابل کو اُٹھ جانے سے انٹیوکس بادشاہ تک جو (۴۱۴) برس کا بیچ ہے (۱۵) سردار کاہن ہوئے لیکن ہیرودیس کی سلطنت کے شروع سے یروشلم کی بربادی تک جو سو برس سے بھی کم عرصہ ہے (۲۸) سردار کاہن ہوگئے دیکھو ایسی کثرت سردار کاہنوں کے سبب ایک سردار کاہن کہ یہودیوں نے بہچانا [illegible] اس بڑے عہدے کی کیسی بیقدری اس زمانہ میں تھی

(فقیہوں) بھی جمع ہے فقیہہ وہ شخص ہے جو دین کا عالم ہو یہہ لوگ مجتہدوں کی مانند تھے - واضح رہے کہ یہودیوں میں ایک

مجلس یا کمیٹی تھی اسکو سانیڈرم کہتے تھے جس میں (۷۰) شخص چنے ہوئے مجتہد ہمیشہ شامل رہتے تھے اور ایسی کمیٹی کو بڑی عدالت کہتے تھے (متی ۲۶-۵۹ و ۲۷-۱) ہیرودیس نے اس کمیٹی کو جمع کر کے اُن سے مسیح کا حال دریافت کیا اسلئے کہ یہہ دین کی بات تھی اور یہہ سوال کیا (مسیح کہاں پیدا ہوگا) یہہ ہیرودیس کا کمیٹی سے سوال ہے مجوسیوں نے مسیح کا کچھ ذکر نہیں کیا صرف یہودیوں کا بادشاہ بتلایا پر ہیرودیس یہودیوں کے بادشاہ کو مسیح کہتا ہے پس وہ جانتا تھا کہ یہودیوں کا بادشاہ مسیح ہے جو سلطنت کرنیکو آنیوالا ہے

(۵) اُنہوں نے اسے کہا یہودیہ کے بیت اللحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یوں لکھا ہے

سانیڈرم نے اسکی تولد کی جگہ ٹھیک بتلائی کیونکہ میکہ نبی کی معرفت خدا نے اسکی جنم بھوم پہلے سے بتلا رکھی تھی — ان کے سر میں خوب عقل تھی اور نوشتوں سے بھی واقف تھے تو بھی دل میں شیطان گھسا ہوا تھا (ف ۱) ممکن ہے بلکہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ کوئی آدمی بڑا عالم ہو تو بھی ہدایت نہ پاوے ہدایت الٰہی بہت علم پر موقوف نہیں ہے یہہ ایک جدا فضل ہے (ف ۲) وہ جانتے تھے کہ مسیح کہاں پیدا ہوگا تو بھی اُسے جو بیت میں پیدا ہوا مار ڈالا یہہ سخت دلی کا نتیجہ ہے (ف ۳) خدا کا یہہ مطلب تھا کہ اُسکو دشمن ظاہر کریں جیسے سانیڈرم نے بتلایا تو بھی نہ مانکر اپنے اقرار سے ملزم و مجرم ہوئے آدمی بہت نیکی کی باتیں کرتا ہے تو بھی آپ عمل نہ کر کے خدا کے سامھنے شریر ٹھہرتا ہے جیسے اُسطین صاحب کہتے ہیں کہ یہودی آج تک نوشتے ہاتھ میں رکھتے ہیں پر ایمان نہیں لاتے

(۶) اے بیت اللحم زمین یہودا تو یہودا کے سرداروں میں ہرگز چھوٹا نہیں ہے کیونکہ تجھہ میں سے ایک سردار نکلیگا جو میری قوم اسرائیل پر حکومت کریگا

اُنہوں نے نہ صرف اپنے گمان سے اُس کے جنم بھوم کا نشان بتایا بلکہ میکہ پیغمبر کی کتاب سے ایک آیت بھی پڑھکر سُنائی کہ یہہ آیت کلام الٰہی اُسکی جاہی ولادت بتلاتی ہے جو مسیح سے ۱۰۰ برس آگے لکھی گئی تھی = مگر اس سانیڈرم نے شاید ہیرودیس کے خوف سے خیانت کے طور پر میکہ کی نصف پیشگوئی نہ سنائی اور نصف کو دبا گئے جس میں لکھا ہے (کہ اسکا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے) اس عبارت سے مسیح کی ازلیت جو خدا کی صفت ہے ثابت تھی اور یہہ کہ وہ انتظام ازلی سے نکلنے والا ہے جسکو کوئی بند نہیں کر سکتا یہہ مضمون اگر سانیڈرم اُسکو واضح کر کے سُناتے اور کہتے کہ بچوں کو مارنا ناحق خون بہانا ہے اور یہہ خدا سے لڑائی ہے جس میں کبھی فتح نہ ہوگی تو یہہ مجلس ان بچوں کے بچانے میں کیسی مددگار اور خیر خواہ ہوتی (ف) ریاکاری کے ساتھہ سامعین کے راضی کرنے کو مضامین میں خیانت کر کے وعظ کرنا سانیڈرم کے موافق شریر واعظوں کا کام ہے خدا سے ڈر کر راستی کے ساتھہ پوری بات سنانا چاہیئے

(۷) تب ہیرودیس نے مجوسیوں کو چپکے سے بلا کر اُن سے تحقیق کیا کہ ستارہ کب دکھائی دیا

جب ہیرودیس کو سانیڈرم کے بیان سے اسکے تولد کی جگہ معلوم ہوگئی کہ وہ یہوداہ کے بیت اللحم میں پیدا ہوگا تو اب مجوسیوں سے ستارہ کے ظہور کا وقت پوچھتا ہے تاکہ اس لڑکے کی عمر معلوم ہو جاوے اور وہ اُسی اندازہ کے لڑکوں کو قتل کرے لیکن۔ (چپکے سے) پوچھتا ہے تاکہ اُسکے والدین کو خبر نہ ہو کہ ہیرودیس نے لڑکے کی عمر بھی دریافت کرلی ہے اور وہ بھاگ نجاویں (ف) اکثر شریر لوگ ایسے ایسے پھندے لگایا کرتے ہیں تاکہ صادقوں کو پھنساویں مگر خدا اُن کے پھندوں سے اپنے لوگوں کو بچاتا ہے اور وہ اپنے پھندوں میں آپ پھنس جاتے ہیں

۸ (۸) اور اُنہیں بیت اللحم میں بھیجا اور کہا جا کر لڑکے کو خوب تلاش کرو اور جب اُسے پاؤ مجھے خبر دو تاکہ میں بھی جاکے اُسکو سجدہ کروں

اب وہ اُنہیں جاسوس بناتا ہے اور فریب سے اپنا مطلب اُن پر ظاہر نہیں کرتا بلکہ دغا سے کہتا ہے کہ میں بھی اُسے سجدہ کرونگا (ف) دیکھو مجوسی لوگ جو غیر قوم تھے سانیڈرم کے فتویٰ پر یقین کر کے بیت اللحم کو چلے گئے مگر سانیڈرم کی جماعت والوں نے کچھ پرواہ نہ کی بیت اللحم میں تلاش کرنے نہ گئے بلکہ ہیرودیس کے سامنے پیشگوئی میکہ کی سنا کے اپنے گھروں میں جا بیٹھے اُنکے دل میں خدا کی تلاش نہ تھی سچ ہے جو ڈھونڈھتا ہے وہ پاتا ہے نہ ہر کوئی (ف ۲) جھوٹے واعظ بھی اچھی اور سچی نصیحتیں سنا کر آپ عمل نہیں کرتے جو عمل کرتے ہیں وہی پھل پاتے ہیں

۹ (۹) وے بادشاہ سے یہہ سُنکے روانہ ہوئے اور دیکھو وہ ستارہ جو انہوں نے پورب میں دیکھا تھا اُن کے آگے آگے چلا یہاں تک کہ اس جگہ کے اوپر جہاں لڑکا تھا آکے ٹھہرا

(آگے چلا) واضح ہو کہ لڑکے کی عمر کا اندازہ تو مجوسیوں کو معلوم تھا اور پیدائش کی جگہ سانیڈرم نے بتلائی تو بھی یہہ دو نوں پتے اُسکی شناخت کے لئے کافی نہ تھے تب خدا نے پھر انکی رہبری کی کہ وہی ستارہ اُن کے آگے چلا اور جہاں لڑکا تھا آکے ٹھہرا (ف) مجوسیوں نے ستارہ کی ہدایت سے اپنا ملک چھوڑا اور دکھ اُٹھا کر یروشلم تک آئے اب ستارہ تولد انکے سامنے نہ رہا مگر خدا کا کلام یہودیوں کے وسیلہ اُنکا رہنما ہوا لیکن اسوقت پھر یہہ دونوں ہدایتیں کار آمد نہیں تب پھر اُس نے جو حقیقی رہبر ہے مدد کی کہ وہی ستارہ پھر نمودار ہوا تاکہ خاص وہ گھر جس میں لڑکا ہے معلوم کریں یہاں سے ثابت ہوگیا کہ جو کام انسان کی قدرت میں ہے خدا تعالیٰ اُس میں انسان کی مدد نہیں کرتا ہے مدد وہاں کافی ہے کہ اُس نے اُس کام کو اُسکی قدرت میں رکھا مگر جب آدمی لاچار ہو جاتا ہے اُس وقت خدا اُس کی مدد کرتا ہے تاکہ ہماری کمزوری میں اُسکا زور ظاہر ہو دیکھو قانائے گلیل میں

پانی کے مٹکے خادموں نے بھرے جو انسان کی طاقت کا کام تھا پر شراب مسیح نے بنائی جو انسان کی طاقت سے باہر تھا پھر مسیح نے لعازر مردہ کو آپ جلایا لیکن اُسکے ہاتھہ پیر بندھے ہوئے کھولنے کو آدمیوں کو حکم دیا پس ای بھائیو اپنی طاقت کے کام آپ کرو جو کچھہ تمہاری طاقت سے باہر ہی اُسکا بندوبست خدا آپ کریگا (ف ۲) مسیح کے متلاشی کو لازم ہی کہ روح و تمیز کی تحریک اور کلام کی ہدایت کے موافق باقی عمر کے میدان کو طی کرتا اور بدخواہشوں کے جنگل کو پامال کرتا ہوا اُسکی طرف کو چلا جاوے کیونکہ جہاں مسیح خداوند ہی وہاں ایک ہمیشہ ستارہ نوربخش موجود ہی جو ہر ایسے متلاشی کو نظر آتا ہی (دیکھو ۲ پطرس ۱-۱۹)

۱۰ (۱۰) وے ستارہ کو دیکھہ کے بہت خوش ہوئے

مجوسیوں نے سفر کی تکلیف اور تلاش میں بڑی سرگردانی توفضرور اُٹھائی لیکن اُس ستارہ کو جس نے ٹھیک اُس گھر میں پہنچایا دیکھہ کے بڑی خوشی حاصل کی اسیطرح اُسکا ہر متلاشی جو اسکی راہ میں ایک بڑا اور با تکلیف و خطرناک سفر روحانی و جسمانی طور پر اُٹھاتا ہی تو بھی جب اُسکے نزدیک پہنچیگا تو نہایت خوشی دیکھیگا ایسا کہ اپنے سفر کا دکھہ پھر یاد نہ کریگا

۱۱ (۱۱) اور اس گھر میں پہنچ کر اُنہوں نے لڑکے کو اُسکی ماں مریم کے ساتھہ پایا اور اُسکے آگے گر کے اسے سجدہ کیا اور اپنی جھولیاں کھول کے سونا اور لوبان اور مُر اسے نذر گذرانا

(لڑکے کو اُسکی ماں کے ساتھہ) ماں مریم کا ذکر ہی یوسف باپ کا ذکر نہیں ہی کیونکہ وہ صرف عورت کی نسل تھا = (لڑکے کو) وہ لڑکا تھا سب لڑکوں کی سی اسکی بھی شکل تھی اور بچوں میں اور اُس میں بظاہر کچھہ فرق نہ تھا وہ اُس وقت بول بھی نہ سکتا تھا کیونکہ انسان کا بچہ تھا مجوسیوں نے اسکی تعلیم نہیں سنی اور کوئی معجزہ بھی نہیں دیکھا تو بھی اُس بچہ کو خدا جانا اور ایمان لائے اور اُس کی عبادت بھی کی صرف ستارہ کی ہدایت سے اور یہہ خدا کی طرف سے انہیں ہدایت ہوئی مسیح نے بہت ٹھیک فرمایا ہی جو اُس نے پطرس سے کہا کہ میرے باپ نے یہہ تجھپر ظاہر کیا ضرور اس بھید کو خدا باپ ہی ظاہر کرتا ہی کہ مسیح خدا ہی ورنہ انسان اپنی عقل سے سب کچھہ معلوم کر کے بھی اسکو خدا نہیں مانتا - (سجدہ کیا) یعنی معبود کی طرح اُسکی عبادت کی
(نذر گذرانا) نذر خاص خدا کے لئے مقرر ہی دوسروں کو نذر گذراننا منع ہی انجیل میں سات دفعہ یہہ لفظ نذر کا آیا ہی اور ہر جگہ عبادت الٰہی کے معنی دیتا ہی کہیں نیاز کے معنی اس کے نہیں ہیں (سونا لوبان اور مُر) یہہ تین چیزیں اُن کی نذر کی تھیں = مجوسیوں نے اُسے یہودیوں کا بادشاہ سمجھا اسی لئے شاہانہ نذر اُسکو پیش کی = سبا کی ملکہ سلیمان کے پاس خوشبو اور سونا اور جواہرات لیکر حاضر ہوئی تھی اور مسیح کے حق میں یہہ سب چیزیں حاضر کی جانے کی خبر بھی دی گئی تھی دیکھو (اسلاطین ۱۰-۲

وزبور ۷۲-۱۰ ویشعیا ۶۰-۳ و ۶) - بعضے عالم ربانی کہتے ہیں کہ یہہ مجوسیوں کا سونا اُسکی سلطنت کا نشان تھا دیکھو ۷۲ زبور ۱۵)
اور یہہ لوبان جو ایک خوشبو ہی اُسکی الوہیت کا نشان تھا (دیکھو ۴۵ زبور ۲ و مکاشفات ۵-۸) اور یہہ مر جو ایک کڑوی چیز ہی اُسکی تکلیف
اور دکھو نکا نشان تھا (دیکھو مرقس ۱۵-۲۳) اگر یہہ بیان درست ہی تو ان تینوں چیزوں کی نذر سے یہہ مراد نکلتی ہی کہ یہہ بچہ جو مجوسیوں
نے پایا یہودیوں کا بادشاہ اور سچا خدا ہی مگر دکھہ اُٹھانے کو آیا ہی (ف) کسی زمانہ میں خدا تعالیٰ بے گواہی نہیں رہا ہمیشہ اُسپر
گواہی دی گئی اگرچہ لاکھوں آدمی خدا سے پھر گئے تو بھی خدا پر گواہی دینے والے اشخاص خدا کی قدرت سے ہر زمانے میں پائے جاتے
ہیں دیکھو مجوسیوں نے کیسی شرارت کے وقت میں مسیح پر گواہی دی

۱۲ **(۱۲) اور خواب میں الہام پاکر کہ ہیرودیس کے پاس پھر نہ جاویں دوسری راہ سے اپنے ملک کو پھرے**

اِس آیت میں ذکر ہی کہ خدا نے اُنہیں خواب میں آگاہ کیا کہ ہیرودیس کے پاس نہ جاویں اسلیئے وے دوسری راہ سے اپنے دیس کو
چلے گئے (ف) پہلے مجوسیوں کو ستارہ کے وسیلے سے ہدایت کی گئی جب مسیح کو پا لیا اب خواب کے وسیلے سے ہدایت دی گئی
کہ ہیرودیس کے پاس نہ جاویں ستارہ ایک ظاہری ہدایت تھی پر اب خواب سے باطنی ہدایت ہوتی ہی پس پہلے متلاشیوں کو ظاہری
ہدایات ہوتی ہیں جب وے اُسکی پیروی کرتے ہیں تب باطنی ہدایت جو روحانی ہدایت ہی ہونی شروع ہوتی ہی (ف ۲) باطنی ہدایت سے
وے دوسری راہ سے چلے گئے جن لوگوں نے مسیح کو پایا ہی باطنی ہدایت سے اُنکی دوسری راہ ہو جاتی ہی جو روح کی چال ہی

۱۳ **(۱۳) جب وے روانہ ہوئے تھے دیکھو خداوند کا فرشتہ یوسف کو خواب میں دکھائی دیا اور کہا اُٹھہ لڑکے اور اُس کی ما کو ساتھہ لے اور مصر کو بھاگ جا اور وہاں رہ جب تک کہ میں تجھے نہ کہوں کیونکہ ہیرودیس لڑکے کو ڈھونڈھیگا کہ مار ڈالے**

(لڑکے کو) نہ یہہ کہ اپنے لڑکے کو کیونکہ وہ اُسکا نہ تھا - اُسکی ما کو کہا ہی نہ تیری جورو کیونکہ لڑکا عورت کی نسل تھا اور یوسف اُس لڑکے
اور اُسکی ما کا خادم تھا

(مصر کو) مصر نام ہی اُس شہر کا جو حبش میں ہی جس میں فرعون سلطنت کرتا تھا مسلمان لوگ مصر کے معنی شہر کرتے ہیں لیکن اُسکے
لغوی معنی عبرانی میں (باندھنے والا یا تنگ کرنیوالا یا ایذا دینے والا) ہیں اور اصل لغت مصرایم ہی - یہہ شہر یروشلم سے فاصلے پر ہی اور
سیہور جو ملک مصر کی حد ہی بیت اللحم سے (۳۰) کوس سے زیادہ ہی اُسوقت مصر کا ملک ہیرودیس کی حد سے الگ روم کا ایک صوبہ
تھا وہاں یہودی لوگ بکثرت بستے تھے اُس شہر میں بھاگ جانے کا حکم فرشتہ نے یوسف کو دیا تا کہ امن سے رہے (ف)

پیدایش کے وقت بموجب (لوقا ۲-۷) کے مسیح کو سرای میں جگہ نہ ملی اب سارے ملک یہودیہ میں اُسکے لئے جگہ نہیں ہی اسلئے مصر کو جاتا ہی (ف ۲) دیکھو بموجب بیان (لوقا ۲-۳۵) کے کیسی جلدی مریم کی جان میں تلوار گذرنی شروع ہوگئی کہ بچہ کو بعد تولد لیکر فوراً بھاگنا پڑا (ف ۳) پیدا ہوتے ہی مسیح پر دکھہ کی لہریں جوش زن ہونے لگیں وہ رد کیا گیا حقیر گنا گیا ستایا گیا کلیسیا نے اُسے نہ پہچانا اُسکی محافظت غیر قوم اور بت پرست لوگوں میں ہوتی ہی وہ اپنوں کے پاس آیا اپنوں نے اُسے قبول نکیا اسوقت بھی خدا کی کلیسیا کا ایسا ہی حال ہی جب اپنے لوگ رہنے نہیں دیتے اور ستاتے ہیں تب غیر قوم جای پناہ ہوجاتے ہیں اور یہہ خدا کی حفاظت سے ہی (الطرس ۴-۱۳) (ف ۴) سب لوگ اُسکی خدمت کرتے ہیں پہلے اوگسطس نے مردم شماری کے وسیلہ سے اُسکی خدمت کی اب مصر اسکی خدمت کرتی ہی پر چونکہ اجر کے لئے نیت شرط ہی اسلئے وہ اجر سے محروم ہیں شریر اپنی شرارت کرتے ہیں پر اُس سے خدا کا کوئی مطلب نکل آتا ہی (ف ۵) مجوسی اپنے وطن کو گئے تاکہ مسیح کی منادی کریں اور لوگوں سے کہیں کہ یہودیوں کا بادشاہ دنیا میں آگیا ہم اُسے سجدہ کرکے آئے ہیں پر مسیح مصر کو جاتا ہی تاکہ کلام الہی کی پیشگوئی کو پورا کرے (ف ۶) یہہ مصر یعقوب کے وقت بھی جای پناہ ہوئی پھر موسیٰ کے وقت میں غلامی کا گھر ہوا اور آخر میں کیسی ہلاکت اُسپر آئی اب پھر مسیح نے اُسکو جای پناہ بنایا ہی آخر کو اُسکا انجام بھی کچھہ نظر آویگا

(۱۴) تب وہ اُٹھکے رات ہی کو لڑکے اور اسکی ماکو ساتھہ لیکر مصر کو چلا ۱۴

(رات ہی کو) یعنی فوراً اُس نے ہدایت کی تعمیل کی اور مصر کو چلا پورانی حدیثوں میں ذکر ہی کہ جب یوسف مسیح کو لیکر مصر میں داخل ہوا تو وہاں کے بت جو کثرت سے بتخانوں میں تھے کانپ اُٹھے جیسے (یشعیا ۱۹-۱) میں لکھا ہی اگر یہہ حدیث صحیح ہی تو اِس پیشگوئی کا سایہ مسیح کی آمد اول میں کچھہ دکھلائی دیا ہی جب وہ دوسری بار آویگا تب یشعیا کی پیشگوئی کامل ہوجاویگی کیونکہ وہ لوگ جو بت پرستی کرتے کرتے خود بت بن گئے ہیں کانپ اُٹھینگے ـ معلوم ہوتا ہی کہ اسی مقام سے محمدی حدیثوں کی راویوں نے محمد صاحب کے مولود میں کعبہ کے بتوں کا لرزہ تجویز کرلیا ہی

(۱۵) اور ہیرودیس کے مرنے تک وہاں رہا تاکہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا ہووے کہ میں نے مصر سے اپنے بیٹے کو بُلایا ۱۵

(مرنے تک) یعنی جب تک کہ ہیرودیس مر نہ گیا یوسف مسیح کو لیکر مصر میں رہا (نبی کی معرفت) متی کہتا ہی کہ مسیح کا مصر میں جانا اور بعد موت ہیرودیس کے پھر وہاں سے آنا اسلئے بھی ہوا کہ (ہوشیع ۱۱-۱) کا مضمون بھی پورا ہووے کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر

سے بلایا۔ ظاہر میں یہہ آیت بنی اسرائیل کے حق میں معلوم ہوتی ہی کہ وے مصر سے بلائے گئے تھے مگر حقیقت میں یہہ آیت مسیح کے حق میں تھی اسکا یقین دو طرح پر ہوسکتا ہی اول آنکہ الہامی بات کی الہامی تفسیر معتبر ہی دو پیشگوئی الہام سے لکھی گئی یہہ اُسکی تفسیر جو متی کرتا ہی کہ مسیح کے حق میں تھی یہہ بھی الہامی تفسیر ہی اب انسان کا بیہودہ قیاس الہام کے مقابلہ میں معتبر نہیں ہوسکتا دیکھو (۲ پطرس ۱-۲۱ و ۱ قرنتی ۲-۱۲) دوسرے یہہ ہی کہ بنی اسرائیل جب مصر سے نکلے تو ایمان میں طفل تھے جیسے اسی پیشگوئی میں لکھا ہی اور خدا نے بنی اسرائیل قوم کو پہلوٹا بیٹا تبلایا ہی اور فرعون کے پہلوٹے بیٹے کو مارکر اپنا پہلوٹا بیٹا یعنی بنی اسرائیل کو نکالا اور اس میں کچھہ شک نہیں ہی کہ ضرور مسیح خداوند اُنمیں تھا اور وہ مسیح میں تھے (دیکھو یسعیا ۶۳-۹ و ۱ قرنتی ۱۰-۴) پس جب کہ مسیح اُن میں تھا اور وہ مسیح میں تھے اور وے وہانسے نکلے تو اس پیشگوئی کا عکس اُن میں نظر آیا پر اب اسکا عین ظہور میں آیا اسیواسطے وہ سارا عکس اس عین سے پوری موافقت رکھتا ہی وہ جب نکلے تو ایمان مین طفل تھے مسیح جب وہان سے آیا لڑکا تھا وہ پہلوٹے کہلائے اسلئے کہ مسیح جو اُن میں تھا خدا کا پہلوٹا بیٹا تھا وہ لوگ فرعون کے پہلوٹے کو مارکر نکلے مسیح جب نکلا تو شیطان کا پہلوٹا بیٹا جس نے مسیح کو پہلا دکھہ دیا یعنی ہیرودیس کو مارکر وہاں سے آیا اور یوں اس پیشگوئی نے مسیح میں تکمیل پائی (**ف**) ہم سب جب کہ باطنی مصر یعنی شیطانی سلطنت سے نکلتے ہیں تو پہلے شیطان کے بندھن جو اُسکے بمنزلہ پہلوٹے بیٹے کے ہیں ہماری نسبت ٹوٹ جاتے ہیں اور ہم ایمان میں بچے ہوتے ہیں ہر زمانے کے کلیسیا کا یہہ حال ہی

(۱۶) جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے مجھے دھوکھا دیا تو نہایت غصے ہوا اور لوگوں کو بھیج کر بیت اللحم اور اُسکے ساری سرحدوں کے سب لڑکوں کو جو دو برس کے اور اُسسے چھوٹے تھے اُس وقت کے موافق جو اُسنے مجوسیوں سے تحقیق کیا تھا قتل کروایا

(دھوکھا دیا) پہلے خود اُسنے مجوسیوں کو سجدہ کرنے کا دھوکھا دیا تھا پر خدا نے اُسے ٹھٹھہ میں اڑایا (۲ زبور ۴ و ایوب ۵-۱۳ و ۱۲) (نہایت غصے ہوا) غصہ نار استی کا ہتھیار ہی مسیحی لوگوں کو منع ہی کہ اُسکو دل میں دہنے دیں ہیرودیس نے شیطان کا سپاہی بنکر غصے کا ہتھیار باندھا تا کہ خون ریزی کرے اور اُسکا پہلوٹا بیٹا بنجاوے جو شروع سے قاتل تھا (سب لڑکوں کو) جو بیت اللحم میں اور اُسکے ارد گرد کے جھونپڑوں میں تھے اور دو برس تک کے تھے قتل کرایا اگرچہ اُسکو لڑکے کی عمر دریافت ہوگئی تھی کیونکہ طلوع ستارہ کا وقت دریافت کرلیا تھا پر اُس نے احتیاطاً دو برس تک کے لڑکوں میں سے کوئی نہ چھوڑا تاکہ اُن میں مسیح خداوند بھی مرجاوے اگرچہ مسیح مرنے کو آیا تھا پر اسکے ہاتھہ سے نہیں = ان ایام سے پہلے اس ہیرودیس نے اپنی جورو اور اپنے تین بیٹوں کو بھی قتل کیا تھا جسپر اُگسطس قیصر نے کہا تھا کہ بہتر ہی کہ ہیرودیس کے سور ہووے نہ بیٹا (**ف**) ہیرودیس

کو یقین ہوگیا تھا کہ مسیح پیدا ہوگیا ہے تب تو اُس نے لڑکوں کو مارا اگر اُسے مسیح کی پیدایش کا یقین نہ ہوتا تو بچوں کو کیوں مارتا اور یہہ یقین اُسے یہودیوں کی صحبت اور پیشگوئیوں کے وقت اور مجوس کی گواہی سے پیدا ہوا تھا پر اب تک نادان یہودی کسی وہمی مسیح کے منتظر ہیں (ف ۲) یوسیفس ان بچوں کے قتل کا ذکر اپنی تواریخ میں نہیں لکھتا اسکا سبب یہہ ہے کہ وہ مسیح کا دشمن ہو کر مسیح کی بزرگی پر گواہی نہیں دیتا مگر جب متی رسول نے اس واقعہ کا ذکر لکھکر ملک یہودیہ میں اس انجیل کو جاری کیا تو اُسوقت ہیرودیس کا زمانہ کچھ بہت دور کا نہ تھا تو بھی انجیل کے مخالف اس واقعہ پر سکوت کر گئے جس سے اسکا سچ ہونا ثابت ہے (ف ۳) بعضے کوتہ اندیش کہتے ہیں کہ مسیح نے کیوں بچوں کو مرنے دیا آپ کو بچا لیا اور وہ بیگناہ ناحق مارے گئے ۔ مگر یہودی لوگ یہہ اعتراض نہیں کر سکتے کیونکہ موسیٰ کے وقت بھی فرعون کے ہاتھ سے بچوں کا خون ثابت ہے مسلمان بھی فرعون کے قصہ کے قایل ہیں وہ بھی یہاں دم نہیں مار سکتے ان کے سوا اور لوگ نادانی سے یہہ اعتراض کرتے ہیں سو اس کے ۵ جواب ہیں (۱) مسیح اس قتل کا باعث نہیں ہے بلکہ ہیرودیس کا غصہ اسکا باعث ہے دیکھو خدا نے انسان کو فعل مختار پیدا کیا اب اگر آدمی بدی کرے تو خدا بدی کا باعث نہیں ہے مگر انسان کی بدخواہشیں (۲) اگر کوئی آدمی زید کو قتل کرنا چاہے اور زید اُسے نہ ملے مگر اس خیال سے کہ زید بھی ان میں ہوگا بکر عمر خالد کو مار ڈالے تو عقل صحیح کے حکم سے زید ان تینوں شخصوں کا قاتل نہیں ہے (۳) اس قتل سے اُن کا کچھ نقصان نہیں ہوا جو کوئی خدا کے لئے اپنی جان کھوتا ہے اُسے پاویگا یہہ بچے دنیا کی آزمایش سے بچ گئے مسیح کے ہمعصر ہو کر جلدی اُسپر اپنی جان نثار کی اور خدا باپ کے پاس جا کر شہیدوں میں شامل ہو گئے کیا کہو گے کہ دنیا میں ہزار ہا عیسائی جو بت پرستوں کے ہاتھ سے مارے گئے مسیح نے ایسا دین کیوں جاری کیا جسکے سبب وہ عیسائی قتل ہوئے کیا جو فضیلت ہے اُسی کو عیب سمجھو گے (۴) یہہ بچے جو مارے گئے اُن کا خون ظاہر کرتا ہے کہ وہ جو اِن میں مشتبہ ہے اپنی جان دینے آیا ہے (۵) وہ بچے مسیح کے واسطے مرتے اور قتل ہوتے تھے پر مسیح آپ زندہ رہتا ہے تاکہ اُن کے لئے اپنی جان دیوے اور صلیبی موت سے اُن کے لئے حیات ابدی کما لاوے اگرچہ وہ لڑکے اضحاق والے مینڈھے کی طرح مارے جاتے ہیں تو بھی اُن کے اور سب کے لئے حقیقی قربانی وہ آپ ہے جسکے نام پر وہ مرتے ہیں

۱۷ ۱۸

(۱۷) تب وہ جو یرمیاہ نبی نے کہا تھا پورا ہوا (۱۸) کہ رامہ میں آواز سنی گئی نالہ اور رونا اور بڑا ماتم راخیل اپنے لڑکوں پر روتی اور تسلی نہیں چاہتی تھی اسلئے کہ وے نہیں ہیں

اب رسول کہتا ہے کہ وہ پیشگوئی جو (یرمیا ۳۱-۱۵) میں ہے ان بچوں کے مارے جانے میں پوری ہوئی ۔ رامہ بستی یروشلم سے ۶ میل سمت شمال واقع ہے اور بیت اللحم ۶ میل جنوب مغرب میں ہے اس شہر رامہ میں یروشلم کے قیدی جمع کئے گئے تھے اور وہاں سے بابل کو جلاوطن ہوئے تھے (یرمیا ۴۰-۱۰) اس وقت رامہ میں قیدیوں کا ماتم اور رونا ہوا تھا اور وہ راخیل کی اولاد سے تھے

اُن کے حق میں (یرمیا ۳۱-۱۵) کی آیت جو لکھی ہے اس آیت کے مضمون کی تکمیل اس وقت ہوئی = اکثر پیشگوییاں کے دو معنی ہیں مگر ہر ایک آدمی اس بھید کو جلدی نہیں سمجھہ سکتا جس قدر کلام کے اسرار سے زیادہ واقف ہوتا جاتا ہے اسیقدر ان بھیدوں کے سمجھنے میں ترقی کرتا ہے اکثر پیشگوییاں فوراً پوری نہیں ہوتی ہیں بار بار اُن کا عکس نظر آیا کرتا ہے تا وقتیکہ یسوع مسیح میں کامل نہو جاوے اُسیطرح اس مضمون کا حال ہے کہ اس وقت راحیل کا رونا قیدیان رامہ پر ہوا مگر اب خاص بیت اللحم میں جہاں آج تک راحیل کی قبر ہے (پیدایش ۳۵-۱۹ و ۱ سموئیل ۱۰-۲) اُسکے بچے قتل ہونے اور ایسا ماتم ہوا کہ رامہ تک جو ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے اُن کی آواز سنی گئی پس وہ مضمون اسوقت تکمیل پایا (ف ۱) بڑی مصیبت بیت اللحم میں گذری کہ راحیل قبر سے روئی پہلے جلاوطنی کے سبب روتا تھا اب قتل کے سبب روتا ہے جو جلاوطنی کی نسبت سخت ہی پہلے غیر بادشاہ کے ہاتھہ سے ظلم ہوا اب اپنے بادشاہ کے ہاتھہ سے قتل ہوتے ہیں پہلے جلاوطنی کے لئے کچھہ ظاہری اسباب بھی تھے پر اب بلاسبب ناحق بھلائی کے بدلے دُکھہ اُٹھاتے ہیں اسلئے وہ مضمون اسوقت کامل ہو جاتا ہے (ف ۲) یہہ راحیل کا نوحہ کلیسیا کا نوحہ تھا کیونکہ راحیل کلیسیا کا نمونہ تھی (ف ۳) بیبل میں تین قسم کا نوحہ پایا جاتا ہے ہابیل کا نوحہ انتقام کے لئے راحیل کا نوحہ دکھہ کے سبب مسیح کا نوحہ آدمیوں کی نجات کے لئے (ف ۴) دکھہ کا نوحہ جو کلیسیا میں ہے اُسپر خدا تعالیٰ (یرمیا ۳۱-۸ سے ۱۷ تک) بڑی تسلی بخشتا ہے خاصکر یرمیا کی آیت ۱۶ و ۱۷ کو دیکھو جیسے مسیح نے اپنے نوحہ کا پھل پایا اور ہابیل نے اپنی زاری کا حاصل دیکھا اسیطرح کلیسیا اپنے رونے کا پھل پاتی ہے اور پاویگی

---

۱۹ (۱۹) جب ہیرودیس مرگیا تھا دیکھو خداوند کا فرشتہ مصر میں یوسف کو خواب میں دکھائی دیا **۲۰** اور کہا (۲۰) اُٹھہ لڑکے اور اسکی ماکو لے اور اسرائیل کے ملک میں جا کیونکہ جو لڑکے کی جان کے خواہاں تھے مرگئے

(مرگئے) یعنی مرگیا جب ہیرودیس مرگیا تو اُسکے مرنے کی خبر فرشتہ نے یوسف کو مصر میں پونہچائی کسی آدمی کی چٹھی نہیں گئی — یوسیفس اپنی پہلی جلد کی ۳۳ فصل کے آٹھویں فقرے میں لکھتا ہے کہ ہیرودیس بادشاہ ستر برس کا ہوکر مرا اور وہ ۳۷ برس تخت نشین رہا جب اُسکی موت آئی بڑی سخت اور ہولناک بیماری سے اُسکی جان نکلی تھی — کہتے ہیں کہ جب مرنے پر تھا تو اُسنے سب رئیسوں کو یریحو میں جمع کیا اور اپنی بہن سلومی اور اُسکے شوہر الیکس سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو تم ان سب رئیسوں کو جو یہاں جمع ہیں فوراً قتل کردا دینا تاکہ ملک میں ماتم ہو جاوے اور وہ میرے مرنے کا ماتم گنا جاوے وہ جانتا تھا کہ میرے مرنے سے لوگ خوش ہونگے کیونکہ ظالم بدکار تھا کوئی اُسکا غم نہ کریگا پس اس طور سے اپنا غم کراؤں — یوسیفس یہودی مورخ کہتا ہے کہ اُسنے رو رو کر کہا کہ اگر تم مجھہ سے محبت رکھتے ہو اور خدا سے ڈرتے ہو تو ضرور ان رئیسوں کو قتل کرنا یہہ کہکر مرگیا (ف ۱) واضح رہے کہ دنیا میں حاکموں نے مسیح کی مدد بہت کم

کی ہی لیکن مخالفت بہت اسلیے سب حاکم جو مسیح کی مخالفت کرتے ہیں چاہئیے کہ ہیرودیس کا نمونہ یاد رکھیں (ف ۲) اس وقت ایوب (۵-۱۹) کو غور سے دیکھیں اور یاد کریں کہ فرعون و نیرو و ڈیوکیشیان اور ہیرودیس کہاں ہیں انہوں نے اپنے گمان میں سچائی کو مار کر دفن کر دیا پر اب آپ زمین میں مدفون اور غضب الہی میں دھس گئے ہیں مگر سچائی زندہ ہی اسیطرح ہر مسیح کا مخالف آپ برباد ہوجاتا ہی پر مسیح کا دین روشن رہتا ہی (ف ۳) دیکھو (خروج ۴-۱۹) جب فرعون مرگیا خدا نے موسی کو مدیان میں خبر دی اور مصر میں جانیکو کہا اب یوسف کو خبر دی جاتی ہی کہ ہیرودیس مرگیا تو اسرائیل کے ملک میں جا۔ اسیطرح اب خداوند مسیح خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہی جب اسکے سارے دشمن اسکے پیر کی چوکی ہوجاوینگے تب وہ پھر آویگا (۱۱۰ زبور ۱) (ف ۴) دشمن مرگیا اس کا گھر ویران ہی مگر یوسف راستباز آرام میں سوتا اور خواب میں فرشتہ سے باتیں کرتا ہی اسیطرح سب خدا سے محبت رکھنے والے دلے آرام میں رہتے ہیں پر شریر اپنی شرارت میں جلتے بھنتے پھرتے ہیں (۷ ۱۰ زبور ۲)

(۲۱) تب وہ اُٹھا اور لڑکے واُسکی ماکو لیکے اسرائیل کے ملک میں آیا (۲۲) پر یہہ سنکر کہ ارکلاوس اپنے باپ ہیرودیس کی جگہ یہودیہ میں بادشاہت کرتا ہی وہاں جانے سے ڈرا اور خواب میں الہام پاکر گلیل کی اطراف میں چلا گیا

(ارکلاوس) یہہ ہیرودیس کا بیٹا تھا (ف) اس وقت مناسب ہی کہ ہیرودیس بادشاہ کے خاندان کا کچھہ ضروری ذکر کیا جاوے تاکہ عہد جدید میں جہاں کہیں اسکے لوگوں کا ذکر آتا ہی ناظرین کو سمجھنے میں دقت نہو واضح ہو کہ اسکے باپ کا نام انیٹی پیٹر تھا اور یہہ آپ ہیرودیس کلاں کہلاتا ہی اسکی دس جوروان تھیں چھہ بے اولاد تھیں اُن کے ذکر سے کچھہ فایدہ نہیں پر چار با اولاد تھیں جن سے اس کا خاندان پھیلا اُنکا ذکر کرتا ہوں اسکی ایک عورت مسمات میرمنی تھی جس سے ارسٹوبولس پیدا ہوا ارسٹوبولس کا بیٹا اگرپا اول ہوا یہہ وہی اگرپا ہی جو ہیرودیس بادشاہ کہلاتا تھا (اعمال ۱۲-۱) اس اگرپا اول کے تین بیٹے تھے ایک اگرپا دویم (اعمال ۲۵-۱۳ و ۲۶-۲) دوسرے برنیسی لڑکی (اعمال ۲۵-۱۳ و ۲۶-۳۰) اس لڑکی نے پہلے شادی کی ہیرودیس شاہ کلکس سے اور دوسری شادی کی پالی مو بادشاہ سیلشیان کے سے۔ تیسرے لڑکے اگرپا اول کے دروسلا تھے (اعمال ۲۴-۲۶) اس نے عزیز بادشاہ امیسا کے ساتھہ شادی کی تھی پر اُسکو چھوڑ دیا تھا اور فیلکس کے ساتھہ نکاح کر لیا تھا۔ پھر ارسٹوبولس کا دوسرا فرزند ہیرودیاس عورت تھی (متی ۱۴-۳ مرقس ۶-۱۷ لوقا ۳-۱۹) اس عورت نے پہلے شادی کی ہیرودفلپ سے دوسری شادی کی ہیرود انیٹی پاس سے۔ پھر ارسٹوبولس کا تیسرا فرزند ہیرود شاہ کلکس تھا اس نے پہلے شادی کی ایک اور میرمینے سے دوسری شادی کی برنیسی سے دوسری عورت ہیرودیس کلاں کی ایک اور میرمنی تھی اسکا بیٹا تھا ہیرودفلپ اول (متی ۱۴-۳ مرقس ۶-۱۷ لوقا ۳-۱۹) تیسری عورت ہیرودیس کلاں کی ملیتھسے تھی اُسکے دو فرزند

ہوئے ایک ہیرودانیٹی پاس یہہ چوتھائی کا حاکم تھا اس نے شاہ ارتیاس کی بیٹی سے شادی کی تھی اور پھر ہیرودیاس کو لیلیا (متی ۱۴-۱ و ۲ و ۳ لوقا ۳-۱ و ۱۹ و ۹-۷ وتی ۱۴-۹ مرقس ۶-۱۴) دوسرا فرزند ارکلاوس تھا جس کا یہاں آیت ۲۲ میں ذکر ہے = جو تھی عورت ہیرودیس کی کلیوپاٹرا تھی اسکا بیٹا ہوا فلپ دوئیم یہہ بھی چوتھائی کا حاکم تھا (لوقا ۳-۱) اس نے سلومی کے ساتھ شادی کی تھی - یہہ ارکلاوس جس کا یہاں ذکر ہے اپنے ملک روم میں جا کر تعلیم پائی تھی بعد وفات ہیرودیس کے رومیوں نے اُسکو اٹھناخ یعنی بڑا سردار لقب وکیر یہودیہ میں مقرر کیا اور لقب بادشاہی سے ندیا اور اُسکے بھائی ہیرودیس انیٹی پاس کوٹٹ رانخ یعنی چھوٹا سردار لقب وکیر جلیل کا صوبہ بنایا - ارکلاوس اپنے باپ کی مانند ظالم اور جابر تھا ایک دفعہ اُس نے عید فسح کے دن تین ہزار آدمی قتل کروادئے تھے اُس نے ۹ برس حکومت کی آخر کو اسکی شرارت اور ظلموں کے سبب اوگسطس قیصر نے اسکو ملک فرانس کے شہر دین کے طرف جلاوطن کر دیا اور وہ وہیں مرگیا اب ملک یہودیہ روم کا ایک صوبہ مستقل ہوگیا اور وہ عصا جسکا ذکر یعقوب پیغمبر نے کیا تھا یہودیوں سے بالکل جاتا رہا

۲۳ (۲۳) اور ناصرہ نام ایک شہر میں آیا تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلاویگا

(ناصرہ نام) یعنی ہیرودیس انیٹی پاس کے علاقہ میں چلا گیا شاید اسلئے کہ وہ پہلے سے ناصری کے لوگوں سے واقف تھا بظاہر اُسکے وہاں جانے کا سبب یہی ہوا مگر حقیقت میں یہہ بندوبست خدا کی طرف سے ہوا کہ وہ جلیل کے سب شہر چھوڑ کر ناصرہ میں رہے تاکہ یسوع وہاں کا باشندہ کہلاوے

ناصرہ بستی کا نام ناصرہ اسلئے ہوا کہ وہ لفظ نتصر سے مشتق ہے جسکے معنی میں چھوٹا پودہ (یشعیا ۱۱-۱) میں بعینہ یہہ لفظ عبرانی میں موجود ہے پس مسیح چھوٹے پودہ کی طرح جڑ پکڑ کر جلال و کمال اور حیات کا بڑا درخت ہوا کہ اسکی بلندی آسمان تک پونہچی (نبیوں) کا لفظ جمع ہے اسکے معنی یہہ ہیں کہ سب نبیوں نے نہ ایک دو نبی نے اسکے ناصری ہونے پر گواہی دی ہے حالانکہ لفظ ناصری کا کسی نبی کی کتاب میں سوای (یشعیا ۱۱-۱) کے اور کہیں نہیں لکھا لیکن لفظ ناصری کا مفاد جو حقارت اور ذلت ہے سب نبیوں کی کتابوں میں ملتا ہے بہانسے ظاہر ہے کہ متی کا یہی مطلب ہے کہ وہ حقیر گنا جائیگا سو اس میں کچھہ شک نہیں کہ مسیح اُس بستی میں رہنے سے خود حقیر گنا گیا (یوحنا ۱-۴۶) اور یہہ لفظ ناصری جو اُسکی نسبت اور شاگردوں کی نسبت بولا گیا لوگوں نے حقارت کے طور پر استعمال کیا ہے (اعمال ۲۴-۵) پس یہہ مطلب نبیوں کے بیان کا یوسف کے ناصرے میں جا کر رہنے سے پورا ہو گیا (ف) عزت سے پہلے ذلت ہے اور جلال سے اول حقارت دیکھو (۱ پطرس ۱-۱۱) میں پطرس رسول ذلت کو پہلے اور عزت کو پیچھے بتلاتا ہے یہہ بات نہایت سچ ہے دنیاوی معاملات میں بھی یعقوب یوسف موسیٰ داؤد وغیرہ سب پہلے پست اور پھر بلند ہوئے ہمیشہ فروتنی سربلندی کی پوڑی ہے (ف ۲) اگرچہ دنیاوی

لوگ مسیح کو اور اسکے شاگردوں کو حقارت کے طور پر ناصری اور نصرانی یا نصاریٰ کہتے تھے اور اب بھی کہتے ہیں پر ہمیں اسکا رنج نہیں ہے بلکہ خوشی ہے اگلے مقدسوں نے اس نام پر فخر کیا ہے (اعمال ۲-۲۲ و ۳-۶ و ۴-۱۰ و ۶-۱۴) بلکہ خود خداوند یسوع نے اُس یہودی عالم جو نادانی کی غیرت میں آکر ناصریوں کو قتل کرتا تھا ظاہر ہو کر کہا میں یسوع ناصری ہوں (اعمال ۲۲-۸) (ف ۳) جو کوئی آدمی عیسائی ہو جاتا ہے وہ اُسیوقت بے ایمانوں کی نظروں میں حقیر گنا جاتا ہے سب لوگ اُسے دور دور کرتے ہیں کیونکہ وہ اُسپر ایمان لایا جو پہلے حقیر گنا گیا پس جب کہ یہہ اسکی حقارت میں شریک ہے تو اُسکے جلال میں بھی حصہ پاویگا (ف ۴) بہت سے امیر لوگ بلکہ وہ جو خود بھی عیسائی کہلاتے ہیں عیسائیوں کو بچشم حقارت دیکھتے ہیں اُن میں وہی روح ہے جس سے یہودیوں نے عیسیٰ کو اور اُسکے شاگردوں کو حقیر جانا تھا اگر اُن میں مسیح کی روح ہوتی تو وہ مسیحی حقارت کو عین عزت جانتے پر وہ جو حقیر گنے جاتے ہیں اُنکو خوشی ہونا چاہئے کہ ہم اس منصب کے لایق تو ہوئے کہ اُسکے نام سے حقیر گنے جاویں نہ اپنے بدکاموں سے (اعمال ۵-۴۱) (ف ۵) ۳۰ برس کی عمر تک خداوند یسوع وہاں رہا پھر تحقیق معلوم نہیں کہ اُسنے اس عرصہ میں کیا کیا کام کئے اگرچہ حدیثوں اور حکایتوں سے بہت سی باتیں معلوم ہوتی ہیں تو بھی اسکا یقین نہیں کر سکتے اسکا ٹھیک کام اُس عرصہ میں وہ ہے جو (لوقا ۲-۴۱ سے ۵۱ تک) لکھا ہے پر گمان غالب ہے کہ اُسنے بڑھئی یعنی نجّار کا کام کیا ہوگا۔ اسکی عمر کے ۱۱ حصے میں اُن میں سے دس حصہ ناصرت میں رہا ایک حصہ کا کام اناجیل میں مذکور ہے

تیسرا باب

۱ (۱) اُنہیں دنوں میں یوحنا بپتسمہ دینیوالا ظاہر ہوا اور یہودیہ کے جنگل میں منادی کرنے اور کہنے لگا

(اُنہیں دنوں) یعنی جب مسیح ناصرت میں تھا تو یوحنا اصطباغی ظاہر ہوا (لوقا ۱-۲۶) سے ظاہر ہے کہ یوحنا مسیح سے ۶ مہینے عمر میں بڑا تھا جن ایام میں اُس نے کام شروع کیا اُن دنوں میں طبیریوس روم کا قیصر اور پیلاطوس یہودیہ کا صوبہ تھا کہتے ہیں کہ بعد صلیب مسیح کے یہہ پیلاطوس قیصر کی طرف سے سوٹ زرلینڈ کو شہر لوسن میں طلب کیا گیا جب اُس پہاڑ پر جسے پیلاطوس کا پہاڑ کہتے ہیں پہونچا تو اُس نے آپ کو پہاڑ سے گرادیا اور خودکش ہوا۔ ملک جلیل میں ہیرودانیٹی پاس جو چوتھائی کا حاکم تھا اور اُس کا بھائی فلپ الیطوریہ کی چوتھائی کا حاکم تھا یہہ وہ فلپ نہیں ہے جس کا ذکر (مرقس ۶-۱۷) میں ہے بلکہ یہہ وہ ہے جسکا ذکر (لوقا ۳-۱) میں ہے اور یہہ ملک الیطوریہ اُس الیطور نامی شخص سے نامزد ہے جو ابن اسمٰعیل تھا (تواریخ ۱-۳۱) اور اُن ایام میں حننا و قیافا سردار کاہن تھے حننا اگرچہ موقوف ہوگیا تھا تو بھی اُس کا زور قیافا داماد کے سبب بہت سا

تھا۔ دیکھو (یوحنا ۸ ا باب ۱۳ و اعمال ۴ باب ۲) ۔ اُن ایام میں جب کہ دنیا کا انتظام یوں اور دین کا انتظام یوں تھا یوحنا پر کلام الٰہی نازل ہوا = اسکو یوحنا بپتسما دینیوالا کہتے ہیں تا کہ یوحنا انجیلی میں اور اُس میں تمیز ہو جاوے اور اسلئے بھی کہ اُسنے یہودیوں کو اصطباغ دیا ہی اور کثرت سے اُس نے بپتسما دیا ہی جب کہ مسیح ناصرت میں پونہچ گیا تو انہین ایام میں یوحنا ظاہر نہیں ہوا بلکہ ۲۵ یا ۲۶ برس کے بعد ہوا ہی پر اُن دنوں کا لفظ اس محاورے پر بولا گیا ہی جس محاورے پر (خروج ۲ باب ۱۱) میں چالیس برس کے عرصہ کو اُن دنوں کہا ہی ۔ جیسے یرمیا (۱ باب ۲ و حزقیئل ۶ باب ۱ و ۷ باب ۱) میں خدا کے کلام نازل ہونیکا ذکر ہی اسی طرح یوحنا پر کلام الٰہی نازل ہوا کہیں نہیں لکھا کہ مسیح پر خدا کا کلام نازل ہوا کیونکہ وہ خود خدا تھا ۔ یہودیہ کا بیابان یعنی اُس وادی یردن میں جہاں آبادی کم تھی نہ یہہ کہ وہاں مطلق آبادی نہ تھی

(۲) کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی ۲

(توبہ کرو) یہہ اُسکی منادی تھی توبہ کے معنی ہیں رجوع کرنا (اعمال ۳ باب ۱۹) توبہ کرو اور پھرو اور اس پھرنے کے یہہ معنی نہیں ہیں کہ آدمی صرف مسلمانوں کی طرح منہ سے توبہ توبہ بولے یا صرف اپنا خیال خدا کی طرف متوجہ کرے بلکہ یہہ معنی ہیں کہ اپنا خیال خدا کی طرف کئی باتوں کے ساتھہ رجوع کرے ۔ اول فروتنی اُس رجوع کے ساتھہ ہو (یعقوب ۴ باب ۱۰) دویم پریشانی اور شرم بھی دل میں آوے (یرمیا ۳۱ باب ۱۹) سوم نہ صرف اپنے کاموں سے بلکہ اپنی ذات سے بھی نفرت دل میں آوے (ایوب ۴۲ - ۶) چہارم اپنے گناہوں کا اپنے دل میں اور زبان سے بھی خدا کے سامنے اقرار کرے (احبار ۲۶ باب ۴۰) پنجم اُن بُرے کاموں کو جو کئے ہیں اب بالکل ترک کرے (۲ تواریخ ۶ باب ۲۶) ششم یہہ کہ ان سب باتوں کے ساتھہ خدا پر اور مسیح پر اور کلام الٰہی پر ایمان بھی لاوے (مرقس ۱ باب ۱۵) ہفتم دعا بھی مانگنا شروع کرے (اعمال ۸ باب ۲۲) پس ان سب باتوں کے ساتھہ جب آدمی خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی تب اسکے حق میں کہنا درست ہی کہ اُسنے توبہ کی ۔ مگر اسکا یقین کہ مینے توبہ کی ہی صرف اپنے دل کی گواہی سے نکرنا چاہئے بلکہ صحیح توبہ کی شناخت یوں ہوتی ہی کہ توبہ کے لائق پھل بھی لاوے (اعمال ۲۶ باب ۲۰) اور یہہ خدا کے فضل کا شروع ہی جو انسان کے دل میں ہوتا ہی (۲ تمطاوس ۲ باب ۲۵ و اعمال ۱۱ باب ۱۸) جب یہہ فضل انسان کے دل میں داخل ہوتا ہی تب روحانی زندگی اور قوت باطنی اور پاکیزگی دل مین آتی ہی اور کلام الٰہی کے بھید روز بروز اُسپر کھلنے شروع ہوتے ہیں اور وہ نیا بچہ مسیح میں تولد ہو کر ایمان میں ترقی پاتا جاتا ہی (ف) انجیل کے شروع میں خدا نے یوحنا کو بھیجا اور توبہ کی منادی کرائی پس معلوم ہوا کہ بدون دل کی طیاری کے آدمی کے دل میں انجیل نہیں سما سکتی اسیواسطے شریر لوگ انجیل کو نہیں سمجھہ سکتے اور انجیل کی برکتیں اُن کے دل میں نہیں آتیں جب تک وہ لوگ توبہ کر کے انجیل کے لائق دل کو نہ بناویں پس جب انسان اپنے ارادہ کا لگام خدا کی طرف متوجہ کرتا ہی تو خدا اسکو ایک تایب دل عنایت کرتا ہی اور وہ فضل میں آجاتا ہی پس ارادہ انسان کی طرف سے اور فضل خدا کی طرف سے

ہے (ف ۲) پہلے دنیا میں شریعت آئی تاکہ گناہ زیادہ ہو (رومی ۵ باب ۲۰ و گلاتی ۳ باب ۱۹) اور یہہ کہ گناہ کی شناخت آدمی حاصل کرے تاکہ مسیح کی طرف دوڑے (رومی ۳ باب ۲۰ و گلاتی ۳-۲۴) پر اب کہ فضل ظاہر ہوتا ہے تو فضل سے پیشتر توبہ کی منادی کرائے تاکہ گناہ کے بوجھ کو انسان معلوم کرکے خدا کے سامنے چلا دے اور وہ اسکا بوجھ مسیح کے وسیلہ سے اوتر جاوے۔ (آسمان کی بادشاہت)- ۳۱ دفعہ اس انجیل میں آسمان کی بادشاہت کا لفظ آیا ہے کیونکہ یہہ انجیل یہودیوں کے واسطے لکھی گئی تھی جو (دانیال ۷ باب ۱۳ و ۱۴) اسے واقف تھے اور انجیلوں میں خدا کی بادشاہت لکھا ہے۔ آسمان کی بادشاہت یا خدا کی بادشاہت ایک ہی بات ہے (ف ۳) خدا کی بادشاہت کے اول میں یوحنا نے دلوں کی طیاری کا حکم دیا اُسنے جسمانی طیاری کا نہیں حکم دیا کہ لوگ گھوڑے اور ہتھیار و پوشاک وغیرہ طیار کریں یہاں سے ظاہر ہے کہ خدا کی بادشاہت روحانی ہے جسکے لیے دلوں کی طیاری کی جاتی ہے (ف ۴) خدا کی بادشاہت سے مراد ہے وہ سلطنت جس کا بادشاہ صرف خدا ہی او جس میں خدا کے مقرر کئے ہوئے قوانین پر عمل درآمد ہوتا ہے اور جسکے سپاہی روحانی ہتھیاروں سے جنگ کرکے شیطانی خیالات کے قلعوں کو ڈھا دیتے ہیں (ف ۵) یوحنا کی اس منادی کا یہہ نتیجہ ہے کہ یہودیوں کا یہہ گمان کہ مسیح یہیں آمد میں آکر اُنہیں دنیاوی بادشاہ کرے گا باطل ہے کیونکہ وہ ظاہر کرتا ہے کہ آسمانی بادشاہت کے لئے دلوں کی طیاری چاہئے نہ جسموں کی

۳ (۳) کیونکہ یہہ وہی ہے جس کا اشعیا نبی نے یہہ کہکے ذکر کیا کہ جنگل میں پکارنیوالے کی آواز ہے کہ خداوند کی راہ طیار کرو اور اُسکے راستوں کو سیدھا بناؤ

اب رسول ایک پیش خبری سناتا ہے (جو یشعیا ۴۰-۳) میں یوحنا صطباغی کی بابت لکھی گئی تھی اس پیشگوئی میں یوحنا کا نام پکارنیوالے کی آواز بیان ہوا ہے کیونکہ یوحنا فقط آواز تھا یعنی ایک صوت۔ مسیح کلام تھا نہ آواز اور یہہ یوحنا کی آواز توبہ کے لئے تھی تاکہ توبہ کے وسیلہ انسان کا دل پست ہو اور ایمان کے وسیلہ مسیح اُسکو بلندی بخشے۔ اس پیشگوئی سے ظاہر ہے کہ یہہ آواز خداوند کی راہ طیار کرانے کی ہے جس لفظ کا ترجمہ خداوند ہے وہ لفظ اصل عبرانی میں یہوواہ ہے جو خاص اسم ذات ہے اللہ تعالیٰ کا یہاں سے ثابت ہوا کہ مسیح یہوواہ ہے جسکے لئے یوحنا راہ طیار کراتا ہے یہوواہ اور خدا یہہ دونوں نام مسیح کی نسبت چاروں انجیلوں میں ملتے ہیں اور یہہ بڑی بھاری بات ہے یوحنا نئے عہدنامہ کا ایلچی ہوا یا صلح کے شاہزادہ کا پیشرو تھا (سیدھا بناؤ) یعنی خدا کی راہ کو سیدھا بناؤ۔ معلوم ہوا کہ مسیح کی راہ سیدھا بنانے کو ہر چیز جو روکنے والی ہے گرائی جائیگی اگرچہ پہاڑ ہوں یا حاکم ہوں یا دنیا کے عالم وغیرہ جو مسیح کے برخلاف بولیں سب کے سب گرائے جاوینگے (دیکھو ۲ زبور و یشعیا ۲۷-۴ و اعمال ۵-۳۸ و ۳۹ لوقا ۳-۵ و ۶) اور یہہ بھی یاد رہے کہ (لوقا ۳ باب ۶) میں اسی موقع پر لکھا ہے کہ ہر ایک شخص خداوند کی نجات دیکھیگا یہہ عموم ہے (بموجب ۹۸ زبور ۳ و یشعیا ۴۹-۶ و ۵۲-۱۰) کے

(۴) یوحنا کی پوشاک اونٹ کے بالوں کی تھی اور چمڑے کا کمربند اُسکی کمر میں تھا اور ٹڈی اور جنگلی شہد اُسکی خوراک تھی ۴

اس آیت میں یوحنا کی خوراک اور پوشاک کا ذکر ہی۔ اُسکی پوشاک اُونٹ کے بالوں کی تھی جیسے الیا کی پوشاک بھی اونٹ کے بالوں کی تھی (۲ سلاطین ۱-۸) اُسکی خوراک ٹڈی اور شہد تھی (دیکھو احبار ۱۱-۲۲ و ۱ سموئیل ۱۴-۲۵ و ۲۶) یہہ یوحنا پوشاک اور خوراک اور آوار میں الیا کا نمونہ تھا اسیواسطے رسول نے اِن چیزوں کا یہاں ذکر کیا ہی (ف ۱) یوحنا کی پوشاک نرم نہ تھی بلکہ اونٹ کے بالوں کا سخت کپڑا جو کمبل ہی پہنتا تھا پر یہودی لوگ مہین اور آسایش کا لباس پہنتے تھے اُسکی خوراک غربا کی خوراک تھی نہ امرا کے مانند نفیس نفیس کھانے کھاتا تھا اُسنے دنیاوی آسایش پر دل نہیں لگایا تب اُسنے گناہ پر ملامت کی ہر مسیحی معلم کو لازم ہی کہ آسایش طلب نہ ہو تب گناہ پر الزام دیگا (ف ۲) توبہ و ایمان کی منادی نصیحت کی بنیاد ہی یہی بنیاد شروع میں ڈالی گئی جیسے (اعمال ۲۰-۲۱ میں) بھی ذکر ہی یوحنا نے خدا کی راہ کو یوں طیار کیا جیسے عہد عتیق نے عہد جدید کی راہ کو طیار کیا تھا (ف ۳) توبہ کا وقت گویا درخت کی بہار کا وقت ہی

(۵) تب یروشلم اور ساری یہودیہ اور یردن کے گرد نواح کے سب لوگ اُس پاس گئے (۶) اور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے یردن میں اُس سے بپتسما پایا ۵ ۶

اس آیت میں اُن لوگوں کی کثرت کا بیان ہی جو یوحنا کے پاس بپتسما پانے کو آئے ہمیشہ سے دستور تھا کہ باہر والے لوگ جب دین یہود کو اختیار کرتے تھے تب اُنکو بپتسما ملا کرتا تھا [پس یوحنا کے زمانہ میں یہہ نئی بات ہوئی کہ یہودی بھی بپتسما لینے کو آئے] (ف ۱) یوحنا سکھلاتا ہی کہ یہودیوں کو بھی تبدیل دل کے لئے بپتسما لینا ضرور ہی جیسے غیر قوموں کو ضرور تھا (ف ۲) بپتسما دو باتیں ظاہر کرتا ہی ضرورت نجات و امید بر نجات دہندہ جو کوئی بپتسما پاتا ہی گویا وہ ظاہر کرتا ہی کہ مجھے نجات کی ضرورت ہی اور میں اُس نجات دہندہ پر امید رکھتا ہوں جسکے نام پر بپتسما پاتا ہوں (ف ۳) جب مصر چھوڑا یہودیوں نے لال سمندر میں بپتسما پایا مسیح کی آمد سے پیشتر ضرور تھا کہ یردن میں بپتسما پاویں (ف ۴) منادی اور بپتسما ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں دیکھو یوحنا کی منادی کے ساتھ بپتسما تھا جب شیطان کو ترک کرنا چاہیں تو بپتسما ضرور ہی کہ پاویں اور گناہوں کا اقرار کر کے پاویں نہ صرف توبہ بلکہ اقرار گناہ کا کرنا پہلا کام ہی اُس کے بعد مسیح کا اقرار ہی (ف ۵) وہ لوگ اپنے شہروں سے بپتسما لینے کو نکلے پس بپتسما کے واسطے نکلنا ضرور ہی کہ ہم سب غیر قوموں میں سے نکلکر بپتسما لینے کو خادم دین کے پاس جاویں (ف ۶) مریم کے وسیلہ خداوند آدمیوں میں آیا یوحنا کے وسیلہ لوگ خداوند کے پاس جاتے ہیں (ف ۷) جنھوں نے یوحنا سے پانی کا بپتسما پایا اُنکو روح کا بپتسما

مسیح سے پانا ضرور ہی ورنہ صرف پانی کا بپتسما مفید نہیں ہی اسی طرح جنہوں نے نہ پانی کا نہ روح کا پایا اُنکو اُن دونوں کا پانا ضرور ہی

(۷) پر جب اُسنے بہت فریسیوں اور صدوقیوں کو اپنے پاس بپتسما پانے کو آتے دیکھا تو انہیں کہا کہ ای سانپوں کے بچو تمہیں آنیوالے غضب سے بھاگنا کس نے بتایا

یہودیوں میں تین فرقے تھے اوّل فریسی یہہ لوگ اَوروں سے زیادہ تھے اور ظاہر پرستی و دولتمندی کے سبب عزت دار لوگ تھے اُن کا عقیدہ یہہ تھا کہ جو تقدیر میں لکھا ہی وہی ہوتا ہی جیسے مسلمان لوگ تقدیر کے قایل ہیں اور یہہ کہ روح انسانی غیر فانی ہر بعد مرنے کے خوش رہتے ہیں یا غمگین اور یہہ مردے پھر اُٹھینگے اور فرشتوں اور شیاطین کے بھی قایل تھے اور یہہ بھی کہتے تھے کہ خدا پر واجب ہی کہ ابراہیم کی اولاد پر خاص برکتیں نازل فرمادے اور ہم لوگ اپنی لیاقت اور ابراہیم کی راستبازی سے راستباز ٹھہر کر نجات پاوینگے حقیقت میں یہہ سب بڑے مغرور اور خود پسند و خود غرض لوگ تھے عوام الناس کو بہت حقیر جانتے تھے اور اُن کی دینداری ظاہری رسموں پر منحصر تھی اور وہ بہت چاہتے تھے کہ لوگ ہماری عزت کریں۔ دوّیم صدوقی مسمی صدوق کے پیرو مشہور تھے یہہ شخص صدوق مسیح سے ۲۶۰ برس آگے ہوا ہی اُسکی تعلیم یہہ تھی کہ نقا قیامت سزا جزا فرشتے اور روح انسانی کچھہ چیز نہیں ہی وہ یہودی دل جو ایمان میں سست اور شکی تھے وہ سب اِن میں شامل ہوگئے تھے اگرچہ یہہ لوگ تھوڑے تھے مگر دولتمندی اور مدارج دنیاوی کے سبب زور پکڑ گئے تھے فریسیوں اور صدوقیوں میں عقاید و مسایل کی بابت اکثر بحث رہا کرتی تھی۔ سوم اسینی لوگ تھے اگرچہ اِن کا ذکر انجیل میں نہیں تو بھی تواریخوں سے ثابت ہی پر یہہ لوگ تھوڑے تھے صوفیوں کے مانند خلوت نشین اور زاہد تھے۔ اِن کے سوا اور فرقے بھی تھے جو بہت تھوڑے تھوڑے لوگ تھے مثلاً ہیرودی یا گلیلی یا تھیسرا لوٹ وغیرہ۔ (سانپوں کے بچو) یوحنّا نے فریسیوں و صدوقیوں کو سانپوں کا بچہ کہا ہی سانپ میں زہر ہوتا ہی یہہ لوگ سینو لئے تھے اُن میں کینہ اور جھوٹھہ اور فریب و ریاکاری بہت تھی جس آدمی میں یہہ اوصاف ہوں ضرور وہ سانپ کا بچہ ہی کیونکہ سانپ سے مراد شیطان ہی (یوحنّا ۸-۴۴ و مکاشفات ۲۰-۲ و پیدایش ۳-۱۳)۔ (ف) دیکھو شیطان کی بادشاہت اور خدا کی بادشاہت دونوں نظر آتی ہیں اور دونوں کی ترقی بھی دنیا میں ہورہی ہر ایک بادشاہت خدا کے جلال کے لئے ہی دوسری ہلاکت کے واسطے ہی

(غضب سے) جو آنیوالا ہی قیامت کو اگرچہ اب سامان نظر آتے ہیں پر وہ غضب حقیقتاً اِس وقت انسان کی نظر سے غایب ہی صرف الہام سے ثابت ہی کہ ایک غضب دنیا پر آویگا اور عقل بھی اُسکے جواز پر فتویٰ دیتی ہی یہہ غضب جو آنیوالا ہی گناہ کی برداشت نہیں کرسکتا (افسی ۵-۶ کلسی ۳-۶ و مکاشفات ۱۴-۱۰) لوگ نادان اِس غضب کو اپنے حق میں جمع کرتے ہیں (اتسلونیقی ۲-۱۶ و رومی ۲-۵)

(بھاگنا) - یہہ تعجب کی بات ہی کہ وہ لوگ شیطان کے بچے ہوکر جو اس غضب سے نہیں ڈرتے یوحنا کے پاس بھاگے آتے ہیں مگر معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ بھیڑ یا چال کے طور پر یوحنا کے پاس آتے ہیں (ف ۲) لفظ بھاگنا ظاہر کرتا ہی کہ اُس غضب سے اگر کوئی بھاگے تو بچ سکتا ہی اگر نہ بھاگے تو ضرور اُس میں گرفتار ہوگا اور بھاگنے کا طور (ا تسلونیقی ۱-۱۰ و ۵ باب ۹ و رومی ۵-۹) میں مذکور ہی دیکھو سب مقدس اُسی غضب سے ڈرکر بھاگے ہیں تب جان بچائی ہی بدون بھاگے جان نہ بچے گی لوط کا سدوم سے بھاگنا اُسکا نمونہ تھا کسنے سکھایا یہہ بات یوحنا اصطباغی اُن کی سرگرمی بپتسما میں دیکھکر کہتا ہی (ف ۳) ہر شخص جو غضب الہی سے بھاگتا ہی اُسکو لازم ہی کہ فکر کرے کہ یہہ بھاگنا مجھے کسنے سکھلایا آیا بھیڑیا چال نے یا دنیاوی مطلب نے یا الہی تحریک اور تمیز و کلام نے اسطرح سے وہ سمجھ جاویگا کہ میں سچ مچ بھاگتا ہوں یا دل کا فریب ہی جو مجھے ہلاک کریگا

۸ (۸) پس توبہ کے لایق پھل لاؤ

توبہ کا امتحان کہ صحیح ہی یا نہیں پھلوں سے ہوتا ہی ظاہری اقرار و قومی شرافت و رسوم کی بجا آوری سے توبہ صحیح نہیں ہوتی ہی (ف ۱) ہر آدمی جو توبہ کرتا ہی اپنا امتحان آپ لیوے کہ آیا توبہ کا پھل اُس میں لگا ہی یا نہیں کیونکہ سچی توبہ ہرگز بے پھل نہیں رہتی پر جھوٹی توبہ میں کبھی پھل نہیں لگتا (ف ۲) بہت لوگ یوحنا کے پاس بپتسما لینے آئے اور گناہ کا اقرار کرکے بپتسما پایا پر سب میں پھل تو نہیں لگا اسطرح بہت سے عیسائی ہیں جو بپتسما پاتے ہیں اور گناہ کا اقرار بھی کرتے ہیں پر اُن میں پھل نہیں لگتا وہ ابتک آنیوالے غضب سے نہیں بھاگے اُنہیں پھر فکر کرنا ضرور ہی

۹ (۹) اور اپنے دلوں میں یہہ خیال مت کرو کہ ابرہام ہمارا باپ ہی کیونکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا انہیں پتھروں سے ابرہام کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہی

چونکہ یہودیوں کا فخر ابرہام پر بہت تھا اور وہ یہہ سمجھتے تھے کہ اُسکی اولاد ہونے کے سبب ہم لوگ ہلاکت سے بچینگے اور خدا ہماری طرفداری کریگا یہہ شرافت نسبی کا فخر اُن کی امید کا چٹان تھا یوحنا ظاہر کرتا ہی کہ اسی چٹان پر تمہاری کشتی ٹوٹ جاویگی یہہ چٹان باطل ہی (خروج ۳۲-۱۰ - گنتی ۱۴-۱۲) - وہ کہتا ہی کہ یہہ گمان مت کرو کہ ابرہام ہمارا باپ ہی اگرچہ جسم کی طرح پر باپ ہی پر جسمانی باپ ہونا غضب الہی سے نہیں بچاتا دوسری بات یہہ ہی کہ تمہارا یہہ گمان ہی کہ ہم اُسکے بیٹے ہیں باطل ہی تم اُسکے بچے نہیں ہو اگرچہ جسم سے ہو جیسے مسیح نے فرمایا کہ اگر تم ابراہیم کی نسل ہوتے تو ابراہیم کے سے کام کرتے تم اپنے باپ ابلیس سے ہو پس معلوم ہوا کہ جسمانی نسبت ناکارہ ہی صرف روحانی نسبت پر مدار ہی (ف ۱) یہہ شرافت نسبی کا فخر ایسا بُرا خمیر ہی کہ دنیا کی بہت سی قوموں میں پایا جاتا ہی بعضے دانا آدمی

اگرچہ مُنہ سے یہہ فخر نہ کریں اور اوروں کو بھی اس فخر سے منع کریں پر چپ چاپ دلوں میں اس خراب چٹان کو قایم رکھا کرتے ہیں اس ملک ہندوستان میں یہہ مرض ایسا پھیل گیا ہے کہ سارا ملک اس سے بھرا ہوا ہے ہندو لوگ اس فخر میں ایسے دھسے ہیں کہ گویا اُن کا باپ آدم ہی جدا تھا مسلمان بھی اس میں بہت مبتلا ہیں ایسا مُنہ بنا کے کہتے ہیں کہ میں سید ہوں یا پٹھان یا شیخ ہوں یا مغل ہوں جیسے ہندو کہتے ہیں میں برہامن ہوں کھتری ہوں وغیرہ اس نخوۂ باطل کے سبب دوسری غریب قوموں کو حقیر جانتے ہیں اور غرور کی چال دنیا میں چلتے ہیں (ف ۲) غور کرنا چاہیے کہ ابراہیم جو حقیقت میں شریف تھا جسکے فضایل کلام الٰہی میں بہت سے ملتے ہیں اور محمد صاحب نے بھی جس کا نام لیکر عرب میں مقبولیت پائی اور قرآن میں بل ملت ابراہیم حنیفا کہا اسکی اولاد کو اسپر فخر کرنے سے یوحنا پیغمبر نے ایسی سخت ملامت کی تو یہہ چھوٹے چھوٹے شخص جو حقیقت میں ناکارہ آدم تھے اُن پر اس ملک کے لوگوں کو فخر کرنا کیسی حماقت ہے (ف ۳) یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ فخر نسبی ایسی بُری بلا ہے کہ انسان کو قربت الٰہی سے بالکل روکتی ہے بلکہ خدا کی تلاش بھی اُسکے دل میں پیدا ہونے نہیں دیتی (۱۰ زبور ۴) یہہ سارے پیر و فقیر بزرگ بنکر جو دینداری کا دعویٰ کر رہے ہیں اس فخر نسبی میں سب سے زیادہ مبتلا ہیں کہتے ہیں کہ معین الدین کی اولاد ہوں یا پیر دستگیر کا پوتا ہوں یا شیخ جلال کا خاص سجادہ نشین ہوں پس اس فخر کے ساتھہ انہوں نے خدا کا قرب کس طرح پیدا کیا یہہ تو ممکن نہیں کہ اس فخر کے ساتھہ کوئی آدمی خدا کا قرب حاصل کرے ان بیچارے ناواقفوں کا کیا ذکر ہے خود محمد صاحب نے فخر نسبی کیا اور کہا انا النبي لا کذب انا ابن عبد المطلب میں سچا نبی ہوں میں عبد المطلب سردار کا بیٹا ہوں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ فخر وہ لوگ کرتے ہیں جنکو یوحنا نے سانپ کا بچہ بتلایا ہے پس ہر آدمی جو ایسا فخر کرتا ہے اسکو سانپ کا بچہ خیال کرنا چاہیئے نہ پیر نہ مرشد (ف ۴) جیسے یہودیوں کو ابراہیم پر فخر کرنا بیہودہ بات تھی اسیطرح عیسایوں کے لڑکوں کو خاندانی عیسایت پر فخر کرنا ناجایز ہے اگر وہ سچے عیسائی ہیں تو خدا پر فخر کر سکتے ہیں پر اپنے خاندانی عیسائیت پر فخر کرنا بیہودہ بات ہے اور سانپ کے بچوں کا کام ہے (۲ پطرس ۲-۲۱ و لوقا ۱۲-۴۷) =

(ف ۵) مت گمان کرو جس لفظ کا ترجمہ ہے وہ اصل یونانی میں (می ڈکسیٹی ہی) می کے معنی مت ڈکسیٹی فخر و جلال ہے یعنی یہہ تمہارا جلال نہ ہووے کہ تم ابراہیم پر فخر کرو

(انہیں پتھروں سے) - یوحنا یردن کے پتھروں پر اشارہ کرتا ہے کہ انہیں پتھروں سے ابراہیم کے لئے اولاد پیدا ہو سکتی ہے ابراہیم بھی اول میں پتھروں میں سے بلایا گیا تھا جیسے (یشعیا ۵۱-۱) میں لکھا ہے بہت سی آیتوں سے ثابت ہے کہ پتھروں سے غیر قوم مراد ہیں کیونکہ وہ لوگ سنگ دلی اور سنگ پرستی کے سبب سنگ ہو گئے ہیں دیکھو حزقیل ۳۶ باب ۲۵ و ۲۶) پس مراد یہہ ہے کہ خدا غیر قوموں میں سے جو سخت لوگ ہیں ابراہیم کے لئے فرزند پیدا کر سکتا ہے کہ وہ روحانی نسبت ابراہیم سے پیدا کر کے اسکے فرزند ہو جاویں کیونکہ حقیقت میں وہی نسبت درکار ہے نہ صرف جسمانی جسپر تم فخر کرتے ہو (ف ۶) یشوعہ جو مسیح کا نمونہ تھا اُسنے کیا کیا دیکھو (یشوعہ ۴ باب ۱ سے ۹ تک) پھر مسیح نے جو یشوعہ کا عین تھا کیا کیا اسی یردن کے پاس سے بارہ شاگرد چن لئے نہ وہ تو عام

ناتراشیدہ سنگ لوگوں میں سے تھے اُنہیں پر کلیسیا کی بنیاد ڈالی (دیکھو مکاشفات ۲۱ باب ۱۴ کو) - (ف) سچا خاندان ابراہیم کا وہ آسمانی یروشلم تھا جو بنیاد رکھتا ہے (عبرانی ۱۱ باب ۱۰) نہ یہہ جو ظاہری جسم فانی کی نسبت رکھتا ہے (ف) یوحنا کے بیان کے موافق آج تک روز بروز ابراہیم کے لئے پتھروں میں سے اولاد پیدا ہوتی جاتی ہے دیکھو کافر ملحد شریر اور جاہل وغیرہ قسم کے لوگوں میں سے جو پتھر ہیں عیسائی ہوتے جاتے ہیں جو ابراہیم کے فرزند ہیں کیونکہ ایمان سے ابراہیم کے فرزند ہو جاتے ہیں پر بے ایمانی سے شیطان کی اولاد رہتے ہیں خواہ یہودی ہوں خواہ غیر قوم (رومی ۱۱ باب ۲۰ و ۳۰ و متی ۲۱ باب ۴۳) (ف ۹) لکھا ہے کہ خدا اُنہیں پتھروں میں سے ابراہیم کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہے انسان نہیں کر سکتا یہہ طاقت خدا میں ہے کہ بروں کو بھلا بنا دیوے کسی منادی کرنیوالے میں یہہ طاقت نہیں ہے کہ لوگوں کے دلوں کو بدل ڈالے ہاں اگر بہت ہوشیار ہو تو منہ بند کر سکتا ہے پر تبدیل دل خدا کی قدرت میں ہے

۱۰ (۱۰) اور درختوں کی جڑ پر اب ہی کلہاڑا رکھا ہے پس ہر درخت جو اچھا پھل نہیں لاتا کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے

(درختوں) سے مراد آدمی ہیں (ازبور ۳) جڑ پر کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ شریر اپنی بیخ و بن سے اُکھاڑے جائینگے نہ یہہ کہ اُنکی شاخیں کاٹی جاویں بلکہ جڑ سے کاٹے جاوینگے کہ پھر کبھی سرسبز نہوں جیسے مسلمان کہتے ہیں کہ شریر مسلمان تھوڑے دنوں کو دوزخ میں جاوینگے پھر سزا پاکر بہشت میں آجاوینگے لیکن انجیل میں لکھا ہے کہ جڑ پر کلہاڑا رکھا ہے جڑ سے کاٹے جاوینگے (اب ہی) سے مراد یہہ نہیں ہے کہ پہلے نہ تھا اب رکھا گیا ہے یہہ غرض ہے کہ ابھی اسی وقت کلہاڑا موجود ہے نہ یہہ کہ رکھا جاویگا بموجب (۲ قرنتی ۶ باب ۲) ہاں کلہاڑا لگانے میں اسقدر مہلت ہے کہ درخت مفید وغیر مفید کی آزمایش ہو جاوے

کاٹا جانا نہ موت جسمانی ہے بلکہ انقطاع رحمت ہے - آگ سے مراد وہ آگ ہے جو کبھی نہیں بجھتی (مکاشفات ۱۴ باب ۱۱ و متی ۳ باب ۱۲) - (ڈالا جانا) ہے سے مراد پھینکنا ہے زور کے ساتھ جیسے کسی چیز کو پھینکتے ہیں جسطرح بنوخد نذر کی بھٹی میں شریروں نے مقدسوں کو پھینکا تھا (ف) درختوں سے مراد نہ صرف یہودی لوگ ہیں اور نہ خاص وہ لوگ جو یوحنا کے پاس حاضر تھے بلکہ ہر انسان درخت ہے اگر وہ توبہ کر کے ایمان نہیں لاتا اور توبہ کے پھل اُس میں نہیں لگتے وہی کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے (ف ۲) لکھا ہے کہ اچھا پھل چاہئے نہ برا برے پھل تو رات دن سب میں لگتے ہیں پر وہ درخت جسمیں برے پھل ہمیشہ لگا کرتے ہیں اب وہ اچھے پھل کیونکر لا سکتا ہے ہاں ہر برا اچھے درخت سے پیوند ہو کر اچھے پھل لا سکتا ہے پس توبہ و ایمان کے وسیلہ سے ہم مسیح میں پیوند ہو کر اچھے پھل لا سکتے ہیں کیونکہ وہ اچھا اور ہرا درخت ہے

۱۱ (۱۱) میں تمہیں توبہ کے لئے پانی سے بپتسما دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہے مجھسے زور آور ہے اور میں

اُس کی جوتیاں اُٹھانے کے لایق نہیں ہوں وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسما دیگا

(پانی سے) یوحنا نے بیان کیا کہ میرا بپتسما توبہ کے لئے پانی سے ہی اور یہہ مسیح کے لئے طیاری ہی کیونکہ توبہ کرنا گناہ سے مرجانا ہی جس سے صفائی اور امید معافی پیدا ہوتی ہی مگر بالکل کفایت نہیں کرتا اور یہی سبب ہی کہ یوحنا کا بپتسما کافی نہ سمجھا گیا اسکا اعادہ کرنا پڑا اعمال (۱۹ باب ۳ سے ۵ تک)۔ پس وہ ظاہر کرتا ہی کہ پانی کا بپتسما بدون روح و آگ کے بپتسما کے مفید نہیں اور روح و آگ کا بپتسما میں نہیں دیسکتا بعد آتا ہی یہہ لفظ یونانی میں آنیوالا لکھا ہی اور یہہ خداوند مسیح کا ایک نام ہی جیسے (متی ۱۱ باب ۳) میں مذکور ہی اُس وقت مسیح آنیوالا تھا جسکی انتظاری تھی اِسوقت بھی اُسکا یہہ نام ہی یعنی آنیوالا کیونکہ وہ دنیا کی عدالت کے واسطے اب پھر آنیوالا ہی (میں اُسکی جوتیاں) وہ ظاہر کرتا ہی کہ وہ جو آنیوالا ہی مجھہ سے زور آور ہی میں اُسکے سامہنے حقیر ہوں کیونکہ وہ آگ و روح کا بپتسما دیتا ہی جو نہ طیاری کا بپتسما ہی بلکہ عین معافی اور حیات ابدی میں داخل کرتا ہی سو وہ آنیوالا کرتا ہی میں نہیں کرسکتا۔ میں توبہ کے لئے بلانیوالا وہ بوجھہ گناہوں کا اُٹھاکر لیجانیوالا ہی اُسکے بپتسما سے نئی پیدایش کا غسل ہوتا ہی (طیطس ۳ باب ۵) وہ کہتا ہی کہ میں اُسکی جوتی اُٹھانے کے لایق نہیں ہوں جوتی اُٹھانا یہودیوں کے دستور کے موافق ذمہ دار ہونا تھا (دیکھو روت ۴ باب ۱ سے ۱۰ و استثنا ۲۵ - ۷ و ۹) پس یوحنا کہتا ہی کہ میں اُسکی جوتی اُٹھانے کے لایق نہیں ہوں یعنی وہ ذمہ دار ہی کہ میراث لیوے میں میراث کا ذمہ دار نہیں ہوں (**ف**) دیکھو یوحنا نے کیسی فروتنی کی تب تو وہ بہتوں کے پھر آنے اور ایمان لانے کا وسیلہ ہوا اسیطرح ہر خادم دین کو فروتنی لایق ہی تاکہ اُسکے کام پر برکت ہووے (روح القدس اور آگ سے) - وہ بیان کرتا ہی کہ میرے بپتسمے اور اُسکے بپتسمے میں کیا فرق ہی مجھہ حقیر شخص کا بپتسما پانی کا ہی جو توبہ کا نشان ہی اُسکا بپتسما آگ اور روح کا ہی بپتسما کے چار مقصد ہیں اول گناہ کی شناخت کہ میں گنہگار ہوں دویم گناہ کا ترک کرنا سوم دنیا کو ترک کرنا چہارم آپ کو خدا کے فضل کے سپرد کرنا تاکہ راستبازی و پاکیزگی اُس سے پاوے - مسیح کا بپتسما آگ کا ہی جیسے (ملاکی ۳-۳) میں اس بپتسما کی خبر خدا نے دی تھی اس بپتسما کو آگ سے اسلئے تشبیہ دی گئی کہ آگ کی چار خاصیت ہیں اور وہی چار خاصیت اس سچے بپتسما میں ہیں اول روشنی دویم گرمی محبت سوم جلانا یعنی گناہ کی آلودگی کو جلانا انسان کو پاکیزہ کندن بنا دینا چہارم آگ کی خاصیت ہمیشہ اوپر کی طرف عروج کی ہی وہی خاصیت اس بپتسما میں ہی کہ دنیاوی خیالات سے آدمی کو چھوڑا کر آسمانی خیالات سے معمور کردیتا ہی اُسکی ساری خواہشیں آسمانی ہوجاتی ہیں۔ آگ کی بھی تین قسمیں ہیں اول روح القدس کی آگ دویم امتحان و آزمایش اور دکھوں کی آگ (لوقا ۱۲-۴۹ و ۱ پطرس ۱-۷، مرقس ۹-۴۹) سوم قیامت کی آگ (۱ قرنتی ۳-۱۳) جنہوں نے آگ و روح کا بپتسما نہیں پایا اُن کے گناہ معاف نہیں ہوئے اگرچہ وہ پانی کا بپتسما پاکر عیسائی کہلاویں (رومی ۸-۹) جو لوگ صرف پانیکا بپتسما پاتے ہیں پر روح کا نہیں پاتے اسکا سبب یہہ ہی کہ وہ روح کے بپتسما کی طیاری نہیں کرتے جو صرف توبہ سے ہوتی ہی جو سچی توبہ کرتا ہی ضرور وہ روح کا بپتسما پاتا ہی اور یہہ کہ روح و پانی دونوں کا بپتسما ضرور ہی

(یوحنا ۳-۵ سے ثابت ہے اور دیکھو عید پنتکوست کے دن پانی اور روح دونوں موجود ہیں (اعمال ۲ باب میں دیکھو) (ف ۲) یوحنا نے
نہ صرف خداوند مسیح کی منادی کی بلکہ روح القدس کی بھی منادی کی اور اسکے کام بھی بتلائے اس تشبیہ میں کہ وہ آگ کی خاصیت رکھتا ہے
اور اس نے یہہ بھی کہا کہ میں تو اُسے نہ جانتا تھا پر جس نے مجھے پانی سے بپتسما دینے کو بھیجا اُس نے مجھے کہا کہ جسپر تو روح کو اُترتے دیکھے وہی
ہے جو روح القدس اور آگ سے بپتسما دیتا ہے پس اپنے باپ اور بیٹے اور روح القدس یعنی تثلیث فی الوحدت کی منادی کی (ف ۳) مسیح ہمارے
واسطے آیا اور اس نے سب کچھ ہمارے لئے کیا اُسکے وسیلہ سے آسمان ہمارے لئے طیار رہا مگر خدا کی روح ہمارے دلوں میں کچھہ کام کرنا
چاہتی ہے تاکہ ہم آسمان میں داخل ہونے کے لائق ہوجاویں پس مسیح سے آسمان ہمارے لئے طیار ہوا روح سے ہم آسمان کے لیے طیار
ہوتے ہیں کیونکہ اگرچہ آسمان ہمارے لئے طیار ہے توبھی ہم بدون اسکے کہ اسکے لئے طیار ہوں اسمیں داخل نہیں ہوسکتے اگرچہ اچھا کھانا طیار
ہے پر بیمار اُسے نہیں کھا سکتا جب تک تندرست نہو پس روح ہمیں صحت بخشتی ہے (ف ۴) یہہ کیسا فکر کا مقام ہے اگرچہ ہم ایمان لائے کہ مسیح
ہمارے لئے موا اور اُسنے آسمان کا دروازہ ہمارے لئے کھولا توبھی ہم اسمیں داخل ہونے کا یقین نہیں کرسکتے جب تک کہ روح کا کام ہمارے
دلوں میں محسوس نہووے اور اُسکا کام وہی ہے جو دنیا میں آگ کا کام ہے یعنی روشنی گرمی جلانا سربلندی

(۱۲) اُس کا سوپ اُسکے ہاتھہ میں ہے اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کریگا اور اپنے گیہوں کو کھتے میں جمع کرے گا پر بھوسے کو اُس آگ میں جو نہیں بجھتی جلاویگا ۱۲

اس آیت میں ایک تشبیہ یوحنا نے ذکر کی ہے۔ (سوپ) یا چھاج اُسکی تعلیم سے مراد ہے کیونکہ جب اُس کی تعلیم یا انجیل میں آدمی پھٹکے جاتے
ہیں تو شریر لوگ جو ہلکے ناکارہ ہیں اُس سے اُڑ جاتے ہیں پر سنجیدہ اور وزن دار شخص اُس میں ٹھہرتے ہیں اور شریروں سے الگ ہوجاتے ہیں
(ف ۱) یہہ جو گرجوں یا بازاروں میں منادی ہوتی ہے یاد رکھنا چاہئے کہ اس وقت آدمی کلام کی چھاج میں پھٹکے جاتے ہیں بھوسا بہت اُڑتا ہے پر
گندم بھی تھوڑی بہت نکلتی ہے ۔ (کھلیان) سے مراد کلیسیا ہے پس وہ اپنی کلیسیا کو خوب صاف کرتا ہے (دیکھو ملاکی ۳-۲ و ۳) ۔گندم مقدس
اور اچھے لوگ ہیں کھتا خدا کی بادشاہت ہے (دیکھو متی ۱۳-۳۰ و ۴۳) ۔ بھوسا وہ سب لوگ ہیں جو گندم نہیں ہیں کئی آیتوں میں شریر لوگ
بھوسے سے تشبیہ دیئے گئے ہیں (دیکھو ایوب ۲۱-۱۸ زبور ۱-۴ یشعیاہ ۱۷-۱۳ ہوشیع ۱۳ باب ۳ و یشعیاہ ۵-۲۴) اور یہہ تشبیہ انکی خاصیتوں
کے سبب ہے۔ (ف ۲) اس تشبیہ میں لفظ ہاتھہ میں سوپ ہے شروع منادی کا ذکر اور منادی کے پھل ظاہر کرتا ہے اور آگ جو نہیں
بجھتی مسیح کی آمد دویم پر اشارہ کرتا ہے پس یوحنا نے مسیح کے سارے کام کی منادی کی اول سے آخر تک مسیح کا سارا احوال سنایا
(ف ۳) آگ جو نہیں بجھتی یہہ دو لفظ ہیں دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ جو چیز آگ میں ڈالی جاوے جل کر خاک ہوجاتی ہے اور پھر وہ چیز نہیں رہتی مگر
مسیح خداوند شریروں کو اُس آگ میں جلاویگا جس میں وہ تمام نہ ہوجاوینگے بلکہ ہمیشہ جلا کرینگے یہاں سے دُکھہ کی ابدیت ظاہر ہے (ف ۴)

اسی یوحنا نے یوحنا کی انجیل میں مسیح کی نسبت یوں کہا ہے کہ خدا کا برّہ جو دنیا کے گناہ اُٹھا لیجاتا ہے لیکن یہاں پر کہتا ہے کہ وہ شریروں کو آگ میں جلاویگا پس اُسنے گواہی دی کہ سزا اور جزا کا مالک وہی خداوند ہے وہی آدمیوں کا انصاف کرنیوالا ہے اور یہہ کام خدا کا ہے پیغمبروں کا یہہ کام نہیں ہے اور انکا کام کلام سنانا ہے یوحنا نے نہ صرف یہی بلکہ بہشت اور دوزخ پر بھی گواہی دی کہ دوزخ اور بہشت بھی حق ہیں اور روح کی ابدیت پر بھی گواہی دی کہ باقی ہے فانی نہیں ہے

۱۳ (۱۳) تب یسوع گلیل سے یردن کے کنارے یوحنا کے پاس آیا کہ اُس سے بپتسما پاوے

(تب یسوع) اس آیت میں یسوع کے کام کا شروع ہے اُسکا پہلا کام یہہ تھا کہ وہ بپتسما لینے گیا اُسوقت اُسکی عمر ۳۰ برس کی تھی (دیکھو لوقا ۳- ۲۳) (**ف**) یہہ وہ عمر تھی جس میں کاہن لوگ اپنی خدمت کا کام شروع کیا کرتے تھے (دیکھو گنتی ۴ باب ۳ و ۴۷) مسیح نے خدا کے آسمانی ہیکل کا کام ٹھیک وقت پر شروع کیا تا کہ ساری باتیں پوری کرے ۔ (گلیل سے) یعنی شہر ناصرۃ سے گیا (بموجب مرقس ۱ باب ۹ کے) لوقا ۳-۲۱ میں لکھتا ہے کہ وہ اسوقت بپتسما لینے گیا جب سب لے چکے تھے کوئی باقی نہ تھا یہہ عجیب بات ہے جب وہ یروشلم میں گیا اُس گدھے پر سوار ہوا جسپر کوئی کبھی سوار نہ ہوا تھا (لوقا ۱۹-۳۰) جب وہ قبر میں گیا ایسی قبر تھی جس میں کوئی رکھا نہ گیا تھا (یوحنا ۱۹ باب ۴۱) اسیطرح بپتسما کے وقت بھی اور ہر وقت وہ سب گنہگاروں سے الگ رہا۔ عبرانی ۷ باب ۲۶) ۔ (یوحنا کے پاس) دیکھو خداوند بندہ کے پاس اور بادشاہ سپاہی کے پاس اور سورج چراغ کے پاس آیا ہے یا کلام آواز کے پاس آیا دُلہا اپنے دوست کے پاس آیا سورج سے پہلے ایک صبح کا ستارہ نکلا کرتا ہے وہ یوحنا تھا اُسکی نسبت (لوقا ۱ باب ۸۰) میں یہہ مضمون لکھا ہے پر اب سورج نکلا اسلئے ستارہ کی روشنی بتدریج جاتی رہی مسیح سورج تھا (ملا کی ۴ باب ۲) اور اُسکا یوحنا کے پاس جانا اسلئے بھی ہوا کہ یوحنا کے بپتسما پر گواہی دے اور اُس کی گواہی اپنے حق میں بھی لے

۱۴ (۱۴) پر یوحنا نے اُسے منع کیا اور کہا کہ میں تجھ سے بپتسما پانے کا محتاج ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے

(منع کیا) ۔ یوحنا نے خداوند کی نسبت بپتسما کو ناچیز جانا کیونکہ خداوند بپتسما کا محتاج نہ تھا وہ پاک تھا اسلئے اُس نے اُسکی نسبت بپتسما کو حقیر جانا جیسے فریسیوں کو بپتسما کی نسبت حقیر جانا تھا مگر وہ پانی سے پاک ہونے کو نہ آیا بلکہ پانی کو پاک کرنے کو آیا تھا تا کہ دنیا کے بپتسما کے واسطے پانی پاک ہو جاوے ۔ (کہا تو میرے پاس آیا ہے) ۔ اس نے تعجب کیا کہ گنہگار کے پاس بیگناہ اور نوکر کے پاس سلطان آوے پر وہ پاکیزگی لینے نہیں بلکہ دینے کو آیا اسیطرح پطرس نے کہا تھا کہ تو میرے پانو دھوتا ہے (یوحنا ۱۳-۶) اسیطرح یوحنا نے کہا میں تجھ سے بپتسما پانے کا محتاج ہوں ۔ یعنی میں تجھ سے روح القدس کا بپتسما چاہتا ہوں اگرچہ یوحنا پیدائش کے دن سے روح القدس سے معمور تھا (لوقا ۱-۸۰) توبھی زیادہ روح القدس پانے کا محتاج ہے جنہوں نے بہت پایا وہ اَور مانگتے ہیں اور جنہوں نے کچھ نہیں پایا

وہ کچھ نہیں مانگتے اور جسکے پاس ہی اُنہیں اور دیا جاویگا پر جسکے پاس کچھ نہیں ہی اُن سے وہ بھی جو اُن کے پاس ہی لیا جاویگا

۱۵ (۱۵) یسوع نے جواب دیکے اُسکو کہا اب ہونے دے کیونکہ یوں ہمیں مناسب ہی کہ سب راستبازی پوری کریں تب اِس نے ہونے دیا

(ہمیں مناسب ہی) لفظ ہمیں جمع ہی (اور یوحنا ۳-۱۱) میں لفظ ہم بولا ہی اور ہر جگہ اُسکی زبان مبارک سے لفظ میں نکلا ہی اِسکا ٹھیک سبب دریافت نہیں ہوتا (کہ سب راستبازی) - یعنی ہر حکم پورا کریں پس بپتسما بھی ایک حکم ہی (**ف ۱**) سب لوگوں نے یوحنا سے اپنے گناہوں کا اقرار کر کے بپتسما پایا پر مسیح گنہگار نہیں ہی اسلئے وہ گناہ کا اقرار کر کے بپتسما نہیں مانگتا بلکہ سب راستبازیاں پوری کرنے کے لئے بپتسما چاہتا ہی - واضح ہو کہ ختنہ اور بپتسما ایک ہی مطلب رکھتے ہیں ختنہ سے مراد سب بدخواہشیں کاٹ ڈالنا ہی کلسی ۲-۱۱) بپتسما سب گناہوں کو دھو ڈالتا ہی - (اعمال ۲۲-۱۶) ہاں اتنا فرق ہی کہ ختنہ مختون کو قرضدار شریعت کرتا ہی ساری شریعت کا ادا کرنا اُسکے سر پر واجب ہوتا ہی (گلاتی ۵-۳) پر بپتسما لینے والا شخص ساری شریعت کو مسیح پر ڈالتا ہی جسنے تمام آدم زاد کی عوض بپتسما پایا اور سب کا ذمہ دار ہوا کہ اُسنے آدمی بنکر ساری راستبازیوں کو آدمیوں کے واسطے ادا کر دیا اگر اُسکی راستبازی میں ذرا سا بھی داغ رہتا تو ہم بالکل نا امید ہوتے پر اب اُس نے ساری راستبازیوں کو بیداغ پورا کیا تو ہم اُسپر ایمان لا کر اُسکی راستبازی سے راستباز ہیں (**ف ۲**) اُس نے انسان ہو کر راستبازی کو پورا کیا نہ خدا ہو کر پس یوحنا بلحاظ اُسکی الوہیت کے اُسکو منع کرتا ہی لیکن مسیح بلحاظ اپنی کامل انسانیت کے بپتسما چاہتا ہی (**ف ۳**) (زبور ۴۰ باب ۱۲ و یشعیاہ ۵۳ باب ۱۲) میں دیکھو کہ وہ گنہگاروں میں آیا تا کہ اُن کو بچاوے پس چاہئے کہ بپتسما اور عید فسح بھی پوری کرے جو گنہگاروں کے واسطے ہی (**ف ۴**) مسیح کے تین بپتسما ہونے پانی کا آگ کا لہو کا - اِن تینوں کا ذکر (ایوحنا ۵-۸) میں ہی اسوقت پانی اور آگ کا بپتسما لیتا ہی اور لہو کا بپتسما (لوقا ۱۲-۵۰) میں مذکور ہی (**ف ۵**) غیر ادیان میں اگر کوئی داخل ہو تو وہ اقرار کرتا ہی کہ میں اس دین کے سب امور کو پورا کرونگا پر مسیح کے دین میں آنے سے یقین ہوتا ہی کہ اُسنے میرے واسطے سب کچھ پورا کر دیا

۱۶ (۱۶) اور یسوع بپتسما پا کے فوراً پانی سے نکل کے اوپر آیا اور دیکھو اُسکے لئے آسمان کھل گیا اور اُس نے خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اُترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا

(پانی سے نکلا) زمین کی بنسبت لکھا ہی کہ وہ پانی سے نکلی (۲ پطرس ۳-۵) آٹھ جانیں پانی سے نکلیں (۱ پطرس ۳ باب ۲۰) موسی اور سب بنی اسرائیل پانی سے نکلے (۱ قرنتی ۱۰-۲) یہاں لکھا ہی کہ مسیح پانی سے نکلا اسیطرح ہر عیسائی بعد بپتسما کے پانی سے نکلتا ہی - پانی قہر کا نشان ہی سب گنہگار طوفان کے وقت اس میں ڈوب گئے فرعون اُس میں ڈوب گیا یونس اُس میں ڈوب گیا (**ف ۱**) یسوع

ذکر ہی پولوس کو بھی ایک دفعہ آواز آئی تھی (اعمال ۹ باب ۳ و ۴ و ۷) اور یوحنا رسول کو بھی آواز آئی تھی (مکاشفات ا باب ۱۰ و ۴ باب ۱)
(ف ۱) شریعت کے شروع میں صرف ایک دفعہ آواز آئی تھی مگر فضل کی شریعت کے شروع میں بھی آواز آئی اور اور کئی بار یہی آواز آئی جس سے خدا کی زیادہ تر رضامندی انجیل کے وسیلہ بندوں کی نسبت ثابت ہوئی ہی (ف ۲) یشعیا (۹ باب ۶) میں جو مسیح کا نام عجیب لکھا ہی بیشک وہ عجیب ہی معجزہ کے ساتھہ اُسکا تولد ہوا مجوسیوں پر ستارہ کے وسیلہ سے ظاہر ہوا گڈریوں پر فرشتے کے وسیلہ سے نمایاں ہوا بپتسما کے وقت باپکی آواز سے ظاہر ہوا

(یہہ میرا الخ) (لوقا ا باب ۱۱) میں ہی تو میرا پیارا بیٹا ہی متی کا وہ لفظ جس کا ترجمہ یہہ کیا گیا ہی یونانی میں یوں ہی یہی میرا پیارا بیٹا ہی خدا نے دنیا کو کیسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا لفظ یہی پر ذرا غور کرنا چاہئیے اس آواز سے معلوم ہوا کہ یہی یسوع مسیح خدا کا کامل پسندیدہ ہی (جس سے میں راضی ہوں) اس رضامندی کا ذکر یشعیا نے (۴۲ باب ۱) میں بھی کیا ہی (ف ۳) خدا اُسکو اسلئے پکارتا ہی تاکہ دنیا پر ظاہر کرے کہ میں نے اسی یسوع کو انسان اور خدا ب؟ میانی مقرر کیا تاکہ وہ انسان سب انسانوں کے لئیے نجات کا کام کرے اور اُنکا فدیہ اور قربان ہو کر سب بنی آدم کو مول لیوے۔ (ف ۴) یہی مقام تثلیث کی ثبوت پر صاف دلیل ہی کہ یسوع یردن کے کنارے پر کھڑا ہی روح بشکل کبوتر اسپر نازل ہی خدا باپ آواز دیتا ہی باپ بیٹا روح القدس تینوں موجود ہیں اسوقت تثلیث مبارک اگرچہ حاضر ناظر تھی پر اسکا مقصد اور جلال اچھی طرح اُسوقت ظاہر ہوا جب مسیح نے آسمان پر جانے وقت یوں فرمایا کہ جاؤ باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسما دو (حکایت) کہتے ہیں کہ مارسیون بدعتی جو تثلیث کا منکر تھا بار بار اُگسطین مقدس سے کہا کرتا تھا کہ مجھے تثلیث دکھلا دو آخر کو اگسطین مرحوم نے فرمایا کہ یردن کے پاس جاؤ تب تثلیث کو دیکھو گے یعنی بپتسما کے بعد ایماندار پر تثلیث کا راز منکشف ہوتا ہی

چوتھا باب

(۱) تب روح یسوع کو جنگل میں لے گئی تاکہ ابلیس سے آزمایا جاوے

(تب روح الخ) یہہ وہی روح تھی جو کبوتر کی طرح اُسپر نازل ہوئی تھی روح کی ہدایت سے وہ جنگل میں گیا معلوم ہوتا ہی کہ روح شیطان سے جنگ کرانا چاہتی ہی یہہ اسکا مطلب ہی جب وہ آدمی میں آتی ہی تو اُسے شیطان سے جنگ کرنے کو اُبھارتی ہی جو شخص عیسائی ہو کے شیطان سے جنگ نہیں کرتے اُن میں خدا کی روح نہیں ہی اگر ہوتی تو وہ جنگ کرتی کیونکہ یہہ اُسکی خاصیت ہی اس انجیل میں ہی کہ روح نے اُسے ہدایت کی تاکہ اس امتحان کی طرف جاوے پس روح کی طرف سے ہدایت ہوئی مسیح کی طرف سے تعمیل ہدایت ہوئی یہی خاصیت خدا کے بیٹوں کی

ہو (دیکھو رومی ۸ باب ۱۴) (اور مرقس ۱ باب ۱۲) میں کہتا ہی کہ روح نے اُسے زور سے باہر نکالا تاکہ شیطان سے آزمایا جاوے یہہ بیان ہی اُس تاثیر کا جو روح نے ہدایت میں اُسپر کی تھی موسیٰ و جدعون و شمسون وغیرہ لوگ بھی روح سے برانگیختہ کئے گئے تھے مگر مسیح پر بہت تاثیر ہوئی کہ یہہ ایک خاص بات تھی (سوال) روح القدس خدا ہی اور خدا کسی کو نہیں آزماتا پھر مسیح کو روح نے امتحان کی طرف کیوں اُبھارا (جواب) امتحان کے دو مطلب ہیں تانا جیسے سونے کو آگ میں تاتے ہیں اور بہکانا پس امتحان کی آگ میں تانا یہہ گمراہ کرنے کی نیت سے نہیں ہوتا ہی بلکہ اس نیت سے ہوتا ہی کہ سونا صاف ہو جاوے اور اسکی آلایش دور ہو جاوے سو ایسے امتحان خدا سے ہوتے ہیں اور یہہ عین محبت ہی دیکھو ابراہیم کو خدا نے آزمایا (پیدایش ۲۲ باب ۱) بنی اسرائیل کو آزمایا (استثنا ۸ باب ۲) پر بہکانا گناہ کی طرف لبھانا یہہ بُرا مطلب شیطان کی طرف سے ہوا کرتا ہی پس خدا کسی کو بُرائی میں نہیں آزماتا مگر بھلائی میں آزماتا ہی (یعقوب ۱ باب ۳ سے ۱۷) اس وقت روح کا مطلب یہہ تھا کہ اُسے تاوے پر شیطان کی یہہ نیت تھی کہ اُسے گراوے اور اس سے گناہ کراوے (سوال) مسیح میں کچھہ آلایش نہ تھی وہ پاک اور بے عیب تھا ابراہیم وغیرہ جو تائے گئے وہ بیشک تائے جانے کے لایق تھے کہ وہ معصوم نہ تھے پر مسیح پاک تھا اس کے تائے جانے کی کیا حاجت تھی (جواب) اسکا تایا جانا بہت ضرور تھا اور اس میں دو مطلب تھے پہلا بڑا مطلب یہہ تھا جو کچھہ آدم نے کھویا مسیح اُسے پاوے ایک دفعہ شیطان نے خدا کی بادشاہت کا غنچہ آدم میں توڑ ڈالا اب مسیح پھر اُسے بحال کیا چاہتا ہی وہ پہلوان بہادر سبھوں کی عوض آپ جنگ کرنے کو جاتا ہی اگر وہ شیطان پر فتح پاوے تو اس میں سب لوگ فتح پاتے ہیں اور جو وہ گر جاوے تو سب ایسے گرتے ہیں کہ پھر ہرگز اُٹھہ نہیں سکتے شیطان آدم کے وقت سے دنیا میں سرداری کرتا رہا اور اُسنے اپنی سلطنت خوب قایم کر لی اب جو آسمانی بادشاہت کا سلطان آیا ہی جب تک اگلے بادشاہ کو مغلوب نہ کر لے اسکی بادشاہت کیونکر قایم ہوگی اسلئے اُسے ضرور تھا کہ پہلے اُسے مغلوب کرے۔ دوسرا سبب یہہ تھا کہ اپنے سپاہیوں پر ظاہر کرے کہ میں بہادر فتح مند ہوں اور میں نے شیطان کا دار السلطنت لوٹ لیا ہی تاکہ وہ سب جرات پیدا کر کے اس فراری کا تعاقب کریں اور وہ سونا جو آگ میں تایا گیا مسیح سے حاصل کریں (مکاشفات ۳ باب ۱۸) (ف ۱) مسیح کا بپتسما جو اُسنے یردن میں پایا بمنزلہ ہتھیار ہی کے تھا ہر کوئی جو روح و آگ کا بپتسما پاتا ہی خدا کے میگزین سے گویا ہتھیار باندھتا ہی اور یہہ ہتھیار بندی جنگ کے لئے ہی نہ بھاگنے کو ہر نو مرید اکثر بعد بپتسما کے امتحان میں پڑتا ہی کیونکہ عیسائی ہونا انجیل پانا اور شیطان سے جنگ کرنا دونوں ساتھہ ساتھہ رہتے ہیں کبھی الگ نہیں ہو سکتے جب روحانی برکت بہت ہوئی ہزنوا سکے ساتھہ ہی فوراً تکلیف آتی ہی خلقت کی پیدایش کے بعد گناہ دنیا میں آگیا نوح بعد طوفان کے اور داؤد بعد فتح کے اور پولوس بعد رویا کے تکلیف میں جا پڑے خود مسیح بعد بپتسما کے امتحان میں جاتا ہی (ف ۲) ۳۰ برس مسیح گھر میں چپ چاپ رہا کچھہ امتحان کا ذکر نہیں ہی پر جب خدا کا کام شروع کیا امتحان آگیا موسیٰ جب فرعون کے محل میں تھا اور داؤد جب بیت اللحم میں تھا اور حواری جب مچھلی مارتے تھے اپنے گھروں میں آرام سے رہتے تھے جب کام شروع کیا دُکھہ فوراً آپہنچا اسیطرح عیسائی لوگ اگر چپ چاپ اپنے گھروں میں رہیں تو کچھہ دُکھہ نہ آویگا پر جب خدا کا کام شروع

کرینگے فوراً تکلیفیں آنی شروع ہو جاوینگی (ف۳) باپ جس بیٹے کو بہادر بنانا چاہتا ہی لڑائی میں اپنے ساتھ لیجاتا ہی اسیطرح ہمارا آسمانی باپ ہمیں بہادر بناتا ہی تاکہ اُس کو پسند آویں اور اُسکے واسطے کام کریں اور مسیح کے ساتھ بادشاہت کریں (ف۴) اگرچہ ہم لوگ دعا کیا کرتے ہیں کہ امتحان میں نہ پڑیں پر اگر روح ہدایت کرے تو فوراً امتحان کی طرف جاتا ہی کیونکہ جہاں روح کی ہدایت ہی وہاں اُسکی مدد بھی آویگی لیکن اگر ہم اپنی خوشی سے بدون ہدایت روح کے امتحان میں پڑیں تو ہمارے حال پر افسوس ہی (ف۵) بعضے امتحان گناہ کے سبب سے آتے ہیں پر بعضے نہ گناہ کے سبب سے بلکہ محض دُکھ میں بدون گناہ کے تاکہ انسان کندن ہو جاوے (عبرانی ۲ باب ۱۰ و یعقوب ۱ باب ۱۴ و ۱۵) (ف۶) خدا کا فضل آدمی کو امتحان سے نہیں بچاتا مگر گناہ سے بچاتا ہی جسکے ساتھ خدا کا فضل ہی وہ زندہ ہی اور کسی زندہ آدمی کو گدہ اور چیل کھانے کو نہیں آتے جسکے ساتھ خدا کا فضل جو مسیح سے ہی نہیں ہی وہ مردہ ہی مردہ لاشوں کو گدہ و عقاب کھانے کو اُترتے ہیں تو بھی زندہ آدمی گدہ عقاب کو دور سے دیکھتا ہی یہہ اُس میں طاقت نہیں ہی کہ اُن کو نہ دیکھے اگر ہم کسی درندہ کو سامھنے آتے دیکھیں تو دروازہ بند کر سکتے ہیں یا لاٹھی لیکر اُسکو بھگا سکتے ہیں تو بھی ہمارا یہہ مقدور نہیں ہی کہ ہمیں درندہ نظر نہ آوے اسی طرح خدا کا فضل گناہ سے بچنے کی طاقت بخشتا ہی پر امتحان سے نہیں بچا سکتا (ف۷) جب امتحان آتا ہی تو ظاہر ہو جاتا ہی کہ ہمنے شیطان اور اُسکے سارے کاموں کو ترک کیا ہی اور وہ برکتیں جو شیطان ہم سے چھین لینا چاہتا ہی ہماری نظروں میں قیمتی ہیں یہہ دو فائدہ امتحان سے نہایت دقیق حاصل ہوتے ہیں دنیا کا امتحان ضروری ہی تاکہ آسمان پر شادیانہ بجایا جاوے کیونکہ فتح سے خوشی حاصل ہوتی ہی اسکے سوا ایمان اور فروتنی امتحان سے زیادہ حاصل ہوتی ہی لوتھر صاحب کا قول ہی کہ دعا کرنے اور کلام کو ہضم کرنے اور امتحان میں پڑنے سے اچھا پادری بنتا ہی (ف۸) مسیح کی پہلی تشریف آوری کے دو سبب تھے اول آنکہ شیطان اور اُسکے سب کاموں کو انسان ہو کر نیست کرے (عبرانی ۲ باب ۱۴) دویم آنکہ موت کو نیست کرے جو گناہ سے پیدا ہوئی ہی (۱ قرنتی ۱۵ باب ۲۶ و ۵۴ سے ۵۷ تک) تاکہ اُن دونوں کی نیستی سے آسمان پر شادیانہ بجایا جاوے (کلسی ۲ باب ۱۵) اور اس نے شیطان پر اپنی پہلی اور دوسری آمد کا فرق بھی ظاہر کر دیا مسیح نے پہلے شیطان کے حملے برداشت کئے اسکے بعد اُسے ایسی شکست دی کہ دیوؤں کو آدمیوں میں سے نکالنے لگا اس امتحان سے پہلے اُسنے دیو نہیں نکالے تھے اور ایسے امتحان کے بعد دیوؤں نے اُسے پہچانا کہ وہ کون ہی پہلے سب آدمیوں کے برابر رہا اس امتحان کے بعد دیو اُسے خدا کا بیٹا کہنے لگے (دیکھو مرقس ۱ باب ۲۴ و ۳۴ و ۳ باب ۱۱ و ۵ باب ۷) (ف۹) مسیح بپتسما پا کر پہلے آدمیوں کی طرف منادی کرنے نہیں گیا مگر بدی کی جڑ کاٹنے کو تشریف لیگیا (ف۱۰) امتحان کی بڑی طیاری اسمیں ہی کہ آدمی یقین کرے کہ میں خدا کا فرزند ہوں اگر اس میں شک رہا تو امتحان میں گریگا۔ (جنگل یا بیابان) یہہ وہ بیابان تھا جو پہاڑی میدان زمین سے تخمیناً بارہ یا پندرہ سو فٹ اونچا شہر یریحو کے پاس ہی۔ ایسی جگہہ مسیح نے ڈاکو کی تمثیل جو (لوقا ۱۰ باب ۳۰) میں ہی بیان کی تھی۔ بعضے قدما اس تمثیل کے یہہ معنی کرتے ہیں کہ جب آدمی شیطان ڈاکو کے پنجہ میں جا پھنستا ہی تو مسیح اُسے آکر چھوڑاتا ہی۔ بیابان یا سوکھی جگھوں میں شیطان رہتا ہی (متی ۱۲ باب ۴۳ یسعیاہ

۴ا باب ۲۱ و ۲۴ باب ۱۴) جب مسیح نے کام شروع کیا تو کہاں گیا اُسنے بیابان کی طرف دُکھہ کا راہ چن لیا جو فروتنی اور تابعداری کی راہ ہی وہ جلال اور سرفرازی کی طرف پہلے ہنیں گیا یہاں سے معلوم ہوا کہ ہم دکھہ کی راہ سے فتح پاوینگے جو کوئی جلال وسرفرازی چاہتا ہی وہ دُکھہ کی راہ اختیار کرے (ف ۱۱) آدم خاص بہشت میں امتحان کے وقت گر گیا اسلئے بہشت بیابان ہو گیا مسیح نے بیابان میں شیطان پر فتح پائی اسلئے بیابان بہشت ہو گیا شیطان نے آدم کو اسکے گھر میں جاکر مغلوب کیا مسیح شیطان کو اُسکے گھر میں جاکر مغلوب کرتا ہی آدم بہشت سے خارج ہو کر لعنتی زمین میں رہنے لگا مسیح خداوند لعنتی زمین میں آکر بہشت کو آدمیوں کے لئے حاصل کرتا ہی (ف ۱۲) سب جانور پہلے بہشت میں کاٹنے والے نہ تھے مگر آدم کے گناہ کے سبب سب انسانوں کے دشمن ہو گئے مسیح بیابان میں درندوں کے درمیان جارہا (مرقس ۱ باب ۱۳) کیونکہ اس سے درندوں کا مزاج ملایم ہو جاتا ہی (یشعیا ۱۱ باب ۶ سے ۹ تک) ۔ (ف ۱۳) اس بیابان میں مسیح کی آزمایش سب طرح کی عیش وعشرت سے کی گئی مگر گتسمنی باغ میں اُس کی آزمایش سبطرح کے دکھوں اور تکلیفوں میں ہوئی (مرقس ۱۴ باب ۳۵ و ۳۶) ۔ (تاکہ ابلیس سے آزمایا جاوے) جس لفظ کا ترجمہ یہاں پر ابلیس ہوا ہی وہ اصل لفظ یونانی میں دیابلس ہی اور وہ شیطان کا ایک نام ہی جسکے معنی ہیں تہمت لگانیوالا (۱ پطرس ۵ باب ۸) میں لکھا ہی کہ تمہارا دشمن دیابلس گرجنے شیر کے مانند ڈھونڈھتا پھرتا ہی کہ کسکو پھاڑ کھاوے ایسے دیابلس نے آدم کو خراب کیا تھا اور اسنے ایوب کو آزمایا (ایوب ۱ - ۸ سے ۱۱ تک) ۔ (ف ۱۴) یہی لفظ دیابلس ان لوگوں کی نسبت بولا گیا ہی جو تہمتی ہیں (۲ تمطاؤس ۳ باب ۳ و طیطس ۲ باب ۳ و مکاشفات ۱۲ باب ۱۰) پس یاد رکھنا چاہئے کہ جو لوگ تہمت لگایا کرتے ہیں وہ سب شیطان کا کام کرتے ہیں ان پر اور شیطان پر ایک ہی لفظ بولا گیا ہی اور خدا نے یہوداہ اسکریوطی کو بھی دیابلس کہا ہی (دیکھو یوحنا ۶ باب ۷۰) میں جس لفظ کا ترجمہ ابلیس ہی وہ یونانی میں دیابلس لکھا ہی اور ویسے (یوحنا ۱۳ باب ۲۷) میں بھی دوسرا لفظ شیطان کی نسبت یونانی میں سٹینس ہی (متی ۱۶ باب ۲۳) میں پطرس کی نسبت وہی لفظ استعمال ہوا ہی اور اسکے معنی ہیں مخالف (ف ۱۵) دیابلس وسٹینس کے سوا اور نام بھی اسکے ہیں مثلاً وہ شریر (متی ۱۳ باب ۱۹) ، سانپ (مکاشفات ۱۲ باب ۹) اژدہا (مکاشفات ۲۰ باب ۲) شیر ببر (۱ پطرس ۵ باب ۸) خونی اور جھوٹھا (یوحنا ۸ باب ۴۴) اس جہان کا سردار (یوحنا ۱۲ باب ۳۱) ہوا کا سردار (افسی ۲ باب ۲) اس جہان کا خدا (۲ قرنتی ۴ باب ۴) نور کا فریبی فرشتہ (۲ قرنتی ۱۱ باب ۱۴) گھات لگانیوالا (ذکریا ۳ باب ۱) خاص دشمن (متی ۱۳ باب ۲۸) دنیا کی تاریکی کا سردار (افسی ۶ باب ۱۲) اژدہا سانپ (یشعیا ۲۷ باب ۱) باعلزبول (متی ۱۲ باب ۲۴) بدروح (۱ سموئیل ۱۶ باب ۱۴) بدروحوں کا سردار (متی ۱۲ باب ۲۴) اسکے سوا اور بھی نام ہیں (ف ۱۶) بعضے شیطان کے خدمتگار کہا کرتے ہیں کہ شیطان کا وجود کسطرح سے ثابت ہوتا ہی (جواب) یہہ ہی کہ اسکے وجود کا ثبوت الہام سے اور تجربہ سے اور قیاس سے ہی یہہ تین قسم کی دلیلیں اُسکے وجود کو ثابت کرتی ہیں اور انہیں تین قسم کی دلیلوں سے روح انسان کا وجود اور خدا کا وجود بھی ثابت ہو جاتا ہی

(۲) اور جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھہ چکا آخر کو بھوکھا ہوا

۲

(چالیس دن و چالیس رات) - واضح ہو کہ یہہ چالیس کا عدد ہمیشہ تکلیف کا عدد ہے یا جلال کی طیاری کا ہے نوح کا طوفان چالیس دن رہا (پیدایش ۸ باب ۶) بنی اسرائیل بیابان میں چالیس برس رہے (خروج ۱۶ باب ۳۵) موسیٰ نے چالیس دن تک دعا کی (استثنا ۹ باب ۲۵) شریر کو چالیس کوڑے مارنا (استثنا ۲۵ باب ۳) عورت کی پاکیزگی جننے کے بعد چالیس یوم میں ہوئی کیونکہ سات اور تینتیس چالیس ہوتے ہیں (احبار ۱۲ باب ۴) نینوہ میں چالیس دن کے بعد بربادی کا اشتہار دیا گیا (یونس ۳ باب ۴) حزقییل اہل یہود کی بدکاری کا چالیس روز حامل رہا حزقییل (۴ باب ۶) موسیٰ کے عہد میں جاسوسی ۴۰ یوم ہوئی (گنتی ۱۳ باب ۲۵) جولیت نے بنی اسرائیل کو چالیس یوم ملامت کی (۱ صموئیل ۱۷ باب ۱۶) الیاس چالیس یوم تک سفر کر کے حورب پہاڑ پر پہنچا (۱ سلاطین ۱۹ باب ۸) مسیح بعد تولد کے یروشلم کی ہیکل میں چالیس روز پیچھے داخل ہوا (بموجب احبار ۱۲ باب ۴ و لوقا ۲ باب ۲۲ کے) اور جب مردوں میں سے جی اُٹھا اُسکے چالیس روز بعد آسمان کی ہیکل میں داخل ہوا پس اسی دکھہ سے جلال کے عدد کے موافق اس نے روزہ رکھا (لوقا ۴ باب ۲ میں لکھا ہے کہ چالیس روز برابر شیطان نے امتحان لیا یہہ تین سوال جو انجیل میں لکھے ہیں کہ شیطان نے کئے اور انکے جواب مسیح نے دیئے یہہ امتحان کی آخری بات ہے بیچ میں جو جو آزمایشیں اُسنے کیں وہ کسیکو معلوم نہیں ہیں مگر اتنا جانتے ہیں کہ کسی آزمایش میں شیطان نے مسیح کو مغلوب نہیں کیا کیونکہ اگر کسی بات میں شیطان اُسکو گرا دیتا تو آخر کو یہہ تین سوال نہ کرتا جسوقت گراتا اُسی وقت فتح مند ہو کر چلا جاتا پس یہہ آخری سوال اُسکے ظاہر کرتے ہیں کہ وہ چالیس روز تک برابر شکست کھا کر چلا گیا = (آخر کو بھوکھا ہوا) - کیونکہ انسان تھا اور انسان ہو کر سب دُکھہ اٹھاتا تھا الوہیت کو ایسے مقاموں میں وہ کہیں کام میں نہیں لایا کیونکہ انسان ہو کے انسان کے واجبات ادا کرتا ہے - (ف ۱) وہ بھوکھا ہوا یعنی بھوکھہ سے کمزور ہو گیا دیکھو اُسکی کمزوری شیطان کے زور سے بڑی زور آور تھی کہ شیطان اُسپر کمزوری میں بھی غالب نہ آسکا - (ف ۲) یہہ مسیح کا چالیس رات دن بالکل کچھہ نہ کھانا اور روزہ رکھنا ایسا کام ہے کہ طاقت بشری سے بعید ہے یہہ معاملہ معجزہ کے طور پر قدرت ایزدی سے اور روحانی خوشی سے ہوا تھا اور یہہ تکمیل بھی تھی اُس روزہ کی جو موسیٰ اور الیاس نے رکھا تھا (خروج ۳۴ باب ۲۸ و ۱ سلاطین ۱۹ باب ۸) (ف ۳) اگرچہ بھوکھا ہوا تو بھی زندگی کی روٹی تھا (یوحنا ۶ باب ۳۵) وہ پیاسا تھا تو بھی سرچشمۂ زندگی تھا (یوحنا ۱۹ باب ۲۸ مکاشفات ۲۲ باب ۱۷ و یوحنا ۴ باب ۱۰) وہ ماندہ اور تھکا تھا تو بھی ہمارا آرام ہے (یوحنا ۴ باب ۶ متی ۱۱ باب ۲۹) محصول دیتا تھا تو بھی حقیقی بادشاہ تھا (متی ۱۷ باب ۲۷ و ۲۷ باب ۱۱) اسکو لوگوں نے دیو بتلایا تو بھی دیوؤں کو نکالتا ہے (متی ۱۰ باب ۲۵ و ۹ باب ۳۲) وہ خود دعا کرتا تھا تو بھی دعا سنتا ہے (متی ۲۶ باب ۳۹ و ۸ باب ۲۰) وہ روتا تھا تو بھی ہمارے آنسو پونچھتا ہے (یوحنا ۱۱ باب ۳۵ مکاشفات ۲۱ باب ۳ و ۴) وہ تیس روپیہ پر فروخت کیا گیا تو بھی ایسا دولتمند ہے کہ ساری دنیا کو مول لیتا ہے (متی ۲۶ باب ۱۴ مکاشفات ۱۴ باب ۳) وہ برہ کی طرح ذبح کیا گیا تو بھی گڈریا ہے (یشعیا ۵۳ باب ۷ و یوحنا ۱۰ باب ۱۴) وہ گونگا اور چپ چاپ ہوا تو بھی ابدی کلام اور زبان کا بخشنے والا ہے (متی ۲۷ باب ۱۴ و اعمال ۲ باب ۴) وہ مرد الم اور آشنائے آزار ہوا تو بھی ہمارے دکھہ اُٹھائے (یشعیا ۵۳ باب ۱۲)

اُسے پینے کو سرکہ دیا گیا تو بھی پانی کی شراب بنانیوالا تھا وہ مرگیا تو بھی زندگی بخشنے والا اور موت کو مغلوب کرنیوالا وہی تھا

۳ (۳) اور آزمانیوالے نے اُس پاس آکے اُسے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو کہہ کہ یے پتھر روٹی بن جاویں

اُس وقت مسیح اس بیابان میں اکیلا تھا جیسے حوا اکیلی تھی تب شیطان موقع پاکر آیا اکثر ابلیس اکیلوں کے پاس آیا کرتا ہی تاکہ اُنہیں بہکاوے (اگر تو خدا کا بیٹا ہی) شاید شیطان نے وہ آواز سنی ہوگی جو یردن کے کنارے اسکی نسبت آسمان سے آئی تھی پس شیطان کا ارادہ ہی کہ اس خیال کو اُسکے دل سے دور کردیوے شیطان نے ہرسہ سوال میں اُسے خدا کا بیٹا کہا اُسکا حملہ اسی اعتقاد پر رہا۔ اور اُسکا منشا یہہ ہی کہ تو پیدایش کے بعد ملک مصر کو گیا پھر وہانسے آکر ناصرہ میں رہا اس وقت بھوکھا ہی اگر تو خدا کا بیٹا ہوتا تو یہہ دُکھ نہ ہوتے کیا تو صرف ایک آواز پر یقین کرتا ہی پس وہ اسکے دل میں شک ڈالتا ہی تاکہ مسیح انسان کے ایمان پر حملہ کرے (ف ۱) بھوکھ سے آزمایش کا شروع کیا ہی جیسے حوا کا امتحان بھی کھانے کی چیزوں سے شروع کیا تھا۔ (ف ۲) اس سوال کے دو معنی ہیں ایک تو یہہ کہ وہ اُسے اُسکی ابنیت کے بارہ میں شک شبہہ میں ڈالنا چاہتا ہی اور یوں اُسکے قوی ایمان پر حملہ کرتا ہی دوئم آنکہ وہ کہتا ہی کہ تو ابن اللہ تو ہی مگر دکھ کسواسطے اُٹھاتا ہی جنگل میں درندوں کے ساتھ تو ہی جہاں کچھ عزت نہیں ہی کوئی خادم معاون نہیں روٹی بھی نہیں ہی پس تو اپنی قدرت کو کام میں لا اور روٹی بنا کر کھالے تو اس صورت میں اُسکا حملہ اسکے دکھ پر ہی وہ نہیں چاہتا کہ مسیح دکھ اُٹھاوے کیونکہ جانتا ہی کہ دکھ میں اُس کی فتح ہی یہہ دونو معنی عبارت سے مترشح ہیں

۴ (۴) پر اُس نے جواب دے کے کہا لکھا ہی کہ آدمی فقط روٹی سے نہیں بلکہ ہر بات سے جو خدا کے مُنہ سے نکلتی ہی جیتا ہی

مسیح خداوند جواب میں آپ کو انسان بتلاتا ہی تاکہ ظاہر کرے کہ یہہ جفاکشی اور امتحان انسان ہوکر ہی نہ ابن اللہ ہوکر اگر وہ ابن اللہ ہوکر جفاکشی کرتا تو ہمیں کیا فایدہ تھا وہ انسان ہوکر لڑا تاکہ ہم لڑیں وہ فتحیاب ہوا تاکہ ہم فتحیاب ہوویں (لکھا ہی) اسکا منشا یہ تھا یہہ کہ لکھا ہی یعنی کلام الہی جو روح کی تلوار ہی (افسی ۶-۱۷) وہ معجزہ کرکے فتح نہیں پاتا بلکہ کلام سے فتحیاب ہوتا ہی وہ ہمیں بھی یہہ تلوار بخشتا ہی تاکہ ہم بھی اسپر فتح پاویں کیونکہ کوئی چیز آسمان اور زمین میں ایسی نہیں ہی جس سے ہم شیطان پر فتح پاویں مگر کلام اسی سے فتحیاب ہوتے ہیں۔ مسیح کو کیا ضرورت ہی کہ اُسے جواب دے مگر ہمیں سکھلاتا ہی کہ ہم کلام سے فتحیاب ہوویں (لکھا ہی یعنی استثناء ۸-۳) میں یہہ حکم پتہ ظاہر کرتا ہی کہ نہ صرف چالیس دن مگر چالیس برس اللہ نے اسرائیل کو من کھلایا اور ظاہر کیا کہ ہر زمانہ میں زندگی نہ روٹی سے ہی

بلکہ کلام الٰہی پر بھروسہ رکھنے سے جیتے ہیں مسیح کہتا ہے کہ یہہ سوال نہیں ہے کہ خدا کا بیٹا یہہ کر سکتا ہے یا نہیں کر سکتا مگر انسان کا ذکر ہے کہ اُسپر کیا کچھہ فرض ہے کہ وہ اپنے خدا پر کس طرح بھروسا رکھے - مسیح یہہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ میں مسیح بیابان میں بنی اسرائیل کی طرح کڑکڑانیوالا اور نافرمان بردار نہیں ہوں خدا مجھے بیابان میں لایا اور وہ کھلا سکتا ہے بس میں اپنے خدا پر بھروسا رکھتا ہوں اور پرورش کرنیوالا خدا ہے نہ روٹی (ف) اس سوال میں مسیح کی فتح نہ زور کے سبب سے ہے بلکہ قربانی پر ہے کہ وہ خدا پر بھروسہ کرکے دکھہ اُٹھاتا ہے اسنے سب کچھہ انسان ہوکر اور دکھہ اُٹھاکے کمایا پر خدا ہوکے اس میراث پر حکم رانی کریگا (عبرانی ۹-۲۶) جس کام کے لئے مسیح مجسم ہوکر آیا اس کام کو عبس اللہ ہوکر نہیں کرتا مگر ابن آدم ہوکر (عبرانی ۲-۱۴) (ف۲) آج تک دنیا میں یہی کہا جاتا ہے کہ خدا کے لوگ کیوں دکھہ اُٹھاتے ہیں خدا اپنا کام جلدی کیوں نہیں کرتا جواب وہی ہے کہ نہ روٹی سے بلکہ کلام سے جیتے ہیں جلدی ہو یا نہو کلام ہمارے مُنہہ میں اور دل میں چاہئے (ف۳) بعضے وقت بعضے عیسائی لوگ بھوکے ہوتے ہیں تب روٹی کا امتحان آتا ہے اُنہیں لازم ہے کہ صبر کریں اور کلام پر بھروسا رکھیں اور جو وے گناہ کرکے روٹی بنا وینگے تب شیطان اُنپر فتحیاب ہوگا اور وے ہلاک ہوجاوینگے ہم دیکھتے ہیں کہ بعضے لوگ امتحان کے وقت کلام کا بھروسا چھوڑکر گناہ سے روٹی بنا لیتے ہیں وہ مسیح کی چال سے الگ چلنے والے ہیں انکو صبر کے ساتھہ انتظاری چاہئے کہ خدا انکی راہ کھولے دیکھو (۲ قرنتی ۱-۱۰ وحمایا ۶-۲ و ۳ و ۱۰ و ۱۱) - (ف۴) بنی اسرائیل مسیح کا نمونہ تھے انکو ساری راستبازی پوری کرنا لازم تھا پر انہوں نے نہ کیا اور خدا کو آزمایا (۹۵ زبور ۹) بنی اسرائیل بھی ابن اللہ تھے (ہوشیع ۱۱ باب ۱) آدم بھی ابن اللہ اور بندہ تھا (لوقا ۳ باب ۳۸) اور یہہ سب مسیح کے نمونے تھے جب نمونجات سے سب راستبازی پوری نہوسکی وہ خود آیا اور اس نے خدا کو نہیں آزمایا ساری راستبازی بیداغ پوری کی ہیواسطے اس سے زندگی کی راہ کھل گئی

۵ (۵) تب ابلیس اُسے مقدس شہر میں لیگیا اور ہیکل کے کنگورے پر کھڑا کیا اور اسے کہا

(مقدس شہر) - سے مراد یروشلیم ہے دیکھو (یشعیاہ ۴۸ باب ۲ ونحمیا ۱۱ باب ۱) چونکہ وہاں خدا کی ہیکل تھی اور وہ بڑے بادشاہ کا شہر تھا اسلئے شہر مقدس کہلاتا تھا (لیگیا) زور اور زبردستی سے نہیں لیگیا کیونکہ وہ مسیح پر زور نہیں کر سکتا تھا وہ دوستانہ فریب سے لیگیا اور یہہ کچھہ تعجب نہیں ہے کہ مسیح نے آپکو اسکے ساتھہ وہاں کیوں جانے دیا ایمان شیطان کے زور کو آنے سے نہیں روک سکتا مگر امتحان میں مدد کرتا ہے مسیح انسان ہوکر امتحان میں تھا اور مقدسوں پر کبھی کبھی شیطان زور بھی کرتا ہے (دیکھو ایوب ۱ باب ۱۲ و ۲ باب ۶) (اور ہیکل کے کنگورے پر کھڑا کیا) - یہاں سے ظاہر ہے کہ شیطان اُسوقت بھیس بدلے ہوئے تھا اور اُسکا بھیس کچھہ ایسا تھا کہ جس سے اُس کا ہیکل میں اختیار رکھنے والا ثابت ہو تب تو وہ ہیکل کے کنگورے پر لیکر جا چڑھا کسی کاہن یا یہودی فقیہہ معزز شخص کی صورت میں تھا تب ہی تو ہیکل میں اسکو لیجا سکا (ف) دیکھو اختیار والوں کی شکل میں کبھی شیطان بہکانے آتا ہے چاہئے کہ ہر نصیحت کرنیوالے کی بات

کو آزماویں شیطان نور کا فرشتہ بنجاتا ہی وہ سانپ میں گھسکر حوا کو بہکانے گیا جب اُسکو قابو کر لیا تو حوا میں گھسکر آدم کو بہکایا - (**ف ۲**) وہ مسیح کو ہیکل میں بہکانے گیا اکثر شیطان مقدس مکانوں کو بہکانے کے واسطے چن لیتا ہی تاکہ وہاں اچھی طرح بہکائے جاویں وہ مسجدوں اور مندروں میں جاکر لوگوں کو بہکاتا ہی بلکہ گرجوں میں بھی آگھستا ہی (کنگورے پر) - کنگورے سے مراد اُس برآمدہ کا منڈیر ہی جو ہیکل میں ہیرودیس بادشاہ کا برآمدہ کہلاتا تھا اور کدرون کی ندی پر واقع تھا وہ ایسا اونچا تھا کہ جب اس پر چڑھکر نیچی کی طرف نظر کرتے تھے تو گہرائی کے سبب آدمی کا سر گھوم جاتا تھا وہ بڑی اُونچی جگہ تھی اس جسمانی بلندی پر چڑھالیگیا تاکہ روحانی بلندی سے گرادیوے (**ف ۳**) جو کوئی گرنے نہیں چاہتا اسکو بلند مرتبہ پر جانا نہیں چاہئے کیونکہ جو کوئی ترقی پاتا ہی وہ شیطان کا ہدف بنتا ہی کیونکہ شیطان اونچے چڑھاتا ہی تاکہ گرادے پر خدا پست کرتا ہی تاکہ چڑھاوے ہم پستی میں بلندی پاتے ہیں اور بلندی میں پستی

(۶) اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو اپنے تئیں نیچے گرادے کیونکہ لکھا ہی کہ وہ تیرے لئے اپنے فرشتوں کو حکم دیگا اور وے تجھے ہاتھوں پر اُٹھا لینگے ایسا نہو کہ تیرے پانو کو پتھر سے ٹھوکر لگے ۶

(نیچے گرادے) - لوقا میں لکھا ہی یہاں سے نیچے گرادے - پہلے سوال کے جواب میں شیطان نے معلوم کیا کہ مسیح کا بھروسا خدا پر ہی وہ اسکے کلام پر خوب اعتقاد رکھتا ہی اور وہی مسیح کا ہتھیار ہی اُسی سے اُسنے مجھے شکست دی اسلئے اب خود شیطان کلام الہی کو اپنا ہتھیار بناتا ہی تاکہ نور کا فرشتہ بنکر اُسے ہلاک کرے (۲ قرنتی ۱۱ باب ۱۴) ایک مفسر لکھتا ہی کہ میں یہاں پر دیکھتا ہوں کہ شیطان کی بغل میں بیبل ہی اور زبان پر ایک آیت ہی مگر دل میں فریب ہی (**ف**) دیکھو کچے عیسائیوں کو بلکہ بڑے زور آوروں کو بھی بعضے لوگ بائبل کی آیتوں کے اولٹے پلٹے معنی کرکے بہکایا کرتے ہیں ضرور وہ شیطان کے سپاہی ہیں اُن کے ہر بیان پر بڑا فکر سوچ کرنی چاہئے فوراً اُن کی بات قبول کرنا اچھا نہیں ہی - (لکھا ہی) یہہ وہی ہتھیار ہی جو پہلے مسیح نے اُٹھایا تھا اب شیطان نے بھی اُٹھالیا اور (۹۱ زبور ۱۱ و ۱۲) کو پڑھکر سنایا یہہ بات تو سچ ہی کہ ضرور لکھا ہی مگر شیطان نے خیانت سے اُن آیتوں میں سے یہہ الفاظ کہ (تیری راہوں میں) چھوڑ دی زبور میں یوں لکھا تھا کہ وہ تیرے لئے اپنے فرشتوں کو حکم کریگا کہ وے تیرے سب راہوں میں تیری نگہبانی کریں پس خدا کا وعدہ تیری سب راہوں پر موقوف تھا اگر تو اپنی راہوں کے باہر چلے تو تجھ سے وہ وعدہ نہ تھا مگر اُسنے تیری راہوں کا ذکر چھوڑکر صرف وعدہ پیش کیا کیونکہ یہہ گہراؤ انسان کی راہ نہ تھا (**ف ۲**) اگر کوئی آدمی کلام کو بدلیا اس میں سے کچھ چھوڑ مچھاڑ کر اپنا مطلب نکالے تو وہ شیطان کا سپاہی ہی مسیح کے مخالفوں کی وہ کتابیں دیکھو جن میں اُنہوں نے عیسائیوں سے مباحثے کئے ہیں اور بہت آیتیں خدا کے کلام کے اوپر نیچے کے الفاظ اور مضامین چھوڑکر اپنے مطلب پر بیان کیں ہیں اور پھر وہی لوگ دوسروں کو تحریف کا الزام دیتے ہیں حالانکہ خود تحریف معنوی کرکے شیطان کی پیروی کرتے ہیں - شیطان نے زبور کی ۱۱ و

۱۴- آیتیں تو تحریف معنوی کرکے سنائیں مگر آیت ۱۳ زبور کی بالکل نہ سنائی کیونکہ وہاں پر اُس شیطان کے تین نام لکھے تھے اس کو بھی دبا گیا اور وہ یہہ تھے شیر وسانپ واژدہا اور ان کے سر کچلنے کا ذکر وہاں تھا - (ف ۳) شیطان نے مسیح سے یوں کہا کہ گرادے اگر مسیح آپکو گرادیتا تو گناہ تھا اور جو شیطان اُسے دھکا دیکر گرادیتا تو دُکھ تھا نہ گناہ شیطان ترغیب ویکر بہکانے سکتا ہی اور آدمی کو پھسلا کر کہتا ہی کہ آپ کو گرادے مگر خود نہیں گرا سکتا اسکا مقدور نہیں ہی کہ آدمی کو دھکے دیکر دوزخ میں لیجاوے یا گناہ کراوے مگر آدمی آپ اسکے ہدایت مان کر گناہ کرتا ہی یاد رکھنا چاہئیے کہ ہر بدی انسان آپ کرتا ہی کسی شاعر نے خوب کہا ہی شعر کیا ہنسی آتی ہی مجکو حضرت انسان پر فعل بد تو خود کریں لعنت کریں شیطان پر (ف ۴) بدون وعدہ خطرہ میں جانا اور امتحان میں پڑنا کیسی بڑی گستاخی ہی یہہ خدا پر بھروسا نہیں ہی دیکھو اس ملک میں بعضے لوگ صحرا نشیں ہوجاتے ہیں بعضے خلوت نشیں ہو کر کہتے ہیں کہ خدا ہمیں کھانے کو دیگا ہمارا بھروسا خدا پر ہی ایسی جگہ خدا نے کھانا دینے کا وعدہ نہیں کیا بلکہ کہا ہی کہ تو اپنے مُنہ کے پسینے سے روٹی کھاویگا پس منہ کے پسینے میں وعدہ ہی نہ سستی اور بیکاری میں بعضے لوگ خدا کو تلاش نہیں کرتے چپ چاپ گھر میں بیٹھے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا بھروسا خدا پر ہی وہ ہمیں آپ ملجاویگا اگر اُسکی مرضی ہوگی یہہ بات واہیات ہی اُسنے کہا ہی کہ ڈھونڈھو تو پاؤگے پس وعدہ ڈھونڈھنے میں ہی نہ بیفکری میں بعضے عیسائی کہلاتے ہیں پر مسیح کی برکتیں اُن پر نازل نہیں ہوتیں اسلئے کہ وہ صرف عیسائی کہلانا اپنے حق میں کافی جانتے ہیں مگر وعدہ صلیب اُٹھانے میں ہی خلاصہ آنکہ ہر ایک کام جس میں وعدہ نہیں ہی کچھہ مفید نہیں بلکہ گناہ ہی - اسکی مثال ایسی ہی کہ کوئی آدمی کسی صراف کے نام ہنڈوی لکھے مگر اسکے پاس کچھہ نقدی اسکی نہیں ہی تو کیا اس ہنڈوی سے کچھہ پاویگا ہرگز نہیں بلکہ یہہ بڑی حماقت ہی (ف ۵) شیطان کا مطلب اس وقت یہہ ہی کہ تو جو خدا کا بیٹا ہی اور بادشاہی کرنے کو آیا ہی اس کنگورے پر سے نیچے اُتر اور فرشتوں کی فوجیں تیرے ساتھہ ہوں تاکہ یہودی لوگ تجھے اوپر سے اس شان وشوکت کے ساتھہ اترتے دیکھیں اور تجھے قبول کریں تو کیوں دکھہ اور صلیب اُٹھاتا ہی خدا کے بیٹے کو ان دکھوں کی کیا ضرورت ہی اگر تو اسطرح دکھہ اُٹھاویگا تو وہ لوگ تجھہ سے آسمانی نشان مانگیں گے جیسے (متی ۱۲ باب ۳۸ و ۱۶ باب او لوقا ۱۲ باب ۵۴ و ۵۶) میں اُنہوں نے مانگا بھی تھا پس آپ ہی اس آسمانی نشان کے ساتھہ کنگورے سے نیچے اُتر آ تو جو کہتا ہی کہ میرا بھروسا خدا پر ہی اگر تیرا بھروسا خدا پر ہی تو اس آیت کے بھروسے پر نیچے گر پڑ اور دیکھہ کہ فرشتے مدد کو آتے ہیں یا نہیں اگر آئے تو جا اور بادشاہی شان وشوکت سے کر دکھہ اُٹھانا کیا ضرور ہی اور جو نہ آئے تو تیرا بھروسا بیجا ہی نہ خدا کا بیٹا ہوگا

۷ یسوع نے اُسے کہا یہہ بھی لکھا ہی کہ تو خداوند اپنے خدا کو مت آزما ۷

مسیح نے اسکو کتاب استثنا سے (۶ باب ۱۶) سنائی اور فرمایا کہ میں بیشک خدا پر بھروسا رکھتا ہوں پر اس آیت پر بھی میرا عمل ہی کہ اپنے خدا

کہ مت آزماوہ جو خدا کا فرماں بردار ہوا چاہتا ہی صرف ایک بات میں فرماں برداری اور دوسری میں نافرمانی کرنے سے فرماں بردار نہیں ہو سکتا بلکہ سارے حکموں پر عمل کرنیوالا فرماں بردار ہی

۸ (۸) پھر ابلیس اُسے ایک بہت اونچے پہاڑ پر لیگیا اور دنیا کی ساری بادشاہتیں اور اُنکی شان و شوکت اسکو دکھائیں

(اونچا پہاڑ) - بادشاہتیں وغیرہ - دنیا کی ساری بادشاہتیں اور اُنکی شان و شوکت شیطان نے مسیح کو دکھلائیں لوقا کہتا ہی کہ ایک دم میں دکھلائیں اور یہہ بھی کہا کہ یہہ سب مجھے سپرد ہوا ہی جسکو چاہتا ہوں دیتا ہوں - شیطان کے بیان میں کچھہ سچ بات اور کچھہ جھوٹھہ ملا ہوا ہی اور وہ ہمیشہ راستی کے ساتھہ ناراستی کو ملا کر لوگوں کو بہکاتا ہی اسکے سارے شاگرد بھی ایسا ہی کرتے ہیں کہ جھوٹھہ پر سچائی کا ملمع چڑھا کر لوگوں کے ایمان خراب کیا کرتے ہیں بلکہ دنیاوی معاملات میں بھی یہی ملمع سازی شریر لوگ ہمیشہ کرتے رہتے ہیں - شیطان کے بیان میں یہہ بات سچ ہی کہ وہ دنیا کا سردار ہی مسیح نے تین بار اسکو اس جہان کا سردار بتلایا (یوحنا ۱۲ باب ۳۱ و ۱۴ باب ۳۰ و ۱۶ باب ۱۱) پولوس اُسے اِس جہان کا خدا بتلاتا ہی (۲ قرنتی ۴ باب ۴) موت کا زور بھی اسکے پاس ہی (عبرانی ۲ باب ۱۴) پس جبکہ اس کا دنیا میں یہہ مرتبہ ہی کہ وہ اس جہان کا سردار اور خدا ہی تو وہ اس جہان کی چیزوں پر دینے کا کچھہ اختیار رکھتا ہی ضرور وہ آدمیوں کو جو اس کی خدمت کرتے ہیں اپنی چیزوں میں سے دیسکتا ہی مکاروں کو مکاری کے وسیلہ کمائی کروا[illegible] [illegible] زنا کے وسیلہ روپیہ دلاتا ہی اور وہ اپنے ملازموں کو اپنے اختیارات بھی بخشتا ہی کیونکہ جب سب لوگ گناہ کے تحت فروخت [illegible] شیطان کی حدمت ٹھہرے ہیں تو وہ اُن کا سردار ہوکر آپ کو اپنے قبضہ تصرف میں اور حفاظت میں رکھہ سکتا ہی ورنہ اس کی سرداری کسی کام کی نہوگی پر یہہ سب کچھہ وہ جب کرتا ہی کہ جب آدمی اپنی خوشی سے لینا چاہیں جبراً نہیں کرسکتا - لیکن جھوٹھہ اسنے یہہ کہا کہ میں تجھے دونگا وہ کیا دیگا سب کچھہ مسیح کا تھا (۲ زبور تمام و ۸ زبور تمام) دیکھو شیطان اکثر ایسا وعدہ کرتا ہی جو پورا نہیں کرسکتا پر بدی میں خوشی دکھلاتا ہی میخوارشراب میں اور دنیا دار دولت اور شان میں اور عالم دنیاوی علم میں اور جاہل بت پرستی و باطل خیالات میں اور ریاکار ریاکاری میں خوشی تلاش کرتے ہیں اور اُن کی نادانی کی آنکھہ اُن میں خوشی دیکھتی ہی پر انجام ہلاکت ابدی ہی جو اسی جہان میں نظر آجاتی ہی

۹ (۹) اور اُسے کہا اگر تو گر کے مجھے سجدہ کرے تو یہہ سب کچھہ تجھے دونگا

(سجدہ کرے) - دیکھو اب اسنے کلام سے دلیل لانا چھوڑ دیا اور اپنے چہرہ کا نقاب اُٹھا دیا اصلی صورت میں کھڑا ہوگیا - وہ ہمیشہ یہہ چاہتا ہی کہ لوگ مجھے خدا کی مانند سجدہ کریں وہ خدا کا شریک بننا چاہتا ہی یہہ پرستش جو مسیح کا حق ہی کہ وہ خدا ہوکر معبود ہو شیطان اس

حق کو آپ لیا چاہتا ہے خدا کا حق ہے کہ آدمیوں کی روحوں پر حکومت کرے پر وہ اس حق کے لینے کے درپے ہے یہہ اسکا دلی ارادہ ہے اور یہی اُسکا ارادہ اُسکے شاگردوں میں پایا جاتا ہے سارے جہان کی بت پرستی اسی خواہش شیطانی سے ہے (افرنتی ۱۰ باب ۲۰ و ۲۱) ہمہ اوست بولنے والے بھی اسکے بڑے پکے شاگرد ہیں اُنہوں نے خدا کو اُسکی مخلوقات میں شامل کر دیا اس جہان کی سب چیزوں کو خدا سمجھا اُنہوں نے شیطان کا مطلب خوب پورا کیا کہ خدا کی تعظیم مخلوقات کو دیدی پر یہہ سب لوگ دوسرے درجہ کے شاگرد ہیں جو ذات الہی کا انکار کرتے ہیں انہوں نے اپنے گمان میں خدا کی جڑہ کاٹ ڈالی اور اسی جہان کے اربعہ عناصر کے قدم کو اور اُن کے تصرف کو خدا سمجھا۔ پس شیطان نے اپنے اول درجہ کے مریدوں میں سے تعظیم الہی کیا خود خدا ہی کے خیال کو اکھاڑ ڈالا دوسرے درجہ کے شاگرد جو خدا کے قائل تھے اُن کے دلوں میں سے تعظیم الہی یوں کم کروائی کہ اُن کے ذہن میں ہمہ اوست کا خیال ڈال دیا تیسرے درجہ کے لوگوں میں جو ہمہ اوست کے بھی قایل نہ ہوئے بت پرستی کا تخم بو دیا اور طرح طرح کی بدخواہشوں میں اُنکو لبھا کر خدا کی عزت کرنے سے روکدیا تا کہ اُنکا آپ خدا بنے اور وہ اسکے بندے ہوں۔ اب وہ مسیح سے یوں کہتا ہے کہ کیا تو خدا کا بیٹا نہیں ہے اور بادشاہ ہونے آیا ہے کیوں دکھ اُٹھاتا ہے دیکھ دنیا کی بادشاہت میری ہے اور میں اس جہان کی سب چیزوں پر اختیار رکھتا ہوں جو میں نے تجھے ایک دم کے دم میں دکھلائیں تھوڑی سی بات ہے کہ مجھے سجدہ کر اور سب کچھ لے لے (ف ۱) دیکھو جب کوئی آدمی عیسائی ہو جاتا ہے تو اس جہان کے لوگ پہلے تو اُسے تقریروں میں مغلوب کرنا چاہا کرتے ہیں پھر اسکے بعد مسیحی لعن طعن اور حقارت اور تکلیفات سے ڈرا کر اپنے دنیاوی عیش و عشرت دکھلایا کرتے ہیں تا کہ اُسی شیطان کی غلامی کی طرف پھر متوجہ کریں پس وہ ضرور اُسی ڈیابلس کے شاگرد ہیں جسنے مسیح کو آزمایا اُس جہان کے سردار کے پاس اس جہان کا سردار بہکانے کو آیا ہمارے پاس جو مسیح کے سپاہی ہیں شیطان کے سپاہی بہکانے کو آتے ہیں پس ایسی آزمایشوں میں سب عیسائیوں کو کیسا ہوشیار رہنا لازم ہے (ف ۲) شیطان نے مسیح کی تین دفعہ آزمایش کی ہر آزمایش میں اُسکا یہہ مطلب ہوا کہ تو دکھ نہ اُٹھا اسکی بڑی کوشش تھی کہ مسیح دُکھ نہ اُٹھا دے اور یہہ ضرور تھا کہ مسیح دکھ اُٹھاوے کیونکہ دُکھ میں فتح تھی اسوقت اُسنے روبرو ہو کر اس راہ کے چھوڑانے میں کوشش کی جب مسیح نے شاگردوں سے اپنے دکھوں کے کامل کرنے کا ذکر کیا تو شیطان پطرس کے اندر آگھسا اور دکھ سے مسیح کو روکنا چاہا تب مسیح نے کہا ای شیطان مجھہ سے دور ہو یہہ خطاب اُس شیطان کی طرف تھا جو پطرس میں آکر بولا کیونکہ وہی ڈیابلس کا لفظ یہاں پر استعمال ہوا ہے (متی ۱۶ باب ۲۲ و ۲۳)

۱۰ (۱۰) تب یسوع نے اُسے کہا دور ہو ای شیطان کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی بندگی بجا لا

(دور ہو ای شیطان)۔ مسیح نے اِس وقت اُس آزمانیوالے کو شیطان کہا جبکہ اُسنے سجدہ کرنے کو کہا اب خداوند اُس سے باتیں

نہیں کرتا بلکہ نکالتا ہی اور دھمکاتا ہی (ف ۱) جو کوئی شیطان سے بات چیت اور مباحثہ کرتا رہیگا اور اُسکا لحاظ رکھیگا ضرور اُسے شیطان گرا دیگا اُسکو دھمکا کر نکالنا ضرور ہی جب کوئی بادشاہ یا رعیت محاصرہ میں آجاوے تو کیا غنیم سے صلاح میں وقت خرچ کیا جائیگا اور اسے فرصت دیجاویگی کہ وہ ہمیں مارے نہیں بلکہ زور کام میں لانا ضرور ہی تاکہ اُسپر حملہ کرکے اُسے بھگاویں۔ (لکھا ہی) مسیح نے اُسے دھمکایا بھی اور یہہ کلام کی تلوار بھی اُٹھائی اور اُس سے اُسے مار لیا اسنے (استثنا ۶ باب ۱۳ کو) پیش کیا۔ (ف ۲)۔ اسوقت (یشعیا ۶-۱۱) کو غور سے دیکھیں کہ کیا لکھا ہی (ف ۳) وہ آیت جو اسوقت مسیح نے پیش کی اُسکے عبرانی میں لفظ سجدہ نہیں ہی بلکہ وہاں لفظ ڈر لکھا ہی مسیح نے لفظ ڈر کے مرادی معنی سجدے کے لئے ہیں کیونکہ جس سے ڈرتے ہیں اُسی کی تعظیم اور عبادت کرتے ہیں۔ پر مسیح نے لفظ اکیلا بھی اپنی طرف سے بولا ہی عبرانی میں نہیں ہی یہہ توضیح کے لئے ہی پس اُس نے اُس آیت کا مضمون پیش کیا نہ اصل عبارت اسیطرح (گلاتی ۳ باب ۱۰) میں لفظ تمام یا سب پولوس نے توضیح کے لئے لکھا ہی استثنا ۲۷ باب ۲۶) میں نہیں ہی کلام الہامی کی توضیح بھی شخص الہامی کرتا ہی یا خود خدا اُسکا نازل کرنیوالا ہی۔ (ف ۴) جب شیطان نے اُسے سجدہ کرنے کو کہا تو مسیح نے آیت سنانے سے پیشتر جلدی اُسے کہا دور ہو اے شیطان اسنے گناہ کو ذرا بھی اپنے سامھنے ٹھہرنے نہ دیا پس اگر ایک لحظہ گناہ ہمارے پاس ٹھہرے تو ہم اُسکے مرتکب اور گنہگار ہو جاتے ہیں چاہیئے کہ جسوقت ظاہر ہو فوراً اُسے نکالیں اور دل میں ذراسی دیر بھی اُسے جگہ نہ دیں کیونکہ وہ زہر قاتل ہی فوراً تاثیر کرتا ہی (ف ۵) اگر ایک گناہ کرنے سے ساری دنیا ہاتھ آوے۔ یا کسی کے دل میں یہہ خیال آوے کہ اس خطا سے جو تھوڑی سی بات ہی بہت سا نفع ملتا ہی ایسا کہ اوروں کو فایدہ بھی پہونچا سکتا ہوں تو خیال کرنا چاہیئے کہ آدمی کو کیا فایدہ اگر تمام دنیا کماوے پر اپنی جان کھووے شیطان نے مسیح کو ساری دنیا دینے کا وعدہ کیا بشرطیکہ وہ سجدہ کرے ہمسے ساری دنیا دینے کا وعدہ نہیں کرتا ہی مگر ایک حصہ دینے کا وعدہ کیا کرتا ہی فوراً یاد کرنا چاہیئے کہ مسیح نے ساری دنیا کو گناہ سے نہ کمایا بلکہ حقیہ جانا میں ایک ذراسے حصہ کے واسطے اپنی جان کو کیوں ہلاک کرونگا (ف ۶) مسیح نے کلام حق جو اُسکے منہ کی تلوار ہی فتح پائی اور وہ سب پر منہ کی تلوار سے فتح پاتا ہی (مکاشفات ۱ باب ۱۶ و ۲ باب ۱۶) محمدی لوگ جسمانی تلوار سے شیطان پر فتح ڈھونڈھتے ہیں یا اُس کلام سے جو حادث اور فانی ہی فتح تلاش کرتے ہیں مگر ازلی وابدی کلام جو خدا کے منہ سے نکلا ہی اس فتح کے واسطے کامل ہتھیار ہی۔ (دیکھو ۲ تسلونیقی ۲ باب ۸ و ایوحنا ۲ باب ۱۴ و متی ۱۲ باب ۱۳) (ف ۷) جو کوئی شیطان کو دور کرنا چاہے خدا کا کلام لیکر مقابلہ کرے اگر کلام اسکے پاس ہو لیکن مقابلہ نہ کرے تو وہ کبھی غالب نہ آویگا کلام اور مقابلہ دونو چیزیں ضرور ہیں (دیکھو یعقوب ۴ باب ۷)۔ (ف ۸) ایک بزرگ عالم کہتا ہی کہ جولیت نے چالیس یوم بنی اسرائیل کو ملامت کی تھی اور داؤد نے پانچ پتھر اُسکے مارنے کو اُٹھائے مگر ایک پتھر کافی ہوا مسیح نے اُس شیطان جولیت کے مارنے کو پانچ پتھر یعنی موسیٰ کی پانچوں کتابیں نہیں اُٹھائیں اُس نے صرف ایک پتھر یعنی کتاب استثنا سے اُسکا سر توڑ ڈالا تینوں سوالوں کے جواب میں اُسی کتاب سے بولا (ف ۹) مسیح خداوند موسیٰ کی کیسی عزت کرتا ہی اس نے سب

جواب موسیٰ کی کتاب سے نکالے یہاں سے توریت کی عزت ثابت ہوئی اور وہ لوگ جو موسیٰ کا سہم فرضی خیال کرتے ہیں مگر مسیح کے قایل ہیں کیسے رد ہو گئے اور ثابت ہو گیا کہ وہ جرمن کے بدعتی بڑی غلطی پر ہیں

۱۱ (۱۱) تب ابلیس نے اُسے چھوڑ دیا اور دیکھو فرشتوں نے آکے اُس کی خدمت کی

(چھوڑ دیا) = (لوقا ۴ باب ۱۳) میں ہے جب ابلیس سب آزمایش کر چکا ایک مدت تک اُس سے دور رہا۔ اس آزمایش کے بعد کئی بار پھر اَور بھی مسیح کی آزمایش ہوئی چنانچہ (لوقا ۲۲ باب ۲۸ و عبرانی ۴ باب ۱۵) سے ثابت ہے اور دو اور خاص آزمایشوں کا ذکر (یوحنا ۱۲ باب ۳۰ و لوقا ۲۲ باب ۵۳) میں بھی لکھا ہے۔ (خدمت کی) - یعنی کھانا کھلایا (مرقس ۱ باب ۱۲ لوقا ۴ باب ۳) اسیطرح الیاس کو بھی کھلایا تھا (۱ سلاطین ۱۹ باب ۵ سے ۸ تک مرقس ۱ باب ۱۳) میں جو فرشتوں کی خدمت کا ذکر ہے وہ بھی بعد امتحان کے ہوئی تھی ف جب تک مسیح امتحان سے فارغ نہوا فرشتوں سے خدمت نہیں لی تاکہ اکیلا ہو کر فتح پاوے جب فتح پا چکا اب خوشی سے انکی خدمت قبول کرتا ہے (ف ۲) دیکھو آدمی نے فرشتوں کی خوراک کھائی (زبور ۷۸ کی ۲۴ و ۲۵) - (ف ۳) جس کا امتحان شیطان کرتا ہے اُسکی خدمت فرشتے کرتے ہیں ہمیں اپنے دکھوں کا انجام بخیر ہونے کی کیسی اچھی امید ہے۔ ف ۴ جیسے مسیح کا امتحان آخر ہو گیا ہمارے امتحان بھی تمام ہو جاوینگے خداوند طاقت سے زیادہ امتحان میں نہیں گرنے دیتا (۱ قرنتی ۱۰ باب ۱۳) جب مسیح کے دکھوں میں شریک ہو تو خوشی کرو (۱ پطرس ۴ باب ۱۲ و ۱۳) وہ آپ امتحان اُٹھا کر ہماری مدد کر سکتا ہے (عبرانی ۲ باب ۱۷ و ۱۸) اسیطرح لوگ کامل بنتے ہیں (عبرانی ۲ باب ۱۰ و ۱۱ باب ۴۰) امتحان سے طاقت اور تجربہ پیدا ہوتا ہے (عبرانی ۱۲ باب ۱) ہمارا امتحان خدا کے سامھنے اور آسمان و زمین و ملایکہ کے سامھنے ہے پس جب کہ ہم مسیح کے سپاہی ہیں اور ہمیں خدا دیکھتا ہے جسکے نوکر ہو کر ہم اُسی کے حکم سے کشتی کرتے ہیں تو کیسی بہادری کرنا ہمیں لازم ہے (ف ۵) ہر امتحان جو آدمی پر آتا ہے مسیح کے ان تین امتحانوں میں مندرج ہے پس ہر ایک امتحان میں مسیح ہماری فتح ہے اسنے ہمارے لئے فتح پائی اور اب ہمارے درمیان روح سے حاضر ہو کر فتح پاتا ہے جب ہم امتحان میں فتح پاتے ہیں تو ہم نہیں بلکہ وہ فتح پاتا ہے جسکی روح کی مدد سے ہمنے فتح پائی ہے پر جب ہم گر جاتے ہیں تو وہ نہیں بلکہ ہم گر جاتے ہیں اسلئے کہ ہمنے باوجود اسکی مدد کے اپنی ہمت ہار دی اور اسکی مدد پر بھروسا نرکھا (ف ۶) (۱ یوحنا ۲ باب ۱۶) میں جو لکھا ہے کہ سب کچھ جو دنیا میں ہے یعنی جسم کی خواہش اور آنکھوں کی خواہش اور زندگانی کا غرور باپ سے نہیں بلکہ دنیا سے ہے پس مسیح کا امتحان انہیں تین چیزوں میں ہوا پھلا جسم کی خواہش سے امتحان تھا دنیا کی شان و شوکت جو شیطان نے اُسے دکھلائی آنکھ کی خواہش کا امتحان تھا اور جو وہ آپ کو کنگورے سے گرانا یا روٹی پتھر کی بنانا یہہ مغروری سے امتحان تھا جو روح سے علاقہ رکھتی تھی اور انسان میں جسم و روح و عقل کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے پس مسیح کی انسانیت کے تینوں حصوں پر شیطان نے حملہ کیا تھا پر وہ ہر ایک میں فتح یاب ہوا

(۱۲) جب یسوع نے سنا کہ یوحنا گرفتار ہوا تب گلیل کو چلا گیا

اب وہ کام کا شروع کرتا ہے (دیکھو مرقس ۱ باب ۱۴ سے ۲۰ لوقا ۴ باب ۱۴ و ۱۵) (ف ۱) بڑے کام کے لئے بڑے امتحان کے بعد طیاری ہوئی سب لوگ بھی بعد امتحان کام کے لئے طیار ہوتے ہیں (ف ۲) امتحان کے بعد اسکے کام کی تفصیل یوں ہے اول یوحنا نے اُسپر گواہی دی (یوحنا ۱ باب ۲۹ سے ۳۴ تک) اسکے بعد اندریاس اور یوحنا اُسکے شاگرد ہوئے (یوحنا ۱ باب ۳۷) اسکے بعد پطرس (۴۵ سے ۴۲ تک) اسکے بعد فیلیوس و ناتھانایل (۴۴ سے ۵۲ تک) تین روز بعد قانائے جلیل میں شادی ہوئی یوحنا ۲ باب ۱ سے ۱۱ تک) - اسکے بعد کفرناحوم میں چند روز رہا (آیت ۱۲) - اسکے بعد یروشلم کو گیا جہاں اسنے ہیکل کو صاف کیا (آیت ۱۳ سے ۲۲ تک) اسکے بعد نیقودیمس ملا (یوحنا ۳ باب ۱) پھر سامری عورت ملی (یوحنا ۴ باب ۱ سے ۴۲) پھر سردار کا بیٹا چنگا کیا (یوحنا ۵ باب ۴۷ و ۶ باب ۱) کے درمیان یہہ سب کچھہ بیان ہے یعنی (متی ۴ باب آیت ۱۲ سے ۱۴ باب ۵ اتک اور مرقس ۱ باب ۱۴ سے ۶ باب ۳۰ تک و لوقا ۴ باب ۱۴ سے ۹ باب ۱۰ تک) (ف ۳) متی جو کفرناحوم کا باشندہ تھا اسنے جو جو دیکھا سو لکھا بعد بلاہٹ کے (ف ۴) شاید کوئی گمان کرے کہ جب تک یوحنا کا کام پورا نہیں ہوا مسیح نے کام شروع نہیں کیا کہ مسیح کے بپتسما اور یوحنا کی قید کے درمیان کچھہ عرصہ نہیں ہے اور کہ جلیل سے باہر مسیح نے کبھی خدمت نہیں کی اور کبھی یروشلم کو نہیں گیا جب تک ہمارے لئے فسح ہوگی مرنے کو نہ گیا اسلئے یوحنا رسول ان سب باتوں کا بیان کرتا ہے جو دوسری انجیلوں میں نہیں ہیں

(گرفتار ہوا) - اس گرفتاری کا ذکر (متی ۱۴ باب ۳ سے ۵ تک) لکھا ہے (ف ۵) ایک پیغمبر قید ہوا دوسرا بڑا پیغمبر اُٹھا ہے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ خدا کے کام کے لئے کوئی پیغمبر پایا نہ جاوے یعنی منادی کرنیوالا خدا کا خادم دنیا میں روشنی دینے کو ہمیشہ بنا ہے (ف ۶) جب سورج آیا چراغ بجھہ گیا (یوحنا ۵ باب ۳۵) جب نبوت تمام ہوئی کلام آپ آیا جسپر نبوت تھی نوکر چلا گیا بیٹا جو مالک ہے آپ آپہنچا

۱۳) اور ناصرہ کو چھوڑکر کفرناحم میں جو دریا کے کنارے زبولون اور نفتالی کے سرحدوں میں ہے جا رہا

کفرناحوم میں جانے سے پہلے شہر ناصرہ میں آیا تھا اور وہاں نصیحت کی تھی (لوقا ۴ باب ۱۶ سے ۳۰ تک) دیکھو اسکے بعد وہ کفرناحوم میں گیا (ف ۱) یہہ مناد وں کے لئے نمونہ ہے کہ جب ایک جگہ ستاویں تو چاہئے کہ دوسری جگہ چلے جائیں ناحق شریروں سے ہلاک نہوں (ف ۲) پہلے ناصرہ مسیح کا شہر کہلاتا تھا مگر اب سے کفرناحوم مسیح کا شہر کہلانے لگا (متی ۹ باب ۱ و ۱۷ باب ۱۷ و ۲۴) یہہ شہر جلیل کے اُتر پچھم کی طرف واقع تھا (ف ۳) وہاں جانے کے لئے کئی ایک سبب تھے اول آنکہ چار پانچ شاگرد وہاں کے باشندے تھے مثلاً اندریاس پطرس یوحنا یعقوب متی دوئم آنکہ بڑی آبادی تھی وہاں اور اُسکے گرد نواح میں بھی اور جب لوگ عیدوں میں

یروشلم کو جاتے تھے تو اس شہر کے اندر ہو کر بڑی بھیڑیں آیا جایا کرتی تھیں۔ ف (۴) یوحنا کی گرفتاری کی خبر سنکر جلیل کو چلا گیا نہ یروشلم کو غیر قوموں میں گیا نہ یہود میں غریب مچھوؤں میں گیا نہ دولت مندوں میں اُسکی انجیل بھی انگلستان اور جرمن کو گئی نہ روم کے شہنشاہوں کے پاس اب وہ ہندوستان کے غریبوں میں آئی نہ رئیسوں نہ امیروں میں جنکے دل اس جہان کی آسایش سے فربہ ہیں (ف) اب کفرناحوم کا نشان بھی دنیا میں نہیں ہے کہ وہ کہاں بستا تھا اسکا سبب یہہ ہوا کہ وہاں پر خداوند آیا پر انہوں نے قبول نہ کیا وہ شہر آسمان تک سربلند ہوا پر دوزخ میں گرایا گیا (متی ۱۱-۲۳)

۱۴ (۱۴) تاکہ جو اشعیا نبی کی معرفت کہا گیا پورا ہو

یہہ پیشگوئی لیشعیا ۹ باب ۱ و ۲ میں لکھی ہے۔ پس یسوع کے وہاں جانے کے تین سبب تھے اول آنکہ پیشگوئی پوری ہو دویم آنکہ ابھی مرنے کا وقت نہیں آیا تھا پس وہ گیا تا کہ جیوے اور زندگانی بسر کرنے کا طور ہمیں سکھلاوے ہمارا نمونہ بنے سیوم آنکہ اُنکا مچھوا ہووے جو اوروں کے مچھوے ہونگے یعنی حواریوں کو شاگرد کرے فائدہ جب یہود نے اسکے پیشرو خادم کو قید کیا وہ غیر اقوام میں چلا گیا پس یہود اسکا باعث ہوئے

۱۵ (۱۵) کہ زمین زبولون اور زمین نفتالی راہ دریا یردن کے پار غیر قوموں کی گلیل

زبولون اور نفتالی غیر اقوام اور یہود کی حد پر تھا زبولون اور نفتالی کے لوگ یہود سے بہت عرصہ پہلے جلاوطن ہوئے تھے (۲ سلاطین ۱۵ باب ۲۹)۔ انکی زبان سے غیر اقوام کی لعنت آمیزی ظاہر تھی اگرچہ یہود تھے (متی ۲۶ باب ۷۳، مرقس ۱۴ باب ۷۰)

۱۶ (۱۶) ان لوگوں نے جو اندھیرے میں بیٹھے تھے بڑی روشنی دیکھی اور اُن پر جو موت کے ملک اور سائے میں بیٹھے تھے نور چمکا

(لیشعیا ۷ باب سے ۱۲ تک) دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ سور و اسرائیل نے کوشش کی کہ یہود اکو برباد کریں لیکن یہودا ہلاک نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اُن میں عمانوائیل آنے والا تھا (لیشعیا ۷ باب ۱۴) پھر یہہ کہ خداوند اپنے لوگوں کی جائے پناہ ہوگا (لیشعیا ۸ باب ۱۴) لیکن وہ جو اسکے کلام کو حقیر جانتے ہیں اور غیر اقوام کی جھوٹھی باتوں پر متوجہ ہوتے ہیں خدا اُن کو اندھیرے میں ڈالیگا (لیشعیا ۸ باب ۱۹ سے ۲۲ تک) اب اس سب بیان کے بعد لیشعیا ۹ باب کے شروع سے ناگہانی ایک روشنی ظاہر ہوتی ہے جس کا یہاں ذکر ہے حواری کہتا ہے کہ وہ پیشگوئی اب پوری ہوئی کہ مسیح جلیل میں جا رہا۔ یہودی لوگ صرف اندھیرے میں تھے مگر غیر اقوام اندھیرے اور موت کے سائے

میں رہتے تھے کہ خدا کو چھوڑ کر بت پرستی کرتے تھے (ف) وہاں لوگوں نے الخ (۲ سلاطین ۱۸ باب ۲۹ کو) دیکھو کہ جنگلی جلاوطنی پہلے ہوئی اُنہوں نے سب سے پہلے یسوع کی منادی سنی (ف ۲) بعد امتحان کے جب مسیح نے شیطان کی بنیاد گرادی تواپنی بنیاد غربا اور تاریک اشخاص میں قایم کرتا ہے جنکو سب نفرتی جانتے تھے (ف ۳) بڑی روشنی نہ چھوٹی روشنی جو پیغمبروں کی تھی بلکہ اسکی روشنی جو دنیا کا نور ہے (یوحنا ۸ باب ۱۲ و ۱۰ باب ۹) نہ دنیاوی علم حکمت کا چھوٹا سا نور بلکہ آسمانی روشنی چمکی (ف ۴) چمکی یعنی خود بخود خدا کی مہربانی سے نہ اُنہوں نے تلاش کرکے چمکوائی وہ آپ روشنی کی طرف نہیں گئے مگر خود روشنی اُن کی طرف آئی (یوحنا ۳ باب ۲۰) (ف ۵) بیٹھے تھے چلتے نہ تھے کھڑے ہونیکی طاقت بھی نہ تھی اندھیرے کے سبب بیٹھ گئے تھے جیسے سب لوگ جو تاریکی میں ہیں بیٹھے ہیں مسیح آیا ہے تاکہ آزادگی بخش کر چلنے اور کھڑے ہونے کی طاقت دے (دیکھو خروج ۱۵ باب ۳۴)

۱۷ (۱۷) اُسی وقت سے یسوع نے منادی کرنا اور کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی

پہلے طیاری ہوئی تھی اب کام کرتا ہے پہلے یسوع نے دنیا میں آپ منادی کی بعد اسکے شاگردوں کو بھیجا (مرقس ۱۶ باب ۱۵) اسیواسطے پولوس کہتا ہے کہ وقت بیوقت منادی کرنا چاہئے (۲ تمطاؤس ۴ باب ۲) (ف ۱) سب کاموں سے بڑا کام منادی کرنا ہے عشاء ربانی دینا دعا کرنا وغیرہ کام سب اچھے ہیں مگر منادی سب سے اچھی عبادت ہے اسی سے ایمان آتا ہے جو ساری باتوں کی بنیاد ہے (رومی ۱۰ باب ۱۷)۔ (توبہ کرو) یہہ اُسکی منادی کا بیان ہے اور یہہ وہی باتیں ہیں جو یوحنا کہتا تھا سب لوگ ایک ہی بات بولتے ہیں اور توبہ کی طرف سب بلاتے ہیں پس یہی بڑی چیز ہے جسکی احتیاج آدمیوں کو ہے (ف ۲) مسیح خداوند کبھی فرماتا ہے کہ آسمان کی بادشاہت آگئی کیونکہ وہ آپ جو بادشاہ ہے آگیا ہے اور کبھی فرماتا ہے کہ نزدیک ہے یعنی جب تک مسیح مر نہ جاوے اور روح القدس نہ آوے اور گناہ سے غسل کے لئے خون کا چشمہ کھل نہ جاوے۔ (ف ۳) کبھی کبھی بادشاہت سے مراد اُسکی آمد ثانی ہے اور وہ ابدی و آسمانی پانچویں سلطنت ہے جسکا بیان (دانیال ۲ باب ۴۴ و ۷ باب ۱۴ و ۲۷) میں لکھا ہے (ف ۴) مسیح توبہ کا ذکر اسلئے کرتا ہے کہ وہ آسمان کی بادشاہت کا دروازہ ہے اس بادشاہت میں توبہ سے داخل ہوتے ہیں (ف ۵) توبہ و ایمان توام ہیں کبھی یہہ دونوں جدا نہیں ہوتے ہیں (اعمال ۲ باب ۲۱)

۱۸ (۱۸) اور اُسنے دریای گلیل کے کنارے پھرتے ہوئے دو بھائیوں شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے اور اُس کے بھائی اندریاس کو دریا میں جال ڈالتے دیکھا کہ وے مچھوے تھے

(آیت ۱۸ سے ۲۲ تک) پطرس و یوحنا اور اندریاس و یعقوب کی بلاہٹ کا ذکر ہے (دریای جلیل) اسی کو طبیریاس و گنیسرت بھی

کہتے ہیں (یوحنا ۶ باب ۱) اور اسی کو گنیسرت کا دریا کہتے ہیں (یشوع ۱۲ باب ۳) - یہہ دریا ۱۳ میل لنبا ۶ میل چوڑا ہی اور یہہ دریا سمندر کے سطح سے سات سو فٹ نیچے ہی مردہ سمندر زیادہ نشیب میں ہوگا کیونکہ دریاے یردن بیابان سے جاکے اُس میں گرتا ہی - دریاے یردن اسمیں داخل ہوکر نکلتا ہی اور مردہ سمندر میں جاتا ہی اور مردہ سمندر ۱۳۱۳ سو فٹ زمین کے نیچے ہی جس کا طول ۴۶ میل اور عرض ۱۰ میل ہی طبریاس بڑا آباد ہی اسکے نزدیک دیہات ہیں اور زراعت بہت ہوتی ہی اُسمیں پانی آتا ہی اور نکلتا بھی ہی - لیکن مردہ سمندر میں پانی بکثرت آتا ہی مگر ایک بوند باہر نہیں نکلتی اُسکے گرد نواح میں بربادی اور لعنت ہی ڈاکٹر ڈف صاحب اسی سے عیسایوں کو نصیحت دیتے ہیں کہ دینا اچھا ہی نہ صرف لینا جو بہت پاتا ہی بہت دیتا ہی اُسپر برکت ہوتی جو پاتا ہی اور نہیں دیتا وہاں برکت نہ ہوگی - (ف) لوتھر صاحب کا قول ہی کہ اگر خدا کو دولتمندوں اور رئیسوں کی دین پھیلانے میں حاجت ہوتی تو کبھی اپنا دین مچھوؤں کو سپرد نہ کرتا - (ف۲) (لوقا ۱ باب ۱۵ و ۲۰ و اقرنتی ۱ باب ۲۷ و ۲۸) کو دیکھو پس جب کہ اُن مچھوؤں کے وسیلہ سے اس دین نے فتح پائی تو ثابت ہوا کہ خدا سے ہی

۱۹ (۱۹) اور انہیں کہا کہ میرے پیچھے چلے آؤ اور میں تمہیں آدمیوں کا مچھوا بناؤنگا

خدا کی طاقت دیکھو کہ اُسنے دو تین چھوٹے چھوٹے لفظ بولکر اُنکو بلایا (ف) مچھلی کے مچھوؤں کو آدمی کا مچھوا بنایا داؤد کو جو بھیڑ وں کا گڈریا تھا آدمیوں کا گڈریا بنایا اگرچہ کام وہی ہی پر نیچے سے اونچے کی طرف ترقی ہی (دیکھو ۸۷ زبور آیت ۷۰ و ۷۲) (ف۲) داؤد پاسبان تھا حواری پکڑنیوالے تھے یہاں سے کام میں فضیلت ظاہر ہی (دیکھو یرمیا ۱۶ باب ۱۶) (ف۳) لفظ اختوس یونانی ہی جسکے معنی مچھلی کے ہیں پورانے زمانہ میں عیسایوں کی نسبت یہی لفظ بولتے تھے اور اُنکو مچھلی کہتے تھے کیونکہ وہ بھی پانی سے پیدا ہوتے اور اُسی سے نکلتے ہیں (ف۴) اُس نے دو بھائیوں کو بلایا اور شاگردوں کو بھی دو دو بھیجا اور ستر کو بھی بھیجا (متی ۱۰ باب ۲ سے ۴ مرقس ۶ باب ۷ لوقا ۱۰ باب ۱ و ۶ باب ۱۶) جب شریعت آئی تھی تو دو بھائیوں موسیٰ اور ہارون پر آئی تھی

۲۰ (۲۰) اور وے فوراً جالوں کو چھوڑکر اُسکے پیچھے ہو لئے

خدا کی طاقت دیکھو کہ اُس نے دو تین چھوٹے چھوٹے لفظ بولکر اُنہیں بلالیا اسوقت لوگ بڑے بڑے منادی کرتے ہیں اور عجایب غرایب مضامین کثرت سے سناتے ہیں تو بھی کوئی نہیں آتا اسلئے ہم سب کچھہ سناکر آسمانی تاثیر کے امید وار ہیں

۲۱ (۲۱) اور وہاں سے بڑھکے اُس نے اور دو بھائیوں زبدی کے بیٹے یعقوب اور اُسکے بھائی یوحنا کو اپنے باپ زبدی کے ساتھہ ناؤ پر اپنے جالوں کی مرمت کرتے دیکھا اور انہیں بلایا

یہاں پر دوسرے جوڑے کے بلانے کا ذکر ہے پہلے جوڑے کو جب بلالیا تو وہ بھی جال ڈالنے کا کام کر رہے تھے اب یہہ جوڑا بھی جو بلایا گیا مرمت کا کام کر رہا تھا خداوند سست اور بیکار آدمیوں کو نہیں بلاتا

۲۲

۲۲) اور وے فی الفور ناؤ اور اپنے باپ کو چھوڑ کر اسکے پیچھے ہولئے

یہاں پر بھی وہی تاثیر و کشش ظاہر ہے جسکی نسبت انہوں نے ناؤ کو اور اپنے باپ کو اور جالوں کو اور مزدوروں کو چھوڑا (مرقس ۱ باب ۱۹ و ۲۰) (**ف ۱**) جب کوئی شخص عیسائی ہوتا ہے اُسے سب کچھہ چھوڑنا ضرور ہے (متی ۱۰ باب ۳۷ مرقس ۱۰ باب ۲۹ و ۳۰) (**ف ۲**) جو سب کچھہ چھوڑ کر طیار ہے وہ مسیح کے لائق ہے جو اوروں کو مسیح کے پاس لاتا ہے وہ آپ پہلے سب کچھہ چھوڑتا ہے (**ف ۳**) اگرچہ مسیح ہم سے بہت کچھہ لیتا ہے کہ سب کچھہ چھوڑواتا ہے توبھی اس سے زیادہ دیتا ہے کہ ہم اپنی چھوڑی ہوئی حقیر چیزوں کو یاد نہیں کرسکتے (**ف ۴**) حواری لوگ اگرچہ رسول تھے توبھی جب مسیح کے کام سے فرصت پاتے تھے تو اپنا کام بھی کرتے تھے (لوقا ۵ باب ۵ و یوحنا ۲۱ باب ۳) (**ف ۵**) رسولوں کی انجیل میں تین بلاہٹیں ہیں - پہلی بلاہٹ یوحنا میں دوسری متی میں تیسری لوقا میں مذکور ہے پہلی بلاہٹ عیسائی ہونیکے لئے تھی دوسری ہمراہ رکھنے کو خدمت منادی کے لئے تیسری رسالت اور پیغمبری بخشنے کے واسطے تھی کہ معجزے بھی کریں پہلی بلاہٹ (یوحنا ۱ باب ۳۵ سے ۴۲ تک) ہے اور اِسمیں اور اُسمیں یہہ فرق ہے کہ وہ یہودیہ میں تھے یہہ جلیل میں ہے - وہاں اندریاس یوحنا کی بات سننے سے عیسائی ہوا یہاں اندریاس اور پطرس بلائے جاتے ہیں - وہاں یوحنا کو اندریاس کے ساتھہ بلایا ہے یہاں یوحنا یعقوب بھائی کے ساتھہ آتا ہے پس وہ پہلی اور یہہ دوسری ہے اور تیسری بلاہٹ کا (لوقا ۵ باب ۱ سے ۱۱ تک) میں ذکر ہے اور اس میں اور اسمیں یہہ فرق ہے کہ وہاں سب جمع ہو کر بلائے گئے تاکہ رسالت پاویں یہاں جوڑا جوڑا بلایا جاتا ہے تاکہ خدمت میں رہیں وہاں کی بلاہٹ معجزے کے بعد ہے یہہ بلاہٹ معجزے کے بعد نہیں بلکہ ایک جوڑا جال ڈالتا ہے دوسرا مرمت میں ہے وہاں لوگوں کا ہجوم اُسپر تھا یہاں ہجوم نہیں بلکہ کام کا شروع ہے (**ف ۶**) مسیحی خادم حضرت مسیح کی بلاہٹ سے بنتا ہے نہ آدمیوں کے مقرر کرنے سے (**ف ۷**) مسیحی مچھیمار کو چاہیے کہ دنیا کے سمندر سے واقف ہو جال سے شور کر کے مچھلیوں کو نہ ڈراوے بلکہ جو کرے رات بھر محنت اور جانفشانی کرے امید میں جال ڈالے اور ٹوٹے جال کی مرمت کرے یہہ جال تمام دنیا میں ڈالا جاتا ہے چھوٹی بڑی سب اُس میں آتی ہیں آخر کو کنارے پر کھینچی جائینگی وہاں تفریق کیجائیگی (متی ۱۳ باب ۴۷ و ۴۸ لوقا ۵ باب ۵ و ۶ یوحنا ۲۱ باب ۹ سے ۱۱ تک)

۲۳

(۲۳) اور یسوع تمام گلیل میں پھرتا ہوا اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری سناتا اور لوگوں کے سارے دکھہ دردوں کو دفع کرتا تھا

مسیح جگہ جگہ جاتا ہے یوحنا مصطباغی ایک جگہ رہتا تھا مسیح انجیل کی زندگی آمیز طاقت ظاہر کرتا ہے یوحنا آنیوالے غضب کا بیان کرتا تھا یوحنا نے کوئی معجزہ نہیں دکھلایا مسیح بہت معجزہ دکھلاتا ہے (ف) نئے الہام کے ساتھ ہمیشہ معجزہ ہوتا ہے تاکہ خدا اپنی طاقت دکھلا کر اُسے قبول کراوے

(عبادتخانوں) یہہ جگہ جگہ عبادت خانے جو تھے سو لوگوں نے بابل سے آکر بنائے تھے جہاں دس آدمی کی بھی جماعت تھی وہاں عبادت خانہ بنانیکا دستور تھا شاید پیدایش ۱۸ باب ۳۲) کے موافق یہہ ہو یروشلیم میں چار سو پچاس عبادت خانے تھے اور یہہ وہ عبادت خانے نہ تھے جنکا ذکر (اعمال ۶ باب ۱۳) میں ہے بلکہ ان میں سبت کے دن اور عیدوں میں اور ہر ہفتہ کے دوسرے و پانچویں روز لوگ جمع ہوتے تھے اور دعا کرتے تھے اور کلام الہی سنتے تھے۔ اُنکا بڑا افسر سردار کہلاتا تھا (لوقا ۸ باب ۴۹ و ۱۳ باب ۱۴ و اعمال ۱۸ باب ۸ و ۱۷) اور انتظام عبادت خانہ اس سے متعلق تھا۔ دوسرا افسر بزرگ کہلاتا تھا (لوقا ۷ باب ۳ مرقس ۵ باب ۲۲ و اعمال ۱۳ باب ۱۵) تیسرا اُنمیں امام تھا یا قاری یہہ سردار کا بھیجا ہوا ایلچی یا سکرٹری تھا۔ چوتھا خادم تھا (لوقا ۴ باب ۲۰) یہہ شخص کتاب دینے والا اور جھاڑو دینیوالا اور دروازہ بند کرنیوالا تھا اور ایک چندہ لینے والا بھی ہوتا تھا۔ یہہ انتظام ایسا تھا جیسے ہم لوگوں میں خرچ کونسل ہے

ان عبادت خانوں میں جو کیاں بھی تھیں فقیہہ و فریسی پہلے کرسی غرور سے چاہتے تھے (متی ۲۳ باب ۶) مرد عورتوں سے الگ ہوکر بیٹھتے تھے ایک ممبر یا پلیٹ بھی وہاں ہوتا تھا اور چراغ بھی جلتے تھے اور ایک صندوق رہتا تھا جس میں پاک کتابیں رہتی تھیں وہاں گنہگاروں کو جماعت سے خارج کیا کرتے تھے اور کوڑے بھی مارتے تھے (متی ۱۰ باب ۱۷ و ۲۳ باب ۳۴ و اعمال ۲۲ باب ۱۹ و ۲۶ باب ۱۱) وہاں لڑکوں کو تعلیم دیجاتی تھی اور دینی مباحثے ہوتے تھے۔ جب دین عیسائی آیا تو مسیحیوں نے اپنے گرجوں کا انتظام انہیں عبادت خانوں کے نمونے پر بنایا تھا ہیکل کے نمونہ پر نہیں بنایا۔ پس مسیح انہیں عبادت خانوں میں تعلیم دیتا پھرا

۲۴ (۲۴) اور اسکی شہرت تمام سوریہ میں پھیل گئی اور سب بیماروں کو جو طرح طرح کی بیماریوں اور عذابوں میں گرفتار تھے اور دیووں اور مرگیہوں اور مفلوجوں کو اُس پاس لائے اور اُسنے انہیں چنگا کیا

مرقس ۱ باب ۲۶) پہلے اُسکی شہرت ملک صور فینی میں ہوئی پھر تمام ملک سوریا میں اور یہہ شہرت معجزوں کے سبب سے ہوئی اور ان معجزات سے اول اسکی قدرت ظاہر ہوئی دوئم رحم ظاہر ہوا سیوم یہہ معلوم ہوا کہ وہ روحانی نجات دینیوالا ہے اگرچہ کیسی ہی نفرتی بیماری ہوئی پر اسنے کسیکو رد نہیں کیا سب کو اچھا کیا کان سے ہاتھہ سے دلسے سب کی مدد کی (ف) دیوانوں سے مراد وہ بیمار ہیں جن میں دیو تھے اُن دیووں کی بابت لوگوں کے مختلف خیال ہیں اکثر اہل یورپ دیندار کہتے ہیں کہ دیو صرف اُسی عہد میں تھے اب دنیا میں نہیں ہیں ہمارے خیال میں یہہ تاویل بعید ہے اور تسلی بخش نہیں ہے ہم جانتے ہیں کہ دیو اب بھی ہیں البتہ جن ملکوں میں دین عیسائی کی روشنی پہونچتی

ہی وہاں نہیں پائے جاتے گمراہی اور تاریکی کے ملکوں میں اِن کی تاثیریں دکھلائی دیتی ہیں (دیکھو خروج ۱۵ باب ۲۶)

(۲۵) اور بہت سے لوگ گلیل اور دکاپولس اور یروشلیم اور یہودیہ اور یردن کے پار سے اُس کے پیچھے ہو لئے ۲۵

دکاپولس نام ہی اُن دس شہروں کا جو یونانیوں کی بستیاں تھیں

پانچواں باب

(۱) اور وہ لوگوں کو دیکھکر پہاڑ پر چڑھا اور جب بیٹھا اسکے شاگرد اس پاس آئے ۱

(پہاڑ پر چڑھا) مسیح کی خاص چار جگہ تھیں اول بیابان روزی اور آزمایش کے لئے - دویم پہاڑ دعا و نصیحت کے لئے اور آسمانی روحانی خوراک و تبدیل شکل اور آسمان پر جانے کے لئے سیوم کشتی جو کلیسیا کا نمونہ ہی تعلیم و معجزات کے لئے چہارم باغ دکھ اُٹھانے کے لئے = (ف ۱) (استثنا ۲۷ باب ۱۲ و ۱۳) کو دیکھو شریعت دو پہاڑوں پر سنائی گئی ایک برکت کا پہاڑ تھا دوسرا لعنت کا مگر انجیل میں صرف ایک پہاڑ ہی برکت کا نہ لعنت کا - تاہم شریعت بھی پہاڑ سے دی گئی انجیل بھی پہاڑ سے دیجاتی ہی ف ۲ (لوقا ۶ باب ۱۰) میں جو بیان ہی وہ یہہ نہیں ہی کیونکہ وہ بیان بیابان او میدان کا ہی یہہ بیان پہاڑ کا ہی یہہ عام لوگوں کو نصیحت ہی وہ خاص شاگردوں کے لئے تھی لوقا میں فقیہہ و فریسیوں کی نسبت ملامت کا ذکر ہی مگر چاہئے کہ پہلے انجیل سنائی جائے اور جب قبول نہ کریں تب ملامت ہو ابتدا میں بدون تعلیم سنائے ملامت کرنا لائق نہیں ہی اسلئے یہہ نصیحت اور نصیحت ایک نہیں ہیں پس وہ پہاڑ پر چڑھا اور صرف شاگرد ساتھ تھے اور اُنہیں یہہ باتیں سنائیں پر جب پہاڑ سے نیچے اُترا اور بھیڑ جانہ ہوئی تب اُنہیں بھی نصیحت دی دیکھو متی ۸ باب او ۹ باب (دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ نصیحت پہاڑی شاگردوں کو عہدہ رسالت بخشنے سے پہلے سنائی گئی پر (لوقا ۶ باب ۱۲ او ۱۷) سے ثابت ہی کہ وہ نصیحت بعد تقرر رسالت سنائی گئی تھی اسلئے یہہ اور وہ بیان دو ہیں لوقا میں جتنی برکت اُسیقدر افسوس کا بیان ہی مگر متی میں افسوس کا ذکر نہیں اسلئے یہہ اور وہ بیان دو ہیں (وہ لوگوں کو دیکھکر) - لوگوں سے وہی بھیڑ مراد ہی جس کا ذکر متی ۴ باب ۲۵ میں ہی (پہاڑ) سے وہ پہاڑ مراد ہی جو دریاے جلیل کے پاس ہی

(۲) اور وہ اپنی زبان کھول کے اُنہیں سکھلانے لگا اور کہا ۲

(زبان کھول کے) جسنے پہلے موسیٰ اور پیغمبروں کی زبان کھولی اب وہ اپنی زبان کھولتا ہے (عبرانی ۱ باب ۱ و ۲) حکمت پکارتی ہے (دیکھو امثال ۹ باب ۱) تیرے فرزند خدا سے تعلیم پاوینگے (یشعیاہ ۵۴ باب ۱۳) (ف ۱) خدا نے موسیٰ سے باتیں کیں پہاڑ کے چاروں طرف حد لگائی گئی تاکہ لوگ نہ آویں مسیح آدمیوں میں منہ کھول کے باتیں کرتا ہے اور بلاتا ہے کہ لوگ بہت نزدیک آویں موسیٰ اکیلا اور چھپا ہوا تھا مسیح شاگردوں کے بیچمیں ہے موسیٰ کی شریعت پتھر پر تھی وہ اپنی شریعت شاگردوں کے نرم دل پر لکھتا ہے خدا نے سیناپہاڑ پر گرج اور بجلی کے ساتھہ باتیں کیں مسیح نرم آواز سے زبان کھولتا ہے۔ (ف ۲) اب وہ زبان کھول کر تعلیم دیتا ہے اُسنے کبھی کبھی بغیر زبان کھولنے کے بھی تعلیم دی وہ صرف چال چلن سے جب برہ کی مانند ذبح ہونے کو گیا اپنی زبان نہ کھولی (ف ۳) سیناپر ہر حکم میں زندگی سے ناامیدی ہوئی یہاں زندگی بخش برکتیں دیتا ہے (ف ۴) یہاں پر توریت کے پورانے حکم تبدیل ہوجاتے ہیں اسطور سے کہ وہ نہ لوگوں سے کچھہ مانگتا ہے جیسے شریعت مانگتی تھی وہ صرف برکت کا مینہ برساتا ہے کیونکہ ابھی برکت کا وقت ہے لعنت کا وقت آویگا جو وہ کہیگا میرے پاس سے دور ہوجاؤ اے ملعونوں (متی ۲۵ باب ۴۱)

(۳) مبارک وے جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے

۳

یسوع جو موسیٰ کی مانند کہلاتا ہے اُس کا کلام دیکھو کہ کس مرتبہ کا ہے (استثناء ۱۸ باب ۱۵) آٹھہ مبارکبادیاں ہیں ایمانداروں کی آٹھہ صفتوں کے ساتھہ آٹھویں بات یہہ ہے کہ راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں اور راستبازی انہیں سات سے ہے جو اوپر مذکور ہیں پس نتیجہ یہہ ہوا کہ جن میں صفات ہفتگانہ ہیں وہ ستائے جاتے ہیں سات کا عدد کمال کا عدد ہے جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ کامل ستائے جاتے ہیں اس نصیحت میں سب الفاظ اور مضامین کتب سابقہ کے ہیں کوئی نئی بات نہیں ہے مگر یہہ کہ وہ خداوند تفسیر اور توضیح وعقدہ کشائی عجیب طور سے کرتا ہے نئی بادشاہت وہی پورانی بادشاہت ہے جسکی صورت بدل ہوئی ہے۔ ہر صفت دہ صفات ہفت گانہ سے یہہ نتیجہ ہے کہ فروتنی موجب سرفرازی ہے اور بلند مزاجوں کی پست حالی اُن کی مغروری کے سبب سے ہے۔ ہر صفت صفات ہفتگانہ میں سے گویا ایک ایک قسم کی برکت کا تخم ہے پس ہر برکت بدون اُس تخم کے کبھی پیدا نہ ہوگی کیونکہ یوں ہیں انتظام الٰہی ہے۔ برکت کی بھی دو قسمیں ہیں اول اسی جہان میں انہیں صفات سے دویم جہان آیندہ میں جلال کے ساتھہ۔ پھر یہہ کہ ہر صفت خلا چاہتی ہے تاکہ خدا سے ملایا وے

(دل کے غریب) یہہ ایماندار کی پہلی صفت ہے اور دین مسیحی کی ابجد کا اول حرف ہے (ف ۱) اگر کوئی آدمی اونچا گھر بنایا چاہے تو اسکو چاہئے کہ غربت کی زیادتی سے گہری بنیاد ڈالے۔ غریب اسلئے کہ ہمیشہ محتاج فضل کے ہیں خالی ہیں تاکہ مسیح سے بھر جاویں۔ کبھی کسینے بدون غربت خدا کو نہیں پایا (لوقا ۱۸ باب ۱۲ سے ۲۳) اگر یہہ صفت نہو تو مسیحی دولت نہیں مل سکتی جب یہہ ہووے تو پھر برکت ملسکتی ہے (مکاشفات ۳ باب ۱۷ و ۱۸ متی ۹ باب ۱۲ و ۱۳)

غریب وہ ہی جو مظلوم اور محتاج و مسکین اور ذلیل ہی (زبور ۴۰ باب ۱۷، یشعیا ۴۱ باب ۱۷) پر یہاں دل کی غربت کا ذکر ہی اور (لوقا ۶ باب ۲۰ و ۲۱) میں صرف غریب لکھا ہی۔ توریت میں خدا کے لوگ غریب کہلاتے ہیں نہ دنیاوی دولت کی نسبت بلکہ صرف دل کی غریبی مراد ہی (۶۹ زبور ۲۹ و ۳۳ یشعیا ۶۶ باب ۲ لوقا ۱۰ باب ۲۱) یعنی خدا کے سامھنے ہم محتاج ہیں اور ہمارے پاس کچھہ نہیں ہی اگرچہ دنیا کے سامھنے ہمارے پاس دولت ہو پر خدا کے آگے ہم محتاج ہیں۔ (ف ۲) اکثر دنیاوی غریب بھی ایمان میں دولتمند ہوتے ہیں (یعقوب ۲ باب ۵ و ۲ قرنتی ۶ باب ۱۰ مکاشفات ۲ باب ۹) اور یہہ بات اکثر پائی جاتی ہی کہ شریر لوگ اقبالمند ہوں (۷۳ زبور ۱۲) پر یہاں پر خداوند دل کی غربت کا ذکر کرتا ہی نہ علم و عقل و دولت کی غربت کا اور یہہ دلی غربت کا عکس ہی پس وہ خداوند جڑ سے کام شروع کرتا ہی غرور کو جو ساری بدی کا سرچشمہ ہی اُکھاڑتا ہی اسکے بعد فروتنی اور غربت پر بنیاد ڈالتا ہی تاکہ اور سب صفات آیندہ اس بنیاد پر قایم رہ سکیں اگر یہہ بنیاد نہ ہووے تو ہر بنیاد جو اُسپر ڈالی جاوے برباد ہوگی کیونکہ مغروری دوزخ میں اور فروتنی بہشت میں لیجانے کا وسیلہ ہیں (ف ۳) دیکھو جو دنیا میں بیعزتی کا باعث ہی یسوع اُسی کو برکت کا سبب بتلاتا ہی ہر آدمی برکت کا خواہاں تو ہی مگر راہ نہیں جانتا مسیح راہ ہی تخم اور پھل فضل اور جلال خدا سے ہمیں کچھہ نہیں ملسکتا مگر صرف اُسی یسوع کے وسیلہ سے۔ (آسمان کی بادشاہت) نہ دنیاوی کنعان کا ملک وہ تو یہودسے باتیں کرتا ہی جنکے باطل خیال یہہ تھے کہ مسیح دنیاوی بادشاہت دیگا۔ (کی ہی) نہ آئندہ ہوگی مگر حال میں ہی کیونکہ غربت دلی عین دولت آسمانی کا شروع ہی (ف ۴) اپنی حالت کی شناخت اول انسان پر واجب ہی (ف ۵) خدا ہم سے کچھہ لینا نہیں چاہتا مگر دینا چاہتا ہی پر جب تک ہم غریب نہوں اور اُسکی بخشش کے لئے دل کو مغروری سے خالی نہ کریں وہ نہیں دیسکتا اگر ایک چیز سے خلا ہو تو دوسری چیز سے ملا ہو (یوحنا ۱ باب ۹) کیونکہ یہہ صرف غریبوں کی میراث ہی (۶۸ زبور ۱۰) (ف ۶) ایت ۳ و ۱۰ کا انجام ایک ہی یعنی آسمان کی بادشاہت اسلئے کہ بنیاد اُن کی بھی ایک ہی ستائے جانے کی برداشت صرف دلی غربت سے ہی اسلئے ثمرہ برابر ہی

۴

(۴) مبارک وے جو غمگیں ہیں کیونکہ تسلی پاوینگے

(غمگین ہیں) نہ دنیاوی مصیبتوں کے سبب نہ موت احباب و نقصان اموال وغیرہ کے سبب بلکہ غمگیں ہیں اپنے گناہوں کے سبب اور دوسروں کے گناہوں کے سبب سے۔ پہلے قسم کا غم یعنی غم دنیاوی برکت کا سبب نہیں ہی بلکہ ہلاکت پیدا کرتا ہی پر جو غم خدا کے لئے ہی وہی برکت کا باعث ہی (۲ قرنتی ۷ باب ۱۰) بلکہ آنسو کی وادی میں سے آسمان کی راہ ہی (۸۴ زبور ۶) (ف ۱) اول غریبی ہی غریبی سے غمگینی پیدا ہوتی ہی غریبی فہم سے متعلق ہی پر غم لطیفہ دل سے علاقہ رکھتا ہی (ف ۲) اگرچہ غم دل پر ایک دُکھہ کی کیفیت لاتا ہی پر وہ جلد تمام ہوگا اور دفعتاً جاتا رہیگا (یشعیا ۶۰ باب ۸ و لوقا ۱۶ باب ۲۵) (ف ۳) جو لوگ اس پاک غم سے غمزدہ ہیں وہی صیہون کے

باشندے ہیں (یشعیا ۶۱ باب ۳) غم کا اجر تسلی ہی آنسو ان میں بونے ہیں جو خوشی میں کاٹتے ہیں (۱۲۶ زبور ۵) اور تسلی سے مراد آسمانی تسلی ہی جو انہیں ملیگی نہ دنیاوی کیونکہ وہ ناکامل اور چند روزہ ہی

(۵) مبارک وے جو حلیم ہیں کیونکہ زمین کے وارث ہونگے

اس آیت کا مضمون (۳۷ زبور ۱۱) سے نکلا ہی (ف) غربت و غم جب دل میں آتے ہیں تو اُن سے حلم پیدا ہوتا ہی نہ کوئی اور مزاج اور جب تک کہ یہہ دونوں صفتیں یعنی غریبی و غم دل میں نہوں تو حلم نہیں آسکتا اور یہہ حلم مسیحی مزاج ہی کیونکہ وہ حلیم تھا (متی ۱۱ باب ۲۹ و ۲ قرنتی ۱۰ باب ۱) اور ایسا حلیم کہ گالی کھاکر گالی نہ دیتا تھا (۱ پطرس ۲ باب ۲۳) مسیحی مزاج اسی حلم سے ظاہر ہوتا ہی (طیطس ۳ باب ۲ سے ۷) - حلم سے مراد یہاں پر حلم طبعی نہیں ہی بلکہ حلم تفضلی حقیقی مراد ہی (افسی ۴ باب ۲) اور یہہ حلم زود رنجی کی ضد ہی (۱ قرنتی ۶ باب ۷) غصہ کی راہ چھڑاتا ہی (رومی ۱۲ باب ۱۹) خدا کے سامھنے مومن کی زینت اور آرایش اس سے ہی (۱ پطرس ۳ باب ۴)

(زمین کے وارث) زمین سے مراد زمین کنعان ہی یہود کے لئے کیونکہ اُن سے اُس زمین کا وعدہ ہی اور سب عیسائیوں کے لیے جو حلیم ہیں یہہ دنیا اور وہ دنیا موعود ہی (۱ قرنتی ۳ باب ۲۱) کیونکہ جب غالب آئے تو سب کے وارث ہیں (مکاشفات ۲۱ باب ۷) (ف ۲) معلوم ہوا کہ زمین پر حکومت کرنا اہل حلم کا حق ہی خواہ اس جہان میں خواہ اُس جہان میں پر خدا کی بادشاہت اسی جہان پر ہوگی جسکے لئے ہمیشہ دعا کیجاتی ہی کہ تیری بادشاہت آوے پس جب وہ بادشاہت آویگی تو حلیم زمین کے وارث ہونگے - (ف ۳) زمین لینے والے لوگ زور آور اور جنگ جو ہوا کرے ہیں لوگ گمان کرتے تھے کہ مسیح بھی ایساہی ہوگا کہ زمین کو شریروں سے چھین لیگا پر وہ اس یہودی خیال کی جڑ اس تعلیم میں اُکھاڑتا ہی اور فرماتا ہی کہ زمین کی وراثت حلم سے حاصل ہوگی زور آور جسمانی لڑائی سے نہیں اور یہہ آنیوالے جہان میں ہوگا کیونکہ یہہ جہان مردوں کا ہی

(۶) مبارک وے جو راستبازی کے بھوکھے اور پیاسے ہیں کیونکہ آسودہ ہونگے

راستبازی کے بھوکے پیاسے وہ ہیں جو شریعت الٰہی کی عین موافقت چاہتے ہیں اسکے لئے آہ کھینچتے ہیں اور بکمال شائق ہیں (۴۲ زبور ۱ و ۱۱۹ زبور ۲۰) (ف) بھوکھہ پیاس جسمانی سرشت کی بڑی خواہش ہی بیماری میں بھوکھہ نہیں لگتی اسیطرح باطنی انسان جب بیمار ہی اُسے بھوکھہ نہیں لگتی و جب اُسے بھوکھہ لگے تو یہہ اُسکی صحت کا نشان ہی - حکایت لشب نصف امبروز صاحب کہتے ہیں کہ جب میں اپنے گناہوں کے لئے خوب رو یا تب مجھے تلاش راستی کی بھوکھہ پیاس پیدا ہوئی

(آسودہ ہونگے) یہہ وعدہ ہی اگرچہ موافق حاجت کے اس جہان میں بھی سیری ہی توبھی کامل طورپر آنیوالے جہان میں سیری ہوگی (دیکھو ١٧زبور ١٥ و ٢ پطرس ٣ باب ١٣) (ف ٢) یہہ چار صفات یعنی غریبی وغم الہی اور حلم اور بھوکھہ راستی کے متلاشی حق کی صفتیں ہیں اُن میں انسان اپنی حاجت سے واقف ہوتا ہی باقی آیندہ صفات اُن اشخاص کے ہیں جنہوں نے کچھہ پایا ہی

(٧) مبارک وے جو رحم دل ہیں کیونکہ اُن پر رحم کیا جائیگا

رحم دل وہ لوگ ہیں جنکے دلسے رحم نکلتا ہی راستبازی سے رحم پیدا ہوتا ہی (ف) رحم دل ہونا مسیحیت کی بڑی علامت ہی جب ہمپر رحم ہوا ہی تو ضرور ہم دوسروں پر رحم کرینگے دیکھو متی ١٨ باب ٢٣ سے ٢٥ و ٥ باب ٢٣ سے ٢٤ و ٦ باب ٥ العیقوب ٢ باب ١٣ قلسی ٣ باب ١٣ و افسی ٤ باب ٣٢ و لوقا ٦ باب ٣٧ و یعقوب ٥ باب ٩ ان آیات میں رحم کا بیان خوب ہوا ہی (ف ٢) محتاج رحم صرف مسیح کی صلیب ہی جسپر صلیبی رحم ہوا وہ ضرور رحم کریگا (ف ٣) رحم سے معافی ہی متی ٦ باب ١٤ رحم سے احتیاج دفع ہوجاتی ہی (امثال ١٩ باب ١٧) رحم سے حفاظت الہی اور استقامت دینی حاصل ہوتی ہی (٤١ زبور ١ سے ٣ (ف ٤) رحم مسیح کی باطنی صورت ہی جس میں مسیح رحم کو دیکھتا ہی اُس میں وہ اپنی صورت پاتا ہی پس وہ اپنی صورت سے کبھی مُنہہ نہیں موڑ سکتا۔ ان پر رحم کیا جائیگا۔ آنیوالے جہان میں (متی ٢٥ باب ٣٤ سے ٤٠ تک) یہہ رحم کی کامل شکل ہی جو پوری ہوگی اور اس جہان میں بھی رحم کیا جاتا ہی دیکھو (٢ تمطاؤس ١ باب ١٦) اس جہان میں بھی ہم رحم کے محتاج ہیں تاکہ عنایات اور نعمات سابقہ کو اُسکے وسیلہ سے تھانبھے رہیں (٩٤ زبور ١٨) وہ عمر بھر ہمارے شامل حال رہے (٢٣ زبور ٦) اور ہمیں چار طرف سے گھیرے رہے (٣٢ زبور ١٠) اور حفاظت کرے (٦١ زبور ٧ امثال ٢٠ باب ٢٨) اور ایسی حفاظت کرے کہ ابدی زندگی تک پونہچ جاویں (یہودا آیت ٢١)

(٨) مبارک وے جو پاک دل ہیں کیونکہ خدا کو دیکھیں گے

پاک وہ لوگ ہیں جنکے دلوں میں پاکیزگی ہی یعنی جنکے دلوں میں شرارت کی نجاست نہیں ہی عہد عتیق کے درمیان ہمیشہ ظاہری اور باطنی پاکیزگی میں فرق سنایا گیا ہی کہ یہہ دو چیزیں ہیں پر خدا کو باطنی پاکیزگی پسند ہی ہم یہہ نہیں کہتے کہ ظاہری پاکیزی کی محض ناچیز ہی پر یہہ کہتے ہیں کہ بدون باطنی کے وہ ناچیز ہی خدا کی رضا قدرے صرف باطنی سے حاصل ہوتی ہی (١ اصموئیل ١٦ باب ٧) (ف) باطنی پاکیزگی کامل طور پر اس زندگی میں محال ہی اسلئے لوگ اس زندگی میں خدا کو نہیں دیکھہ سکتے کیونکہ اسکے دیکھنے والے میں پاکیزگی شرط ہی اور جب شرط نہ ہوتی تو مشروط بھی نہیں ملتا ایماندار لوگ اس جہان میں مسیح کے وسیلہ گناہ سے اور گناہ کی سزا سے الگ کیے جاتے ہیں توبھی گناہ کے بدن میں سکونت کرتے ہیں پر انتقال کے بعد گناہ کے بدن کو بھی چھوڑتے ہیں اور کامل پاکیزگی میں داخل ہوتے

ہیں تب خدا کے دیکھنے کے لایق ٹھہرتے ہیں دیکھو خروج ۳۳ باب ۲۰ و ایوب ۱۹ باب ۲۶) - (ف ۲) اگرچہ یہہ حال ہی توبھی جسقدر دل کی پاکیزگی اس جہان میں حاصل ہوتی ہی اُسیقدر خدا کی معیت اور قربت اور اسرار کا انکشاف اور وعدوں پر بھروسا اور عبید کا خوف پیدا ہوتا ہی (دیکھو پیدائش ۵ باب ۲۴ و ۶ باب ۹ و ۷ ایاب ۱ و ۱۰ باب ۱۵ و ۲۷ زبور ۴ و یشعیا ۳۸ باب ۳) (ف ۳) دیکھو مسیح کو جسمیں الوہیت اور انسانیت مجتمع ہیں ناپاک دل لوگ نہیں پہچانتے اور جب وہ اس زمین پر تھا اسکو فقیہوں اور فریسیوں نے نہ پہچانا اسلئے کہ اُن میں ظاہری پاکیزگی تھی پر دل کی نہ تھی پر جن میں دل کی پاکیزگی تھی انہوں نے اُسے پہچانا (ف ۴) شاید کوئی کہے کہ اول شناخت چاہیئے تاکہ دل پاک ہو اول پاکیزگی اُسکے بعد شناخت تو جاننا چاہیے کہ اول انسان کو اُسکی باطنی تمیز گناہ سے الزام دے ہی اور ایمان پر اُبھارتی ہی جب ایمان آیا تو اس سے دل پاک ہوتا ہی پھر وہ شخص شناخت میں بھرتا جاتا ہی دیکھو اعمال ۱۵ باب ۹ و عبرانی ۱۰ باب ۲۲ و ۹ باب ۱۴ اور ایوحنا ۱ باب ۷) (ف ۵) جسنے بدی کی خدا کو نہیں دیکھا (۳ یوحنا ۱۱ و ایوحنا ۳ باب ۶) قیامت کے دن ناپاک لوگ مسیح کو جو انسان ہی اور انصاف کرنیوالا ہی دیکھینگے مگر ایماندار لوگ اُسکی الوہیت کو بھی دیکھینگے (مکاشفات ۱ باب ۷) -

(ف ۶) دیدار سے انسان ستبدل بہ صورت خدا ہوجاتا ہی (۲ قرنتی ۳ باب ۱۸ و ۱۷ زبور ۱۵ و مکاشفات ۲۲ باب ۳ و ۴ و ایوحنا ۳ باب ۲)

(ف) جب کہ پاک دل لوگ خدا کو دیکھینگے تو اسکی نقیض یعنی ناپاک دل لوگ خدا کو نہ دیکھینگے صحیح اور درست ہی دیکھو عبرانی ۱۲ باب ۱۴) -

(ف) آیت ۴ میں دلکی غریبی کا اجر یہہ تھا کہ انسان احاطہ بادشاہت میں داخل ہوجاوے پر جب دل کی پاکیزگی ہوئی تو وہ اب آسمانی بادشاہت کے سلطانوں کے سلطان کو دیکھتا ہی یہہ اجر بڑا ہی اسیطرح درجہ بدرجہ مسیحی لوگ ترقی کرتے ہیں

۹ (۹) مبارک وے جو صلح کار ہیں کیونکہ خدا کے فرزند کہلائینگے

(صلح کار) - نہ صرف وہ لوگ ہیں جو صلح چاہتے ہیں بلکہ صلح کا باعث ہیں - اصل میں خدا صلح کار ہی جب مسیح نے صلیب کے وسیلہ خدا اور آدمیوں کے درمیان صلح کی تب خدا کا نام صلح کار ظاہر ہوا (عبرانی ۱۳ باب ۲۰) - اور مسیح کا نام صلح کا شہزادہ ہی (یشعیا ۹ باب ۶) اور روح القدس ہونے کی روح ہی اسکا نام صلح کی روح ہی (رومی ۸ باب ۱۵) پر یہہ صلح جو باپ بیٹے اور روح القدس کی صفت ہی انسانی فہم سے باہر ہی (۲ قرنتی ۱۹ باب ۲۰) پس جب کہ انسان اس صلح کو خود پاتا ہی وہ اوروں کو صلح میں ملاتا ہی باپ کا کام کرتا ہی اُس نے خدا کی صورت پائی ہی اسلئے فرزند کہلاتا ہی بعد پاکیزگی دل کے صلح کا ذکر ہی کیونکہ وہ اُس سے بھی بڑی چیز ہی اور اُسکا اجر یہہ ہی کہ خدا کے فرزند کہلائینگے سب اجروں سے بڑا ہی کیونکہ بادشاہ کے گھر میں سب سے زیادہ عزت بادشاہ کا بیٹا پاتا ہی (ف) صلح ساتویں برکت ہی جیسے خدا کا سبت ساتویں دن ہی اس میں بھی کچھہ مناسبت ہی (ف ۲) (ایمطاؤس ۶ باب ۱۵) وغیرہ میں خداوند یسوع کا نام مبارک لکھا ہی مسیح ایک خاص الخاص مبارک تھا کیونکہ اس میں یہہ سات صفتیں معہ اپنے اجروں کے کامل طور پر جمع تھیں یعنی

غریبی غمگینی حلم راستی کی بھوکھ پیاس رحم دلی صلح کاری پس مسیح کی تعلیم کا شروع اُن سات صفات سے ہی بدون انکے اسکی ساری تعلیم انسان کو نظر نہیں آتیں اگرچہ وہ کیسا ہی دنیاوی عالم فاضل کیوں نہو جب تک وہ ان علم الٰہی کے اصولوں میں سے کچھ حصہ نپاوے وہ مسیحی تعلیم کی قدر نہیں جانتا خاص واعظوں کو اور اُن لوگوں کو جو سچے عیسائی ہوا چاہتے ہیں ان باتوں میں زیادہ فکر کرنی چاہیے اور لازم ہی کہ ہر خادم دین متلاشیوں کے دلوں میں اور جماعت کے درمیان اِن سات صفات کی بڑی ہوشیاری سے مضبوط بنیاد ڈالے اور یہہ جو بعضے عیسائی مسیح میں ترقی سے محروم رہتے ہیں اسکا یہی سبب ہی کہ ان صفتوں کے ساتھہ اُنکی روحانی بنیاد نہیں ڈالی جاتی کیونکہ یہہ دین مسیحی جڑیں ہیں پر انکو ڈالیاں اور پتے یاد کرائے جاتے ہیں جو وہ مُنہ سے یاد کر لیتے ہیں اور جڑیں وہی پرانے خمیر کی قایم رہتی ہیں

(۱۰) مبارک وے جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں کی ہی

(ستائے جاتے) آیت ۹ میں خدا کے فرزند ہوئے تھے جب فرزند ہوئے تو فوراً ستائے جانے کا ذکر آیا پس وہ بتلاتا ہی کہ ان صفات والا شخص دنیا کی طرف سے کیا پاویگا یعنی ستایا جانا دیکھو (مکاشفات، باب ۹ و ۱۲) - (ف) کیا سبب ہی کہ ایسے بھلے لوگ ستائے جاویں جواب یہہ ہی کہ دنیا کے لوگ بدکار ہیں اور جو بدی کرتا ہی وہ روشنی کا دشمن ہی (یوحنا ۳ باب ۲۰ و ، باب ، و ۱۵ باب ۱۹ و ۲ تواریخ ۸ باب ،) اور اسلئے کہ یہہ صفات دنیا کے مخالف ہیں - اسکی غریبی انکی مغروری کے مخالف ہی اور اسکا الٰہی غم اُن کی دنیاوی خوشی کا عکس ہی اسیطرح حلم تند مزاجی کا اور راستبازی کی طلب خود غرضی کے مخالف ہی رحم سنگدلی کا اور پاکیزگی جسم کی خواہشوں کا اور صلح بغاوت کا عکس ہی پس جبکہ اِن کے درمیان مخالفت ہی - ہر کوئی اپنے مخالف کو پسند نہیں کرتا اسلئے وہ انہیں ستاتے ہیں اور جو نکہ اُن کے پاس ستانے کے ہتھیار ہیں اسکے پاس ستانے کا ایک بھی ہتھیار نہیں ہی اسلئے یہہ ستایا جاتا ہی اور ستاتا نہیں - دیکھو جنہیں خداوند مبارک کہتا ہی لوگ انہیں ستاتے ہیں پر مبارک وہ ہی جو شخص اُن سات صفات کے سبب ستایا جاوے نہ کسی اور بات کے سبب - آسمان کی بادشاہت انکی ہی - یہہ تو صفت اول کا اجر تھا جو ادنی تھی اسکا سبب یہہ ہی کہ وہ لوگ ستائے جاتے ہیں اُن صفات کے سبب جو غریبی میں سے نکلی ہیں پس جڑ کی تاثیر پھلوں میں ظاہر ہی

(۱۱) مبارک ہو تم جب میرے واسطے تمہیں لعن طعن کریں اور ستاویں اور ہر طرح کی بری باتیں جھوٹھ تمہارے حق میں کہیں

(لعن طعن) - روبرو کیجاتی ہی نہ غیبت میں اسلئے اسکا دکھہ بہت ہی دیکھو (مرقس ۱۵ باب ۳۲) میں مسیح کو وہ بدوا انہوں نے طعن کیا

(ف) آیت دس میں فرمایا گیا کہ راستبازی کے لئے ستائے جاتے ہیں یہاں ارشاد ہی کہ میرے لئے ستائے جاتے ہیں اسکا مطلب یہہ ہے کہ میں راستبازی ہوں جسنے مجھے قبول کیا راستبازی کو پایا میں راستبازی مجسم ہوں اور عین راستبازی ہوں دیکھو (مرقس ۱ باب ۲۴ و اعمال ۳ باب ۱۴ و مکاشفات ۳ باب ۷) سوای مسیح کے کسی مقدس نے کبھی نہیں کہا کہ میرے لئے ستائے جاتے ہیں یہہ تعلیم بھی اسکی ذات میں ایک بلند خصوصیت ظاہر کرتی ہی

۱۲ (۱۲) شادمان ہو اور خوشی کرو کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہی اسلئے کہ انہوں نے نبیوں کو جو تم سے آگے تھے اسیطرح ستایا ہی

(شادمان ہو اور خوشی کرو) - لوقا میں ہی جھلو (لوقا ۶ باب ۲۲ و ۲۳) گویا باطنی خوشی کے سبب وہ ستائے جانے کا غم ناچیز ہی (اعمال ۵ باب ۴۱ و ۱۶ باب ۲۵ و ۱ پطرس ۴ باب ۱۴) - (ف) ستائے جانے کا غم نہ کھانا بلکہ بجائے اُس غم کے خوشی دل میں پانا جو اس جہان کی عادت کے برخلاف ہی یہ کسی اور سبب دنیاوی سے نہیں ہوسکتا مگر صرف مسیح پر نظر ٹھہرنے سے یعنی صرف اسی کی ذات میں یہہ خوبی نظر آتی ہی کہ ہم اُسکے سبب دکھوں میں بھی خوشی سے اُچھلیں - (نبیوں کو الخ) - چونکہ تم نبیوں کی پیروی کرتے ہو اسلئے اُن کا اجر پاؤگے جو بڑا اجر ہی - لفظ اسیطرح دلالت کرتا ہی کہ اگلے پیمبر جو ستائے گئے صرف مسیح کے لئے ستائے گئے جیسے اب تم میرے لئے ستائے جاتے ہو اسیطرح وہ بھی میرے لئے ستائے جاتے تھے (عبرانی ۱۱ باب ۲۶) یہاں سے وہ اپنی الوہیت پر اشارہ کرتا ہی (ف ۲) یہہ مخالفت اور تکلیف کچھہ نئی بات نہیں ہی بلکہ زمانہ سابق سے چلی آئی ہی (یرمیا ۲۰ باب ۲ و ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۱) اور کہتے ہیں کہ یشعیا پیغمبر آرے سے چیرا گیا (ف ۳) یہہ بڑا بدلا جو آسمان پر ہی اسلئے نہیں ہی کہ وہ ہماری جو ستائے جاتے ہیں اجرت اور مزدوری ہی نہیں بلکہ محض فضل کی راہ سے ہی جو مسیح کے وسیلہ سے ہم پاوینگے (متی ۲۰ باب ۱۵)

۱۳ (۱۳) تم زمین کے نمک ہو پر اگر نمک بگڑ جاوے تو وہ کس چیز سے مزہ دار کیا جاوے وہ کسی کام کا نہیں سوای اسکے کہ باہر پھینکا اور آدمیوں کے پاؤں تلے روندا جاوے

(تم زمین کے) - اب تم خاص عیسایوں کا ذکر ہی پہلے اُسنے عام طور سے مبارک لوگوں کے اوصاف بیان کئے اب فرماتا ہی کہ وہ لوگ تم ہو اور صفات مذکور کے سبب نمک کا وصف تم میں آگیا ہی نمک بہت سی زیادہ مزہ دار چیز ہی جس چیز میں داخل ہوتا ہی اُس میں اپنا مزہ کردیتا ہی سڑنے سے بچاتا ہی اسیطرح تم دنیا کو مزہ دار کرتے ہو بد بو سے بچاتے ہو (ف ۱) اگر عیسائی نہ ہوتے تو تمام بگڑ جاتے سچے عیسایوں کے اقوال اور افعال دنیا کو بگڑنے نہیں دیتے اُسکو مزہ دار کرتے ہیں (ف ۲) طوفان سے آگے ساری دنیا بگڑ گئی

(پیدایش ۶ باب ۱۱ و ۱۲) طوفان کے بعد لوگوں کا یہہ حال مذکور ہی (پیدایش ۸ باب ۲۱) داؤد اپنے عہد میں دنیا کا یہہ حال بتلاتا ہی (۱۴ زبور ۲ و ۳) پھر دیکھو (یسعیاہ ۱ باب ۴ و ۶ و ایوب ۱۵ باب ۱۴ و افسی ۲ باب ۲ و ۳ و طیطس ۳ باب ۳) ایسی بری حالت میں خدا نے دنیا کو یہہ علاج دیا کہ مسیح کے شاگرد ان میں حاضر ہوں مطلب یہہ ہی کہ ابتدا سے آجتک خدا کے تھوڑے سے لوگ دنیا کے لاکھوں شریروں میں حاضر ہوکر اُنکی بہتری کا باعث ہوتے رہے ہیں دیکھو (پیدایش ۱۸ باب ۲۶ سے ۳۲ تک و یرمیاہ باب ۱) (ف ۳) حکم تھا کہ ہر قربانی نمک سے نمکیں ہو (احبار ۲ باب ۱۳ و مرقس ۹ باب ۴۹) ابتدا سے آج تک سارے ملکوں میں نمک عہد کا نشان رہا اور اسی سبب لوگ نمک حلال اور نمک حرام مشہور ہوئے (ف ۴) نمک سے الیشاع نے پانی کو شیریں کیا (۲ سلاطین ۲ باب ۲۰) (ف) زخم پر نمک ڈالنے سے بُرا درد ہوتا ہی اسواسطے عیسائی لوگ شریروں کو بُرے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ شریروں کے دلوں میں صحت نہیں ہی اسلئے وے عیسائیوں کو ستاتے ہیں

تم دنیا کے نمک ہو یعنی ساری دنیا کی تم سے ساری زمین مزہ دار ہوگی یہہ مسیح کا فرمانا درست ہوگیا دیکھو سارا انگلستان عیسائیوں سے مزہ دار ہوگیا اور ہر جگہہ اُنکا خمیر سرایت کرتا جاتا ہی اگرچہ وہ عیسائی نہ ہوں توبھی عیسائی لوگوں کے اچھے اقوال اور افعال کا چرچہ اُن میں سرایت کرتا جاتا ہی عیسائی لوگ ذلیل اور حقیر کوڑے کی مانند ہیں (۱ قرنتی ۴ باب ۹ سے ۱۳) توبھی نمک کے مانند تاثیر کرتے ہیں

(پر اگر نمک بگڑ جاوے) چاہیے کہ عیسائی لوگ حقیقی عیسائی ہوں نہ صرف ظاہری اگر وہ مسیحی تعلیم پاکر بھی سچائی کو نہ پہنچے تو اب کون سی چیز ہی جس سے وہ مزہ دار ہونگے اب کچھہ باقی نہیں رہا (مرقس ۹ باب ۵۰) دوسرے لوگ نمکین کر نہیں سکتے مگر صرف عیسائی دنیا کو نمکین کر سکتے ہیں اگر وہی بگڑ گئے تو وہ سب سے زیادہ خراب ہیں۔ عام اشخاص اگر گر جاویں تو کچھہ مضایقہ نہیں ہی لیکن اگر علم دین اور بزرگ اشخاص شرارت کریں تو وہ [illegible] (وہ نمک جو بگڑ گیا جہاں ڈالا جاوے وہاں زرخیزی اور روئیدگی نہیں ہوتی اسلئے اسکو سڑک میں ڈالتے ہیں جہاں زراعت نہیں کیجاتی بلکہ پامال کیا جاتا ہی (عبرانی ۶ باب ۴ سے ۶ تک) ایسے لوگ نہ صرف بادشاہت ہی سے خارج کئے جاتے ہیں (متی ۸ باب ۱۲) و ر صرف باہر کے اندھیرے میں ڈالے جاتے ہیں (متی ۲۲ باب ۱۳) بلکہ لوگ اُنہیں پامال بھی کرتے ہیں جو نہایت ذلت کی بات ہی (ف ۵) دیکھو شریر عیسائی جو طرح بطرح کی شرارت میں پھنستے ہیں اور اپنا نام عیسائی رکھکے غیر قوموں سے بھی زیادہ بدکاری کرتے ہیں ایسے خراب خستہ حال رہتے ہیں بعضے دنیاوی دولت کے سبب اگرچہ دنیاوی لوگوں میں عزت سے جھوٹھی خوشی میں رہتے ہیں توبھی سمجھہ دار غیر قوموں کے سامھنے اور خدا اور فرشتوں کے اور مقدسوں نظروں میں ذلیل اور حقیر اور نفس کے بندے خیال کئے جاتے ہیں اور وہ جو بید ولت ہیں ہندوستان میں کلکتہ سے پشاور تک ذلت کے ساتھہ بھیکھہ مانگتے پھرتے ہیں انگریزوں کے دروازوں پر پادریوں کے گھروں پر آکر اپنا حق جتلاتے ہیں کہ ہم عیسائی ہیں اور آپ ہمکو نہیں دیتے اور جب کوئی خداترس اُنہیں

کچھہ دیتا ہی تو غیر قوموں کی سرا ے میں جاکر شراب پیتے افیون کھاتے یا چرس اور مدک اُڑاتے ہیں اور زناکاری بھی کرتے ہیں اگر اُنہیں نصیحت کرو تو غصہ میں آکر لڑائی کے لئے طیار ہوجاتے ہیں اُن سے پنڈ چھڑانا مشکل ہی وہ طرح طرح فخر بیان کرتے ہیں عزت ڈھونڈھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ ہم بگڑے ہوئے نمک ہیں جو سڑکوں میں پامال کرنے کو ڈالے گئے ہیں اُن میں کوئی عیسائی کی علامت نہیں ہی صرف یہہ کہ اُنکا کوئی انگریزی نام ہی اور وہ مسیح کو خدا کا بیٹا مُنہ سے کہتے ہیں اور کوئی انگریزی چھپا ہوا کپڑہ اسلئے بدن پر رکھتے ہیں کہ لوگ اُنہیں عیسائی جانیں اور غریب قوموں کو وہ کپڑا دکھلاکر دھمکاویں اور ریلوے پر چوکیداروں میں عزت پاویں پر مسیحی ہونے کے لئے جو صفات ہفگانہ ادیر مرقوم ہیں ایک بھی اُنمیں پائی نہیں جاتی وہ اسطرح ٹھوکریں کھاکر مرجاتے ہیں اور غیر قوموں کو بعوض اسکے کہ مزہ دار کرتے زیادہ بدمزہ کرتے ہیں کہ ان کے سبب دین مسیحی کی حقارت اور سچے عیسائیوں کی بعزتی ہوتی ہی اور جب تعلیم مسیحی کی عمدگیت اور سچے عیسائیوں کے اوصاف بازاروں میں سنائے جاتے ہیں تو جاہل لوگ اُن بدکار جھوٹے عیسائیوں کو نمونہ میں لاکر کہتے ہیں کہ کیا یہی عیسائی ہیں جنکی تم تعریف کرتے ہو پس ناظرین کو چاہئے کہ اِس وقت خوب غور کرلیں کہ وہ بگڑا ہوا نمک ہی جو پامال ہوتا ہی

۱۴ (۱۴) تم دنیا کی روشنی ہو وہ شہر جو پہاڑ پر بسا ہی چھپ نہیں سکتا

(تم دنیا کی روشنی ہو) یوحنا اصطباغی سب سے بڑا پیغمبر تھا اُسے نور نہیں کہا گیا مگر ایک چراغ بتلایا گیا ہی (یوحنا ۱ باب ۸ و ۵ باب ۳۵) کیونکہ دنیا کا نور ایک لقب ہی خداوند مسیح کا (یوحنا ۸ باب ۱۲ و ۹ باب ۵ و ۱ باب ۴ و ۹ و ۱۲ باب ۳۵ و ۳۶) یہاں پر خداوند اپنا لقب اپنے شاگردوں کو دیتا ہی حقیقی نور مسیح ہی پر اُسکے شاگرد اُس سے نور لیکر آگے دیتے ہیں جیسے سورج سے چاند اور ستارے نور پاکر چاندنی پھیلاتے ہیں (افسی ۵ باب ۸)۔ (ف ۱) نمک سے مراد باطنی اندرونی روحانی تاثیر اور نور سے مراد باہر کی جلالی تاثیر ہی دیکھو (متی ۱۳ باب ۳۱ و ۳۳) اِن آیات میں درخت اور خمیر کی مثال ظاہر کرتی ہی کہ اندرونی اور بیرونی تاثیرات دو قسم کی ہیں اور عیسائیوں میں یہہ دونوں تاثیریں چاہئیں اور وہ ان دونوں تاثیروں سے دنیا کو نمکین اور روشن کریں (ف ۲) مسیح ہمیشہ نور ہی عیسائی لوگ باہر سے نورانی ہیں سو بھی چند روز کے لئے اس دنیا میں چمکتے ہیں پھر مرجاتے ہیں پر وہ نور حقیقی ہمیشہ رہتا ہی ۔ وہ شہر یروشلم شہر پہاڑ پر بسا ہی اور روحانی یروشلم جو ہی وہ سب سے اوپر ہی (اشعیا ۲ باب ۲ گلاتی ۴ باب ۲۶)۔ یہاں شہر سے مراد کلیسیا ہی جو پہاڑ پر بسی ہی مسیح پہاڑ ہی (۱ قرنتی ۱۰ باب ۴) پس کلیسیا جو مسیح پر قایم ہی چھپ نہیں سکتی اسکے کام اور جلال بسبب اُسکی بلند مقامی کے خود بخود ظاہر ہونگے

۱۵ (۱۵) اور چراغ جلاکے پیمانے کے تلے نہیں بلکہ چراغدان پر رکھتے ہیں تب سب کو جو گھر میں ہوں روشنی دیتا ہی

چراغ جلانے سے مطلب روشنی دینا ہی اگر کوئی شخص جلا کر پیمانہ یا پیالہ کے نیچے چھپاوے تو چراغ سے کیا فایدہ ہی چاہئیے کہ چراغدان پر رکھے تاکہ گھر میں روشنی ہو یہہ ایک مثال ہی

(۱۶) اسیطرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامھنے چمکے تاکہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھیں اور تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہی ستایش کریں

(اسیطرح) جبکہ تمہیں مسیح نے روشن کیا ایسا کہ تمہیں دنیا کی روشنی قرار دیا تو چاہئیے کہ تم ظاہر ہو جاؤ اور تمہاری روشنی آدمیوں کے سامھنے چمکے تاکہ اُس روشنی کے وسیلہ وہ لوگ جو اندھیرے میں بیٹھے ہیں روشن ہوں اور اپنے افعال اور اقوال اور خیالات کے نقصان اور خوبی کو دریافت کریں۔ (ف ۱) عیسائیوں کو مثل صوفیوں کے گوشہ نشین ہو کر صرف دل کی صفائی تلاش کرنا یا جنگلوں میں الگ ہو کر دعا اور روزے میں مجاہدہ کرنا جائز نہیں ہی کیونکہ مسیح کے مطلب کے برخلاف ہی وہ آدمیوں کا اُنکو بھیجنا چاہتا ہی تاکہ نور بخشیں۔ (ف ۲) جب کوئی شخص عیسائی ہوتا ہی اور بپتسما پاتا ہی اگر وہ تعلیم طلب ہی تو چاہئیے کہ تھوڑے عرصہ تک جبتک انجیل کی باتیں نہ سیکھے پادریوں کی خدمت میں مشنوں میں اور بعد تعلیم ضروری کے اُسکو ان کے پاس رہنا نہ چاہئیے ضروری کہ اپنے لوگوں میں جو غیر قوم میں چلا جاوے اور اپنی روشنی اُنکے درمیان پھیلاوے اور جانے کہ مسیح نے مجھے اِنکے لئے چراغ بنایا ہی دیکھو اگر نمک کان میں رہے یا کھانے کے نزدیک رکھا رہے تو وہ کھانے میں مزہ پیدا نہیں کرسکتا چاہئیے کہ کھانے میں سرایت کرے پس دنیا داروں میں تاثیر کرنا اور اُن کی تاثیر آپ نہ لینا عیسائی کا فرض ہی (تاکہ تمہاری) یعنی یہہ روشنی اُنکے درمیان ظاہر کرنا ریاکاری کے لئے نہ ہو ورنہ وہ سزا جو ریاکاروں کے لئے ہے اُٹھانی ہوگی محض جلال الٰہی کے لئے یہہ روشنی ظاہر کیجاوے دے تمہارے کام دیکھیں اور تمہاری تعریف نہ کریں بلکہ خدا کی جسکی انجیل کی تاثیر نے تمہیں ایسا بنایا ہی تم ضرور بدکار اور بُرے لوگ تھے انجیل نے اور مسیح نے بھلا بنایا ہی (ف ۳) عیسائی ہونا صرف اقرار و اعتقاد اور دعا اور کتاب پڑھنا ہی نہیں ہی مگر الٰہی صفات کا انسان میں مجسم ہونا ہی جیسے مسیح میں الوہیت مجسم ہوئی پر ویسی ہی خدا کی صفتیں تمہاری انسانیت کے ساتھہ مجسم ہوں اور یہہ بیان صرف حواریوں کے لئے نہیں ہی بلکہ سب عیسائیوں کی یہی عیسائیت ہی

(۱۷) یہہ گمان مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابیں منسوخ کرنے آیا منسوخ کرنے نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں

وہ فرماتا ہی کہ میں نئی باتیں نہیں سکھلاتا وہی پورانی باتیں بحال کرتا ہوں جنکو تم نے درست طور پر نہ سمجھا اُنہیں کی توضیح کرتا ہوں تم نے اپنی حدیثوں اور اقوال کی آمیزش سے گوشت کو سخت ہڈی بنا دیا ہی خدا کی خالص باتیں تمہارے ہاتھہ سے نکل گئیں وہی خالص

سو نا تمہیں دکھلاتا ہوں یہہ گمان بھی نکرو کہ میں پورانے کو منسوخ کرنے یا انہیں دیتا ہوں نہیں وہی پورانی باتیں ہیں جنہیں پورا کرنے آیا ہوں توریت یا نبیوں کی کتابیں یعنی کل پورا عہد نامہ (متی ۷ باب ۱۲ و اعمال ۳ باب ۱۵)- گویا فرماتا ہی کہ جس چٹان پر تمہارے قدم قایم ہیں یعنی عہد عتیق میں اُسے برباد کرنے نہیں آیا یہہ خطاب دینداروں کی طرف ہی (**ف**) مسیح خداوند صرف شیطان کے کام اور گناہ کو نیست کرنے آیا ہی اور کسی اچھی بات کے بگاڑنے کو نہیں آیا (عبرانی ۲ باب ۱۴) جو اچھا ہی مسیح اُسے سرفرازی بخشتا اُسے رد نہیں کرتا- (پوری کرنیکو) اپنی زندگی میں اپنی تعلیم یعنی اعمال سے شریعت کو پورا کرتا ہی اقوال سے اسکی تشریح کرتا ہی پس وہ سارے نقشہ کی کامل خانہ پوری کرنے آیا ہی گویا توریت غنچہ تھا انجیل پھول ہی یا توریت خوشہ تھا انجیل دانے ہیں توریت نے اجمالاً دکھلایا انجیل نے مفصل روشن کر دیا یہہ نہیں کہ توریت ناکامل تھی اپنی ذات میں وہ کامل تھی وہ حقیقی چیز کامل سایہ تھا- پس جس گھر کا شروع پہلے سے ہوا مسیح اُسے تمام کرتا ہی توریت کے احکام اُسنے اطاعت الٰہی سے پورے کئے- رسومی شریعت اپنی موت اور دکھ اور سب واقعات سے پوری کی- ملکی شریعت کو اُسنے اپنے روحانی قوانین سے پورا کیا پس اُسنے شریعت کو بزرگی دی اور عزت بخشی (یشعیا ۴۲ باب ۲۱)- (**ف ۲**) (میں آیا ہوں) (متی ۱۱ باب ۳) میں لفظ آنیوالا مسیح کی نسبت مرقوم تھا پس وہ اب آپ فرماتا ہی کہ جو آنیوالا تھا وہ میں ہوں جو آیا ہوں

(۱۸) کیونکہ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاوے ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز ٹل نہ جائیگا جب تک کہ سب کچھہ پورا نہ ہو

لفظ سچ یہاں پہلی دفعہ آیا ہی جو ترجمہ ہی لفظ آمین کا جسکے معنی عبرانی میں سچ کے ہیں اور یہہ کسی بھاری اور بڑی بات پر آتا ہی (**ف**) وہ اسجگہہ مقام الوہیت میں بولتا ہی اسواسطے اس بھاری لفظ کو اُسنے اختیار کیا ہی کیونکہ یہہ مرتبہ خدا کا ہی کہ انسان کو شریعت دیوے جیسے (احبار ۱۸ باب ۵ و ۱۹ باب ۳۰ و ۲۶ باب ۲ و ۳ و ۱۳ سے ۱۶ تک) سے ظاہر ہی اُسی مقام میں وہ یہاں شارع ہوکر بولتا ہی اگر مسیح خدا نہوتا تو ایسا بولنا اُسکو زیبا نہ تھا (کہ میں آمین یعنی سچ سے کہتا ہوں) (**ف ۲**) یوحنا اصطباغی کہتا ہی میں تم سے کہتا ہوں (متی ۳ باب ۹) پر وہ یہہ لفظ کہ آمین آمین تم سے کہتا ہوں ہرگز نہیں بول سکتا کیونکہ صرف انسان ہی- (**ف ۳**) دیکھو (یشعیا ۶۵ باب ۱۶) کبھی کوئی انسان یہہ لفظ کام میں نہیں لایا مگر وہ جو خود آمین ہی وہی اسکو بولا (مکاشفات ۳ باب ۱۴) کیونکہ وہ خود سچا ہی- (یوحنا ۱۴ باب ۶) یوحنا کی انجیل میں یہہ لفظ مکرر آتا ہی یعنی آمین آمین یا سچ سچ پر اور اناجیل میں ایک بار آیا ہی مطلب واحد ہی- (آسمان اور زمین) ایک مثال ہی اور چیزوں کی نسبت زیادہ قایم ہیں اس جہان کی ساری باتیں اس آسمان کے نیچے اور اس زمین پر واقع ہونگی تب آخر کو آسمان اور زمین ہی فنا ہونگے پس اُنکا قیام اور چیزوں کی نسبت زیادہ ہی (۱۱۹ زبور ۸۹) (نقطہ) سب سے چھوٹا حرف عبرانی میں یود ہی جو بجاے یاے تحتانی کے آتا ہی یہودی کہتے ہیں کہ توریت میں ۶۶ ہزار جگہ یود آیا ہی کیونکہ اُنہوں نے حروف کلام الٰہی کے شمار کر رکھے ہیں

شوشہ) حرف کا کونہ ہی - پس مسیح فرماتا ہی کہ ان میں سے ہر ایک نہ ٹلیگا جب تک سب کچھہ پورا نہو (ف ۴) خدا کا کوئی حکم چھوٹا نہیں ہی اور اُسکا کوئی حکم ٹالنے کے لائق نہیں جو آدمی سب حکم نہیں مانتا وہ کچھہ نہیں مانتا (یعقوب ۲ باب ۱۰) توریت اگر سب کھڑی رہے تو قایم رہتی ہی اگر ذرا سی بھی گر جاوے تو سب گر جاتی ہی - آدمی جب کوئی عمارت بناتا ہی تو ممکن ہی کہ پورانا گھر گرا کر نیا بناوے مگر خدا ایسا نہیں کرتا وہ ایک ہی بنیاد پر ردّے پر ردّا رکھتا ہی (ف ۵) تخم ہر چیز کا زمین میں مرجاتا ہی تب درخت اُسی تخم کا پیدا ہوتا ہی پورانی باتیں تخم تھیں جن میں یہہ درخت نکلا ہی (دیکھو افسی ۲ باب ۱۵ کلسی ۲ باب ۱۴ رومی ۳ باب ۳۱) یہہ تکمیل ہی نہ تنسیخ - اہل اسلام کا نسخ کیا ہی

۱۹ (۱۹) پس جو کوئی ان حکموں میں سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے اور ویسا ہی آدمیوں کو سکھاوے آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلاویگا پر جو اُن پر عمل کرے اور سکھاوے وہی آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلاویگا

سب سے چھوٹے کو) فریسیوں نے خدا کے حکموں کے دو حصے کئے تھے بڑے حکم اور چھوٹے حکم اور یہہ مشہور بات تھی انجیل میں بھی اُنہیں کے محاورے پر انکا ذکر آیا (متی ۲۳ باب ۲۳ و ۱۵ باب ۳ سے ۶) - لیکن انجیل نے اس تقسیم کو قبول نہیں کیا بلکہ ردّ کیا ہی (یعقوب ۲ باب ۱۰ و ۱۹ از بور ۶) بعضے کم فہم عیسایوں نے بھی ایسا سمجھا ہی وہ کہتے ہیں کہ والدین کی اطاعت بپتسما سے زیادہ ضرور ہی اگر وہ منع کریں تو بپتسما نہ لینا چاہئے تاکہ اُن کی اطاعت ٹوٹ نہ جاوے جو بڑا حکم ہی (ف ۱) اس آیت سے ظاہر ہی کہ جیسے ہم لوگ خدا کے کلام سے سلوک کرتے ہیں خدا بھی ہم سے وہی سلوک کریگا جو کوئی خدا کے کسی حکم کو چھوٹا سمجھہ کر ٹال دیوے وہ آسمان کی بادشاہت میں چھوٹا کہلاویگا جو کوئی خدا کے حکم پر دست اندازی کرتا ہی وہ عہد نامہ کے صندوق پر ہاتھہ ڈالتا ہی (دیکھو ۲ صموئیل ۶ باب) جو کوئی کلام کی تفسیر اور تعمیل میں اُسکی حقارت کریگا وہ آپ بےعزت ہو جائیگا پر جو عمل کرے اور سکھلاویگا وہ عزت پاویگا (ف ۲) پہلے عمل کرنا پھر سکھلانا نہ پہلے سکھلانا پھر عمل کرنا (دیکھو عزرا ۷ باب ۱۰) کہ اس نے پہلے سیکھا اور عمل کیا پھر سکھلایا - (ف ۳) فریسیوں نے زہد خشک سے بہت کچھہ کیا لیکن انصاف اور دل کی صفائی کو بھول گئے (متی ۲۳ باب ۱۳ سے ۳۳)

۲۰ (۲۰) کیونکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہو تو آسمان کی بادشاہت میں ہو کر داخل نہ ہوگے

فقیہ لوگ وہ ہیں جو شریعت کو پھیر دیتے تھے اور تفسیر کرتے تھے انجیل میں اکثر فریسیوں کے ساتھہ مذکور ہوتے ہیں یہہ لوگ سانہڈرم یعنی بڑی مجلس کے ممبر تھے (متی ۲۶ باب ۳ لوقا ۲۲ باب ۶۶) خدا کے اور مسیح کے مخالف تھے (لوقا ۶ باب ۷ و ۱۱ باب ۵۳ و ۵۴) اُن کی

عادت تھی کہ مسیح کی باتیں اُلٹ دیتے تھے (متی ۹ باب ۳) اور مسیح کے کام بھی اُلٹ دیتے تھے (لوقا ۵ باب ۳۰ و ۱۵ باب ۲) مشکل سوالات سے اُسے پھنسانا چاہتے تھے (متی ۲۲ باب ۳۵ و لوقا ۱۰ باب ۲۵ و ۲۰ باب ۲۱) اُسے لاجواب کرنا چاہتے تھے (متی ۱۲ باب ۳۸) تو بھی مسیح خداوند اُنکا مرتبہ پہچانتا تھا (متی ۲۳ باب ۱ و ۲) یہہ لوگ توریت کے ساتھ حدیثیں بھی مانتے تھے (متی ۱۵ باب ۱) اور تعلیم دینے یعنی مدرسہ رکھنے کا دستور بھی اُن میں جاری تھا (لوقا ۲ باب ۴۶ و اعمال ۵ باب ۳۴ و ۲۲ باب ۳) مسیح خداوند اُن کی بُری عادت سے پرہیز کرنے کا حکم دیتا تھا (لوقا ۲۰ باب ۴۶ و ۴۷)

(تمہاری رستبازی) اُن لوگوں کی رستبازی سے زیادہ ہونا چاہئے اُنکی رستبازی زبان کی اور ریاکاری کی تھی تمہاری رستبازی دل کی اور عمل کی ہووے اُن کی رستبازی اس جہان کی تھی تمہاری رستبازی آسمان کی ہووے زیادہ مراد زیادتی فی المقدار نہیں ہے بلکہ زیادتی نوعیت مراد ہے کہ تمہاری رستبازی دوسری قسم کی ہو تب آسمان میں داخل ہوگے کیونکہ کام کے آدمی بہشت میں جائینگے نہ صرف نام (رومی ۲ باب ۲۸ و ۲۹ و فلپی ۳ باب ۳) بادشاہت سے یہاں پر آخر وقت کی بادشاہت مراد ہے جب کہ مسیح خداوند آویگا اور اپنے جلال میں لوگوں کو جو ایماندار ہیں شامل کریگا پس اس دنیا میں اگرچہ بھلے بُرے سب کلیسیا میں رلے ملے رہتے ہیں مگر آسمان کی بادشاہت جب ظاہر ہوگی تو اُس میں صرف حقیقی رستباز داخل ہونگے جنکی رستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی رستبازی سے زایدنے المرتبہ ہے

۲۱ (۲۱) تم نے سنا ہے کہ اگلوں سے کہا گیا خون مت کر اور جو کوئی خون کرے عدالت کی سزا کے لایق ہوگا

اب وہ خداوند حقیقی رستبازی کے روحانی مضامین بیان فرماتا ہے کتابوں نے اور فقیہ و فریسیوں نے جسمانی مضمون بتلائے ہیں پر وہ مغز اُنکا ظاہر کرتا ہے جو روح کی باتیں ہیں جن سے زندگی ہے کیونکہ حرف مارڈالتا ہے پر روح زندگی بخشتی ہے (رومی ۷ باب ۱۴ و ۲ قرنتی ۳ باب ۶) (خون مت کر) چھٹا حکم ہے خدا کے دس حکموں میں سے اُسکا روحانی بھید خداوند بتلاتا ہے - اور جو کوئی خون کرے عدالت کی سزا کے لایق ہوگا اس عدالت کا ذکر (استثنا ۱۶ باب ۱۸) میں ہے یہہ جو حاکم اور قاضی مقرر تھے یہہ خدا کے حکم سے تھے اور اُسکے حکم سے قاتل پر قتل کا فتوے دیدیتے تھے گویا خدا اُن کے وسیلہ سے آپ سزا دینے والا تھا اور خونی کو مارنا خدا کا حکم تھا (خروج ۲۱ باب ۱۲ و احبار ۲۴ باب ۱۷) اُنہوں نے روحانی شریعت کو بیجا فقط ملکی قانون جانا اور خون نہ کرنے کے معنی یہہ سمجھے کہ لڑائی کی ممانعت نہیں ہے حالانکہ لڑائی بھی اُسی حکم کی فرع تھی دیکھو لکھا ہے کہ ابراہیم نے خون نہیں کیا یہہ نفی الراے اور فساد اور خونریزی سبکو شامل ہے پس وہ فرماتا ہے کہ اس حکم کی تفصیل تمنے نہیں سمجھی کہ خون سے مراد کیا ہے اور یہہ حکم کہانتک سرایت کرتا ہے

۲۲ (۲۲) پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر بے سبب غصہ ہو عدالت کی سزا کے لایق ہوگا اور جو اِسکو احمق کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا

(میں تمہیں کہتا ہوں) یعنی میں جو خود مختار شارع ہوں اور حقیقی قاضی اور آسمانی بادشاہت کا سلطان ہوں تمہیں اس حکم کی تفصیل بتلاتا ہوں کہ یہہ حکم دل تک پونہچتا ہے - بے سبب غصہ موجب سزا ہے بلکہ اس غصہ کا دل میں رکھنے والا خونی ہے (۱ یوحنا ۳ باب ۱۵) پر یہہ وہ غصہ ہے جسمیں خونریزی کرنیکا ارادہ ہو (ف ۱) باپ کے بیٹے سے ناراض ہوکر کسطرح باپ پاس آسکتے ہیں باپ جسکو پیار کرتا ہے اُس سے دشمنی کرکے باپ کے مخالف ہوتے ہیں پس بھائی سے ناراض نرہنا ورنہ عدالت کی سزا کے لایق ہوگے - (ف ۲) ایسا غصہ بھی موجب سزا ہے اگرچہ اُسکا پھل یعنی خونریزی واقع نہیں ہوئی تو بھی وہ خونریزی کا غنچہ ہے اُسکے ضمن میں خونخواری ہے خدا جو پاک ہے جسکی نظر انسان کے دل پر ہے وہ ایسی خونریزی کے ارادے کو بھی انسان کے دلمیں پسند نہیں کرتا اور اسپر اسے سزا دیتا ہے پس خون نکرنا خونی غصہ کو بھی شامل ہے جسے تم نہیں جانتے اور جس سے تم بچنے میں کوشش نہیں کرتے اور یوں خونی کے مانند سزا کے لایق خدا کے سامھنے ٹھہرتے ہو (اور جو کوئی اپنے بھائی کو باولا کہے ، دوسرا درجہ بے سبب غصہ کا یہہ ہے کہ اُسی غصہ کو جو دل میں پوشیدہ تھا باہر نکالے اور اسی سے بھائی کو باولا یا راکہ یعنی خالی یا بیمغز یا دیوانہ کہے اور یوں اُسکے دل کو زخمی کرے تو اب دل اور زبان کے جرم کے سبب عدالت سے بڑی عدالت کے سزا کے لایق ہوگا (اور جو اُسکو احمق کہے) یہہ بمنزلہ گالی کے ہے باولا کہنا سنجیدگی سے ایذا پہونچانا تھا پر احمق یا کافر وغیرہ کہنا تندی سے وتشنام کے طور پر اُس سے زیادہ ایذا دیتا ہے اسلئے اُسکی سزا جہنم ہے - پس خون کرنا نہ صرف جان سے مارنا ہے مگر خونریزی ان تین درجوں کو بھی شامل ہے غصہ رکھنا تھوڑا سخت بولنا بہت سخت بولنا - یہہ تین درجہ گناہ کے ہیں اور ان کی تین سزائیں ہیں - اول عدالت یعنی وہ کچہری جو توریت کے موافق ہر شہر میں سات سات آدمیوں کی مقرر تھی یہہ چھوٹی عدالت تھی - دویم مجلس یا بڑی عدالت جسکو سانہیڈرم کہتے تھے اور وہ ۷۲ شخص کی کمیٹی خاص شہر یروشلم میں تھی - سیوم جہنم یہہ ایک جگہہ تھی اسکو ہنوم کے بیٹے کی وادی کہتے تھے (۲ سلاطین ۲۳ باب ۱۰) اسکو تحفت بھی کہتے ہیں تحفت کے معنی ہیں ڈھول بجانا وہاں ایک بڑی آگ جلا کرتی تھی اور بت پرست لوگ وہاں اپنے بچوں کو آگ میں جیتا جلایا کرتے تھے اور ڈھول بجا کر شور کرتے تھے تاکہ اُن کے چلانے کی آواز نہ آوے (۲ سلاطین ۱۶ باب ۳ و ۲ تواریخ ۲۸ باب ۳ و یشعیا ۳۰ باب ۳۳ یرمیا ۷ باب ۳۱) وہاں ایک پیتل کا بت تھا جو اندر سے پولا تھا جسمیں آگ بھری تھی اور وہ ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا جب خوب گرم ہو جاتا تھا تو سب بت پرست اپنے بچوں کو اُٹھاکر اُسکے ہاتھوں میں دیدیتے تھے اور وہ بچے کو بغل میں دبا لیتا تھا اور بچہ چلا کر جل مرتا تھا ایسا کام سلیمان نے بھی کیا (۱ سلاطین ۱۱ باب ۷) یہودی کہتے ہیں کہ وہاں ہمیشہ آگ جلتی رہی اور سب نجاست وہاں جلائی جاتی تھی اور وہ جگہہ ابدی ہلاکت کا نمونہ بن گیا تھا کیونکہ وہ آنیوالی آگ کا نمونہ تھا (یشعیا ۳۰ باب ۳۳) کی طرف مسیح خداوند نے اشارہ کیا ہے کہ یہہ جگہہ ابدی ہلاکت کا نمونہ تھی (مرقس ۹ باب ۴۳ سے ۴۸ تک) (ف ۳) جیسے گناہ کے تین درجہ بیان ہوئے ایسی سزا کے بھی تین درجے دکھلائے گئے عدالت میں تلوار سے آدمی مارا جاتا تھا مجلس میں سنگسار کرتے تھے جہنم میں لاش جلاتے تھے پس خداوند فرماتا ہے کہ ایسے گناہوں کی ایسی سزائیں چاہئیں اگرچہ لوگ صرف قتل کے

بدلے قتل کرتے ہیں پر وہ نہ اِن گناہوں کے مدارج جانتے ہیں اور نہ انکی سزائیں (ف) کوئی نہ سمجھے کہ غصہ کرنا مطلق برا ہی نہیں بلکہ بیجا اور بے سبب مناسب کے غصہ کرنا ایسا ہو مگر بجا اور باسبب غصہ جو کیا جاتا ہو وہ انتظام دینی اور دنیاوی میں شامل ہو منع نہیں ہو اور دوا بھلائی کے لئے ہو نہ خون ریزی کے اور وہ دل میں نہیں رہ سکتا (افسی ۴ باب ۲۶) دیکھو خداوند مسیح آپ خفا ہوا اور اُسکی خفگی بیجا نہ تھی بلکہ بجا تھی (مرقس ۳ باب ۵ و ۶) (ف) لفظ باولا یا احمق اگر ایذا رسانی کے طور پر نہو بلکہ ہدایت اور پیار کے طور پر بولا جاوے تو گناہ نہیں ہو (دیکھو یعقوب ۲ باب ۲۰ و متی ۲۳ باب ۱۷ و ۱۹)

۲۳ (۲۳) پس اگر تو قربان گاہ میں اپنی نذر لیجاوے اور وہاں تجھے یاد آوے کہ تیرا بھائی تجھ سے کچھ مخالفت رکھتا ہی (۲۴) تو وہاں اپنی نذر قربان گاہ کے سامھنے چھوڑ کے چلا جا پہلے اپنے بھائی سے میل کر تب آ کے اپنی نذر گذران

یعنی نہ فقط اپنے دلسے مخالفت اور غصہ کو دور کر بلکہ اپنے بھائی کے دل سے بھی غصہ نکال ۔ (قربان گاہ) اس سے وہ قربان گاہ مراد ہو جو ہیکل کی تھی بنی اسرائیل جب قربانی لائے تھے تو اس قربان گاہ کے باہر اس امید پر کھڑے رہتے تھے کہ کاہن آوے اور قربانی کو پیش کرے پس مسیح فرماتا ہو کہ ایسی حالت میں اگر یاد آوے کہ میرا بھائی مجھ سے عداوت رکھتا ہو تو قربانی سے پیشتر اسکے ساتھ میل کرے تاکہ رحم ہو نذر اور قربانی (مرقس ۱۱ باب ۱۱) ۔ (ف) جب ہم قربان گاہ اور خدا کے پاس آتے ہیں تو ضرور اپنے قصور یاد آتے ہیں (ف ۲) بھائی کی محبت کا قرض ادا کرنا قربانی پر اول درجہ رکھتا ہو (ف ۳) جہاں بے سبب غصہ ہو وہاں عبادت بیفائدہ ہو (۶۶ زبور ۱۸) (ف ۴) اگر تم کسی سے خفا ہو تو اُسے معاف کرو اور جو وہ تم سے خفا ہو تو اُس سے معاف کرائے یہہ باطنی طہارت اور عبادت کے لئے مسیحی وضو ہو بدون اسکے عبادت ہرگز صحیح نہوگی (مرقس ۱۱ باب ۲۵ و ۲۶) ۔ (ف) اول میں یہہ دستور تھا کہ عشاء ربانی سے پہلے سب بھائی آپس میں معافی مانگتے اور معاف کرتے تھے تب وہ مسیحی قربان گاہ میں جاتے تھے دیکھو عشاء ربانی کے دستور کی اول سرخی کو کہ قدیم کلیسیا اور آبا روحانی اس باب میں کیا فرماتے ہیں

۲۵ (۲۵) اپنے مدعی سے جبتک کہ تو اسکے ساتھ راہ میں ہو جلد ملاپ کر نہو کہ مدعی تجھے قاضی کے حوالہ کرے اور قاضی تجھے پیادے کے سپرد کرے اور تو قید میں پڑے

۲۶ (۲۶) میں تجھے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تو کوڑی کوڑی ادا نہ کرے وہاں سے ہرگز نہ چھوٹیگا

(لوقا ۱۲ باب ۵۸)- قاضی یا حاکم رومی قانون میں قاضی کے آگے آنیسے پہلے مدعی اور مدعا علیہ آپسمیں ملاپ کر سکتے تھے جب عدالت میں آئے تو پھر میل نہیں بلکہ انصاف ہوتا تھا- (ف) ہمارا مدعی خدا ہی کہ ہم نے اُسکے حکمون کو توڑا ہی چاہئے کہ ہم فوراً زندگی میں توبہ کریں- اور اگر بھائی مدعی ہی تو اس سے پہلے ملاپ کر دکہ ایسا نہو کہ وہ دعا میں خدا کے سامھنے نالش کر بیٹھے اور مقدمہ حقیقی قاضی کے حضور میں جا پوہنچے پس تم جلد اُس سے میل کرلو

- پیادہ وہ ہی جو حاکم کے فتوے کی تعمیل کرتا ہی فتوے کے بعد فوراً سزا کی تعمیل ہوتی ہی پھر مخلصی نہیں ہو سکتی- کوڑی کوڑی یہہ دنیاوی تمثیل ہی اور آسمانی باتوں کا نمونہ ہی کوئی آدمی کوڑی کوڑی ادا نہیں کرسکتا یہہ ناممکن بات ہی پس سزا ہی ابدی ہوگی (مرقس ۹ باب ۴۳ سے ۴۸ تک)- (ف ۲) قرض بیشمار ہی تمہارے نیک کاموں اور دعاؤں سے معافی نہیں ہو سکتی مگر صرف مسیح کے خون سے وہ قرض معاف ہو جائیگا اگر ہم توبہ کرکے اس سے میل پیدا کریں (لوقا ۱۶ باب ۲ و ۳)- یہاں تک چھٹے حکم کی توضیح خداوند نے فرمائی ہی

۲۷ (۲۷) تم نے سنا ہی کہ اگلوں سے کہا گیا زنا مت کر- (۲۸) پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے اپنے دل میں اسکے ساتھہ زنا کر چکا

آیت ۲۷ سے ۳۲ تک ساتویں حکم کی شرح بیان ہوئی ہی- ساتویں حکم میں ہی کہ تو زنا نکر- وہ زنا سے ناراض ہی زنا کے معنی ہیں بحکم شرع الٰہی کے کسی عورت سے ہمبستر ہونا لیکن شرع الٰہی کے حکم سے جسے نکاح کہتے ہیں ہمبستر ہونا پاک میل ہی کیونکہ خدا پاکیزگی کی نسل چاہتا ہی (ف) بڑے تعجب کی بات ہی کہ عہد عتیق کے اول اور آخر میں پاک نکاح کا ذکر آتا ہی (پیدایش ۲ باب ۱۸ و ملاکی ۲ باب ۱۴ سے ۱۶ تک) پھر عہد جدید کے اول اور آخر میں ہی دیکھو (یوحنا ۲ باب ۱ و مکاشفات ۱۹ باب ۷ و ۲۱ باب ۹ و ۲۲ باب ۱۷) اس میں کچھہ خدا کا بھید ہی

یہودی لوگ صرف فعل زنا کو زنا جانتے تھے پر شہوت سے نظر کرنے کو جو برضا و رغبت متمتع ہو زنا نہ جانتے تھے جیسے محمدی لوگ بھی اُسی خواہش کو وسوسے میں داخل کرکے معاف سمجھتے ہیں پس اُسکی یہہ تعلیم و شرح بھی فریسیوں کے آگے نئی بات تھی (ف ۲) دل خانہ خدا ہی اس میں زنا کرنا کیسی بڑی گستاخی اور خدا کے آگے سرکشی ہوگی

۲۹ (۲۹) سو اگر تیری دہنی آنکھہ تجھے ٹھوکر کھلاوے اُسے نکال اور اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہہ فایدہ مند ہی کہ تیرا ایک عضو ہلاک ہووے او تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جاوے

دہنی آنکھ سے مراد وہ خواہش ہے جو پیاری اور مرغوب ہے۔ اُسکو نکال پھینکنا چاہیئے کیونکہ اس ایک بد خواہش کا دفعیہ ہونا سارے بدن کے جلنے سے بہتر ہے (ف) جسمانی آنکھ نکالنے سے دل کی خواہش نہیں مرتی اسلئے دلکی بد آنکھ نکالنا چاہیئے کیونکہ اگر تیری آنکھ روشن ہووے تو سارا بدن روشن ہو گا اس حالتمیں جسمانی آنکھ بھی راستبازی کا ہتھیار بن جاتی ہیں تو بد خواہش کو نکال جسنے جسمانی آنکھ کو اپنا وسیلہ بنایا ہے

۳۰ (۳۰) اور اگر تیرا دہنا ہاتھہ تجھے ٹھوکر کھلاوے اُسکو کاٹ اور اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہہ فایدہ مند ہے کہ تیرا ایک عضو ہلاک ہووے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جاوے

دہنا ہاتھہ غصہ کا ہاتھہ ہے یا وہ ہاتھہ جو بد کام کے لئے رغبت سے پھیلایا جاتا ہے۔ وہی آیت ۲۹ کا مضمون ادنی تبدیل سے مکرر تاکید کے لئے بیان ہوا ہے جہاں کہیں بھاری بات ہے وہاں تکرار مضمون آتا ہے دیکھو (مرقس ۹ باب ۴۳ سے ۴۸ تک) (ف) مقدسوں میں بھی بد خواہشیں دنیا اور جسم کی سنگت کے سبب اٹھا کرتی ہیں مگر گناہ مصلوب ہوتا ہے جیسے آدمی صلیب پر دکھہ میں نور سا ہے پر کچھہ کام نہیں کر سکتا اسلئے کہ میخوں سے ٹھوکا ہے (گلاتی ۵ باب ۲۴ و ۶ باب ۱۴) (ف ۲) بد خواہشیں تو ہر ایک شخص کے حق میں گناہ ہیں پس بعضی جایز باتیں بعضے کے حق میں گناہ ہوتی ہیں اسلئے جو چیز جسکے حق میں گناہ ہے اُسے دور کرنا چاہیئے اگر جورو بچوں یا ماباپ یا دھن دولت وغیرہ چیزیں کسیکے حق میں گناہ کا باعث ہوں تو وہ اسکی مرغوب چیزیں اُسے دوزخ میں لیجاوینگی اُسکو چاہیئے کہ اسباب گناہ کو پرے پھینکدے کہ نہ پھینکیگا تو آپ دوزخ میں پھینکا جاویگا توریت میں بھی لکھا ہے کہ سردار کاہن والدین کے واسطے بھی ناپاک نہووے (احبار ۲۱ باب ۱۱ سے) (ف ۳) بعضے اگلے لوگ جسمانی آنکھہ ناک وغیرہ کاٹتے تھے مشہور حکایت ہے ایک شمعون تھا جسکو شمعون ستون والا کہتے تھے اُسنے ۶۰ فٹ اونچا منار بنایا تھا اور اُسپر چالیس برس تک بیٹھا رہا تاکہ کوئی عورت اُسے نظر نہ آوے اسیطرح بہت سے عیسائی جنگلوں اور پہاڑوں اور غاروں میں جا کر چھپتے تھے تاکہ گناہ سے بچیں جیسے اسوقت بھی بعضے غیر قوموں میں فقیر صحرا نشین اور خلوت نشین ہوتے ہیں پر یہہ سب کلام الہی کا صحیح مطلب نہ سمجھنے کے سبب ہے جیسے اسوقت بھی اُن لوگوں نے درست مطلب کلام کا نہ سمجھا اب سب دینداروں کا اتفاق ہے کہ ہر جگہ جا سب میں ملکر رہنا پر دلکو پاک صاف رکھنا اور بد خواہشوں سے جنگ کرنا یہی ہدایت الہی کا مطلب ہے

۳۱ (۳۱) یہہ بھی کہا گیا کہ جو کوئی اپنی جورو کو چھوڑ دے اُسے طلاق نامہ لکھدے

جبکہ زنا کی ایسی نازک تفسیر ہوئی تو اب ممانعت طلاق کا ذکر آتا ہے کیونکہ شیطان ہمیشہ افراط تفریط میں ڈالنا چاہتا ہے شاید

کسی کا یہہ گمان ہو کہ عورتوں کو چھوڑ دینا اور جنگل کو نکل جانا اچھا ہو پس اب وہ طلاق سے منع فرماتا ہو اور یہہ بیان فرماتا ہو کہ ایک قسم کی طلاق بھی زناکاری میں شامل ہو

(کہا گیا)۔ شاید اشارہ استثنا ۲۴ باب اور یرمیا ۳ باب اکیطرف ۔ مجتہدان یہود میں سے اہل فرقہ شمعیہ کہتے تھے کہ صرف زنا کے سبب طلاق ہو سکتی ہو دوسرے سبب سے نہیں ۔ اور اہل فرقہ ہلیلیہ کہتے تھے کہ اگر جورو ناپسند ہو تو جو دو اسکو طلاق دے سکتا ہو ۔ اہل فرقہ ربی اکیبہ کہتے تھے کہ مرد کو اگر کوئی عورت پسند آوے تو اپنی جورو کو طلاق دیکر اُس سے شادی کر سکتا ہو یہہ لوگ یعنی شمعی و ہیل اور اکیبہ ایسے معزز تھے جیسے اہل اسلام میں امام اعظم و شافعی وغیرہ ہیں پس ان لوگوں کی ایسی ہدایت سے آج تک یہودی لوگ ہر سبب سے عورت کو طلاق دیا کرتے ہیں لیکن استثنا ۲۴ باب ۱ میں ہر سبب سے طلاق کا حکم نہیں لکھا ہو وہاں صرف ناپاکی پر طلاق مشروط ہو یعنی کسی مکروہ بات پر

۳۲ (۳۲) پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دیوے اس سے زنا کرواتا ہو اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے زنا کرتا ہو

(زنا کرواتا ہو) اگر وہ عورت جو بدون حرام کاری کے چھوڑی گئی کسی سے شادی کرے تب وہ چھوڑنیوالا زنا کرواتا ہو کیونکہ اُسکے بوجہہ چھوڑنیسے اُسنے دوسرا نکاح کیا اور وہ نکاح ناجایز کا باعث ہوا ف) یہہ حکم دونوں کی نسبت ہو اگر مرد زنا کرے تو عورت چھوڑ سکتی ہو اور جو عورت زنا کرے تو مرد چھوڑ سکتا ہو یا مرد عورت کو بے سبب کے چھوڑے یا عورت مرد کو بے سبب چھوڑے اور چھوڑنیوالا زناکار ٹھہرے ۔ ف) آیت کے حاصل سے نکلتا ہو کہ ایک نکاح کا وجود دوسرے نکاح سے مانع ہو

۳۳ (۳۳) پھر تم نے سنا ہو کہ اگلوں سے کہا گیا جھوٹھی قسم مت کھا بلکہ اپنی قسمیں خداوند کے لئے پوری کر

۳۳ سے ۳۷ تک تیسرے حکم کی تفسیر ہو خروج ۲۰ باب ۷ و احبار ۱۹ باب ۱۲ ان آیتوں میں جھوٹھی قسم کی ممانعت ہو سچی قسم کی ممانعت نہیں ہو

۳۴ (۳۴) پر میں تمہیں کہتا ہوں ہرگز قسم نہ کھانا نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہو

(ہرگز قسم نہ کھانا) فرقہ کویکر ہرگز قسم نہیں کھاتے یہاں تک کہ عدالت میں حاکم کے حکم سے بھی قسم نہیں کھاتے تھے اور اسی سبب سے پہلے وقت میں اکثر ان میں کے لوگ ولایت سے نکل گئے تھے کہ اُنہیں عدالت میں موقع پر قسم کی تکلیف دیجاتی تھی (ف

مطلق قسم کھانا منع نہیں ہے دیکھو یہوواہ یعنی خدا نے قسم کھائی (پیدائیس ۲۲ باب ۱۶ پھر لوقا ۱ باب ۷۳، و عبرانی ۶ باب ۱۳ و ۱۴) جب سردار کاہن نے مسیح کو قسم دی تب اُس نے بھی قسم کھائی (متی ۲۶ باب ۶۳ و ۶۴) فرشتے نے قسم کھائی (مکاشفات ۱۰ باب ۶) پولوس رسول بار بار خدا کو گواہ لاتا ہے جو قسم ہے (رومی ۱ باب ۹ و ۲ قرنتی ۱ باب ۲۳ و ۱ تسلونیقی ۲ باب ۵) پس مراد یہہ ہے کہ عام گفتگو میں جب تک کوئی قوی سبب نہ ہو قسم نہ کھانا (ف ۲) عبرانی میں لفظ شیبا کے معنی قسم کے ہیں اسی سے بیرشیبا ہوا یعنی قسم کا کنواں اور لفظ شیبا کے دوسرے معنی ہیں سات یا ہفت اور شیبا کا مصدر شبا ہے بمعنی پورا اسی سے شبت مشتق ہے یعنی آرام پس قسم سے آرام ہے کیونکہ جھگڑا فیصل اور لڑائی تمام ہوتی ہے (عبرانی ۶ باب ۱۶) ان دونوں فایدوں پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ قسم کھانا مطلق منع نہیں ہے مگر جھوٹی اور تکیہ کلامی کی قسم یا ادنیٰ بات پر قسم کھانا ہرگز ہرگز نہ چاہئے ایسا کام کرنیوالا اثرا خطاکار ہے - خدا کا تخت آسمان ہے جسکو مسلمان عرش معلیٰ کہتے ہیں (یشعیا ۶۶ باب ۱)

۳۵ (۳۵) نہ زمین کی کیونکہ وہ اسکے پاوں کی چوکی ہے نہ یروشلیم کی کیونکہ وہ بادشاہ بزرگ کا شہر ہے

(نہ زمین) یشعیا ۶۶ باب ۱) یروشلم بادشاہ بزرگ کا شہر ہے ۴۸ زبور ۲

۳۶ (۳۶) اور نہ اپنے سر کی قسم کھا کیونکہ تو ایک بال کو سفید یا کالا نہیں کر سکتا

(نہ اپنے سر کی)- کیونکہ وہ بھی ایک شے ہے جسپر تیرا اختیار نہیں ہے (ف) یہود میں قسم کی بابت دو غلطیاں تھیں اول لغو قسم کا تکیہ کلام ہوا جیسے اب غیر قوموں میں بھی ہے دوسرا آسمان و زمین اور یروشلم اور سر اور فرشتوں وغیرہ کی قسم کھاتے تھے اور یہہ خدا کے اُس حکم کے برخلاف تھا جو (استثنا ۱۰ باب ۲۰) میں ہے پس اس صورت میں وہ لوگ خدا کا جلال مخلوقات کو دیتے تھے اور یہہ بدی ہے یسوع نے دونوں غلطیوں سے منع فرمایا یعنی نہ تو قسم کو جو بڑی چیز ہے عام کرنا چاہئے کہ اِس میں خدا کا نام بیجا لیا آتا ہے اور نہ خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی قسم کھانا چاہئے کہ اُسمیں خدا کے جلال کی بیعزتی ہے

۳۷ (۳۷) پر تمہاری گفتگو میں ہاں کی ہاں اور نہیں کی نہیں ہو کیونکہ جو اس سے زیادہ ہے سو شریر سے ہوتا ہے

(ہاں ہاں نہیں نہیں) بات چیت میں صرف یہی کافی ہے (یعقوب ۵ باب ۱۲ و ۲ قرنتی ۱ باب ۱۷) اس سے زیادہ شریر سے ہوتا ہے کیونکہ ہاں اور نہیں سے زیادہ بولنا ثابت کرتا ہے کہ ہماری ہاں اور نہیں کافی نہیں ہے کیونکہ ہم بے اعتبار شخص ہیں اور بات بات میں قسم کھانے سے دل میں سامع کے شک آتا ہے کہ یہہ خلاف کہتا ہے (ف) قسم بھی برائی سے نکلتی ہے اگر شرارت نہوتی تو قسم کی حاجت نہ تھی جب

شرارت ظاہر ہوئی تو قسم جو نیکی ہی بڑی ہی تا کہ ہم بدی پر نیکی سے غالب آویں۔ (ف۲) قسم کھانا گویا خدا کو اپنا معاملہ سونپنا ہی اسصورت میں قسم عبادت ہوئی (یرمیاہ باب ۲ و ۴ و ۲ زبور ۱۱) اگر اپنے موقع پر ہو پر اگر بے موقع اور بیجا ہو تو گناہ ہی اُس سے خدا کے نام کی تحقیر ہوتی ہی۔ (ف۳) سچے عیسائی کی ہاں ہاں اور نہیں نہیں اوروں کی قسموں سے زیادہ بافدر ہی مسیح کے فضل سے ہمارا سب کچھ شیریں ہی ہماری باتیں بھی اسکے ہدایت کی امیزش اور فضل کی تاثیر سے پیاری اور مقبول اور معزز ہیں (خروج ۱۵ باب ۲۵ اُسکا فضل درخت کی اُس شاخ کے مانند ہی جسکو جب پانی میں ڈالا گیا کڑوا پانی بھی میٹھا ہوتا

(۳۸) تم نے سنا ہی کہ کہا گیا آنکھہ کے بدلے آنکھہ اور دانت کے بدلے دانت ۳۸

(تمنے سنا ہی (خروج ۲۱ باب ۲۳ سے ۲۵ و احبار ۲۴ باب ۱۹ و ۲۰ و استثنا ۱۹ باب ۲۱) ان آیتوں میں بدلا لینے کا حکم تو ہی مگر حاکم وقت خدا کے حکم کے بموجب بدلا لیگا یہودیوں کی غلطی ان مقامات کے سمجھنے میں یہہ ہی کہ وہ آپ بدلا لینے لگے تھے اور یہہ بات خلاف شرع تھی کہ ہر کوئی اپنا بدلا آپ لیوے (امثال ۲۴ باب ۲۹

(۳۹) پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے ۳۹

مسیح منع فرماتا ہی کہ تم اپنا بدلا آپ نہ لو بلکہ صلح حاصل کرنیکو اپنا حق بھی چھوڑ کر نقصان اُٹھاؤ مسیح نے اس تعلیم کی تفسیر یوں اپنے اعمال سے دکھلائی کہ اُسنے دہنا گال طمانچہ کھانے کو دیدیا (یوحنا ۱۸ باب ۲۲ و ۲۳) نہ صرف گال بلکہ سارا بدن مصلوب ہونیکو دیدیا (یشعیاہ ۵۳ باب ۷ و ۱ قرنتی ۴ باب ۹ سے ۱۳) (ف) نقصان کو تلاش کر کے اپنے اوپر لانا نہیں چاہیے بلکہ اسکو دفع کرنا اور اس سے بچنا چاہیے تو بھی جسوقت آجاوے تو برداشت کرنا اس آیت کے موافق لازم ہی (اعمال ۲۲ باب ۲۵ و ۲۳ و ۲۳ باب ۲ و ۳) حکایت دو راہب ۲۵ یا ۳۰ برس اکٹھے رہے اور اُن میں کبھی لڑائی نہیں ہوئی ایک دن اُنہوں نے کہا کہ ہمنے لڑائی کا لطف کبھی نہیں دیکھا کہ اُسمیں کیا مزہ ہی آؤ ہم لڑائی کا مزہ دیکھنے کو ایک اینٹ پر دعویدار ہوکر لڑائی کریں تب ایک نے ایک اینٹ اٹھائی اور کہا کہ یہہ میری اینٹ ہی تیری ہرگز نہیں دوسرے نے کہا کہ آپ ہی لیلو پس لڑائی نہ ہوئی اسیطرح برداشت سے صلح قایم رہتی ہی

(۴۰) اور اگر کوئی چاہے کہ تجھہ پر نالش کرے اور تیری قبا لے لے کُرتا بھی اُسے لینے دے ۴۰

نہ صرف بدنی نقصان کو گوارا کر و مگر مالی نقصان بھی اُٹھالو اس آیت میں رہن رکھے ہوؤں کا ذکر ہی جنکو اہل ظلم سے نہ دیوے

تو اسکو لینے دو خروج ۲۲ باب ۲۶ و ۲۷ (کُرتے)۔ سے مراد باہر والا کپڑا ہی مثل چوغے وغیرہ کے جسکو دثار کہتے ہیں اور قبا سے مراد اندر والا کپڑا ہی جسکو شعار کہتے ہیں پس اپنے آرام کی چیز بھی صلح کرنے کو بخشنا گوارا کرو (ف) جو خاص تیرے ملک اور تیرے آرام کی چیزیں ہیں اُنکو تو بخش سکتا ہی پر جو عام ہیں اور جن سے دوسرے کا حق متعلق ہی اُنکو نہیں دیسکتا کیونکہ تیری قبا لیوے لکھا ہی نہ غیر کی اگر کوئی مسیح کی تعلیم میں دست اندازی کرے تو اُسکو نہیں کرنے دینگے بلکہ اسکے لئے لڑائی بھی کرینگے لیکن نہ تلوار سے مگر فقط روح کی تلوار سے جو خدا کی کلام ہی یہود ۳ (ف) دنیاوی چیزوں میں اگر وہ تیری ملک ہوں کوئی دست اندازی کرے تو برداشت ہوسکتی تھی جب کوئی بے ایمان یا بدعتی تیرا روحانی لباس اُتارنا چاہے اُسے مت لینے دے تاکہ تو خدا کے سامھنے برہنہ نہو (مکاشفات ۳ باب ۱۷ و ۱۸)

۴۱ (۴۱) اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار لیجاوے اُسکے ساتھہ دو کوس چلا جا

اس آیت میں بیگار کا ذکر ہی معلوم ہوا کہ اُس زمانے میں بھی بیگار کا دستور جاری تھا شمعون قورینی کا نمونہ اسکا گواہ ہی (متی ۲۷ باب ۳۲ اگرچہ یہہ کام ظلم کا ہی اور حاکم ایسا کرتے تھے اور اب بھی اس ملک میں یہہ ظلم ہوتا ہی پر تو اس ظلم کی بھی اچھی طرح سے برداشت کر کہ کوس کے بدلے دو کوس بھی چلا جا

۴۲ (۴۲) جو تجھہ سے مانگے اُسے دے اور جو تجھہ سے قرض چاہے اُس سے مُنہ مت موڑ

(مانگے)۔ خواہ ظلم سے خواہ حساب میں شرارت کرکے یا دوستانہ یا قرض یا خیرات یا ٹکس وغیرہ تو تو اُسکو دے بشرطیکہ تیرے پاس ہو لوقا ۶ باب ۳۰)۔ (ف) یسوع نہ صرف ہمیں یہہ سکھلاتا ہی کہ دیویں بلکہ وہ آپ بھی دیتا ہی (یوحنا ۱۴ باب ۱۴) (ف ۲) واضح رہے کہ مسیح ہر حال میں ہر مراد انسان کی کبھی نہیں دیتا ہی اسلئے کہ وہ انسان کا نقصان اور انتظام خلاف نہیں چاہتا دیکھو کوئی عقلمند دیوانہ کو تلوار نہیں دیتا نہ بچے کو چھری دیتا ہی نہ تندرست آدمی کو خیرات بخشتا ہی اور نہ بدکار کی بدخواہش بر لاتا ہی اسطرح مسیح بھی انتظام باطنی کے برخلاف نہیں کرتا تو بھی موقع اور ضرورت پر مناسب طور سے دیتا ہی پس ہم بھی مناسب طور سے ضرور دیویں آیت یہہ نہیں سکھلاتی کہ خواہ مناسب خواہ غیر مناسب ہو پر تم ضرور دیدو مطلق انکار نکرو بلکہ اسکا یہہ مطلب ہی کہ تم میں بخل کی روح نرہے موقع پر ضرور دیدو تمہارے اندر فیاضی کی روح انتظام کی پابندی سے پائی جائے (ف ۳) عیسایوں کو آپس میں قرض لینا دینا مناسب نہیں ہی چاہئے کہ وے اس بلا سے بچے رہیں (رومی ۱۳ باب ۸) پر ضرورت کے وقت اگر کسی بھائی کو قرض کی حاجت ہو اور دوسرا بھائی دینے کی طاقت رکھتا ہی تو ضرور اسکو دیوے کہ یہہ بھلے آدمی کی عادت ہی (۳۷ زبور ۲۶) اور قرض حسنہ کے طور

پر دیوے دینیوالے کی نیت یہانتک پاک ہو کہ لینے کی نیت بھی نہ رکھے لوقا ۶ باب ۳۴ و ۳۵) لینے والا کوشش سے خوشی کے ساتھہ ادا کر دیوے ایسا معاملہ مقدسوں میں چاہیے

(۴۳) تم نے سنا ہی کہ کہا گیا اپنے پڑوسی سے دوستی رکھہ اور اپنے دشمن سے عداوت ۴۳

تم نے سنا ہی) ایسا مضمون کہ اپنے دشمن سے عداوت رکھہ خدا کے کلام میں نہیں ہی یہاں پر مسیح کا مطلب یہہ ہی کہ تم لوگ ایسا کہتے ہو معلوم ایسا ہوتا ہی کہ فقیہہ فریسیوں نے (احبار ۱۹ باب ۱۸) پر غور کر کے اپنے ناقص اجتہاد سے یہہ مضمون پیدا کیا تھا اور اس غلط تعلیم کی تاثیر اُن میں ایسی پائی جاتی ہی کہ وہ لوگ دشمنی کے باب میں اب تک دنیا میں بے نظیر ہیں رومیوں نے گواہی دی کہ یہودی لوگ تمام دنیا کے دشمن ہیں

(۴۴) پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو جو تم پر لعنت کریں اُن کے لئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکھیں اُنکا بھلا کرو اور جو تمہیں دکھہ دیویں اور ستاویں اُن کے لئے دعا مانگو ۴۴

پیار کرو) مسیح فرماتا ہی کہ تمہارے اس باطل اجتہاد کے برخلاف میرا یہہ حکم ہی کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو پیار کی دو قسمیں ہیں روحانی اور جسمانی جسکو یہاں کے لوگ محبت عقلی اور محبت طبعی کہتے ہیں جسمانی یا طبعی پیار رشتہ داروں میں ہوتا ہی۔ پر روحانی اور عقلی پیار میں سب کا حصہ ہی ایسے پیار سے دشمنوں کو پیار کرنا چاہیے اور جسمانی پیار [illegible] کی مرضی پر موقوف ہی جسکے ساتھہ چاہے رکھے اسکی تکلیف سب کی بنسبت شرع الٰہی نہیں دیتی ہی مسیح نے یوحنا سے اک جسمانی پیار بھی کیا اور سبکو روحانی پیار سے پیار کیا پس اپنے دشمنوں کو روحانی پیار کرو اُن کے خیرخواہ رہو اُنکی بہتری میں کوشش کرو ایذا رسانی سے باز رہو (لعنت کریں) یعنی کہ ان دشمنوں کی طرف سے دکھہ ملے تو بھی اُسکے بدلے میں انہیں دکھہ نہ دو بلکہ لعنت کے بدلے میں برکت کینہ کے بدلے میں بھلائی دکھہ کے عوض میں دعا خیر تمہاری طرف سے نکلے دیکھو (۱ پطرس ۲ باب ۲۱ سے ۲۴ و ۳ باب ۹ و رومی ۱۲ باب ۲۰ و ۲۱ و ۲ تی ۴ باب ۱۲) اگرچہ یہہ حکم بھی قدیم سے تھا مگر کبھی کسی عالم نے ایسی عجیب تفسیر اس حکم کی نہیں سنائی تھی یسوع نے نئی تفسیر جو نہایت راحت بخش ہی اسکی سنائی (**ف**) درخت پھلدار پر لوگ پتھر مارتے ہیں تو بھی درخت انہیں پھل دیتا ہی اسیطرح منادی کرنیوالے اگرچہ ستائے جاتے ہیں تو بھی وہ ستانیوالوں کو پیار کرتے اور پھل دیتے ہیں

شریعت پر غور کر کے خاک اور راکھہ میں بیٹھتا ہی اور اُسکا ا حقیقی آرام کا تشنہ ہوتا ہی اُسوقت کفارہ اُسمیں آرام پیدا کرتا ہی پس شریعت فکر پیدا کرتی ہی اور کفارہ فکر کو دفع کر کے صحت دیتا ہی (عالوس ۲باب اور رومی ۹باب ۹)

چھٹا باب

(۱) خبردار ہو کہ اپنی خیرات لوگوں کے سامھنے اُنہیں دکھلانے کے لئے مت کرو نہیں تو تمہارے باپ سے جو آسمان پر ہی اجر نہ ملیگا

(خیرات) یعنی نیک کام روزہ نماز اور صدقہ وغیرہ اُنکو راستبازی کے کام کہتے ہیں اور وہ طبیعت راست کے پھل ہیں اور دین کی ظاہری شکل ہی (یوحنا ۱۵ باب ۸) پر یہاں پر خداوند نے راستبازی کے کاموں میں سے خاص خیرات اور روزہ اور نماز چن لیا ہی کیونکہ فقیہوں اور فریسیوں کی بڑی ریاکاری انہیں امور میں ظاہر ہوتی تھی۔ (دکھلانے کو مت کرو) یعنی لوگوں کے دکھلانے کو مت کرو کلاتی ۱ باب ۱۰ ۔ دکھلانے کے لیے بھی اُس صورت میں ممانعت ہی جب کہ اپنا جلال اُنکے وسیلہ ظاہر کرنا منظور ہو اور جو خدا کا جلال اُنسے ظاہر کرنا مقصود ہو تو بہتر ہی اس صورت میں بھی نہ ہم دکھلانے کو کریں پر خدا آپ اُنکو ظاہر کریگا اور وہ کام روشنی کے موافق خود بخود چمکینگے

۲ پس جب تو خیرات کرے اپنے سامھنے تُرہی مت بجا جیسا ریاکار عبادت خانوں اور راستوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ اُن کی تعریف کریں میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وے اپنا اجر پا چکے

(جب تو خیرات کرے) وہ فرضیت کی راہ سے اُنہیں حکم نہیں دیتا مگر اُنکی مرضی پر چھوڑتا ہی کیونکہ وہ جانتا ہی کہ مقدس لوگ یہہ کام کرینگے سچا عیسائی حکم نہیں چاہتا مگر فرصت اور موقع چاہتا ہی اسلئے وہ موقع بتلاتا ہی کہ جب موقع آوے تو یوں خیرات کرنا چاہئے (تُرہی مت بجا) (گنتی ۱۰ باب ۳) میں تُرہی کا ذکر ہی یہود میں خیرات کے وقت تُرہی بجانے کا دستور پڑ گیا تھا اور اسمیں بڑی ریاکاری تھی۔ ریاکار یعنی بھیس بدلنے والے لوگ (عبادت خانوں اور سڑکوں) میں خیرات کرنا منع نہیں ہی لیکن ریاکاری کی نیت سے منع ہی پس جہاں چاہے خیرات کرے پر جگہ ریاکاری سے بچنا ہوگا (میں تمہیں ا لخ) میں شریعت دہندہ اور منصف روز جزا تمہیں کہتا ہوں (پا چکے نہ آگے پاوینگے) اُنہوں نے اپنی تعریف کے لیے دیا اور اُنکی تعریف ہوئی پس بدلا ہو گیا اب کچھ اُنکا اجر باقی نہیں ہی

۳ (۳) پر جب تو خیرات کرے تو تیرا بایاں ہاتھہ نہ جانے کہ تیرا دہنا کیا کرتا ہی

یعنی دہنے ہاتھہ کا کام بائیں ہاتھہ کو معلوم نہ ہو اس سے مراد یہہ ہی کہ خیرات چپ چاپ بلا شہرت دینا چاہئے نہ یہہ کہ دہنے ہاتھہ سے دیتا ہی بائیں سے ترہی بجاتا ہی تاکہ اطلاع ہوکہ دیتا ہی (ف) خیرات دینے میں دو دل شخص بھی دہنے ہاتھہ کی خبر بائیں ہاتھہ کو دیتا ہی اُسکا ایک ارادہ دینے کا ہی دوسرا ارادہ اُسکے روکنے کا ہی۔ ہاتھہ مل کر دینیوالا بھی اسمیں شامل ہی جو سست ارادہ سے گن گن کر دیتا ہی دیتے وقت دینے کی چیز میں سے کچھہ رکھنیوالا بھی دہنے ہاتھہ کی بائیں ہاتھہ کو خبر دینیوالا ہی

۴ (۴) تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہی وہی ظاہر میں تجھے بدلا دیگا

(پوشیدہ رہے) خدا پوشیدہ کاموں کو دیکھتا ہی اور انکا بدلا دیگا (رومی ۲ باب ۱۶ و ۱ قرنتی ۴ باب ۵) بدلا یہہ بدلا قرض اور اُجرت کا بدلا نہیں ہی مگر فضل کا بدلا ہی

۵ (۵) اور جب تو دعا مانگے ریاکاروں کی مانند مت ہو کیونکہ وے عبادت خانوں میں اور راستوں کے کونوں پر کھڑے ہوکے دعا مانگنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ اُنہیں دیکھیں میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وے اپنا اجر پا چکے

(جب تو الخ) دعا مانگنا عیسائی کا خاصہ ہی اگر عیسائی کہلا کر دعا نہ مانگے تو یہہ انہونی بات ہی کیونکہ دعا مانگنا نئی روحانی زندگی کا پہلا نشان ہی (اعمال ۹ باب ۱۱) زندگی کے شروع میں سولوس کا دل دعا میں بولا تھا (ف ۱) توبہ کے پیچھے ہوتی ہی پہلے آواز نکلتی ہی (لوقا ۱۸ باب ۱۳) جیسے بعد تولد بچہ فوراً روتا ہی ایسے ہی عیسائی نئے جنم کے بعد فوراً دعا کرتا ہی اگرچہ جوان اور بچہ کی آواز میں فرق ہی تو بھی آواز اُسکی زندگی کا نشان ہی مردہ چپ چاپ ہی پر زندہ بولتا ہی اسی طرح عیسائی جو زندہ ہی ممکن نہیں کہ غیر قوموں کی طرح چپ رہے ضرور اُس کی زبان دعا میں کھلے گی پر اُسکی دعا ریاکاری سے پاک ہوگی (ف ۲) جب تو دعا مانگے یہاں سے دعا کا وقت بھی معلوم ہو گیا کہ جب دل چاہے اور روح اُبھارے اور خدا سے ہمکلامی کے لئے دل میں جوش پیدا ہو خدا چاہتا ہی کہ یہہ کام انسان کے دل سے ہو نہ میرے حکم سے جبراً و قہراً اور چونکہ ممالک میں فرق ہی سردی و گرمی کا ایک قانون نہیں ہو سکتا اسلئے جس ملک کے لوگ جب چاہیں دعا کریں فجر کو شام کو اور تکلیف کے وقت مگر ہر وقت دلی ارادہ شرط ہی اہل اسلام وغیرہ کے مانند اکراہ سے وقت معینہ کی حاجت نہیں ہی (دیکھو دانیال ۶ باب ۱۰ زبور ۵۵ باب ۱۷ و ۱۱۹ باب ۱۶۴ و اعمال ۲ باب ۱ و ۱۰ باب ۹) (ف ۳) اول خیرات کا ذکر آیا اب دعا کا ذکر ہی اسکے بعد روزہ کا بیان آویگا خیرات دوسروں سے

نسبت رکھتی روزہ اپنی جان سے علاقہ رکھتا دعا خدا سے نسبت رکھتی ہی اسلئے خیرات اور روزہ کے درمیان اُسکا مقام ہی۔ (عبادت خانوں اور رستوں کے کونوں پر) یہودی لوگ چوراہے یا مجمع عام میں اکثر ریاکاری سے دعا کرتے تھے پس مسیح نے ریاکاری کی نسبت ان مقاموں میں دعا کرنے کو منع فرمایا ورنہ ان مقاموں میں دعا کرنا منع نہیں ہی پر اگر ریاکاری کی صورت ہو اور دعا کرنیوالا ریاکاری سے نہ بچ سکے تو ایسے مقاموں میں دعا نکرے اور جو بچ سکے تو کچھ مضایقہ نہیں ہی (ف ۲) یہودی لوگ ہمیشہ ہیکل کی طرف دعا کرتے تھے جہاں سے مسلمانوں نے بھی قبلہ بنانا سیکھا ہی مگر ہم عیسائی اب آسمان کی طرف دعا کرتے ہیں کیونکہ مسیح خداوند آسمان میں ہی جہاں آسمانی ہیکل ہی (کھڑے ہوکے) کھڑے ہوکر دعا کرنے کا دستور قدیمی ہی (مرقس ۱۱ باب ۲۵ و ۱ سلاطین ۸ باب ۲۲) اور بعض وقت جھک کر بھی دعا کرتے تھے (۹۵ زبور ۶) کبھی زانو ٹیک کر بھی دعا ہوتی تھی (۲ تواریخ ۶ باب ۱۳) اور مُنہ کے بھل گر کر بھی دعا کیجاتی تھی (متی ۲۶ باب ۳۹) اور کبھی ہاتھ پھیلا کر دعا کیجاتی تھی (یسعیا ۱ باب ۱۵) اور کبھی ہاتھ اُٹھا کر دعا ہوتی تھی (۱ تمطاوس ۲ باب ۸) (ف ۳) پہلے کلیسا میں دستور تھا کہ چھہ روز گھٹنے ٹیککر اور اتوار کو کھڑے ہوکر دعا کرتے تھے اور یہود میں بھی کھڑے ہوکر دعا کا دستور تھا اور یہہ سب باتیں کلام کے موافق تھیں (پسند کرتے ہیں) یعنی فکر کے ساتھہ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ لوگ اُنہیں ایسا کرتے دیکھیں اور اُنہیں عزت دیں تمہاری دعائیں ایسی بدفکر سے پاک ہوں کیونکہ اُنکا زور ریاکاری پر جا ٹھہرا ہی

(۶) لیکن جب تو دعا مانگے اپنی کوٹھری میں جا اور اپنا دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہی دعا مانگ اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہی ظاہر میں تجھے بدلا دیگا

(کوٹھری میں جا) یعنی خلوت میں دعا کر۔ اگرچہ لوگوں کے درمیاں بھی دعا کرنا ریاکاری سے بچ کر جایز اور مناسب بلکہ مفید بھی ہی تو بھی اپنی خاص دعائیں خلوت میں کرنا چاہئے (ف ۱) خلوتی دعا کی عادت اچھی عیسایت کی دلیل ہی وہ آدمی مبارک ہی جو خلوت میں خدا سے باتیں کرتا ہی خلوت میں خدا سے قربت ہوتی ہی خلوتی دعا کی عادت اگلے بزرگوں میں بھی تھی اضحاق کھیت میں گیا (پیدایش ۲۴ باب ۶۳) یوسف خلوت میں گیا (پیدایش ۴۳ باب ۳۰) داؤد نے بستروں پر خلوت بتلایا (۴ زبور ۴) حزقیاہ نے دیوار کی طرف مُنہ کرکے خلوت کیا (یسعیاہ ۳۸ باب ۲) نحمیاہ نے عین مجمع میں خلوت کی دعا کی (نحمیاہ ۲ باب ۴) دانیال نے کوٹھری میں خلوت کی (دانیال ۶ باب ۱۰) پطرس نے کوٹھے پر دعا خلوتی کی (اعمال ۱۰ باب ۹) مسیح نے بیابان اور پہاڑ پر دعا خلوتی کی وغیرہ کیونکہ اسکا کوئی گھر نتھا ایسے بزرگوں کے ان نمونوں اور خداوند کے اس حکم پر کہ اپنی کوٹھری میں جا غور کرنے سے معلوم ہوجائیگا کہ خدا کے ساتھہ اکیلا ہونا کیسی بڑی اور مبارک بات ہی اور یہہ بھی ظاہر ہی کہ عیسائی کے لئے ہر جگہ خلوت ہی پس ہر دعا خلوت دلی کے ساتھہ ہونا لازم ہی ہر بچہ باپ کے ساتھہ خواہ مجمع میں خواہ خلوت میں صاف دلی سے بے گواہ لانے کے باتیں کیا کرتا ہی

(دروازہ بند کر) تاکہ دعا میں خلل انداز لوگ اور دل میں خلل انداز خیالات داخل نہوں اور توصفائی سے باپ کے ساتھ باتیں کرسے (ظاہر میں بدلا دیگا) پوشیدہ پاک کاموں کی برکت ظاہر میں سب کے سامھنے اللہ تعالیٰ بخشتا ہی جیسے چھپے ہوئے بد کاموں کا نتیجہ بھی وبال کے طور پر ظاہر ہو جاتی ہی

(۷) اور دعا مانگتے ہوئے غیر قوموں کی طرح بک بک مت کرو کیونکہ وے سمجھتے ہیں کہ اُنکے بہت بکنے سے اُن کی سُنی جائیگی

(بک بک) شامل ہی تکرار الفاظ معینہ کو جیسے رومن کتھولک یا مریم یا مریم کہتے ہیں اور ہندو رام رام کہے جاتے ہیں اور مسلمان اللہ اللہ کہا کرتے ہیں (دیکھو ۱سلاطین ۱۸ باب ۲۶ و اعمال ۱۹ باب ۲۸ و ۳۴ و متی ۲۳ باب ۱۴) لیکن تکرار دعا بک بک میں شامل نہیں ہی وہ دینداری کی بات ہی (متی ۲۶ باب ۴۴) خلاصہ آنکہ باطل طور سے بک بک کرنا اور ریاکاری یہہ دو باتیں منع ہیں (بہت بکنے سے) مسیح کی اکثر دعائیں بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں تو بھی بڑی طویل دعا مانگنا منع نہیں دیکھو (یوحنا ۱۷ باب تمام)

(۸) پس اُنکی مانند مت ہو کیونکہ تمہارا باپ تمہارے مانگنے کے پہلے جانتا ہی کہ تم کن کن چیزوں کے محتاج ہو

(پہلے جانتا ہی) خدا کو ہماری سب حاجتوں کی خبر ہی اُسکو جتانا یا اطلاع حاجات کرنا ضرور نہیں ہی مگر زاری اور التماس ہمکلامی سے تسلی کے لئے دعا کیجاتی ہی بغیر رونے کے ماں بھی بچہ کو شیر نہیں دیتی (ف) لکھا ہی تمہارا باپ جانتا ہی یعنی شاگردونکا باپ نہ سب آدمیوں کا باپ کیونکہ سب لوگ عبد ہیں پر شاگرد بیٹے ہیں اُنہوں نے ولادت روحانی کے سبب نسبت فرزندی حاصل کی ہی اور انہیں جلال الٰہی کا فکر ہی اسلئے خدا اُنکی فکر کرتا ہی

(۹) سو تم اسیطرح دعا مانگو کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہی تیرا نام مقدس ہو

(سو تم اسی طرح) یہہ دعا کا نمونہ ہی عیسائی لوگ اسی نمونہ پر دعائیں مانگیں گے (ف) بہت لوگ کہا کرتے ہیں کہ دعا میں اپنے دل کی خواہش کے موافق بولو مگر خداوند فرماتا ہی کہ نہیں میرے اس نمونہ پر بولو یہہ دعا عیسائیوں کو نمونہ کے لئے دی گئی جیسے (گنتی ۶ باب ۲۲ و استثنا ۲۶ باب ۱۳) میں موسیٰ نے بھی یہودیوں کو دو نمونہ دعا کے دئیے تھے (ف۲) یہہ بہت پر مغز دعا ہی گویا ایک شفاف گوہر ہی جسکے ہر سمت سے روشنی نکلتی ہی دل کی ہر ایک حاجت اسمیں مندرج ہی سب ارادوں اور الٰہی وعدوں کے اصول اس میں ہیں اس میں سات درخواستیں ہیں جو دو حصوں میں منقسم ہیں پہلی تین درخواستیں خدا سے علاقہ رکھتی ہیں دوسری چار

درخواستیں آدمیوں سے متعلق ہیں جیسے خدا کے دس حکموں میں چار خدا سے اور چھہ آدمیوں سے علاقہ رکھتے ہیں۔ پہلے حصہ میں خدا
کا نام یعنی ذات اور سلطنت اور رعیت کی تابعداری کا ذکر ہی دوسرے میں انسانی قوت کی طلب اور قصوروں کی معافی اور شیطانی حملوں
سے بچاو اور پھر ساری برائیوں سے پناہ مانگی گئی ہی پس خدا کی نسبت اور ہماری نسبت یہہ ہفت امور نہایت ہی موافق ہیں کیونکہ
خدا کی بے انتہا دولت اور انسان کی پوری احتیاج کا ذکر اسمیں ہی (ف ۳) یہہ ایک عرضی ہی جو خدا کے بیٹے نے ہمیں لکھدی
ہی تاکہ اُسکے باپ کے سامھنے پیش کریں اس سے کامل امید ہی کہ خدا اسی عرضی کو ضرور قبول کریگا جیسا خدا نے (یشعیاہ ۶۵ باب ۲۴)
میں وعدہ کیا ہی (ف ۴) مسیح کا نام مبارک اس میں نہیں ہی جیسے ہماری سب دعاوں میں ہی کہ مسیح کے وسیلہ سے اسلئے کہ جسوقت
اسکی تعلیم دی اُسوقت تک وہ موا نہیں تھا پس وہ ہمارا ہمجنس بھائی ہوکر ہمیں تخت فضل کے آگے لاتا ہی۔ اور دعا کا طرز یوں بتلاتا ہی
کہ ای ہمارے باپ) لفظ ہمارے جماعت کی نسبت ہی نہ میرے ایک کی نسبت پس ہر عیسائی کو ہمارے بولنا چاہئے تاکہ سب کے لئے دعا
ہو کیونکہ ہم سب ایک ہیں (ف ۵) ای ہمارے باپ جو آسمان پر ہی یہہ ندا اس دعا کی بنیاد ہی اور یہہ محبت کی آواز ہی پس دعا کی بنیاد
محبت میں ڈالی گئی ہی یہہ دعا خلاصہ ہی ساری انجیل کا اسکا ہر ایک لفظ انجیل کے بھاری مضمون پر مبنی ہی (ف ۶) لفظ باپ خدا کی
قربت اور پیار دکھلاتا ہی اور لفظ آسمان بڑی دوری ظاہر کرتا ہی نتیجہ آنکہ خدا کی بڑی محبت اور اُسکا بڑا خوف بھی ہمارے دلوں
میں ہونا چاہئے (ف ۷) لفظ آسمان بتلاتا ہی کہ یہہ باپ دنیاوی باپوں سے الگ ہی اور وہ آسمان میں ہی صرف روحیں اُسکے پاس
جاسکتی ہیں پس وہ روحوں کا باپ ہی ہم اُسی سے دعا کرتے ہیں نہ فرشتوں سے نہ مریم متبرکہ سے نہ پیروں فقیروں سے نہ بتوں سے
(ف ۸) وہ باپ ایسا قادر اور توانا ہی کہ آسمان میں ہی کچھہ کمزور اور غریب نہیں سب کچھہ کرسکتا سب کو دیکھتا سب کی سن سکتا ہی (متی
۶ باب ۱۱ و افسی ۴ باب ۶) ہمارا فخر اُسی باپ پر ہی (ف ۹) شریر اور بدکار لوگ اُسکو باپ نہیں کہہ سکتے اُن کی روح میں یہہ جرات
نہیں ہی کیونکہ وہ سب اُسکے بیٹے نہیں ہیں مگر ہم سب عیسائی اسکے بیٹے ہیں ہم اُسی سے پیدا ہوئے ہمارے تین تولد اُس سے متعلق
ہیں اول جسمانی تولد (ملاکی ۲ باب ۱۰) اس تولد میں اگرچہ شریر بھی شریک ہیں پر آیندہ دو تولدوں میں اُنکا حصہ نہیں ہی = دویم
روحانی تولد جو ہم نے پایا کہ ہماری روحوں نے مسیحی ایمان کے سبب خدا سے نیا جنم پایا اسلئے ہم بیٹے ہوئے (یوحنا ۱ باب ۱۲ و ۱۳)
سوم ایک تولد اور ہمیں اُس سے پانا باقی ہی جسے قیامت کی زندگی کہتے ہیں (لوقا ۲۰ باب ۳۶) پس تولد جسمانی و تولد روحانی
اور تولد قبری کے سبب وہ ہمارا باپ ہی اگرچہ ابھی تولد قبری ہمنے نہیں پایا مگر تولد روحانی اُسکا موجب ہی اسی تولد روحانی سے ہماری
نسبت فرزندی خدا کی بابت متحقق ہوگئی اور وراثت الہی کی طرف ہماری آنکھیں کھل گئیں شریروں کو ابھی یہہ نعمتیں نظر نہیں آتیں
وہ جسم میں زندہ ہیں پر روح میں مردہ ہیں اسلئے جیتے مرتے غضب کے فرزند ہیں اور قیامت دویم میں غضب کے فرزند ہوکر اٹھینگے

اور ابد الآباد عذاب میں رہینگے (ف۱۰) خدا ہمارا باپ ہی اسلئے ہم سب جنہوں نے یسوع میں نیا جنم پایا آپس میں بھائی ہیں پس ہم سب بھائی جو پردیس میں ہیں محبت برادرانہ میں زندگی بسر کرینگے تاکہ باپ کو پسند آویں

تیرے نام کی تقدیس ہو) یہہ ہم سب بھائیوں کی پہلی درخواست ہی اور انجیل کا یہہ ایک بڑا بھاری مطلب ہی - نام سے مراد ذات الٰہی ہی اور تقدیس سے مراد عزت ہی یعنی خدا کی ذات پاک اس زمین پر بھی عزت پاوے - اگرچہ خدا اپنی ذات میں پوری عزت رکھتا ہو مگر اس دنیا میں جبسے گناہ نے دخل اور شیطان نے شیطنت پھیلائی تب سے آدمیوں کے افعال اور اقوال اور خیالات میں خدا کی عزت جیسی چاہئے نہ رہی بلکہ بہت تحقیر ہوئی بعض نے بہری ہوکر اُسکی ذات کا انکار کیا بعض نے ہمہ اوست بولکر خالق اور مخلوق کو ایک کچھہ سمجھہ لیا بعض نے صانع کو چھوڑ کر مصنوعات کی پرستش شروع کر دی بعض نے نفسانی خواہشوں کے پابند ہوکر اُسکے حکموں کو پامال کیا اور بعضوں نے اُسکے کلام کے مقابلہ میں اپنا کلام ٹھہراکر کے اُسکی راہوں کو چھوڑ دیا ان صورتوں میں خدا کی عزت اس دنیا میں نہ رہی بلکہ بے عزتی ہوئی پس خدا کے بیٹوں کی پہلی خواہش یہہ ہی کہ باپ کی عزت ہو یہہ سب واہیات مذکورہ بالا دفع ہو جاویں - (ف۱۱) پیارے بیٹے باپ کی عزت کے لئے غیرتمند ہیں یہہ غیرت سچے عیسائی کا خاصہ ہی جو عیسائی یہہ غیرت نہیں رکھتا وہ کسطرح خدا کا بیٹا ہو سکتا ہی جو شیطان کے کاموں سے خوش ہی وہ شیطان کی عزت چاہتا ہی نہ خدا کی (ف۱۲) جو کوئی یہہ دعا کرتا ہی کہ تیرے نام کی تقدیس ہو ضرور وہ اپنے افعال و اقوال اور خیالات میں پہلے خدا کی عزت والے کام بھی کرتا ہوگا ورنہ اُسکی دعا بک بک ٹھہریگی ضرور ہی کہ ہر بات میں خواہ چھوٹی ہو یا بڑی خدا کی تقدیس مدنظر رہتی ہوگی - (ف۱۳) خدا کی تقدیس اگرچہ دنیاوی لوگ اپنے گمان میں طرح طرح سے کرتے ہیں پر وہ سب تقدیس نہیں بلکہ تحقیر ہی اُسکی تقدیس صرف ایک صورت میں ہوتی ہی کہ انسان اُسکے کلام کے موافق اُسکی تقدیس کرے جیسا اُسنے آپ کو اور اپنے احکام کو اور اپنے راہوں کو بیان کیا اُسکے موافق وہ مانا جاوے (خروج ۲۳ باب ۲۱) خدا کی تقدیس نہ صرف اُسکے نام کو عزت دینے میں ہی بلکہ اُسکے نام اور ذات اور صفات اور کلام اور خوادم وغیرہ سب امور میں کی جاتی بلکہ ہمارے سارے دنیاوی کاموں میں بھی خدا کی تقدیس کو دخل ہی

(۱۰) تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہی زمین پر بھی ہووے

تیری بادشاہت) یہہ دوسری درخواست ہی پہلی درخواست جبھی کامل ہوگی جبکہ یہہ دوسری درخواست پوری ہو - بادشاہت سے مراد روحانی بادشاہت ہی پر آئندہ زمانے میں جسمانی بادشاہت بھی خدا کی ہوگی اس بادشاہت مطلوبہ کی رعیت دل سے تابعداری کرتی ہی اور خدا کا بیٹا اس بادشاہت کا سلطان ہی دوسری یہہ بادشاہت تب ہی سے ہی جبسے کہ آدمی خدا کے ساتھہ ساتھہ چلتے تھے (پیدایش ۵ باب ۲۴) اور نجات کے منتظر تھے (پیدایش ۴۹ باب ۱۸) اور اسی بادشاہت میں خدا کے سپاہی کہلاتے تھے

(زبور ۳ ، باب ۲۳) اور موت سے نڈرتے تھے (۲۳ زبور ۴) جب مسیح خداوند دنیا میں آیا تو یہہ بادشاہت نزدیک آگئی اور جب مارا گیا تب اسکی بنیاد گہری ڈالی گئی پر آئی اُسوقت جبکہ مسیح آسمان پر چڑھگیا (۶۸ زبور ۱۸) جب روح القدس آئی تب خدا شاگردوں میں آگیا اور روحانی سلطنت کرنے لگا تو بھی آنیوالی ہی جسکے لئے دعا کیجاتی ہی تاوقتیکہ سب لوگ اس بادشاہت کے مطیع ہوں اور ابدی بادشاہت آوے (۲ پطرس ۱ باب ۱۱) (ف ۱) الہٰی بادشاہت آسمان سے زمین پر آتی ہی تاکہ زمین مثل آسمان کے ہو جاوے آدمی زمین سے آسمان پر چڑہ نہیں سکتے جب تک آسمان کی بادشاہت زمین پر نہ آوے۔ (ف ۲) اس بادشاہت کے قوانین اور انتظام خدا نے بیبل میں بیان کئے ہیں جو کوئی اسکا مطیع اور اس بادشاہت کی رعیت ہوتا ہی وہ ان قوانین پر چلتا ہی (ف ۳) اگرچہ تھوڑی مدت سرکشی اور بغاوت اس سلطنت سے دنیا میں ہوئی تو بھی خدا حقیقی پادشاہ سلطنت کرتا ہی (تیری مرضی) دنیا میں بھی بجالائی جاوے جیسے فرشتے آسمان پر دل سے کامل طور پر ہمیشہ بجالاتے ہیں اسی طور سے یہاں اطاعت کیجاوے (ف ۴) یہہ درخواست اُسوقت پوری ہوگی جبکہ نئی زمین اور نیا آسمان ہوگا اس لعنتی جہان میں ابھی یہہ نہیں ہوسکتا مگر وہ نیا دل جو مسیح مقدسوں کو بخشتا ہی اُسمیں یہہ پاک خواہش پائی جاتی ہی اسلئے وہ یوں دعا کرتا ہی اور چونکہ اس دل نے شیطان اور دنیا و جسم کا انکار کیا ہی اور خدا کا مطیع ہوا ہی اسلئے اپنی مرضی کا نہیں مگر خدا کی مرضی کا جویاں ہی

(۱۱) ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے

(روٹی) زندگانی کا آسرا ہی جسمانی و روحانی دونو مطلبوں میں نہ عیش عشرت کے لئے مگر جان اور تن کے لئے ضرور ہی (امثال ۳۰ باب ۸)۔ (ف ۱) ہر آدمی کو جسمانی روٹی مگر عیسائی کو جسمانی اور روحانی دونو قسم کی روٹی مطلوب ہی سوال وجواب کی کتاب میں روحانی روٹی کا ذکر دیکھو (ف ۲) روٹی مانگتے ہیں سب چیزیں دنیاوی شان وشوکت کی نہیں مانگتے اگر وہ اپنی مرضی سے دے اُسکی عنایت ہی یہاں سے قناعت سیکھتے ہیں (ف ۳) ہماری روز کی روٹی مانگتے ہیں اور کسیکی روٹی نہیں مانگتے نہ دغا کی روٹی مانگتے ہیں (امثال ۲۰ باب ۱۷) نہ سستی کی روٹی مانگتے ہیں (امثال ۳۱ باب ۲۷) بلکہ اپنی روٹی مانگتے ہیں یہاں سے حق گیری اور کوشش سیکھتے ہیں (ف ۴) روز روز روٹی مانگتے ہیں کیونکہ ہر دن خدا پر موقوف ہی جب دن آتا ہی اس دن کی ضرورت اُسی دن مانگتے ہیں کل کی فکر نہیں کرتے ہر دن کی روٹی ہر روز عنایت کیجئے ساری زندگی کی روٹی اکٹھی نہیں مانگتے (ف ۵) (دے) یعنی بخشدے قرض اور مول اور اجرت کے طور پر نہیں مانگتے بخشش کے طور پر مانگتے ہیں پس سب امیر و غریب جو روٹی کھاتے ہیں خدا کی بخشش ہی جو وہ بخشتا ہی یہاں سے رحم سیکھتے ہیں پس جیسے وہ ہمکو دیتا ہی ہم اوروں کو بھی دینگے (ف ۶) ہم اپنی ہر حاجت کو خدا سے مانگینگے اور وہ دیگا (پیدایش ۲۲ باب ۱۴) پر غور کرو کہ خدا کے پہاڑ پر دیکھا جائیگا سو خدا نے اُسکی

حاجت رفع کی۔ (ف) جیسے آدمی روٹی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ہی ایسے ہی عیسائی بھی بدون کلام و دعا کے نہیں جی سکتا کلام و دعا کی روح زندہ مسیحی میں ضرور ہی

(۱۲) اور ہمارے قرض ہمیں معاف کر جیسے ہم بھی اپنے قرضداروں کو معاف کرتے ہیں ۱۲

سب آدمی خدا کے قرضدار ہیں کیونکہ اسکا حق ہم پر یہہ ہی کہ اُسکی کامل اطاعت کیجاوے اگر کامل اطاعت نہ کریں تو اُسکا قرض اُنپر رہتا ہی اور جیسے قرضدار قرض خواہ کے ہاتھ میں ہی ایسے ہی گنہگار خدا کے ہاتھ میں ہی (ف۱) اس قرض کا بند وبست سی زندگی میں جلد کرنا واجب ہی دیکھو (متی ۵ باب ۲۵ و ۲۶) (ف۲) خدا ایسا قرض خواہ ہی جسکی مثال لوقا، باب ۲۴ میں ہی وہ بیرحم قرض خواہ نہیں ہی جیسے کا ذکر (متی ۱۸ باب ۳۴) میں ہی۔ اس منت کا یہہ مطلب ہی کہ یہی یادگاری کے دفتر سے میری نسبت نارضامندی کو مٹا ڈال نہ صرف یہہ کہ میرے دل سے گناہ کا تخم نکالا جاوے نہیں بلکہ تیری طرف بھی نارضامندی نرہے۔ جیسے ہم بھی اپنے قرضداروں کو معاف کرتے ہیں۔ یہہ بڑی خوف کی بات ہی مگر لفظ جیسے باعث عفو کے لئے نہیں ہی طور عفو دکھلاتا ہی۔ (خدا نے ہمیں معافی کا نمونہ دکھلایا) جیسے اُسنے ہمیں بخشا اسی طرح ہم بھی بھائیوں کو بخشتے ہیں اگر ہم معاف نکریں تو وہ ہمیں بھی معاف نکریگا (مرقس ۱۱ باب ۲۵ و ۲۶) (ف۳) ہم ہر روز گناہ کی معافی مانگتے ہیں اور آخر کو کامل مغفرت کے طالب ہیں کیونکہ بھول چوک غلطی خطا ہر روز واقع ہوتی ہی دیکھو (خروج ۲۹ باب ۴ و ۳۰ باب ۱۸ سے ۲۱ و یوحنا ۱۳ باب ۱۰) کو اگرچہ ہم خداوند مسیح سے پاک اور مخصوص ہو گئے ہیں تو بھی روز روز ہاتھ پیر دھونے ضرور ہیں جیسے ہارون کے بیٹے مخصوص ہونے کے بعد بھی ہاتھ پیر دھوتے تھے پس روز روز معافی مانگنا حضوری کے وقت ہماری وضو ہی اسکے سوا (احبار ۱۴ باب ۸، ۹) میں کوڑھی کو دیکھو جو خون سے پاک ہوا اور آپ کپڑے وبدن اور ہاتھ پیر دھوتا ہی (ف۴) خدا اپنی صورت آدمیوں میں دیکھنا چاہتا ہی پس جبکہ اُسنے ہمیں معافی دی اب اُسی کے نمونہ پر اگر بھائی کو معافی ندیں تو اُسکی بعزتی کرتے ہیں خداوند کی تعلیم میں عفو برادر پر بڑا زور ہی جب یہہ دعا تمام ہوجاتی ہی تو اسے ایک بات کا ذکر پھر سناتا ہی (ف۵) ہر دعا کے اول میں گناہ کا اقرار ہوتا ہی لیکن اس دعا میں سب سے پیچھے یہہ ذکر آیا ہی سبب یہہ ہی کہ مسیح خداوند پہلے چشمہ محبت ویگانگت کو کھولتا ہی تاکہ گناہ کی شناخت حاصل ہو اسنے پہلے ذات الہی اور ہماری اُس سے نسبت اور اُسکے عالی مقام یعنی آسمان اور بادشاہت اور مرضی کا ذکر کیا اور اُسکی بخشش کا ذکر کیا یہہ سنکر دل شرماتا ہی کہ ہمنے اُسکا گناہ کیا ہی تب طلب عفو کی اُمنگ پیدا ہوتی ہی

(۱۳) اور ہمیں آزمایش میں مت ڈال بلکہ بُرائی سے بچا کیونکہ بادشاہت و قدرت اور جلال ہمیشہ تیرا ہی ہی آمین ۱۳

جس نے معافی پائی اور پاکیزگی حاصل کی وہ اپنی حفاظت چاہتا ہے خدا تو آدمیوں کو امتحان میں ڈالتا ہے مثلاً ایوب و ابراہیم و خداوند مسیح بھی آزمایش میں ڈالے گئے مگر ہمارا واجب یہہ ہے کہ ہم خود اُسکی طرف نہ جاویں بلکہ اُس سے بچنے میں کوشش کریں باوجود اسکے اگر پھر بھی ڈالدیوے تو وہی اُس سے نکالیگا اور بچاویگا اس صورت میں وہ آپ مدد کا ذمہ دار ہے (اقرنتی ۱۰ باب ۱۳) (ف۱) شراب خواری اور بدنظری و لالچ وغیرہ میں ہمیں نہ پڑنا چاہئے اگرچہ حیلے اُٹھیں دیکھو داؤد جب چھت پر گیا اور پطرس سردار کاہن کے محل میں گیا تب امتحان میں پڑا پر مسیح کا حکم تھا کہ جاگو اور دعا مانگو تاکہ امتحان میں نہ پڑو (متی ۲۶ باب ۴۱) (ف۲) خدا کی طرف سے جو امتحان ہوتا ہے وہ ہمارے فایدہ کے لئے ہے اُس سے نیک نتیجہ نکلتا ہے مگر شیطان ہلاک کرنیکی نیت سے بدی میں ڈالنا چاہتا ہے (یعقوب ۱ باب ۱۳)۔ (ف۳) اگر ہم اسکی طرف سے آزمایش میں پڑیں تو ہمیں دلشکستہ نہونا چاہئے کیونکہ جہاں ایسی آزمایش ہے وہاں فضل بھی زیادہ ہے (یعقوب ۱ باب ۲)

(بلکہ برائی سے بچا) ہر قسم کی برائی سے بچنا چاہتے ہیں کیونکہ ہر کوئی سفید پوشاک پہنکر پھرتے بچنا چاہتا ہے (۱۲۱ زبور ۴) (ف۴) ہم اپنی کمزوری سے واقف ہوکر ایسی دعا کرتے ہیں۔ برائی سے مطلب گناہ اور اُسکے نتایج ہیں اور یہاں پر خاص روحانی برائی اور اُسکے نتایج مراد ہیں یعنی اول تو گناہ میں گرنے نہ دے اور جو اُس میں گرے ہوئے ہوں تو وہاں سے نکال تاکہ الٰہی صورت جو ہمنے مسیح پر ایمان لاکر پائی ہے بگڑ نہ جاوے۔ کیونکہ بادشاہت جس سے مقدسوں کی حفاظت ہے اور قدرت جس سے ایفاء عہد ہو سکتا ہے اور جلال جو سب کا انجام ہے خاص تیرا ہی ہے (دیکھو ا تواریخ ۲۹ باب ۱۱ و ۱۲) (ف۵) الٰہی بادشاہت تین طرح سے ہے سماوی پیدایش سے روحانی تسلسل سے اور آیندہ کے جلال سے۔ آمین اُسکے معنی ہیں یقیناً خدا سچا ہے مسیح خداوند بھاری بات پر یوں فرماتا ہے میں تمہیں آمین آمین کہتا ہوں یعنی سچ سچ کہتا ہوں (ف۶) لفظ بادشاہت قدرت و جلال بعض قدیم نسخجات میں نہیں ہیں اور بعض میں ہیں اسکا سبب ٹھیک معلوم نہیں ہے پر قیاس چاہتا ہے کہ یا تو سہو کاتب سے بعض میں رہ گئے یا بعض میں حاشیہ سے زاید ہوئے۔ (ف۷) کوئی منت اور دعا یا درخواست جو کلام الٰہی کے موافق ہو ایسی نہیں ہے جو اُس خداوند کی دعا کے ضمن میں نہو اسلئے یہہ کامل دعا ہے

۱۴ (۱۴) کیونکہ اگر تم آدمیوں کو اُنکے قصور معاف کرو تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہیں معاف کریگا
۱۵ (۱۵) پر اگر تم آدمیوں کو اُنکے قصور معاف نکرو تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کریگا

آیت ۱۲ میں لفظ قرض جو آیا ہے اسکے عوض یہاں پر لفظ قصور لکھا ہے پس یہہ قرض کی تفسیر ہوئی کہ قرض سے مراد قصور اور گناہ ہے (ف۱) آیت ۱۴ و ۱۵ میں لفظ معاف یا بخشنا چار مرتبہ آیا ہے کیونکہ خداوند اُس مضمون پر زور دیتا ہے

۱۶ (۱۶) اور جب تم روزہ رکھو ریاکاروں کی مانند ترش رو مت ہو کیونکہ وے اپنا منہ بناتے ہیں کہ لوگ اُنہیں روزہ دار جانیں میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وے اپنا اجر پا چکے

۱۶ سے ۱۸ تک روزے کا بیان ہے بعد دعا کے روزہ آیا جو راستبازی کا ایک کام ہے فریسی لوگ ہر ہفتہ میں دوبار یعنی پیر و جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے جسکا ذکر (لوقا ۱۸ باب ۱۲ میں ہے)۔ اور یہود میں روزہ کے لیے ایک خاص دن بھی تھا جس میں روزہ رکھنا ضرور تھا (احبار ۱۶ باب ۲۹) (جب تم روزہ رکھو) لفظ جب تم ظاہر کرتا ہے کہ شاگرد روزہ رکھینگے وہ روزہ سے منع نہیں کرتا مگر اُسمیں اصلاح دیتا ہے اور لفظ جب سے ظاہر کرتا ہے کہ یہہ نیک کام دل کی خوشی سے ہونا چاہیے نہ جبر سے وقت معینہ پر (ف) داود نے روزہ رکھا جب لڑکا بیمار تھا دانیال نے رکھا جب الہام مانگا دیکھو (۲ سموئیل ۱۲ باب ۱۶ دانیال ۹ باب ۳) اور استر نے روزہ رکھا (استر ۴ باب ۱۶) پولوس و برناباس نے روزہ رکھا منادی کے شروع سے پہلے (اعمال ۱۳ باب ۲ و ۳) پس حاجت کے وقت جب مقدسوں کا دل چاہتا ہے روزہ رکھتے ہیں ورنہ انجیل میں صاف حکم روزہ رکھنے کے لئے نہیں ہے لیکن یہہ ہے کہ ہم اپنے جسم کو مغلوب کریں (۱ قرنتی ۹ باب ۲۷) اور سپہ گری کریں (۲ تمطاؤس ۲ باب ۳) لینٹ کی پہلے اتوار کی دعا کو دیکھو روزہ کا مطلب یہہ ہے کہ روح جسم پر حکومت کرے بہت روزہ رکھنا مفید نہیں ہے کیونکہ اُس سے عبادت روکی جاتی ہے ہاں جب جسم روح پر غالب آجاتا ہے اُسوقت بھی جسم کے مغلوب کرنے کو روزہ کی حاجت ہوتی ہے کیونکہ شکم سیری سدوم کا گناہ تھا (دیکھو حزقیل ۱۶ باب ۴۹) (ف ۲) سچے روزہ کا ذکر (یشعیا ۵۸ باب ۵ سے ۱۱ و ذکریاہ ۷ باب ۵) میں لکھا ہے (ریاکاروں کی مانند) وہ لوگ روزہ کے وقت راکھہ خاک سر پر ڈالا کرتے تھے (یشعیا ۶۱ باب ۳) اور یہہ ریاکاری کے نشان اسلئے دکھلاتے تھے کہ لوگ اُنہیں روزہ دار جانیں پس ان تفاخر کی باتوں سے خداوند منع کرتا ہے وہ روزے میں قصور نہیں بتلاتا مگر ریا میں قصور دکھلاتا ہے (ف ۳) رومن کتھولک اور مسلمان بھی ایسے کام کرتے ہیں نہ وہی کام مگر اُنکے مانند ریاکاری کی باتیں اور مُنہ بنانا اور جتلانا کہ ہم روزہ دار ہیں وے اپنا اجر پا چکے - وہ چاہتے تھے کہ لوگ ہمیں روزہ دار جانیں سو لوگوں نے جان لیا پس اجر تمام ہوا اب کچھہ نہ پاوینگے

۱۷ ۱۸ (۱۷) پر جب تو روزہ رکھے اپنے سر پر چکنائی لگا اور مُنہ دھو (۱۸) تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدہ ہے تجھے روزہ دار جانے اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے ظاہر میں تجھے بدلا دیگا

سر پر چکنائی لگانا مُنہ دھونا دنیا کا دستور ہے اور انسان کا سنگار ہے جو دل کی خوشی ظاہر کرتا ہے دیکھو (دانیال ۱۰ باب ۳) (ف)

مسیحی روزہ دار کو چاہئے کہ پژمردہ چہرہ نہ بناوے بلکہ ہمیشہ کی عادت کے موافق روزہ میں بھی خوش رو نظر آوے خدا باپ جو غیب دان ہے وہ اس فعل مخفی کا بدلا ظاہر میں دیگا

۱۹ (۱۹) اپنے واسطے مال زمین پر جمع مت کرو جہاں کیڑا اور مورچہ خراب کرتا ہے اور جہاں چور سیندھ دیتے اور چُراتے ہیں

مال دنیا داروں کی طور پر جمع کرنا منع ہے خورش جمع کرنا منع نہیں ہے (دیکھو امثال ۶ باب ۶ سے ۱۱ تک) - اور اپنی روٹی کے لئے محنت کرنا منع نہیں ہے (۲ تسلونیقی ۳ باب ۱۰ و ۱۲) - اپنے خاندان کی پرورش وخبرگیری کرنا ضرور ہے (۱ تمطاؤس ۵ باب ۸) محنت سے یا میراث سے مال لینا بھی منع نہیں ہے (استثناء ۸ باب ۱۸) مگر یہہ بات منع ہے کہ مال ہمارا خزانہ نہووے مال ہماری شہرپناہ نہووے (امثال ۱۸ باب ۱۱) اُسپر بھروسہ نہووے (۱ تمطاؤس ۶ باب ۱۰ و یعقوب ۵ باب ۱ سے ۳) - لوتھر صاحب کہتے ہیں کہ مال رکھنا منع نہیں ہے مگر اُنکہ مال خاوند نہ ہوجاوے بلکہ مخدوم رہے - بوکٹیز لوگ جو حال کے فقرا کی مانند محنت کرنا مکروہ جانتے تھے اور ۴ و ۵ صدی میں بہت تھے اوگسطین مقدس نے اُنکی تردید میں بہت کوشش کی ہے حاصل کلام آنکہ مسیح خداوند مال رکھنے کو منع نہیں کرتا مگر اُسکی محبت کا غلبہ دل پر آنے دینے کو منع فرماتا ہے (کیڑا) قیمتی لباس کو کھاجاتا ہے (ایوب ۱۳ باب ۲۸ و ۲۷ باب ۱۶ و یشعیاء ۵۰ باب ۹ یعقوب ۵ باب ۲) چور مال کو چرالیجاتے ہیں غرض مال شے ناپایدار ہے اور اُسکی نہایت ناپایداری کی دلیل یہہ ہے کہ کیڑا کھاجاتا ہے اور چور چرالیجاتے ہیں ایسی ناپایدار چیز کو دلپر غلبہ نہ دینا چاہئے **حکمت** ہر درخت پر آشیانہ نہ بنانا کیونکہ گرنیوالا ہے **حکمت** جسکو پیار کرتے ہو وہی دل میں رہتا ہے اور جو دل میں رہتا ہے وہی تمہارا خدا ہے خواہ کوئی شے ہو پس مال تمہارا معبود نہووے جیسے زر پرستوں کا ہے

۲۰ (۲۰) بلکہ مال اپنے لئے آسمان پر جمع کرو جہاں نہ کیڑا نہ مورچہ خراب کرتا اور نہ چور سیندھ دیتے اور چُراتے ہیں

(آسمان پر) زمین مال جمع کرنیکی جگہ نہیں ہے یہاں کا مال جلد فنا ہوسکتا ہے پر آسمان ایسی جگہ ہے جہاں مال محفوظ رہ سکتا ہے اور کیڑا و چور دونوں وہاں اُس مال کو ضرر نہیں پہونچا سکتے اور وہیں مقدسوں کا وطن ہے

۲۱ (۲۱) کیونکہ جہاں تمہارا خزانہ ہے وہاں تمہارا دل بھی ہوگا

انسان کا دل اُسکے مال کی طرف متوجہ رہتا ہے جب زمین پر مال ہے تو دل زمین پر ہے اور جب آسمان پر مال ہے تو دل بھی آسمان

کی طرف لگا ہی جہاں لگانا چاہئے اور جس کا دل آسمان کی طرف لگا ہی وہ مثل فرزند کے خدا باپ پر بھروسہ رکھنے والا شخص ہی اور یہہ مسیحی راستبازی ہی

(۲۲) بدن کا چراغ آنکھہ ہی پس اگر تیری آنکھہ صاف ہو تو تیرا سارا بدن روشن ہوگا ۲۲

یہہ ایک مثال ہی یعنی بدن کے لئے مجازی آنکھہ بمنزلہ چراغ کے ہی اگر آنکھہ صاف ہی اور اُسمیں صحت ہی تو سب کچھہ صاف دکھلائی دیتا ہی

(۲۳) پر اگر تیری آنکھہ بری ہو تو تیرا سارا بدن اندھیرا ہوگا پس اگر وہ روشنی جو تجھہ میں ہی تاریک ہو جاوے تو کیسی تاریکی ہوگی ۲۳

(آنکھہ بُری ہو) - یعنی احول ہو یا کوئی اور بیماری یا بدنظری ہو نہ سارا بدن اندھیرا ہوگا کیونکہ جو آنکھہ سیدھا نہیں دیکھتی تو اُسکی رویت جھوٹی ہی اور اُسکے عکس غلط ہیں پس اگر انسان صاف نہ دیکھے تو ضرور گریگا اسیطرح روح کے لئے باطنی آنکھہ کی صحت درکار ہی (ف) جب دل آسمانی خزانہ پر لگایا جاوے تو آنکھہ صاف ہی امثال ۴ باب ۲۵ سے ۲۷ لیکن جب دنیا پر مائل ہو تو آنکھہ میں روگ ہی اور دُھندلاہٹ نظر آتا ہی کیونکہ دو خاوند کی خدمت میل نہیں کھا سکتی (دیکھو آیت ۲۴ کو) پس جو کوئی آسمان اور زمین ہر دو کو چاہتا ہی اُسکا دل اندھیرا ہی پس اگر وہ روشنی یعنی وہ مقدار جو الٰہی صورت سے کچھہ باقی رہی ہی مراد تمیز باطنی ہی اگر اس میں تاریکی آجاوے (تو کیسی تاریکی ہوگی) یعنی کس درجہ کی خراب اور بیہودہ باتیں تم سے سرزد ہونگی کیونکہ نور ہی تاریک ہوگیا (ف ۲) دل تمیز باطنی آنکھہ ہی اور وہی ایک بقیہ نور انسان میں ہی اگر اُسی میں تاریکی آگئی تو نفسانی بیہودہ خواہشیں جو بذات خود اندھیرا ہیں اب اُن کی تاریکی کسقدر جہ کی زیادہ ہوگی

۲۴ کوئی دو خاوند کی خدمت نہیں کر سکتا اسلئے کہ یا ایک سے دشمنی رکھیگا اور دوسرے سے دوستی یا ایک سے لگا رہیگا اور دوسرے کو ناچیز جانیگا تم خدا اور ممون دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے ۲۴

(کوئی دو خاوند کی خدمت نہیں کر سکتا) جبکہ آپس میں وہ دونوں مخالف ہوں کیونکہ اس صورت میں ایک کی دوستی دوسرے کی عین دشمنی ہی (ممون) سوا خدا کے ہر ایک چیز ہی جس پر انسان بھروسہ کرے اگر دولت وغیرہ انسان کا خدا ہووے تو سچے خدا کی خدمت محال ہی اور وہ آدمی دو دلا رہتا ہی (یعقوب ۱ باب ۸) (ف) دیکھو عہد نامہ کا صندوق اور دجون ایک گھر میں جمع نہ ہو سکے (۱ سموئیل ۵ باب تمام) اسی طرح شیطان اور خدا انسان کے دل میں جمع ہو کر سکونت نہیں کر سکتے اور انسان

دونوں کا خادم ہوکر دونوں کو راضی نہیں رکھہ سکتا (ف ۲) جیسے ان دو کی خدمت جمع نہیں ہو سکتی ایسے ہی اُن دو کی خدمت کے اجر بھی جمع نہیں ہو سکتے کیونکہ ایک کی خدمت کا اجر موت ہی اور دوسرے کی خدمت کا اجر زندگی ہی (دیکھو رومی ۶ باب ۲۳)

۲۵ (۲۵) اسلئے میں تمہیں کہتا ہوں اپنی زندگی کے لئے اندیشہ مت کرو کہ ہم کیا کھائینگے اور کیا پئینگے نہ اپنے بدن کے لئے کہ کیا پہنینگے کیا جان خوراک سے بہتر نہیں اور بدن پوشاک سے

(اندیشہ مت کرو) کیونکہ دنیاوی لوگ جب دنیا کو چھوڑنا چاہیں تو اُنہیں جسمانی زندگی کے اندیشے آدباتے ہیں مگر تم جو میرے لوگ ہو اندیشہ مت کرو (ف ۱) جس لفظ کا ترجمہ اندیشہ ہی وہ یونانی میں ایک خاص لفظ ہی اور اُسکے معنی ہیں اضطراب یا بیقراری پس معمولی اور انتظامی تفکرات اُس سے خارج ہیں اسلئے اُنکا دل میں آنا جانا اگر اضطراب و بیقراری کو نہ پہونچاوے اور حد اعتدال سے انسان کو نہ گراوے تو اس حکم کا منافی نہیں ہی (دیکھو لوقا ۱۲ باب ۲۹ کو) کہ لکھا ہی مت گھبراؤ (ف ۲) جب گھبراہٹ دل میں نہووے تو الٰہی سلامتی دل میں آتی ہی اور سب انتظام درست ہوتے ہیں دیکھو (فلپی ۴ باب ۶ و ۷) (ف ۳) جب کوئی مشکل آوے اور ہم اُس مشکل کو دل کے ہاتھہ میں سونپ دیویں کہ تو اُسکا بند و بست کر تو گھبراہٹ اور اضطراب پیدا ہوتا ہی پر اگر وہ مشکل خدا کو سونپی جاوے تو آرام اور تسلی آتی ہی پس تم گھبراؤ نہیں یعنی مشکلات کو دل کے ہاتھہ میں مدو جس سے گھبراہٹ پیدا ہو (ف ۴) اس گھبراہٹ اور اندیشہ کے دور کرنیکا یہہ علاج ہی کہ تم چیزوں میں تمیز کرو کہ خوراک اور زندگی پوشاک اور بدن ان چیزوں میں کون کس مرتبہ کا ہی خوراک اگرچہ زندگی کا وسیلہ ہی اور پوشاک بدن کے لئے درکار ہی تو بھی مکین مکاں سے اور جواہر صندوق سے بہتر ہیں جس خدا نے بڑی چیز یعنی زندگی و بدن عنایت کیا ہی تو کیا وہ چھوٹی چیز یعنی خوراک و پوشاک نہ دیگا ضرور دیگا اسلئے فکر میں نہ دب جاؤ بلکہ اُسی کی طرف تاکتے رہو

۲۶ (۲۶) ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ وے نہ بوتے نہ لوتے نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ اُن کی پرورش کرتا ہی کیا تم اُن سے بہتر نہیں ہو

(دیکھو) یعنی بچشم عبرت و براد اخذ حکمت دیکھو کہ وہ جانور کام نہیں کرتے تو بھی کھانا پاتے ہیں پس آدمی جو کام بھی کرتے ہیں کیا وہ بھوکھے رہینگے ہرگز نہیں (ف ۱) تمام مخلوقات میں اسرار کی کنجیاں ہیں جو کچھہ دیکھنے میں آتا ہی اگر اُسپر غور کیجائے تو بہت کچھہ سیکھہ سکتے ہیں (امثال ۶ باب ۶)۔ (تم اُنسے بہتر نہیں ہو) وہ جانور ہیں تم آدمی ہو بلکہ آدمیوں میں بھی اخص ہو یعنی خدا کے فرزند ہو کیا وہ جو اپنی چڑیوں کو کھلاتا ہی اپنے بچوں کو بھوکھا ماریگا ہرگز نہیں (ف ۲) یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کا وعدہ یہاں پر پرورش کا ہی

عیش وعشرت کا وعدہ نہیں ہے (ف) کسی مقدس کا قول ہے کہ اگر ہم چڑیوں کی طرح بفکر ہوتے تو چڑیوں کی طرح دن بھر گاتے بجاتے رہتے جیسے چڑیاں چہچہاتی ہیں (۱۰۴ از بور ۱۲)

۲۷ (۲۷) تم میں کون ہے جو اندیشہ کرکے اپنے قد کو ایک ہاتھ بڑھا سکتا ہے

کوئی اپنے قد کو فکر کرکے ایک ہاتھ بھی بڑھا نہیں سکتا مرا د آنکہ زندگی کے سفر میں ایک قدم بھی کوئی زیادہ نہیں رکھ سکتا (۳۹ زبور ۴ و ۵) لوقا کہتا ہے کہ یہہ تو خدا کے کارخانہ میں سب سے چھوٹی بات ہے یہہ بھی تم سے انہونی ہے (لوقا ۱۲ باب ۲۶

۲۸ (۲۸) اور پوشاک کا کیوں اندیشہ کرتے ہو جنگلی سوسنوں کو دیکھو کیسے بڑھتے ہیں نہ محنت کرتے نہ کاتتے ہیں

محنت کرنا مرد کا کام ہے کاتنا عورت کا ہنر ہے یہاں سے ثابت ہوا کہ خداوند عورت مرد دونوں کو ہدایت فرماتا ہے کہ اندیشہ کے بوجھ سے خلاصی پاویں۔ (ف) سوسن خاص لفظ ہے کیونکہ یہہ بوٹا بنی اسرائیل کا نمونہ ہے (ہوسیع ۱۴ باب ۵) جاڑے کے موسم میں نظر نہیں آتا پر جب بہار آتی ہے خوب جلال دکھلاتا ہے اسیطرح خدا کا اسرائیل اگرچہ اب ذلیل نظر آوے پر آسمانی بہار کے وقت اُسکا جلال دکھلائی دیگا

۲۹ (۲۹) پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ سلیمان بھی اپنی ساری شوکت میں اُنمیں سے ایک کی مانند پہنے نہ تھا

اگر کوئی شخص خوردبین سے انسان کا لباس دیکھے تو اُسے بیشمار عیب انسان کے لباس میں نظر آدینگے مگر پھولوں کے لباس میں اُسے ایک عیب بھی نہ ملے گا اگرچہ سب سے زیادہ حقیر و ذلیل پھول ہو تو بھی ہزار ہزار خوبصورتی اُس میں ہے پس سلیمان بادشاہ باوجودیکہ اسی شان شوکت میں تھا تو بھی آپ کو ایسا آراستہ نکر سکا جیسے پھول خدا نے آراستہ کئے ہیں

۳۰ (۳۰) پس اگر خدا کھیت کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جاتی ہے یوں پہناتا ہے تو اے کم اعتقادو کیا تمکو زیادہ نہ پہنائیگا

کھیت کی گھاس میں سوسن بھی شامل ہے وہ بھی سوکھکر ایندھن ہوجاتی ہے (یعقوب ۱ باب ۱۱) (ف) گھاس جسکا انجام ایسا ہے کہ جلائی جاتی ہے اُسکا لباس ایسا نفیس ہے تو تم جو نہ جلائے جانے کو مگر آسمان کی بادشاہت میں ابدی وراثت کے لئے فرزند ہو کیا ضروری لباس سے بھی محروم رہوگے ہرگز نہیں (یوں پہناتا ہے) یعنی ایسا لباس جو ٹھیک ٹھیک بدن پر فٹ ہے اور زیبایش دیتا ہے۔

(تو اے کم اعتقادو) یہہ ملامت ہے اُن مضطربوں کو جو اپنا ثبات دنیاوی اندیشوں میں کھوتے ہیں اسیطرح اُسنے اور کئی مقام پر بھی ملامت کی ہے (متی ۸ باب ۲۶ و ۱۴ باب ۳۱ و ۱۶ باب ۸)- (کیا تمکو زیادہ نہ پہناویگا) صرف پہنانے کا وعدہ ہے حاجت کے موافق مگر قیمتی لباس سے صندوق بھر بھر دینے کا وعدہ نہیں ہے (دیکھو عبرانی ۱۳ باب ۵)

۳۱ (۳۱) اسلئے اندیشہ مت کرو کہ ہم کیا کھائینگے اور کیا پیئینگے یا کیا پہنینگے

پس کھانے پینے اور پہننے کی فکر میں دبے نرہو ان فکروں کو خدا پر چھوڑکر اپنے واجبات کے ادا کرنے میں مستعد رہو

۳۲ (۳۲) کیونکہ غیر قومیں ان سب چیزوں کی تلاش میں ہیں اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تم اُن سب چیزوں کے محتاج ہو

(غیر قومیں) ایسا اضطراب عیسائیوں کو نچاہئے یہہ غیر قوموں کی عادت ہے کیونکہ غیر قوم بے خدا ہیں اسلئے مضطرب ہیں اُنکا بھروسہ اُنکے فکروں پر ہے وہ ایسے حال کی زندگی کو جانتے ہیں اور جسکو جانتے ہیں اُسی کی تلاش کرتے ہیں پر تمہاری حاجت طعام اور لباس کی اُسکو معلوم ہے

(تمہارا آسمانی باپ) وہ باپ کو پہچانتا اور یہہ بات اختیار سے کہتا ہے (متی ۱۱ باب ۲۷) (ف) مسیح کا مطلب یہہ ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھو اور کاروبار بھی کرو نہ یہہ کہ سست ہو جاؤ (امثال ۲۲ باب ۲۹ کلسی ۴ باب ۵ و ۱ تسلونیقی ۴ باب ۱۱ و ۱۲) مثل مشہور ہے کہ اونٹ کو باندھنا تب خدا پر بھروسا رکھنا نہ آنکہ اونٹ شیروں میں چھوڑنا اور خدا پر بھروسہ کرنا یہہ حماقت ہے

۳۳ (۳۳) پر تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اُسکی راستی کو ڈھونڈھو تو یے سب چیزیں تمہیں ملینگی

حاصل ہدایت اگر تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اس بادشاہت کی راستبازی کو تلاش کرو تب یہہ جسمانی سب چیزیں بھی تمہیں ملینگی- بادشاہت سے مراد وہی بادشاہت ہے جو (متی ۵ باب ۳) میں مذکور ہے خدا اس بادشاہت کو دنیا میں برپا کیا چاہتا ہے اُسکی رعیت خوشی سے مسیح کی اطاعت کرتی ہے- اس بادشاہت کی راستبازی وہ صفات مذکورہ ہیں جو ۵ باب میں مسیحی شاگردوں کی نسبت مرقوم ہیں- اُسکی راستبازی کی تلاش کرو نہ اپنی یعنی جو اُس سے علاقہ رکھتی ہے تمہارا مطلوب ہووے (عبرانی ۱۲ باب ۱۰ و ۱۴) یعنی تم کامل ہو جیسے وہ کامل ہے تم پاک ہو جیسے وہ پاک ہے پس پہلی بات اس بادشاہت کی رعیت میں یہہ ہے کہ وہ لوگ اُسکی بادشاہت درستی کے متلاشی ہیں- (پر یہہ سب چیزیں) یعنی جنکی تمہیں حاجت ہے باپ کو معلوم ہیں پر وہ حاجتیں جو تمنے اپنی ضروریات فرض

کیں ہیں اُنکے دینے کا وعدہ نہیں ہر پر اُن ضروریات کے دینے کا وعدہ ہی جو خدا کی راہ میں تمہاری ضروریات ہیں (ملینگی) یعنی زاید تمہاری تلاش سے ۱ تواریخ ۲۸ باب ۹ و ۲ تواریخ ۱ باب ۱۱ و ۱۲)

۳۴

(۳۴) پس کل کے لئے فکر مت کرو کیونکہ کل اپنی چیزوں کی آپ ہی فکر کرلیگا آج کا دکھ آج ہی کے لئے بس ہی

(کل کے فکر) یعنی دو فکروں کا بوجھ کیوں اُٹھاویں کل کا فکر کل کرینگے (ف ۱) جو فکر خدا نے ہمیں نہیں دے بلکہ ہمنے آپ اُنکو اپنے اوپر لیا ہی اُن میں ہماری تکلیف اور خدا کی بیعزتی ہی پس ہم آپکو نہ ایذا رساں ہوں اور نہ اُسکے سامنے گستاخ (ف ۲) اس زندگی میں بہت سے دکھ ہیں پر اُنکو کم کرنا ضرور ہی نہ زیادہ پر ایسے لوگ اپنے دکھوں کو زیادہ کرتے ہیں اور کچھ فایدہ نہیں حاصل کر سکتے

ساتواں باب

۱

(۱) الزام مت لگاؤ تاکہ تم پر الزام نہ لگایا جاوے

اسے ۱۲ تک دوسرے کے ساتھ معاملہ رکھنے کا دستور نکو رہی (الزام مت لگاؤ) یعنی بے لحاظی اور بے انصافی اور دکھ دینے کے طور پر تمہارے اندر عیب جوئی کی روح نہو جو محبت کی شریعت کے برخلاف ہی دیکھو آج کا دکھ آج کے لئے بس ہی اگر تو کسی میں دیکھے تو الزام نہ لگانا بلکہ حلم بردباری اور سنجیدگی سے کام کرنا (ف ۱) الزام لگانا جسکی ممانعت ہی وہ ایک خاص امر ہی جو عیب جو اور خوردہ بین لوگ کیا کرتے ہیں ورنہ ہر چیز کے پرکھنے کا حکم ہی (۱ تسلونیقی ۵-۲۱) اور روحوں کو آزمانا بھی چاہئے (۱ یوحنا ۴ باب ۱) یہہ امتیاز روح القدس کا خاص انعام ہی (۱ قرنتی ۱۲ باب ۱۰) عیب پر ملامت کرنیکا بھی حکم ہی ۲ تمطاؤس ۴ باب ۲) اور حاکم کا کام ہی کہ عیب پر گرفت کرے (ف ۲) نیکوکار اور بدکار لوگ اپنے پھلوں سے پہچانے جاتے ہیں پس بُرے کاموں پر اُنہیں الزام دینا اور گرفت کرنا اُنکی بھلائی کے لیے تاکہ وہ سدھر جاویں منع نہیں بلکہ عین محبت اور غیرتمندی کا کام ہی پس عیب جوئی میں اور اس کام میں بہت فرق ہی متی ۷ باب ۲۰ غلتی ۲ باب ۴ و ۱ قرنتی ۵ باب ۴ و ۵ و اعمال ۵ باب ۴) کو غور سے دیکھو (تم پر الزام نہ لگایا جاوے) یعنی خدا کی طرف سے (متی ۲ باب ۱۵ و رومی ۱۴ باب ۱۰ و ۱۳) کو دیکھو۔

۲ (۲) کیونکہ جو الزام تم لگاتے ہو وہی تم پر لگایا جائیگا اور جس ناپ سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا

(دیکھو مرقس ۴ باب ۲۴ لوقا ۶ باب ۳۸) پیمانہ خواہ نیک خواہ بد جیسا تم دوسروں کے لئے بھروگے ویسا ہی خداوند تمہارے لئے بھی کریگا مثل مشہور ہے آسمان کا تھوکا منہہ پر آتا ہے دیکھو اسماعیل کا ہاتھہ سب کے مخالف تھا تو سبکا ہاتھہ اُسکے مخالف ہوا کیونکہ نیکی وبدی چٹخ کر اوپر آتی ہے (پیدایش ۱۶ باب ۱۲) (ف) اس جہان میں بھی ایسے لوگوں کی یہہ سزا ہے کہ دوسرے لوگ اُنسے بچتے ہیں کیونکہ جانتے ہیں کہ یہہ شخص عیب لگانیوالا ہے اس سے بچنا لازم ہے یہہ بری بلا ہے تب وہ آدمی لوگوں کی نظروں میں حقیر اور اپنے دل میں بے آرام رہتا ہے

۳ (۳) اور تنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھہ میں ہے کیوں دیکھتا ہے لیکن شہتیر پر جو تیری آنکھہ میں ہے نظر نہیں کرتا

تنکا چھوٹا قصور ہے۔ شہتیر بڑا گناہ ہے (ف) کیوں دیکھتا ہے لفظ دیکھنا جو اس آیت میں ہے اور جو آیت ۵ میں ہے یہہ دو لفظ یونانی میں ہیں اور دونوں کے معنوں میں بڑا فرق ہے ایک تو بدی کی راہ سے گھورنا ہے جو اس آیت میں مذکور ہے اور ایک انتظام و مدد کی راہ سے دیکھنا ہے وہ آیت ۵ میں ہے پس مطلب یہہ ہوا کہ بھائی کے چھوٹے قصور کو کیوں گھورتا ہے اپنے بڑے گناہ پر نظر نہیں کرتا (ف) ملک چین میں مثل مشہور ہے کہ راہ جب صاف ہوگا کہ جب ہر شخص اپنا دروازہ جھاڑے۔ پس ہر شخص کو پہلے اپنی فکر لازم ہے

۴ (۴) یا کیونکر اپنے بھائی کو کہتا ہے کہ ٹھہر تنکے کو جو تیری آنکھہ میں ہے لا نکال دوں اور دیکھہ تیری ہی آنکھہ میں شہتیر ہے (۵) ای ریاکار پہلے شہتیر کو اپنی آنکھہ سے نکال تب تنکے کو اپنے بھائی کی آنکھہ سے اچھی طرح دیکھکے نکال سکیگا
۵

اکثر ریاکار لوگ ایسی باتیں کیا کرتے ہیں دوسروں کے چھوٹے چھوٹے قصور پکڑتے ہیں اور انہیں ہدایت کرتے ہیں پر آپ بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو کر بھی اپنا فکر نہیں کرتے ایسوں کو خداوند یوں نصیحت کرتا ہے کہ پہلے آپکو سنوارو تب اچھی طرح دوسروں کو سنوار سکوگے

۶ (۶) جو پاک ہی کتوں کو مت دو اور اپنے موتی سؤروں کے آگے مت پھینکو ایسا نہو کہ وے انہیں پامال کریں اور پھر کر تمہیں پھاڑیں

افراط و تفریط دونوں باتیں بری ہیں اور صراط مستقیم امر درمیانی ہی پس جیسے عیب بین ہونا افراط ہی ویسی ہی نیکی و بدی میں فرق نکرنا تفریط ہی افراط سے بچنے کی نصیحت آیت ا سے ۵ تک ہوئی اب تفریط سے آیت ۶ میں بچایا ہی اور بتلاتا ہی کہ آدمیوں میں بعض آدمی کتے و سور بھی ہیں پس اُن میں تمیز بھی کرنا چاہئے۔ کتے کون ہیں وہ جو بھونکتے ہیں اور پھاڑتے ہیں اور سچائی سے متنفر ہیں اور سور وہ ہیں جو گندگی کھاتے اور شرارت و بدکاری اُنکی غذا ہی وہ نفرتی اور ناپاک لوگ ہیں (احبار ۱۱ باب ۱ سے ۸) کتے اور سور کی عادات جن آدمیوں میں ہیں وہ آدمی بھی کتے اور سور ہیں (ف۱) پاک چیزوں کو اگرچہ کتے اور سور یعنی ناپاک لوگ کھانا چاہتے ہیں مگر انہیں کھانا منع ہی (احبار ۲۲ باب ۶ و ۱۰) مثل مشہور ہی کہ کتے و سور کے بال سے بھی نیکی کا فرشتہ گھر میں نہیں آتا اگر اس مثال کا مضمون روحانی طور پر سمجھا جاوے تو بہت درست ہی۔ (ف۲) بازاری منادی میں اشرار سے کلام کی بےعزتی کروانا جائز نہیں مناد کو چاہئے کہ جب دیکھے کہ شریر واہیات بکنے لگے اور فساد پر طیار ہوئے توجہ کرے اور کتے اور سوروں کے آگے پاک چیزیں نہ ڈالے۔ جو پاک ہی یعنی حکمت و معرفت کے اسرار اور خدا کا کلام اُنکو جو اُسکی قدر نہیں بلکہ بےقدری کرتے ہیں نہ سناوے۔ (ف۳) جو پاک ہی اُسکی تفسیر اکثر مفسروں نے یہہ بھی کی ہی کہ اُس سے روٹی اور دین مراد ہی جو عشاء ربانی میں استعمال ہوتی ہی چاہے کہ کتے اور سوروں کو وہ نہ دیجاوے کیونکہ وہ پاک چیز ہی ناپاک اُسے نہیں چھوسکتا (ف۴) جو پاک ہی کتوں کو مت دو۔ یہہ ایک تمثیل ہی جو یہودیوں میں مشہور تھی یعنی وہ چیز اُس شخص کو نہ دینا چاہئے جو اُسکا اہل نہیں ہی۔ سور پامال کرتا ہی اور کتا پھاڑتا ہی۔ موتی پیٹ کی خوراک نہیں ہیں اُنکی فضیلت اور ہی جسکو جوہری جانتا ہی پر سور اور کتے اُن موتیوں کو شکم کی خوراک یعنی دانہ سمجھتے ہیں اور دانہ سمجھ کر اُنہیں کھانا چاہتے ہیں پر جب کھا نہیں سکتے تو پامال کرتے اور خفا بھی ہوتے ہیں (ف۵) بعضے نادان عیسائی اور اکثر غیر اقوام بھی جو پیٹ کے بندے ہیں انجیل کو پیٹ بھرنے کا وسیلہ بنا کر آتے ہیں پر جب اُسکے وسیلہ شکم کی سیری نہیں ہوتی تو کلام کی نسبت کفر بکتے اور پادریوں پر بڑے خفا ہوتے ہیں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ اس کلام سے روح کی سیری ہوتی ہی نہ شکم کی (ف۶) آدمیوں کو بہت جلدی سور و کتا کہنا لازم نہیں کیونکہ انسان نہیں جانتا کہ کون سور و کتا ہی اور کون برگزیدہ ہی پس کچھہ دیر تک اُنکو آزمایش کرکے چھوڑنا یا سنانا مناسب ہوگا مسیح نے ہمیشہ حلم سے اور ادب سے لوگوں کے ساتھہ باتیں کیں اور فوراً سور کتا نہیں کہا

(۷) مانگو تو تمہیں دیا جائیگا ڈھونڈھو تو تم پاؤ گے کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا ۷

شاید کوئی کہے کہ میرے لئے ممکن نہیں کہ میں سور و کتوں اور آدمیوں میں تمیز کروں اسلئے وہ فرماتا ہے (لکھا ہے مانگو تو تمہیں دیا جائیگا) یعنی جیسے فقیر بھیک مانگتے اور مسافر راہ پوچھتے اور حاجتمند اپنی حاجت مانگتے ہیں اسی طرح تم خدا سے مانگو وہ تمہیں بتلادیگا پر کب مانگتے ہیں جب دلی ارادہ پالینے کا ہوا اور کسکو مانگتے ہیں جو موجود نہیں ہے پس مانگنا بدون ان دو شرطوں کے مانگنا نہیں ہے اور بعض آدمی جو مانگتے ہیں اور نہیں پاتے اُنکا قصور ہے نہیں وہ باتوں میں رہتا ہے اگر اُن میں قصور نرہے تو ضرور پاوینگے کیونکہ انمیں قصور رہنا مانگنے کو فوت کرتا ہے اور جب مانگنا فوت ہوا تو پانا بھی فوت ہو جاتا ہے پس ہوشیاری سے مانگو ضرور دیا جائیگا نہ بیع و قرض کے طور پر بلکہ بخشش کی صورت سے (کھٹکھٹاؤ) کون کھٹکھٹاتا ہے وہ جو باہر سے اندر آنا چاہتا ہے کیونکہ گناہ نے قفل سے دروازہ بند کیا ہے پر اُن لوگوں کے واسطے کھولا جاتا ہے جو سارے دل سے تلاش کرتے ہیں (یرمیا ۲۹ باب ۱۳) (ف ۱) جن لوگوں کا ایسا حال ہے جیسا (ایوب ۳ باب ۱ سے ۴ و نوحہ ۳ باب ۵ و ۸) میں مذکور ہے تو مسیح اُنہیں بھی یہی جواب دیتا ہے کہ خوب کھٹکھٹاؤ تو پاؤ گے (ف ۲) شاید کوئی سمجھے کہ یہہ وعدہ خاص حواریوں سے تھا مجھے تو شاگرد مسیح ہونے میں بھی شک ہے تو ایسے آدمی کو مسیح نے آیت ۸ میں لفظ جو سے جواب دیا ہے یا کوئی کہے کہ میں سخت گنہگار اور برا آدمی ہوں میری کون سنیگا اُسکا جواب آیت ۱۱ میں ہے کہ صرور برے ہو مگر کیا تم باپ کا پیار نہیں جانتے کہ وہ روٹی کے بدلے پتھر نہیں دیا کرتا۔ پس تم کھٹکھٹاؤ دروازہ تمپر بند نرہیگا اسلئے کہ دشمن پیچھے پڑا ہے اور تم گھر میں آنا چاہتے ہو اور بیٹے ہو کیا تمہیں ایسی حالت میں رحیم باپ چھوڑ دیگا ہرگز نہیں

(۸) کیونکہ جو مانگتا ہے لیتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُسکے واسطے کھولا جائیگا ۸

لیتا اور پاتا صیغہ حال ہے استقبال نہیں ہے یعنی فوراً لیتا اور پاتا ہے (ف) مانگتے وقت یہہ شرطیں ضرور ہیں اول ایمان سے مانگنا (یعقوب ۱ باب ۵ سے ۷) دویم خود غرضی سے نہ مانگنا (یعقوب ۴ باب ۳) سوم مانگنے میں حسب فرمودۂ خدا کوشش سے مانگنا پس گناہ سے پرہیز کر کے کلام میں ڈھونڈھنا اور مرضی الہٰی کو مقدم رکھنا یعنی اُسکی مرضی کی مخالفت نکرنا کیونکہ باپ بیٹے کو مفید چیز دیتا ہے نہ غیر مفید پھوس کا کانٹا دور نہ کیا گیا (۲ قرنتی ۱۲ باب ۷ سے ۹) کوئی باپ نادان بچہ کو چھری وغیرہ مضر چیز نہیں دیتا اسیطرح خدا جو مناسب جانتا ہے دیتا ہے مانگنے والے کو چاہئے کہ باپ کی مرضی کے تابع رہے

(۹) یا تم میں کون آدمی ہے کہ اگر اُسکا بیٹا اُس سے روٹی مانگے تو وہ اُسے پتھر دیوے ۹

۱۰

(۱۰) یا اگر مچھلی مانگے اُسے سانپ دے

روٹی سے مراد چھوٹی ڈبل روٹی ہی یا باٹی ہو جو گول تھپر کی صورت پر ہوتی ہی اور مچھلی کے عوض سانپ نہیں دیتا تاکہ اُسے کاٹ کھاوے

۱۱

(۱۱) پس جب کہ تم بُرے ہو کے اپنے لڑکوں کو اچھی چیزیں دینی جانتے ہو تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہی اُنہیں جو اُس سے مانگتے ہیں کتنی زیادہ اچھی چیزیں دیگا

(تم بُرے) مسیح صاف انسان کی برائی پر حکم دیتا ہی کہ وہ بالکل برا ہی گناہ موروثی کے سبب سے (لوقا ۱۱ باب ۱۳ میں) لکھا ہی کہ جو (بُرے ہو) یونانی میں اس لفظ پر زور ہی جو انسان کی بری حالت کا بیان خوب دکھلاتا ہی (ف۱) کلام الٰہی انسان کا خوشامدی نہیں ہی بلکہ صاف صاف بولکر سچی محبت دکھلاتا ہی (ف۲) جبکہ بُرے باپ میں ایسی محبت ہی تو اچھے باپ میں جو باپوں کا باپ ہی کسقدر زیادہ محبت ہوگی اگرچہ بیٹا برا ہو تو بھی باپ اُسے نہیں بھولتا خداوند جو باپوں کا باپ ہی اپنے نالائق اور برے بچوں کو کیونکر بھول جاویگا (کتنی زیادہ اچھی چیزیں) یعنی حسب درجہ جیسی چاہیے نہ جن سے بدہضمی ہو اور نامناسب ہیں (ف۳) (لوقا ۱۱ باب ۱۳) میں اچھی چیزوں کی تفسیر ہی کہ اُس سے مراد روح القدس ہی (ف۴) اچھی چیزیں وہ نہیں ہیں جنکو تمنے پسند کیا ہی بلکہ اچھی چیزیں وہ ہیں جنہیں خدا نے پسند کیا ہی پس سب کچھ اُسکے ہاتھ میں چھوڑو کیونکہ بسا اوقات انسان اپنے نقصان کی چیز کو راغب ہو کر مانگتا ہی (ف) دیگا اُسکو دیگا بیٹوں کو جو مانگتے ہیں نہ مثل اور آدمیوں کے جو چپ ہیں

۱۲

(۱۲) پس سب کچھ جو تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کریں وہی تم بھی اُنسے کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کا مطلب یہی ہی

یہہ آیت سنہلا قانون کہلاتی ہی جو سونے کے حرفوں سے لکھنا چاہئے اسکے مرادف (یعقوب ۲ باب ۸ رومی ۱۳ باب ۹) میں ہی ایسا قانون کبھی دنیا میں پایا نہیں گیا اور نہ کبھی اسی بات پر دنیا میں عمل ہوا جب تک کہ مسیح آسمان سے نہ آیا اسی نے آکے یہہ بات سکھلائی ہی اگرچہ توریت و نبیوں کا مطلب یہی تھا مگر کسنے اسے سمجھا اور کسنے اسپر عمل کیا پر خداوند نے سمجھایا اور اُس پر عمل کرنے کی طاقت بخشی اُسکا شکر ہو وے

۱۳ (۱۳) تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ چوڑا ہے وہ دروازہ اور کشادہ ہے وہ راستہ جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور بہت ہیں جو اُس سے داخل ہوتے ہیں

۱۳ سے ۲۹ تک پہاڑی نصیحت کا خاتمہ ہے (ف ۱) الہی بادشاہت کی امتیازی کا ایک کام یہہ ہے کہ ہر قدم پر آپ کو قربان کرنا اکثر لوگ یہہ نہیں کرنے چاہتے مگر کرنا چاہیے بعض آدمی ہیں جو خودپسندی اور نفع دنیاوی کے خواہاں ہیں پر بعض ہیں جو ابدی سلامتی کے متلاشی ہیں اور ایسے متلاشی ہیں کہ اُسکے لئے اپنا سب کچھہ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ ابدی سلامتی کو حاصل کریں۔ تنگ دروازہ وہ ہے جسمیں بڑی مشکل سے داخل ہوتے ہیں پہلا قدم بہت مشکل ہے بڑی جانفشانی سے داخل ہونا چاہیے (لوقا ۱۳ باب ۲۴) جیسے اول قدم مشکل ہے ویسے ہر قدم مشکل ہے یہہ ایسی مشکل راہ ہے کہ گنہگار آدمی بُری عادات اور بدخواہشوں کو لیکر اُسمیں داخل نہیں ہوسکتا اور نہ شریر دولت لیجاسکتا ہے نہ جاہل بت لیجاسکتا ہے نہ عالم علم کا غرور لیکر چل سکتا ہے نہ عابد عبادت کا فخر ساتھہ لے سکتا ہے۔ تنگ راہ غم کی سڑک ہے مسیح غم کا مرد تھا اور وہی دروازہ ہے (یوحنا ۱۴ باب ۶ و ۱۰ باب ۹)۔ (ف ۲) دروازہ تنگ تو ہے مگر وہ شہر جہاں جاتے ہیں بہت ہی کشادہ ہے (ف ۳) راہ تنگ تو ہے مگر بند نہیں کیا گیا نہ قفل سے نہ کروبیوں سے (چوڑا ہے وہ دروازہ) دوسرا دروازہ چوڑا اور بہت کشادہ ہے اسمیں لوگ بہت آسانی سے داخل ہوتے ہیں اور اُسمیں چلنا بہت آسان ہے سب چیزیں ساتھہ لیکر چل سکتے ہیں اس راہ کو تلاش کرنے کی حاجت نہیں ہے کیونکہ ہر جگہ ہر وقت موجود ہے (ف ۴) چوڑی راہ کی شکلیں یہہ ہیں بے ایمانی دنیاداری جسم کی خواہش زندگی کا غرور عدم سرگرمی (مکاشفات ۳ باب ۱۵ سے ۱۷ تک) تذبذب دودلاپن (۱ سلاطین ۱۸ باب ۲۱) خودپسندی (لوقا ۱۸ باب ۲۱) مردہ کو زندہ جاننا بدی کو نیکی سمجھنا (مکاشفات ۳ باب ۱) اس راہ میں چلنے والا فرحت کا طالب رہتا ہے (اعمال ۲۴ باب ۲۵ و ۲ تمطاؤس ۳ باب ۷) لالچی اور عیاش ملحد و ریاکار امیر وزیر غریب وغیرہ ہر قسم کے لوگ کثرت سے اس راہ میں ہو کر چلتے ہیں ایک بڑا میلا اور بازار اسمیں لگا ہے (ف ۵) صرف دو ہی راستے ہیں تیسری راہ کوئی نہیں ہے یا زندگی کی راہ یا ہلاکت کا راستہ اے پڑھنے والے تو کس راہ پر چلا جاتا ہے ذرا غور کیجو (ہلاکت کو پہونچاتا ہے) کشادہ راستہ حقیقی موت کی طرف جاتا ہے یونانی میں ہے اُس ہلاکت کو پہونچاتا ہے یعنی وہ خاص ہلاکت جسکا ذکر کلام الہی میں ہے دیکھو بڑا معلم جو ختیار والا ہے آپ بتلاتا ہے کہ دوسری راہ ہلاکت کو پہونچاتی ہے وہ سختی و بے انصافی سے نہیں بولتا مگر رحم کر کے سچی بات کی خبر دیتا ہے (اور بہت ہیں جو اس سے داخل ہوتے ہیں) یعنی اس چوڑی راہ میں بہت لوگ چلتے ہیں افسوس ہے کہ بہت لوگ ہلاکت میں جائینگے اور تھوڑے لوگ بچینگے (ف ۶) شیطان اور فیلسوف لوگ کہتے ہیں کہ یہہ ہو نہیں سکتا کہ بہت لوگ دوزخ میں چلے جاویں اُنکی کثرت کیا اُنکے لئے رحم کا باعث نہو گی اور محمد صاحب بھی اسبات کے قائل ہیں کہ ید اللہ فوق الجماعت

خدا کا ہاتھ جماعت پر ہے نہ تھوڑوں پر۔ مگر کامل سچائی یعنی کلام الہی کہتا ہے کہ یہہ بات سچ ہے کہ بہت لوگ ہلاک ہونگے اور تھوڑے بچینگے میں پوچھتا ہوں کہ کیا کبھی خدا نے کثرت مردم کے سبب کسی شہر کو ہلاکت سے بچایا ہے کیا سدوم کو بچالیا یا کیا خدا کثرت مردم کے سبب دبا و کال اور لڑائی سے بچا لیتا ہے ہرگز نہیں کیا طوفان کے وقت کثرت مردم پر رحم ہوا یا کیا کثرت مردم نے موت کو روک دیا ہرگز نہیں پس یہہ خدا کا فعل اور وہ خدا کا قول کہ بہت لوگ ہلاکت میں جاتے ہیں آپسمیں موافق ہیں اور اُسکا منکر معرفت سے بے نصیب ہے

۱۴ (۱۴) کیا ہی تنگ ہے وہ دروازہ اور سکڑی ہے وہ راہ جو زندگی کو پہنچاتی ہے اور تھوڑے ہیں جو اُسے پاتے ہیں

(کیا ہی تنگ ہے) تعجب کا صیغہ ہے یعنی زندگی کی راہ نہایت تنگ ہے اُسمیں پرانی انسانیت کو ہمیشہ صلیب دینا رات دن جاگنا گناہ سے لڑنا اپنے منصوبوں کی ہمیشہ مخالفت کرنا خدا کے حکموں کو تھامے رہنا ہوتا ہے (ف) دیکھو اکثر لوگ مجلسیں مانگتے اور اکیلا رہنا نہیں چاہتے وہ کیونکر تنگ راہ میں چل سکتے ہیں اس راہ میں چلنے والوں کے لئے دوسری راہ کے چلنے والوں سے دونوں جہان میں جدائی ہوتی ہے اسلیئے سب لوگ چھوٹ جاتے ہیں اسیواسطے اُسنے فرمایا کہ میں ساس بہو وغیرہ میں جدائی کرنے آیا ہوں یہہ توبا کیزگی صبر برداشت فروتنی محبت کی راہ ہے (جو زندگی کو پہونچاتی ہے) یونانی میں ہے اُس زندگی کو یعنی اُس خاص زندگی کو جو کلام میں مذکور اور مسیح میں ظاہر ہوئی ہے پس ہم جسکے پاس جاتے ہیں اُسیکے پاس زندگی ہے اور یہہ زندگی جو حال میں رکھتے ہیں یہہ بھی ہمارے لئے موت ہے رومی ۸ باب ۶ ۳ و افرنتی ۱۵ باب ۱ ۳ و ۲ قرنتی ۴ باب ۱۰ و ۱۱ ۔ (تھوڑے ہیں جو اُسے پاتے ہیں) سدوم میں صرف لوط اور اُسکی دو بیٹیاں تھیں طوفان کے وقت صرف آٹھ آدمی تھے بیابان میں صرف کالب و یشوعہ تھے (ف) بیج تو بہت بویا جاتا ہے پر پھل تھوڑا ہے کیونکہ چڑیاں چگ جاتی ہیں کانٹے دبا لیتے ہیں زمین نہ ملنے کے سبب سے جل جاتا ہے کہیں پھل بھی لاتا ہے پر اچھا پھل لاتا ہے اور یہی مطلب ہے اُس قول کا کہ بلائے ہوئے بہت ہیں پر چنے ہوئے تھوڑے ہیں (متی ۲۰ باب ۱۶)

۱۵ (۱۵) جھوٹھے نبیوں سے خبردار ہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں پر باطن میں پھاڑنیوالے بھیڑیئے ہیں

جبکہ راہ ایسا تنگ یا کشادہ ہے اور اُنکے انجام ایسے ہیں تو لازم ہے کہ رہبروں کو پرکھ کر اُنکی پیروی کریں کیونکہ ہر نبی سچا نہیں ہے بہت سے جھوٹھے نبی بھی ظاہر ہونگے (۲ پطرس ۲ باب ۱) (ف) ہمارے امتحان کے لئے جھوٹھے نبی آوینگے

پر خدا کا شکر ہو کہ وہ ہمیں پہلے سے ہدایت کر کے اُنسے بچاتا ہی (بھیڑوں کے لباس میں) بھیڑیں تو عیسائی لوگ ہیں یہہ جھوٹھے نبی بھی عیسایوں کی صورت بنکر آوینگے یہہ بڑی مصیبت ہی کیونکہ اگر وہ لشکل مخالف آتے تو اُنسے بچنا آسان ہوتا پر وہ تو لشکل بھائی آوینگے اگرچہ باطن میں بھیڑیے ہیں تو بھی لباس بھائیوں کا رکھتے ہونگے اور دل میں فریب ہوگا (ف) خیرات روزہ دعا وغیرہ دین کے نیک کام ریاکاری سے بھی ہوتے ہیں اور بعض وقت ریاکار لوگ اُن چیزوں کو اپنا لباس بناتے ہیں ایسوں سے بچنا چاہیے۔ (ف ۳) شاید بعض بدعتی لوگ کہیں کہ ہم تھوڑے ہیں اسلئے تنگ راہ کے مسافر ہیں پس وہ فرماتا ہی کہ جھوٹھوں سے بچو انکے لباس پر فریفتہ نہو جاؤ (۲ قرنتی ۱۱ باب ۲ و ۳ و ۱۳ سے ۱۵ تک) کیونکہ وہ حقیقت میں پھاڑنیوالے ہیں (اعمال ۲۰ باب ۲۹ و ۳۰) اور دروغگوئی کرتے ہیں (حزقیل ۱۳ باب ۱ سے ۱۰ تک)

۱۶ (۱۶) تم اُنہیں اُنکے پھلوں سے پہچانوگے کیا کانٹوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں

ایسے بہروپیوں کا پہچاننا بہت ہی مشکل تو تھا پر خداوند نے اس آیت میں اُنکی شناخت کا قاعدہ ایسا نفیس اور کامل بتلایا جسپر عمل کر کے ہم کبھی دہوکھا نہیں کھا سکتے یعنی اُنکی شناخت صرف اُنکے پھلوں سے ہوگی نہ پتوں سے اور نہ پھولوں سے اور نہ باتوں سے کیونکہ یہہ چیزیں تو اُنکا لباس ہیں ضرور اچھی ہونگی اُنہیں کے وسیلہ سے وہ لوگوں کو دام میں پھنسانا چاہتے ہیں پر پھل جو ہیں وہ دل کا حال ظاہر کرتے ہیں۔ (ف ۱) دنیاوی لوگ پتوں پھولوں پر بہت بھولتے ہیں اور ظاہری بناوٹ کو دیکھکر جھوٹھے نبیوں پر فریفتہ ہو جاتے ہیں اور اُنکے ساتھ کشادہ راہ میں چلکر ہلاکت میں جاتے ہیں اگر وہ اُنکے پھلوں کو چکھتے تو جانتے کہ کڑوے ہیں یا میٹھے پس اگر کوئی شخص سچا رہبر تلاش کرنا چاہتا ہی تو ہر رہنما کے پھلوں کو دیکھے خداوند مسیح نے اُنہیں پتوں اور پھولوں پر فریسیوں کو ملامت کی (متی ۲۳ باب ۲۵) ہاں اچھے پھلوں کے ساتھ پتے اور پھول بھی ہوویں تو مضایقہ نہیں ہے (ف ۲) جیسے دل ویسے اعمال جیسی نیت ویسی برکت جیسی روح ویسے فرشتے جیسا منہ ویسا تھپیڑا اگر دلی ارادہ اچھا نہو تو پھل بھی اچھا نہیں ہو سکتا

۱۷ ۱۸ (۱۷) اسی طرح ہر اچھا درخت اچھے پھل لاتا اور بُرا درخت بُرے پھل لاتا ہی (۱۸) اچھا درخت بُرے پھل نہیں لاسکتا نہ بُرا درخت اچھے پھل لاسکتا ہی

مراد یہہ ہی کہ بھلا آدمی جب تک کہ اپنی بھلائی پر قایم رہے ضرور اُس سے بھلائی نکلے گی اور بُرا آدمی جب تک اپنی بُرائی پر قایم رہے اُس سے بُرائی نکلے گی۔ پر جب حالت تبدیل ہو جاوے تو اپنی حالت کے موافق پھل لاویگا (ف) آدم تو اچھا پیدا

ہوا تھا جب تک اپنی حالت پر قایم رہا اچھے پھل لاتا تھا جب خود بگڑ گیا بُرے پھل لایا کیونکہ حالت بدل گئی (ف ۳) موسیٰ داؤد پطرس پولس وغیرہ نے کیا کیا گناہ کئے کیا وہ اچھے نہ تھے پھر اُن میں بعض بُرے پھل کیوں لگے جواب بیشک وہ لوگ مقدس تھے پر گناہ کی جڑ موت تک مقدسوں میں بھی رہتی ہی (۹ عقیدہ) اور اُسکی تفسیر دیکھو جنھوں نے نیا جنم پایا ہی اُنمیں ضرور اچھے پھل لگتے ہیں تو بھی موقع پاکر کبھی کبھی گناہ کی جڑ سبز ہو جاتی ہی پر وہ فوراً اُسے اُکھاڑتے ہیں اور گناہ سے ہمیشہ کشتی کرتے رہتے ہیں یہی بڑا اچھا پھل اُس تقدس کا ہی جو اُن میں ہی

۱۹ (۱۹) ہر درخت جو اچھے پھل نہیں لاتا کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہی

دیکھو (متی ۳ باب ۱۰) یہہ وہی بات ہی جو یوحنا نے سنائی تھی برے پھل لانیوالے درخت کی یہہ سزا ہی یعنی کٹنا اور آگ میں پڑنا۔ کٹنا جلال سے محروم ہونا ہی یہہ دوزخ سے زیادہ سزا ہی

۲۰ (۲۰) پس اُن کے پھلوں سے اُنہیں پہچانوگے

۱۶۔ آیت پھر سنائی جاتی ہی تاکہ خوب معلوم کریں کہ موجب شناخت اور صحیح علامت صرف پھل میں ہی سچے نبی کے پرکھنے کی کسوٹی ہی اور وہ اپنی کسوٹی اپنے ساتھ رکھتے ہیں

۲۱ (۲۱) نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہی آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہی

یہہ انجام ہی جھوٹھے معلموں کی ریاکاری کا (ف) (خداوند خداوند) دوبارہ لکھا ہی جیسے یہوداا سکریوطی نے ربی ربی ملکر لکھکر ریاکی سرگرمی ظاہر کی (مرقس ۱۴ باب ۴۵)۔ (ف ۲) مسیح یہہ نہیں فرماتا کہ مجھے خداوند نکہو بلکہ وہ تو چاہتا ہی کہ لوگ مجھے خداوند کہیں کیونکہ میں خداوند ہوں (یوحنا ۱۳ باب ۱۳) مگر وہ بتلاتا ہی کہ مقصود مرضی الٰہی پر چلنا ہی نہ صرف بولنا اور خدا کی مرضی کیا ہی یہہ کہ مسیح پر ایمان لاویں (۱ یوحنا ۳ باب ۲۳) اور پاکیزگی کی چال چلیں (۱ تسلونیقی ۴ باب ۳)۔ (ف ۳) اس وعظ کا سارا تانا بانا سنہلی نظر آتا ہی تانا کیا ہی خدا کے لیپالک فرزند ہونا دیکھو (متی ۵ باب ۹ و ۱۶ و ۴۵ و ۴۸) اور بانا کیا ہی فرزندانہ نصیحت دیکھو (متی ۶ باب ۱ و ۴ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۸ و ۳۲ و ۷ باب ۱۱ و ۲۱) حاصل وعظ یہہ ہی کہ تم خدا کے بیٹے ہو اور باپ کی راہوں پر چلو

۲۲ (۲۲) اُس دن بہتیرے مجھے کہینگے ای خداوند ای خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے دیووں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کراماتیں نہیں دکھلائیں

(اُس دن) یعنی جدائی کے دن جسوقت بعض لوگ بہشت میں اور بعض دوزخ میں جاوینگے (۲ تمطاؤس ۱ باب ۱۲ و ۴ باب ۸) مجھے کہینگے - بعد اتمام وعظ شارع کہتاہے کہ آنیوالی عدالت میں میں آپ انصاف کرنیوالا ہوں دیکھو ایک آدمی سب آدمیوں سے کہتاہے کہ انصاف کرنیوالا میں ہوں مجھی سے سبکا معاملہ متعلق ہوگا مجھے ہی کہینگے (آیت ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ کو دیکھو) ای خداوند ای خداوند یہہ تعجب سے کہینگے (کیا ہمنے تیرے نام سے نبوت نہیں کی) انجیل کی منادی اور وعظ کرنا گویا نبوت کرناہے (۱ قرنتی ۱۲ باب ۲۸ و افسی ۴ باب ۱۱) تیرے نام سے وہ فرماتاہے کہ میرے نام سے نبوت کرنیوالے وہ ہونگے نہ میری روح میں بلکہ اُن کی زبان پر میرا نام تھا اور روح اُن میں ابلیس کی تھی (ف ۱) دیکھو بلعام اور کیفانے نبوت کی بنوخد نذر اور فرعون نے رویا دیکھا اسکو سردار کاہن کے سات بیٹوں نے اُسکے نام سے بُری روحوں کو نکالنا چاہا (اعمال ۱۹ باب ۱۴) یہودا اسکریوطی نے معجزے کئے (لوقا ۱۰ باب ۲۰) پس ایمان معجزونسے بھی بڑی قیمتی چیز ہے تسپر بھی ایمان بے محبت ناکارہ اور غیر مفید چیز ہے اور جو ایمان بامحبت ہے اُسی میں زندگی کے پھل یعنی اعمال حسنہ لگتے ہیں دیکھو ۱ قرنتی ۱۳ باب ۲ و گلاتی ۵ باب ۶) (ف ۲) اگر ہم بدی نکریں تو یہہ بڑی بات ہے پر معجزہ بڑی بات نہیں ہے جیسے خداوند حکیم کو حکمت دیتاہے ایسے ہی کبھی کبھی گنہکار لوگ بھی معجزات کرتے ہیں دیکھو فرعون کے ساحروں نے کیا کیا پھر (۲ تسلونیقی ۲ باب ۹ و متی ۲۴ باب ۲۴ و مکاشفات ۱۳ باب ۱۳) معجزہ کا مطلب دنیا کے لئے اظہار قدرت ہے مگر فضل انسان کو بغیر معجزوں کے آسمان میں داخل کرتاہے مگر معجزہ بدون فضل کے آسمان میں نہیں پہونچا سکتا پس کلام الٰہی معجزوں کو بھاری بات نہیں تبلاتا (ف ۳) لوگ دین کے لئے خیرات اور لڑائی اور مباحثہ وغیرہ سب کام کر سکتے ہیں پر نیک چلن رہنا اُنہیں بہت مشکل ہے اور اسکی بہت ضرورت ہے

۲۳ (۲۳) اور اُس وقت میں اُنسے صاف کہونگا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو

(صاف کہونگا) یعنی میں اسوقت اُنکے مکر کا لباس اُتار پھینکونگا اُنکا لامُنہ کھولدونگا تاکہ سب لوگ دیکھیں (کبھی واقف نہ تھا) یعنی نہ صرف اِسوقت تمہیں نہیں پہچانتا مگر مینے کبھی اپنے بندونکے زمرہ میں تمہیں نہیں پایا تمنے آپ فریب کھایا اور دونکو فریب دیا مگر میں کبھی تمہارے فریب میں نہیں آیا عمر بھر مینے تمہیں دیکھا اب تمہارا حال ظاہر کردیتاہوں کہ تم کیسے ہو تم میرے

لوگ نہیں ہو (اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو جاؤ) میں نے مدت تک تمہاری برداشت کی اب مجھ سے دور ہو جاؤ اور کہاں جاؤ (دیکھو متی ۲۵ باب ۴۱ و لوقا ۱۳ باب ۲۶ سے ۲۸ تک)۔ (ف ۱) چونکہ ان لوگوں نے منادی اور معجزے دکھلائے اور بعض نے مسیح کو بھی دیکھا اور ظاہری کلیسیا میں بھی شامل رہے پر شیطانی کام سے باز نہ آئے اسلئے اُنکی سزا بہت ہے کیونکہ ان کا گناہ بہت ہوا (ف ۲) اے بدکارو یعنی نہ آنکہ بدکار تھے مگر اب تک بدکار ہیں فصل کاٹنے کے وقت پر کالے دانے پائے گئے (متی ۱۳ باب ۲۴ سے ۳۰ تک) (ف ۳) خدا اپنوں کو پہچانتا ہے اور جو اُسکا نام سچائی سے لیتا ہے وہ گناہ سے باز رہتا ہے (۲ تمطاؤس ۲ باب ۱۹) (ف ۴) بعض شریروں کی شرارت اور جدائی اسی جہان میں ظاہر ہو جاتی ہے اور بعض کی وہاں جاکر (۱ یوحنا ۲ باب ۱۹) (ف ۵) سچا عیسائی کبھی ایمان سے نہیں گرتا اگر گرتا ہے تو پھر اُٹھتا ہے اور جو وہ نہ اُٹھے تو وہ کبھی عیسائی نہ ہوا تھا (عقیدہ ۱۶ دیکھو) جو چرچ مشن کی نماز کی کتاب کے آخر میں ہے

(۲۴) پس ہر کوئی جو میری یے باتیں سنتا اور اُنپر عمل کرتا ہے اُسکو عقلمند آدمی سے تشبیہ دیتا ہوں جسنے چٹان پر اپنا گھر بنایا

(سنتا و عمل کرتا ہے) لوگ سننے والے بہت ہیں پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں پر دونوں باتیں ضرور ہیں (لوقا ۱۱ باب ۲۸ و رومی ۲ باب ۱۳ و یعقوب ۱ باب ۲۲) (عقلمند آدمی سے) یہاں دو آدمیوں کا ذکر ہے عقلمند اور نادان جیسے وہاں دو فرقہ کی کنواریوں کا ذکر ہے جو عقلمند و نادان تھیں نہ نیک و بد کیونکہ جہل موجب گناہ ہے مسیح خداوند جہل سے آدمیوں کو الگ کرنا چاہتا ہے (چٹان) سنکر عمل کرنیوالا چٹان پر گھر بناتا ہے جو پایدار عمارت ہوگی یہہ چٹان کیا ہے (دیکھو ۲ صموئیل ۲۲ باب ۲ و ۳ ۲ باب ۳ و زبور ۲۸ باب ۱ و ۱ قرنتی ۱۰ باب ۱۲) اِن آیتوں سے ظاہر ہے کہ یہہ چٹان مسیح خداوند ہے (ف) جو صرف سنتا اور عمل نہیں کرتا اسنے کبھی چٹان تک نہیں کھودا مگر وہ جو سنکر عمل کرتا ہے یہی ہے جسکی عمارت چٹان پر قایم ہوگی

(۲۵) اور مینہہ برسا اور باڑھیں آئیں اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر پر زور مارا لیکن وہ نہ گرا کیونکہ اُسکی نیو چٹان پر ڈالی گئی تھی (۲۶) پر ہر کوئی جو میری یے باتیں سنتا اور اُنپر عمل نہیں کرتا ہے وہ بیوقوف آدمی کی مانند ٹھہریگا جسنے اپنا گھر ریتی پر بنایا (۲۷) اور مینہہ برسا اور باڑھیں آئیں اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر پر زور مارا اور وہ گر پڑا اور اُسکا گرنا بڑا ہوا

مینہہ باڑھیں آندھیاں کیا ہیں آدمیوں کی تعلیم اور کام اور حدیثیں و قیاسات اور قصے کہانیاں وغیرہ (ف ۱) تمام بدعات اور انسانی ادیان ریت پر ہیں انکے گھر روز بروز گرتے اور بنتے ہیں اور جواب ہیں وہ گرنے پر ہیں مینہہ اوپر سے انپر آتا ہی یعنی غضب الہی باڑھیں یا سیلاب نیچے سے آتے ہیں یعنی انسانی آفات اور انکی بنیادیں گر جاتی ہیں - (ف ۲) پر مسیحی کلیسیا کی بنیاد چٹان پر ہی جیسے خدا نے وعدہ کیا تھا (یشعیا ۲۸ باب ۱۶) شمعون کا نام اسی چٹان سے پطرس ہوا (متی ۱۶ باب ۱۸) اور پطرس نے اسکی تفسیر یوں سنائی (۱ پطرس ۲ باب ۴ و ۹) اور پولوس نے یوں کہا (رومی ۹ باب ۳۳ و ۱ قرنتی ۳ باب ۱۰ سے ۱۶ تک) (ف ۳) دیکھو کتنی باڑھیں طوفان تکالیف مصایب کلیسیا پر آئیں پر آج تک قایم ہی کونسی تکلیف ہی جو بادشاہوں اور شیطان اور دشمنوں سے بھی اس پر نہیں آئی انسے کیا نقصان ہوا کچھہ بھی نہیں مگر عزت اور جلال کلیسیا نے پایا کیونکہ اسکو اپنے گھر کی غیرت ہی (۱ یوحنا ۲ باب ۱۷) = (ف ۴) (یوحنا ۱۶ باب ۳۳) کو دیکھو کہ عیسائیوں کے لئے دنیا میں مصیبتیں بہت ہیں تو بھی وہ قایم رہتے ہیں کیونکہ انکی بنیاد چٹان پر ہی (ف ۵) ایک بڑا بھاری طوفان آنیوالا ہی جو سب کا کام آزماویگا (۱ قرنتی ۳ باب ۱۳) اور یہہ طوفان بنیاد کو ظاہر کریگا کہ بنیاد کیسی ہی (صفنیاہ ۳ باب ۱۳) نادان کا گھر ریت پر ہی مراد ریت سے صرف زبانی اقرار ہی جسمیں عمل نہیں ہی (ف ۶) اگر گیا وہ تو ایسی تباہی کے وقت حفاظت کے لئے بنایا گیا تھا جب اسمیں حفاظت کے لئے جا کر بیٹھے تو وہ گر گیا اب دوسرا گھر بنانے کا موقع نہیں ہی پس ہلاکت میں داخل ہوئے ای اس کتاب کے پڑھنے والے بے تعصب ہوکر انصاف کی آنکھہ سے دیکھہ کہ تیرے گھر کی بنیاد چٹان پر ہی یا ریت پر ابھی بندوبست کر پھر موقع نہ ملیگا

۲۸ ۲۹ (۲۸) اور ایسا ہوا کہ جب یسوع یے باتیں کہہ چکا تو لوگ اسکی تعلیم سے دنگ ہوئے (۲۹) کیونکہ وہ فقیہوں کی مانند نہیں بلکہ اختیار والے کے طور پر سکھاتا تھا

(وہ دنگ ہوئے) نہ صرف مضمون اور فصاحت سے مگر طور منادی سے بھی کہ یہہ کیسی منادی ہی جو وہ خود شارع ہی خود مصنف ہی خود مفسر ہی آدمیوں کے طور پر نہیں مگر خدا کے طور پر ایک آدمی منادی سناتا ہی (ف ۱) ای پڑھنے والے تو بھی ان باتوں سے آج کے روز دنگ ہوتا ہی یا نہیں اگر نہیں تو تو سخت اندھا اور نادان ہی تجھے یہی کلام ملزم ٹھہراویگا (یوحنا ۱۲ باب ۴۸) (ف ۲) مسیح کی الوہیت پر اگر کوئی اور دلیل نہووے تو صرف یہی وعظ کافی ہی پر خدا کا شکر ہو کہ اسکی الوہیت پر دلایل بکثرت ملتے ہیں (ف ۳) مسیح کی یہہ تعلیم اگر اہل دنیا مانتے تو پاک اور صلح کار ہوجاتے ساری بدخصلتیں دفع ہوجاتیں سارے ملک میں سب گھروں میں سب دلوں میں صلح آرام آجاتا اور اسکے بعد ابدی زندگی آتی (ف ۴) اسکی تعلیم کا طور فقہا کی مانند نہیں تھا مگر خود مختار مالک الملک کی مانند بولتا تھا ان میں اور اسکی باتوں میں فرق یہہ پایا گیا کہ وے ظاہری رسومات سکھلانیوالے تھے یہہ روحانی

نغہ دکھلاتا تھا وہ کہتے تھے پر کرتے نہ تھے یہہ جو کہتا تھا اُسپر عمل کر کے دکھلاتا تھا اور معجزات سے حقیت ظاہر کرتا تھا وہ سنا نیوالے
ہوکر بولتے تھے یہہ شریعت دہندہ خود شارع ہوکر کہتا تھا وہ اپنی اور آدمیوں کی عزت ڈھونڈھتے تھے یہہ صرف خالص خدا کا
جلال چاہتا تھا وہ صرف باتیں سناتے تھے یہہ باتیں سنا کر اُنپر عمل کے لئے طاقت بھی دیتا تھا اُنکی تعلیم میں نقصان اور عیب انسانیت
و بدمزاجی اور نادانی کے سبب بیشمار پائے جاتے تھے اسکی تعلیم بے عیب تھی جیسا کہ وہ خود بے عیب تھا ایسی ایسی باتیں اسکا
طور فقہا سے جدا دکھلاتی تھیں اسلئے وہ دنگ ہوگئے جیسے اسوقت ہم بھی سب کی باتیں سنکر مسیح کی باتوں سے دنگ ہوجاتے ہیں

اٹھواں باب

۱ (۱) جب وہ پہاڑ سے اُترا بہت لوگ اُسکے پیچھے ہولیئے

۱ سے ۴ تک کوڑھی کے پاک کرنے کا بیان ہی یہہ بیان مرقس ۱ باب ۴۰ سے ۴۵ ولوقاہ باب ۵ ۱۲ سے ۱۶ تک مذکور ہی
(ف) پہاڑی نصیحت کے بعد فوراً معجزہ دکھلایا گیا یہہ معجزہ تعلیم پر بطور مہر الٰہی کے ہوا کلام الٰہی کام الٰہی سے ثابت کیا گیا
(ف) اسکے معجزہ کے بعد صوبہ دار کے فالج زدہ چھوکرے پر کا معجزہ مذکور ہی اور وہ صوبہ دار غیر قوم تھا یہودی لوگ کوڑھی
اور غیر قوم لوگوں کو سخت مکردہ جانتے تھے جنکو وہ برا جانتے تھے اُنہیں پر پہلے یہہ دو معجزات ظاہر ہوئے اور سب معجزوں
سے پیشتر یہی معجزے لکھے ہیں ز پہاڑ سے اوترا تو بہت لوگ اُسکے پیچھے ہولئے کیونکہ اُسکی تعلیم سے دنگ تھے اب وہ
اُنہیں اپنی قدرت دکھلا کر ثابت کرتا ہی کہ یہہ تعلیم عجیب قدرت کے ساتھہ ہی

۲ (۲) اور دیکھو ایک کوڑھی نے آکے اُسے سجدہ کیا اور کہا ای خداوند اگر تو چاہے مجھے صاف
کر سکتا ہی

(کوڑھی) کیسا کوڑھی جسکا کوڑہ کمال کو پہونچا ہوا تھا دیکھو (لوقاہ باب ۵ ۱۲) وہ آدمی کوڑہ سے بھرا ہوا تھا۔ (ف) اس مرض کا
علاج آدمی سے نہیں ہوسکتا نہایت نفرتی مرض ہی (۲ سلاطین ۵ باب ۷) اس مرض سے اندام گرنے شروع ہوتے ہیں (گنتی
۱۲ باب ۱۲) یہہ تو جیتی موت ہی لوگوں نے اسے خدا کی چوٹ بتلایا ہی = یہہ مرض ٹھیک گناہ کا نمونہ ہی (یسعیاہ ۱ باب ۶) کیونکہ گناہ
بھی نفرتی اور پھیلنے والا اور لاعلاج مرض ہی کوڑہ کی بیماری اول ہڈیوں اور بندوں وگودے میں سرایت کرتی ہی پھر مدت بعد

چمڑے میں ظاہر ہوتی ہی اسیطرح گناہ اول دل میں بعد اسکے عمل ظاہر ہوتا ہی کوڑہ ایسا مرض ہی کہ کوڑھی کی نسل میں جاری رہتا ہی گناہ بھی آدم سے آج تک نسلاً بعد نسلاً جاری ہی کوڑہ لوگوں کو اڑ کے لگتا ہی گناہ بھی بدکار کی صحبت سے ہمنشین میں آتا ہی کوڑھی ماتم کا لباس رکھتا ہی شہر سے باہر رہتا ہی وہ ناپاک ہی اُسکا چھونیوالا مردہ کا چھونیوالا ہی خدا اُسے جماعت سے باہر نکالتا ہی (احبار ۱۳ باب ۴۵ و ۴۶ گنتی ۵ باب ۲) اسیطرح خدا گنہگار کو ناپاک اور نفرتی جانتا ہی اُسپر اخراج کا حکم کرتا ہی اُسکے ساتھ الٰہی رفاقت نہیں ہوسکتی (ف ۲) کوڑہ کی تحقیقات اور نذر و پاک کرنے کا دستور جو مذکور ہی اُسپر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہی کہ اس مرض کا دفعیہ کرنیوالا آویگا اور حقیقی کوڑہ یعنی گناہ کا علاج کیا جائیگا جسکی مشیخبری ہی (ذکریا ۱۳ باب ۱) میں مذکور ہی داؤد پیغمبر اُسی سوتے سے صاف ہونے کی امید رکھکر یوں دعا کرتا تھا (زبور ۵۱ باب ۷) آکے اُسے سجدہ کیا (مرقس ۱ باب ۴۰ میں ہی کہ پہلے منت کرکے گھٹنے ٹیکے (لوقہ ۵ باب ۱۲) میں ہی کہ اوندھے مُنہہ گرا (ف ۳) جو کوئی حقیقی کوڑہ یعنی گناہ سے پاک ہوا چاہتا ہی اُسکو اس کوڑھی سے مانگنے کا طور سیکھنا چاہئیے دیکھو گناہوں کی معافی اور پاکیزگی بخشش نہایت درجہ کی گدائی کے طور پر مانگی جاتی ہی نہ حق گیری اور واجب کے طور پر نہ بے پروائی اور ٹھٹھہ بازی کے طور پر سیو اسطے بہت لوگ معافی مانگتے ہیں پر نہیں پاتے پس ہر مانگنے والے کو چاہئیے کہ اس کوڑھی سے مانگنا سیکھہ لے تو ضرور پاویگا ای خداوند اگر تو چاہے تو مجھے صاف کرسکتا ہی) یہہ اُسکی تقریر تھی اور وہ اُسکی حالت تھی وہ کہتا ہی کہ میں تیری طاقت کو تو جانتا ہوں کہ تو یہہ کرسکتا ہی مجھے اسمیں ہرگز شک نہیں ہی مگر تیری مرضی اور ارادہ کو میں نہیں جانتا کہ مجھے پاک کرنیکا تیرا ارادہ ہی یا نہیں پر منت کرتا ہوں کہ یہہ ارادہ بھی ہو۔ (ف ۴) یہہ مرضی کا نہ جاننا یسوع سے کم واقفیت کے سبب ہوا اگر وہ اُس سے خوب واقف ہوتا کہ اُسکی تشریف آوریکا منشا یہی پاک ارادہ ہی کہ سب پاک صاف ہو جاویں تو وہ ایسی بات نہ کہتا۔ (ف ۵) کبھی کبھی ہم بھی نہیں جانتے کہ وہ دیگا یا نہیں ہمارے دکھ کھو دیگا یا نہیں ہماری دعا سنیگا یا نہیں مگر یہہ جانتے ہیں کہ اُس میں قدرت دانائی اور رحم ضرور ہی اُسی پر بھروسا کرکے ہم مانگتے ہیں اور پاتے ہیں ایک بزرگ کا قول ہی کہ خدا کی قدرت میرے ایمان کا تکیہ ہی

۳ (۳) اور یسوع نے ہاتھہ بڑھا کے اُسے چھوا اور کہا میں چاہتا ہوں تو صاف ہوا ور وونہیں اُسکا کوڑھہ جاتا رہا

(مرقس ۱ باب ۴۱) میں کہتا ہی کہ یہہ سنکر یسوع کو رحم آیا (اُسے چھوا) دیکھو مسیح نے اُسے چھوا ب مسیح انسان تھا پر جب کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تو صاف ہو تب مسیح خدا تھا پس وہ کامل خدا اور کامل انسان ہی۔ (ف ۱ کوڑھی کا چھونا منع تھا (احبار ۵ باب ۳ و ۱۳ باب ۴۶) مسیح نے اُسے چھوا تو بھی مسیح ناپاک نہیں ہوا بلکہ اُسے پاک کیا جو اُسے پاک کرنیکی طاقت نہیں رکھتا

وہ نہ چھوئے دیکھو الیاس و الیشاع نے مردوں کو چھوا جنکا چھونا منع تھا (۱ سلاطین ۱۷ باب ۲۱ و ۲ سلاطین ۴ باب ۳۴)۔ (**ف ۲**) مسیح نے اُس کی بیماری چھونے سے اپنے اوپر لے لی جب مسیح نے کوڑھی کو چھوا اُسی دن سے موت کے دن تک رنج کے ساتھ اُسکی رفاقت رہی تو بھی اُسکا کچھ ضرر نہیں ہوا روشنی کو گندگی سے آلودگی نہیں ہوسکتی (اور کہا میں چاہتا ہوں) اُسنے نہیں کہا کہ میں کرسکتا ہوں قدرت والا ہوں مگر فوراً اپنا ارادہ ظاہر کیا جو کوڑھی پر پوشیدہ تھا ردو میں اسکا کوڑھ جاتا رہا) مسیح نے اپنی طاقت کو نہ لفظوں سے مگر کام سے دکھلایا جیسے اُسنے کہا کہ اُجالا ہوا اور اُجالا ہوگیا اور کہا لعاذر نکل آ اور وہ نکل آیا کسنے اُسکی مرضی کا مقابلہ کیا کوئی اُسکی مرضی کا مقابلہ نہیں کرسکتا (رومی ۹ باب ۱۹) (**ف ۳**) مسیح عجایب کام کرتا ہی کیونکہ وہ عجیب ہی (یشعیا ۹ باب ٦) وہ بولتا ہی تب کام ہوجاتا ہی (زبور ۳۳ باب ۹ و ۱۴۸ باب ۵)۔ (**ف ۴**) صرف ہاتھ سے کسی ایک عضو کو چھوا پر تمام بدن تندرست ہوگیا (عبرانی ۲ باب ۱۴)۔ (**ف ۵**) شریعت کی طاقت صرف کوڑھ کو تحقیق کرنا اور پاک یا ناپاک کہنا تھا پر شریعت میں پاک کرنیکی طاقت نہیں ہی جو کام شریعت سے نہو سکا وہ مسیح نے کیا (رومی ۸ باب ۳)۔ (**ف ٦**) شریعت نے گناہ دکھلایا مگر مسیح اُٹھا لیجاتا ہی۔ (**ف**) وہ فرماتا ہی کہ میں چاہتا ہوں دیکھو وہ یہانتک چاہتا ہی کہ رسول اور حواری بھی اُسکے نام پر پاک کرتے ہیں (اعمال ۳ باب ۱۲ سے ۱٦ و ۹ باب ۳۴ وغیرہ)

۴ (۴) اور یسوع نے اُسے کہا خبردار کسی سے مت کہہ بلکہ جا اپنے تئیں کاہن کو دکھا اور جو نذر موسی نے مقرر کی ہی گذران تاکہ اُنپر گواہی ہو

(خبردار کسی سے مت کہہ) ایسی بیماری سے بخشش پاکر اُسکے دل میں بھی اظہار کی اُمنگ پیدا ہوئی جیسے ہر ایماندار کے دل میں ہوتی ہے (زبور ٦٦ باب ١٦) پر خداوند نے اُسے عام طور پر اظہار کرنے سے منع کیا خاص طور پر اظہار کرنے سے منع نہیں کیا (**ف**) مسیح نے جب کبھی غیر قوم میں معجزہ کیا اُس کے اظہار سے نہیں روکا لیکن جب یہودیوں میں معجزہ کیا تو اُس کے اظہار سے منع کیا ہی (دیکھو مرقس ۵ باب ۱۹) اسیطرح یہہ کوڑھی بھی یہودی تھا اسے بھی منع کیا (**ف ۲**) کیا سبب ہی کہ اُس نے یہودیوں کے درمیان اپنی شہرت کو روکا نہ غیر قوموں میں اسلئے کہ اپنی قوم کے درمیان فروتنی کا نمونہ ہوا اور اسلئے کہ یہود کی دشمنی نہ بڑھے تاکہ یہودیوں کو فرصت ملے اُس کی تعلیم پر فکر کرنے کی کیونکہ عداوت اور حسد تعلیم کی خوبی کو آدمی پر ظاہر نہیں ہونے دیتا اور اسلئے بھی کہ یہہ کوڑھی عیسائی ہونے کے سبب اور مسیح کی ستایش کرنے کے باعث یہودیوں میں ستایا نہ جاوے اور اسلئے بھی کہ یہودی لوگ اُسکی نسبت دنیاوی بادشاہ کا خیال کرکے جسمیں وہ مبتلا تھے یسوع کے درپے نہوں اسلئے اُسنے مناسب نہیں جانا کہ اسکی شہرت ہو وہ خدا کی عزت چاہتا تھا نہ اپنی وہ آپ دکھ اُٹھانے آیا تھا

نہ دنیاوی جلال (بلکہ جا اپنے تئیں کاہنوں کو دکھلا) تاکہ ظاہر ہووے کہ مسیح شریعت کی مخالفت نہیں کرتا ہی جیسے (احبار ۱۳ باب ۲ و ۱۴ باب ۲ و ۱۵ باب ۱۹ و ۲۰) میں حکم ہی کہ ایسے لوگ کاہن کے پاس حاضر ہوں سو تو جو یہودی ہی اور پاک ہوا دستور کے موافق کاہن کے پاس جا (ف ۳) دیکھو مسیح نے اگرچہ بظاہر خلاف شرع کوڑھی کو چھوا تو بھی وہ شریعت کو مانتا ہی اور اُسکی رسم ادا کرنے کو اُسے بھیجتا ہی پس اُسکا کوڑھی کو چھونا بھی شرع کی باطن کے خلاف نہ تھا (اور جو نذر موسیٰ نے مقرر کی ہی گذران) اس نذر کے دستورات احبار کے ۱۴ باب میں مذکور ہیں ان دستورات پر عمل کرنے کے لئے وہ اسلئے حکم دیتا ہی کہ مسیح کی قربانی اب تک نہیں گذری تھی پس شریعت اُسوقت تک قایم رہی جب تک کہ مسیح نہ موا تھا جب وہ موا اُسیوقت شریعت پوری ہوگئی جیسے اُسنے مرتے وقت صلیب پر کہا کہ پورا ہوا۔ (تاکہ اُن پر گواہی ہو) اور گواہی یہہ ہی کہ برّہ خدا کا آگیا وہ جو نجات دہندہ ہی جسکا انتظار آدم کے عہد سے رہا اور جسکی بابت پیغمبروں نے بکثرت پیش گوئیاں کیں وہ دنیا میں آگیا خدا آپ آدمیوں میں آگیا پس اس شخص کو جسنے کوڑھی کو صاف کیا مسیح جانکر ایمان لاویں اور اگر ایمان نہ لاویں تو الزام اُٹھاویں (مرقس ۱ باب ۴۵) میں ہی کہ اُس کوڑھی نے باہر جاکر اُسے مشہور کیا اور اُسکی بابت بہت باتیں کیں پر وہ اس بھید سے ناواقف تھا کہ اکثر خدا کے کام بغیر شور غل کے چپ چاپ ہوتے ہیں (متی ۱۲ باب ۱۹) اور لوقا (۵ باب ۱۶) میں ہی کہ اسکے بعد مسیح بیابانوں میں الگ جاکر دعا مانگتا تھا (ف ۴) معجزہ کے بعد مسیح آدمیوں کو چھوڑکر خدا کے ساتھ خلوت میں گیا پھر خلوت سے نکلکر اُس باران کی مانند جو کٹی ہوئی گھاس پر گرے برستا تھا (زبور ۲، باب ۶) خلوت وہ چیز ہی جہاں سے ہر زمانہ میں اہل اللہ نے آرام اور طاقت حاصل کی مسیح بھی وہاں جاتا تھا خادمان دین کو بھی لازم ہی کہ مناوی کے بعد خدا سے خلوت میں بھی دعا کیا کریں تاکہ روحانی قوت حاصل کریں جس سے دنیا کو سیراب کر سکتے ہیں (ف ۵) یہہ معجزہ دنیا کے لئے امید کا نشان تھا جہاں ناامیدی ہی وہاں اُسنے تندرستی بخشی اپنی مرضی اور طاقت دکھلائی جس سے ثابت ہوا کہ وہ آدمیوں کا دوست ہی گناہ اور مصیبت ہر دو کو دور کرتا ہی (ف ۶) شاید کوئی کہے کہ حواریوں نے ان سب معجزات کی نسبت اسکے جی اُٹھنے کے معجزہ پر بہت زور دیا ہی اسکا کیا باعث ہی جواب آنکہ وہ معجزہ سب معجزوں سے بڑا اور وسیع کو وہی جی اُٹھنے کا معجزہ اور اہل معجزہ سے زیادہ تر ممتاز دکھلاتا ہی وہ ایسی بات ہی کہ کسی پیغمبر سے بھی کبھی نہ ہوئی تھی

(۵) اور جب کفرناحم میں داخل ہوا ایک صوبہ دار اُس پاس آیا اور اُسکی منت کرکے کہا ۵

۵ سے ۱۳ تک صوبہ دار کے نوکر کا قصہ ہی (لوقا ۷ باب ۱ سے ۱۰ تک) کفرناحوم یہہ صوبہ دار کفرناحوم کی چھاونی کا تھا اور یہہ غیر قوم تھا بموجب آیت ۱۰ کے صحبت یہود سے کچھ شریعت کو سیکھا تھا اور ممکن ہی کہ وہ داخلی یہودی ہو کیونکہ علماء یہود غیر قوم کو اپنے مذہب میں داخل کرنے کے لئے دوری بھی کرتے تھے (متی ۲۳ باب ۱۵) اور لوگ ایمان لاکر یہودی بھی ہو جاتے

تھے اعمال ۲باب ۱۰) اس خیال کی تائید کہ وہ داخلی یہودی ہو (لوقا، باب ۵) میں ہو وہاں لکھا ہو کہ وہ ہمیں پیار کرتا اور ہمارے لئے عبادت خانہ بنایا ہو وہ یسوع کے پاس آیا (لوقا، باب ۳) میں ہو کہ آپ نہیں آیا مگر بزرگوں کو بھیجا۔ جواب یہہ ہو کہ جو کوئی دوسرے کے وسیلہ سے کام کرتا ہو وہ کام اُسیکا ہو متی اس واردات کا خلاصہ لکھتا ہو پر لوقا مفصل کہتا ہو دیکھو (یوحنا ۴باب ۱) میں ہو کہ مسیح نے بپتسما دیا مگر نہ مسیح نے بلکہ شاگرد دیتے تھے پس مسیح نے بوسیلہ شاگردوں کے کام کیا اسلئے وہ کام مسیح کا شمار کیا گیا (پھر دیکھو مرقس ۱۰باب ۳۵ و متی ۲۰باب ۲۰) وہاں یعقوب و یوحنا عرض کرتے ہیں مگر نہ دے بلکہ اُنکی والدہ عرض کرتی ہو پس اُنہوں نے والدہ کے وسیلہ عرض کیا اسلئے عرض کنندہ دے ہوئے (منت کرکے کہا) بوسیلہ بزرگوں کے (ف) مسیح ظاہر میں غریب آدمی تہا اور صوبہ دار ایک دنیاوی عہدہ دار تھا پر صوبہ دار ایک غریب آدمی کے آگے منت کرنے سے نہ شرمایا لیکن اکثر دنیاوی مزاج امیر لوگ غریبوں سے بات کرنے میں بھی شرماتے ہیں پر نیک مزاج لوگ منت کرنے سے بھی نہیں شرماتے پس انکو یہاں سے کچھ سیکھنا چاہئے

(۶) ای خداوند میرا چھوکرا فالج کا مارا گھر میں پڑا اور نہایت دُکھہ میں ہی

(میرا چھوکرا)۔ (لوقا، باب ۳) میں ہو کہ وہ اسکا بیٹا نہیں مگر نوکر تھا پر (لوقا، باب ۲) سے ظاہر ہو کہ اُسکا بڑا پیارا تھا خاوند کا عزیز تھا (نہایت دکھہ میں ہی) اس نہایت کی تفسیر (لوقا، باب ۲) میں ہو کہ مرنے پر تھا ف ۱ صوبہ دار نے نوکر کے لئے منت کی لگ اپنے بال بچوں و رشتہ داروں کا فکر تو کیا کرتے ہیں پر نوکروں کا فکر بہت کم کرتے ہیں اس بھلے آدمی کا نمونہ دیکھنا چاہیے جو نوکر کا فکر کرتا ہی (ف ۲) نوکر وغیرہ کے مرنے سے لوگ اپنے مال و خدمت کا نقصان سمجھتے ہیں اور اسلئے کبھی کبھی اُنکا فکر بھی کرتے ہیں اپنی غرض کے لئے پر صوبہ دار نے محض پیار کے سبب یہہ فکر کیا تب یہہ خلوص کا فکر ہی ف ۳) نوکر کی بیماری خاوند کو خداوند کی خدمت میں لے گئی ہمیں بھی نوکروں اور فرزندوں وغیرہ کی روحانی و جسمانی بیماریاں خداوند کی خدمت میں لیجاسکتی ہیں (جھولے کا مارا) تہا جو آپ نہیں چل سکتا تھا اُسکے بدن میں طاقت نہ تھی (ف ۴) ہر ایک بیماری جو مسیح نے دفعہ کی ہی نہایت سخت بھی اور اپنی حد پر پہونچی ہوئی بھی اکثر روحانی بیمار دیوکے مغلوب ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ خداوند کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے اُنکے لئے دوسروں کو فکر کرنا چاہئے ضرور دوسروں کا فکر اُنکے حق میں کارگر ہوگا جیسے صوبہ دار کا فکر نوکر کے حق میں مفید ہوا پس جو لوگ اپنی بری حالت کے سبب آپ دعا نہیں کر سکتے اُنکے لئے مقدسوں کو دعا کرنا چاہئے وہ آپ نہیں چل سکتے اُنکے لئے دوسروں کو جانا چاہئے

(۷) اور یسوع نے اُسے کہا میں آکے اُسکو چنگا کرونگا

اُسکی عرض ہی کہ میرے نوکر کو چنگا کر مگر خداوند نے کہا کہ میں آکے چنگا کرونگا یعنی آؤنگا بھی اور چنگا بھی کرونگا تیری امید سے زیادہ تشریف آوری کی شرافت بھی عنایت کرونگا (ف) گر مسیح کے سامنے ہر ایک عرض اپنی حد پر کیجاوے جیسے اس شخص کی صاف دلی سے عرض ہی تو وہ ہمیشہ ہماری امید سے زیادہ بخشتا ہی جسنے سلیمان کو اُسکی عرض سے زیادہ عنایت کیا تھا (ف) دیکھو ایک امیر کا بیٹا دیکھنے کو وہ نہ گیا (یوحنا ۴ باب ۴۷) پر غریب نوکر کے دیکھنے کو فرمایا کہ آکے چنگا کرونگا (ف) لوقا میں ہی کہ مسیح اُسکے گھر کی طرف کو گیا بھی اور جب نزدیک ہوئے تب صوبہ دار نے دوستوں کو استقبال کے لئے بھیجا پہلے اُسنے بزرگوں کو عرض کے لئے بھیجا تھا اب دوستوں کو جو غم کے شریک ہیں استقبال کے لئے بھیجتا ہی بزرگ حالت عقلی کے شریک ہوتے ہیں پر دوست حالت دلی کے شریک ہیں

۸ **(۸) اور صوبہ دار نے جواب دیکے کہا ای خداوند میں اس لائق نہیں کہ تو میری چھت تلے آوے بلکہ صرف بات ہی کہہ تو میرا چھوکرا چنگا ہو جائیگا**

دیکھو فروتنی اور حقیقی ایمان ہمیشہ ساتھہ رہتے ہیں اور فروتنی ہمیشہ مسیح کی عزت کرتی ہی جسقدر مسیح کی مہربانی جانے میں اُس شخص پر ہوئی اُسیقدر صوبہ دار میں فروتنی زاید ہوئی خدا کی مہربانی آدمی کو فروتن بناتی ہی (صوبہ دار نے کہا) (میں اس لائق نہیں) اسیطرح یوحنا نے کہا تھا کہ میں اس لائق نہیں (متی ۳ باب ۱۱ و لوقا ۷ باب ۶ میں ہی) خداوند تکلیف مت کر (جیسے لوقا ۸ باب ۴۹ و مرقس ۵ باب ۳۵) میں بھی تکلیف کے لئے وہ روکا گیا تھا پر صوبہ دار جانتا تھا کہ مسیح روحانی قدرتوں کا مالک ہی اور روحوں کا بادشاہ ہی اُسکے آنے کی کیا حاجت ہی وہ صرف حکم سے اچھا کر سکتا ہی اسلئے اُسنے اُسکی تکلیف گوارا نہ کی (ف) انسان میں گناہ موجب خوف ہی اسیواسطے خدا سے اور فرشتوں سے اور ارواح سے انسان کو خوف آتا ہی دیکھو (لوقا ۵ باب ۸) (میرا چھوکرا چنگا ہو جائیگا) یونانی میں لفظ میرا بہت زور ہی یعنی اگرچہ میں نالائق اور کم زور و غیر قوم ہوں تو بھی میرا چھوکرا چنگا ہو گا

۹ **(۹) کیونکہ میں بھی آدمی ہوں دوسرے کے اختیار میں اور سپاہی میرے حکم میں ہیں اور جب ایک کو کہتا ہوں جا تو وہ جاتا ہی اور دوسرے کو کہ آ تو وہ آتا ہی اور اپنے نوکر کو کہ یہہ کر تو وہ کرتا ہی**

یعنی اگرچہ میں آدمی ہوں اور دوسرے کے ماتحت ہوں تو بھی اپنے ماتحت لوگوں پر حاکم ہوں اور اپنی فوج پر جو قریب سو کے آدمی ہونگے حکومت کرتا ہوں پر تو تو مطلق حاکم ہی عالم ارواح پر حکومت رکھتا ہی تیری فوج بیشمار ہی پس تیری طرف سے ایک لفظ کافی ہی کیونکہ تو قادر مطلق ہی دیکھو صوبہ دار مسیح کی الوہیت کا اقرار کرتا ہی اور اسکو خدا جانتا ہی کہ اُسکے صرف ایک حکم سے

سب کچھ ہوسکتا ہی صوبہ دار مسیح کو منبع برکت و قدرت جانتا ہی پر مارتھا نے اُسے منبع برکت نہ جانا بلکہ خدا باپ کو منبع برکت سمجھا (یوحنا ۱۱ باب ۲۲) اور مسیح کو خدا سے الگ اُسکا برگزیدہ جانا اسلئے مارتھا نے ملامت بھی اُٹھائی اور مسیح کو ضرورت ہوئی کہ اُسکے عقیدہ میں کا نقصان دور کرے (یوحنا ۱۱ باب ۲۵ و ۲۶) دیکھو مارتھا یہودی عورت نے کیا کہا اور غیر قوم صوبہ دار نے کیا سمجھا

(۱۰) یسوع نے سنکر تعجب کیا اور اُنکو جو پیچھے آتے تھے کہا میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ مینے ایسا ایمان اسرائیل میں بھی نہ پایا ۱۰

یسوع نے تعجب کیا دنیا کے لوگ بہادری پر یا دولت حسن و طاقت اور حکمت وغیرہ پر تعجب کیا کرتے ہیں مگر مسیح خداوند ایمان پر تعجب کرتا ہی (متی ۱۵ باب ۲۸) اور وہ ہمارے فایدہ کے لئے تعجب کرتا ہی تا کہ ہم ایسے ایمان کی قدر جانیں اور ہماری نظر میں ایسا ایمان عزیز ہو جاوے اور اسی لیے اُسنے بے ایمانی پر بھی تعجب کیا تا کہ ہم بے ایمانی سے نفرت کریں (مرقس ۶ باب ۶) **ف ۱** اگرچہ اُسکا تعجب کرنا ہمارے فایدہ کے لئے ہی تو بھی یہہ تعجب حقیقی تعجب تھا جو انسان کا فعل ہی یہاں سے ظاہر ہی کہ وہ کامل انسان بھی تھا اُسمیں الوہیت و انسانیت جمع تھیں (**ف ۲**) مسیح خداوند غیر قوم کے بڑے ایمان پر تعجب کرتا ہی اور اسرائیل کے کم ایمان پر تعجب کرتا ہی اکثر آدمیوں کے سامنے کی سرفرازی خدا کے آگے نفرت و حقارت ہوتی ہی پر عاجز لوگ مہربانی حاصل کرتے ہیں (**ف ۳**) اس مقام پر خداوند یہودیوں کو غیرت دلاتا ہی (یشعیا ۶۵ باب ۱ و ۲)

(۱۱) اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آوینگے اور ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھہ آسمان کی بادشاہت میں بیٹھینگے ۱۱

(پورب و پچھم سے) نہ صرف پاس والی غیر قوم مگر دور دور کے ملکوں سے بھی آوینگے یشعیا ۲۵ باب ۶) **ف ۱** یہہ صوبہ دار غیر قوم کی بانی تھی مسیح کی حالت شہرت اور ایام دعوت میں جیسے حالت تولدی میں مجوسی غیر قوموں کی بانی ہوئے **ف ۲** عہد جدید میں تین صوبہ داروں کا ذکر ملتا ہی ایک تو یہہ کفرناحوم کا صوبہ دار دوسرا یروشلم کا صوبہ دار لوقا ۲۳ باب ۴۷) تیسرا قیصریا کا صوبہ دار (اعمال ۱۰ باب ۲) **ف ۳** کیا سبب ہی کہ ابراہیم و اسحاق و یعقوب کے ساتھہ غیر قوم آکر بیٹھینگی اور یہودی جو اُنکی اولاد میں باہر نکالے جائینگے جواب یہہ ہی کہ دیندار غیر قوم حقیقی بیٹے اسرائیل کے ہیں رومی ۲ باب ۱۴ و ۱۵ و ۱۱ باب ۱۷) پس حقیقی بیٹوں کا حق ہی کہ باپ کے ساتھہ بیٹھیں روحانی و غیر فانی رشتہ کا۔ قدر ہوگا اور باقی ہیگا پر فانی و جسمانی رشتہ اسی جہان کے ساتھہ برباد

ہو جائیگا (دیکھو یوحنا ۱۰ باب ۱۶ و یشعیاہ ۲۵ باب ۶) - بادشاہت سے مراد آسمانی فردوس ہے بعد دفع گناہ زمین فردوس ہو جائیگی (متی ۲۶ باب ۲۹ مکاشفات ۱۹ باب ۹)

۱۲ (۱۲) پر بادشاہت کے فرزند باہر کے اندھیرے میں ڈالے جائینگے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا

(اندھیرے میں ڈالے جائینگے) اب بھی اس جہان میں یہودی لوگ باہر اندھیرے میں پڑے ہیں اور غیر قوم بادشاہت میں داخل ہوتے ہیں بادشاہت میں روشنی ہے پر باہر اندھیرا ہے جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوتا ہے یونانی میں ہے وہ رونا اور وہ دانت پیسنا یعنی خاص قسم کا رونا اور خاص طرح کا دانت پیسنا ہے نہ دنیاوی طور پر جب یہہ ضیافت دنیا کے آخر میں ہوگی تو گویا ایک گھر ہوگا جسکے باہر اندھیرا اور اندر روشنی و مجمع مقدسان ہے جنکے ساتھ خدا ہے اور کامل سکھہ و آرام ہے پس جو لوگ اُس گھر سے باہر ہیں اُنکو سب سے بڑا دُکھہ یہہ ہوگا کہ افسوس ہم اُس ضیافت میں شامل نہیں ہیں اور یہہ دُکھہ سب دکھوں سے بڑا ہے بادشاہت کے فرزند وہ لوگ ہیں جو وسیلہ نجات رکھتے تھے جنھوں نے پانیکا باپتسما بھی پایا پر اُسکے راہوں کو ترک کیا اور وہ جو ابراہیم کی اولاد ہونے پر فخر کرتے تھے پر ابراہیم کی حقیقی برکت دینیوالی نسل کا انکار کیا اسلئے وہ سب مقدسوں کے زمرہ سے خارج ہو کر اہل تاریکی کے زمرہ میں شامل ہوگئے اگرچہ وہ ظاہر بادشاہت کے فرزند تھے پر حقیقت میں تاریکی کے فرزند ہیں (ف) خداوند مسیح صوبہ دار کی تعریف اور یہودیوں کو ملامت کرتا ہے اسلئے کہ صوبہ دار کا وسیلہ تھوڑا تھا تو بھی اُسمیں ایسا ایمان ہے پر یہودیوں کا وسیلہ بہت تھا تسپر بھی ایسی سخت بے ایمانی تھی صوبہ دار نے یہود کے بزرگوں کو بھیجا کہ خداوند سے منت کریں پر اُن بزرگوں میں ایسا ایمان نہ تھا جیسا اُس صوبہ دار میں تھا

۱۳ (۱۳) اور یسوع نے صوبہ دار کو کہا جا اور جیسا تو ایمان لایا تیرے لئے ہو اور اُسی گھڑی اُسکا چھوکرا چنگا ہو گیا

(جیسے تو ایمان لایا) یعنی تیرے ایمان کے اندازہ پر (ف) جیسے خداوند مسیح جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اسیطرح ایماندار جو مانگتا سو پاتا ہے - مانگنے سے پیشتر ہمیشہ ایمان کا فکر کرنا چاہئے - خداوند نے فرمایا تیرے لئے ہو نہ صرف نوکر کے لئے ہو مگر تیرے لئے ہو کیونکہ تو نے ایمان سے مانگا اسلئے تیرے واسطے بھی فایدہ ہو اور نوکر بھی تندرست ہو جاوے (ف ۲) مسیح نے اُس بیمار کو چھوکر اچھا نہیں کیا لیکن صرف بات بولکر جیسے صوبہ دار کی درخواست تھی (ف ۳) دیکھو مسیح غیر قوم کے گھر میں نہیں گیا

پر یہودیوں کے گھر میں گیا وہ دیکھکر بھی ایمان نہ لائے پر غیر قوم نے سنا اور سنکر ایمان لائے (زبور ۱۸ باب ۴۳ سے ۴۵ تک
و یوحنا ۲۰ باب ۲۹) پس دید کو ایمان لازم نہیں ہے غیر قوم کے لئے شنید یہود کی دید سے زیادہ فایدہ مند ہولی

۱۴

(۱۴) اور یسوع نے پطرس کے گھر میں آکے دیکھا کہ اُسکی ساس پڑی اور اُسے تپ چڑھی ہے

۱۴ سے ۱۷ تک پطرس کی ساس کا قصہ مذکور ہے (مرقس ۱ باب ۲۹ سے ۳۴ و لوقا ۴ باب ۳۸ سے ۴۱ تک دیکھو) (ف) یہہ معاملہ پطرس کی ساس کو صحت بخشنے کا سبت کے دن واقع ہوا موجب (لوقا ۴ باب ۳۱ و ۳۸) پہلے خداوند نے شاگردوں کو سکھلایا تھا کہ سبت کو نیکی کرنا روا ہے اب گھر میں آکر فضل سے بتلاتا ہے کہ سبت کو نیکی کرنا جایز ہے سبت کی منانی نہیں ہے پطرس کے گھر میں گھر پطرس کا تھا پہلا گھر پطرس کا بیت صیدا میں تھا (یوحنا ۱ باب ۴۴) یہہ دوسرا گھر پطرس کا کفرناحوم میں ہے شاید یہاں اُسکی شادی ہوئی ہو لفظ ساس سے یہہ خیال آتا ہے یا اسلئے کہ کفرناحوم لب دریا تھا متی ۴ باب ۱۸) پس مچھلی پکڑنے کے سبب وہاں پطرس نے گھر بنایا ہو (ف ۲) یہاں سے ظاہر ہے کہ پطرس جورو والا تھا کیونکہ اُسکی ساس تھی اور اُسکی جورو سفر میں ساتھ ساتھ گئی تھی (۱ قرنتی ۹ باب ۵) رومن کیتھولک لوگ پطرس کو سب سے مقدم جانتے ہیں پھر حکم دیتے ہیں کہ پادری لوگ شادی نہ کریں یہہ حکم بیجا ہے پولس رسول بھی خادم دین کی جورو لڑکوں کی بابت حکم دیتا ہے (۱ تمطاؤس ۳ باب ۲ و ۴ و ۱۲) اور شادی سے منع کرنیوالوں کو بدعتی بتلاتا ہے (۱ تمطاؤس ۴ باب ۳)

۱۵

(۱۵) اور اُسکا ہاتھ چھوا اور تپ اُسپر سے اُتر گئی اور وہ اُٹھی اور اُنکی خدمت کرنے لگی

(چھوا) مرقس ۱ باب ۳۰ و لوقا ۴ باب ۳۸) میں ہے کہ اُنہوں نے فوراً خبر دی اور منت کی اس امید سے کہ جب اوروں پر رحم ہوا تو شاگردوں پر بھی ضرور ہوگا (لوقا ۴ باب ۳۹) میں ہے کہ اُسنے تپ کو دھمکایا کیونکہ وہ امراض پر بھی حکومت رکھتا تھا وہ کبھی بات بولنے سے اور کبھی چھونے سے صحت بخشتا ہے (وہ اُٹھی اور خدمت کرنے لگی) ایسی کامل صحت فوراً حاصل ہوئی کہ خدمت کی طاقت آگئی جو عادتاً دیر کے بعد آتی ہے (ف) پہلے مسیح نے اُسکی خدمت کی کہ اُسکو چھوکر صحت بخشی تب بیمار نے صحت پاکر مسیح کی خدمت کی جو مسیح سے صحت پاتے ہیں وہ مسیح کی خدمت کرتے ہیں اسیطرح انسان سے جب باطنی کمزوری دفع ہوتی ہے تب روحانی زور خدمت الٰہی کے لئے آتا ہے دیکھو مسیح نے بیمار کو مہماندار بنایا غم اور دکھ کے عوض خوشی و آرام بخشا ایک دم میں سبتیال سے گرجا بنگیا

۱۶ (۱۶) جب شام ہوئی اُسکے پاس بہت دیوانوں کو لائے اور اُسنے روحوں کو دور اور سب بیماروں کو چنگا کیا

جب شام ہوئی یعنی سورج ڈوب گیا (مرقس ۱ باب ۳۲) اُسوقت بیماروں کو لائے کیونکہ سبت کے سبب دن میں نہ لائے تھے معلوم ہوتا ہی کہ اُنہوں نے غروب کے بعد سبت کو تمام ہوا سمجھا تھا (روحوں کو دور کیا) یعنی بدروحوں کو جو دیو کہلاتی ہیں اُس نے صرف ایک بات بولنے سے اُنکو نکال دیا جس سے ثابت ہوگیا کہ اُسکا عصا حکومت دیوؤں پر بھی جاری ہی اور یہہ عجیب قدرت اُسنے سب کے سامنے دکھلائی (مرقس ۱ باب ۳۳) میں ہی کہ تمام شہر دروازہ پہ رجوع ہوگیا تھا اور دیو اُسے پہچانتے تھے کہ یہہ خدا کا قدوس ہی (لوقا ۴ باب ۳۴) پر یسوع نے دیوؤں کو ڈانٹا اور بولنے نہ دیا (ف) اگرچہ خداوند دن کی محنت سے انسان ہوکر تھکا ماندہ تھا اور اب شام کو ایسی بڑی بھیڑ نے آگھیرا پر اُسنے یہہ کام بھی کیا یہہ نہیں کہا کہ اب آرام کا وقت ہی پھر آنا۔ یہاں سے ہمیں کام میں سرگرمی سیکھنا چاہئے اگرچہ لوگ بہت تھے اور بیماریاں بھی سخت تھیں تو بھی اُسنے چنگا کیا

۱۷ (۱۷) تاکہ جو اشعیاہ نبی کی معرفت کہا گیا پورا ہووے کہ اُسنے آپ ہی ہماری ماندگیاں لے لیں اور ہماری بیماریاں اُٹھائیں

یشعیاہ کی کتاب میں یہہ پیشخبری لکھی تھی کہ وہ ایسا کریگا چنانچہ (یشعیاہ ۵۳ باب ۴) میں ہی (ف) متی رسول یشعیاہ کی اس آیت کو جسمانی بیماریوں کے دفع کرنے کی نسبت بیان کرتا ہی مگر (۱ پطرس ۲ باب ۲۴) یہی آیت روحانی دکھوں کے اُٹھانے کی بابت مذکور ہی یہاں سے ظاہر ہی کہ وہ جو بحال کرنے آیا جسمانی دکھہ اور روحانی دکھہ دونوں کا اُٹھانیوالا ہی۔ بدن کا دکھہ جو موت میں تمام ہوتا ہی (رومی ۶ باب ۲۳) صرف گناہ کا نتیجہ ہی پس اول اُسنے جسمانی دکھوں سے بدنوں کو نجات دی تاکہ نجات روحانی کی حاجت ظاہر ہو اور لوگ سمجھیں کہ وہ جو بدن کو بیماری سے خلاصی دیتا ہی وہ روح کو گناہ سے بچاویگا اور یہہ دیکھکر اُسپر امید قایم کریں بیماری کا دفع کرنا ظاہر کرتا ہی کہ بیماری کی جڑ جو گناہ ہی وہ اُسکو بھی کاٹتا ہی وہ سب گناہ اور اُسکی فردوری اور اُسکا سارا بوجھ اپنے اوپر اُٹھالیتا ہی یہہ مسیحی معجزہ اُسکی نجات کے دفتر کا گویا دیباچہ تھا جب وہ ہمارے غموں کو اُٹھاتا ہی تو ہم سبکبار ہو جاتے ہیں (ف۲) اُٹھائیں جس لفظ کا ترجمہ ہے اُسکے اصلی معنی ہیں اپنے اوپر اُٹھا کر لیجانا) جب آدمی بنا اور ہمارے درمیان آیا تو ہمارے سارے مصائب کو اُٹھالیا اپنے اوپر (۲ قرنتی ۵ باب ۲۱) پس سارے مصائب لعنت دکھہ گناہ اسنے اپنے اوپر اُٹھالئے اور یوں آدمیوں کو

بچایا اُسکا لاکھہ لاکھہ شکر ہووے اُسکی تعریف میں ہماری روحیں یوں چلاتی ہیں بیت ایک ہی پیارا ہی ہمارا دوست حقیقی یار عزیز اُسکی نسبت ساری الفت اس جہان کی ہی ناچیز ❊

۱۸ (۱۸) اور جب یسوع نے بہت بھیڑیں اپنے آس پاس دیکھیں پار جانے کا حکم دیا

(مرقس ۱ باب ۳۵) میں ہی کہ اسکے بعد وہ جنگل میں دعا کرنے کو گیا یہہ ہمارے لئے نمونہ ہی بہت کام کرنے کے بعد بہت دعا کرنا چاہئے (ف) (لوقا ۹ باب ۵۷ سے ۶۲ تک) تین آدمیوں کا ذکر ہی مگر اسجگہ متی نے ایک کو چھوڑکر دو کا ذکر کیا ہی (ف ۲) البتہ مسیح کی عادت ہی کہ جب جماعتوں میں ایسے لوگ دیکھتا ہی کہ وہ طالب نجات ہیں تو وہاں جاتا ہی ورنہ کنارہ کش ہوتا ہی (ف ۳) مسیح اپنے دورہ میں کسی حد کا لحاظ نہیں رکھتا جہاں کہیں کام دیکھتا ہی جاتا ہی

۱۹ (۱۹) اور ایک فقیہ نے آکے اُسے کہا ای اُستاد جہاں کہیں تو جاوے میں تیرے پیچھے چلونگا

(ایک فقیہ) بہتوں میں سے صرف ایک نے کہا جو بڑا معلم بھی تھا - تیرے پیچھے چلونگا یعنی تیری خدمت کرونگا (ف ۱) اس فقیہ نے پیروی کرنے کا دم مارا اگر یہہ شخص عیسائی ہوتا تو ظاہر ہی کہ بڑا کام دنیا اور دین مسیحی کی رونق بھی ہوتی کیونکہ وہ عالم تھا مگر مسیح نے اُسے نہ اُبھارا بلکہ روکدیا اسلئے کہ اُسکا دل سیدھا نہ پایا اُسنے کجروی دل سے اپنی طاقت پر بھروسہ کیا مسیح ایسے آدمیوں کا لالچ نہیں کرتا وہ سیدھا دل چاہتا ہی نادانوں سے وہ کام لیتا ہی جو عالم نہیں کر سکتے (ف ۲) آدمی ہمیشہ اپنی طرف سے آگے بڑھنے اور پیچھے رہنے کو طیار ہو جاتا ہی پر ہمارا کام ہی کہ جب خدا بلاوے تو آگے جاتے ہیں پیچھے نہیں دیکھتے

۲۰ (۲۰) اور یسوع نے اُسے کہا کہ لومڑیوں کو ماندیں اور ہوا کے پرندوں کو بسیرے ہیں پر انسان کے بیٹے کو جگہہ نہیں جہاں اپنا سر دھرے

(انسان کا بیٹا یا ابن آدم) یونانی میں ہی وہ ابن آدم یعنی خاص ابن آدم جو کلام میں مذکور ہی نہ عام ابن آدم (ف ۱) یہہ لفظ ابن آدم پہلے ہی بار یہاں پر آیا ہی متی میں ۱۷ دفعہ اور مرقس میں ۱۲ دفعہ لوقا میں ۲۱ بار یوحنا میں ۱۱ دفعہ مذکور ہی (ف ۲) مسیح کو کسی آدمی نے کبھی دنیا میں ابن آدم نہیں کہا ہاں ستیفان شہید نے مرتے دم کہا تھا (اعمال ۷ باب ۵۶) یہہ اُس کا خاص لقب تھا جس میں بڑا بھید مرکوز ہی دانیال نے الہام سے خبر پاکر اس کا تذکرہ کیا ہی (دانیال ۷ باب ۱۳) مسیح نے آپ اس لفظ کو اپنی نسبت بار بار سنایا اور اُسکا مطلب اس سے یہہ تھا کہ میں وہ

ابنِ آدم ہوں جو آدم اول کی حالت میں ہے تاکہ سرداری کرے جسکے سب کچھہ تابع ہے یعنی کامل انسان ہوں (زبور ۸ باب ۴ سے ۶ وہ نئے خاندان روحانی کا سر تھا (اقرنتی ۱۵ باب ۴۷) وہ حقیقی انسان ہوکر آیا موا پھر جی اُٹھا (ف ۳) یہودی لوگ جانتے تھے کہ وہ خاص ابنِ آدم جو دانیال میں مذکور ہے وہی مسیح ہے پس اسی لفظ سے مسیح سمجھا جاتا تھا سیواسطے اُنہوں نے کہا کہ مسیح ابد تک رہیگا تو کہتا ہے کہ ابن آدم کا مرنا ضروری ہے یہہ ابن آدم کون ہے جو مرنیوالا ہے (یوحنا ۱۲ باب ۳۴ (ف ۴) وہ جانتے تھے کہ ابن آدم خاص لقب ہے اُس شخص کا جو خدا کا بیٹا ہے (دیکھو لوقا ۲۲ باب ۶۹ سے ۷۰ تک) کیونکہ یہودی لوگ ابن آدم کا لفظ سنکر ابن اللہ مراد سمجھے تھے اِسلئے تعجب سے کہا کہ تو جو آپکو وہ ابن آدم بتلاتا ہے جو خدا کی قدرت کے دہنے ہاتھہ بیٹھنے والا ہے کیا تو خدا کا بیٹا ہے کیونکہ وہ ابن آدم تو ابن اللہ ہے۔ اس آیت ۲۰ میں مسیح اُس فقیہ کو جواب دیتا ہے کہ تو جو میری پیروی کرنا چاہتا ہے جانتا ہے کہ میری پیروی کے کیا معنی ہیں یہہ معنی ہیں کہ گھر اور تکیہ بھی نہوگا میرے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں ہے میں گھر بھی نہیں رکھتا زندگانی کا شروع چرنی میں ہوا آخر صلیب پر مرنیوالا ہوں میں بے گھر مسافر سفر میں ہوں (ف ۵) مسیح نے اُسکو رد نہیں کر دیا کہ تو میری پیروی نکر مگر پیروی کی تشریح سنائی کہ ساری دنیا کو چھوڑنا ہوگا اور دکھہ اُٹھانا یہہ سُنکر وہ حضرت فقیہ آپ چلدئے یہاں سے ظاہر ہے کہ اُنکا دل سیدھا نہ تھا وہ دنیا کمانے کو مسیح بادشاہ کے مرید ہوا چاہتے تھے جیسے آجکل بھی دنیا کے عاشق ایسے فقر کی باتیں سنکر چپ چاپ چلے جاتے ہیں وے خدا سے زیادہ دنیا کو پیار کرنیوالے ہیں (ف ۶) مسیح نے کبھی کسی کو دنیاوی فواید اور جسمانی آرام کی امید سے نہیں بلایا ہاں اپنی مہربانی سے چاہے سب برکتیں بخشدیوے پر دعوت کیا ہے جسمانی دکھہ اور روحانی سکھہ (ف ۷) مسیح کا حقیقی نوکر کون ہے وہ جو کچھہ نہیں مانگتا اور کچھہ نہیں رکھتا صرف مسیح کو چاہتا ہے اور اُسکی ساری کوشش اسی میں ہے کہ مسیح کو پاوے دیکھو دنیاوی بادشاہ بامید دولت خدمت لیتے ہیں پر یہہ آدمی بامید مسیح خدمت کرتا ہے اور جانبازی سے بھی باز نہیں آتا (ف ۸) صدہا عیسائیوں کی یہہ تمنّا ہے کہ دینداری میں دنیاداری بھی ہو ایسے لوگ کلیسیا میں بھر گئے ہیں اور اوپر کی باتیں سنکر مُنہ بناتے اور تاویلیں کرتے ہیں پر مسیح کیا فرماتا ہے دیکھو (متی ۱۶ باب ۲۴) وہ فرماتا ہے کہ اپنا انکار اور میرا اقرار کرو مگر یہہ لوگ اپنا اور اُسکا دونوں کا اقرار لیکر اُسکے شاگرد ہوا چاہتے ہیں جو نا ممکن ہے (ف ۹) دیکھہ غریب ہونا آدمی کے لئے دنیا میں عیب اور دل شکستگی کی بات نہیں ہے کیونکہ مسیح بادشاہوں کا بادشاہ دنیا میں غریب تھا (ف ۱۰) مسیح نے اُس فقیہ کی باتوں کا جواب نہیں دیا مگر اُسکے دل کے خیال کا جواب دیا جسپر وہ باتیں مبنی تھیں یہہ بھی خداوند کی عجیب عادت ہے (لوقا ۷ باب ۲۲ و یوحنا ۱ باب ۴۷) پر غور کرو ان آیات میں بھی دل کے خیالوں کے جواب مذکور ہیں یوحنا نتھانیل کی نسبت

(۲۱) اور دوسرے نے اُسکے شاگردوں میں سے اُسکو کہا ای خداوند مجھے اجازت دے کہ پہلے جاؤں اور اپنے باپ کو گاڑوں ۲۱

یہہ پہلا شاگرد تھا (لوقا ۹ باب ۵۹) مسیح نے پہلے آپ اُسکو کہا تھا کہ تو میری پیروی کر (یوحنا ۱ باب ۴۳) اس شاگرد نے جواب دیا کہ ای خداوند میں پیروی تو کرونگا لیکن باپ کے گاڑنے کے بعد آؤنگا (ف) اُسکا باپ مر نہیں گیا تھا ورنہ وہ اُس وقت وہاں پر حاضر بھی نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اُسی روز گاڑنے کا دستور تھا پس اُسکا مطلب یہہ تھا کہ میرا باپ جو بڈھا ہے میں اُسکی خدمت کروں کیونکہ یہہ واجب ہے پس جب وہ بڈھا مر جائیگا تب میں تیری خدمت میں حاضر ہونگا اور منادی کا کام کرونگا (ف) یہہ ایسی بات ہوئی جیسے اب بھی لوگ خدا کے کام میں لیت ولعل کیا کرتے ہیں اور ایک کام کو دوسرے کام کے انجام پر موقوف رکھا کرتے ہیں ناجایز ترتیب پر اُسوقت ایسے لوگوں کو اس شاگرد کے سوال اور مسیح کے جواب پر غور واجب ہے

(۲۲) پر یسوع نے اُسے کہا تو میرے پیچھے ہولے اور مردوں کو اپنے مردے گاڑنے دے ۲۲

مسیح کا جواب یہہ ہوا کہ اہل دنیا ایسے کاموں میں ہوشیار ہیں اُنکا بندوبست وہ کر سکتے ہیں لیکن منادی کے لایق تھوڑے لوگ ہیں اور تو اس کام کے لایق ہے پس تو جا اور منادی کر یہہ دنیاوی فکر دنیاوی لوگوں پر چھوڑ (مردوں کو اپنے مردے گاڑنے دے) موت دو قسم کی ہے (اول دل کی موت) جسکا ذکر (مکاشفات ۳ باب ۱ و یوحنا ۵ باب ۲۵) میں ہے (دویم بدن کی موت) جسکا ذکر (یوحنا ۱۱ باب ۲۵ و ۲۶) میں ہے پھر دیکھو گناہ میں مرنا اور گناہ کی نسبت مرنا یہہ دونو باتیں ضدین ہیں گناہ میں مرنا (یوحنا ۸ باب ۲۴) گناہ کی نسبت مرنا (رومی ۶ باب ۱۱ کلسی ۲ باب ۳ و افسس ۲ باب ۲۴ و ا یوحنا ۳ باب ۹) اسی طرح شریعت کی نسبت مرنا (رومی ۷ باب ۴) مطلب آنکہ اہل دنیا جو دل کے مردہ ہیں یا گناہ میں مردہ ہیں وہ اپنے جسمانی مردوں کو گاڑینگے پس تو کیوں منادی کے کام سے رکتا ہے اسلئے کہ مردوں کو دفن کرے یہہ تیرا کام نہیں ہے بلکہ تیرا کام ہے مردوں کو جلانا تو جا اور منادی کر تاکہ روحانی زندگی لوگ پاویں وہ جو مردہ ہیں کلام کی تاثیر سے زندہ ہو جاویں تو اتنے بڑے کام کو ایک ادنیٰ بات کے لئے روکتا ہے یہہ درست نہیں ہے (ف) مردوں کا دفن کرنا ایک نیک کام تو ہے اور باپ کا دفن کرنا اور بھی زیادہ نیک کام ہے لیکن مسیح کے حکم سے اُسکو بھی چھوڑنا ہوگا (متی ۱۰ باب ۳۷) دیکھو اس اصول پر مسیح نے یہاں عمل کرنے کو کہا اور تشریح خوب دکھلائی (ف ۲) لڑائی کے وقت زخمی کے پاس ٹھہر رہنا ہر وقت جایز نہیں ہے بلکہ اُسے چھوڑ کر کبھی آگے بڑھنا بھی ضرور ہوتا ہے اور کبھی کبھی باپ وغیرہ بزرگوں اور پیاروں کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے دنیادینداروں کے نئے بڑی بھاری جنگ کا میدان ہے پس ایمیں

بھی ایسا ہوتا ہے (ف۳) دیکھو ایسا بھاری کام کہ باپ کی خدمت چھوڑنا اُسوقت مناسب ہوا اور خود خداوند نے ایسی عجیب دلیل کے ساتھ ایسا حکم دیا تو اب کیا حال ہے اُن آدمیوں کا جو چھوٹی چھوٹی باتوں میں بیہودہ عذر کر کے خدا کی نافرمانی کرتے ہیں کوئی کہتا ہے لڑکے کی شادی کر کے عیسائی ہونگا کوئی کہتا ہے ماں کی موت کے بعد گھر سے نکلونگا قسم قسم کی بولیاں بولتے ہیں اُنکو اس مقام پر فکر چاہئیے (ف۴) ابراہیم کا ایمان فرزند کے ذبح کرنے سے آزمایا گیا اس شاگرد کے ایمان کی آزمائش یہاں ہوئی اسیطرح لوگوں کے ایمان کی آزمایش کے لئے رکاوٹیں پیش آتی ہیں اور وہ نہیں سمجھتے (ف۵) اہل دنیا جو گناہ میں خوش ہیں خدا کے نسبت مردہ ہیں پر مقدس لوگ دنیا کی نسبت مردہ ہیں پس وہ اُنکی اور یہہ اُنکی کیا پرواہ رکھتے ہیں (ف۶) تیسرا ایک اور بھی شاگرد وہاں تھا اُسنے بھی اسی قسم کی ایک درخواست کی تھی اُسکا ذکر متی میں نہیں ہے بلکہ (لوقا ۹ باب ۶۱ و ۶۲) میں ہے اُسکو جو جواب عنایت ہوا اُسپر بھی غور کرنا چاہئیے

۲۳ (۲۳) اور وہ ناؤ پر چڑھا اور اُسکے شاگرد اُسکے پیچھے ہو لئے

(۲۳ سے ۲۷ مرقس ۴ باب ۳۵ سے ۴۱ لوقا ۸ باب ۲۲ سے ۲۵) یہہ اُسی دن کا واقعہ ہے جسدن کہ اُسنے متی ۱۳ باب کی تمثیلیں بھی سنائیں تھیں (مرقس ۴ باب ۳۵) وہ گیا تاکہ ایک سخت دیوانہ کو تندرستی بخشے۔ اور جیسا تھا ویسا ہی گیا (وہ ناؤ پر چڑھا) یہہ ناؤ وہی ناؤ تھی جسپر اُسنے بیٹھکر تعلیم دی تھی (لوقا ۵ باب ۳) یہہ ناؤ مسیح کا اسکول تھا (ف) ناؤ کلیسیا کا نمونہ ہے وہ اُسمیں بیٹھکر تعلیم دیتا ہے اور جیسی ناؤ ویسی کلیسیا کبھی کبھی آرام میں اور کبھی کبھی طوفان میں اور دنیاوی دکھوں کی لہروں پر چلتی ہوئی عاقبت کے بندر کی طرف کلیسیا چلی جاتی ہے (شاگرد پیچھے ہو لئے) سچے شاگرد خشکی میں اور تری میں بھی ساتھ رہتے ہیں

۲۴ (۲۴) اور دیکھو دریا میں ایسی بڑی آندھی آئی کہ ناؤ لہروں میں چھپ گئی پر وہ سوتا تھا

(دریا) یعنی دریاے جلیل جو بہت نیچی جگہ میں ہے (بڑی آندھی) پہاڑوں کے سبب اس دریا میں کثرت سے آندھیاں آتی تھیں اور اب بھی وہاں آندھیاں آتی ہیں (ف۱) جب وہ ناؤ پر چڑھتا تھا اُسی وقت اُسے معلوم تھا کہ طوفان آویگا اور اُسمیں قدرت تھی کہ وہ اُسکے آنے سے پہلے ہی روک دیتا مگر نہ روکا تاکہ اپنا جلال دکھلا کر اُنکا ایمان درست کرے (بڑی آندھی آئی کہ ناؤ لہروں میں چھپ گئی) یعنی بھر گئی (مرقس ۴ باب ۳۷) اور خطرہ حد تک آگیا (لوقا ۸ باب ۲۳) (ف۲) مسیح کی حضوری طوفان کی آمد کو نہیں روکتی مگر ہلاکت سے بچاتی ہے باوجودیکہ مسیح ہر وقت ہمارے ساتھ ہے تو بھی مصیبتوں سے کبھی کبھی خوب گھر جاتے ہیں پر ہلاک نہیں ہو سکتے اسلئے کہ بچانیوالا ساتھ ہے (وہ سوتا تھا) تمام انجیل میں اسی جگہ سنتے ہیں کہ وہ سوتا تھا کیونکہ شام ہو گئی تھی اور بہت

محنت سے تھک بھی گیا تھا وہ آدمی ہو کے سوگیا تھا پر خدا ہو کے لہروں پر حکومت کرتا تھا (ف ۳) دیکھو وہ ایسے خطرے کے وقت میں سوتا تھا وہ عین طوفان میں آرام کرتا تھا کیونکہ وہ ہر خطرہ میں کامل آرام میں رہتا ہے اُسکے شاگرد بھی مصیبتوں میں دلی آرام دیکھتے ہیں (ف ۴) وہ سوتا تھا شاگرد خطرہ میں محنت کر رہے تھے جیسے یونس سوگیا تھا پر ملاح خطرہ میں تھے جب یونس جاگا تو اپنی موت سے سب اہل کشتی کو بچالیا (ف ۵) وہ سوگیا تاکہ ہم جاگیں جب خطرے آتے ہیں تو ہمیں جگاتے ہیں خطرے میں آدمی خدا کو یاد کرتا ہے اور خدا سے سلامتی مانگتا ہے کبھی کبھی بڑی مصیبتوں اور دل کے عیش و عشرت کے طوفان میں ہماری طرف سے گویا خدا سوجاتا ہے ہم چلاتے ہیں پر وہ نہیں سنتا تب ہم بڑے زور سے دعا کرتے ہیں اور وہ جاگتا ہے دعا قبول ہو جاتی ہے (ف ۶) کلیسیا کی کشتی کو ڈوبنے کا کچھ خوف نہیں ہے جہاں خدا کا کلام جاگتا ہے

۲۵ (۲۵) تب اُسکے شاگردوں نے پاس آکے اُسے جگایا اور کہا اے خداوند ہمیں بچا کہ ہم ہلاک ہوتے ہیں

(شاگردوں نے) یعنی نہ ایک شاگرد نے بلکہ بہت سے شاگردوں نے جگایا (مرقس ۴ باب ۸ و لوقا ۸ باب ۲۴) پس مصیبت کے وقت سبکو دعا کرنا چاہئے (ف ۱) لوقا میں منت پر زور ہے کہ اُنہوں نے الحاح سے عرض کی۔ مرقس میں تعجب پر زور ہے کہ اُنہوں نے بڑا تعجب کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہیں اور تجھے ہماری فکر نہیں ہے غرض یہہ دونو باتیں واقع ہوئیں (ف ۲) شاگرد مچھوے تھے جو کشتی میں سوار ہو کر مچھلی کا شکار کیا کرتے تھے یہاں سے ظاہر ہے کہ وہ کشتی رانی کے فن میں خوب ماہر تھے جب وہ لوگ ایسے گھبرائے تھے تو ضرور بڑا خطرہ تھا یہاں سے خطر کی ہیبت ظاہر ہے (ف ۳) وہ لوگ مسیح کی کچھ پروا نہیں کرتے کہ وہ سوتا ہے ہلاک ہو جائیگا مگر اپنی ہلاکت کی فکر سے بیقرار ہیں یہہ اُنکی کمزوری انجیل کی سچائی کو ظاہر کرتی ہے

۲۶ (۲۶) اور اُسنے اُنہیں کہا اے کم اعتقادو کیوں ڈرتے ہو تب اُسنے اُٹھکے ہوا اور دریا کو ڈانٹا اور بڑا چین ہو گیا

سوتے سے اُٹھا۔ اور اُٹھکر پہلے شاگردوں کو ڈانٹا پیچھے سمندر اور ہوا کو نہ اسلئے ڈانٹا کہ مجھے کیوں جگاتے ہو مگر اسلئے کہ خوف کیوں کھاتے ہو مسیح ڈرنے والوں سے بہت ناراض ہے اور اونکی سزا کا ذکر مکاشفات ۲۱ باب ۸ میں ہے غیر اقوام کو ڈرنا چاہئے نہ مسیح کے شاگردوں کو کیونکہ اس فعل سے مسیح کی بیعزتی ہوتی ہے (ف ۱) جو کوئی نامناسب طور پر خطرہ سے رہائی پانا چاہتا ہے مسیح اُسکو ملامت کرتا ہے کیونکہ یہہ بے ایمانی کا نشان ہے (ف ۲) جب کہ کلیسیا کی کشتی خطرہ میں ہے ایسی کہ نہ ڈانڈا مار سکتے ہیں اور نہ پال لگا سکتے ہیں تو سوتے مسیح کو جگانا نہیں چاہئے بلکہ اُسکے جاگنے تک یعنی آمد ثانی تک صبر اور ایمان کے

ساتھہ امید میں خوشوقت ہوکر ناؤ کے کھیونے میں کوشش کرتے رہنا لازم ہی (یسعیا ۳۰ باب ۱۵ و خروج ۱۴ باب ۱۳ و یوحنا ۱۴ باب ۱) (ہوا اور دریا کو ڈانٹا) لوقا کہتا ہی کہ پانی کی لہروں کو بھی ڈانٹا یہانسے اُسکی الوہیت ظاہر ہی کیونکہ یہہ کام خدا کا ہی دیکھو (زبور ۱۰۴ باب ۸) (ف ۳) مسیح نے دیوؤں کو سمندر کو بخار کو اور شاگردوں کو بھی ڈانٹا اور یوں بھی اپنی الوہیت ظاہر کی فرق میں ہی کہ اُسنے طوفان کو کہا ٹھہر جا اور وہ ٹھہر گیا یہہ حقیقی خاوند ہی جو اپنے نوکر کو حکم دیتا ہی اور وہ اُسکی مانتا ہی (۱۰۷ زبور ۲۸ و ۲۹)۔ (بڑا چین ہوگیا) یہہ بھی تعجب کی بات ہی کیونکہ اکثر سمندروں میں طوفان کے دو تین روز بعد چین ہوا ہوتا ہی اور موجیں رہتی پر آتی ہیں پر اُسکے حکم سے فوراً چین ہوا ہوگیا (ف ۴) وہ انسان ہوکر سو گیا تھا جب اُٹھا تو ربّ الامواج ہوکر اُٹھا (ف ۵) اُسنے اُنہیں کم اعتقاد بتلایا نہ بالکل بے اعتقاد اعتقاد تو اُن میں تھا مگر تھوڑا تھا جیسے سب آدمیوں کا حال ہی اور اُنکی کم اعتقادی یہہ ہی کہ وہ نہ سمجھے کہ خدا کبھی نہیں سوتا اگرچہ انسانیت سوتی ہی پر الوہیت ہمیشہ جاگتی ہی اگر کچھہ بھی اعتقاد نہ ہوتا تو وہ مسیح کو اپنے بچانیکے لئے کیوں جگاتے اور مسیح اُنکے لئے چین ہوا بھی نکرتا کیونکہ قاعدہ ہی کہ تیرے ایمان کے موافق ہو پس سستی اعتقاد کے درجہ کے موافق ڈر اور خوف کی برداشت کرنا ہوا پر ایمان کے درجہ کے موافق بڑا چین اور ہوا دیکھا

۲۷ (۲۷) اور لوگوں نے تعجب کیا اور کہا کہ یہہ کیسا آدمی ہی کہ ہوا اور دریا بھی اُسکی مانتے ہیں

(تعجب کیا) بنی اسرائیل مدت سے عبادت میں زبوریں گاتے تھے اور یہہ گیت اُنکی زبان پر اکثر آتے تھے (۸۹ زبور ۹ و ۹۳-۴ و ۶۵-۷) اب اُنہوں نے دیکھا کہ ایک کشتی میں ایک آدمی ہمارے درمیان خدا کے کام دکھلاتا ہی اسلئے تعجب کیا (ف) پانی اور ہوا نے اسکا جلال ظاہر کیا او مسیح کے حکم کو فوراً قبول کیا اُنہوں نے اسلئے اُسے مانا کہ وہ اُن کا خالق تھا افسوس اُن آدمیوں پر جو اُسکی الوہیت کا انکار کرتے ہیں یا اُسکی فرماں برداری میں سست ہیں جیسے اہل کشتی نے کہا یہہ کیسا آدمی ہی کہ ہوا اور دریا بھی اُسکی مانتے ہیں اسی طرح ہم سب بے ایمانوں کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ یہہ کیسے آدمی ہیں جو مسیح کو نہیں مانتے اُنکا تعجب مسیح پر ہوا ہمارا تعجب بے ایمانوں پر ہی کیونکہ مسیح کو بے جان چیزیں بھی مانتی ہیں پر یہہ لوگ جاندار صاحب عقل ہوکر باطنی حس کی نسبت بیجانوں سے زیادہ تر بیجان ہیں (ف ۲) جیسے سمندر کے اس خطرناک طوفان کا ذکر ہمنے سنا ایسے ہی بلکہ اس سے زیادہ تر انسان کے دل میں بھی منصوبوں کے طوفان اُٹھتے ہیں اور روح ہلاکت کے قریب ہوجاتی ہی اور جو بے مسیح ہیں وہ ڈوب بھی مرتے ہیں (رومی ۸ باب ۲۰) پس اگر وہ سنبھالے اور کشتی بندر پر آجاوے تو دل میں اور قیامت میں بھی آرام ملیگا اور وہ تو ہمیشہ ہمیں ایسے طوفانوں میں سنبھالتا ہی اور ہم اُسکی الوہیت کو دیکھتے ہیں اور اُسکے شکر گذار ہوکر اُسکی تعریف کے گیت گاتے ہیں

(۲۸) اور جب وہ اُس پار گرگسیوں کے ملک میں آیا دو دیوانے اُسے ملے جو قبروں سے نکلے اور بہت تند تھے یہاں تک کہ کوئی اُس راستے سے چل نہ سکتا تھا

(مرقس ۵ باب ۱ سے ۲۰ ولوقا ۸ باب ۲۶ سے ۳۹ تک) یہہ قصہ مذکور ہے۔ دو دیوانے یہاں لکھے ہیں مرقس ولوقا میں ایک دیوانہ بیان ہوا ہے اسی طرح متی ۲۰ باب ۳۰ و مرقس ۱۰ باب ۴۶ ولوقا ۱۸ باب ۳۵ میں بھی ظاہری اختلاف ہے اِسکے جواب دو ہیں یا تو یہہ ہوا کہ ایک دیوانہ ملا اُسکے بعد دوسرا متی نے دونوں کو جمع کرکے دو کہہ دیا مرقس ولوقا نے پچھلے کا ذکر حذف کر دیا یا آنکہ ایک دم ہی سے دو ملے ایک نے چلّانے میں زور کیا دوسرے نے سکوت اختیار کیا پس زور کرنیوالے کا ذکر دونوں نے کیا اور متی نے زور والے اور سکوت والے دونوں کو جمع کر دیا یہاں سے کلام الٰہی کی صداقت ظاہر ہے کہ راقمان انجیل متفق الراے ہوکر فریب نہیں دیتے مگر سادگی سے راستی کی باتیں سناتے ہیں (ف) یہاں سے دیو کا وجود ثابت ہوا وہ لوگ جو دیو کے وجود کے منکر ہیں جنمیں صدوقیوں کی روح ہے وہ عقلاً و نقلاً باطل ہیں کیونکہ جب پاک روحیں موجود ہیں تو گندی روحیں بھی ہیں جب شیطان موجود ہے تو اُسکے سپاہی بھی ہیں زورآور بھی ہیں اور بدکینہ بھی ہیں پیدایش سے آجتک انسان کا نقصان چاہتے ہیں ابھی تک دوزخ میں نہیں گئے وقت پر جاوینگے ابھی دنیا میں پھرتے ہیں اور بہت اختیار بھی رکھتے ہیں اُنکی طاقت کچھہ حد رکھتی ہے مگر مسیح اُنسے زیادہ زورآور ہے اُنکے سر کچلتا ہے اُنکی زنجیریں توڑ ڈالتا ہے اُنکی طاقت سے چھڑاتا ہے اُنکو دلوں سے نکالدیتا ہے۔ جسوقت مسیح دیوؤں کو نکالتا تھا اُسوقت بھی اور لوگ علانیہ اُن کی تاثیروں کو دیکھتے تھے اُسوقت بھی صدوقی لوگ شیاطین اور ارواح کے منکر موجود تھے اگر اب دیوؤں کے منکر موجود ہیں تو کیا تعجب ہے۔ (قبروں سے نکلے) یہہ دیوانے قبرستان میں رہتے تھے (ف ۲) ایسے لوگ اکثر ویرانے یا قبرستان میں رہا کرتے ہیں ایسی ہولناک ہیبت کی جگہ میں رہنے کا سبب یہہ ہے کہ برکت سے باہر ہیں ناپاک روحیں اُن میں بستی ہیں اور جو لوگ کلام سے ناواقف ہیں وہ اُنہیں مجذوب جانتے ہیں اُنسے برکت کی امید رکھتے ہیں جیسے اس ملک میں اہل اسلام کے خیال ہیں مگر واضح رہے کہ وہ لوگ برکت سے دور ابلیس کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں (ف ۳) جن میں کینہ اور بدخواہشیں اور جہالت بھری ہے وہ بھی اہل اللہ کی مجلس سے دور رہتے ہیں کیونکہ گندی روح کی تاثیر بے برکتی جگہ کو پسند کرتی ہے (لوقا ۸ باب ۲۷) میں ہے کہ کپڑہ بھی نہ رکھتے تھے اور گھر میں بھی نہ رہتے تھے (مرقس ۵ باب ۳ و ۴) میں ہے زنجیروں سے بھی جکڑے نہ جاسکتے تھے اکثر جکڑے گئے مگر زنجیروں کے ٹکڑے ٹکڑے کئے تھے اور کوئی اُنہیں بس میں نہ لاسکتا تھا (لوقا ۸ باب ۲۹) میں ہے ابلیس نے اُنکی زنجیریں توڑکر اُن کو جنگل میں نکالدیا تھا یہاں سے ظاہر ہے کہ آدمیوں سے زیادہ اُن میں طاقت آگئی تھی اور یہہ طاقت دیو کی تھی جو آدمی کی طاقت سے زیادہ طاقت ور ہے (مرقس ۵ باب ۵)

ہیں ہو کہ پہاڑوں پر اور قبروں میں لوقا میں ہو کہ جنگلوں میں بھی چلا چلا روتے تھے اور آپ کو پتھروں سے زخمی کرتے تھے وہ اور نکو
مہیب تھے اور آپکو بھی مہیب تھے اُنکی تسلی اور علاج یہی تھا کہ آپ کو نقصان پہونچانا اور رونا یہہ اُنکی تندی کا ذکر ہے ہندوستان
کے جاہل یا صوفی اگر اُنکو دیکھتے تو ضرور اولیا سمجھہ لیتے جیسے اس قسم کے لوگوں کو اُنہوں نے آگے بھی اولیا سمجھا ہو اور
اب بھی جہاں پاتے ہیں اُنہیں اولیا جانتے ہیں اور اُنکی حرکات کو کرامات خیال کرتے ہیں اور یوں گندی روحوں کے تابع ہوکر
اُنکے جال میں پھنس جاتے ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ قربت الہٰی انسان میں الہٰی صفتوں کی تاثیر پیدا کرتی ہو یعنی رحم انصاف
پاکیزگی خیرخواہی خیراندیشی دانائی وغیرہ مگر ابلیس کی قربت ابلیس کی صفات کی تاثیریں دکھلاتی ہو جیسے ان دیوانوں
میں ظاہر ہوئیں (ف) اُن میں دو روحیں تھیں ایک انسان کی روح جس سے دکھہ پاکر روتے تھے دوسری دیؤ کی گندی روح
جو اُنکا نقصان کرتی اور دکھہ دیتی تھی اُسیطرح جب خدا کی روح آدمی میں آجاتی ہو تو وہ بھی اپنے درمیان دو روحوں کے کام دیکھتا
ہو اور خدا کی روح کے کام اور اپنی روح کے کام میں تمیز کرسکتا ہو اور دوسرے لوگ بھی یہہ کام دیکھتے ہیں (ف) مسیح کی
تشریف آوری کے وقت دنیا میں شیطان کا بہت زور تھا بڑی بھاری تاریکی تھی سلطنت کے ظلم بھی تھے بیماری بھی تھی
دیوؤں کا ہجوم بھی تھا زناکاری رشوت ستانی ریاکاری بت پرستی وغیرہ قسم قسم کی دنیا میں بکثرت تھیں چنانچہ اکثر تواریخوں کے
دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہو اور یہہ بلائیں نہ صرف جاہلوں میں تھیں مگر اہل علم میں بھی اور جاہلوں میں فیلسوفوں میں فقیہوں میں فریسیوں
میں بھی آگھسی تھیں (ف) دیکھو شیاطین یوں بولتے ہیں (متی ۲۰ باب ۴) عذاب میں ڈالنے سے گنہگار کرنے سے وہ خوش
ہوتے ہیں مسیح سے ڈرتے اور اُس سے سزا بھی پاتے ہیں تو بھی اُسکے سامنے آنیسے اور اُسکے سامنے بولنے سے رُک نہیں سکتے

۲۹ (۲۹) اور دیکھو اُنہوں نے چلا کے کہا ای یسوع خدا کے بیٹے ہمیں تجھہ سے کیا کام کیا تو یہاں آیا
ہو کہ وقت سے پہلے ہمیں دکھہ دے

ای یسوع خدا کے بیٹے) گندی روحیں بھی جانتی تھیں کہ یسوع خدا کا بیٹا ہو یہہ شناخت اُن میں بھی تھی وہ اس صحیح اعتقاد کو
حاصل کرکے بھی اُس سے کانپتی ہیں کیونکہ اُسکی سزا سے واقف تھیں اسلئے کہ یہہ اعتقاد بدون اُسکی خدمت گذاری کے جو
اُنسے ناممکن ہو خوف کو دور نہیں کرسکتا وہ مثل اُن فراری غلاموں کے ہیں جنکو آقا سزا کے لئے پکڑتا ہو (ف ۱) مسیح کو خدا کا بیٹا
جانکر بھی جو لوگ ابلیس کی خدمت گذاری میں رہتے ہیں وہ مسیح کی سزا کے خوف تلے دبے ہوئے ہیں (ف ۲) دیکھو دیو اُسکو جانتے
ہیں کہ وہ خدا کا بیٹا ہو مگر یونی ٹیرین وغیرہ نہیں پہچانتے اسلئے دیو بھی اُن پر فتویٰ دیتے ہیں کہ اُنکے خیال باطل ہیں (ہمیں تجھہ
سے کیا کام) یعنی تیری روشنی اور ہماری تاریکی کا کچھہ میل نہیں ہو (۲ قرنتی ۶ باب ۱۴ و ۱۵) کو دیکھو (وقت سے پہلے دکھہ دے)

یعنی انصاف کے روز سے اول ہی تو دکھہ دینے آیا ہے مسیح کی حضوری اُنکے لئے دکھہ کا باعث ہو کیونکہ اُسنے اُنہیں عین فعل میں
واردات پر پکڑا تھا وہ انسان میں خدا کی صورت کو بگاڑ رہے تھے جسپر وہ پیدا ہوا (ف) (مرقس ۵ باب ۶ میں ہو کہ دوڑ کر اُسے
سجدہ کیا وہ بھاگے پر یہ کو نہیں بھاگنے سکے جیسے خوف زدوں کی عادت ہو وہ تو سب خوف زدوں کی عادت کے خلاف اُسکی
طرف کو دوڑے اور سجدہ کیا اسلئے کہ اُسکی قدرت بھاگنے نہیں دیتی اسی واسطے ہر مجرم تخت عدالت کے آگے حاضر ہوگا اُس
سے بھاگ کر کہیں چھپ نہیں سکتا (ف) اُنہوں نے کہا وقت سے پہلے) معلوم ہوا کہ اُنکے لئے عذاب کا ایک وقت مقرر
ہی جب اُسکا کام تمام ہو جائیگا پس نجات کا اقرار بھی بدون فرماں برداری کے فایدہ مند نہیں جیسے ابنیت مسیح کا اقرار بدون
خدمتگذاری کے غیر مفید ہو اگرچہ دونوں اعتقاد حق ہیں پر اپنی علت غائی کے بدون فایدہ بخش نہیں ہیں (ف) دیووں کا
کیا کام ہو عذاب دینا ہلاک کرنا آج وہ اپنا عذاب دینیوالا اور ہلاک کنندہ سامنے دیکھتے ہیں اسطرح سب شریر بھی اپنے وقت پر اُسے
سامنے دیکھینگے (ف) ہر شخص جو دکھہ دینیوالا اور روحوں کو ہلاک کرنیوالا جو دنیا میں موجود ہو شیطان کا فرزند ہو (یوحنا ۸ باب
۴۴) مگر خداوند اپنوں کو شیطان سے بچا لیتا ہو (۹۱ زبور ۱۳) (ف) (مرقس ۵ باب ۸) میں ہو کہ مسیح نے اُسے کہا تھا کہ ای
ناپاک روح اِس آدمی سے نکل جا لیکن اکثر دیکھا جاتا ہو کہ دیو اُسکے حکم سے فوراً نکلجاتے تھے مگر یہہ دیو حکم نکلنے کا سنکر بھی اب کھڑے
بولتے ہیں اور اُس سے باتیں کرتے ہیں انہیں اِسقدر ٹھہرنے کی اجازت کیوں ملی ہو یہی سبب ہو کہ سب حال اُنکے زور کا اور
اپنے جلال کا ظاہر کرے اور خداوند کی تعریف ہووے (۷۶ زبور ۱۰) (ف) (مرقس ۵ باب ۹ میں ہو کہ مسیح نے اُس سے
پوچھا تیرا کیا نام ہو۔ اُسنے کہا لگیون نام ہو رومیوں میں ۶ ہزار آدمی کی فوج کو لگیون کہتے تھے یہاں سے دیوؤں کی کثرت
ظاہر ہو جو دو ہزار سواروں کو بخوبی ہلاک کر سکتے ہیں ایک سوار پر تین دیو حملہ کر سکتے ہیں۔ ایک دیو نے کہا کہ ہم لگیون ہیں
اُسنے سب دیووں کی طرف سے جواب دیا (ف) (مرقس ۵ باب ۱۰) میں ہو کہ اُسنے کہا ہمیں اس ملک سے نہ نکال یعنی زمین
سے نکال کر اتھاہ کنوئیں میں نہ ڈال ابھی قیامت نہیں آئی قیامت تک رہنے کی دنیا میں اجازت ہو دیکھو شیطان ابھی دنیا
سے نہیں نکالے گئے وہ قیامت تک دنیا میں گمراہ کرتے اور دکھہ دیتے اور آدمیوں سے لڑتے پھرینگے پس اس
حالت کو دیکھکر ہم مایوس نہیں ہو سکتے بلکہ تسلی پاتے ہیں (ف) (مرقس ۵ باب ۱۰) میں ہو کہ اُسکی بہت منت کی کیسی تعجب
کی بات ہو کہ ایک انسان ایسا بادشاہ اور حاکم ہو کہ دیو بھی اُسکی منت کرتے ہیں جو سب انسانوں سے زیادہ زور آور ہیں پر
بہت سے آدمی ایسے سلطان سے باغی ہیں وہ کیسی سخت سزا پاوینگے اور اُسکے ہاتھہ سے کیونکر بچینگے

۳۰
۳۱

(۳۰) اور اُنسے تھوڑی دور بہت سوأروں کا غول چرتا تھا (۳۱) سو دیووں نے اُسکی منت کی اور کہا اگر تو ہمکو نکالتا ہی تو ہمیں سوأروں کے غول میں بھیج

(مرقس ۵ باب ۱۲) میں ہی سب دیووں نے منت کی اور کہا کہ اگر نکالتا ہی تو سوأروں میں جانے دے اگر آدمی کو بچاتا ہی تو آدمی کے مال کو نقصان کرنے دے کیونکہ ہماری خوشی نقصان میں ہی اور ہم اسی نقصان کے لئے قیامت تک مہلت پاکر چھوٹے پھرتے ہیں (ف) دیکھو دیووں نے کیسی ہوشیاری کا سوال کیا وہ جانتے تھے کہ جب سوأر ہلاک ہوگئے تو لوگ مسیح سے ناراض ہوکر اُسے قبول نہ کرینگے تب وہ اس ملک سے چلاجائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا مگر مسیح اُنکی اس حکمت عملی کی اور لوگوں کی ایسی بیہودہ ٹھوکر کی پرواہ نہیں کرتا آدمی کا بچانا جسکے لئے وہ آیا زیادہ تر مناسب جانتا تھا (ف ۲) اس دنیا میں نقصان کرنا شیطان کے لئے دوزخ اور بیچینی کا باعث ہی پر کیا سبب ہی کہ ہم لوگ جو مسیحی ہیں نیکی کو بہشت اور آرام کا باعث نہ جانیں اور عدم نیکی کو عذاب نہ سمجھیں دیکھو شیطان بھی دینداری کو راحت اور بے دینی کو عذاب جانتے ہیں تب بھی تو لوگوں کو اُسمیں مبتلا کرتے ہیں کیونکہ اُنکا مطلب عذاب میں رکھنا ہی

۳۲

(۳۲) اور اُسنے اُنہیں کہا جاؤ اور وے نکل کے سوأروں کے غول میں پیٹھ گئے اور دیکھو سوأروں کا سارا غول کڑاڑے پر سے دریا میں کودا اور پانی میں ہلاک ہوا

(کہا جاؤ) یہہ اُنکی درخواست پر اُنہیں اجازت ہی نہ حکم مگر بعض اشخاص اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُس نے ایسا حکم کیوں دیا جس سے سوأروں کا غول جو لوگوں کا مال تھا ضائع ہوا۔ اسکا جواب کئی طرح پر دیا گیا ہی اول آنکہ اُسنے دیووں کی طاقت دکھلانے کو ایسا کہا کہ جاؤ تاکہ لوگ جانیں کہ دیووں میں کیسی طاقت ہی اور وہ انسان کا نقصان کسطرح کرتے ہیں دوئم آنکہ وہ بھی مسیح کی اجازت کے محتاج ہیں۔ سوم آنکہ اگر خدا مدد نکرے تو اس مال کے نقصان سے زیادہ انسان کی جان کا نقصان کرتے ہیں۔ چہارم آنکہ اُس ملک والوں کو معلوم ہوجاوے کہ مسیح کون ہی تاکہ وہ اُسے پہچانیں اور توبہ کریں یہہ چار باتیں کریزستم صاحب سے منقول ہیں۔ اور دیگر عالموں کا جواب یہہ ہی کہ خدا کی عادت انتظام عالم میں یہہ دیکھی جاتی ہی کہ وہ نہ صرف ایسی اجازت دیتا ہی مگر یہہ بھی کہ وہ آپ آدمیوں کو اور اُنکے اموال یعنی بہایم وغیرہ کو ہلاک بھی کرتا ہی وبا سے بجلی سے سیلاب سے اور قحط وغیرہ سے پس اُسی حکمت کی بنیاد پر یہہ اجازت بھی تھی۔ دیکھو آجتک دنیا میں سب آدمیوں کو بھی بدی میں اجازت ہی چاہیں بدی کریں چاہیں نکریں اگر خدا سے اجازت نہوتی تو کیا طاقت تھی کہ کوئی بدی کا مرتکب ہوسکتا ہاں وہ بدی سے ناراض ہی توبھی

انسان آزادہی اور اسی آزادگی و اجازت کے سبب سے بدکار لوگ ابرار کا نقصان کرتے ہیں خوں ریزی کرتے ہیں آگ لگاتے ہیں گھر لوٹ لیتے ہیں پس یہہ خدا کا گہرا بھید اس اجازت کی بنیاد تھا اور اسی بنیاد پر دیووں کو سواروں میں جانیکی اجازت ہوئی اور ایک یہہ بھی جواب ہی کہ ایک آدمی کی نجات دو ہزار سوار کی ہلاکت سے بہتر ہی پر اسکو وہ شخص سمجھتا ہی جو انسان کی روح کی قیمت سے واقف ہی کہ سارا دنیا وی مال ایک جان کی قیمت نہیں ہوسکتا۔ کیا تعجب ہی کہ دو ہزار سواروں کا غول ہلاک ہوگیا جنگ کے وقت آدمیوں کی بڑی فوج سے بڑے بڑے شہر ہلاک ہوجاتے ہیں اور یہہ بھی خدا کی اجازت سے ہوتا ہی نہ حکم سے بلکہ بعض وقت حکم سے بھی۔ مرقس کہتا ہی کہ اجازت دی اس اجازت کا ایک سبب یہہ بھی تھا کہ اگر وہ مالک اُنکے یہودی تھے تو شریعت کے مخالف تھے (احبار ۱۱ باب ۷) اور جو غیر قوم تھے تو شریعت کے زمانہ میں شریعت کی بیعزتی کرنیوالے تھے دونوں صورتوں میں اجازت جائز تھی۔ اور ایک فایدہ اس اجازت سے یہہ بھی تھا کہ صدوقی لوگ جو گندی روحوں کے منکر تھے اُنہیں دکھلایا کہ گندی روحیں موجود میں جنہوں نے آدمی سے نکلکر سواروں میں تاثیر کی (ف ۱) دیووں نے سواروں کے غول میں جانیکی درخوست کی اور اجازت ہوئی کہ جاویں اور وہ اُن میں جا گھسے ایک قسم کے آدمی بھی سوار کہلاتے ہیں جنکی نسبت مسیح نے فرمایا ہی کہ اپنے موتی سواروں کو نہ پھینکو گندی روحوں کو اُن میں جانے کی اجازت ہی نہ نیک آدمیوں میں ساری ناپاکی عیسایوں میں سے خارج ہو اور بدکرداروں میں سکونت کرے (ف ۲) جب بدآدمی شیطان کو اپنے دل میں رہنے کی اجازت دیتے ہیں تو خدا بھی اجازت دیتا ہی کہ وہ وہاں رہے ہمیشہ تک پس ای بھائیو شیطان کو اپنے دل میں رہنے کی اجازت ندینا ورنہ وہ وہاں مضبوطی سے سکونت کریگا (ف ۳) غول کراڑے پر سے دریا میں کودا مرقس کہتا ہی کہ قریب دو ہزار کے تھے دیکھو دیووں نے سواروں کو دریا میں کودایا اور ہلاک کیا جو کوئی اپنے دل میں شیطان کو رہنے کی اجازت دیتا ہی اُسکو شیطان آگ کی جھیل میں کوداویگا جہاں وہ آپ جانیوالا ہی اور وہاں ہلاکت ہی (ف ۴) دنیا میں شیاطین اشرار کو بہت دکھ دیتے ہیں آخر کو دوزخ میں بھی یہی شیاطین اُنہیں عذاب دینگے خدا نے بدلوگوں کی ہلاکت کا باعث شیطان ہی کو بنایا ہی

(۳۳) اور چرانیوالے بھاگے اور شہر میں جا کے سب ماجرا اور دیوانوں کا احوال بیان کیا ۳۳

(چرانیوالے) دنیا میں کوی ایسا حقیر و ذلیل کام نہیں ہی جسکو پیسہ کے لالچ سے آدمی نہ کرتے ہوں ایسے ہی یہہ سوار چرانیوالے بھی تھے (ف ۱) وہ لوگ جو اپنی بدخواہشوں کی پرورش کرتے ہیں سوار چرانیوالے ہیں جب ایک آدمی توبہ کرتا ہی اور اُسکا دل خدا کے کلام سے صاف ہوجاتا ہی تو یہہ سوار چرانیولے اپنے ہم جنسوں میں شہر کی طرف بھاگتے ہیں اور بڑا اشور

مچاتے ہیں اور اُن میں کھلبلی مچ جاتی ہی پھر مسیحوں سے دشمنی کرتے ہیں اور اُنہیں اپنی صحبت سے نکالتے ہیں

۳۴ **(۳۴) اور دیکھو سارا شہر یسوع کی ملاقات کو نکلا اور اُسے دیکھکے منت کی کہ اُنکی سرحدوں سے نکل جاوے**

(سارا شہر باہر نکلا اور یسوع کی ملاقات کی) اور دیوانوں کو اچھا خاصہ بیٹھے دیکھا اور سب ماجرا بچشم خود دیکھا پس چرانیوالوں کی گواہی اور سارے شہر کے ملاحظے سے یہہ واقعہ ثابت ہوا پس (مرقس ۵ باب ۱۵) کیا دیکھا یہہ کہ وہ دیوانہ کپڑے پہنے اور ہوشیار بیٹھا ہی اُسنے مسیح سے آرام پایا وہ جو دکھہ میں تھا اُسکا یہہ کیا حال ہوا کیسا آرام اُسنے پایا وہ جو کسی سے بس میں نہ آسکتا تھا اب زورآور کے بس میں آگیا (لوقا ۱۱ باب ۲۱ و ۲۲) گندی روح نکلگئی پھر ہوش میں آگیا اُسی کی قدرت سے جسنے بنوکدنذر کو پھر ہوش حواس بخشے تھے اب وہی آدمیوں میں آپ حاضر ہی ردانیال ۴ باب ۳۵) اسی طرح سب تاریکی کے فرزند بھی جو مسیح کے پاس آتے ہیں تاریکی کی قدرت سے بچائے جاتے ہیں (کلسی ۱ باب ۱۳) (نکلجاوے) سب نے منت کی کہ نکلجاوے اُنہوں نے مسیح کی کیسی ناقدری کی مسیح کی نسبت سوأروں کو زیادہ پیار کیا اُنکے دل سوأروں پر لگے تھے اُنہیں کیا پرواہ تھی کہ دو آدمی بچ گئے نہ اسکی پرواہ ہوئی کہ شیطان نکلا نہ اسکی کچھہ قدر و منزلت جانی کہ خداوند ہمارے پاس آیا ہی کمائی کی امید جاتی رہی زر برباد ہوگیا جو اُنکا دلی معبود تھا (اعمال ۱۶ باب ۱۹) (ف ۱) وہ لوگ مسیح سے ڈرگئے اسلئے اُسکو جبرًا یا حکمًا نہیں نکال سکتے مگر منت کرتے ہیں کہ چلا جاوے (ف ۲) جو لوگ ناروا طور پر روٹی کماتے ہیں وہ اکثر مسیح کو پسند نہیں کرتے سب سے زیادہ وہی مسیح کی مخالفت کرتے ہیں (ایوب ۲۱ باب ۱۴ و ۲۲ باب ۱۷) کو دیکھو (ف ۳) اُنہوں نے مسیح کو اپنے عدم نفع کا سبب سمجھا جو اُنکا عین نفع تھا پر یہہ شیطان کی تعلیم سے ہوا (ہوشیع ۹ باب ۱۲) (ف ۴) اُنہوں نے کہا چلا جا وہ چلا گیا اُنکی مرضی کے مطابق جو کوئی خدا کو پسند نہیں کرتا خدا بھی اُسے چھوڑ دیتا ہی (ف ۵) (یوحنا ۴ باب ۴۰) سامریوں نے کہا ہمارے ساتھہ رہ سو وہ اُنکے ساتھہ رہا اور لوگ ایماندار ہوگئے اُنہوں نے کہا چلا جا وہ چلا گیا یہہ بے ایمان رہے (ف ۶) جو کوئی مسیح کو کہتا ہی کہ یہاں سے چلا جا مسیح بھی ایک دن اُسے کہیگا ای ملعون یہاں سے دور ہو (ف ۷) اسوقت بعض لوگ مسیح کا کلام دل سے نکالنا چاہتے ہیں کیونکہ مسیح اور اُسکا کلام دل کے سوأروں یعنی بدخواہشوں کو ہلاک کرتا ہی جنکو وہ لوگ چراتے ہیں پس اُنکی خواہش کے موافق مسیح اور اُسکا کلام تو اُنہیں چھوڑ کر چلا جاویگا پر وہ سوأر پرست ہلاک ہونگے (ف ۸) دیوانہ جو تندرست ہوا مسیح کے ساتھہ رہنا چاہتا تھا (مرقس ۵ باب ۱۸) شکرگذاری کے طور پر خدمت کے لئے یا شیطان کے خوف سے کہ پھر نہ اُسے دبالے پر مسیح نے اُسے اپنے دوستوں میں جاکر سب احوال سنانیکا حکم دیا تب تمام دکاپولس کے ملک میں اُسکی شہرت پھیل گئی پس جنہوں نے

مسیح سے صحت پائی اُنہیں ضرور نہیں ہی کہ مسئوں میں بیٹھے رہیں بلکہ چاہئے کہ باہر جا کر خدا کا فضل جو اُنپر ہوا ہی ظاہر کریں تاکہ اُسکا جلال ظاہر ہو (ف) مسیح یہودیوں کو کہتا ہی کہ کسی سے مت کہنا پر غیر قوموں کو شتہار کرنے کا حکم دیتا ہی اور اُس میں حکمت ہی ف اس باب کا خلاصہ یہہ ہی کہ یہہ سارا بیان عجیب جواہرات کا سلسلہ ہی اُس بڑے معلم نے پہاڑ سے ایک عجیب نصیحت کے بعد اُترکر کیسی قدرت دکھلائی کوڑھی کو چھوا وہ چنگا ہوگیا بات بولکر مفلوج کو صحت بخشی پطرس کی ساس کا جو بخار میں تھی ہاتھ پکڑکر خدمت کی لیاقت عنایت کی جماعتوں نے گھیر لیا اُسنے ایک کو بھی بےعلاج اور صحت جانے نہیں دیا دریا کے طوفان کو ستایا پھر آدمی کے دل کے طوفان کو جہاں دوزخ کی ساری قدرتیں زور مارتی تھیں کیسا ڈانٹا اور آدمی کے دل میں کیسی خوشی اور آرام داخل کیا اُسکی عجیب تعلیم اور عجیب قدرت ظاہر ہوئی

نواں باب

(۱) اور ناؤ پر چڑھکے پار اُترا اور اپنے شہر میں آیا

(ایسے ہی) مرقس ۲ باب ۱ سے ۱۲ لوقا ۵ باب ۱۷ سے ۲۶) جب اُنہوں نے منت کی کہ جاوے تو وہ کشتی میں آگیا اُسی کشتی میں جس سے اُترکر اُن گرگسیوں کے ملک میں آیا تھا (متی ۸ باب ۲۳) (اپنے شہر میں آیا) یعنی کفرناحوم میں (متی ۴ باب ۱۳ و مرقس ۲ باب ۱) (ف) ناؤ پر چڑھکر اپنے شہر میں آیا پانی پر چلکر کیوں نہ آیا جیسے وہ پہلے بھی پانی پر چلا تھا جواب یہہ ہی کہ ہر وقت ایسے معجزات کرنے سے اُسکی انسانیت پر شک پڑ جاتا اور یہہ کفر تھا اسلیے وہ اپنی دونوں ذاتیں ظاہر کرتا ہی (ف ۲) مرقس کہتا ہی کہ مشہور ہوا کہ گھر میں ہی یعنی شمعون پطرس کے گھر میں ہی (مرقس ۱ باب ۲۹) فوراً بہت لوگ جمع ہوگئے کیونکہ گھر میں بیٹھنے کو جگہ تھی اور وہ کلام سنانے لگا (لوقا ۵ باب ۱۷) میں ہی کہ بڑے بڑے معلم بھی چار طرف سے آئے ہوئے اور جماعتیں بھی تھیں (مرقس ۲ باب ۱) اُس گھر میں ایسا ہجوم تھا اور خدا کی قدرت بیماروں کو چنگا کرنے کی بھی موجود تھی ف ۳) اس بڑی مجلس میں بیماروں نے بڑا فائدہ اُٹھایا مگر فریسیوں نے نقصان اُٹھایا نہ فائدہ اسکا سبب یہہ ہی کہ جو کوئی بار گناہ لیکر اُسکی خدمت میں آتا ہی تاکہ سبکبار ہووے وہی فائدہ اُٹھاتا ہی پر جو کوئی تماشے کے طور پر گناہ سے خوش اُسکے پاس آتا ہی نقصان اُٹھاتا ہی نہ فائدہ

۲) اور دیکھو ایک مفلوج کو جو چارپائی پر پڑا تھا اُس پاس لائے اور یسوع نے اُنکا ایمان دیکھکر مفلوج کو کہا ای بیٹے خاطر جمع رکھہ تیرے گناہ تجھے معاف ہوئے

(مفلوج کو لائے) مرقس کہتا ہی کہ چار آدمیوں سے اُٹھوا کر لائے (مرقس ۲ باب ۳) اور یہہ کہ بھیڑ کے سبب چھت کھولکر اُسے لٹکا دیا مرقس ۲ باب ۴) (ف) مسیح نے ملامت نہیں کی کہ تمنے چھت کا کیوں نقصان کیا اسلئے کہ یہہ کام ایمان سے ہوا تھا وہ بے ایمانوں کو ڈانٹتا اور ملامت کرتا ہی پر غریبوں کو خوشی عنایت فرماتا ہی ف ۲) لوقاہ باب ۱۹ میں ہی کہ مسیح کے آگے لٹکا دیا۔ اُنکا مطلب صرف یہہ تھا کہ وہ اُسکے روبرو کیا جاوے تاکہ اُسے اُسپر رحم آوے اور صحت بخشے دیکھو جہاں سچا ایمان ہی وہاں کوئی چیز مسیح کے پاس حاضر ہونے سے نہیں روک سکتی جب تک ایمان میں نقصان ہی تب تک سو اگر مگر اور حیلے اُٹھائے جاتے ہیں پر ایماندار کو نہ بھیڑ روک سکتی ہی اور نہ چھت اُسکے واسطے سب مشکلات حل ہو جاتی ہیں (ف ۳) تینوں انجیلوں میں لکھا ہی کہ مسیح نے اُنکے ایمان پر نظر کی یعنی نہ صرف بیمار کے ایمان کو دیکھا مگر لانیوالوں کے ایمان کو دیکھا ہاں بیمار کو بھی ایمان تھا مگر وہ آ نہیں سکتا تھا تو بھی اُسے یقین تھا کہ مسیح چنگا کر سکتا ہی پر یہہ لانیوالوں کا ایمان تھا جو ساری مشکلات پر فتحیاب ہوا مسیح خداوند نے ایسے ایمان کی ہمیشہ تلاش کی ہی جہاں کہیں ایسا ایمان پایا وہاں سب کچھ کر دکھلایا (ای بیٹے خاطر جمع رکھہ) ہر ایماندار ایسے ہی مبارک خطاب اُس سے سنتا ہی جس سے بڑی تسلی ہوتی ہی (ف) اگر ہم ایماندار ہیں تو ہماری خاطر جمع ہی ہم پریشان خاطر اور بزدل نہونگے کیونکہ وہ ایمانداروں کو پیار کرتا اور تسلی بخشتا ہی۔ (تیرے گناہ تجھے معاف ہوئے) ظاہر ہی کہ اُسکی بیماری خاص اُسکے گناہ سے نکلی تھی اسلئے وہ بیماری کی جڑ کو کاٹ ڈالتا ہی کہ تیرے گناہ تجھے معاف ہوئے پس پھر بیماری کہاں (ف) دکھہ کا علاقہ اور رشتہ ہمیشہ گناہ کے ساتھہ ہی ہاں کبھی کبھی ظاہر ہو جاتا ہی اور کبھی پوشیدہ رہتا ہی پر سرشت ہی انسان کو ہر گناہ کی تاثیر دکھلاتی ہی ہاں یہہ بات ضرور ہی تو بھی ہر بیماری گناہ کے سبب سے نہیں ہی (یوحنا ۹ باب ۳) بعض بیماریاں بدون گناہ کے بھی آتی ہیں پر مسیحی انصاف ہمیشہ درست اور راست ہی (لوقا ۱۳ باب ۲ و ۴) (تیرے گناہ تجھے معاف ہوئے) دیکھو یہہ گناہ معاف کرنیوالا کون ہی جو ختیار سے بولتا ہی یہہ وہی ہی جو (یشعیا ۴۳ باب ۲۵) میں بولتا ہی کہ میں بخشندہ ہوں۔ مسیح نے گناہ معاف کئے وہ خود فرماتا ہی کہ میں نے تیرے گناہ معاف کئے اور فریسی بھی یہہ سمجھے کہ اُس نے گناہ معاف کئے تب بھی تو اُنہوں نے اعتراض کیا۔ فریسیوں کا گمان تھا کہ معافی رسومات شرعیہ سے ہوتی ہی پر مسیح اپنے فضل سے مفت بخشتا ہی اور اُسکا کام کلام سے پہلے چلتا ہی پہلے بخش چکا پیچھے سناتا ہی کہ معاف ہوئے پس کام کلام سے

مقدم ہی دیکھو یہہ بیمار صحت بدنی کے لئے آیا تھا پر گناہوں کی معافی مفت میں پائی (متی ۱۳ باب ۱۲) جسکے پاس ہی اُسے اور بھی دیا جائیگا یہہ بات نہایت درست ہی

۳

(۳) اور دیکھو بعضے فقیہوں نے اپنے جی میں کہا کہ یہہ کفر بکتا ہی

(بعض فقیہوں نے) (لوقا ۵ باب ۲۱) میں ہی کہ فریسی بھی تھے ان دونوں نے اعتراض کیا اور اُن کا اعتراض زبان پر نہیں آیا مگر دل میں کہا کہ یہہ شخص خدا کا درجہ آپ لیتا ہی گناہ تو خدا معاف کر سکتا ہی کیا یہہ خدا ہی جو کہتا ہی کہ میں نے تیرے گناہ معاف کئے ایسا خیال اُنکے دلوں میں آیا پر زبان پر لانے کی جرات نہ پائی تھی کہ اُسنے اپنی عالم الغیبی سے معلوم کرکے فوراً جواب دیدیا (کفر بکتا) یہاں تک اس اعتراض کی پختگی ہوئی کہ اُنہوں نے اپنے دلوں میں اُسے کفر کے ساتھہ منسوب کیا یہہ کفر کا لفظ آج ہی پہلے پہل اُسکی نسبت اُنکے خیال میں آیا اس سے پہلے کبھی اُنکے خیال میں بھی ایسی بات نہ آئی تھی ہاں اسکے بعد بہت کئی بار اس لفظ کی طرف اُسکو منسوب کیا متی ۲۶ باب ۶۴ و ۶۵ (ف) گر وہ خداوند عالم الغیب تھا اُسنے یہاں یہ تین باتیں سنائیں اول آنکہ یہہ بیماری کہاں سے ہی یعنی اسکی جڑ گناہ ہی دوسرے یہہ ایمان کیسا بڑا ایمان ہی تیسرے یہودیوں کے دل میں کیا بدگمانی ہی اور یہہ باتیں عالم الغیبی کی ہیں (عبرانی ۴ باب ۱۳ و رومی ۲ باب ۱۶) (ف ۲، مرقس کی انجیل میں ہی کہ اُنہوں نے کہا کون گناہ معاف کر سکتا ہی مگر خدا - اور یہہ بات سچ ہی خدا کے سوا انسان کی کیا طاقت ہی کہ گناہ معاف کرے دیکھو (خروج ۳۴ باب ۶ و ۷) یشعیاہ ۴۳ باب ۲۵ و میکاہ ۷ باب ۱۸) فریسیوں نے جو ایسی بدگمانی کی اچھا کیا کیونکہ ایمان اور عقل کا تقاضا ہی کہ ایسی بات بلا دلیل انسان سے سنکر قبول کرنا نہ چاہئے اسی واسطے خداوند بھی کہتا ہی کہ ضرور تمکو دلیل لینا چاہئے اور میں دونگا وہ اُنکو ایسے مقام پر دلیل کا محتاج سمجھکر اچھی طرح سے اسکا ثبوت بھی دیتا ہی

۴ ۵

(۴) پر یسوع نے اُنکے گمان جانکے کہا کیوں اپنے دلوں میں بدگمانی کرتے ہو (۵) کہ کونسا آسان ہی کیا یہہ کہنا کہ گناہ تجھے معاف ہوئے یا یہہ کہنا کہ اُٹھہ اور چل

(کونسا آسان ہی) یہہ دلیل ہی یعنی کونسی بات ان دو باتوں میں سے آسان ہی صحت جسمانی دینا یا گناہ معاف کرنا پس جبکہ تمہارے سامنے وہ کام کرتا ہوں جسے دیکھنے سکتے ہو یعنی صحت جسمانی دیتا ہوں تو اسے یقین کرو کہ جو تم دیکھہ نہیں سکتے یعنی عفو گناہ وہ بھی درست ہی کیونکہ میں خدا ہو کے انسان کی صورت میں ہوں (فلپی ۲ باب ۶) (ف) اسمیں بھی دو باتیں ہوگئیں اول آنکہ تمہارے خیالات سے واقف ہوں اور تمہارے دل کی بات کا جواب دیتا ہوں یہہ کام بھی الٰہی ہو کے کرتا ہوں کیونکہ

یہہ علم خدا کا خاصہ ہی (دیکھو اسلاطین ۸ باب ۳۹ ویرمیاہ ۱۱ باب ۱۰ و ۲۰ باب ۱۲ وزبور ۱۳۹ ۱ — ۲) ۹ یعنی آنکہ معجزہ صحت دکھلاتا ہوں (ف ۲) اُسکا مطلب ہی کہ میں خدا ہوں روحوں کو دیکھتا ہوں اور اُنکو صحت بخشتا ہوں اُسی طاقت سے جس سے کہ مینے تمہارے خیال کو دیکھہ لیا معافی بھی عنایت کرتا ہوں دیدنی شی سے نادیدنی ظاہر ہوتی ہی اور معروف سے مجہول نکلتا ہی اسی سے تم جانو کہ میں خدا ہوں (ف ۳) گناہ بیماری کا سبب ہی جب میری بخشش سے گناہ دور ہوا تو کامل صحت ہوگئی جہاں گناہ نہیں یا وہاں نہ کوئی بیماری ہی اور نہ لعنت جب مسیح ہمارے گناہوں کو دور کرے تو ہم کامل صحت پاتے ہیں (ف ۴) وہ اُسکا الہی کام سنکر بولے کہ وہ کفر بکتا ہی پر مسیح اس خیال کو بدگمانی بتلاتا ہی یہاں سے ظاہر ہی کہ وہ خدا ہی اور جو کوئی اُسے خدا نہ جانے وہ بدگمان ہی اور بدگمانی کفر ہی پس منکر الوہیت مسیح کافر ہی اور بدگمان اور مسیحی لوگ جو اُسکی الوہیت کے قایل ہیں نیک گمان ہیں (ف ۵) وہ فرماتا ہی کہ میں مشکل کام تو کر چکا یعنی عفو گناہ پر اب آسان کام دکھلاتا ہوں یعنی صحت تاکہ جانو کہ میرا یہہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے سچ ہی جب دیکھوگے کہ مفلوج صحت پاکر فوراً چارپائی کا بوجھہ اُٹھا سکتا ہی تب جاننا چاہئے کہ گناہ کا بوجھہ اُسکی روح پر سے دور اور دفع ہوگیا ہی (ف ۶) فالج کی بیماری نمونہ ہی اُس سست روح کا جو خدا کی تلاش نہیں کرتی نہ اُسکے پاس جا سکتی ہی چاہئے کہ ایسی روح والے آدمی کو غیر لوگ اُسکے پاس لیجاویں تاکہ مسیح سے ملاویں اور صحت ہو

---

۶ (۶) پر اسلئے کہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہی سو اُس نے
۷ مفلوج کو کہا اُٹھکر اپنی چارپائی اُٹھا اور اپنے گھر چلا جا (۷) اور وہ اُٹھکر اپنے گھر چلا گیا

(زمین پر) نہ آسمان پر یعنی زمین ہی پر بخشنے کا اختیار ہی پس موت کے بعد وہ بھی گناہ معاف نہیں کر سکتا جب موت آتی ہی تو دروازہ بخشش کا بند ہوجاتا ہی اگر زمین پر گناہوں کی بخشش پاکر موا ہی تو بچ گیا اور جو زمین پر گناہوں میں مرا ہی تو ابدی ہلاکت میں گیا پس چاہئے کہ ہم زمین ہی پر اُس سے معافی حاصل کریں جب تک راہ میں ہیں اپنے مدعی سے صلح کرنا چاہئے ورنہ حاکم کے پاس جاکر انصاف ہی ہوگا نہ بخشش (ف ۱) جو قدرت خدا کی ہی آسمان پر وہ قدرت ابن آدم رکھتا ہی زمین پر پس وہ قدرت زمین پر ابن آدم نے ظاہر کی ہی کیونکہ وہ خدا ہو کے انسان بنا (ف ۲) وہ نہیں کہتا کہ ابن اللہ رکھتا ہو زمین پر مگر ابن آدم رکھتا ہی کیونکہ ابن آدم نے شریعت کی تکمیل کی ہی اُسنے ابن آدم ہو کے شریعت کو پورا کیا تاکہ آدم زاد نجات پاویں (یوحنا ۵ باب ۲۷) اگرچہ ابن آدم اور ابن اللہ کا مفہوم اور مسمی ایک ہی شخص ہی تو بھی اسی نام میں یعنی ابن آدم کے نام سے ہم نجات پاتے ہیں (اپنی چارپائی اُٹھا) یعنی جسنے پہلے تجھے اُٹھایا اب تو اُسے اُٹھا تاکہ جو چیز پہلے تیری بیماری کی علامت تھی اب تیری صحت کی علامت ہوجاوے (ف ۳) وہ گناہ جسنے پہلے ہم پر زور کیا اب ہم مسیح سے صحت پاکر

س پر زور کرتے ہیں پس عادات غالبہ اور عوارض متسلط مسیح کے وسیلہ سے انسان میں عادات مغلوبہ اور عوارض محکومہ ہو جاتے ہیں اور مسیح سے صحت پانے کی یہی علامت کامل ہے اُسنے چارپائی اٹھانے کا حکم دیا تاکہ سبکو بتلادے کہ صحت کامل ہوئی اور پوری معافی حاصل کی (ف۳) جو کام مسیح انسان کی روح پر کرتا ہی اکثر بدن پر بھی اُسکی تاثیر دکھلاتا ہی وہ صورت کو بدل ڈالتا ہی کیونکہ معافی سے تبدیل صورت ہو جاتی ہی جیسے تبدیل روح ہوتی ہی اب دیکھہ لو اُن ساری قوموں کا احوال جو مسیح میں شامل ہیں کہ ساری برکت دولت طاقت دانائی جیسی سنجیدگی خوبی اُن میں پائی جاتی ہی ممالک یورپ کی طرف نظر کرو اور اُن قوموں کو بھی دیکھو جنہوں نے اُس سے صحت نہیں پائی وہ بالکل برکتوں سے خالی ہیں مثلاً عرب فارس ترکستان افغانستان وغیرہ

(۸) اور لوگوں نے یہہ دیکھکر تعجب کیا اور خدا کی ستایش کی جسنے ایسی قدرت آدمیوں کو بخشی ۸

(تعجب کیا) (مرقس ۲ باب ۱۲) میں ہی دنگ ہوے (لوقا ۵ باب ۲۶) میں ہی حیران ہوئے اور ڈر گئے یونانی میں ہی (ڈر گئے) اسلئے کہ اُنھوں نے عجب کام یعنی گناہوں کی معافی دنیا میں دیکھی کیونکر تعجب کیا نہ آنکہ معافی اور صحت ہوئی مگر اسلئے تعجب کیا کہ انسان معافی دیتا ہی اور ہوگئی ہی (ف) اس سے زیادہ اور کیا دلیل درکار ہی کہ مسیح بادشاہ ہی کیونکہ بادشاہ کے سوا اور کوئی سرکشوں کو معاف نہیں کرسکتا (یشعیا ۴۳ باب ۲۵) جو کوئی اس درجہ کا مدعی ہی وہ یا تو خدا ہی یا دغاباز ہی مگر دغاباز ایسا معجزہ نہیں دکھلا سکتا جیسا اُسنے دکھلایا پس یہہ شخص عین خدا ہی اور عین انسان ہی (ایسی قدرت آدمیوں کو بخشی) یونانی میں بھی آدمیوں کو بصیغہ جمع لکھا ہی اگرچہ ایک ہی شخص کو یعنی ابن آدم کو گناہ معاف کرنے کا اختیار ہی تو بھی اُسنے اپنے شاگردوں کو اس کام میں اسطرح سے شریک کیا ہی اور یہہ اختیار بخشا ہی کہ وے گناہگاروں کو جو ایمان لاتے ہیں اُنکے گناہوں کی معافی کے کلمے سنادیں (دیکھو یوحنا ۲۰ باب ۲۰ و متی ۱۶ باب ۱۹ و ۱۸ باب ۱۰ اکو) (اور خدا کی ستایش کی) یعنی سب نے خدا کی تعریف کی گناہوں کی بخشش مفلوج نے پائی تعریف سب نے کی پس ہمیں لازم ہی کہ نہ صرف اُن برکتوں پر جو ہمنے پائی ہیں مگر اُن برکتوں پر بھی جو خدا دنیا کے لوگوں پر نازل کرتا ہی خدا کی تعریف کریں

(۹) اور یسوع نے وہاں سے آگے بڑھکے متی نام ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُسے کہا میرے پیچھے ہولے اور وہ اُٹھکے اُسکے پیچھے ہولیا ۹

۹ سے ۱۳ تک متی رسول کے بلائے جانے کا ذکر ہی دیکھو (مرقس ۲ باب ۱۴ سے ۱۷ و لوقا ۵ باب ۲۷ سے ۳۲) (آگے بڑھکے) جب یسوع وہاں سے جہاں مفلوج چنگا ہوا آگے بڑھا کیونکہ وہ سمندر کی طرف جاتا تھا (مرقس ۲ باب ۱۳) (متی نام) عبرانی

یں لفظ متی کے معنی ہیں عطا اللہ یعنی خدا کی بخشش یہہ وہی متی ہی جسنے اس انجیل کو لکھا وہ اپنی بلاہٹ کا آپ ذکر کرتا ہی اور انکسار کے سبب نہیں کہتا کہ مجھے بلایا۔ مرقس ولوقا اُسے لیوی کہتے ہیں اور یہہ اُسکا آبائی نام تھا جب شاگرد ہو گیا تب متی کا لقب پایا مرقس اُسے الفا کا بیٹا بتلاتا ہی یہہ وہی الفا ہی جو چھوٹے یعقوب کا باپ بھی تھا (محصول کی چوکی پر) وہ اپنا پورانا پیشہ آپ بیان کرتا ہی کہ میں محصول لینے والا تھا یعنی مسیح نے مجھے بھی کیچڑ سے نکالا مرقس اور لوقا اُسے محصول لینے والا نہیں بتلاتے صرف اُسکا نام لیتے ہیں اور اُسکے پیشہ کا ذکر نہیں کرتے وہ اُسکی عزت کرتے ہیں اور اُسکے بُرے پیشہ پر پردہ ڈالتے ہیں پر وہ آپ مسیح کا فضل اپنے اوپر ظاہر کرتا ہی اپنے پیشہ پر اشارہ کر کے (ف ۱) اکثر مسیح اُن لوگوں کو بلاتا ہی جو دنیاوی پیشہ اچھی طرح کرتے ہیں وہ سُست مزاج ناکارہ آدمیوں کو نہیں بُلاتا پولوس اپنے کام میں کیسا سرگرم تھا تب وہ بلایا گیا۔ یہہ محصول کی چوکی سمندر کے کنارہ پر تھی جو لوگ کشتی پر سوار ہو کر جاتے یا اسباب تجارت لیجاتے تھے متی اُنسے سرکاری محصول لیا کرتا تھا خداوند نے متی کو وہانسے بُلایا اور وہ اُسکے پیچھے ہو لیا (ف ۲) معجزوں کے ذکر کے درمیان متی اپنی بلاہٹ کا ذکر کرتا ہی اسلئے کہ اُسکی بلاہٹ بھی ایک معجزہ تھا کیونکہ مسیح میں ایسی ایک طاقت تھی کہ اُسکے کلام کی تاثیر سے متی اُٹھکر اُسکے پیچھے ہو لیا اُسکا کلام گویا مقناطیس یا روح انسانی کے لئے کہربا تھا اُسمیں بڑی کشش تھی جسکو مسیح بُلاتا ہی اُسکے لئے کوئی روکنے والی چیز نہیں ہی اگر وہ خاص بلاہٹ سے پکارے تب آدمی فوراً اُسکے پیچھے آجاتا ہی (ف ۳) اگرچہ عام بلاہٹ کا لوگ مقابلہ بھی کرتے ہیں پر خاص بلاہٹ سے وہ محصول لینے والا جسپر لعن طعن ہوتا تھا آکر کلیسیا کا ستون یا رسول اللہ ہوتا ہی وہ جو حقیر گنا جاتا تھا اب نور ہو جاتا ہی محصول کی چوکی فضل کو روک نہیں سکتی آدمی کیسی ہی بُری حالت میں کیوں نہو خدا کا فضل وہاں پر بھی اُسپر تاثیر کر سکتا ہی دیکھو (۲۹ زبور ۴ و ۵ اعمال ۲۴ باب ۲۵) (ف ۴) دیکھو دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ مر گئے کوئی اُنکا نام بھی اب نہیں جانتا مگر محصول لینے والا حقیر جو مسیح مصلوب پر ایمان لایا کیسا مشہور شخص ہو گیا خدا کمینوں کو چُن لیتا ہی اور شریفوں سے بڑا شریف بناتا ہی (۱ قرنتی ۱ باب ۲۷ و ۲۸)

۱۰ (۱۰) اور یوں ہوا کہ جب وہ گھر میں کھانے بیٹھا تھا تو دیکھو بہت سے خراجگیر اور گنہگار آکے یسوع اور اُسکے شاگردوں کے ساتھ کھانے بیٹھے

(گھر میں کھانے بیٹھا) (مرقس ۲ باب ۱۵ و لوقا ۵ باب ۲۹) سے ظاہر ہی کہ گھر متی کا تھا اور اُسنے بڑی ضیافت کی تھی مگر متی آپ نہیں کہتا کہ میرا گھر تھا اور میں نے بڑی ضیافت کی تھی اور یہہ فروتنی کی بات ہی (ف ۱) متی ایسا فروتن شخص ہی کہ وہ اپنی شان و شوکت کا کچھہ تذکرہ نہیں کرتا بلکہ اپنا حقیر پیشہ بیان کر کے خدا کا جلال ظاہر کرتا ہی اور وہ یہہ بھی نہیں کہتا کہ

ہیں نے اسکے لئے یہہ یا وہ چھوڑ دیا جیسے اور لوگ کہا کرتے ہیں کہ میں نے یہہ چھوڑا اور وہ چھوڑا اور میں نے یہہ کام کیا یا وہ کام کیا یہاں سے عیسائیوں کو کچھہ سیکھنا چاہئے (ف۲) بہت لوگ اُس ضیافت میں تھے ظاہر ہے کہ متی نے اسلئے یہہ ضیافت کی تھی کہ میرے لوگ اور رشتہ دار اور دوست وغیرہ بھی خداوند کو دیکھیں اور اُسکی سنیں جنپر خدا کا فضل ہوتا ہے وہ اپنے متعلقوں کو بھی فضل میں شامل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں جو بے پرواہ رہتے ہیں اُن پر فضل نہیں ہوا ہے (گنہگار بہت سے خراجگیر اور گنہگار بھی خداوند اور اُسکے شاگردوں کے ساتھہ کھانے بیٹھے تھے ایسے لوگوں کے ساتھہ کھانا کھانا اور بیٹھنا اُس صورت میں ناجایز ہے کہ جب یہہ لوگ اپنے دستور پر اپنی بُری مجلس میں بٹھلاویں (زبور ا باب ۱) اور جب کہ وہ لوگ ہمارے دستور پر بلا شرارت پاس بیٹھیں تو اُنکے ساتھہ بیٹھنا اور کھانا منع نہیں ہے بلکہ اُنکے فایدہ اور دنیاوی کاروبار کے لئے بھی ضرور ہے

(۱۱) اور فریسیوں نے یہہ دیکھکے اُسکے شاگردوں کو کہا تمہارا اُستاد خراجگیروں اور گنہگاروں کے ساتھہ کیوں کھاتا ہے ۱۱

(فریسیوں نے) (لوقاہ باب ۳۰) میں ہے کہ فقیہ بھی اس اعتراض میں شریک تھے اور وہ تکراریوں کے طور پر کُڑکُڑائے تھے اور اُنکا اعتراض یہہ تھا کہ یہہ شخص گنہگاروں کی مجلس میں بیٹھتا ہے اور آدمی اپنی مجلس سے پہچانا جاتا ہے (تمہارا اُستاد) یعنی اعتراض شاگردوں کے سامنے پیش کرتے ہیں پر اتنی جرات نہ تھی کہ مسیح سے اعتراض کرتے اور اُس سے بولتے (ف) جب محصول لینیوالا بلایا گیا تب فریسیوں نے اپنی دلی عداوت کو اُگل دیا اور ظاہراً دشمنی کی بات بولنے لگے اسی طرح اس ملک میں بھی ہوتا ہے جب غریب اور کم قدر لوگ مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو مغرور ذات پرست لوگ بڑے بڑے تکبر کے فقرے سناتے ہیں

(۱۲) یسوع نے یہہ سنکر اُنہیں کہا تندرستوں کو حکیم کی حاجت نہیں بلکہ بیماروں کو ۱۲

(یسوع نے کہا) مسیح نے یہہ اُنکی کُڑکُڑاہٹ سنی اور آپ جواب دیدیا کہ تندرستوں کو حکیم کی حاجت نہیں بلکہ بیماروں کو۔ یعنی تم آپکو بھلا اور اچھا جانتے ہو تمہارا ارادہ میرے لینے کا نہیں ہے اسلئے گویا میں تمہارے لئے نہیں آیا حکیم بیماروں سے علاقہ رکھتا ہے یہہ لوگ آپکو گنہگار جانتے ہیں اسلئے میں ان میں بیٹھتا ہوں (ف) کوئی آدمی خوشی سے بیماروں کے ساتھہ نہیں رہتا مگر اُنکے فایدہ کے لئے اُنکے پاس رہتا ہے اسی طرح مسیح بھی گنہگاروں کے فایدہ کے لئے تاکہ اُنہیں گناہ سے پاک کرے اُنکی ہمنشینی کرتا ہے یہہ جوہنر کی بات ہے اسی کو چشم بداندیش نے عیب سمجھا اگر حکیم کے پاس بیمار لوگ کثرت سے آویں تو حکیم کی عزت ہے نہ بعزتی (ف۲) بعضے عیسائی کہا کرتے ہیں کہ آج میرا دل درست نہیں ہے اسلئے میں دعا نہیں کر سکتا یا آج میں عشاء ربانی نہیں

لے سکتا ایسوں کو جاننا چاہئے کہ جب ہمارا دل درست نہیں ہے اُسیوقت ہمیں مسیح کی ضرورت ہے نہ اُسوقت کہ جب دل درست ہو بیمار کو حکیم کی حاجت ہے نہ تندرست کو پر یہہ لوگ اس آیت کے برخلاف تندرست کو حکیم کا محتاج جانتے ہیں جو غلط بات ہے صحیح یہہ ہے کہ جسقدر ہم زیادہ گنہگار ہیں اُسیقدر مسیح کے پاس بھاگنا چاہئے

۱۳ (۱۳) پر تم جا کے اِسکے معنی دریافت کرو کہ میں قربانی کو نہیں بلکہ رحم کو چاہتا ہوں کیونکہ راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے آیا ہوں

۱ رحم کو چاہتا ہوں ۔ دیکھو ہوشیع ۶ باب ۶ یعنی قربانی سے زیادہ رحم کو چاہتا ہوں مجھے قربانی بلا رحم سے نفرت ہے شریعت میں سب سے بڑا ظاہری کام قربانی تھا یہاں قربانی سے مراد ظاہری دینی رسم ہے جسکو حرف یا دستور کہتے ہیں اور رحم کے معنی یہہ ہیں کہ گرے ہوؤں کو محبت سے اُٹھانا رحم خود ایک قربانی مقبول ہے امثال ۲۱ باب ۳ و اصموئیل ۱۵ باب ۲۲ و یرمیا ۷ باب ۲۲ (راستبازوں کو نہیں) یعنی وہ لوگ جو آپکو اپنے گمان میں راستباز جانتے ہیں جسکا ذکر (رومی ۱۰ باب ۳) میں ہے اُنکو نہیں لیکن اُنکو جو آپکو گنہگار جانتے ہیں (متی ۱۱ باب ۲۵ و ا قرنتی ۱ باب ۱۹) (ف) خدا کی راستبازی انسان کو جب ملتی کہ وہ پہلے اپنی ضرورت اور حاجت سے واقف ہو مگر یہہ لوگ اپنی حاجت کو نہیں جانتے بلکہ اپنی راستبازی کے دام لیکر اُس چیز کے خریدنے کو آتے ہیں جو انمول اور بے بہا ہے مسیح کا کام یہہ ہے کہ گنہگاروں کو خدا سے ملاوے پر جو کوئی ملنا نہ چاہے اُسے مسیح سے کچھ فایدہ نہیں ہے اسیواسطے لوتھر صاحب فرماتے ہیں کہ خبردار تم اپنے گمان میں پاک نہ بن بیٹھنا مسیح گنہگاروں کے لئے آیا ہے نہ پاکوں کے

۱۴ (۱۴) اُسوقت یوحنا کے شاگرد اُس پاس آئے اور بولے کہ ہم اور فریسی کیوں بہت روزہ رکھتے ہیں پر تیرے شاگرد روزہ نہیں رکھتے

۱۴ سے ۱۷ تک مرقس ۲- ۱۸ سے ۲۲ و لوقا ۵- ۳۰ سے ۳۹ تک دیکھو) (یوحنا کے شاگرد) متی کہتا ہے کہ یوحنا کے شاگرد معترض ہوئے تھے اور لوقا کہتا ہے کہ فریسیوں نے اعتراض کیا تھا مگر مرقس جواب دیتا ہے کہ دونوں نے اعتراض کیا (ف) متی و لوقا کے بیان میں کیسا ظاہری اختلاف تھا جسکو مرقس نے کھولدیا اسی طرح یہہ انجیلیں ایک دوسرے کے بیان کو واضح کر دیتی ہیں اگر کوئی پانچویں انجیل ہوتی تو وہ بعض مقام جن پر لوگ اعتراض کر دیتے ہیں بالکل صاف کر دیتی مگر ہمارے ایمان کے امتحان کے لئے وہ باقی رہتے ہیں ہاں پانچویں انجیل مسیح کی آمد ثانی ہوگی اُس میں سب کچھہ کھل جاویگا (ف ۲) یہہ انکا اعتراض اور مسیح کا جواب دیکھنے سے توریت اور انجیل کا فرق ظاہر ہوتا ہے جو بدن اور جان کی نسبت دکھلاتا ہے

۱۵ (۱۵) اور یسوع نے اُنہیں کہا کیا براتی جب تک دولھا اُنکے ساتھہ ہو عمگین ہو سکتے ہیں پر وے دن آوینگے کہ جب دولھا اُنسے جدا کیا جائیگا تب وے روزہ رکھینگے

یعنی اُسکے شاگرد جو اُن ایام میں روزہ نرکھتے تھے اسکا سبب یہہ تھا کہ مسیح اُنکے ساتھہ تھا روزہ قربت الہی کے لیے ہی مگر دیکھو خدا اُنکے ساتھہ ہی اُنکو روزے کی حاجت نہیں ہاں جب وہ اُنسے جدا ہوا اور آسمان کو چلا گیا تب وہ دکھہ میں اور ہجرت میں تھے اسلیے روزے بھی رکھتے تھے جیسے کہ تواریخ کلیسیا سے ظاہر ہی پس اُس خاص زمانہ میں خاص حضوری کے سبب اُنکی حاجت نہ تھی سو ہی مسیح نے اُنکو جواب دیا اور کہا دولھا اُنکے ساتھہ اُسنے آپکو دولھا بتلایا اور اس لفظ سے یوحنا کے شاگردوں کے سامنے یوحنا کی گواہی پر اشارہ کیا (یوحنا ۳ باب ۲۹) مسیح دولھا ہوکے آیا اور دولھا ہوکے چلا گیا اور پھر دولھا ہوکے آویگا دیکھو ہوشیع ۲ باب تمام جب مسیح مجسم ہوکر دنیا میں آیا تو کلیسیا کے ساتھہ اُسکی شادی ہوئی (دیکھو متی ۲۵ باب ۱) ہاں اب دولھا دولہن سے ظاہر میں غیر حاضر ہی اسلیے کلیسیا روتی ہی اور روزہ بھی رکھتی ہی جب وہ پھر آویگا (مکاشفات ۱۹ باب ۷) تب کلیسیا پھر روزہ نہیں رکھیگی بلکہ ابدی ضیافت کھائیگی (یشعیا ۶۲ باب ۵ سے ۹ تک) (ف ۱) ہر روزہ جو باطنی غم کے ساتھہ نہووے باطل ہی اور باطنی غم مسیح کی غیر حاضری میں ہوتا ہی پر جب وہ حاضر ہی تو خوشی ہی جیسے اُسنے فرمایا کہ جب دولھا اُنکے ساتھہ ہی تو براتی عمگین نہیں ہو سکتے مسیح کی جدائی روزہ رکھنے کا سبب پیدا کرتی ہی (یوحنا ۱۶ باب ۲۰) (ف ۲) جب دولھا جدا ہوگا تب وہ روزہ رکھینگے نہ بطور حکم کے مگر اپنی مرضی اور خوشی سے (ف ۳) ۱۵ سے ۱۷ تک جو مسیح کا جواب ہی اُسمیں وہی شادی کا سب ضلع چلا جاتا ہی دیکھو لفظ دولھا براتی نئی قبا نئی و پرانی شراب

۱۶ (۱۶) اور کوئی کورے کپڑے کا پیوند پرانی پوشاک پر نہیں لگاتا ہی کیونکہ وہ ٹکڑا پوشاک سے کچھہ کھینچ لیتا اور چیر بڑھہ جاتی ہی ۱۷ (۱۷) اور نہ نئی شراب پرانی مشکوں میں بھرتے ہیں نہیں تو مشکیں پھٹ جاتی ہیں اور شراب بہہ جاتی ہی اور مشکیں برباد ہوتی ہیں بلکہ نئی شراب نئی مشکوں میں بھرتے ہیں تو دونوں بچی رہتی ہیں

(کورا کپڑا) اور پرانی پوشاک) نئی شراب اور پرانی مشک سے ان آیات میں پرانا عہد اور نیا عہد مطلوب ہی پرانے عہد سے مراد سب منوعات اور دستورات اور ظاہری بوجھہ اور قربانیاں۔ کاہن سبت عید وغیرہ امور میں یہہ سب باتیں گذر گئیں اور اپنی حالت اصلی پر آکر سب کچھہ نیا ہو گیا ہی نیا پوشاک سے مسیحی مذہب کی ظاہری آزادگی مطلوب ہی جو مسیحیوں کو مسیح پر

ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہی اور نئی مے سے مراد وہ باطنی دل کی آزادگی ہی جو مسیح پر ایمان لانیوالے پاتے ہیں پس مطلب یہہ ہی کہ پرانے دستورات کے ساتھ یہہ روح نہیں ٹھہر سکتی جیسے نئی شراب پرانی مشکوں میں نہیں ٹھہر سکتی اور نہ نیا پیوند پرانی پوشاک میں لگایا جاتا ہی بلکہ نئی میں سب کچھہ نیا اور پرانی میں سب کچھہ پرانا چاہیے (ف) یہاں سے سیکھتے ہیں کہ نئے مریدوں پر شریعت کا بوجھہ ابتدا میں ڈالنا نہ چاہئے اور سارا بوجھہ بھی ایک دم سے ڈالنا مناسب نہیں ہی کیونکہ ایک دم سے سب کچھہ قبول نہیں کر سکتے آہستہ آہستہ سیکھینگے اور ہضم کرینگے پہلے اُنہیں اصول کی باتیں سکھلاویں یعنی ایمان اور توبہ وغیرہ اور جو ابتدا میں دستورات کا بوجھہ ڈالا جاویگا تو وہ لوگ اصول سے الگ جا پڑینگے جیسے فریسی وغیرہ کا حال ہوا

۱۸) جب وہ یہہ باتیں اُنسے کہہ رہا تھا دیکھو ایک سردار نے آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا میری بیٹی ابھی مرگئی پر تو آکر اپنا ہاتھہ اُسپر رکھہ اور وہ جیئگی

(۱۸ سے ۲۹ تک مرقس ۵ باب ۲۱ سے ۴۳ تک لوقا ۸ باب ۴۰ سے ۵۶ تک) (جب وہ یہہ باتیں) (مرقس ۵ باب ۲۱) میں ہی کہ وہاں بڑی بھیڑ جمع تھی (لوقا ۸ باب ۴۰) میں ہی کہ لوگوں نے بڑی خوشی سے اُسے قبول کیا (ایک سردار) دنیاوی سردار نہیں تھا مگر عبادت خانہ کا سردار یا مجتہد تھا لوقا ۸ باب ۴۱) ہر عبادت خانہ میں ایک سردار مقرر تھا اُسی دستور پر یہہ شخص کفرناحوم کے عبادت خانہ کا سردار تھا اُسکا نام یا ئرس تھا (مرقس ۵ باب ۲۱) اسکے ہم ناموں کا ذکر گنتی ۳۲ باب ۴۱ و قاضی ۱۰ باب ۳ میں بھی ملتا ہی (اُسے سجدہ کیا) یہہ سردار اسے سجدہ کرنے سے نہ شرمایا اُسنے عبادت کا سجدہ کیا جو خدا کو کیا جاتا ہی (متی ۱۴ باب ۱۰) اُسنے مسیح کو خدا جانا اور سجدہ کیا جیسے مجوس نے اُسے عبادت کا سجدہ کیا تھا (متی ۲ باب ۱۱) (ف ۱) محصول لینے والے کے گھر میں بیٹھنے سے فریسی مسیح پر اعتراض کرتے ہیں مگر اُنکے عبادت خانہ کا سردار آپ اپنی حاجت کے سبب متی محصول لینیوالے کے گھر میں آیا اور مسیح کو سجدہ کیا (ف ۲) فریسیوں نے یہہ اعتراض کیا کہ روزہ نہیں رکھتے اور گنہگاروں کے ساتھہ کھاتا پیتا ہی مگر اب کہ یہہ حاجتمند اُسکے پاس آیا مسیح اب گویا اُنہیں نصیحت دیتا ہی کہ میں نہ صرف دکھہ کے ساتھہ مگر دکھہ زدوں کے ساتھہ بھی ہمدردی کرتا ہوں اور یہہ بھی کھلاتا ہی کہ حقیقی روزہ عین ضیافت کے بیچ میں رکھتا ہوں دیکھو یشعیاہ ۵۸ باب ۵ سے ۷) فریسیوں نے اگرچہ ظاہری روزہ رکھا مگر کسی کی مدد نہیں کی پر مسیح نے مدد کر کے حقیقی روزہ ثابت کیا (ف ۳) یہہ جو حاضر ہوا ایک سردار تھا اور ایماندار بھی تھا مگر سرداروں میں سے بہت تھوڑے لوگ تھے جو مسیح پر ایمان لائے اسیواسطے (یوحنا ۷ باب ۴۸) سرداروں کے ایمان کا انکار ہی (ف ۴) اس سردار نے بڑے غم کی حالت میں آکر مسیح کو سجدہ کیا اسی غم اور دکھہ کے وقت خدا کو سجدہ کرنا نہایت ہی مناسب ہی (ایوب ۱ باب ۲۰) (ف ۵) اس سردار کی ایک بیٹی تھی یعنی اکلوتی اور اُسکی عمر بھی بارہ برس کی

تھی (لوقا ۸ باب ۴۲) (ابھی مرگئی ، مرقس کہتا ہے کہ جان کنی میں تھی ان دو بیانوں میں کچھ خلاف نہیں ہے کیونکہ اُسنے جب اُسے چھوڑا اور مسیح کی طرف چلا تو حالت نزع میں چھوڑا تھا پر راہ میں سنا کہ مرگئی - یا یہہ دونو لفظ اُسی سردار کے ہیں کہ مرگئی اور مرنے پر ہے بیقراری میں پہلا لفظ بولا اطمینان پاکر دوسرا لفظ بولا مگر وہ مرتو ضرور گئی تھی (مرقس ۵ باب ۳۵ متی ۹ باب ۲۴) (تو آکر اپنا ہاتھ اُسپر رکھہ) نعمان کوڑھی کے موافق اس سردار کی یہی امید تھی (۲ سلاطین ۵ باب ۱۱) مگر جب اس سردار نے یہہ کہا کہ آکر ہاتھ رکھہ تو ظاہر ہے کہ اور لوگوں کی نسبت اُسکا ایمان بہت بڑا تھا (ف) غم اور دکھہ اکثروں کو خدا کی طرف ہانکتا ہے اور ہماری ضرورت کو ہم پر ظاہر کرتا ہے جب ہم اپنی ضرورت سے واقف ہوجاتے ہیں تب ہی اُسکے پاس آتے ہیں جو حقیقی مشکل کشا ہے

(۱۹) اور یسوع اُٹھکے اپنے شاگردوں کے ساتھہ اُسکے پیچھے چلا

(اُسکے پیچھے چلا) (مرقس ۵ باب ۲۴) میں ہے کہ بہت لوگ اُسکے پیچھے ہولیے اور اُسپر گرے پڑتے تھے (لوقا ۸ باب ۴۲) میں ہے کہ دبائے لیتے تھے (ف) مسیح عجب شخص تھا اُسنے کبھی نہیں کہا کہ ٹھہرو یا جلدی کرو اور کبھی نہیں کہا کہ میں سوچونگا اُسکی طبیعت پر کبھی پریشانی وارد نہیں ہوئی وہ ہمیشہ آرام میں تھا ہاں موت کے وقت اُسنے کہا کہ میری طبیعت نہایت مضطرب ہے پر اُس اضطراب میں بھی استقلال نمایاں تھا

(۲۰) اور دیکھو ایک عورت نے جسکا بارہ برس سے لہو جاری تھا پیچھے سے آکے اُسکے کپڑے کا دامن چھوا

اس حالت میں کہ وہ بڑی بھیڑ کے ساتھہ سردار کے گھر کی طرف جاتا تھا ایک بیمار عورت آئی اور یہہ عورت اُسی خداوند کی کشش سے آئی اُسنے اپنی الٰہی قدرت سے اُسے ایسے وقت میں اپنی طرف کھینچا تاکہ اُس سردار کے ایمان میں مضبوطی بخشے اور وہ اُس عورت پر کی برکت دیکھکر اپنے لئے برکت کا انتظار کرے عورت سخت بیمار تھی کہ بارہ برس سے اُسکا خون جاری تھا (مرقس ۵ باب ۲۶) میں ہے کہ اُسنے بہت حکیموں کی دوا کھائی تھی اور اپنا سب مال اس معالجہ میں خرچ کر دیا تھا پر صحت نہوتی تھی بلکہ صحت کے بدلے بیماری زیادہ ہوتی تھی (ف ۱) لوگ اپنی حاجت برآری کے لئے ادھر اُدھر پھرا کرتے ہیں اور کچھہ فایدہ نہیں اُٹھاتے بلکہ نقصان ہوتا ہے اور یہہ اسیلئے ہے کہ وے دل کی سستی سے خدا کے پاس حاضر نہیں ہوتے (ف ۲) کبھی کبھی خداوند تعالیٰ اسباب ظاہری کو بے تاثیر کر دیتا ہے تاکہ کوئی وسیلہ نرہے اور آدمی لاچار ہوکر خدا کی انتظاری کرے (ف ۳) روحانی بیماری کے لئے جسمانی علاج عبث ہے (ہوسیع ۵ باب ۱۳) پر لوگ اپنی نادانی سے روحانی بیماری کے لئے جسمانی علاج تلاش کیا کرتے ہیں

وہ عورت آئی (مرقس ۵ باب ۲۷) میں ہے کہ یسوع کی خبر سنکے آئی اُسنے مسیح کے حق میں کچھ سنا ہوگا تب آئی اور قرینہ چاہتا ہے کہ اُسنے یہہ سنا کہ اور بیماروں نے اُسکے پاس جاکر صحت پائی ہے تب اُسے یقین ہوا کہ وہ مجھے بھی چنگا کرنے پر قادر ہوگا میں ناحق غیروں کے پاس علاج کرتی پھرتی ہوں۔ بہت لوگ مسیح کی بابت بہت کچھ سنتے ہیں اور پھر بھی نہیں آتے اُنکی حالت پر افسوس ہے اُنکا ارادہ صحت پانے کا نہیں ہے وے اپنے گناہوں میں مرینگے۔ پیچھے سے آئی نہ سامنے اور یہہ شرم اور فروتنی و ادب او عاجزی کے سبب سے ہوا اور بڑے اعتقاد کا یہہ نتیجہ تھا۔ اور بڑی بھیڑ میں آئی تا کہ کوئی اُسے نہ جانے۔ کیونکہ شریعت میں ایسی عورت کا چھونا منع تھا بلکہ موجب طلاق تھا اور اُسے حکم تھا کہ کسی مجلس میں نہ جاوے (ف) پر عورت نے سمجھا کہ مسیح پاک کنندہ ہے اسلئے میرے چھونے سے وہ ناپاک نہوگا

(۲۱) کیونکہ اپنے جی میں کہا کہ اگر صرف اُسکا کپڑا چھوؤں تو چنگی ہو جاؤنگی

(کپڑا) لوقا ۸ باب ۴۴ سے ظاہر ہے کہ کپڑے سے مراد کپڑے کا دامن ہے یہود کو خدا کا حکم تھا کہ کپڑے پر حاشیہ یا جھالر رکھیں (گنتی ۱۵ باب ۳۰) معلوم ہوا کہ یہہ حکم بھی مسیح نے مانا تھا تا کہ شریعت کی ہر بات کو پورا کرے۔ اُس عورت نے اپنے دل میں کہا تھا کہ اگر صرف اُسکا کپڑا چھوؤں تو چنگی ہو جاؤنگی (ف) کچھ ضرورت نہیں ہے کہ ہم اُسے بڑے زور سے پکڑیں اور خوب دل پر زور دیکر اُسکے سامنے دعا کریں نہیں بلکہ ایمان کے ساتھ صرف چھونا کافی ہے البتہ بے ایمانی اور شک کے ساتھ چیخیں مارنا اور رونا بھی مفید نہیں پر ایمان کے ساتھ ذرا سا چھونا نہایت ہی مفید ہے (ف) بعض مطلب ہمارے بڑے شرم کے ہوتے ہیں ایسے کہ بڑے سے بڑے دوستوں کو بھی بتلا نہیں سکتے پر مسیح سے شرم نہیں چاہئے اُسکے سامنے اپنی سب آرزوئیں لیکر حاضر ہونا ضروری ہے کیونکہ وہ خدا ہے اُس سے کوئی بات چھپی نہیں ہے اور ہم ہر بات میں اُسکے محتاج ہیں

(۲۲) تب یسوع نے پھر کے اور اُسے دیکھکر کہا اے بیٹی خاطر جمع رکھہ کہ تیرے ایمان نے تجھے بچایا سو عورت اُسی گھڑی سے چنگی ہو گئی

(مرقس ۵ باب ۲۹) میں کہ نے الفور لہو کا چشمہ سوکھہ گیا نہ صرف خون بند ہو گیا مگر بیماری کی جڑ کٹ گئی کہ خون کا سوتا سوکھہ گیا اور وہ جان گئی کہ مینے صحت پائی ہے (مرقس ۵ باب ۳۰) میں ہے کہ یسوع نے جان لیا کہ مجھہ سے قوت نکلی ہے اُسنے فوراً کہا کہ کسنے مجھے چھوا کیونکہ مجھہ سے قوت نکلی ہے (ف) یہہ وہ قوت اور تاثیر نہ تھی جو پیغمبروں نے خدا سے پاکر دوسروں پر ظاہر کی یا اُنہوں نے دعا کی اور خدا سے تاثیر نکلکر ظاہر ہوئی مگر یہہ وہ قوت ہے جسکے حق میں وہ فرماتا ہے کہ مجھہ سے نکلی یعنی میں خدا ہوں جسمیں سے

تاثیر اور قوت نکلتی ہی کہ صحت بخشتے (ف۲) (مرقس ۵ باب ۳۰) میں ہی یسوع نے بھیڑ میں پھر کے کہا میرے کپڑوں کو کس نے چھوا (لوقا ۸ باب ۴۵ و ۴۶) میں ہی کہ سب نے انکار کیا کہ ہمنے نہیں چھوا تب پطرس وغیرہ شاگردوں نے کہا اے استاد لوگ تجھپر گرے پڑتے اور دبائے لیتے ہیں اور تو کہتا ہی کہ کسنے مجھے چھوا یعنی ایسا کہنا تعجب کی بات ہی ہاں اگر یوں کہتا کہ کسنے مجھے نہیں چھوا تو بجا تھا کیونکہ سب چھوتے ہیں پر یہہ کہنا کہ کسنے مجھے چھوا کیسی بات ہی تب یسوع نے کہا کسی نے مجھے چھوا ہی سب لوگ دباتے ہیں اور گرے پڑتے ہیں مگر ایمان کے ہاتھہ سے ایک ہی نے چھوا ہی تاکہ مجھہ سے کچھہ پاوے اور ضرور اُسکے لئے مجھہ میں سے قوت بھی نکلی ہی (ف۳) گرجے میں بڑی جماعت دعا اور عشاء ربانی کے لئے آتی ہی مگر مسیح کو اُن میں سے کوئی کوئی چھوتا ہی ورنہ سب بھیڑ دباتی ہی اور دلیل اسکی یہہ ہی کہ چھونا صحت نکالتا ہی جو ایمان سے چھوتا ہی اُسکے لیے قوت و تاثیر صحت بخش حاضر ہی مگر جو صرف دبانے میں اور اتفاقاً ہجوم کرتے ہیں وہ ویسے ہی نامراد پھرا کرتے ہیں (ف۴) ایمان میں نجات نہیں ہی مگر ایمان ایک اوزار ہی جس سے مسیح کو چھوتے ہیں تب حیات اور صحت نکلتی ہی پس صحت و حیات اور نجات مسیح میں ہی نہ ایمان میں ہاں وہ صحت کا وسیلہ تو ہی پر اپنی ذات میں صحت نہیں رکھتا (ف۵) (مرقس ۵ باب ۳۲) میں ہی اور اُسنے چار طرف نگاہ کی تاکہ معلوم کرے اور سبکو معلوم کراوے کہ کسنے مجھے چھوا اور اُسکے لئے کیا کچھہ ہوا تاکہ اُن سب پر گواہی ہو اور اس معجزے سے واقف ہوں نہ یہہ کہ عورت کو ملامت کرے کہ تونے مجھے کیوں چھوا (ف۶) (مرقس ۵ باب ۳۳) میں ہی کہ عورت ڈرتی اور کانپتی سامنے آئی اور اُسکے آگے گر پڑی یعنے سجدہ کے طور پر وہ اسلئے ڈری اور کانپی کہ میری بیماری اُسنے لوگوں میں فاش ہوئی اور سب بھید اس بڑی بھیڑ میں ظاہر ہو گیا (لوقا ۸ باب ۴۷) میں ہی عورت نے سبکے روبرو بیان کیا کہ کسلئے مینے چھوا اور کیونکر فوراً چنگی ہو گئی یہہ بیماری ایسی بھیڑ میں ذکر کرنے کے لایق تو نہتی مگر اسلئے کہ یسوع پر گواہی ہو اور سب لوگ جانیں کہ لاعلاج مرض سے اُسنے ایکدم کے چھونے سے کامل تندرستی بخشدی۔ اور کہا اے بیٹی خاطر جمع رکھہ تیرے ایمان نے تجھے بچایا (ایمان نے چنگا کیا نہ آنکہ کرتا مگر کرچکا جسکا ظہور چھونے میں ہوا دیکھو ایمان سے بچاؤ ہی مگر ایمان بھی اُسی سے ہی اور وہ چاہتا ہی کہ ایمان کا کام اور ایمان کی زندگی انسان میں ہووے (گلاتی ۲ باب ۲۰) (ف) جنکو دنیاوی نا امیدی ہی مسیح اُنہیں بچالیتا ہی غریب بیمار عورتوں کو بھی صحت بخشتا ہی (ف) جھوٹے کے مارے کا ایمان زور شور سے دکھلایا گیا پر یہہ غریب غم زدہ عورت جب آئی تو اسکا ایمان چپ چاپ دکھلایا گیا (ف۹) (مرقس ۵ باب ۳۴) میں ہی (سلامت جا اور اپنی آفت سے بچی رہ) اسیطرح جو لوگ ایمان کے وسیلہ مسیح سے نجات پاتے ہیں تو اُنہیں روح القدس سے صحت و آرام ملتا ہی (ف۱۰) عورت کانپتی آئی شادیانہ بجاتی گئی تم بھی کانپتے آؤ ابدی خوشی حاصل کرو گے (ف۱۱) مسیح خداوند سردار کے گھر جاتا تھا اور سردار اپنے مردہ کے لئے بہت مضطرب بھی تھا گمان غالب ہی کہ اُسکے دل میں ایسے خیالات آتے ہوں کہ خداوند دیری کرتا ہی

عورت حائضہ راہ میں اُسے دیری کراتی ہی خداوند دیر مت کر جلدی چل (۲۲ زبور ۲ وحبقوق ۲ باب ۳) اگرچہ خداوند ہمارے مطلب برلانے میں دیر کرے تو بھی اُسکا منتظر ایمان سے رہنا چاہئے

۲۳ (۲۳) اور جب یسوع سردار کے گھر میں آیا اور بانسلی بجانیوالوں اور بھیڑ کو غل مچاتے دیکھا، اُنہیں کہا

(مرقس ۵ باب ۳۵) میں ہی کہ راہ میں خبر آئی کہ لڑکی مرگئی ہی اُستاد کو تکلیف مت دے مگر مسیح نے فرمایا مت ڈر فقط ایمان لا (ف) یہہ پہلا وقت تھا جب مسیح نے موت پر اپنی حکومت ظاہر کی اُسکے بعد روز بروز یہہ حکومت آفتاب کے مانند چڑھتی گئی۔ گھر میں آیا (مرقس ۵ باب ۳۷) میں ہی کہ کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی صرف تین شاگردوں کو ساتھ لیکے یعنی پطرس ویعقوب اور یوحنا کو انہیں کے سامنے اُسنے اپنی حکومت موت پر ظاہر کی اور اُنہیں تین کے سامنے اُسکی صورت بدلی تھی (بانسلی بجانیوالوں) اُسنے اندر جاکر اُن لوگوں کو دیکھا یہہ لوگ نوحہ گر تھے جو غم کے گھروں میں جاکر نوحہ گری کرتے تھے دیکھو ۲ تواریخ ۳۵ باب ۲۵۔ یرمیا ۹ باب ۲۰ عاموس ۵ باب ۱۶) (اور بھیڑ کو غل مچاتے دیکھا) جو اقارب وہمسایہ وغیرہ دوست غم میں شریک ہوکر رونے آئے تھے کیونکہ ایک معزز شخص کی اکلوتی اور بارہ برس کی بیٹی مرگئی تھی (ف ۲) نہیں لکھا کہ ماں باپ بھی روتے تھے اسلئے کہ وے چپ چاپ تھے اگرچہ اُن کو سب سے زیادہ غم تھا تو بھی چپ چاپ غم کے گھونٹ پیے ہوئے تھے جسکا غم زیادہ ہوتا ہی وہ چپ رہتا ہی پر جسکا تھوڑا ہوتا ہی وہ چلاتا ہی گہرا پانی شور نہیں کرتا پرا وچھا اچھلتا ہی

۲۴ (۲۴) کنارے ہو کہ لڑکی نہیں مرگئی بلکہ سوتی ہی اور وے اُسپر ہنسے

(کنارے ہو) جو لوگ موت مردم کے وقت چلاتے ہیں وہ خدا کی شکایت کرتے ہیں پر مسیح اُنہیں فرماتا ہی کنارہ ہو جاؤ (ف) مرقس ۵ باب ۳۹) میں ہی کیوں غل کرتے اور روتے ہو اُسنے رونے سے منع نہیں کیا بلکہ وہ آپ بھی لعاذر پر رویا (یوحنا ۱۱ باب ۳۵) اور پولوس نے رونیوالوں کے ساتھ رونے کا حکم دیا (رومی ۱۲ باب ۱۵) مگر مسیح کا اعتراض غل اور نوحہ اور ماتم و ریاکاری اور مرثیہ خوانی پر تھا نہ رونے پر جو محبت سے ہی اور جس میں ریاکاری ولغویات شامل نہیں ہیں

(لڑکی مر نہیں گئی بلکہ سوتی ہی) یعنی اسکی موت بمنزلہ نیند کے ہے جو تھوڑی دیر کے لئے ہی (ف ۲) موت نیند کی قسم ہی اور نیند موت کی ایک قسم ہی دیکھو جب موت یہاں حاضر وموجود تھی تو مسیح نے اُسکو نیند بتلایا اسیواسطے انجیل میں یہہ محاورہ کئی جگہہ لکھا ہی چنانچہ لعاذر سوگیا استیفان سوگیا اور کئی ایک سوگئے وغیرہ (ف ۳) موت بدن کی نیند ہی نہ روح کی روح دنیا میں

کبھی بدن کے ساتھہ نہیں سوتی پر وہ اُسکے ساتھہ موت میں کیونکر سو ویگی وہ ہمیشہ جاگتی ہی بدن قبر میں بیفکر اور بے پرواہ پڑا رہتا ہی اور سب محنتوں سے آرام پاتا ہی (مکاشفات ۱۴ باب ۱۳) اور سوتا ہی اس امید میں کہ حقیقی صبح جب ہوگی میں نئی زندگی میں تازہ اُٹھونگا۔ موت کو نیند اسلیئے بھی کہا گیا ہی کہ اُس سے جاگ اُٹھینگے جب مسیح خداوند آکر جگا دیگا انگریزی زبان میں قبرستان کو سیمیٹری کہتے ہیں یعنی خوابگاہ اور یہہ بہت اچھا نام ہی بنسبت گورستان و قبرستان وغیرہ کے (اور وے اُسپر ہنسے) یہہ جانکر کہ وہ مردہ کو سوتے ہی بتلاتا ہی وہ تو یقیناً مرگئی ہی

(۲۵) پر جب بھیڑ نکالی گئی تھی اُسنے اندر جاکے اُس کا ہاتھہ پکڑا اور لڑکی اُٹھی

(پر جب بھیڑ نکالی گئی) دیکھو ہنسنے والے لوگ باہر نکالے جاتے ہیں تاکہ اسرار کے کام نہ دیکھہ سکیں اسیطرح سب دنیا کے ٹھٹھہ باز اور ہنسنے والے لوگ قدرت اور معرفت کو نہیں دیکھہ سکتے وہ سب باہر رہتے ہیں اور اُن پر اسرار الٰہی ظاہر نہیں ہوتے یہاں سے عبرت پکڑکر سنجیدگی سیکھنا چاہئیے (ہاتھہ پکڑا) جیسے پطرس کی ساس کا ہاتھہ پکڑا تھا (مرقس ۱ باب ۳۱) (ف ۱) (احبار ۲۱ باب ۱۰ و ۱۱) میں ہی کہ سردار کاہن مردہ کو نہ چھوئے مسیح سردار کاہن تھا اور اُسنے مردہ کو چھوا کیونکہ شریعت نے مردوں کو ناپاکی میں لاعلاج چھوڑ دیا تھا اور شریعت کے سردار کاہن علاج موت کا نہیں کرسکتے تھے پر مسیح علاج کرسکتا ہی اور جلاتا ہی اسلیئے وہ چھو سکتا ہی (ف ۲) مرقس ۵ باب ۴۱ میں ہی مسیح نے فرمایا تلیتا قومی یعنی ای لڑکی میں تجھے کہتا ہوں اُٹھہ۔ یہہ الفاظ اہل صور اور کسدیوں کے ہیں اہل کنعان کی بھی اُس زمانہ میں یہی زبان تھی مرقس کوشش کرتا ہی کہ عین الفاظ دہن مبارک کے سناوے دیکھو (مرقس ۷ باب ۳۴ و ۱۴ باب ۳۶) لڑکی اُٹھی بلکہ چلی) کامل صحت فوراً پائی (ف ۳) مسیح نے اس مردہ لڑکی کو چارپائی سے اُٹھایا اور نائین شہر میں ایک بیوہ کے بیٹے کو راہ میں جاتے ہوئے جنازہ سے اُٹھایا۔ اور لعازر چار دن کے مدفون کو اور آپ کو بھی قبر سے اُٹھایا یہاں سے ثابت ہی کہ وہی روحوں کا خدا ہی ہر حال میں اُسکا حکم روحوں پر جاری ہی وہی ہم سبھوں کو جلاویگا یوحنا ۵ باب ۲۸ و ۲۹) ف ۴) گناہ اور مصیبت موت اور عدالت یہہ چار بڑی کھائیاں ہیں مسیح ہر ایک گہرائی سے آدمی کو نکالتا ہی بشرطیکہ آدمی اُسے پکارے بیت گنہ و غم کے غاروں سے میں کرتا ہوں فریاد ٭ خدایا میری سن آواز فرما تو مجھے یاد

(۲۶) اور اُسکی شہرت اُس تمام ملک میں پھیل گئی

شہرت اُس علاقہ میں اس معجزہ کے سبب اُسکی شہرت ہوگئی مرقس ۵ باب ۴۲ و ۴۳) میں لکھا ہی کہ لوگ حیران ہوگئے یہہ حیرانی اسلیئے ہوئی کہ اُنہوں نے ایک انسان کو موت پر حکومت کرتے دیکھا مرقس میں ہی کہ مسیح نے حکم دیا کہ کوئی نہ جانے۔ ف) جیروم

صاحب فرماتے ہیں عورت حایضہ جسکا ذکر اوپر ہوا وہ غیر قوموں کی کلیسیا کا نمونہ ہی اور یائیر سردار ڈ اسکی بیٹی یہودیوں کا عبادتخانہ ہی عورت بارہ برس سے بیمار تھی اور لڑکی مردہ بھی بارہ برس کی عمر میں تھی نتیجہ یہہ ہی کہ بیماری غیر قوموں میں جب ہی سے ہی کہ جب سے خدا کی کلیسیا ہی غیر قوموں کی بیماری نے انکو مسیح کے پاس پہونچایا جب غیر قوم راہ میں صحت پا چکینگی تب مسیح اُن یہودیوں میں زندگی ڈالیگا اور وہ سب بحال ہوںگے (رومی ۱۱ باب ۲۵ و ۲۶)

۲۷ (۲۷) جب یسوع وہاں سے روانہ ہوا دو اندھے اُسکے پیچھے پکارتے اور کہتے آئے کہ اے داود کے بیٹے ہمپر رحم کر

(دو اندھے) یہہ آخری کام ہی اُسی دن کا جسمیں واقعات بالا گذرے تھے (ف ۱) مسیح خداوند روشنی اور زندگی کا چشمہ ہی جب اُسنے اُس لڑکی مردہ کو جلایا تو بتلایا کہ میں وہی شخص ہوں جسنے آدم میں زندگی کا دم پھونکا تھا اب اندھے کی آنکھ کھولکر بتلاتا ہی کہ میں وہی ہوں جسنے کہا کہ اوجالا ہو اور اوجالا ہو گیا (ای داؤد کے بیٹے ہم پر رحم کر) (متی ۲۰ باب ۳۰) میں اور یہاں پر بھی اُنھوں نے اُسے ابن داؤد کہکے پکارا کیونکہ یہہ پیشگوئی ہو چکی تھی کہ ابن داؤد اندھوں کی آنکھیں کھولیگا (یشعیاہ ۳۵ باب ۵) (ف ۲) مسیح وہی موعود ابن داؤد تھا جنم لینے سے پہلے جبرئیل فرشتہ نے اُسے ابن داؤد کہا (لوقا ۱ باب ۳۲) اور یہہ پہلا وقت ہی کہ مسیح نے آپکو ابن داود سنا اور سنکر معجزہ کیا اسکے بعد بارہا وہ ابن داود کہلایا (متی ۱۲ باب ۲۳ و ۱۵ باب ۲۲ و ۲۰ باب ۳۱ و ۲۲ باب ۴۴ و ۴۵)۔ (ف ۳) عالموں نے جو ظاہری آنکھیں رکھتے تھے اُسے رد کیا اور نہ مانا پر اُسیوقت کفرناحوم میں اندھوں نے جنکے دل کی آنکھیں کھلی تھیں آوازسے پکارکے منادی کی کہ ابن داؤد جو آنیوالا تھا یہی ہی (اُسکے پیچھے آئے) اگرچہ اندھے تھے تو بھی چل سکتے تھے

۲۸ (۲۸) اور جب وہ گھر میں پہنچا اندھے اُس پاس آئے اور یسوع نے اُنہیں کہا کیا تمہیں اعتقاد ہی کہ میں یہہ کر سکتا ہوں وے بولے ہاں اے خداوند

(گھر میں پہونچا) ابھی جلدی اُنہیں کچھہ جواب نہیں دیا اُنکے ایمان اور صبر کا امتحان کرتا رہا (ف ۱) اگرچہ خداوند جواب میں دیری کرے تو بھی صبر سے اُسکے پیچھے چلنا چاہئے جیسے اندھے جلدی سے مایوس ہوکر ہٹ نہیں گئے بلکہ اُسکے گھر میں پہونچے (ف ۲) مسیح اپنا فخر تلاش نہیں کرتا تھا اُسنے اُنہیں باہر مجمع میں اپنی رسوخیت ظاہر کرنے کو فوراً صحت نہیں بخشدی بلکہ گھر میں لیگیا تاکہ چپ چپ چنگا کرے ہاں بعض وقت جب مناسب جانا علانیہ بھی معجزات کئے (تمہیں اعتقاد ہی) یہہ سوال اُنسے اسنے

اسلئے کیا تھا کہ پھر ایمان کا امتحان لے اور وے ایمان میں مضبوط ہوکر صحت کی انتظاری کریں (ف ۳) مسیح سے کچھہ پانا ایک ہی شرط پر موقوف ہی یعنی ایمان پر (متی ۹ باب ۲ و ۲۲) پکارنے بھی موقوف نہیں ہی کیونکہ وہ اندھے پکارتے آئے تھے تو بھی مسیح نے اُنسے یہہ سوال کیا کیا تمہیں اعتقاد ہی پس معلوم ہوا کہ صرف پکارنا کافی نہیں ہی وہ تو جوش طبیعت سے بھی ہو سکتا ہی مگر فضل ایمان سے ملتا ہی

۲۹ (۲۹) تب اُسنے اُنکی آنکھوں کو چھوا اور کہا کہ تمہارے ایمان کے موافق تمہارے لئے ہو

ایمان کے موافق) یعنی یہہ صحت تمہارے ایمان کا پھل ہی (ف) یہہ بات سنا کر مسیح نے ایمان پر مہر لگائی اور ظاہر کیا کہ یہہ ایمان بھی ایک چیز ہی جسکو میں قبول کرتا ہوں اور اسی سے تمہارے لئے سب کچھہ ہو سکتا ہی

۳۰ (۳۰) اور اُنکی آنکھیں کھل گئیں اور یسوع نے اُنہیں تاکید کرکے کہا خبردار کوئی نہ جانے

(تاکید) یونانی میں اس لفظ پر زور ہی یعنی اُنہیں زور سے ڈانٹا کہ خبردار کوئی نہ جانے ایسا نہو کہ اہل جلیل و حکام جلیل سرکشی کریں

۳۱ (۳۱) پر اُنہوں نے نکل کے اُس تمام ملک میں اُسکی شہرت پھیلائی

(متی ۸ باب ۴) کی تفسیر کو دیکھو

۳۲ (۳۲) جسوقت وے نکلے دیکھو لوگ ایک گونگا دیوانہ اُس پاس لائے

(۳۲ سے ۳۴ تک) گونگا دیوانہ یعنی گونگا تھا دیو کے سبب سے (ف) بعض بیماریاں روح کی مغلوبیت کے سبب سے بدن میں آتی ہیں پر مسیح خداوند سبب کو دفع کرکے نتیجہ کو دور کر دیتا ہی اُس پاس لائے) وہ تو بول نہیں سکتا تھا پر لانیوالوں میں ایمان تھا یہہ بیمار لانیوالوں کے سبب سے چنگا کیا گیا (ف) گونگا دیو جو آدمی میں ہو اُس دیو سے بہتر ہی جو کفر بکنے والا ہو اور آدمی میں اگر کفر بکنے پر اُبھارے

۳۳ (۳۳) اور جب دیو نکالا گیا تھا گونگا بولنے لگا اور لوگوں نے تعجب کرکے کہا ایسا کبھی اسرائیل میں نہ دیکھا گیا

(بولنے لگا) جب بیماری کا سبب اصلی دفع ہوا یعنی دیو تو وہ شخص حالت اصلی پر آگیا۔ اسیطرح جب گناہ دفع ہوگیا تو بہشت خود بخود موجود ہی۔ کبھی اسرائیل میں نہ دیکھا تھا یعنی اسطرح سے دیو کا نکالنا اور صحت بخشنا کبھی نہیں دیکھا گیا تھا

۳۴ (۳۴) پر فریسیوں نے کہا کہ وہ دیووں کے سردار کی مدد سے دیووں کو نکالتا ہی

(مدد سے) یہہ پہلا وقت ہی کہ فریسیوں نے اس بدگمانی کو ایجاد کیا اور اسوقت کے بعد انہوں نے بار بار دیوؤنکے نکالنے کے وقت ایسا اعتراض کیا (متی ۱۲ باب ۲۲ سے ۳۰) میں یہہ اعتراض دوبارہ کیا گیا ہی اور وہاں پر اسکا جواب مسیح نے خوب ہی دیا ہی (دیوؤں کا سردار) نام ہی شیطان کا (ف) اسی اعتراض سے اُن کے دل کی دشمنی جو خدا سے ہی ظاہر ہوئی کیونکہ وہ لوگ نیکی کے کام کو شیطان کا کام بتلاتے ہیں جب معجزات کا انکار اَور طرح سے نکر سکے تو یہی دفعیہ نکالا جس سے اُنکے دل کی خباثت ظاہر ہوئی مگر یہہ بھی اُن کی طرف سے صحت معجزات پر گواہی ہوئی

۳۵ (۳۵) اور یسوع سب شہروں اور بستیوں میں اُن کے عبادت خانوں میں سکھلاتا اور بادشاہت کی خوشخبری دیتا اور لوگوں کی سب بیماری اور سب دکھہ درد کو دور کرتا پھرا

اُنکے بیہودہ اعتراض سے مسیح نے اس کار خیر کا دروازہ بند نہیں کر دیا بلکہ کثرت سے ایسے معجزات دکھلائے آدمی کا نقص خدا کی رحمت کو روک نہیں سکتا اُنہوں نے اسکام کے سبب اسکو ناحق ملامت کی پر اُسنے کثرت سے اسکام کو اور بھی ظاہر کیا اُسنے اپنا رحم جماعتوں پر دکھلایا اور اُنکی تہمت کو نیک کاموں سے رد کر دیا دیوؤں کا سردار بدی کی عوض نیکی نہیں کر سکتا پر اُسنے بدی کے عوض نیکی کر کے دکھلایا کہ یہہ خدا کا کام ہی نہ شیطان کا۔ اس آیت کے الفاظ و مطالب وہی ہیں جو (متی ۴ باب ۲۳) میں ہیں وہ بڑے شہروں اور چھوٹی بستیوں میں بھی گیا تاکہ بیاج بودے (ف) کبھی کسی بستی کو ناچیز جانکر نہ چھوڑنا چاہئے اور اُنکے بیجا اعتراضوں سے مایوس ہوکر اپنا کام بند کرنا مناسب نہیں ہی

۳۶ (۳۶) اور جب اُسنے بھیڑوں کو دیکھا اُسکو اُن پر رحم آیا کیونکہ وے عاجز اور پریشان تھیں جیسے بھیڑیں جنکا چرواہا نہیں

جسقدر مسیح خداوند کی طاقت ظاہر ہوئی اُسیقدر آدمیوں کی محتاجی بھی ظاہر ہوئی آفتاب صداقت نکلا جسکے پنکھوں میں شفا ہی (ملاکی ۴ باب ۲) اور دیکھو (اعمال ۱۰ باب ۳۸) (عاجز تھے) جیسے تھکے ماندے مسافر راہ میں گر پڑتے ہیں ایسے ہی سب لوگ

تھے۔ وہ عاجز تھے شرع کے بوجھہ کی برداشت سے اور ظاہری دستورات کے بجا لانے سے اور فریسیوں کے بوجھہ سے جو وہ خود باندھکر آدمیوں پر رکھتے تھے اور احادیث وقصص کے بوجھہ سے سخت عاجز تھے (ف) اسطرح ابھی جو لوگ اِن بوجھوں کے نیچے دبے ہیں لاچار اور عاجز ہیں اگر وہ اپنی حالت پر غور کریں تو معلوم ہو سکتا ہی کہ وہ کیسے بوجھہ کے نیچے دبے ہیں جسکا اُٹھانا اُنہیں محال ہی اور وہ اُسی بدحالت میں ہلاک ہوتے جاتے ہیں (پریشان تھے یعنی آوارہ تھے سیدھی راہ چھوڑکر ادھر اُدھر بھٹکنے والے تھے جنکی نسبت (حزقیل ۳۴ باب ۱۱ سے ۱۶ تک) پیشگوئی لکھی تھی جسکا چرواہا نہیں یعنی ایسے پریشان و آوارہ تھے جیسے گلہ بےگڈریہ کے جنگل میں پریشان ہوتا ہی (ف) دیکھو جسوقت مسیح خداوند آیا یہودیوں میں ہزار ہزار دین کے معلم یعنی چرواہے موجود تھے تو بھی خداوند نے فرمایا کہ ایک بھی نہیں ہی کیونکہ وہ گرگ ہو گئے تھے نام چرواہا رکھا تھا حقیقت میں پھاڑنیوالے بھیڑئے تھے سب سچی چرواہوں کو یعنی اُنکو جو جماعتوں میں پاسٹر کہلاتے ہیں اسمقام پر غور کرکے اپنے کام میں ہوشیار ہونا چاہیے کیونکہ جو چرواہے اپنے کام میں غافل اور نفسانی خواہشوں میں مبتلا ہیں وہ خدا کے نزدیک چرواہے نہیں ہیں وہ آدمیوں کو اور اپنے دل کو فریب دیتے ہیں

(۳۷) تب اُسنے اپنے شاگردوں کو کہا کہ فصل تو بہت ہی پر مزدور تھوڑے ہے ۳۷

اپنے شاگردوں کو کہا دیکھو خداوند اپنا فکر پراگندہ گلہ کی نسبت اور کھیت کی نسبت اپنے شاگردوں پر ظاہر کرتا ہے تاکہ وہ بھی اسکی فکر میں شریک ہوویں جسمیں مسیح کی روح ہی اور اسکا شاگرد کہلاتا ہی وہ ضرور اس سچی فکر میں شریک ہوگا (ف) دیکھو مسیح خداوند کا فکر لوگوں کی نسبت ایساہی جیسے حقیقی چرواہے کا فکر اپنے گلہ کی یا کھیت یا مالک کا فکر اپنے پختہ کھیت کی نسبت ہوتا ہی حقیقت میں سب اُسکے بندے ہیں وہ سبکا خالق و مالک ہی وہ چاہتا ہی کہ سب میرے لوگ میرے پاس جمع ہو جاویں پر لوگ نعل بختا ی کے سبب اُس سے سرکشی کرکے آپ ہلاک ہوتے ہیں

(۳۸) پس فصل کے مالک کی منت کرو کہ مزدور اپنی فصل میں بھیجدے ۳۸

فصل بغیر بیج بونے کے نہیں ہو سکتی جب شریعت نازل ہوئی اُسیوقت فصل کی امید پر بیج بویا گیا تھا پر فصل کاٹنے کا وقت انجیل کا وقت ہی جو آگیا (ف) اگرچہ شریعت کے نزول سے ایک خاص طور پر تخم ریزی خاص یہودیوں میں ہوئی پر حقیقت میں شریعت کا خلاصہ ہر انسان کے دل میں ڈالکر خدا نے ساری دنیا میں ایک طرح سے تخم ریزی کی اسلیئے فصل کاوقت جو انجیل کا زمانہ ہی نہ صرف یہودیوں کے لئے آیا مگر سارے جہان کے لئے آگیا پس سارے جہاں میں مزدوروں کو جانا چاہیئے دیکھو (متی ۱۳ باب ۳۸) -

مالک کھیت کا کون ہے (دیکھو یوحنا ۱۵ باب ۱) کہ میرا باپ باغبان ہے جسنے کھیت بویا۔ مزدور یا کاٹنے والے فصل کے وہ لوگ ہیں جو انجیل کی منادی کرتے ہیں اور وہ ہم خدمت لوگ ہیں (۱ قرنتی ۳ باب ۹ و ۲ قرنتی ۶ باب ۱) منت کرو معلوم ہوا کہ منت اور دعا کرنا واجب ہے۔ اس سے بڑا فایدہ ہے دنیا میں بھی جو بیٹے باپ کے کام میں اور اُسکے کھیت کے لئے فکرمندی دکھلاتے ہیں باپ کے عزیز فرزند ہونے میں پر وہ بیٹے جو بیفکر ہیں باپ کو راضی نہیں کر سکتے (بھیجدے) یعنی مزدور اپنی خوشی سے فصل کاٹنے کو جانے نہیں چاہتے مالک اُنہیں زور سے نکالدیوے اُنکے دلوں میں ڈالے اور اُنہیں اُبھارے کہ وہ یہہ کام کریں (ف۲) ہم دیکھتے ہیں کہ فصل کاٹنے کا کام بڑا مشکل کام ہے زورآور جوان یہہ کام کیا کرتے ہیں کمزوروں سے نہیں ہوسکتا اسمیں تکلیف بہت ہے اسیطرح روحانی فصل کاٹنے والوں کو بھی دُکھ اُٹھانا پڑتا ہے اور انسان دکھ سے بھاگتا ہے ہندوستان میں اکثر عیسایوں کے خیال ایسے ہیں کہ ہم سرکار میں نوکری کرکے آرام سے دنیا میں رہینگے ہمیں کیا ضرور ہے کہ ہم مشن میں کام کرکے ایسے ایسے دُکھ اُٹھاویں پس ایسے لوگوں کے لیے ہم کیا کریں جو نہ آپ سے آتے ہیں اور نہ ہمارے بلانے سے اُنکا یہی علاج ہے کہ ہم سب خدا سے دعا کرینگے کہ وہ زبردستی اُنکو اس کام کے لئے بھیجدے اُنکے دل کے خیالات بدل ڈالے اور اُنہیں اُبھارے یہہ کلام سنانیکو نکلیں اور فصل کو کاٹیں (بھیجدے) یعنی زور زبردستی سے نکالے۔ دیکھو یوحنا ۱۰ باب ۴ میں یہی لفظ ہے جو بھیڑوں کو زبردستی زور سے نکال لینے کے معنی دیتا ہے (ف۳) دیکھو فریسیوں پر جنہوں نے اپنا واجب ترک کیا کیسی ملامت ہوگئی کہ خدا اپنی فصل میں مزدور بھیجدے یعنی یہہ فریسی لوگ خدا کے بھیجے ہوئے نہیں ہیں اسلئے حاجت ہے کہ خدا کے بھیجے ہوئے مزدور آویں (ف۴) باپ بھیجدیتا ہے بیٹا مقرر کردیتا ہے روح القدس طیاری بخشتی ہے (اعمال ۱۳ باب ۲ سے ۴) جسطرح مالک کھیت کاٹنے کو مزدور بھیجدیتا ہے اسیطرح خدا تعالیٰ آپ پادریوں کو مقرر کرکے دنیا میں بھیجدیتا ہے (ف۵) چاہئے کہ اُنکے تقرر سے پہلے اُن کے لئے دعا مانگی جاوے چنانچہ مسیح خداوند نے بھی حواریوں کے تقرر سے پہلے اُن کے لئے دعا مانگی تھی (لوقا ۶ باب ۱۲ و ۱۳)

دسواں باب

(۱) اور اُسنے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس بُلا کے اُنہیں ناپاک روحوں پر اختیار بخشا تاکہ اُن کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور دُکھ درد کو دور کریں

(بارہ شاگردوں کو) ۱۲ رسولوں کا نہ صرف چن لینا مگر رسول بناکر باہر بھیجنے کا تذکرہ ہے (مرقس ۶ باب ۷ سے ۱۳ لوقا ۹ باب ۱ سے ۶ تک (ف ۱) جو کام پہلے وہ آپ اکیلا کرتا تھا اب اُس کام کو غیروں کے وسیلہ سے شروع کرتا ہے تو بھی کرنیوالا آپ ہی ہے جیسے سر عضووں کے وسیلہ سے کام کرتا ہے اسی طرح مسیح اپنے شاگردوں کے وسیلہ سے کام کرتا ہے اور آخر تک کرتا رہیگا آج تک وہی کام ہے اور وہی کرنیوالا ہے ہاں دوسروں کے وسیلہ سے کرتا ہے اُنہیں حکم دیتا ہے کہ وہ کریں اور حکم کے ساتھ طاقت بھی بخشتا ہے اسلئے کام اُسی کا ہے (ف ۲) (متی ۹ باب ۳۸) میں جو اُسنے کہا تھا کہ فصل کے مالک کی منت کرو کہ مزدور اپنی فصل میں بھیجدے - اب وہ آپ مزدوروں کو فصل میں بھیجتا ہے اور دکھلاتا ہے کہ فصل کا مالک میں آپ ہوں قدرت رکھتا ہوں کہ بھیجدوں میں اپنے شاگردوں کو رسول بناتا ہوں وہ جو پہلے بارہ فرقوں کے لیے ایلچی تھے اب تمام جہان کے لیے اپنا قایم مقام اور گواہ اُنہیں ٹھہراتا ہوں (ف ۳) یہہ بارہ شاگرد جنہیں وہ رسول اللہ بناتا ہے کاہنوں کے خاندان سے نہ تھے بلکہ عوام الناس میں سے بےعلم لوگ تھے جو نہ حدیث سے اور نہ فیلسوفی سے کچھ واقفیت رکھتے تھے نہ دنیاوی شان و شوکت تھی اور نہ فریب دینے پر قادر تھے اُنکو اُسنے رسول اللہ بنایا اور قدرت و طاقت بخشی اور اُنکی زبان سے الٰہی اسرار ظاہر کئے یہہ دکھلانے کو کہ میں حقیقی مالک اور قادر ہوں جس سے چاہوں کام لے لوں (ف ۴) مسیح نے پہلے ان شاگردوں کو کچھ مدت اپنے پاس رکھا اور زبانی تعلیم دی اُسکے بعد اُنہیں بھیجدیا کہ دنیا کو سکھلادیں پس چاہئے کہ جو لوگ بھیجے جاویں پہلے بزرگوں کی خدمت میں کچھ مدت رہکر تعلیم پاویں دیکھو (استثنا ۴ باب ۹ و ۶ باب ۶ و ۷ و عزرا ۷ باب ۱۰) (ف ۵) (لوقا ۹ باب ۱ سے ۶ تک دیکھو کہ مسیح نے اُنکے بھیجنے سے پہلی رات ساری رات دعا کی یہاں سے اُسنے ہمیں یہہ بھی سکھلایا کہ ایسے لوگوں کے لیے بہت دعا کرنا اور دعا کے ساتھ بھیجدینا واجب ہے (بارہ شاگرد) بارہ کو بھیجدیا اسلئے کہ یہودیوں میں بارہ فرقے تھے پس فرقوں کی رعایت سے بارہ شاگرد بھیجدئے جیسے اسرائیل کے ستر بزرگوں کی رعایت سے اُسنے ستر شاگردوں کو بھی بھیجدیا تھا دیکھو گنتی ۱۱ باب ۱۶ و ۲۴ و ۲۵ و لوقا ۱۰ باب ۱) بارہ کا عدد کامل عدد ہے کیونکہ ۳ نمونہ ہے وحدت فی التثلیث یعنی ذات باریتعالیٰ کا اور ۴ نمونہ ہے دنیا کے چار سمت کی مخلوقات کا پس جبکہ ۳ جمع ہوا ۴ کے ساتھ تو سات کا عدد حاصل ہوتا ہے جو آرام کا سبت ہے یعنی جب خدانے انسانوں سے میل کیا اپنے بیٹے کے وسیلے سے تو کامل آرام ہے سب دکھہ دور ہوئے اور لفظ عمانوئیل کی لذت ظاہر ہوئی (دیکھو مکاشفات ۲۱ باب ۳ و ۴) پھر اگر ۳ × ۴ یعنی ۳ کو چار میں ضرب دیں تو بھی بارہ ہوجاتے ہیں پس بارہ شاگردوں کا عدد اشارہ ہے اس بات پر کہ دنیا کی چار حدوں تک تثلیث پاک کی منادی ہے - پھر دیکھو یعقوب بن اضحاق کے بارہ بیٹے تھے اسرائیل کے بارہ سردار جنکی عدالت مسیح کے بارہ رسول بارہ تختوں پر بیٹھکر کرینگے (متی ۱۹ باب ۲۸) سردار کاہن کے لئے اوریم اور تمیم میں بارہ پتھر یا بارہ نگینہ تھے (خروج ۲۸ باب ۱۵ سے ۲۱ تک) اور اَور کئی چیزیں تھیں جنمیں بارہ کی رعایت ہے اور کچھ کہے بھید میں جو مسیح کے بارہ رسولوں میں چمکتے ہیں مثل اندر کی

بارہ روٹیاں تھیں کنعان میں بارہ جاسوس تھے یردن پر بارہ پتھر اُٹھائیگئے تھے پیتل کے بارہ بیل تھے (۱ سلاطین ۷ باب ۲۵)
جب یشوعہ یردن کے کنارہ پر اپنی خدمت کاکام کرتا تھا جہاں مسیح آکر بپتسما پانیوالا تھا تو اُسنے وہاں بارہ آدمیوں کو چن لیا تاکہ
بارہ پتھر اُٹھاویں اسیطرح مسیح بارہ رسولوں کو مقرر کرتا ہی کہ خدا کی کلیسیا کے بنیادی پتھر ہویں جنکے نام نئی یروشلم کی بارہ بنیادوں پر لکھے
ہیں (مکاشفات ۲۱ باب ۱۲ و ۱۴) عورت جس سے مراد کلیسیا ہی جب بیابان میں تھی اُسکے سر پر بارہ ستارہ تھے (مکاشفات ۱۲ باب ۱)
غرض اس بارہ کے عدد میں بڑے بڑے بھید پوشیدہ ہیں اُسنے بارہ کو چن لیا اور یہہ کام اُنکو دیا کہ منادی کریں دیونکالیں بیماروں کو
صحت و تندرستی بخشیں (اختیار بخشا) لوقا کہتا ہی طاقت و اختیار بخشا مسیح خدا تھا یہہ کام اُسیکے اختیار میں تھے اور اُس میں اُنکی
میں یہہ طاقت تھی کہ ایسے اختیارات بخشے جیسے بادشاہ امراء کو اختیارات بخشتے ہیں (ف) مسیح دیتا ہی پیغمبر لیتے ہیں معجزات
کی طاقت پیغمبروں کو خدا دیتا ہی خدا چشمہ اور منبع ہی پیغمبر لوگ بمنزلہ نالے کے ہیں لیکن یہاں پر لکھا ہی کہ مسیح نے اُنہیں قوت
معجزات بخشی اسلئے کہ وہ خدا تھا نہ صرف ایک پیغمبر کسی پیغمبر میں ایسی طاقت نہیں پائی جاتی جو اوروں کو بخشے اور یہہ ناممکن اور
محال ہی پر یہہ طاقت خدا میں ہی اور مسیح نے بخشی کیونکہ وہ خدا تھا سب میں لیاقت اُس سے ہی (۲ قرنتی ۳ باب ۵ و ۲ باب ۱۶)

(۲) اور بارہ رسول کے یہہ نام ہیں پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہی اور اسکا بھائی اندریاس زبدی کا
کا بیٹا یعقوب اور اُسکا بھائی یوحنا

(یہہ نام ہیں تین انجیلوں میں اور اعمال میں بھی رسولوں کے نام لکھے ہیں (مرقس ۳ باب ۱۳ لوقا ۶ باب ۱۴) ان دو انجیلوں میں
نام لکھے ہیں اُس وقت کے جب شاگرد ہوئے یہاں وہ نام ہیں جو ارسال کے وقت سے لئے گئے (پہلا شمعون پطرس دوسرا اندریاس
تیسرا یعقوب جو شہید ہوا (اعمال ۱۲ باب ۲) چوتھا یوحنا جو یعقوب کا چھوٹا بھائی تھا

(۳) فیلپوس اور برتولما تھوما اور متی خراجگیر اور حلفا کا بیٹا یعقوب اور لبی جو تدی کہلاتا ہی (۴) شمعون
کنعانی اور یہودا اسکریوطی جسنے اُسے حوالے بھی کیا

پانچواں فیلپوس چھٹا برتولما بر یعنی فرزند یعنی تولما کا بیٹا جیسے طیمی کا بیٹا برطیمی کہلاتا ہی (مرقس ۱۰ باب ۴۶) اکثر مفسر
قایل ہیں کہ نتھانئیل قانائے جلیل کا رہنے والا وہی برتولما کہلاتا ہی نام اُسکا نتھانئیل تھا اور لقب اُسکا برتولما ہوا جیسے پطرس کا
لقب برجونہ تھا۔ مرقس اور لوقا میں برتولما کا نام فیلپوس کے پیچھے آتا ہی یہی فیلپوس اُسکو مسیح کے پاس لایا تھا (یوحنا ۱ باب ۴۵)
پھر دیکھو جب مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا تو نتھانئیل کا نام چھہ اور شخصوں کے ساتھہ مذکور ہی جو سب رسول تھے (یوحنا ۲۱ باب ۲)
(ف) فیلپوس اندریاس پطرس یعقوب یوحنا یہہ پانچ شخص ایک ہی شہر بیت صیدا کے باشندہ تھے اس شہر کے لوگ

مسیح سے بہت محبت رکھتے تھے - ساتواں تھوما یعنی توام یا جوڑیا اسکا نام دیدمس ہی (یوحنا ۱۱ باب ۱۶ و ۲۰ باب ۲۴) - آٹھواں متی خراجگیر مرقس و لوقا نے لفظ خراجگیر متی کی نسبت ذکر نہیں کیا انہوں نے نہیں چاہا کہ یہہ داغ کا نام بھائی کی نسبت ذکر کریں پر متی آپ اپنا پورا پیشہ ذکر کرتا ہی پھر دیکھو متی اپنا نام تھوما کے بعد ذکر کرتا ہی (مرقس ۳ باب ۱۸ و لوقا ۶ باب ۱۵) میں متی کا نام تھوما سے پہلے مذکور ہی یہاں سے متی کی فروتنی بہت ظاہر ہوتی ہی - نواں حلفا کا بیٹا یعقوب گمان ہی کہ یہہ حلفا وہی کلیوپاس ہی جسکا ذکر (لوقا ۲۴ باب ۱۸ و یوحنا ۱۹ باب ۲۵) میں ہی اسی کلیوپاس کی جورو خداوند کی ماں کی بہن تھی اور وہی یعقوب خورد کی ماں تھی (مرقس ۱۵ باب ۴۰) اسلئے یعقوب خورد خداوند کا خالہ زادہ بھائی تھا (دیکھو گلاتی ۱ باب ۱۹ و ۲ باب ۹ و اعمال ۱۵ باب ۱۳) اسی یعقوب کا خط الہامی انجیل شریف میں ہی یہہ یعقوب یروشلم کا اسقف بھی تھا - دسواں لبی جو تھدی بھی کہلاتا ہی اہل صور کی زبان میں لفظ یہودا و تھدی ایک ہی مصدر سے مشتق ہیں اسیواسطے لوقا نے اُسکو یعقوب کا بھائی یہودا بتلایا ہی (لوقا ۶ باب ۱۶ و اعمال ۱ باب ۱۳) مگر یوحنا اُسکو یوں بیان کرتا ہی کہ یہودا نہ اسکریوطی (یوحنا ۱۴ باب ۲۲) اسی یہودا کا خط انجیل میں مندرج ہی گیارھواں شمعون کنعانی لوقا اسکو شمعون زلوتیز بتلاتا ہی یعنی شمعون غیرتمند (لوقا ۶ باب ۱۵) اسکے نام کے ساتھہ جو لفظ کنعانی لکھا ہی یہہ لفظ اسکو ملک کنعان کیطرف منسوب نہیں کرتا بلکہ وہ لفظ کانا سے بنا ہی کسدی زبان میں کانا کے معنی غیرتمند کے ہیں یہود میں ایک گروہ تھا جو غیرتمند لوگ کہلاتے تھے وہ لوگ شریعت کے اجرا میں غیرتمندی سے فکر کیا کرتے تھے پس اس شمعون کو نہ شمعون کنعانی بلکہ شمعون کنانی کہنا چاہئے - بارھواں یہودا اسکریوطی اسکے باپ کا نام بھی شمعون تھا (یوحنا ۶ باب ۷۱) یہہ شخص شہر کریوط کا باشندہ تھا اور کریوط بھی ملک کنعان میں ایک شہر تھا جسکا ذکر (یشوعہ ۱۵ باب ۲۵) جسنے اسے حوالہ بھی کیا یہہ رسوائی کا فقرہ ہر انجیل میں اسکے نسبت لکھا ہی اور (یوحنا ۶ باب ۷۰) میں مسیح نے اُسے شیطان بھی بتلایا ہی اور (یوحنا ۱۲ باب ۶) میں لکھا ہی کہ وہ چور تھا اور (یوحنا ۱۷ باب ۱۲) میں ہی کہ وہ ہلاکت کا فرزند تھا اس آدمی کا نام ہمیشہ سب سے پیچھے آتا ہی (ف ۲) یہہ مقام بڑی فکر کا ہی دیکھو خداوند نے اُسے آپ ارادتاً چن لیا اور فرمایا کیا مینے تم بارہ کو نہیں چنا پر وہ اپنی حکمت سے آپ ہی واقف ہی سب خادم دینوں کو فکر لازم ہی کہ اُسکے ولیعہد ہوں خدا کے کام میں صرف ہاتھہ ڈالنے سے فضل نہیں ملتا ہی جب تک ایمان صحیح نہووے وہ تو خدا کی طرف سے رسول بھی بنایا گیا پر بے ایمانی کے ساتھہ رسالت نے کچھہ فائدہ نہ بخشا اور ہلاک ہوا (ف ۳) یعقوب کے بارہ فرزندوں میں روبن کا نام اول ہی (پیدایش ۴۹ باب ۳) جو علاقہ روبن اپنے بھائیوں میں رکھتا تھا وہی علاقہ پطرس کو سب حواریوں میں ہی اور اسیواسطے پطرس کا نام سب رسولوں میں ہمیشہ اول آتا ہی ہاں وہ اول تو تھا مگر درجہ میں نہ حکومت کے باب میں جیسے ستیفان سب ڈیکنوں میں اول تھا درجہ میں اور نہ حکومت کی راہ سے اور درجہ اُسکا اسلئے اول تھا کہ اُسنے مسیح کا اقرار کیا (متی ۱۶ باب ۱۶) اور اُسنے کلیسیا کی بنیاد ڈالی (اعمال ۲ باب ۴۱) اُسنے غیرقوموں کا دروازہ کھولا (اعمال ۱۰ باب تمام) بھائیوں میں اول نمبر تھا پر کسی الہامی کتاب میں اور کسی خط میں اُسکی حکومت

کا اور سرداری کا ذکر نہیں ہے (ف) رومی لوگ کہتے ہیں کہ ہم پطرس کے جانشین ہیں اور پاپا صاحب کہتے ہیں کہ میں مسیح کے عوض اُسکی دولہن یعنی کلیسیا کا شوہر ہوں یہہ کیسی بڑی غلطی ہے کیونکہ شوہر کا قایم مقام کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا (دیکھو پیدایش ۴۹ باب ۴ ۔ اتواریخ ۵ باب ۱) روبن شرارت کے سبب اپنے حق سے خارج ہوا رومی لوگ اُس شرارت کے سبب جو کلیسیا میں کرتے ہیں اپنا حق کھوتے ہیں اپنے حق سے خارج ہیں (ف) رسولوں میں (پطرس واندریاس ، (بڑا یعقوب و یوحنا) (یعقوب خورد و یہودا) وغیرہ جوڑا جوڑا ہیں (مرقس ۶ باب ۷) اور تین آدمی مسیح کے بھائی ہیں چھوٹا یعقوب یہودا اور شمعون غیرتمند (ف) تین انجیلوں میں تین جوکی مذکور ہیں پہلی جوکی میں پطرس اول ہے دوسری جوکی میں فیلبوس اول ہے پہلا جوکی کا درجہ اول ہے اور انکی تواریخ زیادہ مذکور ہے ۔ بعض کی تواریخ معلوم نہیں یا بہت کم معلوم ہے متی ولوقا میں بعد پطرس کے اندریاس کا نام آتا ہے مگر مرقس و یوحنا میں اسکا نام بعد ہے (ف) (ذکریا ۱۴ باب ۹ و افسی ۱ باب ۲۷ و ۲۸) کو دیکھو اور حواریوں کی طرف نظر کرو اور اُنکے کام پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ خدا اپنا کام کیونکر کرتا ہے (ف) اُن بارہ میں ایک ہلاکت کا فرزند بھی تھا کلیسیا میں ابتک ہلاکت کے فرزند بھی رہتے ہیں (۲ تسلونیقی ۲ باب ۳ و ۴) اور اُنکی بد تاثیرات بھی کلیسیا میں پائی جاتی ہیں مسیح کا یہودا اسکریوطی کو شاگردوں میں شمار کرنا حکمت سے خالی نہ تھا وہ آدمی جو کہتا ہے کہ میں نے بڑے شخص کا مقام لیا ہے ممکن ہے کہ غرور و شرارت کے سبب سے گرایا جاوے اور پھر بیچھے گر کر پچھلے کے برابر ہوا اور بُری تاثیر دکھلاوے جیسے یہودا نے کیا تو بھی خادم دین کی نالایقی خدا کے پاک ساکرمنٹوں کی تاثیر اور برکت کو نہیں روک سکتی (۲۶ عقیدہ) پر غور کرو جو چرچ انگلنڈ کا عقیدہ ہے

---

۵ (۵) اِن بارھوں کو یسوع نے بھیجا اور اُنہیں حکم دیکے کہا کہ غیر قوموں کی طرف مت جاؤ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل مت ہوؤ

---

۵ سے ۴۲ تک یہہ بارہ رسول خدمت کے لیے نصیحت کئے جاتے ہیں اور ان نصیحتوں میں تین حصے ہیں اول ۵ سے ۱۵ تک یہہ ذکر ہے کہ یہہ رسالت چند روزہ تھی خاص اسرائیلی شہروں میں ان کو بتلایا گیا کہ کہاں کہاں جاویں اور کیا باتیں سناویں اور کیسی چال چلن رکھیں ۔ دویم ۱۶ سے ۲۳ تک یہہ ذکر ہے کہ مسیح کے صعود کے بعد حواریوں کی موت تک ایذاکشی کے ساتھ خوشخبری سناویں اسرائیل کو اور غیر اقوام کو بھی یعنی سارے جہان کو انجیل سنائی جاوے ۔ سوم ۲۴ سے ۴۲ تک یہہ ذکر ہے کہ نہ صرف رسالت کا اور خادم دینوں ہی کا کام کریں مگر مسیح کے لئے سب آدمیوں کی خدمت بھی کریں ۔ پھر ہر ایک حصہ اُن تین حصوں میں سے تمام ہوتا ہے لفظ سچ سچ پر جسکی تفسیر آیت ۱۵ اور ۲۳ و ۴۲ میں ہے (ف) مسیح خداوند اپنے کام کا شروع کرتا ہے خاص رسولوں سے خاص یہودیوں سے عام لوگوں تک اور یہہ اُسکا دستور تھا جس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خاص باتوں سے عام فواید نکالے جائیں (متی ۸ باب ۱۱ و افسی ۲ باب ۱۰

غیر قوموں کی طرف مت جاؤ) صرف یہودیوں میں جاؤ اسوقت تمہارے کام کے لئے حدیں مقرر ہوتی ہیں کہ تم ہر ایک یہودی بستی میں جاؤ غیر قوموں کی طرف بھیجے نہیں جاتے ہو اپنی حد میں کام کرنا (۱۰ سامریوں کے کسی شہر میں داخل مت ہو) کیونکہ سامری بھی بابلیت سے غیر قوم تھے اگرچہ اُنہوں نے باقی رہے ہوئے یہودیوں میں بیاہ شادی کی بھی اور یہودیوں کا دین بھی کچھ فرق کے ساتھ قبول کر لیا تھا تو بھی وہ غیر قوم تھے (۲ سلاطین ۱۷ باب ۲۴ سے ۴۱ عزرا ۴ باب ۲ سے ۱۱ یوحنا ۴ باب ۲۰) اور ان سامریوں کی بستیاں غیر قوم اور یہود کے درمیان واقع تھیں۔ پس وہ فرماتا ہے کہ غیر قوم اور سامریوں کی طرف ابھی جانا نہ چاہئے کیونکہ ابھی یہود سے خدا کی بادشاہت لی نہیں گئی کہ غیر قوموں کو دیجاوے پیش گوئی کے پورے ہونیکا وقت ابھی نہیں آیا۔ اور اسلئے بھی کہ جب تک میں دنیا میں رہتا ہوں غیر قوموں اور سامریوں میں جانے سے یہودیوں کو ٹھوکر ہوگی اور انکے دل سخت ہو جائینگے کیونکہ اُنہیں اس قوم سے سخت نفرت ہی پر میری موت کے بعد نہ صرف سامریوں میں مگر دنیا کی حدوں تک جانا (اعمال ۱ باب ۸) (ف۲) مسیح ایک دفعہ آپ سامریوں میں ہو کر گذرا (یوحنا ۴ باب ۴) مگر اُنمیں منادی کے لئے نہیں گیا تھا بلکہ یہودیہ سے جلیل کو جاتے وقت اُن کی بستی راہ میں پڑتی تھی اسلئے وہاں سے گذرنا ہوا تھا (ف۳) حکم تھا کہ تم پہلے ملک یہودیہ میں کام شروع کرو یہہ ملک گویا شاگردوں کا اکھاڑہ تھا جہاں اپنے اُستاد سے کشتی کرنا سیکھیں اور پھر دنیا میں جا کر اُسکے نفاذ اور کار آزمودہ سپاہی ہو کر دنیا اور شیطان اور جسم سے جنگ کریں یا یہہ ملک شاگردوں کے لئے گھونسلا یا آشیانہ تھا جہاں بچے پرورش پا کر اُڑنا سیکھیں اور پھر ہر طرف اُڑ جاویں (ف۴) یہودی لوگ کلام الہی کے سبب جو دیر سے اُن میں مروج تھا زیادہ طیار تھے اور اپنی حاجت کو بھی پہچانتے تھے پس اُنکے سامنے سچائی کو پہلے پیش کرنا واجب تھا پس چاہئے کہ ایسوں کے پاس پہلے جاویں اُسکے بعد اوروں کی طرف مثل ہے کہ اگر ہری شاخ کو جلانا چاہتے ہو تو پہلے سوکھی کو جلاؤ تب وہ ہری شاخ بھی جل جاویگی۔ یہود و غیر قوم کے درمیان ایک دیوار تھی جسے مسیح کی موت نے گرایا اور دونوں کو شامل کیا (افسی ۲ باب ۱۴)

۶ بلکہ خصوصاً اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جاؤ

کھوئی ہوئی بھیڑیں) یہہ بنی اسرائیل کی حالت کا بیان ہے (یسعیاہ ۵۳ باب ۶ و ۱ پطرس ۲ باب ۲۵ و لوقا ۱۹ باب ۱۰) وہ گم شدہ بھیڑیں تھیں اسلئے کہ پاسبانوں نے اُنہیں چھوڑ دیا تھا یرمیاہ ۵۰ باب ۶ حزقیل ۳۴ باب ۲ سے ۹)۔ جیروم صاحب فرماتے ہیں کہ خادمان دین کو لازم ہے کہ اہل بدعت و غیر قوم کی راہ پر نہ چلیں جیسے دین میں اُنسے الگ ہوئے ہیں تو چلن میں بھی اُنسے الگ رہیں ورنہ اپنا کام نہ کر سکینگے (ف۱) یہودیوں نے مسیح پر مثل گرگ کے حملہ کیا تو بھی خداوند نے اُنہیں بھیڑیں فرمایا ہے (ف) مسیح نے

فرمایا جاؤ سچا خادم ہمیشہ جانیکو طیار ہے نہ جہاں اسکی مرضی ہو بلکہ جہاں خداوند بھیجتا ہے خادم مخصوص کیا جاتا ہے نہ لینے کو بلکہ دینے نہ آرام کے لئے مگر محنت کے واسطے نہ حکومت کے لئے مگر خدمت کے واسطے (۲ قرنتی ۱ باب ۲۴)

(۷) اور چلتے چلتے منادی کرو اور کہو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی

اس آیت کی تفسیر (متی ۳ باب ۲) کے ذیل میں دیکھو

(۸) بیماروں کو چنگا کرو مردوں کو جلاؤ کوڑھیوں کو صاف کرو دیووں کو نکالو تم نے مفت پایا مفت دو

یعنی تم حقیقی بادشاہ کی طرف سے ایلچی ہوکے جاؤ اگر کوئی سند پاس رکھنا درکار ہے تو یہہ ہے کہ تمہارے لئے کوئی بات انہونی نہیں ہے تم میں قدرت کے پھل لگینگے اور اس سے لوگ جانینگے کہ تم مسیح کے ایلچی ہو (متی ، باب ۲۰) (ف) یہہ پہلا وقت ہے کہ اُسنے اپنے شاگردوں کو معجزہ کرنیکی قدرت بخشی برکت روح کی اُسوقت عنایت ہوئی مگر پنتکوست کے دن اسکی بھرپوری ہوئی اُسنے بادشاہی طور پر درجہ بدرجہ اُن پر کثرت سے بخشش کی (مفت پایا مفت دو) یہہ خدا کی مانند بولتا ہے (استثنا ۱۵ باب ۱۰ و ۱۱ و اعمال ۳ باب ۶) یعنی الٰہی بخشش قیمت سے بیچنا بے تاثیر بات ہے وہ جو اپنا فایدہ تلاش کرتا ہے مثل یہودا اسکریوطی کے ہے جو چور تھا پس تم روح کے انعام سے سوداگری نکرنا اور نہ معجزہ کو اپنے فایدہ دنیاوی کا ہتھیار اور وسیلہ بنانا (طیطس ۱ باب ۱۱ و ۱ پطرس ۵ باب ۲ و اعمال ۸ باب ۱۸ سے ۲۰ تک) یہہ قول کہ مفت پایا مفت دو ایک سونے کا سیب ہے (امثال ۲۵ باب ۱۱ و اعمال ۲۰ باب ۳۵) کون بتلا سکتا ہے کہ مسیح کے ایسے ایسے قولوں سے دنیا میں کیا کیا فواید ہوئے ہاں ایسی تخم ریزی سے تمام جہان زرخیز ہوا

(۹) نہ سونا نہ روپا نہ تانبا اپنے کمربندوں میں رکھو

(سونا روپا تانبا) یعنی اشرفی روپیہ پیسہ کچھہ نہ رکھنا کمربندوں میں) یعنی نہ کمر میں ہو نہ دل میں لالچ کا خیال بھی نرہے اور دنیاوی فکر دل میں نرہیں کیونکہ خدا تمہارا بندوبست آپ کریگا ۱ پطرس ۵ باب ، لوقا ۲۲ باب ۳۵) (ف) کریسسٹم صاحب کہتے ہیں کہ یہاں پر مسیح خداوند عیسایوں کو یہہ بات سکھلاتا ہے کہ خدام دین کی فکروں کا بوجھہ جماعت کے لوگ اُٹھالیویں تاکہ وہ اس بوجھہ سے ہلکے ہوں اور یہہ کلیسیا پر فرض ہے گلاتی ۶ باب ۶ و ۱ قرنتی ۹ باب ۱۱)

(۱۰) راستے کے لئے نہ جھولی نہ دو کرتے نہ جوتیاں نہ لاٹھی لو کیونکہ مزدور اپنی خوراک کے لایق ہے

(جھولی) یعنی روٹی وغیرہ رکھنے کا تھیلا بھی نہ لیں (نہ دو کرتے) کہ ایک دھولی کے جاوے اور ایک بدن میں رہے (نہ جوتیاں) یعنی جوتیاں مت لو لیکن (مرقس ۶ باب ۸) میں ہی کہ جوتیاں پہنو۔ یہہ یونانی میں دو لفظ ہیں جنکا ترجمہ اردو میں ایک ہی لفظ جوتیاں ست کیا گیا ہی یہاں متی میں جو لفظ ہیو پوڈیمتا ہی اُسکے معنی ہیں پوری جوتی جسپر پورا چمڑا لگا ہی سو ایسی جوتی لینے سے خداوند نے منع کیا تھا لیکن (مرقس ۶ باب ۸) میں جو لفظ سندلیا ہی وہ نام ہی اُس جوتی کا جسمیں صرف ایک تلا ہی اور (اوپر تسمہ لگا ہوتا ہی جیسے کابلی کے غریب لوگ ہندوستان میں پہنے ہوے آیا کرتے ہیں پس ایسی جوتی کے پہننے کا خداوند نے حکم دیا تھا یہی لفظ سندلیا اعمال ۱۲ باب ۸) میں بھی مذکور ہی پس خداوند نے جو فرمایا کہ جوتیاں نہ لو اُسکے معنی ہیں ہیو پوڈیمتا نہ لو مگر سندلیا پہنکر جاؤ جو غریبوں کی جوتی ہی (نہ لاٹھی) لو اگر مرقس میں ہی کہ لو اسکا مطلب یہہ ہی کہ سفر کی فکر سے لاٹھی تلاش نہ کرو ہاں جو ہاتھہ میں یا پاس موجود ہی وہ لیاؤ کیونکہ مزدور اپنی خوراک کے لایق ہی) یعنی تم آپ اپنی دنیاوی فکر دور کرو میں خود تمہارا بندوبست کرونگا وہ یہاں پر اپنی الوہیت ظاہر کرتا ہی اور اپنی رزاقی دکھلاتا ہی (استثنا ۳۲ باب ۱۰ و لوقا ۲۲ باب ۳۵) **ف** یہہ بات اگرچہ معجزہ کے طور پر گذری تو بھی ہمارے لئے نصیحت ہی کہ ہم پاک نیت سے اپنی سب فکر اُس پر ڈالدیویں (۱ قرنتی ۹ باب ۱۴) (**ف ۲**) اگرچہ اسوقت اُسنے ان سب چیزوں کے نہ لینے کا حکم دیا پر یہہ حکم ہمیشہ کے لئے نہ تھا کیونکہ اُسنے پھر اجازت بخشی ہی کہ سب کچھہ ساتھہ لیویں (لوقا ۲۲ باب ۳۶) پولوس رسول لبادہ رکھتا تھا (۲ تمطاؤس ۴ باب ۱۳) یہہ لبادہ مسیح کی اجازت کی تعمیل دکھلاتا ہی **ف ۳**) جیسے امور دنیاوی ویسے ہی امور روحانی میں بھی مزدور خوراک کے لایق ہی اس بات کو پولوس نے خطوط میں بار بار سکھلایا ہی (رومی ۵ باب ۲۷ و ۱ قرنتی ۹ باب ۱۱ و گلاتی ۶ باب ۶) اور ایک جگہ لکھا ہی کہ نوشتہ کہتا ہی یعنی نہ انسان اپنی تجویز سے مگر کلام میں حکم ہی (۱ تمطاؤس ۵ باب ۱۸) خداوند مسیح کے پاس نقدی بھی تھی جسکو یہودا اسکریوطی اپنی تھیلی میں رکھتا تھا اور ٹوکریاں وغیرہ بھی تھیں جنمیں روٹیاں اُٹھائیں اور کپڑہ پہننے کا بھی تھا جو صلیب کے بعد سپاہیوں نے بانٹ لیا ہاں ایک زمانہ میں یعقوب کے پاس لاٹھی کے سوا کچھہ نہ تھا (پیدایش ۳۲ باب ۱۰) پر دوسرے زمانہ میں خدا نے سب کچھہ عنایت کیا تھا اسیطرح مسیح نے بھی ایکبار یہہ چیزیں رکھنے سے منع کیا تاکہ اپنی الوہیت کی قدرت کو دکھلاوے اُسکے بعد سب چیزیں لینے کی اجازت بخشی تاکہ عالم اسباب کے انتظام میں فرق نہ آوے

(۱۱) اور جس شہر یا بستی میں داخل ہو دریافت کرو کہ کون اُسمیں لایق ہی اور جب تک روانہ ہو وہیں رہو ۱۱

(کون لایق ہی) نہ وہ جو دنیاوی عہدہ اور عزت و ثروت رکھتا ہی مگر وہ جسکا دل کلام کے سننے کو طیار ہی (کون بتلا سکتا ہی کہ کون لایق ہی) اُسی شہر کے بے ایمان اور نالایق لوگ بتلا سکتے ہیں کہ یہاں کون لایق ہی وہ آپ ہی بھلاوں پر گواہی دیا کرتے ہیں خواہ سچائی سے یا تحقیر وجود سے (وہیں رہو) گھر گھر ڈیرہ لگاتے نہ پھرو جو وہاں ملتا ہی وہی لیلو تاکہ کوئی نہ کہے کہ یہہ اپنا روزگار تلاش

کرنا پھرتا ہے (ف) چاہئے کہ جہاں جاکر اُتریں وہاں کچھہ توقف کریں اور اُنہیں سناویں بعض پادری صاحبوں کی طرح جلدی جلدی کئی کئی گانوں ایک دن میں منادی کرکے تمام نہ کریں بلکہ آہستہ آہستہ پھرتے جاویں

۱۲ (۱۲) اور گھر میں جاکے اُسے سلام کرو

پہلے پوچھو کہ یہاں کون لایق آدمی ہے جب اُسکے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو ادب و تعظیم اور محبت کے ساتھہ جس سے میل ملاپ ہووے اور تم اُسکے گھر میں سلام یعنی برکت دیتے ہوئے مبارک طور پر داخل ہو

۱۳ (۱۳) اور اگر گھر لایق ہو تو تمہارا سلام اُسپر پہونچے پر اگر لایق نہو تو تمہارا سلام تم پر پھرے

(اگر گھر لایق ہے) جسکا ثبوت تمہیں قبول کرنا ہے تو پہلے کہو اس گھر پر سلام (ف) یہہ سلام ایک خاص سلام ہے نہ عام لوگوں کے دستور کے موافق مگر یہہ وہ سلام ہے جسکا ذکر یوحنا ۱۴ باب ۲۷ میں ہے - زبردستی کسیکے گھر میں نہ جاؤ اگر وہ راضی ہے تو جاؤ اور یہہ خاص سلام اُنہیں سناؤ اگر لوگ اس سلام کو رد کریں تو یہہ سلام واپس تم پر آویگا سلام نہ لینے سے اُس گھر کا نقصان ہوگا نہ تمہارا (ف) مسیح نے بتلایا کہ ہر شہر میں کوئی نہ کوئی تو لایق ہوگا پس ناامید نہ ہونا چاہئے کوئی نہ کوئی ضرور لایق آدمی ہر بستی میں ملتا ہے (ف) دعا اور بددعا بیفایدہ نہیں ہے ضرور اُس میں تاثیر ہے زبور ۵۰ باب ۱۳) اور برکت کے حق میں دیکھو (گنتی ۶ باب ۲۲ و استثنا ۱۲ باب ۵ و لوقا ۱۰ باب ۵)

۱۴ (۱۴) اور جو کوئی تمہیں قبول نکرے اور نہ تمہاری باتیں سُنے اُس گھر یا اُس شہر سے نکل کے اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ دو

اور جو کوئی تمہیں) شاید کوئی بھی لایق نہ ہووے اور تمہیں قبول نہ کرے نہ تمہاری سُنے (اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ دو) تاکہ اُن پر گواہی ہو مرقس و لوقا کہتے ہیں تاکہ ظاہر ہو کہ ہم اُنکی بدی میں شریک نہیں ہیں اور اسلئے بھی کہ انجیل زور زبردستی سے نہیں دی جاتی مگر خوشی سے چاہیں تو قبول کریں (ف) اسی طرح پلاطوس نالایق طور سے کرنا چاہتا تھا کہ میں مسیح کے خون سے پاک ہوں (متی ۲۷ باب ۲۴) مگر یہہ اُسکی حرکت ظاہرا دکھلاوے کے طور پر تھی نہ باطناً بلکہ یہود کو راضی کرنا چاہتا تھا

۱۵ (۱۵) میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم اور عمورا کی زمین کا حال اُس شہر کے حال سے آسان ہوگا

(میں تمہیں) دیکھو سچا اُستاد اپنی الوہیت کے اختیار سے اختیار والے کے مانند بولتا ہی کہ میں کہتا ہوں (سدوم و عمورا کا حال اُس سے آسان ہوگا) یہہ باتیں آسمان کی مانند اونچی اور دوزخ کی مانند گہری ہیں خداوند امور آیندہ سے واقف تھا تب اُس نے یہہ بات بھی سنائی (ف) جو کوئی انجیل سنانیوالے کو حقیر جانتا ہی وہ انجیل کی حقارت کرتا ہی آسمان کو قبول نکرنا چھوٹی بات نہیں ہی تاج و تخت اور سونے کی کھان کو قبول نکرنا چھوٹی بات ہی پر ہمیشہ کی زندگی کو رد کرنا بڑی سخت بات ہی اگر یہہ جاتی رہی تو سب کچھ جاتا رہا اُسکے رد کرنیوالے کے لئے نہ امید باقی ہی اور نہ خوشی بلکہ کوئی چیز باقی نہیں رہتی (ف) سدوم و عمورا کے رہنے والوں کے گناہ کیسے سخت نفرتی تھے تو بھی انجیل کا قبول نکرنا اُنکے گناہ سے زیادہ تر سخت گناہ ہی (ف) سدوم میں صرف ایک کمزور شخص یعنی لوط کے وسیلہ سے منادی ہوئی پر مسیح کے شاگردوں کو قبول نکرنا یہہ گناہ کی غایت اور انتہا ہی (متی ۱۱ باب ۲۰ لوقا ۱۲ باب ۴۷ یوحنا ۳ باب ۳۶) (ف) جسقدر بدی زیادہ ہوتی ہی اُسیقدر سزا بھی زیادہ ملتی ہی (متی ۱۱ باب ۱۲ و ۲۴ و ۲۳ باب ۱۵ لوقا ۱۲ باب ۴۷ و ۴۸) جیسے جزا کے درجے کلام میں مذکور ہیں ویسے ہی سزا کے درجے بھی ہیں (ف) انجیل کی تحقیر سے شہروں اور ملکوں کی بربادی ہوتی ہی اور آخر کو ہلاکت ابدی ہی

۱۶ (۱۶) دیکھو میں تمہیں بھیڑوں کی مانند بھیڑیوں میں بھیجتا ہوں پس سانپوں کی طرح ہوشیار اور کبوتروں کی مانند بے بد ہوؤ

۱۶ سے ۲۳ تک خادم دینوں کی عام خدمت کا بیان ہی میں بھیجتا ہوں دیکھو بھیجنے والا وہ ہی اجرا خدمت اُس سے ہی وہ آپ رسول بناتا ہی اور اپنا ہی پیغام بھیجتا ہی سب جانتے ہیں کہ رسول بنانا خدا کا کام ہی خدا آدمیوں کو رسول بناتا ہی اور اپنا پیغام گنہگاری و غفاری و اطاعت وغیرہ کی بابت بھیجا کرتا ہی یہی کام مسیح آپ کرتا ہی آپ ہی رسول بناتا ہی اور اپنی تشریف آوری اور نجات کا پیغام بھیجتا ہی پس وہ خدا ہی (ف) کہاں بھیجتا ہی اور کن کو بھیجتا ہی بھیڑوں کو بھیڑیوں کے درمیان بھیجتا ہی کمزور بھیڑوں کو اکیلا چھوڑنا ہی بڑی بھاری بات ہی پر گرگوں میں بھیجنا زیادہ تعجب کی بات ہی پر وہ زور دیکر کہتا ہی کہ (میں بھیجتا ہوں) یہاں سے ظاہر ہی کہ وہ خود محافظت کا ذمہ دار ہوتا ہی وہ اپنی خدائی دکھلانا چاہتا ہی کہ میں ایسا قادر خدا ہوں جو بھیڑیوں میں بھیڑوں کو بھیجتا ہوں اور اپنی الوہیت کی طاقت سے اُنکے بچانے پر قدرت رکھتا ہوں (ف) دیکھو خداوند نے فقیہ اور فریسیوں کو گرگ بنایا ہی پس جو لوگ جیسے کام کرتے ہیں اُنکو ویسا بتلانا ناجائز نہیں ہی پر نیت کی صفائی اور مناسب طور سے ہو (سانپوں کی طرح ہوشیار) یعنی ہوشیار تو ہمیں ہو لیکن اب کہ اُن میں جاتے ہو ہوشیار ہو جاؤ کبوتر کی مانند بے بد یعنی ایسے ہو جاؤ کہ جن میں بدی کی آمیزش نہیں ہی اسکا مطلب (اقرنتی ۱۴ باب ۲۰) میں ہی یعنی تمہارے دلوں میں کوئی بدارادہ ملا نہ رہے (ف) ہوشیاری اور بے بدی پردو کی

ضرورت ہی اگر صرف سانپوں کی ہوشیاری ہو تو وہ دغا ہی اور صرف کبوتر کی بےبدی بلا ہوشیاری کے ہو تو اُسمیں خطرہ ہی (بےبدی
گناہ سے بچاتی ہی اور ہوشیاری سے خطرہ میں نہیں گر سکتے عیسائیوں کو یہہ دونوں باتیں ضرور ہیں یعنی دانائی اور روح القدس سے
بھر جانا اُنکا واجب ہی (اعمال ۶ باب ۳) میں استیفان کا حال دیکھو (ف ۴) جیسے گناہ سے بچنا ضرور ہی ایسے ہی خطرہ سے بچنا بھی
چاہئے پس شہید ہونے کی آرزو سے خطرہ سے نہ بچنا جیسے غازی لوگ کرتے ہیں جائز نہیں ہی (ف ۵) سانپ کون ہی شیطان
کیونکہ شیطان نے سانپ کا جسم اختیار کیا تھا اور کبوتر کون ہی خدا کی روح جو کبوتر کی صورت میں نازل ہوئی تھی پس جیسے کبوتر سے کچھ سیکھنا
ضرور ہی یعنی بےبدی تو اسیطرح آزمانیوالے سے بھی کچھہ سیکھنا چاہئے یعنی ہوشیاری (دیکھو لوقا ۱۶ باب ۸) (ف ۶) جب ملک مصر
میں تصویری زبان جاری تھی تو سانپ ہوشیاری کا نشان تھا جیسے زور و طاقت کا نشان ہاتھی اور قہر کا نشان شیر تھا وغیرہ (ف ۷)
سانپ کیسا ہوشیار جانور ہی وہ ہوشیاری کے سبب خطرہ سے بچتا ہی اور کینچلی گرانے کو تنگ سوراخ سے گذرتا ہی اسیطرح چاہئے کہ منادی
کرنیوالے لوگ ہوشیاری کر کے خطرے سے بچیں اور پرانی انسانیت کے گرانے کو تنگ دروازہ سے گذریں (ف ۸) پہلے آدم کو
سانپ نے فریب دیا وہ فریب دینے میں ہوشیار تھا تاکہ ہلاک کرے تم جان بچانے میں ہوشیار ہو جاؤ اُسنے اُس درخت کی تعریف
کی جسکے کھانے میں موت ہی پر تم درخت صلیب کی تعریف کرو جسپر نظر کرنے سے سانپ کا کاٹا ہوا نہیں مرتا اُسنے کمزور عورت
کے وسیلہ سے کام کیا یعنی امید کی جگہ گیا تم بھی موقع دیکھہ کر کام کرو امید کی جگہ جاؤ۔ اُسنے نیک و بد کی شناخت کی امید اُنہیں
دی تم بھی آنیوالی نعمتوں کی امید اُنہیں دو اُسنے جھوٹھہ بولا تم سچ بولو تاکہ ایمان لا کر آدمی مثل فرشتوں کے ہو جاویں (ف ۹)
دنیاوی لوگ مثل سانپ کے تمہیں شریر اور ابلیس جانینگے اور کہینگے ایسوں کا جیتا رہنا مناسب نہیں ہی اور اسلئے مارنے کے لئے
اُٹھینگے پس جیسے نادانوں کے نزدیک مثل سانپ کے ٹھہرے ہو تو چاہئے کہ جان بچانے میں سانپ کی مانند ہوشیار بھی رہو سانپ
میں دو باتیں ہیں ایذا پہونچانا اور ہوشیاری ایکبات بُری ہی اور ایک اچھی ہی تم اُسکی اچھی بات سیکھہ لو جیسے مثل مشہور ہی (خذ
الحکمة حیث وجدتموها) جہاں کہیں حکمت کی بات پاؤ اُسے اختیار کر لو دیکھو خداوند کیسی بےتعصب تعلیم دیتا ہی کہ وہ دشمن میں بھی جو اچھی
بات دیکھتا ہی اُسکی تعریف کرتا ہی پر باتعصب آدمی دشمن کے ہنر کو بھی عیب جانتا ہی (ف ۱۰) سانپ کی دوسری عادت جو ایذا رسانی
کی ہی اُسکے عوض کبوتر کی بےبدی اختیار کرو یہانتک کہ وہ ناپاک جگہ میں بھی نہیں بیٹھتا پس تم بدصحبت سے بھی پرہیز کرنا اور وہ
ملایم مزاجوں کے پاس جاتا ہی اور وہ دشمنوں کو بھی ایذا نہیں پہونچاتا اسی طرح تم بھی دُکھہ اُٹھانا پر اُنکو دکھہ ندینا (ف ۱۱) اگر تمہاری
یہہ شکل ہوگی تو تم میری قدرت کو دیکھوگے کہ بھیڑئیے بھیڑیں بنجاویں تم اُنپر غالب آؤگے وہ اپنی ایذا رسانی سے تمہیں ہلاک نکر سکینگے
بلکہ اُنکی طبیعت جو مثل گرگ کے ہی بدل کر مثل بھیڑ کے ہو جاوے (ف ۱۲) دیکھو جب مسیح نے شاگردوں کو بھیجا تو وہ بارہ تھے

اور ساری دنیا بھیڑیوں سے بھری ہوئی تھی پر وہ مسیح کی مدد سے بچے تھے کیونکہ وہ اُنکا پاسبان تھا اب بھی چند عیسائی بلکہ ایک شخص بھی اُسکی مدد سے لاکھہ لاکھہ شریروں میں محفوظ رہتا ہے اور اُسکے وسیلہ سے بہت سے گرگ بھیڑ بن جاتی ہیں

۱۷ (۱۷) پر آدمیوں سے خبردار رہو کیونکہ وے تمہیں عدالتوں میں حوالے کرینگے اور اپنے عبادتخانوں میں کوڑے مارینگے

(آدمیوں سے خبردار رہو) کیونکہ وہ گرگ ہیں جو حیلہ بازی سے مارتے ہیں پس اُنکی مجلس سے پرہیز کرو اپنے قول اور فعل کی خبرداری کرو کہ اُنمیں کیا بولتے اور کیا کرتے ہو آدمیوں سے خبردار رہو خواہ وہ غیر قوم ہوں یا عیسائی کیونکہ مسیح کو ایک شاگرد ہی نے پکڑوایا پس آپس میں بھی خبرداری واجب ہے سب عیسایوں کو خبرداری واجب ہے خاصکر کمزور عیسائی کو اپنی خبرداری زیادہ تر چاہئے تاکہ دین کی حقارت نہووے (ف) بعض آدمیوں میں گرگ کی روح ہوتی ہے اور وہ پوشیدہ رہتی ہے پر جب خدا کا کلام اُسے سنایا جاتا ہے اور منادی کیجاتی ہے تب وہ روح ظاہر ہوتی ہے اور جوش مارتی ہے تب وہ آدمی طرح طرح کے فریبوں سے پھاڑنا چاہتا ہے کیونکہ تاریکی کی قدرت قسم قسم کے حیلوں سے روشنی کو دبانا چاہتی ہے عدالتوں میں) یہودیوں کے ہر شہر میں سات سات آدمیوں کی ایک ایک عدالت مقرر تھی بموجب (استثنا ۱۶ باب ۱۸ کے) اور اسی عدالت کا ذکر (متی ۵ باب ۲۱) میں ہے (اور اپنے عبادتخانوں میں) یعنی نہ صرف عدالتوں میں مارینگے مگر اپنے عبادتخانہ کے سرداروں سے بھی پٹوائینگے یعنی اُن لوگوں سے جو دینداری کا دعویٰ کرتے ہیں افسوس سچائی کی بات بولنے سے دینداری کے مقاموں میں بھی تکلیف ملیگی پر یہہ ایسوں سے ہوگا جنکی دینداری ایک دوکانداری کے طور پر ہے (کوڑے مارینگے) دیکھو اعمال ۵ باب ۴۰ و ۱۶ باب ۲۲ و ۲۳ و باب ۱۹) نہ صرف شاگردوں نے کوڑے ہی کھائے اور کھاتے ہیں پر قسم قسم کے دُکھہ اُنہیں ملے اور آج تک ملتے ہیں (ف) اِس دنیا میں انجیل تکلیف کو دور نہیں کرسکتی بلکہ زیادہ تر بلا میں ڈالتی ہے کیونکہ کلیسیا ابھی جنگ میں ہے پر آنیوالے غضب سے انجیل بچاتی ہے

۱۸ (۱۸) اور تم میرے سبب حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے حاضر کئے جاوگے کہ اُنپر اور غیر قوموں پر گواہی ہو

(حاضر کئے جاؤگے) یہہ بھی پیشگوئی ہے چنانچہ پطرس رسول نیرو شہنشاہ کے سامنے حاضر کیا گیا اور یوحنا دومشیان شہنشاہ کے سامنے لایا گیا یہہ دونوں بادشاہ تھے اور ہیرودیس کے سامنے بھی شاگرد حاضر کئے گئے تھے اور حاکموں کے سامنے بھی حاضر کئے گئے مثلاً پلاطوس فیلکس فسطس گلیو وغیرہ حکام کے سامنے بھی حاضر کئے گئے

ہئے پس اُسوقت یہہ پیش گوئی پوری ہوئی اور آج تک ایسا ہوتا ہی کہ منادی کرنیوالے ایسی بلاؤں میں گرفتار ہوتے ہیں تاکہ اُن پر اور غیر قوموں پر گواہی ہو اس ایذاکشی سے یہہ مطلب بھی نکل آویگا کہ انجیل پر گواہی ہوگی۔ یہاں لکھا ہی کہ اُنپر گواہی ہوکر وہ سزا کے لایق ہیں اور اُنکے لئے گواہی ہوگی کہ وہ بھی مسیح کو جانیں جسکے لئے تم پکڑے ہوئے مار کھاتے ہو کیونکہ انجیل دو دھاری تلوار ہی (مکاشفات ۱ باب ۲ و ۲ باب ۱۲ و اعمال ۱۳ باب ۷ و ۴۲ باب ۱۵) (ف) غیر قوم کے لفظ سے اشارہ ہی کہ انجیل نہ صرف یہود میں سُنائی جائیگی بلکہ آگے غیر قوم تک بھی جانیوالی ہی (ف) آیت ۱۷ میں یہود سے اور آیت ۱۸ میں غیر قوم سے ایذا پانیکا ذکر ہی یعنی منادی کرنیوالوں کو دونوں قوموں سے تکلیف پہونچیگی (ف ۳) عیسائیوں کا حصہ ہی کہ شریر لوگ بادشاہوں تک بھی اُنکے دشمن ہونگے امیر غریب سب اُنکی جان کے دشمن ہونگے کیونکہ مسیح کا کام آسایش سے نہیں چلتا مگر بڑی لڑائیوں اور دکھوں سے چلتا ہی (ف) مسیح نے فرمایا کہ آدمیوں سے خبردار رہو پھر آپ ہی بتلایا کہ اُن سے تم بچ نہیں سکتے ہو ضرور ہی کہ حاضر کئے جاؤ وہ آپ اُنکے ہاتھہ سے نہ بچا مگر مصیبت اُٹھائی اور آج تک تمام کلیسیا مصیبت اُٹھاتی ہی کلیسیا کی جفاکشی کا تذکرہ تواریخ کلیسیا میں دیکھو (ان کو رنشین) کے وقت دیکھو مسمی کرینمر رڈلی لاٹی مر کیسے بے رحمی سے آگ میں جلائے گئے تھے

۱۹ (۱۹) لیکن جب وے تمہیں حوالے کریں اندیشہ مت کرو کہ ہم کس طرح یا کیا کہیں کیونکہ جو کچھہ کہنا ہوگا سو اُسی گھڑی تمہیں دیا جائیگا

(اندیشہ مت کرو) متی ۶ باب ۲۵) یعنی اگرچہ ایسی ایسی مصیبتیں آنیوالیاں ہیں تو بھی فکر کا بوجھہ دل پر رکھنا تم کسلئے اپنی جان فکر میں ڈالوگے جسکا کام ہی اور جسکے سبب سے مصیبت آتی ہی وہ آپ اُسکا بندوبست کریگا ف ۱ فکر اور اندیشہ کا بوجھہ دل پر رکھنے سے منع کیا ہی پر طیاری کرنے سے منع نہیں فرمایا کیونکہ وہ جایز اور مناسب ہی (امثال ۲۴ باب ۲۰ و ۲ تمطاؤس ۲ باب ۱۵) (ف ۲) ضرورت کے وقت پر خاص مدد ملنے کا وعدہ ہی اور اُسیوقت آگاہی ملنے کا بھی اقرار ہی (خروج ۴ باب ۱۱ و ۱۲ یرمیا ۱ باب ۷) (ف ۳) تم لڑائی پر بھیجے جاتے ہو پر لڑنیوالا خداوند ہی نہ تم ہاں تم آواز کروگے پر بولنے والا وہ آپ ہی (۲ قرنتی ۱۳ باب ۳) (ف ۴) سچا عیسائی اکثر اکیلا نظر آتا ہی تو بھی وہ کبھی اکیلا نہیں ہی (یوحنا ۱۶ باب ۳۲ و ۲ تمطاؤس ۴ باب ۱۶ و ۱۷) (ف ۵) جسنے فرمایا کہ فکر اور اندیشہ نہ کرو اُسی نے یوں بھی کہا کہ جواب کے لئے ہمیشہ طیار رہو (۱ پطرس ۳ باب ۱۵) پس مطلب یہہ ہی کہ فکر کا بوجھہ دل پر رکھنا منع ہی مگر طیاری منع نہیں ہی

۲۰ (۲۰) کیونکہ کہنیوالے تم ہی نہیں ہو بلکہ تمہارے باپ کی روح ہی جو تم میں بولتی ہی

کہنے والے تمہیں نہیں ہو) یہہ بات نہایت درست ہی تمام دکھوں مصیبتوں میں اُسکا نتیجہ کیا گیا اور بہت درست اسباب کو پایا گیا ہی (دیکھو اعمال ۲ باب تمام) پولوس میں کون بولتا تھا اور کیسی تقریر تھی اور سب عیسائیوں کی ایسے موقع پر تقریروں کو تواریخ کلیسیا میں ملاحظہ کرو جس سے ظاہر ہی کہ بولنے والے وہ نہیں بلکہ اُنمیں کوئی اَور بولتا تھا ف (جبکہ چند اشخاص سے رسول لوگ بولتے تھے اور مسیح اُنمیں بولتا تھا تو کیا جب سارے جہان کے لئے وہ انجیلیں لکھتے تھے اُن میں مسیح نہ بولتا ہوگا پس یہہ عقیدہ کہ سب اناجیل اور خطوط الہام سے ہیں نہایت درست ہی کیونکہ اُنسے وعدہ ہی کہ کہنے والے تم نہیں ہو بلکہ تمہارے باپ کی روح (وہ کبھی نہیں فرماتا کہ ہمارے باپ کی روح بلکہ تمہارے باپ کی فرماتا ہی کبھی اپنا باپ بتلاتا ہی (متی ۸ ا باب ۱۰ و یوحنا ۲۰ باب ۱۷ اور کبھی تمہارا باپ کہتا ہی اَپکو اُنکے ساتھ ملاکر ہمارا باپ نہیں کہتا اسلئے کہ جسطرح کا وہ بیٹا ہی ہم لوگ ہرگز اُس طرح سے بیٹے نہیں ہو سکتے۔ تم نہیں بلکہ روح ہی پس معلوم ہوا کہ خدا اپنے سارے کام اکیلا کرتا ہی خدا کا م کرتا ہی مسیح کام کرتا ہی روح القدس کام کرتا ہی آدمی صرف وسیلہ ہیں نہ حقیقت میں کام کرنیوالے (رومی ۶ باب ۱۳)

(۲۱) پر بھائی بھائی کو اور باپ لڑکے کو قتل کے لئے حوالے کریگا اور لڑکے اپنے ماباپ کے خلاف کھڑے ہونگے اور اُنہیں مروا ڈالینگے

مروا ڈالینگے (خدا اُنکی طرف سے ایذا کو نہ روکیگا کیونکہ شہید کا خون کلیسیا کا تخم ہی اور میراث بھی ایسی ہی کہ اُسکے لئے دُکھ اُٹھانا چاہئے تاج کے لئے صلیب اُٹھانا ضرور ہی (ف) نہ صرف غیر لوگوں سے تکلیف اُٹھانا ہی کا مگر رشتہ دار لوگ بھی عیسائیوں کی موت کے لئے جاسوسی کرینگے پس چاہئے کہ پولوس کی مانند کسی چیز کو جان تک عزیز نہ جانیں (اعمال ۲۰ باب ۲۴) (ف۲) نئے اور پرانے انسان میں ایسی مخالفت ہوگی جیسے شیطان اور مسیح میں مخالفت ہی پس شاگردوں کو مرنے کے لئے طیار ہونا چاہئے

(۲۲) اور میرے نام کے سبب سب تم سے دشمنی کرینگے پر وہ جو آخر تک صبر کریگا سوہی نجات پاویگا

سب تم سے دشمنی (یہہ آفت سب طرف سے آویگی اور نہ صرف چند روز یا کسی فساد کے وقت مگر ہمیشہ یہہ دشمنی اُنکی طرف سے ہوگی اور ایک وبا کے مانند جیسے بخار یا ہیضہ یا آگ کی طرح ہر کہیں پھیلیگی (ف) سچے عیسائیوں کے درمیان جیسے آپسمیں محبت کی کثرت ہی ویسی ہی غیروں کے درمیان اُنکی نسبت عداوت کثرت سے ہی اسکا سبب یہہ ہی کہ عورت کی نسل اور سانپ کی نسل میں خدا نے آپ دشمنی ڈالی ہی جہاں کہیں روشنی اور اندھیرا یعنی مسیح اور شیطان نزدیک نزدیک آتے ہیں وہاں ایسی شدت سے بڑی مخالفت ہوتی ہی کہ جسمیں میل ملاپ نہیں ہوسکتا دیکھو کتنے عیسائیوں کو دوستوں اور رشتہ داروں نے شکنجے میں کھینچا مصلوب کیا جلتے تیل میں اُنکو ڈالا

پر جلایا جلتا ہوا سیسہ پلایا درندوں سے ٹکڑے ٹکڑے کروائے اور اور طرح کے دکھ بھی دیئے اُسی عداوت کے سبب جو اُن میں ہی تو بھی عیسائی کو ایسی راہ پر چلنا ضرور ہی کیونکہ ایسی راہ کے آخر پر نجات ہی اور اس راہ کے چھوڑنے سے ہلاکت ہوتی ہی (وہ جو آخر تک صبر کریگا وہی نجات پائیگا) صبر یعنی برداشت یہہ برداشت بڑی بھاری بات ہی اور عیسائی کا بڑا ضروری فرض ہی اسلئے مسیح نے دوسرے وقت بھی یہ بات کو سنایا (متی ۲۴ باب ۱۳) اُسی آدمی سے جو برداشت کرتا ہی زندگی کے تاج کا وعدہ ہی (مکاشفات ۲ باب ۱۰ یعقوب ۱ باب ۱۲) اِس ہدایت پر کلام میں بہت زور دیا گیا ہی (دیکھو عبرانی ۳ باب ۶ و ۱۴ و ۶ باب ۴ سے ۶ و ۱۰ باب ۲۳ و ۲۶ سے ۲۹ و ۳۸ سے ۳۹ تک) (ف) آخر تک برداشت کرنا حقیقی زندگی کا نشان ہی اور ایسوں کو خدا تعالیٰ اپنے ابدی بازو سے سنبھالتا ہی مصیبتیں ہمیشہ نہیں رہ سکتیں البتہ دیر تک تو رہتی ہیں سخت بھی معلوم ہوتی ہیں تو بھی برداشت نا ممکن نہیں ہوتی ہاں وہ عیسائی جو اس مورچہ پر سے ہٹ جاتے ہیں اور آخر تک برداشت نہیں کر سکتے اُن میں شروع سے زندگی نے جڑ نہیں پکڑی تھی (لوقا ۸ باب ۱۳)

۲۳ (۲۳) پر جب تمہیں ایک شہر میں ستاویں تو دوسرے کو بھاگ جاؤ کہ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے جب تک کہ انسان کا بیٹا نہ آلے

(بھاگ جاؤ) ناجائز طور پر نہیں یعنی جب کہ خدا نے راہ نہیں کھولا اُسوقت بھاگنا نہ چاہئے اور گناہ کر کے بھی بھاگنا نہ چاہئے یا جسوقت رہنا ضروری ہی اُسوقت بھی بھاگنا نہ چاہئے بھاگنے کا وقت ایک ہی ہی یعنی (جب ستاویں) یعنی ایذا کے وقت اپنے بچاؤ کے لئے بھاگ جانا درست ہی پر جب خدا کام کے لئے بلاوے تو اُسوقت بھاگنا منع ہی بلکہ ایذا میں بھی جانا چاہئے (اعمال ۲۱ باب ۱۱ سے ۱۴ تک) (ف ۱) دیکھو مسیح آپ مصر کو چلا گیا جب کہ بچہ تھا اور خدا نے یوسف کو خبر دی تھی کہ مصر کو بھاگ جا تو بھی مسیح آپ یروشلم میں مرنے کو آیا پس ہر کام اپنے وقت پر مناسب ہی (ف ۲) مزدور بھاگتا ہی (یوحنا ۱۰ باب ۱۴) سچا گڈریہ نہیں بھاگتا بلکہ جان دیتا ہی (یوحنا ۱۰ باب ۱۱) (ف ۳) جب گلہ کسی نگہبان کے سپرد ہی اور بھاگنے سے وہ پراگندہ ہوتا نظر آتا ہی تو خادم دین کو بھاگنا نہ چاہئے ہاں شہید ہونیکی آرزو سے خطرہ میں بھی پڑنا اور ہلاک ہونا مناسب نہیں ہی کیونکہ وقت تھوڑا ہی کام بہت ہی منادی کم ہی انصاف کا دن نزدیک ہی۔ پس ایک شہر سے دوسرے شہر میں دفع الوقتی کے لئے جانا اور مناسب وقت پر پھر حاضر ہونا مناسب ہی تاکہ سب کچھ ہوشیاری اور انتظام سے ہو (جبتک انسان کا بیٹا نہ آوے) جب تک وہ نہ آوے کچھ فرصت ہی اسمیں کوشش بہت چاہئے (ف ۴) کب تک ایسا کرنا چاہئے جب تک کہ ابن آدم انتقام لینے کو نہ آوے اور جب تک کہ غضب الٰہی انتہا کو نہ پہونچے (۱ تسلونیقی ۲ باب ۱۶) اور جب تک یروشلیم کے کھنڈر پر اور پرانے عہدنامہ پر خدا اپنی بادشاہت کرنیکو نہ آوے (متی ۱۶ باب ۲۸ و ۲۴ باب ۳۴ یعقوب ۵ باب ۷ سے ۹) (ف ۵) ظاہری مطلب ہی کہ منادی کرتے رہو یروشلم کی منادی تک کیونکہ ابن آدم یروشلم

کی بربادی کے وقت انتقام لینے کے لئے آنیوالا تھا چنانچہ بہتوں نے اُسکو دیکھا بھی ہی لیکن یہہ سب نمونہ تھا آمد ثانی کی نجات اور انتقام کے لئے مطلب آنکہ روحانی اسرائیل کے لئے منادی کا کام موقوف ہونا چاہئے جب تک کہ مسیح خداوند آسمان سے نہ آوے (ف) مسیح کی آمد کئی قسم پر ہی ایک آمد تو یہہ موجود ہی دوسری دفعہ آنیوالا ہی اور یروشلم پر جو انتقام کے لئے اُسکا آنا تھا وہ نمونہ تھا آمد ثانی یعنی آمد قیامت کا (ف) یروشلم کی بربادی نمونہ تھا تمام جہان کے لئے رسولوں نے یروشلم کی بربادی تک منادی کی جیسے اُسنے فرمایا تھا کلیسیا منادی کرتی ہی قیامت تک جب تک کہ وہ نہ آوے اسکا مفصل ذکر باب ۲۴ میں آویگا

۲۴ (۲۴) شاگرد اُستاد سے بڑا نہیں نہ نوکر اپنے خاوند سے

۲۴ سے ۲۸ تک خادم دین کے لئے ہدایت ہی (لوقا ۶ باب ۴۰ یوحنا ۱۳ باب ۱۶ و ۱۵ باب ۲۰) یہہ ایک تمثیل ہی ان سب مقاموں میں الفاظ تو وہی ہیں لیکن قرینہ جدا جدا ہی مطلب یہہ ہی کہ شاگرد کا حال اب اور آیندہ کو اُستاد ہی کے برابر ہوگا اُس وقت دُکھ برابر اُٹھانے ہونگے اور آیندہ کو جلال میں شریک ہوگا (ف) اُستاد اور شاگرد کا بیان (متی ۲۳ باب ۸) خادم اور خاوند (یوحنا ۱۳ باب ۱۳ لوقا ۱۲ باب ۳۶) حاکم و مختار (متی ۲۶ باب ۲۲ و ۲۴ باب ۴۵) میں ہی (ف) کہتے ہیں کہ سکندر بادشاہ جب معہ فوج کے تشنہ تھا اور پانی میسر نہ تھا اُسوقت بعض لوگ تھوڑا سا پانی ایک خود میں لائے تاکہ بادشاہ کو پلادیں پر اُسنے وہ پانی ہاتھ میں لیکر ریت پر ڈالدیا اور نہ پیا اور کہا کہ جب میری فوج پیاسی ہی تو میں بھی نہ پیونگا اس پانی گرانے سے گویا سکندر نے ساری فوج کو پلایا کیونکہ سب میں دلیری آئی اسیطرح مسیح بھی کرتا ہی کہ پہلے آپ دُکھ اُٹھاتا ہی تاکہ اُسکے شاگرد بھی دُکھ اُٹھانے میں دلیر ہوں

۲۵ (۲۵) کافی ہی شاگرد کے لیے کہ اپنے اُستاد کی مانند ہو اور نوکر اپنے خاوند کی مانند جو اُنہوں نے گھر کے مالک کو باعلزبول کہا ہی تو کتنا زیادہ اُسکے گھر والوں کو نہ کہینگے

(باعلزبول کہا) ذُبوب مکھیوں کو کہتے ہیں اور بعل روم شہر میں ایک بت تھا جو بعلزبوب یعنی مکھیوں کا خدا کہلاتا تھا (۲ سلاطین ۱ باب ۲) بنی اسرائیل نے نفرت کے طور پر لفظ ذُبوب کو لفظ زبول سے بدلڈالا تھا زبول یعنی مزبلہ یا گندگی کا خدا کہنے لگے تھے اس باعلزبول کی کوئی خاص خاصیت مشہور تھی گویا ابلیس کا یہہ دوسرا نام ہوگیا تھا مسیح کی بیعزتی کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ باعلزبول کی مدد سے یہہ کام کرتا ہی (متی ۱۲ باب ۲۴ و ۲۶) (ف) ساری بت پرستی اور دیو پرستی شیطان پرستی ہی (احبار ۱۷ باب ۷ و استثنا ۳۲ باب ۱۷ و زبور ۱۰۶ باب ۳۷ و ۱ قرنتی ۱۰ باب ۲۰) اور اُنہوں نے بعل بت کو مسیح کا مددگار تبلایا اور دیو بھی اُسکے ساتھ تبلائے (مرقس ۳ باب ۳۰ یوحنا ۷ باب ۲۰ و ۸ باب ۴۸) یہہ بڑی سخت گالی تھی جو مسیح کو اُنہوں نے دی اور اُسکی نہایت

بعزتی کی جب مسیح کو ایسا برا نام دیا تو اسکے شاگردوں کو کیا کچھ نہ کہینگے (ف) آج تک مسیح نے سب طرح کی ہدایتیں کیں لیکن ب صبر کی تعلیم دیتا ہے اور یہہ بتلاتا ہے کہ کسلئے تمہیں ایسی سخت باتوں میں صبر کرنا چاہئے اول آنکہ وہ پہلے اپنا نمونہ دکھلاتا ہے کہ میں نے صبر کیا دوسرے یہہ کہ اُنکی اس شرارت اور تمہاری برداشت سے خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ خدا کو سب سے چھوٹوں کی بھی فکر ہے (ف) گھر کے مالک کو دیکھو وہ آپ گھر کا مالک ہے اپنی نسبت اس لفظ کو بولتا ہے اُسکے گھر والوں کو یہہ لفظ اپنے شاگردوں کی نسبت فرماتا ہے اُنہیں غلام اور خادم نہیں کہتا مگر اپنے گھر کے آدمی بتلاتا ہے یہہ پیار و محبت سے ہے اور اسلئے بھی کہ ایک ہی زندگی کے بغچہ میں وہ اور ہم سب بندھے ہیں

۲۶ **(۲۶) پس اُنسے مت ڈرو کیونکہ کوئی چیز ڈھپی نہیں جو کھولی نجائیگی اور نہ چھپی جو جانی نہ جائیگی**

(مت ڈرو) سچائی و گمراہی میں ضرور مخالفت تو ہوگی پر ایسی مخالفت اور ایذا کشی سے مت ڈرو کیونکہ عدالت کرنیوالے کو سب کچھ معلوم ہے (کوئی چیز ڈھپی نہیں جو کھولی نہ جائیگی) سب کچھ ظاہر ہو جائیگا جب وہ خداوند آئیگا دیکھو (اقرنتی ۴ باب ۵ یوحنا ۳ باب ۶) پس تمہیں تسلی چاہئے (ف) چھپانے اور ڈھانپنے سے کچھ فائدہ نہیں خدا تعالیٰ سب کچھ ظاہر کریگا

۲۷ **(۲۷) جو کچھ میں تمہیں اندھیرے میں کہتا ہوں اُجالے میں کہو اور جو کچھ تم کانوں کان سنتے ہو کوٹھوں پر منادی کرو**

(اندھیرے میں) یعنی جو میں تمثیلوں میں اور بھیدوں و رازوں میں کہتا ہوں تم صاف صاف سناؤ (کانوں کان) یعنی جو کچھ میں نے ملک یہودیہ کے کونے میں تمہارے کانوں میں ڈالا ہے تم تمام دنیا میں اُسکی شہرت کر دینا کیونکہ جب یہاں سے نکلوگے تو سب کچھ طیار ہوگا یعنی میری موت جو موجب نجات ہے اور میرا جی اُٹھنا جو سب ایمانداروں کے لئے نئی زندگی ہے اور روح القدس کا نزول سب کچھ ہو جائیگا خدا کی ساری مرضی تم پر ظاہر کی گئی ہے تم سب آدمیوں پر ظاہر کر دینا (اعمال ۲۰ باب ۲۷) مت سمجھنا کہ جو کچھ تمہارے کانوں میں ڈالا گیا ہے یہہ تمہارے لئے راز کی بات ہے جسکو تم اپنے دل میں چھپا کر رکھو (افسی ۵ باب ۱۳) پس صوفیوں کی مانند میری باتوں کو پوشیدہ نہ رکھنا بلکہ صاف صاف سنانا اور بے خوف منادی کرنا (ف) مسیح خداوند سکھلاتا ہے کہ میں نے تمہارے ساتھ محنت کی اور تمہیں سکھلایا ہے چاہئے کہ جو کچھ تمنے سنا ہے تمہارے دلوں اور کانوں میں پہلے جڑ پکڑے اور پھر وہ تمام دنیا میں سنا جاوے دیکھو جو لوگ مسیح کی باتیں جانتے ہیں اور سنانے سے باز رہتے ہیں وہ کیسی امانت میں خیانت کرتے ہیں فقط

۲۸) اور اُنسے جو بدن کو قتل کرتے پر جان کو قتل نہیں کر سکتے ہیں مت ڈرو بلکہ اُس سے ڈرو جو جان اور بدن دونوں کو جہنم میں ہلاک کر سکتا ہی

(مت ڈرو) تمیز کہتی ہی کہ ایسے کام سے یعنی کو ٹھوں پر منادی کرنے سے ضرور دنیاوی لوگ جان سے مارنے کو اُٹھینگے پر وہ فرماتا ہی کہ خیر اُٹھنے دو اُنسے نڈرو کیونکہ وہ لوگ موت کے بعد کچھ نہیں کر سکتے اُنکا زور موت تک ہی بھر تمام ہوجاتا ہی (لوقا ۱۲ باب ۴) لوقا یوں بھی کہتا ہی کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کس سے ڈرو الخ۔ یعنی اُس سے جو جان کو قتل کر سکتا (یعقوب ۴ باب ۱۲ و متی ۵ باب ۲۲) کو دیکھو (ف) ایمانداروں کا خاصہ ہی کہ وہ الزام و موت اور جسمانی تکلیف وغیرہ سے نہیں ڈرتے ہیں مسیح نے اُنہیں فرمایا ہی کہ مت ڈرو دیکھو (۲ تمطاوس ۱ باب ۔ و یشعیاہ ۵۱ باب ۱۲) (ف ۲) جو کوئی گناہ سے ڈرتا ہی وہ کبھی خطرہ سے نہیں ڈرتا آدمی سے خوف کرنا انسان کا پھنسانا ہی (امثال ۲۹ باب ۲۵) پس عیسائی کے لئے اچھا خدا اچھا کام اچھی امید ہی اگرچہ لوگ موت آگ کلہاڑی قید خانہ وغیرہ مصایب دکھلا کر ڈراتے ہیں ایسا کہ اُنکے دکھوں سے سب کا دل کانپ جاتا ہی اور صرف ایک بات سے مستخلصی نظر آتی ہی یعنی انکا مسیح سے جو بہت ہی بڑا گناہ ہے جسکا نتیجہ ہلاکت روحی ہی اُس آگ میں جو ہرگز نہیں بجھتی پس جو کوئی اس گناہ سے ڈرتا ہی وہ اُس خطرہ سے جو پیش آیا ہی نہیں ڈرتا (جہنم میں ہلاک کر سکتا ہی) یعنی خدا میں وہ قدرت اور طاقت ہی کہ جہنم میں ہلاک کرے کسکو نہ صرف روح کو مگر روح اور بدن دونوں کو آدمی صرف بدن کو ہلاک کر سکتے ہیں پر جان کو ہلاک نہیں کر سکتے خدا بدن کو اور جان کو یعنی دونوں کو ہلاک کر سکتا ہی (ف ۳) دیکھو جسمانی عذاب یہی بدن کے لئے جہنم میں ہی صرف روحانی عذاب ہی نہیں مگر روحانی و جسمانی ہر دو عذاب ہیں (ف ۴) خدا تعالیٰ جان کو بھی قتل کر سکتا ہی جو غیر فانی اور نادیدنی چیز ہی پر اُسکا قتل یہہ ہی کہ اُس کی محبت سے الگ [illegible] سے [illegible] زندگی بھی۔ دیکھو کسی آدمی کا ہاتھ ہماری جان تک نہیں پہنچ سکتا مگر خدا کا ہاتھ جان کو بھی ہلاک کر سکتا ہی عذاب اور دکھہ انسان کو [illegible] کر سکتے ہیں مگر خدا سے جدا نہیں کر سکتے ہماری محبت اُس سے اور اُسکی محبت ہم سے بسبب جسمانی عذاب کے کم نہیں ہو سکتی (رومی ۸ باب ۳۵ و ۳۹) (ف ۵) لوقا ۱۲ باب ۴ میں دیکھو مسیح خداوند فرماتا ہی کہ تم جو میرے دوست ہو میں تمہیں کہتا ہوں اسکا نتیجہ یہہ ہی کہ دُکھہ کی رفاقت سے مسیح کے ساتھہ ہماری دوستی زیادہ ہوتی ہی

۲۹) کیا پیسے کو دو چڑیاں نہیں بکتیں اور اُنمیں سے ایک بھی تمہارے باپ کی بے مرضی زمین پر نہیں گرتی ہی

(پیسہ کو دو چڑیاں) لوقا (۱۲ باب ۶) میں دو پیسے کی پنچ چڑیاں مذکور ہیں پر متی میں ایک پیسے کی دو لکھی ہیں مطلب آنکہ ایسی بقدر

چیزیں کہ پیسہ کی دو آتی ہیں پر اگر کوئی دو پیسہ کی لے تو پانچ یعنی ایک اور بھی زیادہ آسکتی ہے اکٹھا لینے کے سبب سے (بی مرضی زمین پر نہیں گرتی) یعنی بغیر خدا کی مرضی کے صرف کمزوری سے یا مارے جانے سے نہیں گرتی مگر باپ کی مرضی ہوتی ہے تب گرتی ہے لوقا کہتا ہے کہ اُن میں سے کسیکو خدا نہیں بھولا بلکہ وہ سب بھی اُسکی نظر میں ہیں (ف) دیکھو موجب (احبار ۱۴ باب ۴ سے ۹ تک) کوڑھی کی قربانی وندر کے لئے ہیکل میں دو چڑیاں خریدی جاتی تھیں کوئی کہتا تھا کہ معلوم نہیں کہ کونسی ماری جاوے اور کونسی چھوڑی جاوے کیونکہ ضرور ہے کہ ایک ماری جاوے اور ایک چھوڑی جاویگی شاید کوئی گمان کرے کہ یہہ اتفاقی بات ہے اس میں کسی ارادہ کو دخل نہیں پر مسیح خداوند بتلاتا ہے کہ یہہ بات بھی اتفاقی نہیں ہے مگر الہی ارادہ سے ہے کہ کون ماری جاویگی اور کون چھوڑی جاویگی

۳۰ (۳۰) بلکہ تمہارے سر کے بال بھی گنے ہیں

جب کوڑھی صاف ہوتا تھا تو سر کے بال بھی منڈواتا تھا اُسوقت جبکہ چڑیوں کی قربانی دیتا تھا اب مسیح فرماتا ہے کہ جیسے چڑیاں ارادۂ الہی سے گرتی ہیں اس سے بھی زیادہ تر یہہ ہے کہ سر کے بال تک بھی گنے ہیں (ف) (دیکھو لوقا ۲۱ باب ۱۸ و اعمال ۲۷ باب ۳۴ و دانیال ۳ باب ۲۷) اپنے بندوں کے بال تک کی حفاظت کا وعدہ ہے اور گننے کی بھی ہے جس سے ظاہر ہے کہ سب کچھ ارادہ الہی سے ہوتا ہے

۳۱ (۳۱) پس مت ڈرو تم بہت چڑیوں سے بہتر ہو

جبکہ ایسی بیقدر اور ادنی چیزوں سے خدا تعالی بے خبر نہیں ہے تو تم جو انسان ہو کر اشرف المخلوقات ہو اور جن میں روح ہے جو بیش بہا چیز ہے اور خاصکر تم جو میرے شاگرد اور خدا کے فرزند ہو کیا وہ تم سے بیخبر رہیگا ہرگز نہیں پس جو کچھ تمہارے ساتھ ہوتا ہے خدا اُس سب حال سے واقف ہے اور اُسکی کوئی حکمت ہے تمہیں تسلی سے رہنا چاہئے

۳۲ (۳۲) سو جو کوئی آدمیوں کے آگے میرا اقرار کریگا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا اقرار کرونگا

(آدمی کے آگے میرا اقرار) یعنی دین کو نہ صرف پوشیدہ رکھنا بلکہ ظاہر کرنا ضرور ہے (متی ۵ باب ۱۵ و ۱۶ و رومی ۱۰ باب ۹) کیونکہ چراغ روشنی کے لئے جلایا جاتا ہے پس اُسکا پوشیدہ رکھنا غرض کو فوت کرتا ہے (ف) جو کوئی شرم کو ناچیز جانتا ہے وہی اقرار

کرتا ہی پر جو کوئی شرم کو مسیح سے زیادہ پیار کرتا ہی وہ اقرار نہیں کرتا پس جو مسیح کو عزت نہیں دیتا مسیح اُسے عزت نہ دیگا دیکھو آدمی ہر کام اور ہر بات میں یا تو مسیح کا اقرار کرتا ہی یا انکار کیونکہ آدمی کا ہر قول و فعل اگر مسیح کی موافقت میں ہی تو اُسکا اقرار ہی اور جو مخالفت میں ہی تو انکار دکھلاتا ہی پس جیسے ہم مسیح کے سامنے کرتے ہیں مسیح باپ کے سامنے ہمارے لئے ویسے ہی کریگا اگرچہ یہہ مطلب درست ہی تو بھی یہاں پر اقرار سے وہ اقرار مراد ہی جو منادی میں کیا جاتا ہی (موجب آیت ۰)

۳۳ (۳۳) پر جو کوئی آدمیوں کے آگے میرا انکار کریگا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہی اُسکا انکار کرونگا

خلاصہ اَنکہ لوگ جیسے مجھہ سے پیش آتے ہیں میں اُنسے پیش آؤنگا

۳۴ (۳۴) یہہ مت سمجھو کہ میں زمین پر صلح کروانے آیا صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں

(آیا ہوں) یونانی میں اسکا ایک نام ہی (آنیوالا) (متی ۵ باب ۱۰ و ۱۱ باب ۳) میں تو صلح کا شاہزادہ ہوں (یشعیا ۹ باب ۶) تو بھی جنگ کے لئے آیا ہوں یعنی دنیاوی رشتے توڑنے کے لئے آیا ہوں جو جوڑنیوالا ہوں (ف) جب مسیح تولد ہوا فرشتوں نے پکارا کہ زمین پر صلح ہووے (لوقا ۲ باب ۱۴ و ۳۴) سو بیشک آج تک دیکھا گیا کہ اُسکے وسیلہ زمین پر ایسی صلح ہوئی کہ ایسی دوسرے کے وسیلہ نہوئی تھی لیکن یہاں پر لکھا ہی کہ میں صلح کروانے نہیں آیا یہہ بھی سچ ہی مسیحی لوگوں میں اور غیر اقوام میں کثرت سے مخالفت ہوئی ہی پس مسیح ایک وجہہ سے صلح کروانیوالا ہی اور دوسری وجہہ سے مخالفت اور تلوار چلوانیوالا ہی ان دونوں کاموں کے لئے مسیح ہی (ف ۲) اگرچہ مسیح کا آنا موجب مخالفت نہیں ہی اور نہ تشریف آوری سے اُسکی یہہ غرض ہی کیونکہ آدمی کی شرارت سے یہہ دوسری شکل نکل آئی ہی تو بھی خداوند نے آپ فرمایا کہ میں موجب مخالفت ہوں یوحنا ۱۲ باب ۴۰ اگرچہ اس مخالفت کا حقیقی سبب آدمی کا کینہ اور شیطان کی شرارت ہی تو بھی میرے آنے سے یہہ ظاہر ہوا ہی یہاں سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ اگر شریر لوگ بھلائی میں سے برائی کا نتیجہ نکالیں تو ہمیں کچھہ خوف نہیں ہی وہ اپنی برائی میں آپ ہلاک ہونگے (ف ۳) آخر کو اُسکی تشریف آوری اور اس مخالفت کا انجام ہر جگہ میں ابدی صلح کا ہوگا کیونکہ دردزہ کے بعد نیا آدمی پیدا ہوتا ہی اسطرح درد کے بعد نئی پیدایش ہوگی روحانی مزاج زندگی اور صلح ہی (رومی ۸ باب ۶) پر صلح سے پیشتر زندگی ہی اُسکے پیچھے صلح آتی ہی پہلے پاکیزگی ہی پھر صلح کاری (یعقوب ۳ باب ۱۰) (ف ۴) یہہ مخالفت اور جدائی قوموں کے درمیان نہیں ہی مگر دلوں کے درمیان واقع ہوتی ہی اسلئے آدمی کا گھر میدان جنگ ہوجاتا ہی ایک طرف اکیلا مسیح اور دوسری طرف سب گھر کے اور باہر کے پیارے لوگ بلکہ ساری دنیاوی دولت و عزت اور عیش و عشرت بھی ہوتی ہی

اب آدمی کو چاہئے کہ وہ ایک سمت کو چن لے یا تو مسیح کے پاس جاوے جو اکیلا فتحمند اور قادر خدا ہی جسکے پاس سب کچھہ بہتایت سے ہی اور جو ابدی زندگی کا خالق و مالک ہی یا دوسری طرف چلا جاوے جہاں ہلاکت سرمدی اور سب کچھہ ناکارہ ہی جب یہہ مسیح کو اختیار کرتا ہی تو اُن سب کی دوستی اور محبت ٹوٹ جاتی ہی اور جو اُنکو اختیار کرتا ہی تو فوراً خدا سے جدائی ہوتی ہی کاشکے ہر چیز سے جدائی ہووے مگر خدا سے جدائی نہووے (ف) (تلوار چلوانے آیا ہوں) یہہ تلوار دلوں میں چلتی ہی اسکا بیان (لوقا ۱۲ باب ۳۵ و یوحنا ۱۹ باب ۲۵) میں دیکھنا چاہئے

۳۵ (۳۵) کیونکہ میں آدمی کو اُسکے باپ اور بیٹی کو اُسکی ما اور بہو کو اُسکی ساس سے جدا کرنے آیا ہوں

یہہ آیت اس تلوار اور عدم صلح کی تفسیر ہی یعنی آدمیوں میں بلکہ اقرب رشتہ داروں میں بھی ایمانداری اور بے ایمانی کے سبب جدائی ہو جاویگی اسلئے کہ روشنی اور تاریکی میں کچھہ میل نہیں ہی خدا اور شیطان میں مخالفت ہی جب گھر میں ایک ایماندار ہوگا اور دوسرے بے ایمان تو ضرور مخالفت ہوگی اور ایسی مخالفت جسکا ذکر (لوقا ۱۲ باب ۵۱ سے ۵۳ تک ہی)

۳۶ (۳۶) اور آدمی کے دشمن اُسکے گھر ہی کے لوگ ہونگے

یہہ مضمون (میکا ۷ باب ۶) میں مذکور ہی اور اقارب سے داؤد کی فریاد یوں لکھی ہی (زبور ۴۱ باب ۹ و ۵۵ باب ۱۲ سے ۱۴ تک) اور اُسکی تصدیق اُسی خداوند کے ساتھہ یوں ہوئی کہ اُسی کا شاگرد یہودا اسکریوطی اُسکے برخلاف اُٹھا (یوحنا ۱۳ باب ۱۸ ہتی ۲۶ باب ۴۸ سے ۵۰) (ف) جب ایماندار کے مخالف اُسکے گھر ہی کے لوگ ہونگے تو باہر والے کسقدر زیادہ مخالف ہونگے پس جو کوئی مسیح کا شاگرد ہونا چاہتا ہی اُسے دو باتیں یاد رکھنی لازم ہیں اول آنکہ وہ اُنکی مخالفت دیکھہ کر نہ گھبراوے بلکہ جانے کہ یہہ تو میرے ایمان پر مہر ہی اگر میرے ساتھہ مخالفت نہو تو مجھے اپنے ایمان پر شک ہوتا ہی کیونکہ یہہ میرے ایمان کا خاصہ ہی دویم آنکہ اُنکی مخالفت اور جدائی کی پرواہ نرکھے اُسکی نظروں میں سب سے زیادہ مسیح پیارا ہونا چاہئے

۳۷ (۳۷) جو کوئی باپ یا ما کو مجھہ سے زیادہ پیار کرتا ہی میرے لایق نہیں اور جو بیٹے یا بیٹی کو مجھہ سے زیادہ پیار کرتا ہی میرے لایق نہیں

(دیکھو استثنا ۳۳ باب ۹) جب آدمی ایک چیز کو پسند کرتا ہی تو اُسکی ضد کو ضرور رد کرتا ہی جب ہمنے مسیح کو پسند کیا تو یہہ چیزیں جو اُسکے پاس جانے سے روکتی ہیں ضرور ہم چھوڑ دینگے ورنہ اُنکی طرف جانے سے مسیح چھوٹ جائیگا (ف) لفظ (مجھہ سے زیادہ) پر غور کرو یہاں سے مسیح کی خدائی ثابت ہی کیونکہ وہ دعوی کرتا ہی کہ میری محبت ہر چیز سے زیادہ ہونی چاہئے اور یہہ

خداکا خاصہ ہی کہ اُسکی محبت ہر چیز سے زیادہ ہونا چاہئے پس اگر وہ خدا نہیں ہی تو سب سے زیادہ بڑی بت پرستی کی بات یہہ ہی جو اُس نے فرمائی پر وہ تو سچا خدا ہی اِسلئے اُسے ایسا دعوی کرنا درست اور برحق بلکہ واجب ہی (ف۲) آیت ۳۷ و ۳۸ میں یہہ الفاظ کہ میرے لایق نہیں تین بار مذکور ہیں اسلئے کہ اس مضمون پر اُسکا بڑا زور ہی یہہ سرسری بات نہیں ہی یہہ بڑا فتوی ہی سب عیسائیوں کو غور کرنا چاہئے کہ یہہ بڑی بھاری تاکید ہمیں کیا سکھلاتی ہی یہہ کہ ہم اُسکے سامنے کوئی چیز دریغ نکریں اُسکے لئے سب چیزوں کو چھوڑ دیں اُسی کے لئے سب کو اختیار کریں یہاں تک کہ ساری اپنی خواہشوں کو اُسکا غلام بنادیں بلکہ اُسی کے لئے جیویں نہ اپنے لئے

۳۸ (۳۸) اور جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کے میرے پیچھے نہیں آتا ہی میرے لایق نہیں

(صلیب اُٹھا کے) اس لفظ سے اپنی صلیبی موت پر اشارہ کرتا ہی کیونکہ وہ مصلوب ہونیوالا تھا پس فرماتا ہی کہ تم بھی اپنی خوشی سے مصلوب ہوجاؤ یہہ مصلوب ہونیکی بات خداوند نے بار بار سنائی ہی (متی ۱۶ باب ۲۴ لوقا ۹ باب ۲۳ و ۱۴ باب ۲۷) اسکا مطلب صرف یہہ نہیں ہی کہ دکھ اُٹھانا مگر صلیب اُٹھا کر باہر جانا یعنی مرنے پر طیار ہونا (ف) ہر آدمی اپنی اپنی صلیب اُٹھاوے جیسے مسیح نے اپنی صلیب اُٹھائی پر ہر شخص کے لئے اُسکی جدی صلیب ہی ہاں نجات مسیح کی صلیب سے ہی پر ہماری اپنی صلیب اُٹھانا اُسی کی صلیبی موت میں شریک ہونا ہی پس یہہ صلیب نہ صرف کسی کے ظلم سے جبراً اُٹھائی جاوے مگر اپنی خوشی سے اسکو اُٹھاوینگے کیونکہ یہہ عیسایت کا بڑا خاصہ اور موقوف علیہ ہی (فلپی ۳ باب ۸ گلاتی ۶ باب ۱۴) اگر ہم اسکو خوشی سے نہ چاہیں اور اُس سے کنارہ رہیں تو اپنی جان کا نقصان کرتے ہیں پر اپنے دل کی خوشی سے پیار کرنا ہماری سعادت ہی (امثال ۸ باب ۳۵ و ۳۶)

۳۹ (۳۹) جو کوئی اپنی جان بچاتا ہی اُسے کھوئیگا اور جو میرے واسطے اپنی جان کھوتا ہی اُسے پائیگا

یہہ آیت بھی بار بار سنائی جاتی ہی اسکے مضمون پر بھی کلام میں زور ہی (متی ۱۶ باب ۲۵ لوقا ۱۷ باب ۳۳ یوحنا ۱۲ باب ۲۵) (اپنی جان) لفظ جان کے دو معنی ہیں اور دو چیزیں انسان میں ہیں جنپر یہہ ایک لفظ بولا جاتا ہی اول روح یعنی وہ جوہر غیر فانی یا نفس ناطقہ انسانی جسکے سبب انسان سب مخلوقات سے اشرف ہی دویم وہ جسمانی جان جو دنیاوی اور فانی ہی اور اجتماع عناصر سے ایک جان پیدا ہوئی ہی اور سب حیوانات میں برابر پائی جاتی ہی پس مطلب یہہ ہی کہ جو کوئی ابدی روح کی محافظت کرنا چاہتا ہی وہ فانی زندگی کے چھوڑنے پر ہمیشہ طیار ہی پر جو کوئی اسکو اپنے مجازی رشتہ اور سود زیان کے لئے چھوڑنے نہیں سکتا ہی وہ دونوں کو کھوویگا (دوسرا ترجمہ اس آیت کا یہہ ہی جسنے اپنی جان پائی یعنی دنیاوی آرام و عیش و عشرت وغیرہ سب کچھ اپنی جان کے لئے بہم پہونچایا اُسنے اپنی جان کو کھویا پر جسنے اپنی جان خدا کے سامنے قربانی کی وہ اُسکو ابد تک پاویگا) پس لفظ

جان بچانا کی جگہ یونانی میں جان پاتا لکھا ہے اور یہی لفظ پایا ابراہیم کی نسبت (رومی ۴ باب ۱) میں لکھا ہے مطلب اسکے دونوں چیزوں سے
دریپے ہونا یعنی دنیا اور عقبیٰ کے دونوں کو کھونا ہے جیسے کہتے ہیں دُبدھا میں دونو گئے مایا ملی نہ رام

۴۰ (۴۰) جو تمہیں قبول کرتا ہے مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے اُسے جس نے مجھے بھیجا قبول کرتا ہے

(قبول کرتا) یعنی گھر میں آنے دینا اور مہمان جانتا ہے (مجھے قبول کرتا ہے) کیونکہ جو سلوک ایلچی کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ سلوک بادشاہ کے ساتھ ہے اور اُسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکو بادشاہ کی پرواہ ہے یا نہیں اور جو ایلچی کو نہیں قبول کرتا وہ اُسکے بادشاہ کو نہیں قبول کرتا تم مجھسے بھیجے گئے ہو جیسے میں باپ سے بھیجا گیا ہوں پس جو معاملہ تمہارے ساتھ کیا جاتا ہے وہ میرے ساتھ ہے اور جو میرے ساتھ ہے وہ باپ کے ساتھ ہے پس نتیجہ آنکہ جو معاملہ تمہارے ساتھ ہے وہ باپ کے ساتھ ہے (ف) لوگ عبادت سے کیسے بے خبر ہیں کہ نیک لوگوں کو جو مسیحی ہیں گھر میں لینا اور قبول کرنا کیا بات ہے یاد رکھنا چاہئے کہ مسیحوں کو قبول کرنا گھر میں اُتارنا مسیح کو گھر میں قبول کرنا ہے گویا مسیح کی مہمانی کرنی ہے اسلئے لکھا ہے (عبرانی ۱۳ باب ۲)

۴۱ (۴۱) جو کوئی نبی کے نام پر نبی کو قبول کرتا ہے نبی کا اجر پاویگا اور جو راستباز کے نام پر راستباز کو قبول کرتا ہے راستباز کا اجر پاویگا

(نبی) نہ صرف وہ شخص جو پیشگوئی کرتا ہے اور جسپر الہام نازل ہوتا ہے مگر وہ بھی جو الہامی کلام کا سنانیوالا ہے وہ بھی آسمانی خبر دیتا ہے اس معنی سے سب انجیل سنانیوالے نبی ہیں انکو قبول کرنا چاہئے اور اُنکی مہمانی واجب ہے (دیکھو ۲ سلاطین ۴ باب ۹ و ۱۰) (نبی کا اجر پاویگا) لوگ جو نبی نہیں ہیں نبی کا اجر پا سکتے ہیں دیکھو (۳ خط یوحنا ۵ سے ۸) راستباز کو قبول کرتا ہے اسلئے کہ اُسکو حقیقی راستباز سے نسبت ہے وہ اُسی کی یگانگت کے سبب قبول کیا جاتا ہے (ا یوحنا ۲ باب ۱) (ف) حقیقی نبی اور حقیقی راستباز مسیح خداوند ہے جسکے سبب سے لوگ قبول کئے جاتے ہیں

۴۲ (۴۲) اور جو کوئی اِن چھوٹوں میں سے ایک کو شاگرد کے نام پر فقط ایک پیالہ ٹھنڈا پانی پلاویگا میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر نہ کھوئیگا

(چھوٹوں) یعنی انکو جو دین میں بچے ہیں (دیکھو متی ۱۱ باب ۲۵ و ا قرنتی ۳ باب ا ذکریا ۱۳ باب ۷ سے ۹ تک) یہہ اُن عیسائیوں کے دل کی غریبی پر اشارہ ہے جنہیں دنیاوی لوگ حقیر جانتے ہیں اور کمینہ و غریب مسکین خیال کرتے ہیں (ایک پیالہ ٹھنڈا پانی کا)

یہہ سب سے چھوٹی خدمت ہی پر اسلیئے کیجاتی ہی کہ یہہ شخص عیسی کا شاگرد ہی (مرقس ۹ باب ۴۱) یہہ خصوصیت اجر پیدا کرتی ہی (ف) دیکھو آیت (۴۰ سے ۴۲ تک) چار لفظ ملتے ہیں یعنی نبی کو راستباز کو چھوٹوں کو یہہ چاروں لفظ مقدسوں کے مراتب اور مدارج ابتدا سے انتہا تک ظاہر کرتے ہیں انہیں مدارج مقدسان کی تشریح دیکھو (اقرنتی ۱۲ باب ۲۸ وافسی ۴ باب ۱۱) میں بیان ہوئی ہر (ف) دیکھہ خداوند یسوع کی مہربانی بڑے درجے کے شاگردوں سے لیکر چھوٹے درجہ کے شاگردوں تک اُسکی مہربانی ظاہر ہی مبارک ہی۔ ہ خداوند کا مطلب یہہ ہی کہ جہاں تک مسیح کے لئے نیچے جاتے ہو یعنی سب سے چھوٹے شاگردوں کے لئے جو سب سے چھوٹا کام کرسکتے ہو وہ بھی بیفائدہ نہوگا (ف ۳) آیت ۱۵ میں لکھا ہی میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں پس ہر حصہ ان باتوں مذکورہ میں سے اسی عبارت سچ سچ کے نیچے پڑا ہوا ہی

گیارھواں باب

(۱) اور یوں ہوا کہ جب یسوع اپنے بارہ شاگردوں کو حکم دے چکا تو وہاں سے چلا گیا کہ اُنکے شہروں میں سکھلاوے اور منادی کرے

۱ سے ۱۹ تک یوحنا کا سوال اور مسیح کا جوب اور اُسکے حق میں بات چیت ہی (لوقا، باب ۷ آ ۱۸ سے ۳۵) (حکم دے چکا) یہہ ایسی بات ہی جیسے دائی جب بچہ کو چلنا سکھلاتی ہی تو اُسکا ہاتھہ چھوڑتی ہی تاکہ اپنی طاقت سے چلنا سیکھے ایسے ہی اُسنے اُنہیں حکم دے کے اب اکیلا بھیجا چلا گیا) جب بارہ شاگردوں کو حکم دیچکا اور اُنہیں روانہ کردیا تو آپ بعض جگہ کے دیکھنے کو چلا گیا تاکہ جب تک شاگرد نہ آدیں آپ بھی ادھر اُدھر پھرے لوقا کہتا ہی کہ شاگرد وہاں سے روانہ ہوکے ہر بستی میں گذرے اور منادی کرتے پھرے اور چنگا بھی کرتے تھے (لوقا ۹ باب ۶) مرقس کہتا ہی کہ توبہ کی منادی کرتے تھے اور دیوؤں کو نکالتے تھے اور لوگوں کو تیل ڈالکر چنگا کیا (مرقس ۶ باب ۱۲) (ف) اوایل کلیسیا میں مدت تک یہہ تیل ڈالنے کا دستور جاری رہا ہی (یعقوب ۵ باب ۱۴) پر یہہ نہ دوا کے طور پر تھا بلکہ نشان تھا اُس شفا بخش تاثیر کا جو روح القدس کی برکت سے بوسیلہ اُنکے ہاتھہ رکھنے کے آدمیوں کو ملتی تھی (ف ۲) رومن کیتھولک لوگوں میں ایک دستور جاری ہی کہ جان کنی کے وقت آدمی پر تیل ڈالتے ہیں اور اُسکو (سوپریم انکشن) کہتے ہیں یعنی پچھلا مسح پس یہہ دستور اس مقام کے مقابل میں نہیں ہی بلکہ ایک جدی بات ہی (ف ۳) ایسے سفر میں خداوند مسیح مگدلا میں ایک گنہگار عورت کے ہاتھہ سے خود مسح کیا گیا (لوقا، باب ۳۶) اور اُسی سفر میں نائین کی بیوہ کا بیٹا جلایا لوقا، باب ۱۱)

۲ (۲) اور یوحنا نے قید خانے میں مسیح کے کام سُنکر اور اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجکے اُسے کہا

(قید خانہ) اس قید کا ذکر (مرقس ۶ باب ۱۷ سے ۲۰ تک) لکھا ہے اور ثابت ہے کہ یوحنا مکیرس کے قلعہ میں قید ہوا تھا یہہ قلعہ یہودیہ میں یروشلم کے بعد سب قلعوں سے زیادہ تر مضبوط اور نامور تھا (کام سنکر) یعنی مسیح کے معجزات اور اُسکا طور اپنے شاگردوں سے سُنا (لوقا ۷ باب ۱۸) اُسنے نہ یسوع ایک شخص کا کام سُنا مگر مسیح کا کام سنا کیونکہ اُسکے کام مسیح موعود کے کام تھے (ف) اب مسیح اپنے کام کرنے کو آگیا یوحنا کی رخصت کا وقت آپہونچا چراغ کے بدلے حقیقی نور آیا آواز کی عوض کلام آیا راستہ طیار کرنیوالے کے عوض راستہ آگیا ایلچی کے عوض خود حاکم آگیا صبح کی روشنی کے عوض سورج نکلا اور یوحنا کی روشنی جو گھٹنے پر تھی سورج سے چھپ گئی (دو کو بھیجکے) یوحنا اپنا کام تمام کرتا ہے اسطرح پر کہ اپنے شاگردوں کو مسیح کے پاس بھیجتا ہے یہہ بھیجنا گویا وصیت نامہ ہے کہ تم مسیح کے ہوجاؤ اسی سبب سے یوحنا کی موت کے بعد وہ شاگرد مسیح کے پاس آئے تھے (متی ۱۴ باب ۱۲) (ف ۲) یوحنا اصطباغی نے پہلے مسیح کی راہ کو بیابان میں طیار کیا اب قید میں اُسکی راہ طیار کرتا ہے اُس نے قید خانہ میں بھی اُسکی خدمت کی

۳ (۳) کیا آنیوالا تو ہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں

(آنیوالا تو ہی ہے) یونانی میں لفظ تو ہی پر زور ہے یعنی یہہ تو مانی ہوئی بات ہے کہ آنیوالا ضرور آویگا بموجب (۴۰ زبور ۷ کے) مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا وہ شخص تو ہی ہے (ف) اِس آنیوالے کا ذکر خدا کے کلام میں بہت جگہ ملتا ہے اُن میں سے بعض مقام یہہ ہیں (پیدایش ۴۹ باب ۱۰ و ۱۱۸ زبور ۲۶ یوحنا ۱ باب ۲۷ و ۶ باب ۱۴ و ۱۱ باب ۲۷ عبرانی ۱۰ باب ۳۷ و الیوحنا ۵ باب ۶) (یا ہم دوسرے کی راہ تکیں) یہہ کیسی بات ہے اسی یوحنا نے پہلے گواہی دی کہ یہی آنیوالا ہے اب یہہ دوسری شق کیا معنی رکھتی ہے ظاہر ایسا ہے کہ یوحنا کے دل میں بشریت کے سبب کوئی خیال کمزوری کا آیا اور اس خیال کے پیدا ہونے کے لئے چند موقع اکٹھے ہوگئے اول یہہ کہ وہ قید کے دکھہ میں تھا دوم آنکہ ہیرود بادشاہ زناکار اور ظالم تھا سوم جہان میں گناہ کی کثرت تھی اسلئے اُسکے دل میں کمزوری آئی کہ اسنے مجھے اسی حالت میں چھوڑا ہے مسیح جو قیدیوں کا چھوڑانیوالا ہے اُسنے میرا قید میں رہنا کیوں پسند کیا ہے پس اُسنے کہلا بھیجا کہ آنیوالا تو ہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں یا اُسنے اسلئے ٹھوکر کھائی کہ یہہ شخص مسیح ہے تو محصول لینے والوں کے ساتھہ کیوں کھانا کھاتا ہے چنانچہ مسیح نے (آیت ۶ میں) اِسکا جواب بھی دیا ہے اور (آیت ۱۴ میں) لکھا ہے کہ یوحنا سے کہو نہ شاگردوں سے یہاں سے ظاہر ہے کہ اُسی نے ٹھوکر کھائی تھی (ف ۲) دیر تک تکلیف پانا موجب ٹھوکر ہے تو بھی آخر تک صبر کرنا چاہئے یوحنا تو اُسے خوب

جانتا تھا اور اُسنے پہلے آپ گواہی دی (متی ۳ باب ۱۶ و ۱۷ یوحنا ۱ باب ۲۶ سے ۳۵ تک) تو بھی بیصبری کے سبب دل میں شک آیا (ف ۳) جیروم صاحب کہتے ہیں کہ اگرچہ خداوند آپ جانتا تھا تو بھی اُس نے کہا کہ لعازر کو تمنے کہاں رکھا ہی اسی طرح یوحنا بھی جانتا ہی پر شاگردوں پر اُسے ثابت کرنے کو کہتا ہی کہ آنیوالا تو ہی ہی یا ہم دوسرے کی راہ تکیں پس یہہ تردید نہ کمزوری پر مگر ایک حکمت پر مبنی ہی تاہم راقم کے گمان میں اس تاویل کی نسبت پہلا بیان درست ہی جو ظاہر عبارت کے موافق اور انسانی کمزوری کے مطابق ہی اور ہماری کمزوری ہمارا نمونہ ہی (ف) عیسائی لوگ خوب جانتے ہیں کہ آنیوالا یہی خداوند ہی وہ کسی دوسرے کی ہرگز راہ نہیں تکتے اگرچہ کیسی ہی مصیبت اور دکھ میں مبتلا ہیں تو بھی اُنکی آنکھ اُسی خداوند پر لگی ہی (ف) یوحنا قید میں تھا اُسکے ساتھ گویا شریعت بھی قیدخانہ میں تھی اب شریعت کا کام ہو چکا اور مسیح اپنا کام کرتا ہی اور یوحنا مسیح کے پاس اپنے شاگردوں کو بھیجتا ہی تاکہ شریعت اپنے شاگردوں کو دکھلاوے کہ مسیح کے کاموں سے میری پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور میں چند روزہ تھی پر مسیح ابدی ہی

(۴) اور یسوع نے جواب دیکے اُنہیں کہا کہ جاکے جو کچھہ سنتے اور دیکھتے ہو یوحنا سے بیان کرو

(یوحنا سے بیان کرو) یعنی جو کچھہ سنتے اور دیکھتے ہو یہی اُسکے سوال کا جواب ہی کیونکہ ابھی گھڑی نہیں آئی (یوحنا ۲ باب ۴) تو بھی یہہ کام جو دیکھتے اور سنتے ہو ثبوت مسیحیت پر دلیل کامل ہیں (ف) دیکھو مسیح یوحنا سے گواہی کا محتاج نہیں ہی وہ کسی آدمی کی گواہی نہیں چاہتا مگر اپنے کاموں سے گواہی دیتا ہی یوحنا ۵ باب ۳۴ و ۲۰ باب ۳۰ و ۳۱)

(۵) کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے ہیں کوڑھی صاف ہوتے اور بہرے سنتے ہیں مردے جی اُٹھتے ہیں اور غریبوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہی

مسیح کی دلیل یہہ ہی دیکھو (یشعیاہ ۳۵ باب ۵ و ۶۱ باب ۱) اندھوں کی آنکھیں اور بہروں کے کان اُسنے کھولے یہہ مسیح کی علامت ہی جو اُس میں پوری ہوئی اور اُسنے کوڑھیوں کو صاف کیا اور مردوں کو جلایا (حزقیل ۳۶ و ۳۷ باب تمام دیکھو) لوقا کہتا ہی کہ اُسی وقت مسیح نے ایسے معجزات دکھلائے تھے (لوقا ۷ باب ۲۱) اُنہیں کی نسبت یہاں مرقوم ہی کہ جو دیکھتے ہو اور جو سنتے ہو یہہ اُن معجزات کی نسبت ہی جو یائیرس کی بیٹی اور نائین کے مردہ کی بابت وہ سنتے تھے (غریبوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہی) خواہ وے روح میں آسمانی طور پر غریب ہوں یا وے دنیاوی غریب ہوں اُنہیں کے دل کی تسلی انجیل سے ہی (دیکھو یشعیاہ ۶۱ باب ۲ و ۳ لوقا ۴ باب ۱۸) مسیح خداوند اس مقام پر یوحنا کو اشارہ کرتا ہی کہ وہ یشعیا کا (۳۵ باب ۳ و ۴) کو غور سے دیکھے کہ اُسکا کیا مطلب ہی اور وہاں سے تسلی پاوے اپنے دُکھوں میں صبر کے ساتھہ کمر ہمت باندھے یہہ ایک خفیہ بات ہی جو یشعیا میں مرقوم ہی اُس نے

اشارہ کرکے اُسکو بھی کھولدیا (ف) فیلسوف اور فریسی لوگ اور ہر ایک مذہب کے آدمی غریبوں پر لحاظ نہیں کرتے مگر انجیل غریبوں کے لئے ہی اور یہہ اُسکی حقیت کی دلیل ہی (ف ۲) کسی مذہب میں بازاری منادی نہیں ہی وہ سب اپنے عبادت خانوں میں اپنے ہم جنسوں کو نصیحت دیا کرتے ہیں مگر انجیل علانیہ سب کو سنائی جاتی ہی یہہ نشان ہی کہ وہ خدا سے ہی جسنے اپنی سب چیزیں سب کے لئے موجود کیں ہیں (ف ۳) دیکھو مسیح خداوند فرماتا ہی کہ اشیا محسوسہ عقلیہ پر جو دیکھتے اور سنتے ہو غور کرو پس ہم عقل کو بیجا نہیں جانتے بلکہ اُس سے کام لیتے ہیں تو بھی ایمان سُننے سے آتا ہی (رومی ۱۰ باب ۱۷) اوگسطین صاحب فرماتے ہیں کہ ایمان ایک اندھا مسافر جوان ہی اور عقل بینا ہی پر بہری ہی جب یہہ دونوں اکٹھے اس اندھیری دنیا میں سفر کرتے ہیں تو یوں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں کہ جب عقل دیکھہ نہیں سکتی تو ایمان سننے سے کام نکالتا ہی اور جب دن ہی اور عقل دیکھتی ہی تو دیکھنے سے کام نکلتا ہی پس یہہ دونوں اپنے اپنے محل پر کارآمد ہیں نہ اُن چیزوں میں جو عقل سے بالا ہیں

۶ (۶) اور مبارک وہ ہی جو میری بابت ٹھوکر نہ کھاوے

(ٹھوکر نہ کھاوے) یعنی میری بابت شک نہ لاوے اور ایمان سے نہ گرے یہہ بات وہ عبرت کی راہ سے کہتا ہی کیونکہ مسیح بعض آدمیوں کے لئے ٹھوکر کی چٹان بھی ہی (دیکھو یشعیاہ ۸ باب ۱۴)

۷ (۷) جب وے روانہ ہوئے یسوع یوحنا کی بابت لوگوں کو کہنے لگا کہ تم کیا دیکھنے جنگل میں گئے کیا سرکنڈا جو ہوا سے ہلتا ہی

(جب وے روانہ ہوے) یعنی یوحنا کے شاگرد (لوقا ۷ باب ۲۴) تب مسیح نے یوحنا کی تعریف کی پر اُسکے شاگردوں کے سامنے نہیں کی تا کہ خوشامد کی شکل پیدا نہو وے (ف) اُسنے پہلے یوحنا کے سوال کا جواب دیا اب جماعت کے خیالات کا جواب دیتا ہی یوحنا کو جواب دیا اپنے کام دکھلا کر جماعت کو جواب دیتا ہی یوحنا کے کام دکھلا کر (ف ۲) خداوند مسیح اپنے سپاہیوں سے بہ تاکید کہتا ہی اُنکی وفاداری اور عزت میں ذرا شک کو رہنے نہیں دیتا جیسے اُنہیں سنبھالتا ہی ایسے ہی اُنکی عزت کو بھی سنبھالتا ہی تم کیا دیکھنے جنگل میں گئے (یعنی جب یوحنا یردن پر جنگل میں بپتسمہ دیتا تھا اور تم سب اُسکے پاس گئے تھے (متی ۳ باب ۵) تو اُسوقت کیا دیکھنے گئے تھے (کیا سرکنڈا جو ہوا سے ہلتا ہی) یردن کے کنارہ پر سب سرکنڈے کھڑے تھے اور یہہ درخت ہوا سے خوب جھوکے کھایا کرتا ہی پس یوحنا جسکے پاس گئے تھے کیا وہ ایک سرکنڈا تھا جھوکے کھانیوالا ہرگز نہیں اُسکا ایمان ایسا کمزور نہیں ہی جو شک کی ہوا سے ہلجاوے اگرچہ اُسکے دل میں شک تو آیا جیسے کہ اوپر بیان ہوا مگر تو بھی اُسکا ایمان ہلنے والا

نہیں ہے وہ قایم رہتا ہے تنکوں کو دفع کرتا ہے (ف۳) عیسائی لوگ اپنا پال ہوا کی طرف نہیں کرتے کیونکہ اُنکی جڑ پولی زمین میں نہیں ہے
در وہ نہ مثل سرکنڈے کے ہیں ہاں جو لوگ ہلتے ہیں وہ اب تک چٹان پر قایم نہیں ہوئے وہ کبھی عیسائی نہیں ہوئے (ف۴) ہلنے
والا واعظ شاگردوں کو قایم نہیں کرسکتا جسکے دل میں خود دنیاوی تاثیرات ہیں وہ اوروں کے دلوں سے ایسی تاثیرات کیونکر نکال سکیگا
پس ہمیں لازم ہے کہ نہ فراخی میں خوش ہوں اور نہ تنگی میں دکھی رہیں

(۸) پھر تم کیا دیکھنے گئے کیا ایک مرد جو مہین کپڑے پہنے ہے دیکھو جو مہین کپڑے پہنتے ہیں بادشاہوں کے محلوں میں ہیں

(کیا ایک مرد جو مہین کپڑے پہنے ہے) اُسکے پاس تو مہین کپڑے بھی نہ تھے بلکہ اونٹ کے بالوں کی پوشاک پہنے تھا (محلوں میں ہیں)
یعنی مہین پوشاک کے لوگ محلوں میں رہتے ہیں جو ابل دل میں پر یوحنا تو جب ہیرود کے محل میں گیا تب بھی اُسکے پاس مہین پوشاک
نہ تھی بلکہ ایسا اس وقت کپڑے پہنے تھا تا کہ سچائی سے بولے اور بدی پر ملامت کرے جسکے لئے ابھی قید میں ہے اور مرنیوالا ہے

(۹) پھر تم کیا دیکھنے گئے کیا نبی ہاں میں تمہیں کہتا ہوں بلکہ نبی سے بڑا

(کیا نبی) یہہ تو سب جانتے تھے کہ وہ ایک نبی ہے متی ۲۱ باب ۲۶ (نبی سے بڑا) مگر مسیح نے اُسے نبی سے بڑا بتلایا اور اُسکے فضایل پر غور
کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیشک وہ شخص نبی سے بڑا تھا وہ شکم مادری میں مخصوص ہوا - اور شکم میں مسیح کی تعظیم کے لئے اُچھلا - اُسی نے توبہ کے بپتسمہ کا
شروع کیا - اُسی نے مسیح کو بپتسمہ دیا - وہی الیاس کا نمونہ ہوا اور الیاس تو سب نبیوں میں بڑا نبی تھا - اور نبیوں نے صرف خدا سے
سنکر مسیح کی بابت خبریں دیں مگر اُسنے مسیح کو دیکھا اور دکھایا کہ یہہ دولہا ہے یہی خدا کا برہ ہے یہی عدالت کرنیوالا ہے - یوحنا نے نہ صرف
مسیح کے حق میں نبوت کی مگر خود یوحنا کے حق میں یشعیاہ ۴۰ باب ۳ میں نبوت کی گئی ہے اُسکی بڑی فضیلت ہے

(۱۰) کیونکہ یہہ وہی ہے جسکی بابت لکھا ہے کہ دیکھہ میں اپنا رسول تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیری راہ تیرے آگے طیار کریگا

(اپنا رسول) یہہ اُسکی سب فضیلتوں سے بڑی فضیلت ہے جسکو یوحنا نے فروتنی کے سبب اپنی نسبت نہیں سنایا مگر مسیح خداوند
آپ سناتا ہے جو ملاکی ۳ باب ۱ میں لکھی ہے اور مسیح فرماتا ہے کہ (میرا رسول) یعنی میرا فرستادہ اور میرا پیشرو خادم ہے (ف۱) یوحنا
بڑا نبی ہے اسلئے کہ مسیح کا پیشرو و خادم ہے پس جس شخص کا پیشرو و خادم سب نبیوں سے بڑا ہے تو وہ شخص یعنی مسیح کتنا بڑا شخص ہوگا

(ف ۲) دیکھو (ملاکی ۳ باب ۱) میں لکھا ہی (میرے آگے) پر یہاں لکھا ہی (تیرے آگے لفظ میرے وہاں پر یہوواہ خدا کی نسبت ہی لیکن مسیح خداوند لفظ تیرے سے اپنی نسبت بتلاتا ہی جس سے ثابت ہی کہ مسیح یہوواہ خدا ہی سب انجیلوں میں یہہ بات ملتی ہی اور یہہ اُس کی الوہیت کا ثبوت ہی (مرقس ۱ باب ۲) (ف ۳) مسیح خداوند اپنے ہاتھ میں نہ صرف داؤد کے خاندان کی کنجی رکھتا (یسعیاہ ۲۲ باب ۲۲ و مکاشفات ۳ باب ۷) مگر معرفت کی کنجی بھی اُسکے ہاتھ میں تھی (لوقا ۱۱ باب ۵۲) جس کنجی سے وہ پیشگوئیوں کو کھولتا ہی اور بعض الفاظ بھی نئے مطلب کے لئے بدلتا ہی اور لفظوں کے حقیقی معنی کھولتا ہی

(۱۱) میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اُنمیں جو عورتوں سے پیدا ہوئے یوحنا بپتسما دینیوالے سے کوئی بڑا مبعوث نہیں ہوا لیکن جو آسمان کی بادشاہت میں اَوروں سے چھوٹا ہی اُس سے بڑا ہی

(جو عورتوں سے پیدا ہوئے) سب آدمی عورتوں سے پیدا ہوتے ہیں معمولی طور پر (ایوب ۱۴ باب ۱) یہہ دو اصطلاحیں ہیں عورت سے پیدا ہونا اور عورتوں سے پیدا ہونا مسیح خداوند عورت سے پیدا ہوا (گلاتی ۴ باب ۴) یعنی غیر معمولی طور پر پس معمولی طور کا اور غیر معمولی طور کا ان دو اصطلاحوں میں فرق ہی جیسے ابن آدم اور سب آدمیوں میں فرق ہی ایسے ہی عورت سے پیدا ہونے اور عورتوں سے پیدا ہونے میں فرق ہی (بڑا مبعوث نہیں ہوا) یعنی یوحنا نہ صرف نبیوں میں بڑا ہی مگر کوئی آدمی بھی اُس سے بڑا بزرگ نہیں ہی (لیکن جو آسمان کی بادشاہت میں اَوروں سے چھوٹا ہی) یعنی چھوٹا بچہ ہی اُن لوگوں میں جو خدا سے پیدا ہوتے ہیں (یوحنا ۱ باب ۱۳ و ۳ باب ۳ سے ۸) فرق اتنا ہی کہ یہہ شخص کچھ اور چیز بھی رکھتا ہی جو یوحنا کے پاس نہیں ہی اُسنے مسیح کا مرنا جینا اُٹھنا دیکھا ہی ایمان کی آنکھ سے یوحنا نے صرف ان باتوں کو آنیوالا دیکھا مگر اُس نے اِن کو واقع ہوتے یا واقع ہوئے دیکھا (متی ۱۳ باب ۷ ، لوقا ۱۰ باب ۲۳) پر غور کرو (ف) پھر دیکھو کہ یوحنا آپ مسیحی نعمتوں کا مشتاق تھا اور اُسکے شاگرد جنہوں نے یوحنا کا بپتسما پایا مسیحی نعمتوں کے محتاج تھے جنہیں پیچھے وہ نعمتیں عنایت ہوئیں (اعمال ۱۹ باب ۶) پس مسیحیوں کی بڑائی کس چیز سے ہوئی اس سے کہ نیا عہدنامہ پایا نیا عہدنامہ بڑا ہی پرانے عہدنامہ سے اُسکے خادم شریعت کے خادموں سے بڑے ہیں اُسکے مومنین بھی بڑے شخص ہیں یوحنا اُن میں بڑا ہی جو عورتوں سے پیدا ہوئے جنہوں نے جسمانی پیدایش پائی اسلیئے وہ سب بادشاہوں سے بھی بڑا ہی مگر مسیحی شخص روح القدس سے پیدا ہوا (یوحنا ۳ باب ۵ طیطس ۳ باب ۵) پس روحانی پیدایش جسمانی پیدایش سے ضرور افضل ہی اسلیئے مسیح کا چھوٹا شاگرد بھی یوحنا سے بڑا ہی - کیونکہ انجیل کا فضل شریعت کے خوف سے بڑا ہے سایہ سے ہمیشہ حقیقی چیز بلند ہی (کلسی ۲ باب ۱۷ ، عبرانی ۱۰ باب ۱) یہہ تو پیشگوئی ہو چکی تھی کہ اس عہد کا گرا پڑا شخص داؤد کی مانند ہوگا اور داود خدا کی مانند دیکھو زکریا ۱۲ باب ۸ ۔ یوحنا مسیحی بادشاہت کے دروازہ پر کھڑا رہا تو بھی اُسکے اندر نہیں آیا بلکہ وہ اہل شریعت میں شمار ہوا ہی

اُن میں سب سے بڑا ٹھہرا پر مسیحی لوگ بادشاہت کے اندر رہتے ہیں (افسی ۲ باب ۱۹) اسلئے اُسکی نسبت بزرگ تر ہیں - یوحنا دولھا کا دوست تھا جیسے اُسنے کہا پر مسیحی لوگ عین دولھن ہیں یعنی بدن پس دولھا کے دوست سے دولھن زیادہ عزت دار ہی

۱۲ (۱۲) یوحنا بپتسما دینیوالے کے دنوں سے اب تک آسمان کی بادشاہت پر زور ہوتا ہی اور زور مارنیوالے اُسے قبضہ میں لاتے ہیں

زور ہوتا ہی) جیسے (یوحنا ۶ باب ۱۵) میں ہی یعنی لوگ اگرچہ زور کرتے ہیں پر تو بھی آنیوالا آگیا ہی بادشاہت آگئی ہی (اور زور مارنیوالے اُسے قبضہ میں لاتے ہیں) یہہ اَور قسم کا زور ہی جس سے وہ قبضہ میں آتی ہی جسکا ذکر (لوقا ۱۳ باب ۲۴) میں ہی مطلب یہہ کہ زور دو طرح سے ہوتا ہی ایک تو لوگ مسیح کو زبردستی بادشاہ مجازی بنانا چاہتے ہیں یہہ مجازی زور ہی کیونکہ یہہ بات نہ ابھی مگر اپنے وقت پر ہوگی پر حقیقی زور جو اُسکے لئے چاہئے یعنی تنگ دروازہ میں داخل ہونے کی کوشش سو جو لوگ ایسے زور مارتے ہیں وے اُس بادشاہت میں داخل ہوتے ہیں اور وہ اُن میں آتی ہی (لوقا ۱۷ باب ۲۱) یہہ بادشاہت تو اسلیئے ظاہر ہوئی کہ لوگ اُس میں داخل ہوویں چنانچہ سب کی بلاہٹ ہی (آیت ۲۸) پر اُسکے لئے زور مارنا چاہئیے اور وہ بادشاہت روحانی ہی اسلئے اُسکے واسطے روحانی زور درکار ہی نہ جسمانی (لوقا ۱۶ باب ۱۶) (ف) (خروج ۱۹ باب ۱۲ و ۱۳) کو دیکھو کہ اُس پہاڑ کا چھونا بھی منع تھا پر انجیل جو فضل کا کلام ہی یوں ہدایت کرتی ہی کہ اب سب اُس بادشاہت میں آؤ (عبرانی ۱۲ باب ۱۸ سے ۲۵)

۱۳ (۱۳) کیونکہ سب نبیوں اور توریت نے یوحنا تک نبوّت کی

یوحنا تک سب نبیوں نے اور توریت نے اسبات کی خبر دی کہ وہ آنیوالا آویگا پر اُنکے زمانہ میں نہیں آیا جسکو اُنہوں نے بلایا کہ آویگا اُسکی نسبت یوحنا نے کہا کہ آگیا اسلیے یوحنا سب سے بڑا ہی اُس سلسلہ سابقہ کے لوگوں میں

۱۴ (۱۴) اور چاہو تو قبول کرو الیاہ جو آنیوالا تھا یہی ہی

(الیاہ یہی ہی) الیاس کے آنے کی انتظاری ہی (ملاکی ۴ باب ۵) لوگ جانتے تھے کہ الیاہ خود آویگا مگر فرشتہ نے گواہی دی کہ نہ الیاہ مگر اُسکی روح اور قوت میں یہہ شخص آویگا (لوقا ۱ باب ۱۷) اور یوحنا نے خود انکار کیا کہ میں الیاس نہیں ہوں (یوحنا ۱ باب ۲۱) (اگر چاہو تو قبول کرو) اُسکا مطلب یہہ ہی کہ ملاکی کی خبر یوحنا کی نسبت کامل طور پر پوری نہیں ہوئی ہاں ایک طور سے تو ہوئی ہی کہ یہہ شخص اُسکی روح اور قوت میں آگیا مگر کامل طور پر اُسکا پورا ہونا باقی ہی جیسے مسیح کا بھی کامل طور پر آنا باقی ہی جب وہ

جسمانی و روحانی دونو طور سے بادشاہت کریگا اسیطرح الیاہ بھی آنیوالا ہے (ملاکی ۴ باب ۵ و ۶ متی ۱۷ باب ۱۱ و ۱۲) پس چاہو تو قبول کرو کہ وہ الیاس کی روح میں ہے اگر مانو تو تمہارا بھلا ہے ورنہ اُسکے نہ قبول کرنے سے تمہارا نقصان ہے

۱۵ (۱۵) جسکے کان سننے کو ہوں سن لے

یہہ مضمون کئی جگہ پر آیا ہے (متی ۱۳ باب ۹ و ۴۳ مکاشفات ۲ باب ۷) یہہ ایک ضرب المثل ہے اُس کا مطلب ہے کہ لوگ بہت سر فکر کریں (ف) لوگوں کے کان نوہیں پر تعصب کے سبب نہیں سنتے (اعمال ۲۸ باب ۲۶ و ۲۷) (ف ۲) اگر یوحنا الیاس ہے تو جانو کہ خداوند مسیح آگیا ہے

۱۶ ۱۷ (۱۶) لیکن اِس زمانے کے لوگوں کو کس سے تشبیہ دوں وے لڑکوں کی مانند ہیں جو بازار میں بیٹھکے اپنے یاروں کو پکارتے اور کہتے ہیں (۱۷) کہ ہم نے تمہارے واسطے بانسلی بجائی اور تم نہ ناچے ہمنے تمہارے لئے ماتم کیا اور تم نے چھاتی نہ پیٹی

(کس سے تشبیہ دوں) مرقس و لوقا میں ہے کہ کس سے نسبت کریں یا کون سی مثال لاویں (مرقس ۴ باب ۳۰ لوقا ۱۳ باب ۱۸ و ۲۰) (وے لڑکوں کی مانند ہیں) یہہ تمثیل اُنکے لئے مناسب ہے کہ وہ بچوں کی مانند ہیں جو شادی کا یا دفن کا کھیل کھیلتے ہیں یعنی وہ حقیقی باتوں کی نقل کیا کرتے ہیں (جو بازاروں میں الخ) یعنی اِس زمانہ کے لوگ ایسے لڑکوں کی مانند ہیں جو نہ شادی کا کھیل پسند کرتے ہیں اور نہ غمی کا اور اُنکی باتیں واہی تباہی بے معنی ہیں

۱۸ (۱۸) کیونکہ یوحنا نہ کھاتا نہ پیتا آیا اور وے کہتے ہیں کہ اُسپر دیو ہے

(اُسپر دیو ہے) یوحنا دنیا کی خوراکیں کھاتا پیتا نہ آیا صرف ٹڈی اور شہد جو جنگلی خوراک تھی اُس سے اوقات بسری کرتا تھا اُنکی یہہ حالت بھی اُنہوں نے پسند نہ کی اور کہا کہ اُسپر دیو ہے اور وہ پاگل ہے (ف) (لوقا ۱ باب ۳۳) پینے سے مراد شراب پینا ہے

۱۹ (۱۹) انسان کا بیٹا کھاتا پیتا آیا اور وے کہتے ہیں کہ دیکھو کھاؤ اور شرابی خراجگیروں اور گنہگاروں کا دوست اور حکمت اپنے فرزندوں سے تصدیق کی جاتی ہے

(کھاتا پیتا آیا) مسیح کھاتا پیتا آیا پیرا دسے کھاؤ بتلایا یہہ لوگ لڑکوں کی سی باتیں کرتے ہیں نہ کھانا پسند کرتے ہیں اور نہ اُسکا

ترک کرنا (ف) اِسوقت ہمارے زمانہ میں بھی یہہ حال ہی کہ جو کوئی شریعت سناتا ہی اُسے سخت مزاج بتلاتے ہیں اور جو کوئی صرف انجیل کی باتیں سناتا ہی اُسے کہتے ہیں کہ آزادگی بتلاتا ہی شریعت کا حقیر جانینوالا ہی دنیا وی لوگ ایمانداروں سے ہرگز خوش نہیں ہیں نہ اُنکی تعلیم سے نہ اُنکے کام سے خواہ وے کیسے ہی نیک کام کریں یہہ لوگ اُنپر ضرور ملامت کرتے ہیں دنیا کسیطرح آدمی کو چین نہیں دیتی ہم کسی حالت میں ہوں آدمیوں کی لعن طعن سے نہیں بچ سکتے اِسلیئے کہ اُنکا مزاج لڑکوں کی مانند ہی خفگی کے وقت کسی صورت سے راضی نہیں ہوتے ہیں (ف) دینداروں کو چاہیئے کہ اُنکی ایسی باتوں سے بددل نہوں کیونکہ جسمانی دل خدا کا دشمن ہی یوحنا سے ناراض ہوئے کہ وہ اُنکے باجے پر نہ ناچا یعنی اُنکی مرضی کے موافق کام نہ کیئے مسیح سے ناراض ہیں کہ وہ اُنکے ماتم پر نہ رویا اُنہیں آدمیوں پر فتح نہ دی (ف) خدا نے اُن کی نجات کے لئے بہت سی تدبیریں سنائیں جس سے وہ خدا کے پاس آسکتے تھے پر اُنہوں نے ہربات میں اپنی نسبت خدا کے ارادہ کو ناچیز جانا (لوقا ۷ باب ۳۰) (ف) یوحنا نے نہ کھانے پینے کی شکل میں ظاہر ہو کر اُنکے عیش پر اُنہیں ملامت کی اور مسیح نے کھاتے پیتے آ کر اُنکی ریاکاری پر اُنہیں ملامت کی (انسان کا بیٹا کھاتا پیتا آیا) دیکھو مسیح نے متی کے گھر میں اور ایک فریسی کے گھر میں اور اور قانای جلیل کی ضیافت میں کھایا پیا تھا (متی ۹ باب ۱۴) (ف) مسیحی دین اور دینوں سے الگ ہی اور سب مذہب ریاضت بدنی پر باطنی ترقی بتلاتے ہیں پر دین مسیحی ریاضت روحانی پر روح کی ترقی بتلاتا ہی (ف) شاید کوئی کہے کہ پھر یوحنا کیوں نہ کھاتا پیتا آیا جواب یہہ ہی کہ پہلے توبہ ہی پھر خوشی پہلے شریعت ہی پھر انجیل پہلے موت ہی پھر زندگی پس پہلے یوحنا آیا پیچھے مسیح یہہ مجاز سے حقیقت کی طرف صعود ہی (ف) دیکھو مسیح خداوند اپنی زندگی اور لوگوں کی مانند کھانے پینے میں گذارتا تھا کیونکہ وہ انسان بھی تھا اور انسان کا کام کھانا پینا ہی سو وہ بھی کھاتا پیتا تھا اُس میں دو ماہیتیں جمع تھیں ہر ماہیت اپنی خصوصیت الگ الگ رکھتی تھی الوہیت کے کام جدے تھے انسانیت کے کام کھانا پینا بھی تھا اور وہ وہی چیزیں کھاتا تھا جو اُس ملک کے سب لوگ کھاتے پیتے تھے پس عیسائی بھی جس ملک میں ہیں اُسی ملک کے دستور پر کھاتے پیتے ہیں (ف) اُسکو اُنہوں نے شرابی کہا کیونکہ مسیح نے شراب بھی پیا ہی کیونکہ اُس ملک کا دستور تھا مسیح خداوند بھی ریاضت، کھانے لوا ونذری بننے کو اس دستور سے الگ نہیں رہا جیسے شمسون وغیرہ تھے (قاضی ۱۳ باب ۴) توریت میں شراب پینا منع نہ تھا مگر صرف نذری کو منع تھا سب پیغمبروں نے شراب پی ہی اور عیسائیوں کو بھی شراب پینا منع نہیں ہی مگر متوالا ہونا منع ہی اور ٹھوکر کے سبب اور روح سے جدائی کے باعث شراب کی ممانعت ہی پس اگر یہہ ممانعت کے وجوہات نہوں تو اجازت ہی (ف) اس ملک کے بعض عیسائی جو شرابیوں کے طور سے شراب پیتے ہیں اور متوالے ہو کر بدی کرتے ہیں آپ روح سے الگ رہتے ہیں اور دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوتے ہیں وہ سراسر گناہ کرتے ہیں اور انجیل کے اس امر میں مخالف ہیں ہاں اگر وہ اسکی حد کے موافق پیتے تو انپر

ہرگز الزام نہ آتا اور وے خود بزرگوں سے چھپا چھپا کر بوتلیں گھر میں نہ لاتے بلکہ جیسے انگریز دیندار جو پیتے ہیں سب کے سامنے بوتل نکالتے اور چھپاتے نہیں ہیں ایسے ہی یہہ بھی کرتے پر اُنکا چھپا چھپا کر پینا ظاہر کرتا ہے کہ بدی کے طور پر وہ پیتے ہیں (ف) یہہ تین الزام جو اُنہوں نے مسیح پر لگائے یعنی کھاؤ ہے روٹی کھانے کے سبب شرابی ہے ملک کے دستور پر شراب پینے کے سبب گنہگاروں کا دوست ہے اسلئے کہ وہ گنہگاروں کو ہدایت کرنے کے لئے قبول کرتا تھا پس یہہ اُنکے تینوں اعتراض بیہودہ میں طفرانہ مزاج کے سبب سے نہ اسطرح چین لینے دیتے میں نہ اُسطرح (حکمت اپنے فرزندوں سے تصدیق کیجاتی ہے) جیسے بیٹا اپنی ماں کو جانتا ہے اسیطرح حکیم حکمت کو پہچانتا ہے خواہ وہ شریعت میں ہو یا انجیل میں مگر یہہ لوگ حکمت کے فرزند نہیں ہیں اُسلئے اُسے نہیں پہچانتے اگر اُسکے اہل ہوتے تو اُسے دریافت کرتے خواہ وہ فقیری میں ہوتے یا ثروت میں خواہ خلوت میں خواہ جلوت میں اُسکا فرزند ہر حال میں اُسے دریافت کرتے میں کہ وے اُسکے اہل اور اُسکے بھوکھے ہیں (امثال ۲۷ باب ۷) دیکھو جیسا اوپر بیان ہوا کہ بعض لوگوں نے شیطان اور نفس پر زور مارکے اُسے دبایا اور آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوئے پر یہہ لوگ ٹھٹھہ بازی میں گمراہ رہے (ف ۱۱) حکمت اپنے فرزندوں سے تصدیق کیجاتی ہے حکمت کون ہے مسیح خداوند (امثال ۸ باب) دیکھو مسیح آپ فرماتا ہے کہ میں حکمت ہوں یہہ اُسکا لقب ہے حکمت کے فرزند کون ہیں یسوع کے شاگرد اور یوحنا کے شاگرد جنکی صفت (امثال ۲ باب و متی ۱۱ باب ۲۵ میں ہے) (ف ۱۲) جو حکمت کے فرزند نہیں ہیں اُنکا بیان (آیت ۱۶) میں ہے اُنکے سامنے مسیح کھاؤ اور شرابی اور یوحنا صرف دیو ہے نیک تعلیم سے نفرت رکھتے اور معلم کو گالی دیتے ہیں اور اُنکے گمان میں حکمت راست نہیں ہے پر وہ اپنے فرزندوں میں تصدیق پاتا ہے دیکھو (۱۵ زبور ۴) (آیت ۱۶ و ۱۹ میں دیندار اور بددین کا پاس ہی پاس مقابلہ ہے کہ اہل دنیا نہ مجھ سے خوش ہیں اور نہ یوحنا سے مگر فرزند جو ہیں وہ دونوں سے خوش ہیں ف ۱۳) خدا نے طرح بطرح سے باتیں کیں (عبرانی ۱ باب ۱ و افسی ۳ باب ۱۰) پر فرزندوں نے ہر طرح کی بات مانی لیکن اہل دنیا نے نہ مانا

---

۲۰ (۲۰) تب اُن شہروں کو جن میں اُسکے بہت سے معجزے ظاہر ہوئے ملامت کرنے لگا کیونکہ اُنہوں نے توبہ نہ کی

یہاں سے بیان کا دوسرا حصہ ہے اُسی شہر میں اور اُسی جگہ سنایا گیا۔ پہلے اُسنے عام طور پر ملامت کی اب خاص شہروں پر ملامت کرتا ہے کیونکہ اُسنے اُن میں بہت سے معجزات دکھلائے تو بھی اُنہوں نے توبہ نہ کی

۲۱ (۲۱) کہ ہاے خورزین تجھ پر افسوس ہاے بیت صیدا تجھ پر افسوس کیونکہ یے معجزے جو تم میں دکھائے گئے اگر صور و صیدا میں دکھائے جاتے تو ٹاٹ اوڑھکے اور خاک میں بیٹھکے کب کی توبہ کرتے

ہاے خورزین) خورزین شہر کا ذکر اور کہیں نہیں ہی صرف اسی جگہ اُسکا ذکر ہی یہہ شہر کفرناحوم کے پاس ہی تھا (ہاے بیت صیدا) بیت صیدا کے معنی ہیں مچھلی کا گھر یہہ شہر کفرناحوم کے اوتر کی طرف اُسی جھیل کے کنارہ پر تھا اصل میں یہہ بڑی جگہ نہ تھی کیونکہ پانچ رسول اُسی شہر سے نکلے (پطرس اندریاس یعقوب یوحنا فیلبوس) دیکھو (یوحنا ۱ باب ۴۴ و ۱۲ باب ۲۱) (ف) یہاں پر مسیح نے بہت معجزے کئے (آیت ۲۰) توبھی تمام انجیل میں یہاں کے کسی معجزے کا ذکر نہیں ملتا پس وہ بیان جو (یوحنا ۲۱ باب ۲۵) میں ہی بہت ہی درست ہی (ف۲) جب مسیح اُنکے لئے ہدایت کر رہا تھا تو اُنکے واسطے کیسا فضل کا دن موجود تھا پر وہ دن ہمیشہ اُنکے لئے ٹھہرا نہیں رہا ہاتھ سے نکل گیا اسیطرح ہر جگہ میں ایک فضل کا دن آتا ہی اور نہیں ٹھہرتا زندگی اور موت برکت اور لعنت اُنکے سامنے رکھی گئی تھی اسیطرح ہر جگہ ہر آدمی کے سامنے یہہ دونوں چیزیں ایک وقت رکھی جاتی ہیں اُسکی مرضی ہی کہ اُنمیں سے جسکو چاہے چن لے (استثنا ۳۰ باب ۱۹) (ف۳) ملامت اور افسوس کا سبب یہہ ہی کہ اُنھوں نے توبہ نہ کی وہ یہہ نہیں فرماتا کہ ایمان نہیں لائے کیونکہ وہاں کے بہت لوگوں میں ایمان تو تھا اور جانتے تھے کہ یہہ خدا کی طرف سے آیا ہی مگر توبہ نہیں کی اُنکا ایمان مردہ تھا پس مسیح ایسے لوگوں کو ہر جگہ میں ملامت کرتا ہی اُن آدمیوں پر بھی افسوس ہی جنھوں نے مسیح کی باتیں سنیں اور سمجھیں اور اُسے پہچانا پھر بھی توبہ کر کے شیطانی کام نہ چھوڑے (صور و صیدا) یہہ دونو پرانے شہر مشہور ہیں تجارت گاہ تھے (اعمال ۱۲ باب ۳ و ۲۷ باب ۳) اور اسلئے دولتمند شہر تھے پر وہاں دولت کی فراوانی کے سبب عیاشی اور بے دینی بہت پھیل گئی تھی اور نبیوں کے وسیلہ سے اُنکی بربادی کی بابت پیشگوئیاں بھی سنائی گئیں تھیں چنانچہ نبوکدنضر کے زمانہ میں اور پھر سکندر کے عہد میں وہ پیشگوئیاں پوری ہوئی تھیں کہ وہ دونو برباد ہو گئے تھے مگر اُس بربادی کے بعد پھر وہ آباد ہو گئے تھے (اعمال ۱۲ باب ۲۰) پس یہاں پر اُنکی پہلی بربادی کا ذکر ہی کہ اگر یہہ معجزات وہاں دکھلائے جاتے تو وہ لوگ توبہ کرتے (ف۴) شاید کوئی کہے کہ پھر ایسے معجزات صور و صیدا میں کیوں نہ دکھلائے گئے کہ وہ بھی بچ جاتے جواب یہہ ہی کہ معجزات دیکھکر ایمان لانے کی لیاقت و استعداد اُن میں تھی توبھی اُسکا ذمہ نہیں ہی کہ ہر کسی کو معجزے دکھلاوے اُس نے سب کی ہدایت کے لئے جو طور مقرر کیا ہی (یعنی نیکی و بدی پر انسانی تمیز کی گواہی کو) سو ہی طور اُنکے لئے بھی موجود تھا (رومی ۱ باب ۱۹) ہاں یہہ اُسکی حکمت اور مرضی ہی کہ جہاں چاہے معجزات دکھلاوے اور جہاں چاہے نہ دکھلاوے صرف تمیز پر ہدایت موقوف رکھے اس کے سوا گنہگار کی نجات فضل پر موقوف ہی نہ اُسکی استعداد و لیاقت پر پس جب فضل سے ہم توبہ کرتے ہیں تو یہی ہمارے واسطے بس ہی اور دوسرا جواب یہہ بھی ہی جو منادی کرنیوالے اُس عہد

میں تھے اور اُنہوں نے صور و صیدا میں منادی نہیں کی اور اُنکے لیے دعا کرکے معجزات نہیں دکھلائے یہہ قصور اُنکا ہی نہ اس زمانہ کے لوگوں کا راقم کا خیال یہہ ہی جیسے ہر چیز کے لئے ایک حد ہی ایسے ہی ہدایت الٰہی کے لئے بھی ایک حد ہی بعض کو عام طور پر ہدایت کیجاتی ہی اور بعض کو خاص طور سے اور یہہ تفریق مدبر حقیقی کی تدبیر اور حکمت پر مبنی ہوتی ہی پس وہ فرماتا ہی کہ جو معجزات خورزین اور بیت صیدا میں دکھلائے گئے (جو ایک اخص الخاص قسم ہدایت کی تھی اور جو محض فضل سے ہیں نہ استحقاق عبودیت سے) یہہ معجزات اگر صور و صیدا میں دکھلائے جاتے جہاں عام طور کی ہدایت کی گئی تھی جسکے سب مستحق ہیں) تو ضرور اُنکو فایدہ ہوتا پس یہہ اعتراض ہی باطل ہی کہ وہاں ایسے معجزات کیوں نہ دکھلائے ہاں یہہ بات ثابت ہی کہ اِن شہروں کے آدمی اُن شہروں کے لوگوں سے زیادہ تر سخت اور کور باطن ہیں (ٹاٹ اوڑھکے) ٹاٹ اوڑھنا نشان ہی اسکا کہ دل گناہ سے چھپ گیا ہی (اور خاک میں) بیٹھنا یعنی مردوں کے خاک میں ملنے اور عدالت الٰہی کی یادکاری کے نشان کے طور سے (بیٹھکے توبہ کرتے) کیونکہ قدیم سے بیٹھکے توبہ کرنے کا دستور تھا (یوس ۳ باب ۶) (ف) واضح ہو کہ جب خداوند مسیح آسمان کو چلا گیا اُسکے بعد کسی وقت میں اہل صور و صیدا نے مسیح کا احوال سنا تھا اور جیسے اُس خداوند نے فرمایا تھا کہ وہ لوگ توبہ کرتے سو اُنہوں نے توبہ کی تھی اور وہ دونوں شہر عیسائی بستیاں ہوگئی تھیں یہہ اُسکا ارشاد کبھی خالی نہیں گیا

۲۲ (۲۲) پس میں تمہیں کہتا ہوں کہ عدالت کے دن صور اور صیدا کا حال تمہارے حال سے آسان ہوگا

اس آیت سے ظاہری اور باطنی مخالفت کا فرق ظاہر ہوتا ہی یہہ لوگ اہل ریا تھے اہل صور و صیدا ظاہری دشمنی رکھتے تھے اُنکے لئے زیادہ سزا ہی بہ نسبت اُنکے جنپر خدا نے زیادہ مہربانی کی کہ معجزات بھی دکھلا کر بلائے گئے پھر بھی نہ آئے وہ زیادہ سزا پاتے ہیں بہ نسبت اُنکے جو صرف تحریک تیز سے ہدایت کئے گئے تھے (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ ظاہری دشمن جو علانیہ عداوت رکھتا ہی اُسکو بہ نسبت اُس ریاکار شخص کے جو مُنہ سے ہانجی ہانجی کرتا ہی اور دل سے دور رہتا ہی توبہ کرنا نہایت آسان ہی اور اُسکے بچنے کی زیادہ امید ہی (ف) یہہ باتیں جو مسیح اُنکی نسبت فرماتا ہی غم اور افسوس کی باتیں ہیں غصے کی باتیں نہیں ہیں

۲۳ (۲۳) اور تو اے کفرناحم جو آسمان تک بلند ہوا دوزخ میں گرایا جائیگا کیونکہ یہ معجزے جو تجھہ میں دکھائے گئے اگر سدوم میں دکھائے جاتے تو آج تک قایم رہتا

(کفرناحوم) اسکا ذکر (متی ۴ باب ۱۳) کے ذیل میں دیکھو (آسمان تک بلند ہوا) خورزین اور بیت صیدا آسمان تک بلند نہیں ہوئے مگر تو اے کفرناحوم ایسا بلند ہوا کہ آسمان تک پہونچا کیونکہ آسمان کے خدا یعنی مسیح خداوند نے آکر تجھہ میں سکونت اختیار کی

متی ۴باب ۱۳ او ۹ باب ۱) اسی سبب سے تو تمام دنیا کے شہروں سے زیادہ تر بلند مرتبہ ہوا (دوزخ میں گرایا جائیگا) ایسی بلندی کے بعد ایسی پستی میں پہونچیگا (اگر سدوم میں دکھائے جاتے تو آج تک قایم رہتا) سدوم نفرتی کاموں کے سبب سے ہلاک ہوا لیکن اسکا گناہ مثل کفرناحوم کے نہ تھا (ف۱) جو کوئی سنتا ہے اور نہیں مانتا اُسکا گناہ اُنسے زیادہ ہے جو نہیں سنتے (ف۲) اسرائیل اور صدوم کا مقابلہ اکثر نوشتوں میں پایا جاتا ہے (استثنا ۳۲ باب ۳۲ یشعیا ۱ باب ۱۰ احزقیل ۱۶ باب ۴۶)

۲۴ (۲۴) پس میں تمہیں کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم کے ملک کا حال تمہارے حال سے آسان ہوگا

(سدوم کے ملک) سدوم کے کھنڈر آج تک مردہ سمندر کے کنارے پہ باقی ہیں لیکن کفرناحوم کا کھنڈر آج کہیں نظر نہیں آتا اُسکے کھنڈر بھی گم ہوگئے یہاں تو یہہ حال ہوا آنیوالی عدالت میں سزا زیادہ ملیگی نہ وہاں کی عمارتوں پر غضب آویگا مگر وہاں کے باشندوں پر (ف) دنیا میں کوئی ایسا گناہ نہیں جیسا کلام الہی سنکر نہ ماننا (لوقا ۱۲ باب ۴۷) جتنی زیادہ گرمی ہوتی ہے اُتنے ہی زور سے آندھی یا مینہ آتا ہے اسیطرح جتنا زیادہ کلام سنایا جاتا ہے اُسیقدر عدالت آتی ہے

۲۵ (۲۵) اُس وقت یسوع پھر کہنے لگا کہ اے باپ آسمان اور زمین کے مالک میں تیری ستایش کرتا ہوں کہ تونے اِن باتوں کو عالموں اور داناؤں سے چھپایا اور بچوں پر ظاہر کیا

(کہنے لگا) یونانی میں ہے جواب دیا یعنی گذشتہ مضامین کی توضیح کی (میں تیری ستایش کرتا ہوں) یونانی میں ہے (میں تیرے ساتھ متفق ہوں مجھے منظور ہے) لوقا میں ہے کہ اُسنے اپنے جی میں خوش ہو کے کہا کہ میں تیری تعریف کرتا ہوں (چھپایا) یعنی اُن باتوں کی معرفت کو چھپایا جن سے نجات ہوتی ہے (عالموں اور داناؤں سے) جو اپنی علمی ترقی کے سبب مغرور ہیں اگرچہ دنیاوی فہم تیز رکھتے ہیں (۱ قرنتی ۱ باب ۱۹) لیکن (بچوں پر ظاہر کیا) اسلئے کہ بچوں نے بلا تکرار قبول کیا اور کہا کہ ہم بچے ہیں ہم کچھہ نہیں جانتے اگر سیکھنا چاہتے ہیں ہم اعتراض نہیں کر سکتے جو کچھہ وہ فرماتا ہے ہم سنتے ہیں (عبرانی ۵ باب ۱۳) نہ صرف فہم میں بچے ہیں بلکہ بدی میں بھی بچے ہیں شرارت کی روح اُنمیں نہیں ہے (۱ قرنتی ۱۴ باب ۲۰) (ف۱) عالموں اور داناؤں پر یہہ بھید نہ کھلنے کے سبب وہ خدا کی تعریف کیوں کرتا ہے اسلئے کہ کسی گنہگار سرکش مجرم کا رتبہ نہیں ہے کہ بادشاہ کے سامنے جواب دے اور اعتراض کرے یا اپنی دانائی اور حکمت کا ذکر کر کے گستاخی اور بے ادبی کرے درحالیکہ وہ کچھہ نہیں ہے پس ایسوں پر بادشاہ کی عدم توجہ اور اُن سے اخفاء اسرار سلطنت کرنا اُنکی سزا ہے اور واجبی کام ہے یوں ہی مناسب تھا اسلئے وہ خدا کی تعریف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے باپ زمین آسمان

کے مالک تیرا حق ہی کہ اپنی سلطنت میں تو ایسا انتظام کرے (ف) اِس آیت کو مسیح نے دو جگہ سنایا ہی اول یہاں پر دوسرے جب بارہ کو باہر بھیجا تھا (لوقا ۱۰ باب ۲۱) یہاں سے سیکھتے ہیں کہ خدا کی مرضی اور اُسکے کام سے خوش رہنا چاہئیے بلکہ اُسکی خوشی میں ہماری خوشی ہووے (ف) جو کوئی سب سے زیادہ دور دیکھتا ہی وہ بہت سی باتوں کو چھوڑ جاتا ہی جو اُسے نظر نہیں آتیں کیونکہ خدا دریای الوہی ہی اور اُس کے سب اسرار بھی ایسے ہی ہیں مثلاً کوئی کہے بدی کا سرچشمہ کہاں سے ہی تثلیث مقدس کیا ہی اور کیونکر ہی مسیح مجسم کسطرح ہوا تقدیر کیا چیز ہی وغیرہ باتیں ہیں جو نہایت گہری اور عمیق ہیں جنہیں کوئی نہیں سمجھ سکتا پس عالموں نے اِن باتوں سے ٹھوکر کھائی تو بھی بچوں نے اُسکے کہنے سے قبول کر لیا اور اُسکی طرف سے تسکین پائی اور جان گئے کہ انہیں غیر مدرکات سے اُسکا جلال ظاہر ہی کیونکہ بچوں کی نظر جہاں نہیں پہونچی وہاں بھروسہ کرکے بچ گئے پر عالموں نے جہاں اُنکی نظر نہ پہونچی وہاں خدا پر بھی بھروسہ نہ کیا تشکوک کے گرداب میں اُنکی کشتی غارت ہو گئی (ف) دیکھو جب خدا نے اُنکے بچانے کو ایسی اچھی طرح سے ہاتھ پھیلایا اور اُنہوں نے اُسے رد کیا تو نقصان کسکا ہوا اہلِ عقل کا نہ بچوں کا نہ کچھ خدائی میں خلل آیا وہ آپ محروم ہو گئے (ف) مسیح افسوس تو کیا کہ اسقدر محنت کے بعد اُنہوں نے توبہ نہ کی بلکہ اُنکا زیادہ تر نقصان ہوا تو بھی وہ نہ صرف افسوس اور غم ہی کرتا ہی بلکہ خدا کی تعریف اور خوشی بھی کرتا ہی کہ جب اُنہوں نے دل کی مغروری سے کلام کو قبول نہ کیا تو اِس سے بھی انجیل کا جلال اور بزرگی ظاہر ہوئی کہ انجیل عالی مرتبہ کی چیز ہی جسپر اہل عقل کے ذہن کا ہاتھ نہیں پہونچ سکتا جب تک کہ اُسکے دل میں مغروری اور خود پسندی بنی ہی مگر فروتن کند ذہن بھی اُسے پا سکتا ہی پس یہاں سے اُسکی الوہیت و بادشاہت کا جلال و دبدبہ ظاہر ہی (ف) کوئی نہ سمجھے کہ کسی عالم نے اُسے قبول نہیں کیا ہاں بعض نے کیا جنہوں نے فروتنی سے دیکھا پر بعض متکبروں نے جو تمام الوہیت کے بھید اپنے ذہن میں لانا چاہتے ہیں اُسے پسند نکیا خدا نے بھی اپنے موتی سوروں کے سامنے نہ پھینکے (ف) وہ کہتا ہی ای باپ آسمان اور زمین کے مالک نہیں کہتا کہ ای میرے مالک کیونکہ خدا مسیح کا باپ ہی مالک نہیں ہی سب چیزوں کا وہ مالک ہی مگر مسیح کا باپ ہی (ف) وہ فرماتا ہی کہ (تو نے ان باتوں کو) بچوں پر کھولدیا پس جب تک انجیل کی باتیں خدا تعالیٰ آدمی کے دل پر نہ کھولدے کوئی اُسے نہیں سمجھ سکتا (متی ۱۶ باب ۱۷)

---

۲۶ (۲۶) ہاں ای باپ کیونکہ یونہیں تجھے پسند آیا

(پسند آیا) ہر اچھی بات کا یہہ جواب ہی کہ خدا کو یوں ہی پسند آیا (فلپی ۲ باب ۱۳) داناؤں سے اُسنے چھپایا مگر چھپانے کا سبب خود وہ لوگ تھے (رومی ۱ باب ۲۸ و ۱۰ باب ۳) کیونکہ وہ اپنی راستبازی قایم کرنا چاہتے تھے بچوں پر اُسنے کھولدیا اگر

نہ بچوں کی لیاقت سے مگر خدا کی مرضی سے یہہ ہوا کہ اُسے وہ پسند آئی پس دانا فقیہ مغروری سے خارج ہوئے اِسلئے بھید اُن سے چھپایا گیا تم ڈرو اور بچوں کی مانند رہو تاکہ الہام یا فہم الہام تمہیں دیا جاوے

(۲۷) سب کچھہ میرے باپ سے مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہیں پہچانتا مگر باپ اور کوئی باپ کو نہیں پہچانتا مگر بیٹا اور وہ جس پر بیٹا ظاہر کیا چاہے

(سونپا گیا) نہ کھولدیا گیا جیسے بچوں پر کیونکہ اسپر تو پہلے ہی سے ازل سے کھلا ہوا تھا پر سونپا گیا کیا سونپا گیا سب کچھہ یعنی سارے فضل کی بادشاہت کا انتظام اور ساری قدرت بھی تاکہ بخوبی کام ہووے۔ متی ۲۸ باب ۱۸ یوحنا ۳ باب ۳۵ و ۱۷ باب ۲ و افسی ۱ باب ۲۲) (ف) سب کچھہ بیٹے کو سونپا گیا کنجی اُسے دی گئی جس سے کھولے دروازہ اُسے دیا گیا جس سے داخل کرے پاسبانی اُسے دی گئی تاکہ ہلاک نہوں حکمت اُسے دی گئی تاکہ گناہ کی بیماری سے نہ مریں زندگی کی روٹی اُسے دی گئی تاکہ روحیں آسودگی پاویں روشنی اُسے دی گئی تاکہ اندھیرے میں نرہیں چشمۂ آبحیات اُسے دیا گیا جسمیں غسل کرکے پاک ہوں پس جسنے مسیح کو پایا اُسنے سب کچھہ پایا (۱ قرنتی ۳ باب ۲۲) جسنے مسیح کو کھویا اُسنے سب کچھہ کھودیا دیکھو مسیح کیسی قیمتی چیز ہے یہہ سب باتیں اُسکی قدر منزلت پر ایک اشارہ ہیں پر اُسکی ساری بزرگی کو کون پہچانتا ہے (مگر باپ) باپ اور بیٹا ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں دیکھو یہاں پر مسیح دعوی کرتا ہے کہ میں باپ کے برابر ہوں کیونکہ جیسے باپ کی کنہ اور حقیقت دریافت سے باہر ہے ایسے ہی بیٹے کی بھی کنہ وحقیقت دریافت سے باہر ہے اور اُسکی ماہیت باپ کی طرح بے انتہا ہے جیسے باپ کی نسبت یہہ کہا جاتا ہے کہ (مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ) تیری معرفت کے درجہ کے موافق ہمنے تجھے نہیں پہچانا یہی قول مسیح اپنی نسبت ارشاد کرتا ہے (ف) مسیح کی انسانیت والوہیت کے درمیان بڑی بڑی مشکلات ہیں جنہیں کوئی دریافت نہیں کرسکتا تو بھی جو چیز ہمیں معلوم نہیں اُسے ایمان سے مانتے ہیں چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ تمیز صحیح اُسکے ماننے پر اُبھارتی ہے جیسے اُس نے بتلایا نہ اُسکے چھوڑنے پر پس اُسکی ذات اور خدا کی ذات برابر اور یکساں ہے (اور کوئی باپ کو نہیں پہچانتا) مگر بیٹا باپ کو پہچانتا ہے کیونکہ دونوں برابر کے ہیں (اور وہ جسپر بیٹا ظاہر کیا چاہے) جب تک بیٹا باپ کو آدمی پر ظاہر نکرے تب تک اُسے کوئی نہیں جانتا ضرور ہے کہ بیٹا ہی ظاہر کرے نہ صرف علم سے یا عبادت اور کوشش سے مگر صرف بیٹے کے وسیلے سے ہم باپ کو جان سکتے ہیں (ف ۳) خدا کی ایک خاص شناخت یعنی روحانی معرفت جو خاص مقربوں کا حصہ ہے وہ شناخت بدون بیٹے کے کسی کو حاصل نہیں ہوسکتی بلکہ محال اور ناممکن ہے دیکھو (یوحنا ۱۴ باب ۶) پر وہ عام شناخت یعنی صرف ہستی کا اقرار جو تمیز کے وسیلہ سے ہوتا ہے وہ سب کو بدون بیٹے کے بھی حاصل ہے (رومی ۱ باب ۱۹) (ف ۴) دیکھو جو لوگ مسیح سے الگ رہکر الہی شناخت کے مدعی ہیں

وہ کیسی سخت غلطی میں ہیں پر وہ عام شناخت کو خاص شناخت سمجھکر بھولتے ہیں پر جب وہ مسیح کے پاس آجاتے ہیں تب بڑی خوشی سے کہتے ہیں کہ ہمنے اب خدا کو جانا ۔ بیشک ہم نادانی میں تھے

(۲۸) اے سب تھکے اور بوجھہ سے دبے لوگو میرے پاس آؤ اور میں تمہیں آرام دونگا

جب کہ یہہ حال ہی کہ باپ کی شناخت بیٹے پر موقوف ہی (آیت ۲۷) اور یہہ کہ بیٹے کی شناخت باپ پر جیسے مسیح کو باپ نے پطرس پر ظاہر کیا تو شاید کوئی سوچیگا کہ میں کیونکر جانوں کہ مسیح مجھپر ظاہر ہوگا یا نہیں اسلئے وہ بتاتا ہی کہ میں تھکے ماندوں پر ظاہر ہوا کرتا ہوں ٹھٹھہ بازوں اور حجتیوں پر میں ظاہر نہیں ہو کرتا ۔ اس آیت سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اُسکی مرضی ہی اور وہ چاہتا ہی کہ آدمیوں پر ظاہر ہو اور نہ کسی خاص آدمی پر مگر سب پر ظاہر ہوا چاہتا ہی کیونکہ سب کو بلاتا ہی لکھا ہی کہ سب آدمیوں نے یہہ یا وہ ملکہ جو گناہ اور مصیبت میں پھنسے ہیں یہہ وہی بات ہی جو یہوواہ نے فرمائی تھی دیکھو (یشعیاہ ۴۵ باب ۲۲) وہ سبکو بلاتا ہی الزام کے نہیں مگر خلاصی کے واسطے تاکہ بچ جاویں۔ تھکے و بوجھہ سے دبے ہوئے لوگ بلائے جاتے ہیں تھکنا عمل لازمی ہی اور دبنا متعدی ہی یعنی وہ لوگ بلائے جاتے ہیں جو آپ محنت کرتے ہیں پر تو بھی بوجھہ سے دب گئے ہیں یہہ بڑا جواب ہی اُس سوال کا جو آیت (۳) میں مذکور ہی (میرے پاس آؤ) دیکھو مسیح اپنے پاس بلاتا ہی یہہ خدا کا منصب ہی سب پیغمبر کہتے ہیں کہ خدا کے پاس جاؤ پر مسیح فرماتا ہی کہ میرے پاس آؤ اسلئے کہ وہ خدا ہی (میں تمہیں آرام دونگا) موسیٰ اور داؤد کہتے ہیں کہ آؤ ہم تمہیں بتادینگے کہ کہاں سے آرام مل سکتا ہی (۴۳ زبور ۱۱) پر مسیح فرماتا ہی آؤ میں دونگا دیکھو یہہ کسکی آواز ہی آیا خدا کی ہی یا کسی مخلوق کی ایسی بات کبھی کسی مخلوق نے نہیں کہی کہ تھکی ماندی روح کو میں آرام دونگا اور کسی مخلوق کو ایسی بات بولنا جائز نہیں ہی مگر صرف خدا جو سب کچھہ کرتا اور ہرشے پر قادر ہی۔ یہہ کسی آزمانے والے کی بھی بات نہیں ہی جو دل کی خدلت دور کرتا ہی۔ مگر مسیح کی آواز ہی جو دلکو خدا کے پاس پہونچاتی ہی (ف ۱) ساری بے آرامی اور دکھہ خدا سے دوری میں ہی اور سارا آرام و سکھہ اُسیکی قربت میں ہی دیکھو (یشعیاہ ۵۷ باب ۲۰ لوقا ۱۵ باب ۲۱) (ف ۲) اگر کوئی آدمی نجات چاہتا ہی تو جسطرح خدا نے اُسکے لینے کا طور مقرر کیا اُسی طرح لیوے دوسرے طور سے وہ ہرگز ہاتھہ نہ آویگی اور طور مقررہ سے لینے میں آرام ملیگا اور معرفت کے اسرار کھلینگے اور یہہ وعدہ سب کے لئے ہی جو مسیح خداوند کے پاس عاجزانہ آتے ہیں

(۲۹) میرا جوا اپنے اوپر اُٹھالو اور مجھہ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے فروتن ہوں اور تم اپنی جانوں کے لئے آرام پاؤگے (۳۰) کیونکہ میرا جوا ملایم اور میرا بوجھہ ہلکا ہی

جوا) مسیح کا جوا کیا ہی مسیح کی اطاعت اور تابعداری پس جیسے مسیح نے باپ کا تابعدار ہو کر بے نہایت آرام حاصل کیا ایسے
ہی تم بھی اسکا جوا اُٹھانے سے سب کچھ پاؤ (ف) یہاں لکھا ہی کہ میرا جوا ملایم ہی پر (متی ۷ باب ۱۴) سے ظاہر ہی کہ وہ مشکل ہی کیونکہ
کہ وہ تنگ ہی وہ راہ پس مطلب یہہ ہی کہ اگرچہ وہ مشکل ہی تو بھی فرمانبرداری سے آسان ہو جاتا ہی جیسے پولوس کی مصیبت آسان
ہوئی (۲ قرنتی ۴ باب ۱۷) پس وہ دور سے بھاری اور مشکل نظر آتا ہی نزدیک جانے سے اور گردن پر اُٹھانے سے معلوم ہوتا ہی
کہ ہلکا ہی اسی سے غریب مبارک ہیں (متی ۵ باب ۳) یا آنکہ جوا ہلکا ہی بہ نسبت اُس بوجھ کے جو گناہ کا بوجھ گردن پر رکھتے ہو (ف۲)
جوا بیلوں کی گردن پر رکھا جاتا ہی بیل کون ہیں خادم دین جو کھلیان کو داؤتے ہیں (۱ قرنتی ۹ باب ۹ و یشعیا ۳۲ باب ۲۰) پس
اس جوئے کو اُٹھانا خاصکر خادم دینوں کو بڑا واجب ہی (ف۳) مسیح کے جوئے اور شریعت کے جوئے میں بڑا فرق ہی شریعت
کا جوا اُٹھانا مشکل ہی اور وہ غلامی کا جوا ہی (اعمال ۱۵ باب ۱۰ و گلاتی ۵ باب ۱) پر مسیح کا جوا اُٹھانا مشکل نہیں بلکہ آسان ہی اور وہ
آزادگی کا جوا ہی (ف۴) مسیح کا جوا اگرچہ کچھ بھاری تو ہی مگر حقیقت میں ایسا ہی جیسے چڑیا کے پر کیونکہ اُسکے وسیلہ سے آدمی آسمان کی
طرف اُڑ جاتے ہیں یا یہہ ایک صلیبی ڈھینکلی ہی جو آدمیوں کو آسمان کی طرف پھینکتی ہی (ف۵) کوئی نہ کہے کہ مسیح کے دین میں
بالکل آزادگی ہی آدمی جو چاہے سو کرے نہیں وہاں بھی ایک جوا ہی اور اسکا بوجھ ایک صلیب اُٹھانا ہی جو ہر عیسائی کو اُٹھانا
ہوگا کیونکہ اپنی صلیب اُٹھا کے اُسکے پیچھے چلنا ہوگا اور صلیب کا بوجھ بظاہر سب بوجھوں سے زیادہ سخت معلوم ہوتا ہی تو بھی ہلکا
ہی اسلیے کہ اوپر سے سنبھالا جاتا ہی تب اس جوئے سے نہ وہ بوجھ ہلکے ہو جاتے ہیں (ف۶) بہت کئی قسم کے ہیں غلامی کا جوا
(احبار ۲۶ باب ۱۳) دُکھہ کا جوا (نوحہ ۳ باب ۲۷) سزا کا جوا (نوحہ ۱ باب ۱۴) شریعت کا جوا (اعمال ۱۵ باب ۱۰) رومن کیتھولک کا جوا
جو الگ ہی ایک بوجھ باندھکر لوگوں پر رکھتے پھرتے ہیں مسیح کا جوا (اس آیت میں) جو ان سب خواہشوں سے روکنے کا
جوا ہی اور سب جوؤں سے آزاد کرتا ہی (یوحنا ۸ باب ۳۶) (مجھہ سے سیکھو یعنی میرے نمونہ سے اور میری تعلیم سے سیکھو اور
کیکے نمونہ سے اور تعلیم سے نہیں کیونکہ میں ہی ہوں جو اسرار کو کھولتا ہوں اور سب کچھ میرے اختیار میں ہی (آیت ۲۵ و ۲۷)
(میں حلیم ہوں) جیسے کبوتر حلیم ہوتا ہی دیکھو پولوس رسول مسیح کے حلم کا واسطہ دیکر بولتا ہی (۲ قرنتی ۱۰ باب ۱) مسیح کا کامل حلم
اُسکے واقعات سے ظاہر ہی (اور دل سے فروتن ہوں) صرف اسی جگہ میں مسیح کے دل کا ذکر ہی کہ وہ دل سے غریب اور خاکسار تھا
(ف) دیکھو متی ۵ باب ۳ میں بھی دل کی غریبی کا ذکر ہی پر یہاں مسیح کے دل کی غریبی اور چیز ہی اُس غریبی میں اور اس غریبی میں
بڑا فرق ہی آدمی دل سے غریب ہوتے ہیں گناہ کی شرم اور اپنی نالایقی اور محتاجی کے سبب سے مگر مسیح خداوند
اس سبب سے غریب نہیں ہی بلکہ وہ ہمارے لیے مہربانی سے غریب ہی (امثال ۲۹ باب ۲۳) (ف) اگرچہ مسیح کے دل کی غریبی
اور انسان کی دلی غریبی میں بڑا فرق ہی کہ اسکا سبب اور ہی اور اُسکا سبب اور ہی تو بھی ہمیں دل کا غریب ہونا لازم ہی نہ صرف ظاہری

زبان اور جسم کی تواضع سے جیسے مسلمان اور یہودی وغیرہ سب لوگ ہیں وہ جسم و زبان سے متواضع نظر آتے ہیں پر دل اُنکے بڑے سرکش اور غرور سے بھرے ہیں عیسائی کو چاہئے کہ اُسکا دل غریب ہو (اور تم اپنی جانوں کے لئے آرام پاؤگے) نہ محنت اور دکھ سے رہائی ہوگی مگر دل میں آرام آویگا جس سے سب بوجھ ہلکے ہوجاوینگے اس دلی آرام کا ذکر (یرمیا ۶ باب ۱۶) میں ہی پس مسیحی آدمی جب تک دنیا میں ہی اگرچہ چار طرف سے بلاؤں میں گھرا رہتا ہی تو بھی اُسکے دل میں آرام رہتا ہی جو مسیح سے اُسنے پایا ہی اور جب وہ اِس دنیا کو چھوڑیگا حقیقی آرام میں کامل طور پر داخل ہوجاویگا پر اُس حقیقی آنیوالے آرام کا بیعانہ ابھی اسی زندگی میں اُس کے دل میں آجاتا ہی جو اُسی طرح سے کسی آدمی میں نہیں آسکتا تھا (ف) دیکھو مسیح خداوند اِس بڑی نعمت یعنی دلی آرام کے حاصل کرنے کے لئے کوئی سخت شرط بھی مقرر نہیں فرماتا اور نہ کوئی کام یا لیاقت حاصل کرنے کو کہتا ہی فقط یہہ کہتا ہی کہ آؤ میرے پاس چلے آؤ نہ کسیکے پاس مدد کے لئے جاؤ اور نہ کچھہ کرو صرف ایمان سے چلے آؤ اور آرام دلی حاصل کرلو اب بھی اگر وہ نہ جاویں تو حجت تمام ہوئی ہی

بارھواں باب

۱ (۱) اُس وقت یسوع سبت کے دن کھیتوں میں سے گذرا اور اُس کے شاگرد بھوکھے تھے اور بالیں توڑنے اور کھانے لگے

(۱ سے ۸) تک سبت کے روز بالیں توڑنے کا ذکر ہی (مرقس ۲ باب ۲۳ سے ۲۸، لوقا ۶ باب ۱ سے ۵ تک) (سبت کے دن) لفظ سبت یہاں پر یونانی میں بصیغہ جمع مذکور ہی اور اُس سے مراد بڑی عید ہی (لوقا ۶ باب ۱) یعنی بڑا سنیچر تھا (شاگرد بھوکھے تھے) اور کھانے کی کوئی چیز پاس نہ تھی اگر کوئی چیز کھانے کی پاس ہوتی تو بالیں توڑنے کی ضرورت نہ پڑتی پر اسی تنگی کے وقت میں بالوں کا کھیت سامنے آگیا اُسی خالق نے جو لاکھوں لاکھہ چارپایوں اور جانداروں کی پرورش جنگلوں اور پہاڑوں میں کرتا ہی اِن اپنے بندوں کے لئے بھی رفع حاجت کے لیے دوسری راہ نکال سکتا (بالیں توڑنے اور کھانے لگے) اگرچہ پرایا کھیت تھا تو بھی انہوں نے گناہ نہیں کیا کیونکہ شریعت میں پرائے کھیت کی بالیں توڑ کر کھانا منع نہیں بلکہ جایز تھا (استثنا ۲۳ باب ۲۵) جب تو اپنے ہمسایہ کے کھیت میں جاوے تو اپنے ہاتھہ سے بالیں توڑے پر اپنے بھائی کا کھیت ہنسوئے سے مت کاٹ۔ اس آیت کے موافق شاگردوں نے ہاتھہ سے بالیں توڑیں اور کھائیں اور یہہ کام جایز طور پر شریعت کے حکم سے کیا

۲ (۲) تب فریسیوں نے دیکھکے اُسے کہا دیکھہ تیرے شاگرد وہ کرتے ہیں جو سبت کو کرنا روا نہیں

سبت کو کرنا روا نہیں) یہہ اعتراض فریسیوں نے کیا اُنکا اعتراض یہہ نہیں ہی کہ شاگرد پرائے مال میں ہاتھہ ڈالتے ہیں
کیونکہ یہہ تو جایز بات ہی اور سب لوگ شرع کے موافق اسطرح سے کرتے بھی ہیں پر اعتراض یہہ ہی کہ سبت کا دن ہی اس میں کوئی کام
جایز نہیں ہی پس اس دن میں یہہ کام کیوں ہوتا ہی اگرچہ جایز کام ہی پر وقت کام کا نہیں ہی (خروج ۱۳ باب ۱۵) (ف) سچے دیندار
دین کی حقیقت پر زور دیا کرتے ہیں پر جنمیں خدا کی روح نہیں ہی وہ دین کی ظاہری صورت پر زور لگایا کرتے ہیں خاصکر اُس
وقت کہ اپنا اختیار قایم کرنا چاہتے ہیں (ف) کوئی نہ سمجھے کہ مسیح نے سبت کو ٹال دیا یا اُسکو دس حکموں میں سے خارج کیا
یہہ بات ہرگز نہیں ہی سبت تو خدا کی ازلی و ابدی شریعت کا ایک حصہ ہی جسکا ایک شوشہ نہیں ٹلسکتا بلکہ شریعت سے پہلے ہی زمانہ
کی تقسیم عدد سات پر ہوئی ہی اور اول ہی سے اسرائیلیوں نے اُسے مانا تھا (خروج ۱۶ باب ۲۲) پیچھے اُسنے دس حکموں میں
جگہ پائی یہہ تو ہر زمانہ کے لئے مرضی الٰہی کی نقل ہی جس کے حق میں لکھا ہی کہ (اس سے زیادہ خدانے اور کچھہ نہیں فرمایا استثنا
۵ باب ۲۲) اُسی چیز کا یہہ سبت بھی ایک حصہ ہی ظاہری رسومات سے وہ کچھہ علاقہ نہیں رکھتا بلکہ اُسکے حق میں لکھا ہی کہ یہہ عہد ابدی
کے لئے ہی اور موسیٰ نے پہاڑ سے اُترتے وقت آخری بات یہی سنائی تھی (خروج ۳۱ باب ۱۳ سے ۱۷) آدم کے گناہ کے بعد
صرف دو ہی قانون آسمانی باقی رہگئے تھے ایک شادی کا دستور جو عورت مرد میں میل پیدا کرتا ہی دوسرا سبت ماننے کا دستور جو
آدمی اور خدا میں میل پیدا کرتا ہی بلکہ وہ تو ایک سنہلی زنجیر ہی جو دنیاوی کاروبار کو آسمانی خدمت سے بندش کرتی ہی۔ اسکی
برکتوں اور فضیلتوں کا خلاصہ دیکھو یسعیاہ ۵۸ باب ۱۳ و ۱۴ میں کیا کچھہ بیان ہی اور (حزقیل ۲۰ باب ۱۲ و ۲۰) میں بیان ہی
کہ وہ سبت آدمی اور خدا کے بیچ میں ایک مقرری نشان ہی جو تابعداری کی دلیل ہی۔ پھر خدا باپ ہمیشہ کہتا ہی کہ یہہ میرا
پاک دن ہی۔ مسیح ابن اللہ فرماتا ہی کہ میں اُسکا خداوند ہوں اور خدا روح القدس نے آپ اُسپر مُہر لگائی کہ وہ معزز ہی (اعمال
۲ باب مکاشفات ۱ باب ۱۰) اور وہ تمام آدم زاد کی بہتری کے لئے ہوا ہی (مرقس ۲ باب ۲۷) بلکہ اسی جہان میں ہمیں آسمانی
آرام کا مزہ چکھاتا ہی (عبرانی ۴ باب ۸ و ۹) اُسکا نہ ماننے والا بڑی بھاری غلطی میں ہی انسانی طبیعت اُس سے خلاصی مانگتی
ہی پر روحانی طبیعت اُسے پیار کرتی ہی مسیح خداوند نے اُسے ٹال نہیں دیا مگر اُس پر جو آدمیوں نے اپنی حدیثوں اور روایتوں کا ملمع
چڑھایا تھا اُس سے پاک کیا اُسی افراط و تفریط سے نکالا اور اُسکو اُسکی اصلی شکل پر لایا اور اس اصلاح سے بڑی برکت ہوئی نہ
بوجھہ پر یہودیوں کی ملمع سازی سے وہ ایک بوجھہ ہوگیا تھا یہہ اعتراض بھی جو فریسیوں نے کیا اُسی ملمع سازی کی بنیاد پر قایم تھا
کیونکہ خدا کا یہہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ آدمی سبت کو کھانا بھی نہ کھاویں یہہ کام بھی جو لازمی ہی اُنہیں منع ہو ہاں وہ اور کام میں
جو سبت کو منع ہیں (ف) شاید کوئی کہے کہ سبت سنیچر کو ہوتا تھا اب اتوار کو عیسائی کرتے جواب یہہ ہی کہ سبت نہیں بدلا مگر سبت
کا دن بدل گیا ہی اور سنیچر سے اتوار ہوا ہی اسلئے کہ اتوار کو مسیح خداوند جی اُٹھا ہی اُس سے بڑا ہمارے لئے اور کوئی دن خوشی کا نہیں

ہی جسمیں ہم سبت کریں ۔اِسلئے اٹھارہ سو برس سے آج تک اتوار ہی سبت مانا جاتا ہی (دیکھو یوحنا ۲۰ باب ۱۹ و اعمال ۲۰ باب ۷ و ۱ قرن ۱۶ باب ۲ و مکاشفات ۱ باب ۱۰)

۳ (۳) پر اُسنے اُنہیں کہا کیا تم نے نہیں پڑھا جو داؤد نے کیا جب وہ اور اُسکے ساتھی بھوکھے تھے

۴ (۴) کہ کیونکر خدا کے گھر میں گیا اور نذر کی روٹیاں کھائیں جنکا کھانا نہ اُسکو اور نہ اُسکے ساتھیوں کو مگر فقط کاہنوں کو روا تھا

(تمنے نہیں پڑہا جو داود نے کیا) یہہ الزامی جواب ہی اور داؤد نے جو کیا اُسکا ذکر (۱ صموئیل ۲۱ باب ۱ سے ۶ دیکھو) یہودیوں کے خیال میں داود کا یہہ فعل جو اُسنے ضرورت کے وقت کیا درست تھا کیونکہ وہ نبی تھا اور تقوی کا نمونہ گنا جاتا تھا اور عبادت کے باب میں بڑا عابد تھا اُسکی عبادت زبوروں سے ظاہر ہی اسلیئے یہودی اُسپر فخر کرتے تھے پس مسیح فرماتا ہی کہ ایسا بزرگ شخص داود تھا اور اُسنے وہ روٹیاں کھائیں جو اُسے کھانا روا نہ تھا بلکہ چھونا بھی منع تھا اور اُسنے ضرورت کے وقت اُنہیں لیا تو بھی تم میرے شاگردونکو جو بھوکھ کی ضرورت میں جایز طور پر کھاتے ہیں گنہگار جانتے ہو اور داؤد پر اعتراض نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ ضرورت ایسی باتوں کی مانع نہیں ہی ف یہاں لکھا ہی کہ خدا کے گھر میں گیا (مرقس ۲ باب ۲۶) میں ہی کہ سردار کاہن ابیاتھر کے وقت خدا کے گھر میں گیا (۱ صموئیل ۲۱ باب ۱) میں ہی کہ اخیملک سردار کاہن تھا اُسمیں کچھہ فرق نہیں ہی یہہ ایک ہی شخص ہی جسکے دو نام ہیں یعنی ابیاتر اور اخیملک دیکھو (۱ صموئیل ۲۲ باب ۲۰) میں لکھا ہی کہ ابیاتر اخیملک کا بیٹا ہی اور (۲ صموئیل ۸ باب ۱۷) میں ہی کہ اخیملک ابیاتر کا بیٹا ہی جسکا نتیجہ یہہ ہی کہ اخیملک کا دوسرا نام ابیاتر ہی اور تائید اِس خیال کی (۱ صموئیل ۱۴ باب ۳ و ۱ تواریخ ۸ باب ۱۶) میں ہی کہ یہہ دونوں نام ایک ہی آدمی کے ہیں

۵ (۵) یا کیا تم نے توریت میں نہیں پڑھا کہ کاہن سبت کے دن ہیکل مین سبت کی حرمت نہیں کرتے تو بھی بے قصور ہیں

یہہ دوسرا جواب بھی الزامی طور پر ہی یہہ دو جواب الزامی اُسنے دیے اسکے بعد حقیقی جواب دیگا (ف) ہم یہاں سے سیکھتے ہیں کہ بعض موقع پر مخالف کو الزامی جواب دینا بھی جایز ہی پر اُسکے بعد حقیقی جواب دینا بھی چاہئے بلکہ ضرور ہی الزامی جواب اسلئے دیا جاتا ہی کہ آدمی کا غرور ٹوٹ جاوے اور حقیقی جواب کے سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہووے مسیح نے ایسا کیا ہی اب اُن بعض عیسائیوں کو جو مناظرہ کی کتابوں میں جواب الزامی دیکھکر سست ہو جایا کرتے ہیں اور ہر حال میں حقیقی جواب سنانے کی ہدایت کرتے ہیں غور کرکے یہاں سے

دیکھہ سکھنا چاہئے کہ مسیح نے ۰ وجواب الزامی دیئے ہیں اُسکے بعد حقیقی جواب آتا ہی ہاں ہر حال میں با صرف الزامی ہی جواب دینا ناجائز بات ہی (نہیں پڑھا) یعنی ایسی ایسی آیتوں کو شلاً (گنتی ۲۰ باب ۹۰ احبار ۲۴ باب ۵ ۰ ۸ وغیرہ کو جنکے موافق کاہن) لوگ سبت کے دن نذر کی تازہ روٹیاں طیار کرتی ہیں آٹا توتے اور گوندھتے اور پکاتے بھی ہیں (۲ تواریخ ۹ باب ۳۲) اور اسی طرح جب لڑکے تو لد سے آٹھواں روز سبت کو آجاتا تھا وہ اُسی روز ختنہ بھی کیا کرتے تھے (یوحنا ، باب ۲۲ و ۲۳) یہہ مثل تو مشہور تھی (کہ ہیکل میں سبت نہیں ہی) کیونکہ کاہن سب کام جو ہیکل کے متعلق تھے کرتے تھے جیسے اب گرجا میں سبت کہاں ہی پادری لوگ اپنا سارا کام کرتے ہیں پس مسیح کا مطلب یہہ ہی کہ اگر تمہارے گمان میں سبت کو مطلق کام کرنا منع ہی خواہ دینی اور ضروری ہو خواہ دنیاوی اور غیر ضروری تو اس صورت میں ایک حکم ماننے سے دوسرا حکم ٹوٹ جاتا ہی اگر نذر کی روٹیاں طیار کرتے ہو تو سبت ٹوٹ جاتا ہی اور جو سبت کو رکھتے ہو تو روٹیاں تازی کہاں ہیں جو اُسی دن درکار ہیں پس تم جو کاہن ہو ہیکل میں رہتے ہو سبت کو کام کرتے ہو اور نہ ضرورت کے سبب جیسے داؤد نے کیا ایک دفعہ تم تو ہر سبت کو کرتے ہو پھر بھی تم بے گناہ ہو اس امر میں کیونکہ خدا کے حکم آپسمیں مخالفت ہرگز نہیں رکھتے اور جب تم نوکر ہو کر ایسی بات میں بیقصور ہو تو کسقدر زیادہ سبت کا خداوند بے قصور ہوگا

(۶) اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ یہاں ایک ہی جو ہیکل سے بھی بڑا ہی ۶

(ہیکل سے بھی بڑا) ہیکل کا کام البتہ بڑا کام ہی اور سب کاموں سے بھاری بھی ہی تو بھی بعض اور باتیں ہیں جو ہیکل کے کام سے بھی بھاری ہیں دنیاوی ہیکل پتھروں کی ہی پر حقیقی ہیکل جو مسیح کا بدن ہی (یوحنا ۲ باب ۱۹) اُس ہیکل سے بلند ہی اور مکین ہمیشہ مکان سے بڑا ہی پس میں جو ہیکل کا خدا ہوں اُس سے بڑا ہوں اور اسلئے اپنے شاگردوں کو حکم دیتا ہوں اور جو دے حکم سے کرتے ہیں تو بیقصور ہیں کیونکہ جب میئنے بالیں توڑنے سے منع نکیا میری طرف سے اجازت ہوگئی پس اُنکا کام میرا کام ہوگیا پس شاگردوں کی ملامت میری ملامت ہوئی جو ہیکل سے بڑا ہوں اور تم جو سبت کو ہیکل میں کام کرکے بھی بے قصور رہتے ہو تو کسقدر زیادہ ہیکل سے بڑے شخص کے سامنے کام کرکے اُسکے شاگرد بے قصور رہینگے یہہ ایک حقیقی جواب ہی پر بڑا گہرا ہی

(۷) پر اگر تم جانتے کہ یہہ کیا ہی کہ میں قربانی کو نہیں بلکہ رحم کو چاہتا ہوں تو بیگناہوں کو گنہگار نہ ٹھہراتے ۷

رحم کو چاہتا ہوں) دیکھو (ہوسیع ۶ باب ۶ مسکہ ۶ باب ۶ سے ۸) یہہ دوسرا جواب حقیقی ہی وہ فرماتا ہی کہ اُن آیتوں کے مطلب پر غور کرو نکے مطلب پر غور نکرنے سے تم بیگناہوں کو گنہگار ٹھہراتے ہو سارے دین کی بنیاد یہہ ہی کہ رسومات ظاہری اور خلاقی سے چھوٹی ہیں اور نہ مسکرحال کی ضرورت کے سامنے (ف) حقیقی دین عبادت اور نیکی پر موقوف ہی اور سب باطل ادیان رسوم ظاہری پر

یعقوب ۱ باب ۲۷) (ف ۲) مسیحی دین میں ہمنے فقط ظاہری رسومات سے اور باطل شکوک وغیرہ سے اور شریعت کے فتوے سے خلاصی پائی ہی اور کسی چیز سے خلاصی نہیں پائی (ف ۳) تین قسم کے کام میں جو ہم سبت پر کرسکتے میں اول ضرورت کے کام (لوقا ۱۳ باب ۱۵) رحم کے کام مثلاً بیمار کی خبرگیری وغیرہ اور عبادت کے کام یہہ ہر سہ قسم کے کام میں جو سبت کو بھی کرسکتے میں (اگر تم جانتے یعنی اس آیت کے معنی اگر تمہیں معلوم ہوتے (ف ۴) دیکھو وہ لوگ ہمیشہ کلام کو پڑہتے تھے تو بھی اُسکا مطلب سمجھنے میں غافل تھے متی ۲۲ باب ۲۹ یہی اُنکا گناہ تھا اگر ہم بھی انجیل کے حقیقی معنی دریافت نہ کرینگے تو اندھے رہینگے اور دوسرونکو اندھے ہونیکا باعث ہونگے

۸ (۸) کیونکہ انسان کا بیٹا سبت کا بھی خداوند ہی

(انسان کا بیٹا سبت کا بھی خداوند ہی) یہہ تیسرا جواب حقیقی ہی کیونکہ سبت انسان کے لئے ہی (مرقس ۲ باب ۲۷) اور میں ابن آدم ہوکر سبت کا بھی خداوند ہوں اور اُسے ٹالنے اور برباد کرنے کو نہیں آیا مگر اُسکے حقیقی طور پر شناخت دینے کو اور اُسے تمہاری روایتوں سے پاک کرنے کو آیا ہوں تاکہ وہ خداوند کا دن ہووے جیسے کہ میں اُسکا خداوند ہوں (مکاشفات ۱ باب ۱۰) اور یہہ کہ وہ آزادگی اور محبت سے ابدی سبت کا نمونہ ہووے (ف) مسیح خداوند آپ سبت ہی کیونکہ وہ خدا میں اور خدا اُس میں سبت کرتا ہی اور مسیح ہر روز سبت کرتا تھا کیونکہ ہر روز عبادت اور رحم کے کام کیا کرتا تھا نئی پیدایش کا خدا مسیح ہی اور وہ دوسرا آدم ہوکر حقیقی سبت ہوا نہ صرف نمونہ (ابن آدم خداوند ہی) کیونکہ ابن آدم خدا ہی اور اسلئے شریعت دہندہ کا رتبہ رکھتا ہی اور جو کوئی شریعت دہندہ ہی وہ حاکم حقیقی ہی وہ اپنی الوہیت کا ذکر کرتا ہی کہ میں سبت کا بھی خداوند ہوں جیسے سب کا

۹ (۹) اور وہاں سے روانہ ہوکے اُنکے عبادت خانے میں گیا

(۹ سے ۲۱) تک سوکھے ہاتھہ کے چنگا کرنے کا معجزہ ہی (مرقس ۳ باب ۱ سے ۱۲ لوقا ۶ باب ۶ سے ۱۱ تک) (گیا) کسی دوسرے سبت کو گیا نہ اُسی دن (لوقا ۶ باب ۶) (اُن کے عبادت خانے میں) لنکے اُنکے جو مخالفت کرتے تھے لوقا کہتا ہی کہ وہاں جاکر سکھلایا اور تعلیم دی دیکھو اُسکی جرات اور بہادری کہ اُسکے دل میں کسی سے خوف نہ تھا

۱۰ (۱۰) اور دیکھو وہاں ایک آدمی تھا جسکا ہاتھہ سوکھا تھا اور اُنہوں نے اس ارادے سے کہ اُسپر نالش کریں اُسے پوچھا اور کہا کیا سبت کے دن چنگا کرنا روا ہی

(ہاتھہ سوکھا تھا) لوقا کہتا ہی کہ دہنا ہاتھہ سوکھا تھا (لوقا ۶ باب ۶) اُس آدمی کے ہاتھہ کو فالج یا لقوہ نے مارا تھا جیسے

اسلاطین ۱۳ باب ۴) (اُنہوں نے) یعنی فریسیوں اور صدوقیوں اور فقیہوں نے (تاکہ نالش کریں) دیکھو گھات میں رہتے تھے تاکہ کوئی بات پیدا کرکے بے دینی کے مقدمہ کے لیے اُسپہ نالش کریں سب شریر اسی طرح مقدسوں کے درپے رہتے ہیں تاکہ انہیں پھنسائیں وہ نالش کرنا چاہتے تھے اُس عدالت میں جہاں اُنکی حکومت چلتی تھی (متی ۵ باب ۲۱)

۱۱ (۱۱) اُس نے اُنہیں کہا تم میں کون آدمی ہے جسکی ایک بھیڑ ہو اور اگر وہ سبت کو گڑھے میں گرے اُسے پکڑکے نہ نکالے

(ایک بھیڑ ہو) یونانی میں ہے کہ ایک بھیڑی کلمہ تحقیر ہے یعنی کچھ بڑی چیز نہیں اُسکو بھی سبت کے دن بچانے کو روا ہے ہر آدمی جو بڑی چیز ہے کیا اُسکا بچانا ضرور نہیں ہاں بھیڑ کا بچانا بھی ضرور ہے کیونکہ وہ بھی مال ہے اور اُسکی خبر لینا بھی صادق کا خاصہ ہے (امثال ۱۲ باب ۱۰) پر آدمی کو بچانا زیادہ تر ضرور ہے (ف ۱) لوقا کہتا ہے (۶ باب ۸) کہ مسیح اُنکے خیال جانکر کہتا ہے کیونکہ وہ عالم الغیب تھا اور جانتا تھا کہ نالش کے ارادہ سے آئے ہیں (ف ۲ لوقا ۶ باب ۹) میں ہے میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں سبت کو کیا کرنا روا ہے نیکی کرنا یا بدی جان مارنا یا بچانا پس نیکی نکرنا ہی بدی ہے اور بدی سبت میں نہ صرف بدی سے باز رہینگے مگر نیکی کرینگے جیسے مسیح کیا ہے (ف ۳) (مرقس ۳ باب ۵) تب اُسنے غصہ سے اُنپر نظر کرکے اور اُنکی سخت دلی کے سبب غمگین ہوکے مسیح کے غصہ کا صرف دو تین جگہ ذکر ہے واجبی طور سے غصہ کرنا گناہ نہیں ہے ہاں بے سبب غصہ گناہ ہے پر اس غصہ کا سبب معقول تھا وہ اُنکے دل کی سختی پر افسوس کرکے غصہ ہوا

۱۲ (۱۲) پس آدمی بھیڑ سے کتنا بہتر ہے اسلئے سبت کے دن نیکی کرنا روا ہے

(سبت کے دن نیکی کرنا روا ہے) یہہ اُنکی کیسی سخت غلطی تھی کہ سبت کو نیکی بھی جایز نہ جانتے تھے مسیح نے اب بات کو صاف کردیا اب سبطرح کی نیکی کے کام سبت کو کرنے جایز ہیں

۱۳ (۱۳) تب اُسنے اُس آدمی کو کہا کہ اپنا ہاتھ پھیلا اور اُسنے پھیلایا اور وہ دوسرے کی مانند چنگا ہوگیا

(پھیلا اور اُسنے پھیلایا) دیکھو حکم کے ساتھہ ہی طاقت بھی بخشی ورنہ سوکھا ہاتھہ کسطرح سے وہ پھیلا سکتا تھا (آیت ۶ سے ۹ تک) اُسکی الوہیت کا دعوی مذکور ہے اب فعل سے اُسنے اُسکا ثبوت دیدیا کہ بیشک وہ خدا ہے سب کچھہ کرسکتا ہے (ف ۱) چاہیے کہ آدمی اپنی کمزوری میں اُسکا حکم مانے جیسے اس آدمی نے سوکھے ہاتھہ کو پھیلایا اُس میں تو پھیلانے کی طاقت نہ تھی اور نہ لعاذر میں قبر سے نکلنے کی مگر جب مسیح سے حکم نکلا اور اُس شخص سے تعمیل کا ارادہ تو فوراً طاقت بھی اُسی خداوند سے نکلی اور اُس میں آئی اور ہاتھ

تازہ ہوگیا اسوقت یہی کلام سکر جو لوگ ماننا چاہتے ہیں اُن میں عمل کی طاقت آتی ہی پر جو ماننا نہیں چاہتے طاقت سے محروم رہتے ہیں جن میں کچھ بھی طاقت نہیں ہی اُنہیں ایمان سے تابعداری کرنا چاہیے اور کوئی عذر نہ لانا چاہئے (ف۲) جس آدمی کو وہ اُسکے پھنسانے کا پھندا بناکر لائے تھے اُسی آدمی نے مسیح پر ایمان لاکر فریسیوں کو شرمندہ کیا (ف۳) دیکھو مسیح نے اُسوقت نہ مٹی گوندھی اور کوئی کام کیا تاکہ اُسپر کام کا الزام سبت میں نہیں مگر اُسنے صرف حکم سے صحت بخشی اور اُسکو ہاتھ پھیلانے کا اسلئے حکم دیا تاکہ کامل صحت کا اظہار سب کے سامنے ہوجاوے (ف۴) یہہ وہی لوگ تھے جو مچھر چھانتے اور اونٹ کو نگلتے ہیں بھیڑ کی جو جانور ہی فکر کرتے تھے پر بھائی کی فکر نہ کرتے تھے پر سچے گڈریئے اور پاسبان نے اپنی بھیڑوں کی فکر کی

۱۴ (۱۴) تب فریسیوں نے باہر جاکے اُسکی ضد پر صلاح کی کہ اُسے کیونکر مار ڈالیں

(مار ڈالیں) اب فریسیوں نے اُسکے قتل کا ارادہ کیا یہہ پہلا مقام ہی جہاں اُنکے اس ارادہ کا ذکر آیا ہی پہلے کبھی اسکا ذکر نہیں آیا ہاں دشمنی تو ہوئی پر اب قتل کا فکر پیدا ہوا (لوقا ۶ باب ۱۱) میں ہی دیوانگی سے بھر گئے اور کہنے لگے ہم یسوع کے ساتھ کیا کریں (مرقس ۳ باب ۶) میں ہی کہ ہیرودیوں کے ساتھہ مشورت کرنے لگے۔ ہیرودی لوگ ملکی آدمی تھے دینی فرقے سے نہ تھے اور یہودی اُنہیں اپنے دین اور ملک کا مخالف جانتے تھے مگر مسیح کے قتل کرنے کو وہ اُنکے ساتھ موافق ہوگئے ایک دفعہ پہلے بھی ایسا ہوا تھا (متی ۲۲ باب ۱۵ و ۱۶) اسی طرح ہر کہیں ہوتا ہی دیکھو عیسائیوں کی مخالفت میں ہندو اور مسلمان جو آپس میں بڑے مخالف ہیں متفق ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ دہریئے اور لامذہب بھی مسلمانوں کے یار بنجاتے ہیں تاکہ سچائی کو برباد کریں اسیطرح ہیرودی اور یہودی ملگئے اسکا ٹھیک سبب یہہ ہی کہ اگرچہ بظاہر اُنمیں مخالفت ہی پر حقیقت میں ایک روح اُن میں تاثیر رکھتی ہی جیسے ایک ہی روح میں سب بنیادم شریک ہیں (ف۱) دیکھو وہ لوگ جو آپس میں مخالف ہیں سچائی کے ڈوبانے کو ایسے متفق ہوجاتے ہیں تو کیا سبب ہی کہ سچے عیسائی سچائی کے ظاہر کرنے میں اتفاق نہیں کرتے ہمیں شرم آنی چاہیے تاوقتیکہ ہم سب متفق ہوکر سچائی کو ظاہر نہ کریں (ف۲) معلوم ہوگیا کہ یہی سبت میں نیک کام کرنے کی بات یہودیوں کی سب نالشوں کی بنیاد تھی اسی کے سبب معجزہ کو شیطانی دوسرے کہا اور ابن اللہ کہنے کو کفر بکتا ہی کہا پس یہہ لڑائی کیا ہی روح اور حرف کی لڑائی تھی یا انجیل اور حدیث کا جنگ تھا یا ایمانداری اور بے ایمانی کی بحث تھی یا راستبازی اور ریاکاری کا مقابلہ تھا یا پاکیزگی اور خودغرضی کی ٹکر تھی سبت کے نہ ماننے کے سبب مسیح کو قتل کرنا چاہتے تھے تو بھی وہ آپ بڑی اور خود سبت شکنی کرینگے یہہ کیسی شرارت تھی پیلاطوس غیر قوم کے گھر میں گھسنا کھوپڑی کی ناپاک جگہ میں جاوینگے مسیح کی قبر پر پہرے بٹھادینگے اور مہر بھی لگا دینگے اگرچہ طیاری کے دن میں بھی یہہ سب منع تھا دیکھو (احبار ۲۳ باب ۷ و ۸) اُنہوں نے یہہ سب کچھہ آپ تو کیا پر مسیح کو نیکی کرنے کے سبب بھی الزام دیتے ہیں (ف۳) سچے

عیسایوں کے ساتھہ بھی دنیا اسیطرح سے کرتی ہی تعجب نکرنا اگر دنیا تم سے اسیطرح سے دشمنی کرے (یوحنا ۱۵ باب ۱۸ و ۱۹) ایک ہی کامل انسان دنیا میں آیا تھا اور دنیا نے اُس سے سخت دشمنی کی اُنہوں نے مجسم خوبی کو قتل کرنا چاہا اُنہوں نے بادشاہ کو رد کر دیا عیسیٰ میں اور دنیا میں کامل جدائی اور مخالفت ہی اسی طرح عیسائی اور دنیاوی آدمی میں جدائی زیادہ تر ہوتی ہی

۱۵ ۱۵) پر یسوع یہہ جانکے وہاں سے چلا گیا اور بہت لوگ اُسکے پیچھے ہو لئے اور اُسنے سب کو چنگا کیا

چلا گیا) کہاں چلا گیا نہ کفرناحوم میں مگر اُسی جلیل میں سمندر کے پاس چلا گیا مرقس ۳ باب ۷) کیوں چلا گیا (یہہ جانکے) کہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں نہ خوف سے مگر دشمنوں کے فایدے کے لئے کیونکہ ابھی مرنیکا وقت نہیں آیا تھا اور انسان کی بہتری کے لئے ایک کام باقی ہی (ف) دیکھو جب اُنکی شرارت حد کو پہونچی کہ قتل کی فکر میں ہوئے تو اُسنے اُنکی قربت چھوڑ دی اور غریبوں کی طرف جو تھکے ماندے تھے چلا گیا اُسنے اُنکی بدی کے مقابلہ میں سزا کا بندوبست بھی نہ کیا کیونکہ وہ سزا دینے کو نہیں مگر نیک نمونہ دکھلانے کو آیا تھا (ف۲) وہ چپ چاپ چلا گیا تاکہ اُنکے مزاج اور اپنے مزاج کا فرق دکھلاوے (ف۳) یہہ باطل خیال ہی کہ آدمی کا دل خدا کی تلاش کرتا ہی ہاں بغیر خدا کے بے آرامی اور خواری تو اُس میں ہی پر یہہ بے آرامی اور خواری گناہ کے زہر کا نشان ہی جب تک دل میں خدا کا فضل نہ آوے وہ اُسکا متلاشی نہیں ہوسکتا فضل نہووے تو بیمار دوائی اور حکیم سے اور مجرم حاکم سے نفرت کرتا ہی (ف۴) اُنکے بغض نے برکت کی نہر کو اپنی طرف سے ہٹا دیا پر وہ اُس نہر کو بند تو نہ کر سکے پر اپنی طرف سے روکدیا پر وہ نہر دوسری طرف جاری ہوگئی کہ وہ اوروں کے پاس چلا گیا اسیطرح دنیاوی لوگ جب اُنکے پاس آبحیات کا سوتا آتا ہی یعنی انجیل تو وہ اُسے اگر چاہتے میں تو اپنی طرف سے بند کرتے ہیں اور اپنا نقصان کرتے ہیں پر اُس سوتے کو بند نہیں کر سکتے وہ دوسروں کی طرف چلا جاتا ہی اور بہت لوگ اُسکے پیچھے ہو لئے) اگرچہ اُنہوں نے اُسے ناپسند کیا تو کیا ہوا دوسرے اُسکے پاس آگئے (مرقس ۳ باب ۷ و ۸) میں ہی ایک بڑی جماعت آگئی جلیل اور یہودیہ یروشلم اور ادوم صور اور صیدا اور یردن کے پار سے بھی لوگ آگئے (اور اُسنے سب کو چنگا کیا) اُسوقت خدا کے بیٹے کی کسقدر حرمت زیادہ ہوئی مرقس ۳ باب ۹) میں ہی کہ بھیڑ کے سبب اُسنے حکم دیا کہ ایک چھوٹی کشتی طیار رہے کیونکہ لوگ گرے پڑتے تھے تاکہ چھوئیں اور بھیڑ میں سے آواز آتا تھا کہ تو خدا کا بیٹا ہی اور گندی روحیں اُسے پہچانتی تھیں اور سب طرح کے بیمار اُس سے صحت پاتے تھے (ف۵) ہر آدمی کو اس بات کی خوشخبری ہو کہ مسیح سبکو چنگا کرتا ہی خواہ عورت ہو یا مرد بچہ ہو یا بوڑھا و جوان چھوٹے رتبہ کا ہو یا بڑے درجہ کا خواہ کسی بیماری میں مبتلا ہو وہ سب کو چنگا کرتا ہی پر اُسکے پاس جانا چاہئے ایمان کے ساتھہ

(۱۶) اور اُنہیں تاکید کی کہ مجھے مشہور نہ کرنا

(مشہور نہ کرنا) یہہ تاکید کی اسلئے کہ مشہور کرنے کا وقت ابھی نہ آیا تھا صلیبی موت کے بعد مشہور کرنے کا وقت آویگا جب وہ سب کام پورا کر چکیگا اور اِن لوگوں کا کام بھی نہ تھا منادی کریں منادی وہی لوگ کرینگے جو اس کام کے لئے چنے جاتے ہیں اور صحیح تعلیم پاکر طیاری سے بھیجے جاتے ہیں تاکہ صحیح خبر سناویں اور افراط اور تفریط سے بچکر مشہور کریں

(۱۷) تاکہ جو اشعیا نبی کی معرفت کہا گیا پورا ہو

پورا ہو) یشعیا ۴۲ باب ۱ یعنی یشعیا کی پیشگوئی اس میں پوری ہوئی

(۱۸) کہ دیکھو میرا خادم جسے میں نے چُنا میرا پیارا جس سے میرا دل خوش ہے میں اپنی روح اُسپر ڈالونگا اور وہ غیر قوموں کو عدالت کی خبر دیگا

میرا خادم) یہہ لفظ مسیح کی نسبت ہے کیونکہ اُسنے خدا باپ کے برابر ہوکے اُسی منصب کو غنیمت نہ جانا بلکہ فروتن ہوکر انسان کے بچانے کے لئے خادم کی صورت پکڑی تھی (فلپی ۲ باب ۷ و ۸) اور خدمت جس کے لئے اُسنے یہہ صورت پکڑی یہہ تھی کہ دنیا کو نجات دیوے اور باپ کی مرضی پوری کرے (عبرانی ۱۰ باب ۹) پھر یہہ کہ اُسے (میں نے چُنا) یعنی میں نے لے لیا سنبھالنے کے واسطے یونانی میں ہے تاکہ میں اُسے سنبھالوں اسلئے چن لیا (میرا دل خوش ہے) اسی خدمت کے سبب (اپنی روح) روح کی بھرپوری اُسمیں تھی اُسی سے سب نے پائی

(۱۹) وہ جھگڑا نہیں کریگا نہ شور اور نہ بازاروں میں کوئی اُسکی آواز سنیگا

(جھگڑا نہیں کریگا) جیسے لڑنیوالے کرتے ہیں (نہ شور) جیسے جنگ کے وقت ہوتا ہے (ف) دیکھو ایسا سپہ سالار نہ ہوگا جیسے یہود کی امید تھی تو بھی فتحمند ہوا (ف) مسیح حلیم تھا اُسکے نوکروں میں حلم چاہئے دیکھو ۱ سلاطین ۱۹ باب ۱۱ سے ۱۳) کہ خدا نہ تند ہوا میں ہے نہ زلزلے میں نہ آگ میں مگر نرم آواز میں ہے حقیقی طاقت شور نہیں کرتی دیکھو نباتات میں اُگنے اور بڑھنے کی قوت ہے یعنی قوت نامیہ جہاں ہے شور نہیں کرتی چپ چاپ اپنا کام کرتی ہے شور کمزوری کا نشان ہے (ف) کام کی دلیل شور نہیں ہے جہاں بہت شور ہے وہاں کام تھوڑا ہے جہاں کام بہت ہے وہاں شور نہیں ہے (نہ بازاروں میں) یعنی استقلال ثبات قدمی قایم مزاجی سے کام کریگا

جھگڑے اور غوغے کے ساتھ (ف) منادی کرنیوالوں کولازم ہو کہ بازاروں میں شور نہ کریں جیسے تکراری لوگ اور جسمانی مزاج آدمی کیا کرتے ہیں کیونکہ خدا کا کام اور کلیسیا کا کام چپ چاپ ہوتا ہی پر دھوم دھام سے نہیں ہوتا کوئی نہ سمجھے کہ بازاروں میں وعظ کرنا منع ہی ہرگز نہیں وعظ کرنا چاہئے مگر حلم اور قایم مزاجی اور سنجیدگی کے ساتھ چاہئے

۲۰ (۲۰) مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑیگا اور دھواں اُٹھتے ہوئے سن کو نہ بجھا دیگا جب تک کہ انصاف کو غالب نہ کرلے

(مسلے ہوئے سرکنڈے کو) مسلا ہوا سرکنڈا جلدی ٹوٹ جاتا ہی مراد اس سے وہ روح ہی جو گناہ کے بوجھ سے خم کھا گئی ہی گویا وہ گناہ سے مسلا ہوا سرکنڈا ہی اُسکو بھی مسیح خداوند نہیں توڑتا (ف) کلیسیا پر واجب ہی کہ بڑے کمزوروں کو بھی سنبھالے کیونکہ مسیح مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہیں توڑتا (دھواں اُٹھتا ہوا سن) وہ ہی جس میں قدرے آگ باقی ہی یعنی وہ لوگ جن میں کچھ بھی زندگی ہی مسیح اُنکو بھی ہلاک نکریگا بلکہ سنبھالے گا یشعیاہ ۴۲ باب ۳ سے ۵ (ف) زندگی نہ صرف مضبوط جوان میں ہی مگر بچہ میں بھی ہی آگ نہ فقط بڑے شعلہ میں ہی مگر چنگاری میں بھی ہی بچہ کی زندگی بھی موت سے بہتر ہی جیسے مطلق اندھیرے سے چنگاری کی روشنی بہتر ہی اور تھوڑا سا ایمان محض بے ایمانی سے اچھا ہی جہاں تھوڑا ہی مسیح وہاں پر بھی سنبھالتا ہی (ف) جسطرح مسیح نے ہمیں قبول کیا اسیطرح دھواں اُٹھتے ہوئے سن کو نہیں بجھاتا سب کمزوروں کو قبول کرتا ہی رومی ۱۵ باب ۷ (ف) وہ جو سب مسلے ہوؤں کا سنبھالنے والا ہی اگرچہ دنیا نے زور مارا کہ اُسے بھی مسل ڈالے پر وہ آپ بھی مسلا نہ گیا اور نہ تھکا اور اُسنے راستی کو قایم کیا اور کرتا ہی یشعیاہ ۴۲ باب ۴ (جب تک کہ انصاف کو غالب نکرلے) عبرانی میں اور سپٹواجنٹ میں ہی کہ انصاف کو صداقت کے ساتھ غالب نہ کرلے (غالب نکرے) یونانی میں ہی زور سے ڈالدیوے یعنی انصاف کو زور سے غلبہ دیگا اور انصاف فتحمند ہوگا اُسکے وسیلے سے انصاف سے مراد آخری انصاف ہی (ف) ہمارا انجام زندگی ہی نہ ہلاکت کیونکہ ہم میں اگر کچھ بھی زندگی کی رمق ہوگی تو وہ ہرگز نہ کھوویگا قدرے ایمان سے بھی ہم بچینگے ہماری بڑی تسلی ہی (ف) وہ آدمی جو گنہگاروں کی مدد کرنے کو ہاتھ نہیں پھیلاتا اور نہ اپنے بھائی کا بوجھ اُٹھاتا ہی وہ مسیح کے برخلاف مسلا ہوا سرکنڈا توڑتا ہی اور وہ جو ایمان کی چنگاری بچوں میں دیکھکر حقارت کرتا ہی وہ دھواں اُٹھتا ہوا سن بجھاتا ہی قول (جیروم)

۲۱ (۲۱) اور اُسکے نام پر غیر قومیں آسرا رکھینگی

(غیر قومیں) یعنی ادوم اور صور وصیدا کے لوگ کیونکہ یہہ لوگ غیر قوموں کا پہلا پھل تھے اور اب سب غیر اقوام اُسکی طرف رجوع

گئے جاتے ہیں (نام پر آسرا) اسم سے مراد مسمیٰ ہے یعنی مسیح پر آسرا رکھینگے (ف) دیکھو جو لوگ اعمال پر یا شریعت پر یا اور کسی چیز پر آسرا بھروسا رکھتے ہیں وہ ہرگز نہ بچینگے مگر وہ جو اُسپر یعنی مسیح پر بھروسہ رکھتے ہیں ہمارے عقیدہ کی یہہ بات کہ صرف مسیح سے نجات ہے کیسی درست ہے جسکی بابت پیشگوئی ایسی واضح تھی

۲۲ (۲۲) تب اُس پاس ایک اندھے گونگے دیوانے کو لائے اور اُسنے اُسے چنگا کیا ایسا کہ وہ اندھا گونگا دیکھنے اور بولنے لگا

(۲۲ سے ۳۰ تک مرقس ۳ باب ۲۰ سے ۳۰ لوقا ۱۱ باب ۱۴ سے ۲۳) مرقس کہتا ہے کہ اس معجزے کے وقت بڑی بھیڑ جمع تھی وہ تی بھیڑ پر اشارہ کرتا ہے جو پہلے بھی حاضر ہوئی تھی اور یہہ بھی کہتا ہے کہ اُنہیں روٹی کھانے کی بھی فرصت نہ تھی اور مسیح اُن میں ایسا مشغول تھا کہ اُسکے رشتہ داروں نے جانا کہ وہ بیخود ہے اسیئے اُسکے پکڑنے کو باہر آئے (دیکھو مرقس ۳ باب ۲۰ و ۲۱ و ۲ باب ۲ دنیا کے لوگ خدا کے کام میں سرگرم دیکھکر کبھی کبھی بیخود بھی کہدیتے ہیں جیسے (۲ قرنتی ۵ باب ۱۳) میں مذکور ہے (اندھے گونگے دیوانے کو لائے) اُسی بھیڑ میں یہہ واقع ہوا وہ آدمی جو لایا گیا (اندھا تھا) جو اپنی بہتری اور مدد کے لئے دیکھہ نہ سکتا تھا اور گونگا تھا جو زبان سے بولکر غیروں سے مدد بھی نہ مانگ سکتا تھا اور دیوزدہ تھا (ف) جو روح شیطان کے قبضہ میں ہے وہ خدا کی باتوں میں اندھی ہے اور نجات الٰہی کے سامنے گونگی ہے اُسکے ایمان کی آنکھہ ابلیس دیو نے اندھی کی ہے اور دعا کی لب پر مہر لگائی ہے اُسے مسیح کے پاس لانا چاہئے کہ وہ دیو کو نکالدیتا ہے (ف ۲) کسی کی بابت ناامید ہونا نہ چاہئے اگرچہ دیو قسم قسم کے ہیں اور بیماریاں بھی قسم قسم کی ہیں اور گناہ بھی قسم قسم کے ہیں جیسے یہہ دیو گونگا اندھا تھا اور مسیح نے اُسے بھی صحت بخشی وہ ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کا دیو نکالتا اور صحت بخشتا ہے اور ہر قسم کا گناہ تایب کو معاف کردیتا ہے دیکھو اس معجزے میں تین معجزے ہوگئے بصارت عنایت ہوئی گویائی بخشی گئی دیو کے قبضہ سے خلاصی ہوئی اسیطرح سے آجکل بھی ہوتا ہے کہ برکت پر برکت بطور روحانی اور جسمانی ہم اُس سے پاتے ہیں اور وہ سب بھی جو اُسکے پاس آتے ہیں

۲۳ ۲۳ اور سب لوگ دنگ ہوگئے اور کہنے لگے کیا یہہ داؤد کا بیٹا نہیں

(دنگ ہوگئے) اس عجیب معجزہ کو دیکھکر (داؤد کا بیٹا نہیں) یعنی یہہ ہوسکتا ہے کہ ابن داؤد ہووے جو آنیوالا ہے اُسنے وہی کام کئے جو ابن داؤد کریگا ضرور یہی شخص ابن داؤد ہے جو بادشاہ ہوکر آنیوالا ہے ابن داؤد کے حق میں دیکھو (متی ۹ باب ۲۷)

(۲۴) پر فریسیوں نے سنکے کہا کہ یہہ دیووں کو نہیں نکالتا مگر باعلزبول دیووں کے سردار کی مدد سے ۲۴

عام لوگ اُسے ابن داؤد سمجھے اور طیار ہوئے کہ بادشاہ بناویں پر (فریسیوں نے) کہا کہ وہ شیطان کی مدد سے یہہ کام کرتا ہی (مرقس ۳ باب ۲۲) میں ہی کہ نقیہوں نے یہہ کہا اور یہہ وہ فقیہی تھے جو یروشلم سے آئے تھے تاکہ اُسکے گرفتار کرنے کے لئے کوئی سبب پیدا کریں پس فریسیوں اور فقیہوں دونوں نے یہہ کہا یا آنکہ وہ فقیہی فرقہ فریسیوں میں سے تھے (ف) یہہ کلمہ اور گان جو اُنہوں نے اُسکی نسبت بیان کیا بڑی تحقیر کا کلمہ تھا مسیح کے معجزات سے دو تاثیریں دلوں میں پیدا ہوئیں بعض کے دلوں میں محبت جو ابن داؤد ہووے اور بعض کے دلوں میں غصہ جنہوں نے یہہ کلمہ تحقیر سنا یا ایسی معجزے سے کیا نکلا اقرار و انکار تعریف اور تحقیر مسیح آدمیوں کے لئے کسوٹی تھا جس پر وہ آزمائے جاتے تھے اور اب بھی آزمائے جاتے ہیں کھوٹے کھرے دیکھے جاتے ہیں (ف ۲) دنیاوی لوگ جب دلیل کا جواب نہیں دیسکتے تو بعزتی کرتے ہیں تاکہ بعزتی کے غبار سے سچائی کا منہ کالا کریں پر اُنکا آپ منہ کالا ہوتا ہی یہاں سے دو باتیں ظاہر ہیں اوّل آنکہ مسیح کے بڑے دشمن بھی اُسکے معجزات کا انکار نہیں کر سکتے اُنہوں نے قبول کیا کہ معجزہ اُس سے ظہور میں آیا دوئیم آنکہ وہ شیطان کی بادشاہت کو قبول کرتے تھے اسلئے اُسکی قدرت کے تو قایل ہوئے مگر خدا کی قدرت کا انکار کیا پر خداوند دونوں پر مہر لگاتا ہی (ف ۳) جب مسیح کے معجزات کو شیطانی کام تبلایا تو کیا تعجب ہی کہ اُسکے شاگردوں کو بُرا کہیں اور سچے دین کو شیطانی دین بتلاویں یا معجزات اور وجود شیطان کا انکار کریں - وہ سب کچھ جو روز روز واقع نہیں ہوتا یعنی معجزات وغیرہ اور وہ سب کچھ جسکا جواب آدمی نہیں دیسکتے جیسے مسیح کی تعلیم اور وہ سب کچھ جو انسان کی تمیز میں الزام پیدا کرتا ہی اہل دنیا کے نزدیک شیطانی کام ہی پر یہہ تعصب اور دیوانگی ہی (باعلزبول) یعنی باعلزبوب دیکھو (متی ۱۰ باب ۲۵) کی ذیل میں

(۲۵) یسوع نے اُنکے خیالوں کو جانکے اُنہیں کہا ہر بادشاہت جس میں اپنے خلاف پر پھوٹ پڑے ویران ہو جاتی ہی اور ہر شہر یا گھر جس میں مخالفت ہو آباد نرہیگا (۲۶) اور اگر شیطان شیطان کو نکالے تو وہ اپنا ہی مخالف ہوا پس اُسکی بادشاہت کیونکر قایم رہیگی ۲۵ ۲۶

خیالوں کو) مسیح آدمی کے خیال بھی جانتا تھا (متی ۹ باب ۴) پر خیالوں سے واقف ہونا خدا کا کام ہی (زبور ۱۳۹-۲) اسلئے مسیح خدا بھی تھا جیسے کہ وہ انسان بھی تھا (مرقس ۳ باب ۲۳) میں ہی کہ مسیح نے اُن معترضوں کو پاس بلاکر جواب دیا اور ایسا جواب دیا کہ جسکا انکار نہیں ہو سکتا اُسنے کہا ہر بادشاہت ہر شہر ہر گھر یعنی انتظام اعلیٰ سے انتظام ادنیٰ تک غور کر کے دیکھ لو کہ مخالفت

موجب بربادی ہی ارکان سلطنت کی مخالفت سے سلطنت خراب ہو جاتی ہی روساء شہر کی مخالفت سے شہر برباد ہوتا ہی ایک خاندان کی تفرقہ سے گھر بگڑ جاتا ہی سارے شیطان اور دیو اگرچہ کسی امر میں مخالف بھی ہوں تو بھی سب متفق ہیں کہ آدمی کو اپنے ساتھہ دوزخ میں لیجاویں انکی بادشاہت کی بنیاد اِسی مخالفت پر قایم ہی اور میرے کام صاف ظاہر ہیں کہ شیطان کی مخالفت میں ہیں میں اُسکی بادشاہت کا گرانیوالا ہوں پس اگر شیطان میری مدد کرتے ہیں تو وہ خودکُشی میں کوئی اپنے مخالف کی مدد کرکے اپنے اوپر موت نہیں لاتا بلکہ مخالف کے مقابلہ میں کوشش کرتا ہی پس یہہ تمہارا گمان باطل ہی

۲۷ (۲۷) اور اگر میں بعلزبول کی مدد سے دیووں کو نکالتا ہوں تو تمہارے بیٹے کسکی مدد سے نکالتے ہیں اسلئے وے ہی تمہارے منصف ہونگے

یہہ دوسرا جواب ہی (تمہارے بیٹے) یہہ ٹھیک نہیں معلوم کہ یہہ کسکی طرف اشارہ ہی آیا فریسیوں کے شاگرد یا مسیح کے شاگرد اگر فریسیوں کے شاگرد مراد ہیں جیسے کہ وہ لوگ تھے جنکا ذکر (۱ سلاطین ۲۰ باب ۳۵ و ۲ سلاطین ۲۰ باب ۳) میں ہے تو اس صورت میں مسیح قبول کرتا ہی کہ فریسیوں کے شاگرد بھی بعض ایسے ہیں کہ دیو کو نکالدیتے ہیں اور اسحال میں یہہ لوگ مسیح پر اعتراض کرکے اپنے اوپر فتوی دیتے ہیں۔ مگر کریزستم و جیروم مقدس فرماتے ہیں کہ مسیح اپنے شاگردوں کو اُنکا بیٹا بتلاتا ہی یعنی تمہاری قوم کے لوگ جنہیں اُسنے چن لیا اور دیو نکالنے کی قدرت بخشی تھی (متی ۱۰ باب ۱) اور اب تک شاگردوں کی نسبت کوئی بھی یہود کا نہ تھا پس وہ نہیں کہتا کہ میرے شاگرد کسکی مدد سے نکالتے ہیں بلکہ تمہارے بیٹے کسکی مدد سے نکالتے ہیں یعنی تمہارے درمیان کے لوگ ہیں جنھیں یہہ قدرت رکھی گئی ہی وہی گواہی دینگے کہ کس قدرت سے یہہ کام ہوتے ہیں

۲۸ (۲۸) پر اگر میں خدا کی روح سے دیووں کو نکالتا ہوں تو البتہ خدا کی بادشاہت تمہارے پاس آپہونچی ہی

(خدا کی روح) اسی خدا کی روح کو (لوقا ۱۱ باب ۲۰) میں خدا کی انگلی کہا گیا ہی یہہ وہی انگلی ہی جسے جادوگروں نے بھی قبول کیا تھا (خروج ۸ باب ۱۹) اور جس سے خدا کی شریعت لکھی گئی تھی (خروج ۳۱ باب ۱۸ و استثنا ۹ باب ۱۰) انگلی کیا ہی یعنی قدرت اللہ تعالیٰ کی (زبور ۸ باب ۳) میں خدا کی روح سے دیووں کو نکالتا ہوں جبکہ یہہ کام روح اللہ سے ہوتے ہیں تو میں شیطان کا برباد کرنیوالا آگیا ہوں کیونکہ خدا کی روح سے شیطان برباد کیا جاتا ہی اسی بادشاہت سے شیطان کی بادشاہت نیست کیجائیگی اور اسی شیطان کی بادشاہت کے کھنڈر پر الٰہی بادشاہت اُٹھتی ہی (ف) خدا کی بادشاہت تمہارے پاس آپہونچی ہی یونانی

عبارت سے یوں مفہوم ہوتا ہی کہ خدا کی بادشاہت تمہارے پاس یکایک اور ناگہانی آپہونچی ہی یعنی تمہیں طیار نہیں پایا دیکھو اُسکا
ملیاروہ فرماتا ہی کہ الٰہی بادشاہت آگئی تم کیوں ان نعمات کو پسند نہیں کرتے اور خوش نہیں ہوتے جسکی خبر نبیوں نے تمہیں دی
تھی وہ باعلزبول سے رہائی دینیوالا آگیا ہی (ف) مسیح نے پہلے انکا حملہ رد کیا پھر آپ حملہ کرتا ہی خدا کی روح باعلزبول کا مقابلہ کرتی
ہی اور مسیح انسان ہوکر خدا کی قدرت اور بھرپوری سے کام کرتا ہی اور دونوں بادشاہتوں یعنی ابلیس کی بادشاہت اور خدا کی بادشاہت
کو ظاہر کردیتا ہی فرق کرکے جیسے الیاس نے بھی ایک بار کیا تھا (۱ سلاطین ۱۸ باب ۲۱)

۲۹) یا کیونکر کوئی کسی زورآور کے گھر میں داخل ہوکر اُسکا اسباب لوٹ سکتا ہی مگر یہہ کہ پہلے زورآور کو باندھے تب اُسکا گھر لوٹیگا

(زورآور) کون ہی شیطان (لوقا ۱۱ باب ۲۱) میں ہی کہ وہ ہتھیار بھی باندھے ہوئے ہی اور اپنے گھر کی رکھوالی کرتا ہی اُسکے ہتھیار
کیا ہیں وہ حیلے جنسے وہ کام کرتا ہی اور اپنی قدرت دکھلاتا ہی (یوحنا ۱۲ باب ۳۱ و ۱۴ باب ۳۰ و ۱۶ باب ۱۱) میں وہ دنیا کا سردار
بیان ہوا ہی (گھر میں) شیطان کا گھر کہاں ہی انسان اُسکا گھر ہی وہ آدمی میں رہتا ہی نفر نفر میں اور قوم قوم میں اور اشرار کے ملک
میں مثلاً کشمیر کابل ترکستان وغیرہ میں جہاں شرارت کثرت سے ہی شیطان رہتا ہی افسوس آدمی شیطان کا گھر ہی اور اُسکی روح اُسکا
مقام ہی اور وہ وہاں پر آرام میں رہتا ہی دیکھو اُسنے کیسے اچھے مقام کو اپنے قبضہ میں کیا ہی کسی آدمی میں طاقت نہیں کہ اُسے
وہاں سے نکالے اُسنے آدمی کو پھسلا کے مضبوط قبضہ اسیر کیا ہی (۲ تمطاؤس ۲ باب ۲۶) پہلے زورآور کو باندھے) کون ہی جو
زورآور کو باندھے وہ جو زورآور ترین ہی یہہ زورآور ترین مسیح خداوند کا لقب ہی لوقا ۱۱ باب ۲۱ و ۲۲) (باندھے لوقا میں ہی کہ اسپر
چڑھ آوے اور اُسے جیت لیوے (ف) مسیح کی آمد عورت کی نسل سے ہوکر شیطان کا سر کچلنے کو ہوئی ہی (پیدایش ۳ باب ۱۵)
(باندھے) کیوں باندھے تاکہ وہ اپنا اسباب پھر نہ پاوے اور وہ مغلوب ہوکر پھر اپنے اسباب پر قابض نہووے (تب اُسکا گھر لوٹیگا)
لوقا میں ہی کہ اُسکے سارے ہتھیار بھی چھین لیتا ہی دیکھو جو چیز شیطان کے کام کے لئے مفید ہی مسیح خداوند اُس چیز کو اُسکی حالت
اصلی کی طرف لاکر اُسے اپنے کام کے لئے مفید بناتا ہی دیکھو (یشعیاہ ۵۳ باب ۱۲ خدا نے جب آدمی کو پیدا کیا تو اُسکی سب عادات
و خواہشیں روحانی و جسمانی بہتی پر تھیں پر شیطان جب اُسپر فتحمند ہوا تو اُسنے انسان کی سب اچھی خواہشیں برے طور پر استعمال
کراکے اپنے ہتھیار بنائے اب مسیح اُسکے ہتھیاروں کو چھین کر اُنھیں صیقل کرتا ہی اور اپنے کام کے ہتھیار بنا لیتا ہی کہ سب خواہشیں
اپنے موقع پر کام دیں (افسی ۶ باب ۱۳) دیکھو ہماری خواہشیں جب اُسکی فرمانبردار ہوئیں تو اُسکے ہتھیار رہے بدون ہماری
قبولیت کے وہ کیا کرسکتا تھا پس آدمی کو چاہئے کہ اپنی خواہشیں خدا کے سپرد کرے کہ راستی کے ہتھیار ہیں (اُسکا گھر لوٹیگا) نہ صرف

اُسکے ہتھیار چھین لیتا ہی مگر اُسکا گھر جو آدمی کا دل ہی اپنے قبضہ میں لاتا ہی تب انسان کا دل خدا کا گھر ہوتا ہی دیکھو مسیح خداوند جب ہمیں اُس سے چھڑاتا ہی تو پھر ہمیں اپنا مغلوب بناتا ہی گھر خالی نہیں رہ سکتا اور نہ دو مخالف اُسمیں رہ سکتے ہیں جب شیطان کے قبضہ سے چھوڑایا گیا تو اب مسیح اُسمیں رہتا ہی وہ گھر اُسکا ہو گیا (ف) اسبات کی پیشگوئی تھی کہ مسیح شیطان کے قبضہ سے چھوڑاویگا (یسعیاہ ۴۹ باب ۲۴) اور یہہ مسیح میں پوری ہوئی (اعمال ۱۰ باب ۳۸ و ۱ یوحنا ۳ باب ۸) (ف ۳) (متی ۳ باب ۱۱) میں لفظ زورآور مسیح کی نسبت مذکور ہی کیونکہ وہ سب سے زیادہ زورآور ہی خدا ہو کے پر اس مقام پر مسیح خداوند آپ اپنے کو زورآورتر بتلاتا ہی اور ابلیس کو زورآور کہتا ہی کیونکہ ابلیس سب آدمیوں سے زیادہ زورآور ہی کوئی آدمی اُس سے زیادہ زورآور نہیں ہی پر خدا سب سے زیادہ زورآور ہی (ف ۴) اس زورآور کو مسیح نے جو زورآورتر ہی شکست دی اور اُسکے کاموں کو برباد کیا جب مسیح آیا تو اُسی وقت سے اُسنے اُسکو شکست دینا شروع کیا تھا (کلسی ۱ باب ۱۳ و ۲ باب ۱۵) پر موت کے وسیلہ یہہ کام کامل طور پر پورا ہوا (عبرانی ۲ باب ۱۴ و ۱۵) ہاں اُسنے ابلیس کی جڑ تو کاٹ ڈالی ہی مگر اُسکی بستیوں میں سے ایک ایک بستی پر قبضہ کرتا چلا جاتا ہی اور اُسکی سلطنت بڑھتی جاتی ہی آخر کو شیطان کو بھی باندھے گا (مکاشفات ۲۰ باب ۱ و ۲) اور پھر اُسکو اتھاہ کنوئیں میں ڈالیگا (مکاشفات ۲۰ باب ۱۰ و ۱۴)

۳۰ (۳۰) جو میرا ساتھی نہیں میرا مخالف ہی اور جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا بکھراتا ہی

(جو میرا ساتھی نہیں) میرا مخالف ہی کیونکہ ایک طرف میں ہوں اور ایک طرف شیطان ہی وہ خدا سے سرکشی کرتا ہی اور کرتا ہی میں خدا کی طرف بلاتا ہوں وہ قیدی بناتا ہی میں چھوڑاتا ہوں وہ بت پرستی چاہتا ہی اور میں سچے خدا کی عبادت چاہتا ہوں وہ بدی کی طرف اُبھارتا ہی میں نیکی کی طرف پکارتا ہوں مجھہ میں اور ابلیس میں بڑی مخالفت ہی اور جو کوئی آدمی بھی میری سنگت اختیار نہیں کرتا میرا مخالف ہی دیکھو جہاں مسیح کی محبت نہیں وہاں حقیقی دشمنی ہی اور جو لوگ دونوں جہان چاہتے ہیں اُن پر سب سے زیادہ آفت ہی ہوگا کیونکہ دونوں طرف ہونا انہوت بات ہی ضرور ایک طرف ہونا ہوگا (ف) دیکھو وہ آدمی جسکا ذکر (مرقس ۹ باب ۴۰ و لوقا ۹ باب ۵۰) میں ہی وہ مسیح کا مخالف نہیں تھا یہہ صاف فتوی ہی کہ جو کوئی مسیح کا ساتھی نہیں ہی وہ ضرور مخالف ہی یہہ ساتھہ نہونا ہی مخالفت ہی اور سارے مخالف ہلاک ہونگے (میرے ساتھہ جمع نہیں کرتا) یہہ لفظ خوشہ چین ہونے کے مطلب پر ہی یعنی جو کوئی میرے ساتھہ خوشہ چینی نہیں کرتا یعنی بیلا نہیں چنتا وہ بکھراتا ہی یعنی اُن خوشوں کو جو اُسنے اُس سے الگ ہو کر بولا باندھکر گھر میں رکھے ہیں وہ رکھے نہیں رہیں بلکہ بکھرائے میں یہہ لفظ بکھرانا یا پراگندہ کرنا وہی لفظ ہی (جو یوحنا ۱۰ باب ۱۲) میں ہی پر جو میرے ساتھہ جمع کرتا ہی کیونکہ میں بھی جمع کرتا ہوں دیکھو یوحنا ۱۱ باب ۵۲) وہ سچ مچ جمع کرتا ہی بس گویا مسیح کے جھنڈے پر صاف لکھا ہی کہ یا تو میرا ہو ورنہ تو میرا دشمن ہی

۳۱ (۳۱) اسلیئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ ہر گناہ اور کفر آدمیوں کو معاف کیا جائیگا مگر روح کے خلاف کا کفر آدمیوں کو معاف نہ کیا جائیگا ۳۲ (۳۲) اور جو کوئی انسان کے بیٹے کے خلاف کوئی بات کہے اُسے معاف کیا جائیگا پر جو روح القدس کے خلاف کچھہ کہے اُسے معاف نکیا جائیگا نہ اس جہان میں نہ آنیوالے میں

(میں تمہیں کہتا ہوں) یہہ اُسکا ایک محاورہ ہے جسے وہ ایسی جگہ استعمال کرتا ہے جہاں خفیہ اور بھید کی بات کا ذکر آتا ہے دیکھو متی ۱ باب ۳۶ و ۶ باب ۲۹ و ۱۸ باب ۱۰ و ۱۹) (ہر گناہ اور کفر) وہ لفظ جسکا ترجمہ کفر ہے یونانی میں بمعنی غیبت ہے اور اُسی کے معنی رسوا کرنا یا بدنام کرنا کینہ سے یہی کفر ہے دیکھو، احبار ۲۴ باب ۱۱ و ۱۶) (آدمیوں کو معاف کیا جائیگا) دیکھو ہر قسم کا گناہ اور کفر آدمیوں کو معاف کیا جا سکتا ہے اگر وہ توبہ کریں تو اُنکے لیے نا امیدی نہیں ہے بلکہ بڑی امید ہے کیونکہ ہر گناہ اور کفر بھی آدمیوں کو معاف کیا جا سکتا ہے اعمال ۱۳ باب ۳۸ و ۳۹ و ۱ یوحنا ۱ باب ۷) (مگر روح کے خلاف کا کفر) ہاں ایک گناہ ہے جسکی معافی ہرگز نہیں ہے وہ روح کا کفر ہے یا روح کے خلاف بولنا ہے (مرقس ۳ باب ۲۹) میں ہے کہ اُسکو ابد تک یعنی ہرگز ہرگز معافی نہوگی ہاں اگر کوئی انسان کے بیٹے کے خلاف کچھہ کہے اسے معاف ہو سکتا ہے پر جو روح القدس کے خلاف کچھہ کہے اُسے معاف نہ کیا جائیگا (نہ اس جہان میں نہ آنیوالے میں) یہہ بھی ایک مدام معافی پر مہر ہے یعنی ابد تک معاف نہیں ہو سکتا اُس آنیوالے جہان کا ذکر (افسی ۱ باب ۲۱ میں ہے (ف) روح کا گناہ اور کفر جسکی معافی ممکن نہیں ہے وہ کیا چیز ہے۔ جواب آنکہ وہ گناہ سے بڑا گناہ ہے روح کا گناہ یہہ ہے کہ انسان دیدہ و دانستہ اسے پہچان کر گستاخی سے اُسکا انکار کرے یعنی بعد شناخت بار بار گناہ کرے جسقدر زیادہ روشنی آتی جاوے اُسیقدر اُس سے زیادہ دشمنی کرتا چلا جاوے عبرانی ۹ باب ۲۶ سے ۲۸) پس قصدی اور سہوی نادانی میں بڑا فرق ہے جیسے احمق نے کہا کہ خدا نہیں ہے پس اُسنے اپنی حماقت سے خدا کا انکار کیا لیکن پولوس بیان کرتا ہے کہ فریسیوں نے دیدہ و دانستہ کیا چنانچہ دیکھو (عبرانیوں ۱۰ باب ۲۶ سے ۲۹) حاصل کلام آنکہ روح کا کفر کوئی خاص گناہ نہیں ہے مگر گناہ کی ایک حالت ہے ہر ایک گناہ جب ایک خاص درجہ میں پہونچتا ہے تو اُسکی معافی نہیں ہے اُسی کا ذکر ہے (عبرانی ۶ باب ۴ سے ۸ و یہوداکا خط ۴ و ۱۲ و ۱۳ و ۱ یوحنا ۵ باب ۱۶) میں اور اُسکی مثال ایسی ہے جیسے آگ جس سے موم پگھل جاتا ہے اور گل سخت ہو جاتی ہے ایسے شخص کے دل میں دشمنی اور سر میں روشنی ہا کرتی ہے جیسے فرعون اور ساؤل اور اخیاب و یہودا اسکریوطی تھے جنہوں نے خوب جان لیا اور پھر بھی نہ مانا اُنہوں نے روح کا گناہ کیا اور اُس روشنی کو جو سر میں تھی دل تک وارد نہونے دیا آخر کو ابدی تاریکی میں پہونچے۔ پس کوئی خاص گناہ نہیں ہے جس سے معافی نہ ملے ہاں اگر توبہ کی مرضی نہ ہو تو یہی گناہ روح کا ہے (ف) اسجگہ جہاں پر مسیح نے یہہ باتیں سنائیں فریسیوں نے ابھی روح کا گناہ نہیں کیا تھا مگر وہ لوگ اس گناہ

کے نزدیک آ گئے تھے تب اُسنے پیار سے اُنہیں اُس گناہ سے متنبہ اور خبردار کر دیا تاکہ زیادہ آنکھہ بند کر کے غار میں نہ گر جاویں کیونکہ اُس گناہ کے نزدیک جا پہونچے تھے پس مسیح نے بڑے دشمن کو نزدیک دیکھہ کر اُنکی جان بچانے کو گویا ہوشیاری یا آگاہی کا بگل یا گھنٹہ بجایا تاکہ بچیں کیونکہ ایسے بڑی غار کے کنارہ پر بھی جانا نہ چاہئے چہ جائے کہ نادانوں کا اُسکے نزدیک کھیلنا نہایت خطرناک بات ہے اس سے زیادہ ڈرنا چاہئے (ف ۳) یہہ گناہ کیا ہے ایک قسم کی خودکشی ہے ایسے شخص کا دل بجیں ہوجاتا ہے تمیز سُن ہوجاتی ہے اُس میں سختی آجاتی ہے جیسے پتھر ہو جاتا ہے پھر وہ شخص گناہ کی بابت غم نہیں کرتا ہاں جسکے دل میں گناہ کا غم ہے اُسنے روح کا گناہ نہیں کیا (ف ۴) انسان کے بیٹے کا گناہ معاف ہوسکتا ہے پر روح کا گناہ معاف نہیں ہوسکتا تو کیا روح القدس ابن آدم سے زیادہ پاک تر ہے نہیں بلکہ دونوں برابر ہیں پر مطلب یہہ ہے کہ ابن آدم مجسم ہوا اور اُسنے جسم کے پردہ میں آدمیوں کو صورت دکھلائی سو بھی ظاہری صورت اور اُسکو لوگوں نے ناصرہ کا باشندہ حقارت سے کہا جہاں سے کوئی پیغمبر نہیں نکلا (یوحنا، باب ۵۲) بلکہ ترکھان یا نجار کا بیٹا کہا جسکے بھائی یعقوب اور یہودا ہیں یہہ سارا کفر انہوں نے نادانی سے بکا دیکھو (اتمطاؤس ا باب ۱۳) پس اسکے لئے نادانی کا عذر ہے پر روح عمان آسمانی تاثیر انسان کے دلپر دکھلاکر اُسے قایل کرتی ہے اور وہ کسی جسمانی صورت میں نہیں آتی اِسلئے اُسکی بابت کیا عذر ہے مگر ہر طرح سرکشی باپ اور بیٹا دونوں روح کے وسیلہ سے انسان پر ظاہر ہوتے ہیں اسلئے اُسکے گناہ میں اور بیٹے کے گناہ میں بڑا فرق رہتا ہے حال آنکہ وے فضیلت میں برابر ہیں۔ یہاں سے روح القدس کا ایک اقنوم ہونا بھی ثابت ہوگیا ہے (ف ۵) لودشیان اہل بدعت فرقہ کا یہہ قول کہ آدمی ایکبار ایمان سے اگر گر جاوے تو وہ پھر نہیں اُٹھہ سکتا ہے یہاں سے رد ہوجاتا ہے کیونکہ سب گناہ اور کفر آدمی کو معاف ہوسکتے ہیں اگر وہ توبہ کرے اور پچھتاوے اور صحیح ایمان کی طرف رجوع ہو (حکایت) کہتے ہیں کہ لودشیان کی بدعت کے سبب اُس زمانہ میں لوگ موت کے وقت بپتسما لینے لگے تھے تاکہ دنیا سے پاک ہوجاویں کیونکہ بعد بپتسما کے اگر اور بھی دنیا میں رہیں اور کوئی خطا ہو جاوے تو اس لودشیان کے قول کے موافق پھر نہیں اُٹھہ سکتے تھے

۳۳ (۳۳) یا تو درخت کو اچھا کرو اور اُسکا پھل اچھا یا درخت کو برا کرو اور اُسکا پھل بُرا کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے

(درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے) جس درخت میں بُرے پھل لگیں وہ بُرا درخت ہے جسمیں اچھے پھل لگیں وہ اچھا درخت ہے پر تم اس قاعدے کے برخلاف بولتے ہو کہ میرے کام تو اچھے دیکھتے ہو اور مجھے دیو کا ساتھی بتلاتے ہو گویا کہتے ہو کہ وہ درخت جو شیریں پھل دیتا ہے زہر کا درخت ہے اور یہہ خلاف قیاس ہے تمنے خدا کے کام کو شیطان کا کام بتلایا تب تم خدا کو شیطان کہنے والے ہوئے

۳۴ ۳۴، اے سانپوں کے بچو تم بُرے ہو کے کیونکر اچھی بات کہہ سکتے ہو کیونکہ جو دل میں بھرا ہے سو ہی مُنہ پر آتا ہے

(اے سانپوں کے بچو) اُن فریبیوں کا احوال کہ وہ کیسے شخص ہیں اُنہیں کے پھلوں سے دریافت ہوا کہ شرارت کے پھل دیتے ہیں تب رحیم خداوند بھی اُنہیں سانپ بولنے لگا جیسے یوحنا نے بھی کہا تھا (متی ۳باب ۷) (ف) سانپ سے مراد شیطان ہے جسنے آدم اور حوا کو بہکایا پس شریر لوگ جنمیں خباثت یا شیطنت بھری ہے وہ اُسکے فرزند ہیں عورت کی نسل اور سانپ کی نسل برابر دنیا میں چلی آتی ہے اور آدمی اُس سے پہچانا جاتا ہے (کیونکر اچھی بات کہہ سکتے ہو) اسلیٔے کہ بُرے درخت ہو بُرے پھل دوگے (ف) سانپ اور وہ درخت جسکے سبب موت آئی بدی کا نمونہ تھے کانٹے اور اونٹ کٹارے لعنت کے بعد ظاہر ہوئے

۳۵ ۳۵) اچھا آدمی دل کے اچھے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہے اور بُرا آدمی بُرے خزانے سے بُری چیزیں باہر لاتا ہے

(لوقا ۶ باب ۴۵) اس آیت کے ساتھ (متی ۷باب ۱۶ سے ۲۰) کی ذیل میں جو لکھا ہے دیکھو۔ نکالتا ہے اور باہر لاتا ہے جو اُسکے دل میں ہے یہہ پیدایش کا قانون ہے کہ آدمی کی زبان سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ وہ کس ملک کا ہے اور کس روح کا ہے دل جڑ ہے زبان پھل ہے دل چشمہ ہے زبان ندی ہے دل خزانہ ہے زبان پر نقد روپیہ ہے جو نقدی خزانہ میں ہے ویسی ہی زبان پر ہے دل ملکیت ہے خیال اور باتیں اور افعال اُسکا حاصل ہیں اگر خزانہ بُرا ہے اُس سے بڑا نقصان ہے اور جو اچھا خزانہ ہے اُس سے بڑا فایدہ ہے وہ ناتمام خزانہ ہے اور ہمیشہ جاری ہے۔ حاصل آنکہ بادشاہتیں صرف دو ہیں خدا کی بادشاہت اور شیطان کی بادشاہت اور قدرتیں موثر بھی دو ہیں خدا کی قدرت اور ابلیس کی قدرت پس میں اگر ایک میں ہوں تو دوسرے میں نہیں ہو سکتا اور میں جس بادشاہت کا اور جس قدرت کا ہوں اُسی بادشاہت اور قدرت کے پھل بھی مجھسے ظاہر ہیں جسکا تم بھی انکار نہیں کر سکتے ہو۔ پر وہ جو دشمنی کی بادشاہت کے مخالف ہیں بتلاتے ہیں کہ کس بادشاہت کے ہیں (اعمال ۴ باب ۲۰) جو اُن میں تھا سو اُنہوں نے اُگل دیا۔ اگر پھل ناقص نہو ویں تو درخت کو ملامت نہ چاہیٔے اور جو ناقص ہیں تو درخت کی تعریف کرنا نہ چاہیٔے پس درخت اور پھل دونوں کو اگر بُرا کہو تو کہو پر تم ایک کو بُرا ایک کو بھلا کہتے ہو یعنی مجھے بُرا اور میرے کاموں کو بھلا کہتے ہو پس بُرے میں بھلے پھل کسطرح لگ سکتے ہیں سانپ سے صحت بخش چیز نہیں نکل سکتی صرف زہر ہی نکلتا ہے یعنی گناہ

۳۶ (۳۶) پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ ہر ایک بیہودہ بات جو لوگ کہیں عدالت کے دن اُسکا حساب دینگے

(میں تمہیں کہتا ہوں) یہہ محاورہ بھاری بات پر آتا ہی (ہر ایک بیہودہ بات) کسی قسم کی ہو پر بیہودہ بات ہو اُسی پر مواخذہ ہی دیکھو وہ جو کہتے ہیں کہ اگرچہ مینے بیہودہ بکا پر میرے دل میں بُرا ارادہ نہ تھا تم کیوں اس پر زور کرتے ہو جانے دو جو ہوا سو ہوا۔ دیکھو مسیح کیا فرماتا ہی کہ جو تمنے کہا اُسے جانے نہیں دیسکتا ہوں جو مُنہ سے نکلا باقی رہتا ہی عدالت کے دن کے لئے تمہاری بیہودہ باتیں جو واہیات بکتے ہو ہوا میں نہیں اُڑ جاتی ہیں مگر باقی رہتی ہیں عدالت الٰہی کے سامنے پیش ہونے کو تمہاری ساری باتیں خواہ تم پردہ میں کہو یا سب کے سامنے خدا کے دفتر میں مرقوم رہتی ہیں (ف) اگر ایسا ہی تو زبان کو لگام دینا اچھا ہی یعقوب ۳ باب ۵ و ۶ و امثال ۴ باب ۲۳ و ۱۸ باب ۲۱ (ف) جب کلام الٰہی دل میں سکونت کرے اور خدا کی روح حکومت کرے تو جو کچھ بولتے یا کرتے ہو سب کچھ درست ہوگا ورنہ خدا کی ہتک اور آدمی کا نقصان ہی

۳۷ (۳۷) کیونکہ تو اپنی باتوں ہی سے راستکار گنا جائیگا اور اپنی باتوں ہی سے مجرم ٹھہرایا جائیگا

(باتوں ہی سے راستکار اور مجرم ٹھہرے گا) کیونکہ باتیں دل کا پھل ہیں جیسے باتیں ہیں ویسے ہی دل بھی ہی جو آدمی دل میں بے ایمان اور مُنہ سے ایک نیا انداز ظاہر کرے اُسکی باتیں اگرچہ آدمی کے نزدیک اچھی ہیں پر خدا کے نزدیک مکروہ اور دل کی ریاکاری کا بُرا پھل ہی

۳۸ (۳۸) تب بعضے فقیہوں اور فریسیوں نے جواب دیا اور کہا کہ ای اُستاد ہم تجھہ سے ایک نشان دیکھا چاہتے ہیں

(ایک نشان دیکھا چاہتے ہیں) یعنی آسمانی نشان (متی ۱۶ باب ۱ و لوقا ۱۱ باب ۱۶ و مرقس ۸ باب ۱۱) اُسکے سارے معجزات نشان تو تھے پر وہ لوگ آسمانی نشان مانگتے تھے توضیح یوں ہی کہ جب اُنہوں نے اُسکے کام دیکھے اور کہا کہ بعلزبول کی مدد سے کرتا ہی اور اُس نے کئی ایک کامل جواب دیکر اس اعتراض اور بدگمانی کو رد کر دیا تو اب کہنے لگے کہ کوئی آسمانی نشان دکھلا مثلاً بادل کا ستون کوہ سینا کی گرج اور من کا نزول یا الیاس کی آگ وغیرہ جو کچھ ہو مگر آسمان سے آتے یا ہوتے دیکھیں یہہ معجزات جو ہیں یعنی کوڑھی کا صاف کر دینا دیو کا نکالنا مردہ جلانا مفلوج کو صحت دینا وغیرہ انکا تو وہ لوگ انکار نہیں کر سکتے پر ان پر توجہ نکر کے آسمانی نشان مانگنے لگے

۳۹ (۳۹) پر اُسنے جواب دے کے اُنہیں کہا کہ اس زمانے کی بُری اور حرامکار قوم نشان ڈھونڈھتی ہے پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اُسکو دیا نہ جائیگا

(کہا) کس وقت جب ایسے لوگوں کی بہت بھیڑ جمع تھی (لوقا ۱۱ باب ۲۹) اس زمانہ کی (بُری اور حرام کار قوم) یہہ ایک اصطلاح ہے پورانے عہدنامہ میں بہت ملتی ہے بد اور حرامکار قوم سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو چھوڑا یا جیسے بدکار جورو اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسرے مردوں کی طرف متوجہ ہوتی ہے ایسے جن لوگوں نے اپنے خدا کو چھوڑا ، یا اور بت پرستی یا نفس پرستی یا عقل پرستی وغیرہ کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ بدکار اور حرامکار کہلائے (یرمیاہ ۳ باب ۲۰) عقد یہہ تھا کہ مینے تم سے نکاح کیا جب اُنہوں نے روحانی بادشاہ کو جو خصم تھا رد کر دیا تو روحانی حرامکار ہوئے (نشان ڈھونڈھتی ہے) یعنی آسمانی نشان چاہتی ہے کون چاہتی قوم یعنی سب لوگ اسی بیماری میں مبتلا ہیں (کوئی نشان دیا نہ جائیگا) اسنے ایسے بے ایمانوں کو کوئی نشان کبھی نہیں دکھلایا دیکھو (لوقا ۲۳ باب ۸ و ۹ مرقس ۶ باب ۵) کیونکہ اُسنے اپنے موتی سوروں کے سامنے پھیلنا نہ چاہا (پر یونس نبی کا نشان) ہاں ایک نشان ہے جو اُسنے اُنکے لئے تجویز کیا جسکا ذکر ذیل میں آتا ہے

۴۰ (۴۰) کیونکہ جیسا یونس تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں تھا ویسے ہی انسان کا بیٹا تین دن اور تین رات زمین کے دل میں ہوگا

(زمین کے دل میں) وہ لوگ آسمان سے نشان مانگتے تھے مگر وہ فرماتا ہے کہ میں زمین کے گھر اسے نشان دونگا یہ آسمانی نشان ہوگا مسیح خداوند کا گھر اور میں سے جی اُٹھنا بہت بڑا آسمانی نشان ہے اس سے بہتر اور کوئی نشان نہیں ہے (جیسے یونس) لوقا ۱۱ باب ۳۰ اور یونس کا قصہ دیکھو (یونہ ۱ باب ۱۷) (ف) یہہ دوسرا مرتبہ ہے کہ اُسنے عام جماعت کے سامنے ظاہر کیا کہ میں تیسرے روز جی اُٹھونگا پہلی بار عام جماعت کے سامنے اس بھید کو اُسنے ہیکل میں ظاہر کیا تھا (یوحنا ۲ باب ۱۹) اب فرماتا ہے کہ جیسے یونس تین دن تین رات مچھلی کے پیٹ میں تھا ویسے ہی انسان کا بیٹا تین دن اور تین رات زمین کے دل میں ہوگا اس تشبیہہ کو مسیح نے دو بار سنایا ہے ایک تو اسجگہ اور دوسرے (متی ۱۶ باب ۴) میں دیکھو مسیح سے سب نوشتہ کامل ہوتا ہے یہہ بات مشکل ہے کہ یونس نبی مسیح کا نمونہ مرنے اور جینے میں بالکل ٹھیک ٹھیک ہووے کیونکہ مشبہ اور مشبہ بہ میں من کل الوجوہ مناسبت نہیں ہوتی ہے فرق ضرور رہتا ہے اسیطرح یہاں بھی ہے جیسے مسیح کی پیدایش اسحاق و صموئیل اور ماشمسون اشباہ کی پیدایش سے کامل مشابہت تو نہیں رکھتی تو بھی ایک مشابہت تو ہے اور اسیطرح اسکی موت ہابیل و اضحاق کے مینڈھے اور ہر روز کی قربانیوں سے گونہ مشابہت کے سوا اور کیا مشابہت ہے اسیطرح جی اُٹھنے کی بابت جو جو نمونہ جات تھے سب تمثیلی تھے مثلاً یوسف کا قیدخانہ سے نکلنا اضحاق کا قربان سے جیتا آنا دانیال کا شیروں کی ماند سے نکلنا اور یونس کا مچھلی سے بر آنا ضرور اُسکی زندگی کا

نمونہ تھے جنمیں ایک گونہ تشبیہہ تھی (دیکھو عبرانی ۱۱ باب ۱۹) پس یہہ یونس کی تشبیہہ ایسی ہی تشبیہہ ہی جیسے سب تشبیہات کا درجہ ہی
(اس تشبیہ میں سے یہہ فواید نکلتے ہیں) (ف ۲) یونس پر سے خدا کی عدالت تین روز بعد موقوف ہوئی پھر غیر قوم میں منادی شروع ہوئی
جسمیں ہزار ہزار آدمی توبہ کرتے تھے اور یہہ یونس کے جی اُٹھنے کے بعد ہوا اسی طرح مسیح خداوند نے تین روز قبر میں رہکر خدا کی عدالت
کو پورا کیا اور اُسکے جی اُٹھنے کے بعد عام منادی شروع ہوئی اور لاکھوں آدمی مسیحی ہونے لگے (ف ۳) دیکھو یونس مچھلی کے شکم کو پاتال
بتلاتا ہی (یونہ ۲ باب ۲) یہاں سے نمونہ عیاں ہی کہ نہ صرف مسیح کا بدن ہی قبر میں گاڑا گیا مگر وہ پاتال یعنی عالم ارواح تک پہونچا جسپر یونس
نے مسیح کا نمونہ ہوکر اشارہ کیا تھا دیکھو (افسی ۴ باب ۹ و ا پطرس ۳ باب ۱۹) (ف ۴) یونس نے آپکو ڈوبائے جانے کے لئے پیش
کیا تا کہ طوفان ٹھہر جاوے اور اہل کشتی غرقاب ہونے سے بچیں پس جبکہ اُنہوں نے اُسے پانی میں گرادیا ضرور طوفان تھم گیا
اور وہ سب ڈوبنے سے بچے اسی طرح مسیح نے آپکو موت کے حوالہ کیا تا کہ اُسکے مرجانے سے سب کی جو ایمان لاتے ہیں جان بچ
جاوے پس وہ اُنکا فدیہ ہوا (ف ۵) یونس تین دن رات مچھلی کے شکم میں رہا یہہ مسیح کے تیسرے دن جی اُٹھنے کا نمونہ تھا اگرچہ اُس
وقت اِس بھید کا سمجھنا مشکل تھا پر اب ہمارے لئے آسان ہی کیونکہ مسیح واقعہ ظہور میں آگیا تاہم بہت سی ایسی باتیں ہیں جنکو ہم اچھی طرح
نہیں جانتے پر وقت آویگا جب سب کچھہ سمجھینگے جیسے جب وقت آیا تو اس بھید کو بھی جان گئے (ف ۶) بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ تین
دن رات برابر مسیح کو قبر میں نہیں گذرے کیونکہ جمعہ کو بعد زوال کے کہ قریب عصر کے تھا وہ دفن ہوا اور اتوار کو علی الصباح جی
اُٹھا سو جاننا چاہئے کہ تین دن رات سے مراد مسیح کے قول میں (۷۲) گھنٹہ نہیں مگر تیسرا دن مراد ہی چنانچہ اکثر آیات انجیل کی
یہہ ظاہر کرتی ہیں اور سب مخالف، موافق لوگ مسیح کے اس بیان سے یہی سمجھے تھے کہ اُسنے تیسرے دن جی اُٹھنے کو کہا ہی نہ
(۷۲) گھنٹہ کے بعد چنانچہ اُنہوں نے خود کہا کہ وہ دغاباز کہتا تھا کہ میں تیسرے دن جی اُٹھونگا پس اُنکا ایسا سمجھنا اور اُسی طرح
واقعہ کا ظہور میں آنا تفسیر اس قول کی ہی علاوہ ازیں یہود دنکے ایک چھوٹے حصہ کو بھی ایک دن شمار کیا ہی چنانچہ (اسموئیل
۳۰ باب ۱۲ و ۱۳ و استر ۴ باب ۱۶ و ۲ تواریخ ۱۰ باب ۵ و ا سلاطین ۲۲ باب ا و ۲) اور انجیل کا بھی یہی محاورہ ہی چنانچہ (متی ۲۷ باب ۶۳
و ۶۴) اور دیکھو لعازر چوتھے روز جلایا گیا تو بھی لکھا ہی کہ چار دن کا مردہ تھا۔ اسی طرح شرع میں بچہ کے تولد کا دن اور ختنہ کا دن
ملا کر آٹھہ روز گنے جاتے تھے اور عین پنتیکوست کا دن پچاس میں شمار ہوا کرتا تھا اور یہہ محاورہ سب ملکوں میں جاری ہی پس یہہ
اعتراض ایک واہیات بات ہی کوئی سنجیدہ آدمی اسپر توجہہ نکریگا مگر وہ جسے بحث لفظی کا مرض ہی (ف ۷) جیسے اُنہوں نے مسیح سے
آسمانی نشان مانگا اور وہ سب نشانات جو اُسنے دکھلائے تھے پسند نہ کئے ایسے ہی آج کل بھی بہت سے لوگ ہیں جو نشان مانگتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ذراسی اور دلیل ہوتی تو میں عیسائی ہوجاتا اور کوئی کہتا ہی کہ اگر میرے ہر اعتراض کا اچھا جواب ملے تو میں مسیح
کے لئے سب کچھہ چھوڑ دیتا ہوں۔ اِن لوگوں میں وہی روح ہی جو ان آسمانی نشان کے طالبوں میں تھی اُنکی دل کی تاریکی پر افسوس ہی کہ

ادھار طرف اس کثرت سے دلایل موجود ہیں توبھی وہ اُنہیں دیکھنا نہیں چاہتے انکے اعتراض انہیں سچائی سے زیادہ پیارے ہیں ۔ اگر خدا پربھی حکومت کرنا چاہتے ہیں اور اُسے اپنی مرضی کا مطیع بنانے کی خواہش سے کہتے ہیں کہ خدا نے یہہ کیوں کیا اور وہ کیوں نہ کیا یا اگر خدا کو یوں یوں کرنا چاہئے تب ہم ایمان لاوینگے پس ایسی باتیں انکا عذر ہے انجیل سے منکر ہونے پر توبھی مسیح خداوند انسان کی ہر ایک نیک آرزو کو قبول فرماتا ہے پر ایسے سوالوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا بلکہ صاف فرماتا ہے کہ ایسوں کو کوئی نشان دیا نہ جائگا

۴۱ (۴۱) نینیوے کے لوگ اس قوم کے ساتھہ عدالت کے دن اُٹھینگے اور اُسے مجرم ٹھہراوینگے کیونکہ اُنہوں نے یونس کی منادی پر توبہ کی اور دیکھو یہاں یونس سے زیادہ ہے

(نینیوہ) ایک شہر تھا جسکا احاطہ ۶۰ میل اور شہر پناہ ایک سو فٹ اونچی دس فٹ چوڑی تھی اور پندرہ سو برج تھے اور شہر میں ۶ لاکھ آدمی کی سمائی تھی یونس نے وہاں منادی کی کہ اگر توبہ نہو گی تو چالیس یوم کے بعد یہہ شہر برباد ہو جائیگا پر اُنہوں نے توبہ کی اسلئے (۲۰۰) برس وہ شہر اور قایم رہا پہ مسیح سے ۶ سو برس پیشتر وہ اہل بابل کے ہاتھہ سے برباد ہوا اُسکی خبر (ناحوم ۱ باب ۰ و ۲ باب ۶) میں ہے یہہ پیشگوئی بربادی سے ۰۱۵ برس پیشتر ہوئی تھی اب اُس شہر کا نشان بھی باقی نہیں ہے کہ کہاں بستا تھا ۔ ہاں کے لوگ بھی قیامت کے روز اُٹھینگے اور اِس قوم پر گواہی دینگے (اُٹھینگے) یہہ دستور تھا کہ گواہ لوگ کرسی پر سے اُٹھہ کر عدالت میں گواہی دیا کرتے تھے اسیطرح اہل نینیوہ بھی اُٹھینگے ۔ اِس قوم پر گواہی دیکر اُسے مجرم ٹھہراوینگے اُنہوں نے یونس کی منادی پر توبہ کی اِنہوں نے خدا کے بیٹے کی منادی سُنکر توبہ نہ کی یونس تو محض ایک آدمی تھا اور وہ سب غیر قوم تھے ایک آدمی کی منادی پر غیر اقوام نے توبہ کی خدا کے بیٹے کی منادی سے خدا کے لوگوں نے توبہ نہ کی ۔ ہاں توبہ کی منادی تھی اور اُس سے اُنہوں نے معافی حاصل کی یہاں فضل کی منادی ہوئی توبھی سخت دل رہ گئے (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ ریاکار عیسایوں پر نیک غیر قوم لوگ سب سے زیادہ گواہی دینگے کیونکہ وہ جو انجیل کے قریب رہتے ہیں اکثر ہیں جو اُسکی قدر نہیں جانتے چراغ کے نیچے اندھیرا رہتا ہے دیکھو عبرانی ۲ باب ۲ و ۳)

۴۲ (۴۲) جنوب کی ملکہ اس قوم کے ساتھہ عدالت کے دن اُٹھیگی اور اُسے مجرم ٹھہراویگی کیونکہ وہ زمین کی سرحدوں سے سلیمان کی حکمت سُننے کو آئی اور دیکھو یہاں سلیمان سے زیادہ ہے

(جنوب کی ملکہ) یعنی ملک سبا کی ملکہ یہہ ملک عربستان کے دکھن میں دریای قلزم پر عدن کے نزدیک واقع ہے وہ وہاں سے آئی گویا زمین کنعان کی حدوں سے آئی (۱ سلاطین ۱۰ باب ۱ سے ۹) خلاصہ آنکہ اہل نینیوہ توبہ کے سبب اور سبا کی ملکہ ایمان لانے کے

باعث اس قوم کو بڑی شرمندگی دینگے اور یہہ لایق ہے کہ وہ اُنہیں شرمندہ کریں کیونکہ یونس ایک نبی تھا اور سلیمان بڑا دانا شخص تھا اُسکی اُنہوں نے سنی پر انکی پاس عین دانائی کا خزانہ آیا (کلسی ۲ باب ۳) اور انہوں نے قبول کیا بلکہ بلائی نہیں نہ اُسے وعدہ نہیں دیا گیا اور وہ عورت تھی اُسنے از خود سفر کی مشکلات گوارا کیں اور چلی آئی یہہ لوگ بلائے گئے وعدے دیے گئے اور کہیں دور جانا بھی نہ تھا مگر وہ خود اُنکے پاس آیا اور دل کے دروازہ پر کھٹکھٹاتا ہے تو بھی اُنہوں نے دل کا نہ کھولا یونس و سلیمان نے صرف باتیں سنائیں پر مسیح نے نہ صرف سنائیں مگر دل میں اتفاق کرنے کا بھی وعدہ دیا اور کر کے بھی دکھلایا تو بھی اُنہوں نے دل کا ہاتھ نہ پھیلایا یونس نے صرف تین روز منادی کی خدا کے بیٹے نے ۳ برس تک برابر اُسنے اصور کے لوگوں کو صرف آواز سے بلا معجزات منادی کی اِسنے منادی کے ساتھ معجزات بھی دکھلائے سلیمان نے صرف جہان اور موجودات کی بابت باتیں سنائیں پر اِسنے الٰہی بادشاہت کے بھید کھولدئے تو بھی وہ متوجہ نہوئے یہہ ساری باتیں اُنکے لئے شرم کا باعث ہیں (ف) جو لوگ سنا نہیں چاہتے اور کلام الٰہی کے سامنے سرکشی کرتے ہیں اُنکی ہلاکت نزدیک ہے اور وہ زیادہ شرمسار ہونگے

۴۳ (۴۳) جب ناپاک روح آدمی سے نکل گئی تو سوکھی جگھوں میں آرام ڈھونڈھتی پھرتی اور نہیں پاتی ہے

(۴۳ سے ۴۵ تک۔ دیکھو لوقا ۱۱ باب ۲۴ سے ۲۶) اسی باب کی آیت ۲۵ میں اُس حالت کا ذکر ہے جب شیطان مسیح خداوند کے وسیلہ سے نکالا جاتا ہے اور مسیح خداوند اُسے نکالکر آپ اُسکے گھر میں سکونت کرتا ہے پر یہاں پر اور قسم کا بیان ہے کہ (جب ناپاک روح) یعنی ابلیس آدمی سے آپ نکلجاوے نہ اُنکہ مسیح اُسے نکالے یا یہہ کہ کسی تربیت یا تعلیم یا کسی تاثیر سے نکل جاوے اور آدمی میں دینداری کی نیک ظاہری صورت بنجاوے (تو سوکھی جگھوں میں آرام ڈھونڈھتی پھرتی ہے) سوکھی جگہ سے کیا مراد ہے بیابان اور جنگل (دیکھو مکاشفات ۱۰ باب ۲ و یشعیا ۱۳ باب ۲۱ و یرمیا ۵۰ باب ۳۹) یا سوکھی جگہ سے مراد وہ غیر قوم اور بے ایمان لوگ ہیں جنکے دل میں زندگی کا پانی نہیں پہونچا جنہیں آب حیات کی ندی نے سیراب نہیں کیا دیکھو زبور ۶۳ باب ۱ و یشعیا ۳۵ باب ۱ و ۴۱ باب ۱۸) ان آیتوں میں سوکھی زمین سے مراد غیر قوم لوگ ہیں پس بُری روح اُس آدمی سے نکلکر ایسے لوگوں میں آرام تلاش کرتی ہے اور (نہیں پاتی) کیوں نہیں پاتی اسلئے کہ اُسکا آرام انسان کے نقصان میں ہے بدون نقصان کے اُسے ہرگز آرام نہیں آتا اور یہاں کیا نقصان کرے سب کچھ تو خراب ہے مرے ہوئے کو کیا مارے جہاں کچھ بھی درستی ہے وہاں جاکر نقصان کرنے میں آرام ہے اسلئے یہاں آرام نہیں پاتی

(۴۴) تب کہتی ہی کہ اپنے گھر میں جس سے نکلی ہوں پھر جاؤنگی اور آکے اُسے خالی اور جھاڑا اور آراستہ پاتی ہی

اپنے گھر جس سے نکلی ہوں پھر جاؤنگی (دیکھو اُس آدمی کے دل کو گندی روح اپنا گھر کہتی ہی اور کیسی خوشی سے پھر اُسمیں آنا چاہتی ہی جیسے سافرت کے بعد لوگ خوشی سے اپنے گھر جایا کرتے ہیں افسوس اُس آدمی پر جسکا دل اُسکا گھر ہی (آکے اُسے خالی اور جھاڑا اور آراستہ پاتی ہی) ایساخالی جیسے کرایہ کے گھر خالی پڑے رہتے ہیں جو پہلے آمے وہی کرایہ پر لیوے اس آدمی کے دل سے شیطان نکل گیا تھا خواہ کسی تربیت سے یا تعلیم سے یا کسی عیسائی کی صحبت سے یا کسی سخت عبرت سے پر اُسنے اپنے دلکو اب تک خالی کیوں رکھا خدا کی روح کو کیوں نہ پکارا کہ وہ اُسمیں آکر بستی یہہ تو ممکن نہیں کہ گھر خالی رہے یا تو اُسمیں خدا رہے گا یا شیطان پر جو کوئی اُسمیں رہے گھر والے کی مرضی سے رہیگا پر اُسنے آجتک دل کو خالی رکھا خدا کی روح کو منت کر کے نہ بلایا آخر وہی ابلیس دل کے دروازہ پر کھڑا ہی اور اندر جھانک کر کیا دیکھتا ہی کہ گھر تو خالی ہی بلکہ (جھاڑا اور آراستہ یعنی کچھ کچھ اس شخص کا چال چلن بھی درست ہوا ہی اور بہت سے بُرے خیالات بھی دل سے نکلگئے ہیں پر گھر خالی ہی کیونکہ روح القدس اُسمیں نہیں ہی

(۴۵) تب جاکے سات اور روحیں جو اُس سے بُری ہیں اپنے ساتھ لاتی ہی اور وے داخل ہوکے وہاں بستی ہیں اور اُس آدمی کا پچھلا حال پہلے سے بُرا ہوتا ہی یونہیں اس زمانے کی بری قوم کا حال بھی ہوگا

(تب، وہ روح فوراً آپ گھُسکر اُس میں سکونت کرنا نہیں چاہتی ڈرتی ہی کہ شاید وہ پھر مجھے نکالیگا یا گھسنے نہ دیگا اسلئے (جاکے سات اور روحیں) نہ اپنے مانند بلکہ (جو اُس سے بُری ہیں) اپنے ساتھ لاتی ہی اور وہاں داخل ہوکر وہ بستیں ہیں اب یہہ شخص سات آدمن میں پھنس جاتا ہی اسے قسم قسم کی بدی پر اُبھارتی ہیں اور وہ ساتوں اُسکے سر پر خوب کھیلتی ہیں یہاں تک کہ (اُس آدمی کا پچھلا حال پہلے سے بُرا ہوتا ہی) پہلے جب ایک ناپاک روح اُسمیں تھی اگرچہ تب بھی وہ بُرا شخص تھا مگر اسقدر بُرا نہ تھا جیسا اب وہ شریر ہوا ہی کیونکہ سات دیو اُسمیں آگھسے ہیں (یونہیں اس زمانہ کی بُری قوم کا حال بھی ہوگا) یہہ نتیجہ ہی اس ساری تمثیل کا جس سے کئی ایک فواید نکلتے ہیں (ف) یہہ تمثیل یہود کی نسبت ہی کیونکہ جلاوطنی سے پہلے اُنمیں بت پرستی کی ایک گندی روح گھُسی ہوئی تھی جلا وطنی کے بعد وہ روح اُن میں سے نکلگئی پھر فریسی ریاکاری کے سات دیو اُن میں آگئے اور اسی سبب سے اُنہوں نے مسیح کے ساتھ بہت دشمنی اور تعصب کیا اور نہایت شرارت سے پیش آئے اور پچھلا حال پہلے سے بُرا ہوا (ف) یہہ ایک پیشگوئی ہی کہ تاریکی کی روحیں

مسیحی تعلیم و معجزات سے خارج ہوکر اور یہودیوں میں سے نکلکر غیر اقوام میں پناہ ڈھونڈھینگے کیونکہ وہی سوکھی زمین ہی وہان زندگی کا پانی
ابتک جاری نہوا تھا پر جب وہاں بھی انجیل کی منادی ہوگی اور زندگی کا پانی پہونچیگا تو وہ روحیں غیر اقوام میں بھی پناہ نہ پاکر پھر یہود
کی طرف رجوع کرینگی اور یہود جو اُن کو آنے دینگے تو اُنکا پچھلا حال پہلے سے بُرا ہوگا دیکھو اب کہ غیر قوموں میں ایمان کی روشنی
پہونچی ہی اور یہود کیسی سخت تاریکی میں ہیں اور اُسوقت کی بت پرستی کی نسبت کہ جب یہودی مصر میں تھے اور شریعت نہیں آئی تھی اُسوقت
کہ مسیح آگیا اُنکا کیسا بُرا حال ہی اور اُسوقت کی مصیبتوں کی نسبت اُنکی مصیبتیں جو طیطس اور انطیوکس وغیرہ سے پہونچیں کیسی سخت ہیں کہ
اخراج مصر و بابل جانے کے وقت بھی ایسی نہ تھیں یہہ بات اُنکے لئے ایک بڑی عبرت ہی جو کہتے ہیں کہ یہود کو بُرا نہ کہو کہ وہ بھی
دنیا میں ایک مذہب والے ہیں ہاں یہود کے لئے بڑی دعا کرنا چاہئے کہ اب اُنکا پچھلا حال پہلے کی نسبت بہت بُرا ہی خدا اُن پر
رحم کرے (ف ۳) یہہ تمثیل مسیحی کلیسیا کی ظاہری عیسایوں کی نسبت ہی روم اور یونان کی جماعتوں میں کیسی بت پرستی ایک زمانہ
میں آگھسی تھی جو ریفیمشن کے وقت نکلی اور گھر کی صفائی تعلیم علوم سے کیسی اچھی ہوگئی پھر اب ریاکاری خود غرضی بی ایمانی کی
سات روحیں دیکھو کس شدت سے آگھسی ہیں آخر گناہ کا مرد یعنی مخالف مسیح آنیوالا ہی تب شرارت اور بھی زیادہ ہوجاویگی اور پہلی بت پرستی
کی نسبت پچھلا حال بُرا ہوگا (ف) جب دل سے شیطان نکل جاوے تو چاہئے کہ اب روح القدس دلمیں آوے کیونکہ سلامتی روح القدس
کے آنے میں ہی نہ صرف دیو نکل جانے میں جہاں روح القدس نہیں ہی وہاں نیکی کرنا ابلیس کے لئے دلکو طیار کرنا ہی اور یہہ عین مخالفت
مسیح ہی کیونکہ جیسی ابلیس کی رفاقت مخالفت مسیح ہی ویسے ہی شیطان سے جدا ہوکر مسیح سے الگ رہنا بھی مخالفت مسیح ہی دیکھو (آیت ۳۰)
پس اخراج شیطان کے بعد بھی انسان بُری حالت میں ہی جب تک کہ شیطان کے پھر آنے کا خوف دفع نہ ہوجاوے اور یہہ خوف
جب دفع ہوگا کہ جب گھر خالی نہ رہیگا روح القدس اُسمیں آجاویگا چاہئے کہ کوئی عیسائی آرام نکرے تاوقتیکہ خدا کی روح اُس میں
داخل نہ ہوجاوے کیونکہ فریسیوں کی سات روحیں پہلی حالت سے زیادہ تر خراب کرنیوالی ہیں دیکھو (۲ پطرس ۲ باب ۲۲)
(ف) خدا کا کلام بتلاتا ہی کہ خدا کی روح انسان میں آنا چاہتی ہی اور اُسکی یہہ خواہش ہی (دیکھو ۲ قرنتی ۶ باب ۱۶) تو اِس صورت
میں اُسکے لئے دل کا دروازہ نہ کھولنا اور گندی روح کو پھر آنے دینا کیسی شرم اور بیحیائی کی بات ہی

۴۶ (۴۶) جب وہ لوگوں کو یہہ کہہ رہا تھا دیکھو اُسکی ما اور بھائی باہر کھڑے اُس سے باتیں کرنی چاہتے
۴۷ تھے (۴۷) اور کسی نے اُسے کہا کہ دیکھہ تیری ما اور تیرے بھائی باہر کھڑے تجھہ سے باتیں کرنی چاہتے
ہیں

(بھائی) یعنی یعقوب و یوسی اور شمعون اور یہودا تھے (متی ۱۳ باب ۵۵ و ۵۶) اور یہہ مریم کے بیٹے تھے (متی ۲۷ باب ۵۶)

رباہر کھڑے تھے) بھیڑ کے سبب اندر نہیں گھس سکے (لوقا ۸ باب ۱۹) کیوں آئے تھے اُسے دیوانہ جانکر پکڑنے کو آئے تھے کہ اُسنے تعلیم دینے کے لئے کھانا بھی نہ کھایا تھا (مرقس ۳ باب ۲۰ و ۲۱) باتیں کرنی چاہتے تھے کہ آسمانی باتیں سنانا چھوڑ کر ان سے کھانے پینے وغیرہ کی باتیں کرے اور اسی لئے اُسکی ماکو بھی ساتھہ لائے تھے کہ اُسی کے لحاظ سے خدا کی خدمت چھوڑ کر اُنکی طرف متوجہ ہووے اُنہیں کچھہ پرواہ نہیں تھی کہ اُسکے مُنہ کی پاک باتیں سنیں جو وہ بھیڑوں کو سنارہا تھا اُسکے خلاف برے کھڑے ہوئے اُسکا کام بند کرنا چاہتے تھے (ف) اکثر وہ لوگ جو فضل کے وسایل کے نزدیک ہوتے ہیں فضل سے کیسے غافل رہتے ہیں جو بات ہر وقت پاسکتے ہیں لوگ اُسپر کم فکر کرتے ہیں جو لوگ واعظوں کے پاس بہت رہتے ہیں وہ اُنکی کم سنتے ہیں بعضے ہیں جو شنوں میں پادریوں کے درمیان رہتے ہیں اور وعظ نصیحت و بندگی دعا کو روزمرہ کا کام سمجھہ کر اُسپر تھوڑی توجہ کرتے ہیں کیا وہ نہیں جانتے کہ کل ہمارے اختیار میں نہیں ہی (ف) دیکھو شیطان نے پہلے کوشش کی کہ فقیہہ فریسیوں کے وسیلہ سے مسیح کے کام کو بند کرے جب نکرسکا تو اب رشتہ داروں کے وسیلہ سے بند کرنا چاہتا ہی بھائی آئے اور ما بھی آئی گرنگری صاحب کہتے ہیں کہ ظاہر ایسا ہی کہ ماں کے دل میں بھی فخر تھا کہ ایسی بڑی جماعت میں ایسے بڑے صاحب معجزات شخص پر اپنا اختیار ظاہر کرے اور اُسکا کام بند کر کے اُسے گھر کو لیجاوے۔ پر مسیح نے رشتہ داروں کو خوش کرنا نہیں چاہا پر شاگردوں کو ایسے معاملہ میں سے زیادہ فایدہ پہونچانا پسند کیا

۴۸ (۴۸) پر اُسنے جواب دیکے خبر دینیوالے کو کہا کون ہی میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی

(کون ہی میری ما اور کون ہیں میرے بھائی) چونکہ وہ بڑے بھاری کام میں مشغول تھا یعنی سات روحوں کے ذکر میں جو بڑی سخت آفت کا بیان ہی اسی وقت میں اُسنے اُنکی روک ٹوک کو نامناسب جانا اسلئے کہ ان کی روک ٹوک سے تاثیر جاتی رہتی تھی جو سامعین کے دل پر ہوئی تھی گویا یہہ چڑیاں آگئیں جو بیج کو کھانیوالیاں ہیں جو راہ کے کنارے پر بویا گیا تھا پس اُسنے انکو ملامت تو نہیں کی اپنے کمال حلم کے سبب مگر ایک زیادہ تر مفید تعلیم دینا شروع کیا ۔ کون ہی میری ماں یعنی ماکی تحقیر نہیں کرتا ہوں لیکن باپ کے کام کو بڑا جانتا ہوں یعنی ماسے جو جسمانی رشتہ ہی اُسکی کیا حقیقت ہی اُس باپ کے کام کے سبب جسمیں مشغول ہوں یعنی اُسکا درجہ اُسکے درجہ سے بڑا ہی

۴۹ ۴۹) اور اپنا ہاتھہ اپنے شاگردوں کی طرف پھیلا کے کہا کہ دیکھہ میری ما اور میرے بھائی

(دیکھہ میری ماں اور میرے بھائی) یہہ خطاب خبر دینے والے سے تھا اور شاگردوں کی طرف ہاتھہ پھیلا کے اُسنے کہا کہ دیکھہ میری ما اور بھائی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ واقعہ متی رسول نے اپنی آنکھہ سے دیکھکر لکھا ہی کہ اُسنے اُسے ہاتھہ پھیلاتے ہوئے دیکھا تھا (ف) یہہ تیسرا مرتبہ ہی کہ مسیح خداوند نے اپنی ماکو تعلیم دی نہ تادیب پہلا وقت تعلیم کا وہ تھا جب اُسنے کہا تم کیوں مجھے ڈھونڈھتی تھی کیا نہیں جانا

کہ مجھے اُسمیں ہونا چاہئے جو میرے باپ کا ہے (لوقا ۲ باب ۴۹) افسوس اُنسے اسبات کو یاد نرکھا اور پھر آج ہرج کرنے کو حاضر ہوئے (من جرب المجرب حلت به الندامة) یہہ کہاوت کیا خوب ہی اور دوسری بار اُسے اُنسے وہاں رد کا تھا جب قانای جلیل میں شادی کی ضیافت میں گئے تھے (یوحنا ۲ باب ۴) پھر اب یہہ تیسرا مرتبہ ہی (ف ۲) کون ہی میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی یہہ لوگ یعنی میرے شاگرد پس وہ کہتا ہی کہ والدہ وغیرہ بھی آزاد ہیں اگر مرضی ہووے تو ایمان لاکر شاگرد بنیں

(۵۰) کیونکہ جو کوئی میرے باپ کی جو آسمان پر ہی مرضی پر عمل کرتا ہی وہی میرا بھائی اور بہن اور ماہی

(مرضی پر) یعنی ایک اور خاندان اور رشتہ داری ہی جو اس دنیاوی رشتہ داری سے زیادہ تر بزرگ ہی وہ کیا ہی باپ کی مرضی پر چلنا جو کوئی اس سلسلہ میں آجاتا ہی وہی میرا حقیقی رشتہ دار ہی اُسی رشتہ سے مجھہ میں اور سارے سچے عیسایوں میں یگانگت اور رشتہ باطنی پیدا ہوتا ہی جو کبھی ٹوٹ نہ جاویگا (ف ۱) دیکھو خداوند مسیح نے دنیاوی رشتہ کی حقارت اور آسمانی رشتہ کی بزرگی کی بابت جیسی بات اپنی والدہ ماجدہ کے حق میں سنائی اگر کوئی اب ایسی بات سناوے یا اُسکی تشریح کرے جیسی اس کتاب میں کی گئی ہی تو رومن کتھولک اُسکو گرجا سے خارج کرتے ہیں (دیکھو پاپا پیوس کا قانون نمبر ۹) اسی پاپا پیوس نے مریم کو رومن کتھولک کی دیوی بنائی تھی ہم مریم کی عزت تو کرتے ہیں اُسے مقبولہ اور مبارک جانتے ہیں جیسے کلام میں لکھا ہی پر دیوی نہیں جانتے اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ سب سے چھوٹا ایمان دار جو باپ کی مرضی پر چلتا ہی وہ بھی مسیح کا رشتہ دار ہی اُسکی بھی کچھہ عزت ہی پس باپ کی مرضی پر چلنا جو مسیح سے باطنی رشتہ داری ہی اُسکی جسمانی رشتہ داری سے زیادہ عزت ہی (دیکھو لوقا ۱۱ باب ۲۷ و ۲۸) میں کیا لکھا ہی کہ ایک عورت نے پیٹ اور چھاتیوں کو مبارک کہا مگر مسیح نے اُسے رد کر کے کلام کے سننے اور حفظ کرنیوالوں کو مبارک کہا اسیر اگسطین صاحب کہتے ہیں کہ کلام کے سننے والے مبارک ہیں نہ وہ جنمیں کلام مجسم ہوا مگر مریم اسلئے مبارک ہی کہ وہ کلام کو اپنے دل میں رکھتی ہی جس سے اُسنے روحانی زندگی پائی اور جسکے سبب وہ دنیا میں موجود ہوئی اور پھر اُسی کلام نے جو مریم کا پیدا کرنیوالا تھا مریم کے شکم میں جسم لیا مسیح کی ماہونا درد کی عزت کے سبب نہیں ہی مگر مرضی الٰہی پر چلنے سے پس جسم کے طور پر مسیح مریم سے متولد ہوا اور روحانی طور پر مریم مسیح سے پیدا ہوئی فرق دو خاندانوں کا ہی حقیقی بزرگی اور خاندان کا درجہ یہہ ہی کہ ہم باپ سے پیدا ہوویں اور مسیح کے دوست ہوں (رومیوں ۸ باب ۴) سارے ایماندار مسیح کے رشتہ دار ہیں جو اُسکی صورت اور اُسکی طبیعت اور خو اور اُسکے نام بھی رکھتے ہیں مسیح اُنہیں پیار کرتا ہی اُنہیں سے بات کرتا ہی اور اُنہیں کی خبر گیری اور پرورش بھی کرتا ہی آخر کو اپنے پاس رکھے گا اور اپنے باپ کے آگے اُنکا اقرار کریگا ہاں یہہ ظاہری رشتہ داروں میں جو محبت ہوتی ہی یہہ نمونہ ہی اُسی محبت کا جو مسیح اور اُسکے روحانی رشتہ داروں میں ہی

(ف) جو امید کسی دنیاوی رشتہ داری سے کرکے برادر جیہ پاتے ہیں ویسے ہی مسیح سے امید کر سکتے ہیں اگر اُسکے ساتھہ رشتہ ہو جاوے جیسے یوسف نے مصر میں بھائیوں سے سلوک کیا اُس سے زیادہ مسیح اپنے بھائیوں کے ساتھہ سلوک کریگا اور کہیگا کہ جب تو نے ان میرے چھوٹے بھائیوں میں سے ایک کے ساتھہ کیا تو میرے ساتھہ کیا (ف) بہت عورتیں مشتاق تھیں کہ مسیح اُنسے پیدا ہووے مثلاً حوا وغیرہ یہہ ذکر اہل کتاب سے سنکر اہل اسلام کے علما نے محمد صاحب کی نسبت لکھہ لیا ہی کہ نور محمدی کے لینے کی بہت عورتیں مشتاق تھیں یہہ سراسر اُنکی غلطی ہے

تیرھواں باب

(۱) اُسی روز یسوع گھر سے نکل کے دریا کے کنارے جا بیٹھا

(۱) اسے ۲۵ تک مرقس ۴ باب ۱ سے ۳۴ لوقا ۸ باب ۴ سے ۱۸ و ۱۳ باب ۱۸ سے ۲۰ تک یہہ سب تمثیلوں میں تعلیم دی گئی ہی یہاں سے ظاہر ہی کہ خدا کے دین کی سب تعلیم موجودات کے وسیلہ سے ہوتی ہی اور سب موجودات سے مدد پاتی ہی پس جو پیدائش اور خلقت کا خدا ہی وہی الہام کا خدا ہی۔ اور یہہ بھی ظاہر ہی کہ آسمانی و دنیاوی چیزوں میں جو نسبت ہی وہ اتفاقی نسبت نہیں ہی مگر ارادی نسبت ہی گویا دنیاوی چیزیں آسمانی چیزوں کی ایک آواز ہیں۔ اور یہہ کہ سب دنیاوی چیزیں بلکہ سب دلی خیالات بھی شروع سے آخر تک سب کچھہ جو ہی ایک ہی بڑی تمثیل ہی لڑکے اور والدین بادشاہ و رعیت سورج و چاند ستارے بونا اور کاٹنا رونا اور ہنسنا روشنی اور اندھیرا سونا اور جاگنا پیدا ہونا اور مرنا وغیرہ جو کچھہ ہی یہہ سب ایک تمثیل ہی جو ایمان اور عقل کی مدد کرتی ہی ایمان کی آنکھہ ہر چیز میں روحانی مطلب دیکھتی ہی اور جو کچھہ روزمرہ گذرتا ہی وہ سب دینداری میں مدد کرتا ہی ہر چیز اوپر کی طرف اشارہ کرتی ہی نہ نیچے کی طرف ہر چیز خدا کی طرف اوبھارتی ہی نہ اُس سے ہٹاتی ہی کلام کام اور انسان کا دل انہیں تین باتوں پر اُسکی توجہہ ہی۔ ہاں اگر انسان عبرت کی آنکھہ بند کرلے اور تمیز کی آواز اپنی مستیوں کے شور میں نہ سنے اور جانور کی طرح نیچے سر کرکے گھاس کھانے میں مشغول رہے تو وہ اپنے لئے نہ موجودات سے اور نہ کلام سے کسی سے بھی فایدہ نہیں اُٹھا سکتا اگرچہ اور لوگ اُس سے بھی کچھہ سیکھتے ہیں (اُسی روز) جسمیں رشتہ داروں نے اُسے دیوانہ سمجھکر پکڑنا چاہا کیونکہ آرام اور کھانے سے بھی بے پرواہ تھا (گھر سے نکل کے) یعنی جہاں رہتا تھا یونانی میں ہی وہ گھر یعنی خاص اُسکا گھر تھا گھر کا لفظ حرف تعریف کے ساتھہ ہی (دریا کے کنارے) شاید آرام کے لئے خلوت کی فکر میں یا ٹھنڈک کی تلاش میں گرمی کے سبب دریا کے کنارے چلا گیا

۲ (۲) اور ایسی بڑی بھیڑ اُسکے پاس جمع ہوئی کہ وہ ناؤ پر چڑھ بیٹھا اور ساری بھیڑ کنارے پر کھڑی رہی

۳ (۳) اور وہ اُنسے بہت باتیں تمثیلوں میں کہنے لگا

(بڑی بھیڑ) وہاں پر بھی لوگوں نے نہیں چھوڑا بڑی بھیڑ نے چار طرف سے آگھیرا اس شعر کا مضمون درست ہی کہ
ہر کجا چشمۂ بود شیریں + مردم و مرغ و مور گرد آیند۔ (ناؤ پر چڑھ بیٹھا) کیونکہ وہ سب اُسکے پاس یعنی چار طرف جمع ہو گئے تھے یہہ لفظ
ناؤ بھی حرف تعریف کے ساتھہ ہی (مرقس ۳ باب ۹) یعنی خاص کشتی میں جو اُسکے لئے تھی شاید کسی شاگرد کی کشتی ہو گی کیونکہ اُسکے شاگرد مچھوے
تھے جو کشتی میں مچھلی کا شکار کرتے تھے پس وہ اُس کشتی میں جا بیٹھا اور (اُنسے بہت باتیں) کرنے لگا اور وہ باتیں (تمثیلوں میں) تھیں
اُسنے آرام چھوڑ دیا جب جماعتوں کو دیکھا فوراً پھر باپ کے کام میں مشغول ہو گیا جماعت کو کنارہ پر چھوڑ آپ کشتی میں جا بیٹھا
تاکہ سب سنیں اور سب اُسے دیکھ بھی سکیں اور ہجوم کر کے نہ دباویں گویا ممبر پر چڑھ گیا کہ سب جماعت انتظام سے وعظ سنے اور اُسنے ایسی
باتیں سنائیں جو سارے جہان میں کسی زبان کے درمیان ایسی باتیں نہیں ہیں جو صاف ہیں اور آسان اور بڑی گہری یعنی عمیق ہیں
قسم قسم کے مضمون میں ہر قسم کے آدمیوں کے لائق ہیں ہر عاقل اور نادان اپنی لیاقت کے موافق اُنسے تعلیم پاتا ہی اور وہ سات تمثیلیں تھیں
پہلی چار تمثیلیں عام جماعت کے لئے بیان کی ہیں اور تین آخری بارہ شاگردوں کے لئے سنائیں جب وہ اکیلے تھے اُن سات
میں پہلی تمثیل ۶ باقی کی تمثیلوں کی نسبت دیباچہ کا درجہ رکھتی ہی گویا اُن ۶ کی نسبت وہ دیباچہ ہی اور ۶ باقی جو ہیں اُنکے تین جوڑے ہیں دوسری
اور ساتویں ایک جوڑا ہی تیسری اور چوتھی دوسرا جوڑا ہی پانچویں اور چھٹی تیسرا جوڑا ہی اور اُن تین جوڑوں میں موافقت بھی ہی اور کچھہ فرق بھی ہی

۴ (۴) دیکھو بونیوالا بونے کو نکلا اور بوتے وقت کچھہ راہ کے کنارے گرا اور پرندے آئے اور اُسے چگ گئے

(بونے والا بونے کو نکلا) یہاں نہیں لکھا کہ بونیوالا کون ہی پر آیت ۳۷ میں ہی کہ اچھے بیج کا بونیوالا ابن آدم ہی اور کڑوا دانہ بونیوالا
شیطان ہی (مرقس ۴ باب ۱۴) میں ہی کہ بونیوالا کلام بوتا ہی تو معلوم ہوا کہ تخم کیا ہی یعنی خدا کا کلام پس جو کوئی خدا کا کلام سناتا ہی وہی اسکا
بونیوالا ہی۔ پر حقیقت میں دو ہی بونیوالے ہیں جو بڑے بونیوالے ہیں ابن آدم اور شیطان یہہ دونوں آدمی کی جان کے لئے لڑتے
ہیں اور ان دونوں کے نوکر آدمیوں کے درمیان کام کرتے ہیں پس اُنکے نوکر ہو کر سب نیک آدمی بیج بونیوالے ہیں مسیح کے لئے
نہ صرف منادی کرنیوالے بوتے ہیں مگر ہر عیسائی بھی بونیوالا ہی اور شیطان کے لئے نہ صرف جھوٹے مذہب کے لوگ بوتے ہیں پر ہر شریر
بونیوالا ہی اسلئے ہر نیک عیسائی میں ہو کر مسیح بونیوالا ہی اور ہر شریر میں ہو کر شیطان بونے والا ہی حقیقت میں دو ہی بونیوالے ہیں (ف ا)
ہر عیسائی کو ہر جگہ بونا چاہئے خدا سے بہت سا بیج لینا اور بونا واجب ہی خدا بہتایت سے بونیکو دیتا ہی (یعقوب ۱ باب ۵) پر فقط کلام

کیا تری کہاں تھی جو جڑسے آتی رہتی اور سورج کا مقابلہ کرتا بلکہ اُس سے ترقی پاتا (ف۱) وہ لوگ جنکے دل میں گہرائی نہیں ہی سچائی کو اگر جلدی خوشی سے قبول کرتے ہیں لیکن جب جلالی مصیبتیں آتی ہیں تو کیسی جلد ٹھوکر کھاتے ہیں اور بے ایمان ہوجاتے ہیں (ف۲) (آیت ۲۱ میں ہی کہ اُسنے جلد خوشی سے قبول کیا تھا یہہ کیسی خوشی تھی جواب جاتی رہی یہہ وہ خوشی ہی جو مصیبتوں کو بھولکر بلا فکر پیدا ہوئی تھی جلالی خوشی نہ تھی جوابدی ہی کبھی نہیں جا سکتی (ف۳) چھچھورے لوگ دینداری کا ارادہ اور نیت تو بہت کرتے ہیں پر عمل نہیں کر سکتے (اخرقیل ۳۳ باب ۳۲) اُنکے سنگ دل پر جو کچھہ مٹی چڑھی اُسمیں جلدی جلدی بیج اُگتے ہیں وہ پتے بھی نکالتے ہیں اور بڑے بڑے وعدہ کرتے ہیں پر میوہ نہیں لاتے اور اُنکے وعدے ایسے غایب ہوجاتے ہیں کہ گویا بوٹا سوکھہ کر گر گیا اور یہہ اسلئے ہوتا ہی کہ اُس قدر مٹی کے نیچے ایک بڑا سخت پتھر ہی یعنی سنگ دل اور بیج کا کام یہہ نہیں ہی کہ پتھر کو اُٹھاوے مگر وہ تو نرم مٹی کو اُٹھایا کرتا ہی اور اُسی میں جڑیں چھوڑتا ہی ای بھائیو خدا سے دعا مانگو کہ وہ تمہیں ایک گوشتین دل عنایت کرے اور اس سنگ دل کو نکال ڈالے

۷ (۷) اور کچھہ کانٹوں میں گرا اور کانٹوں نے بڑھہ کے اُسے دبالیا

اسکے ساتھہ (آیت ۲۲) کو دیکھو (کانٹوں میں گرا) یعنی اُس زمین میں جو کانٹوں سے صاف نہیں کی گئی کانٹے تو بوٹے کو دباتے ہیں اور روشنی و ہوا کو روکتے ہیں اور زمین کی رطوبت اور قوت بوٹے کی جڑ سے اپنی طرف کھینچتے ہیں پس وہ بوٹا اگرچہ اُگتا ہی پر کانٹوں میں دبا ہوا کچھہ پھل نہیں لاسکتا مٹی تو نرم ہی پتھریلی زمین نہیں ہی گہری بھی ہی سب کچھہ ہی پر بوٹے کے کام میں نہیں آتا اُنہیں کانٹوں کی خرابی کے سبب سے جو اُسے ہر طرح سے نقصان پہونچا رہے ہیں۔ کانٹے یہ ہیں دنیاوی فکر جب دلکو گھیرتے ہیں تو دین کے لیے کچھہ فرصت نہیں رہتی ہی دولت کا فریب یہہ دنیاوی فکروں کا میوہ ہی جو اُن کانٹوں میں لگتا ہی اس زندگی کی عیش وعشرت (لوقا ۸ باب ۱۴) اور اور باتوں کے لالچ (مرقس ۴ باب ۱۹) یہہ سب کانٹے ہیں دل کی رطوبت پیتے ہیں (ف۱) شاید کسی کا دل فریب دے اور دل یوں کہے کہ دنیاوی باتیں اسی طور سے بھی دل میں رہ سکتی ہیں جنمیں کچھہ گناہ نہیں ہی جواب یہہ ہی کہ تو بھی دین کے لئے کچھہ جگہ نہیں چھوڑتے ہیں فرصت کی تلچھٹ خدا کے لئے باقی رہتی ہی اُنکا دین صورت کا دین ہوتا ہی نہ حقیقی اور اسی لیے یہاں پر پھل کی امید تو ہوتی ہی پر پکنے میں نہیں آتا (ف۲) کوئی نہ سمجھے کہ دولت رکھنا گناہ ہی نہیں اُسپر دل لگانا یا اُسکو دل پر قابض کرنا گناہ ہی (ف۳) جہاں کانٹے ہیں وہاں بیج بونا نہ چاہئے کیونکہ بیج کی بربادی ہی جہاں ممون اور خدا دونوں کی خدمت ہوتی ہی وہاں ہمیشہ بدی نیکی پر غالب آتی ہی جیسے کانٹے بوٹے پر غالب آئے (ف۴) یہاں تک تین قسم کے لوگوں کا بیان ہوا اول وہ جو راہ کے کنارہ گرا یہہ تو بوتے ہی وقت بیفایدہ ہوا دوسرے پتھریلی زمین میں یہہ اُگا اور بیفایدہ ہوا تیسرے کانٹوں میں جسنے جڑ پکڑی پر میوہ کے وقت بیفایدہ ہوا پہلی قسم میں سامع نے کچھہ نہیں سمجھا دوسرے میں سمجھا اور تاثیر بھی ہوئی پر بیفایدہ رہے تیسرے میں تاثیر بھی ہوئی عمل بھی ہوا پر کچھہ فایدہ نہ نکلا

انکا احوال جنہوں نے نہیں سمجھا اُن سے بہتر ہی جنہوں نے سمجھا اور انکا احوال جنہوں نے سمجھا اور مانا تو بھی ناپاک رہے سب سے بدتر ہی پہلی حالت مثل طفلی کے ہی دوسری مثل جوانی کے جسمیں گہرائی نہیں ہی تیسری حالت مثل بڑھاپے کے ہے جسمیں خود غرضی بہت ہی (ف۵) کلام کی تاثیر دل کی حالت پر موقوف ہی جیسا دل ویسی تاثیر جیسی روح ویسے فرشتے

(۸) اور کچھہ اچھی زمین پر گرا اور پھل لایا کچھہ سو گنا کچھہ ساٹھہ گنا کچھہ تیس گنا

اسکے ساتھہ (آیت ۲۳ کو) پڑھو اچھی زمین اس زمین کی خوبی یہہ ہی کہ یہہ برخلاف ہی تین گذشتہ زمینوں کے نرم ہی جو بیج کو جگہ دیتی ہی گہری ہی جسمیں جڑیں پھیلتی ہیں صاف ہی ساری رطوبت بوٹے کو دیتی ہی تب میوہ آتا ہی عجب خاصیت گذشتہ کے جسقدر نرم اور صاف اُسیقدر میوہ ہی (ف۱) کوئی زمین پیدایش سے اچھی نہیں ہی سب کی سب بگڑ گئی ہیں پر اسمیں جو خوبی ہی فقط فضل الہی سے ہی خدا نے اُسے اپنے فضل سے قابل کر دیا فضل سے کلام قبول کیا جاتا ہی اور یہہ ارادہ بھی جو قبول کرنے کا ہی فضل سے ہی پر فضل سب کے سامنے پیش ہوتا ہی قبول کرنا یا نکرنا انسان کا کام ہی جیسے زمین اور تخم دونوں کام کرتے ہیں اسیطرح خدا اور آدمی دونوں کام کرتے ہیں خدا نہ صرف آدمی پر آپ ہی تاثیر کرتا ہی مگر آدمی کی خواہش کے ساتھہ ہوکر تاثیر کرتا ہی اسلئے قبول نکرنا گناہ ہی (ہوسیع ۱۰ باب ۱۲ • گلاتی ۶ باب ۷) جسنے قبول کیا حفاظت کی اور آخر تک صبر کیا وہ میوہ لاتا ہی (سو گنا ساٹھہ گنا تیس گنا) یہہ تین درجے پھل کے ہیں خوبی کا سو گنا ہونا بہت مشکل سی ہی ممالک یورپ میں سو گنا نہیں ہوتا مگر تیس گنا پیدا ہوتا ہی ہاں ممالک ایشیا میں کہیں کہیں سو گنا بھی پیدا ہوتا ہی اضحاق نے سو گنا پایا تھا (پیدایش ۲۶ باب ۱۲) وہ آدمی جسنے سو گنا پایا سب سے زیادہ حلیم حیم مبارک ہی میوہ لاتا ہی خدا کو پسند ہی (یوحنا ۱۵ باب ۱۶) کلام کا سیکھنا سنانا بلکہ رونا پیٹنا سب کام جو ہیں بدون میوہ کے ہیچ ہیں صرف میوہ درکار ہی (یعقوب ۱ باب ۲۲) (ف۲) میوہ خدا کے کلام کے قبول کرنے پر موقوف ہی جتنا کلام اُتنا میوہ جہاں خدا کا کلام قبول نہیں کیا گیا وہاں سے کچھہ روحانی میوہ نہیں نکلتا دیکھو یورپ کے ملکوں نے خاصکر انگلستان نے خدا کا کلام قبول کیا اور وہاں سے روحانی میوہ کسقدر نکلتا ہی کتنی برکت وہاں سے ملکوں میں پھیلتی ہی اس سے ظاہر ہی کہ وہاں زندگی ہی جس ملک نے خدا کے کلام کو قبول نہیں کیا وہاں سے کیا خاک نکلتی ہی دیکھو ترکستان عرب وغیرہ کو جہاں کلام نے جڑ نہیں پکڑی وہاں سے کیا برکت نکلتی ہی (ف۳) جیسا بیج ویسا درخت جیسی زمین ویسا پھل یہہ تخم ظاہر میں ایک سوکھی اور مردہ سی چیز نظر آتی ہی مگر اُس میں زندگی ہی مگر اُسکو ہوا روشنی دھوپ پانی اور صفائی زمین کی اور نرمی و گہرائی درکار ہی اگر یہہ ہو تو وہ اُگے گا اور پھل لاویگا چاہئے کہ آدمی کا دل پہلے توبہ اور دعا سے نرم ہو پھر کلام کا بیج اُس میں بویا جاوے خواہ کان کی راہ سے یا آنکھہ کی راہ سے اور سب رکاوٹیں دور ہو جاویں تب وہ عیسائی ہوتا ہی اور پھل لاتا ہی اور وہ کبھی نہیں مرتا ہاں اِس جہان سے رخصت ہونے وقت سب فضلات گر جاتے ہیں پر کلام قدیم کا تخم جو زندہ خدا سے ہی کبھی نہیں مرتا (ف۴) دل گناہ سے سخت ہوتا ہی کیونکہ گناہ سے لعنت آئی باغ بیابان ہو گیا اگر گناہ نہ ہوتا دنیا بہشت تھی جب گناہ اُٹھہ

لیا جائیگا پر اگر ترقی کرتا جاوے تو اپنے مطلوب کو پاویگا اور اُسکی بڑھتی ہوگی وہ جو اپنی تمیز کو کام میں نہیں لاتے اُنکی تمیز سن ہوجاویگی

۱۳ ۱۳ اِسلئے میں اُنسے تمثیلوں میں باتیں کرتا ہوں کہ وے دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے اور نہیں سمجھتے ہیں

(دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے) سب کچھ دیکھتے ہیں جو اُنکے سامنے کر رہا ہوں پر دل کی آنکھہ بند کر رکھی ہے گویا دیکھتے ہیں اور نہیں دیکھتے اِسلئے میں اُنسے تمثیلوں میں بولتا ہوں (ف ۱) جب اُسے اُنہوں نے کہا کہ بعلزبول کی مدد سے دیووں کو نکالتا ہے تب ہی سے اُنسے تمثیلوں میں بولنا شروع کیا تاکہ اہل فکر خوب سمجھیں اور شریروں سے یہہ بھید پوشیدہ رہیں سوروں کے سامنے موتی پھینکنا کیا ضرور ہے اُنپہ ایک بار روشنی چمکی پر اُنہوں نے آنکھیں بند کر لیں اب حق ہے کہ جنہوں نے خدا کی روشنی سے آنکھیں بند کر لیں اُنکے سامنے سے خدا بھی اپنی روشنی کو دور کر لیوے یہہ خدا کا انتظام ہے اور اسی طرح ہوتا ہے (ف ۲) جب آدمی پر ظاہر ہو کہ یہہ کام کرنا مجھپہ واجب ہے اور وہ نکرے تو وقت آویگا کہ جب وہ اُسے کرنا چاہیگا نہ کر سکیگا کیونکہ فضل ہٹ جاویگا راقم کا تجربہ ہے کہ جب میں متلاشی تھا کئی شخص میرے ساتھ ایسے تھے جن پر خوب روشن ہوگیا تھا کہ دین عیسائی خدا کی طرف سے ہے پر اُنہوں نے بپتسمہ نہ لیا دنیاوی عزت کے خیال سے آجکل کرتے رہے کئی برس کے بعد میں نے اُنہیں سخت تاریکی میں پایا اور اُنہیں خدا سے نہایت دور دیکھا تب میں سمجھا کہ اُنہوں نے خدا کی روشنی کو رد کیا خدا نے اُنہیں تاریکی میں چھوڑ دیا اور یہہ اُسکا عین انصاف ہے

۱۴ اور اُنکے حق میں اشعیا کی یہہ نبوت پوری ہوئی کہ تم کانوں سے سنوگے پر نہ سمجھوگے اور آنکھوں سے دیکھوگے پر دریافت نہ کروگے

یہہ نبوت یعنی پیشگوئی جو (یشعیاہ ۶ باب ۹ و ۱۰) میں ہے اور اُسکا مضمون نقل کیا گیا ہے (مرقس ۴ باب ۱۲ لوقا ۸ باب ۱۰ یوحنا ۱۲ باب ۴۰ اعمال ۲۸ باب ۲۶ و ۲۷ رومی ۱۱ باب ۸) میں بھی (پوری ہوئی) یا آگے پوری ہوتی جاتی ہے (سنوگے پر نہ سمجھوگے) دیکھو سنتے ہیں اور نہیں سمجھتے دیکھوگے پر دریافت نکروگے، اُنہوں نے خدا کے کام دیکھے اور بعلزبول کے کام تلائے دریافت نہ کیا کہ یہہ کام کسکے شایان ہیں

(۱۵) کیونکہ اس قوم کا دل موٹا ہوا اور وے اپنے کانوں سے اونچا سنتے ہیں اور اُنہوں نے اپنی آنکھیں موند لیں ایسا نہو کہ آنکھوں سے دیکھیں اور کانوں سے سنیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لاویں اور میں اُنہیں چنگا کروں

(دل موٹا ہوا) عبرانی میں ہی کہ موٹا کردے امر کے صیغہ کے ساتھہ پر یہاں خداوند فرماتا ہی کہ موٹا ہوا اب پیشگوئی پوری ہوئی (کانوں سے اونچا سنتے ہیں) دل کی سختی نے کان تک تاثیر کی ہی (آنکھیں موندلیں) آنکھوں پر بھی دل کی سختی موثر ہوگئی (موندلیں) اُنہوں نے آپ موندلیں (ایسا نہو) یہہ خواہش اُنکی ہی وہ آپ دیکھنا سنا سمجھنا اور رجوع لانا پسند نہیں کرتے وہ مجھسے اور میری انجیل سے بھاگتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ میں اُنہیں چنگا کروں

۱۶ (۱۶) پر مبارک تمہاری آنکھیں کہ دیکھتی ہیں اور تمہارے کان کہ سنتے ہیں

(مبارک تمہاری آنکھیں) جو بند نہیں ہیں بلکہ (دیکھتی ہیں) جو واقعات گذرتے ہیں اُن پر غور کرتی ہیں اور (تمہارے کان کہ سنتے ہیں) تمنے آپ آنکھیں کھول رکھی ہیں اور آپ کان سننے پر لگائے ہیں (ف) بے ایمان اور ایماندار میں کیا فرق ہی ایک چاہتا ہی کہ نہ دیکھوں اور نہ سنوں دوسرا چاہتا ہی کہ دیکھوں اور سنوں فقط یہی فرق ہی

۱۷ (۱۷) کیونکہ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ بہت نبیوں اور راستبازوں کو آرزو تھی کہ جو تم دیکھتے ہو دیکھیں پر نہ دیکھا اور جو تم سنتے ہو سنیں پر نہ سنا

(آرزو تھی) یعنی سابق زمانہ کے بہت سے نبیوں اور راستبازوں کو شوق بکمال تھا (لوقا ۱۰ باب ۲۴) میں ہی کہ بعضے بادشاہ آرزومند تھے یہاں پر بادشاہ سے مراد وہ نبی ہیں جو بادشاہ بھی تھے اور نبی بھی تھے مثلاً داؤد سلیمان اور ان سبکو کیا شوق تھا یہہ کہ (جو تم دیکھتے ہو دیکھیں) پس تم نہ صرف اُن اندھوں پر فضیلت رکھتے ہو جنھوں نے اپنی آنکھیں موندلیں پر اُن بڑے نبیوں اور بادشاہوں پر بھی جو عہد عتیق کے تھے کیونکہ اُنہوں نے اس زمانہ کی آرزو تو بہت رکھی (پر نہ دیکھا) لیکن تمنے اس زمانہ کو دیکھا کہ مسیح موعود خدا کا اکلوتا بیٹا تمہارے سامنے جسم میں زمین پر موجود کھڑا ہی اور خدائی کی قدرت دکھلاتا ہی اور ازلی بھیدوں کو کھولتا ہی شریر نہیں سنتے پر تم دیکھتے اور سنتے ہو اسلئے تم مبارک ہو

۱۸ (۱۸) پس بونیوالے کی تمثیل سنو

(تمثیل سنو) یعنی اُس تمثیل کا مطلب سنو

(۱۹) جب کوئی بادشاہت کا کلام سنتا اور نہیں سمجھتا ہی تو شریر آتا اور جو کچھ اُسکے دل میں بویا گیا چھین لے جاتا ہی یہہ وہ ہی جو راہ کے کنارے بویا گیا

(بادشاہت کا کلام یعنی انجیل کی باتیں (سنتا اور نہیں سمجھتا) یعنی اُن پر کچھہ توجہ نہیں کرتا (تو شریر آتا) یعنی شیطان آپ آوے یا کسی اپنے شاگرد کے وسیلہ سے آدے (چھین لے جاتا ہی) جو سنیں تھیں وہ بھی دل میں نہیں رہنے پائیں (یہہ وہ ہی) وہ اشارہ اُس شخص کی طرف نہ تخم کے (آیت ۴) کی تفسیر دیکھو

۲۰ (۲۰) جو پتھریلی زمین میں بویا گیا وہ ہی جو کلام سنتا اور اُسے جلد خوشی سے قبول کرتا ہی (۲۱) پر اپنے میں جڑ نہیں رکھتا بلکہ چند روزہ ہی جب کلام کے سبب تکلیف پاتا یا ستایا جاتا ہی تو جلد ٹھوکر کھاتا ہی ۲۱

(پتھریلی زمین) یعنی وہ دل جو اوپر سے ملایم ہی اور اندر سے نہایت سخت ہی (خوشی) روحانی و حقیقی خوشی نہیں مگر جسمانی خوشی مراد ہی (آیت ۵ و ۶ کی تفسیر کو دیکھو

۲۲ (۲۲) اور جو کانٹوں میں بویا گیا وہ ہی جو کلام سنتا پر اس دنیا کی فکر اور دولت کا فریب کلام کو دبا دیتا اور وہ بے پھل رہتا ہی

(آیت ۷) کی تفسیر کو دیکھو

۲۳ (۲۳) پر جو اچھی زمین میں بویا گیا وہ ہی جو کلام سنتا اور سمجھتا اور پھل لاتا اور طیار بھی کرتا ہی کچھ سو گنا کچھ ساٹھہ گنا کچھہ تیس گنا

(آیت ۸) کی تفسیر کو دیکھو

۲۴ (۲۴) اسنے ایک اور تمثیل اُنکے واسطے پیش کی اور کہا کہ آسمان کی بادشاہت ایک آدمی کی مانند ہی جس نے اچھا بیج اپنے کھیت میں بویا

(ایک اور تمثیل) یعنی گیہوں اور کڑوے دانہ کی (۲۴ سے ۳۰ تک) مرقوم ہی اور اُسکی تفسیر (۳۶ سے ۴۳ تک) ہی اف

یہہ تمثیل اُس پہلی کی تمثیل کے ساتھہ جو (۴۷ سے ۵۰ تک) مرقوم ہی ملکر ایک جوڑا ہی دونوں کا مطلب واحد ہی کچھہ تھوڑے سے فرق مفید کے ساتھہ اسی کو دوسری وساتویں تمثیل کا جوڑا ہم کہتے ہیں (ایک آدمی کی مانند ہی) جیسے آدمی کھیت بوتے ہیں ایسے ہی خدانے اپنی بادشاہت کو دنیا میں بویا ہی پس ظاہری زراعت باطنی زراعت کا نمونہ ہی (اچھا بیج) خدا کا کلام ہی (لوقاہ باب ۱۱) جس سے ابدی زندگی حاصل ہوتی ہی اُسکا بونیوالا ابن آدم ہی (آیت ۳۷) خواہ وہ آپ بووے یا اپنے شاگردوں کے وسیلہ سے بووے (اپنے کھیت میں) کھیت یہہ دنیا ہی (آیت ۳۸) پر وہ دنیا کو اپنا کھیت کہتا ہی دنیا اُسکی ہی کسی پیغمبر کی دنیا نہیں ہوسکتی مگر دنیا خدا کی ہی اسلئے ابن آدم خدا ہی جو دنیا کا خالق اور مالک ہی (بویا) نہ صرف ایک دفعہ بویا مگر بار بار بوتا ہی ہر ملک میں کلام پھیلتا ہی (ف۲) پہلی تمثیل میں بیج خدا کا کلام ہی (لوقاہ باب ۱۱) لیکن یہاں پر (آیت ۳۸) میں اچھے بیج سے مراد بادشاہت کے فرزند ہیں۔ اور یہہ اسلئے ہی کہ جب وہ تخم کلام کا آدمی کے دل میں آجاتا ہی اور وہ اُس سے نیا مخلوق ہوتا ہی اور پہلا پھل دیکھو (یعقوب ۱ باب ۱۸) اب وہ کلام اور یہہ انسان دو چیزیں نہیں ہیں مگر ایک نیا مخلوق ہی جیسے خدا اور انسان ایک مسیح ہی اسطرح کلام اور آدمی ایک نیا مخلوق ہی (ف۳) مسیح مجسم ہوا عیسائی مجسم ہوتے ہیں مسیح موا عیسائی مرجاتے ہیں مسیح جیا عیسائی جیتے ہیں

۲۵ ۲۵) پر جب لوگ سوگئے اُسکا دشمن آیا اور اُسکے گیہوں میں کڑوے دانے بوگیا

(جب لوگ سوگئے) یعنی رات کے وقت اکثر شیطان رات کو بیج بوتا ہی جب لوگ سوجاتے ہیں یعنی غافل اور بے پرواہ ہوتے ہیں تب اُسے کام کا موقع ملتا ہی (ف۱) جہاں نگہبان بہت سوتے ہیں وہاں شیطان بہت جاگتا ہی اُنکی نیند اُسے اپنے کام کا موقع بہت دیتی ہی (ف۲) لفظ سوگئے بہت دفع اُنکی نسبت بھی آتا ہی جو اس جہان سے کوچ کرگئے ہیں تب مطلب یہہ ہوگا کہ حواریوں اور رسولوں کے زمانہ کے بعد کلیسیا میں شیطان کڑوا دانہ بونے آدیکا (دیکھو اعمال ۲۰ باب ۲۹ و ۳۰) اور ایسا ہی ہوا کہ رومیوں وغیرہ کی بدعتیں جب ہی ظاہر ہوئیں جب لوگ سوگئی (ف۳) پرانے عہدنامہ میں شیطان کا ذکر بہت کم ملتا ہی کیونکہ وہ زمانہ مثل اندھیری رات کے تھا لیکن جب انجیل کی روشنی کا دن آیا تب سب کچھہ نظر آنے لگا اب ہم اُس دشمن کو خوب پہچانتے ہیں جو رات کو چھپا ہوا تھا (اُسکا دشمن آیا) کسکا اُسکا جسنے اچھا بیج اپنے کھیت میں بویا تھا وہ ابن آدم ہی اور ابن آدم کا دشمن کون ہی شیطان (دیکھو پیدایش ۳ باب ۱۵) خدانے اُن دونوں کے درمیان سخت دشمنی ڈالی ہی اور اسیواسطے مسیح اُسکا سر کچلنے والا ہی (۱ یوحنا ۳ باب ۸) مسیح نے خود بتلایا کہ دشمن ابلیس ہی (آیت ۳۹) (گیہوں میں کڑوے دانے بوگیا) ممالک پورب میں اس قسم کی شرارت بھی کیجاتی ہی کہ ایک زمیندار جب اپنا کھیت بوتا ہی تو اُسکا دشمن دوسرا آدمی موقع پاکر اُسکی تخم ریزی کے اوپر کسی بُری چیز کی تخم ریزی کردیتا ہی تاکہ اُسکا نقصان ہو اور فصل کے وقت وہ خوراک کم پاوے اس قسم کی شرارت ہندوستان میں نہیں ہوتی ہی یہاں اور قسم کی شرارت کرتے ہیں

کھیت چر لیتے ہیں یا کھلیان میں آگ لگا دیتے ہیں پر یہہ تمثیل اُس ملک کی رسم پر مسیح نے سنائی ہی تاکہ دانا آدمی زیادہ سیکھے
اور بھیدوں میں ترقی کرے۔ بو گیا کون بو گیا دشمن بو گیا انجیل کڑوا دانہ نہیں بوتی دشمن بوتا ہی خدا کی تعلیم پاک ہی اُسمیں کچھہ نقصان
نہیں ہی پر بدی دشمن سے نکلتی ہی کڑوا دانہ نقصان کرنیوالا بوٹا ہی جسکو دشمن نے پہلے بیج کے اوپر بویا ہی اور وہ شریر کے فرزند ہیں
(آیت ۳۸) جو گندم کے درمیان بوئے گئے ہیں اور وہ بھی بونے سے پیدا ہوئے ہیں جیسے بادشاہت کے فرزند بونے سے پیدا
ہوتے ہیں ایسے ہی اُن کی تخم ریزی بھی ہوتی ہی پس بدی و نیکی دونوں کی تخم ریزی ہوتی ہی اور دونوں کے بوٹے اُگتے ہیں
پر افسوس ہی کہ کلیسیا کے بیچ میں بو گیا نہ باہر پس اب بدی کی انتظاری کلیسیا میں کرنی چاہی (ف) سب آدمی جو دیدنی کلیسیا میں
شامل ہیں سب عیسائی نہیں ہیں بعض ہیں جو کلیسیا کے نہیں ہیں (مکاشفات ۲ باب ۹) وہ کبھی مسیح کو نہیں چھوتے مگر اُسے دباتے
ہیں ایک بھیڑ ہی ایمانداروں اور بے ایمانوں کی یا ایک گلہ ہی جسمیں بھیڑ اور بکریاں شامل ہیں یا ایک کشتی ہی جسمیں پاک اور ناپاک
جانور موجود ہیں۔ یا ایک کھلیان ہی جس میں دانہ اور بھوسہ شامل ہی پر وقت آویگا کہ ابدتک جدائی ہوگی (ف) کلیسیائے دیدنی
کامل پاک جماعت نہیں ہی اُسمیں بُرے بھلے سب رلے ملے رہتے ہیں تو اب وہ خیال فرقہ دوناستت اور الیمنت برادرن کا باطل ہوگیا
جو وہ کہتے ہیں کہ کلیسیا کامل پاک ہی اگر وہ کلیسیائے دیدنی کی نسبت کہتے ہیں تو باطل ہی اور جو نادیدنی کلیسیا کی نسبت کہتے ہیں
تو بیشک وہ پاک ہی مسیح نے اُنہیں پاک کیا (ف) یہہ بات شروع سے چلی آتی ہی کہ بھلے بُرے لوگ ملے جلے رہتے ہیں جیسے
اچھا بیج میوہ لاتا ہی تب ہی سے کڑوے دانے بھی ظاہر ہیں آدم کے زمانہ سے دیکھتے چلے آؤ پر دیکھو (اعمال ۴ باب ۳۲ سے ۳۴
و ۵ باب ۱ سے ۱۱) پھر دیکھو الیماس جادوگر کو کہ شیطان کا فرزند تھا (اعمال ۱۳ باب ۱۰) خود مسیح کی منڈلی میں یہودا اسکریوطی موجود تھا

۲۶ (۲۶) سو جب سبزی بڑھی اور بالیں لگیں تب کڑوے دانے بھی ظاہر ہوئے

(ظاہر ہوئے) شریر چھپے نہیں رہتے اگرچہ کچھہ عرصہ تک پوشیدہ رہیں تو بھی ظاہر ہونگے کیونکہ اُنکے کام ظاہر کر دینگے کہ یہہ شریر
ہیں۔ کب ظاہر ہوئے (جب سبزی بڑھی اور بالیں نکلیں) یعنی پھل کا وقت آیا تب گیہوں میں بالیں لگیں اور اُنمیں کڑوا دانہ
(ف) صرف میوہ سے شناخت ہوئی جیسے فرمایا تھا کہ تم اُنکو اُنکے پھلوں سے پہچانو گے پس جھوٹے عیسائی اپنے پھلوں سے پہچانے
جاتے ہیں جیسے سچے عیسائی بھی پھلوں سے دریافت ہوتے ہیں

۲۷ (۲۷) تب گھر کے مالک کے نوکروں نے آکے اُسے کہا اے خداوند کیا تو نے اپنے کھیت میں
اچھا بیج نہ بویا پھر اُسکے کڑوے دانے کہاں سے آئے

(کہاں سے آئے) نوکروں کو بڑا تعجب ہوا کہ کھیت میں تو اچھا بیج بویا گیا تھا پھر یہہ کڑوے دانے کہاں سے آئے تعلیم تو سراسر اچھی اور پاک تھی پھر اُن میں بُری تاثیر کہاں سے آئی (ف) وعظ تو اچھے اچھے سنائے جاتے ہیں پر یہہ بُرے لوگ جماعت میں کیوں رہتے ہیں اچھے کیوں نہ ہوئے

۲۸ (۲۸) اُسنے اُنہیں کہا کسی دشمن نے یہہ کیا تب نوکروں نے اُسے کہا اگر مرضی ہو تو ہم جاکے اُنہیں جمع کریں

(کسی دشمن نے یہہ کیا) یعنی شیطان نے یا اُسکے شاگردوں نے یہہ کام کیا ہے ساتھ ہی ساتھ اُسنے بھی بُرا بیج بویا ہے (ف) خداوند اپنے ایماندار نوکروں کا قصور نہیں بتلاتا اور اُنپر الزام نہیں دیتا بلکہ شریر کا کام بتلاتا ہے پس چاہیے کہ اُسکے لوگ ایمانداری اور نیک نیت سے کلام کا اچھا بیج بوتے رہیں اگرچہ جماعت میں کیسے ہی لوگ ہوں قیامت کو مسیح اُنہیں الزام نہ دیگا مگر شریروں کو (مرضی ہو تو ہم جاکے اُنہیں جمع کریں) اکثر بعض ایمانداروں کو ایسی غیرت آتی ہے کہ ہم شریروں کو جماعت سے باہر نکالدیں مگر یہہ غیرت روحانی نہیں ہے بلکہ جسمانی جوش ہوتا ہے (یعقوب ۱ باب ۲۰) (ف) دیکھو مسیح کے شاگردوں نے بھی ایک بار عرض کیا تھا کہ ہم کہیں اور آسمان سے آگ برسے اور اُنہیں کھا جاوے (لوقا ۹ باب ۵۴) پر اُسنے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ کس روح کے ہو یعنی جس روح کے تم ہو اُسکی یہہ غیرت نہیں ہے پس بھائیو ایسی غیرت سے بچنا چاہیئے

۲۹ (۲۹) پر اُسنے کہا نہیں ایسا نہو کہ جب تم کڑوے دانوں کو جمع کرو تو اُنکے ساتھ گیہوں بھی اُکھاڑ لو

(گیہوں بھی اُکھاڑ لو) کیونکہ تم حقیقی امتیاز نہیں کر سکتے آخر بشر ہو یعنی انسان جو خطا اور نسیان سے مرکب کہلاتا ہے تم عالم الغیب نہیں ہو شاید کسیکو تم کڑوا دانہ سمجھو اور وہ گیہوں ہو اور تمہیں کسی کا انجام بھی معلوم نہیں ہے آج ایک شخص کڑوا دانہ ہے پر شاید موت سے پہلے وہ گیہوں بنجاوے کیونکہ خدا طبیعت کو بدل سکتا ہے بھیڑیوں کو اُسنے بھیڑیں بنا دیا ہے پس آخر تک صبر کرنا ضرور ہے (ف) کاٹنےکے اُکھاڑنیکی غیرت کی بہ نسبت سدھارنے کی غیرت ہم سبھوں میں زیادہ جوش مارے جو روح کا پھل ہے نہ جسم کا

۳۰ (۳۰) فصل تک دونوں کو اکٹھے بڑھنے دو کہ میں فصل کے وقت کاٹنیوالوں کو کہونگا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کرو اور جلانے کے واسطے اُنکے گٹھے باندھو پر گیہوں میرے کھتے میں جمع کرو

(فصل تک) یعنی کاٹنے کے وقت تک فصل دنیا کا آخر ہے (آیت ۳۹) (ف) ابھی اُکھاڑنیکا وقت نہیں ہے وقت سے پہلے تم

وہ مارا گیا پھر اُس سے کتنی بڑی کلیسیا نکلی۔ حواری عام لوگ تھے (اعمال ۴ باب ۱۳) اُنسے دنیا میں کتنے شاگرد بڑھگئے (اعمال ۲ باب ۲۵) (ف۴) جس آدمی کے دل میں خدا کی بادشاہت کا ایک ذرا سا تخم بھی آجاتا ہی تو وہ حقیر نہیں ہی ضرور وہ بڑھیگا اور اُس سے برکتیں ظہور پاوینگی

(۳۳) ایک اور تمثیل اُسنے اُنہیں کہی کہ آسمان کی بادشاہت خمیر کی مانند ہی جسے ایک عورت نے لیکر تین پیمانے آٹے میں چھپایا یہانتک کہ سب خمیر ہو گیا

۳۳

ایک اور تمثیل) یعنی چوتھی تمثیل جو اسی تیسری تمثیل کا جوڑا ہی اسکا اور اُسکا مطلب یکساں ہی پر ذرا سا فرق بھی ہی جو کچھہ اوپر بیان ہو چکا ہی (خمیر کی مانند ہی) دوسری تشبیہہ بادشاہت الٰہی کو خمیر سے ہی تیسری تشبیہہ جو رائی کے دانہ سے تھی اُسنے یہہ دکھلایا کہ بادشاہت الٰہی ظاہر میں پھیلتی ہی جیسے وہ درخت ظاہر میں بڑھتا ہوا دکھلائی دیتا ہی پر خمیر سے یہہ بات نکلتی ہی کہ بادشاہت الٰہی باطن میں اندر اندر بھی پھیلتی ہی جیسے خمیر اندر اندر تاثیر کرتا ہی (ف۱) خمیر اکثر بدی کا نمونہ ہی جیسے لکھا ہی کہ فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے چوکس رہو لیکن اُس جگہ پر نیکی کا نمونہ بنایا گیا ہی یہہ ایسی بات ہی جیسے شیطان شریر سے تشبیہہ دیا گیا ہی اور مسیح کو بھی فرقہ یہودا کا شیر ببر کہا گیا ہی پس پہلا خون ریزی میں شیر ببر ہی دوسرا ہمت اور زور میں جو بچانے کے لیے ہی اسیطرح سانپ نمونہ ہی شیطان کا زہردار اور ڈسنے والا ہونے کے سبب سے اور وہی سانپ نمونہ ہی عیسایوں کا ہوشیاری کی بابت میں اسیطرح خمیر بدی اور نیکی دونوں کی باطنی سرایت کا نمونہ ہی جیسے ایک عورت نے عورت سے مراد کلیسیا ہی (مکاشفات ۱۲ باب ۱) (ف۲) بادشاہت الٰہی کا خمیر کلیسیا کے وسیلہ اور اُسکے ہاتھہ سے دنیا میں ڈالا جاتا ہی تاکہ ساری قومیں الٰہی بادشاہت سے خمیر ہو جاویں (ف۳) دیکھو خمیر لوئی کا حصہ نہیں ہی مگر اُسکی اوپری ذات ہی اُسے کہیں باہر سے عورت لاتی ہی پس انجیل اس دنیا کی نہیں ہی (یوحنا ۱۸ باب ۳۶) فیلسوفی نہیں ہی انسان کے اندر سے نہیں نکلی اور نہ دنیاوی طاقت سے پیدا ہوئی ہی مگر الہام ہی اوپر سے آیا ہی (تین پیمانے آٹے میں) خمیر آٹے میں ملایا جاتا ہی نہ گیہوں میں پس پہلے گیہوں پیسے جاویں تاکہ آٹا ہو اور خمیر اُس میں تاثیر کرے اسیطرح انجیل شکستہ اور خستہ دلوں میں تاثیر کرتی ہی نہ مغروروں اور سرکشوں میں (چھپایا) خمیر آٹے میں چھپایا جاتا ہی اور کچھہ عرصہ تک چھپا رہتا ہی۔ اسیطرح انجیل کی باتیں دیر تک دل میں پوشیدہ رہتی ہیں اور آہستہ آہستہ فکر اور محتاجی اور طلب عفو اور مسیح کی آرزو پیدا ہوتی ہی (فلپی ۱ باب ۶) اور جسطرح خمیر کا مزا آٹے میں آجاتا ہی اسیطرح انجیل کا مزا سارے دل میں بس جاتا ہی (یہاں تک کہ سب خمیر ہو گیا) ساری لوئی کو خمیر نے اپنا اثر پیدا پہ چپ چاپ اور رفتہ رفتہ ایسی طاقت سے کہ کوئی اُسے نہیں روک سکتا (ف۴) دیکھو رسولوں کے خمیر سے دنیا کیسی جوش میں آئی ہی ہر ملک اور ہر قوم کے لوگ خمیری ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ ساری دنیا میں ایک ہی گلہ اور ایک ہی چوپان ہوگا اور

آسمانی تاثیر سب میں اثر کرگئی یہہ انجیل کی برکت ہی دنیا میں کوئی کلام ایسا ظاہر نہیں ہوا جو انجیل سے زیادہ ذلیل اور حقیر او ر بزرگتر اور زور آور ہو (ف کیا سبب ہی کہ بعض نے تمام عمر انجیل کی تعلیم پائی اور خمیری نہوئے اسلئے کہ وہ پیسے نہیں گئے تھے اُن میں شکستگی اور خستگی پیدا نہیں ہوئی تھی اسیلئے خمیر نے انمیں سرایت نہیں کی (ف ۶) عورت ہی کے وسیلہ بدی کے خمیر نے تاثیر کی اور اسی کے وسیلہ بادشاہت الٰہی بھی خوب تاثیر کرتی ہی

۳۴ (۳۴) یے سب باتیں یسوع نے لوگوں کو تمثیلوں میں کہیں اور بے تمثیل اُنسے نہ بولتا تھا

(اور بے تمثیل نہ بولتا تھا) یعنی صاف صاف نہیں کہتا تھا اور تمثیلوں کا مطلب بھی نہیں بیان کرتا تھا جماعت کو صرف تمثیلیں سناتا تھا اُسی قانون پر جسکا ذکر (آیت ۱۳) کی ذیل میں ہی

۳۵ (۳۵) تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہو کہ میں تمثیلوں میں اپنا مُنہہ کھولونگا میں اُن باتوں کو جو بناء عالم سے پوشیدہ تھیں ظاہر کرونگا

(نبی کی معرفت) یعنی داؤد پیغمبر کی معرفت (دیکھو زبور ۷۸ باب ۲ سیتواجنٹ میں ہی کہ میں اپنا مُنہ تمثیلوں میں کھولوں گا۔ یہہ ۷۸ زبور تواریخ ہی بیانی کلیسیا کی تو بھی داؤد اُس زبور کے سارے مضموں کو تمثیل بتلاتا ہی پس یہہ یوں کی تواریخیں انجیل کی تمثیلیں ہیں اگرچہ تواریخیں بھی ہیں پر نہ صرف تواریخیں ہیں بلکہ پیشگوئیوں کی تمثیلیں ہیں جنمیں ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے سچی باتیں مرقوم ہیں اگرچہ مسیح کی آمد اول تک لوگوں نے اس بھید کو نہیں سمجھا تو کیا ہوا اب تو حقیقت حال کھل گئی وہاں خود لکھا تھا کہ اُن باتوں کو جو بناء عالم سے پوشیدہ تھیں ظاہر کرونگا

۳۶ (۳۶) تب یسوع لوگوں کو رخصت کرکے گھر گیا اور اُسکے شاگرد اُس پاس آئے اور بولے کھیت کے کڑوے دانوں کی تمثیل ہمیں بتا

(رخصت کرکے گھر گیا) چار تمثیلیں جماعت کو سنائیں اور رخصت کیا جب گھر میں گیا تو شاگرد خلوت میں حاضر ہوئے اور کہا (کڑوے دانے کی تمثیل ہمیں بتا) پوشیدگی میں بھید کی بات دریافت کرتے ہیں اور وہ بتلاتا بھی ہی اسی طرح جب آسمان میں اُسکے ساتھ مقدس خلوت نشین ہونگے سب اسرار اُن پر وہ ظاہر کریگا

یعنی اُسکی برکات نہایت قیمتی ہیں وہ حقیقی خزانہ ہی (کھیت میں گڑا ہوا خزانہ ہی) ممالک ایشیا میں دستور ہی کہ خزانہ گاڑتے ہیں تاکہ چھپادیں اور حفاظت
سے رکھیں کسیکے ہاتھہ نہ آوے پر یورپ میں خزانہ گاڑنے کا دستور نہیں ہی (ایوب ۳ باب ۲۱ و امثال ۲ باب ۴ و یرمیاہ ۴۱ باب ۸) (ف) یہہ
خزانہ کیا ہی مسیح خداوند ہی جسمیں خدا کی بھرپوری ہی اور وہ حکمت و معرفت کا خزانہ ہی (کلسی ۲ باب ۳) راستبازی و صلح و فضل کا خزانہ ہی
(ف۲) اِنجیل نہ صرف ایک درخت ہی دنیا کے لئے اور نہ صرف خمیر ہی جہان کے لئے مگر ہر فرد بشر کے لئے ایک خزانہ ہی جسنے اُسے
پایا وہ کہہ سکتا ہی کہ یہہ میرا خزانہ ہی مینے اُسے پایا ہی میرا دل اُس سے ایسا خوش ہی کہ گویا وہ میرا ہی خزانہ ہی مجھے ہی ملا ہی اُسکا ہر ایک
پانیوالا ایسی خوشی حاصل کرتا ہی پر جب وہ ہاتھہ میں آوے ورنہ دور سے دیکھکر چھوڑنیوالے کو ایسی خوشی نہیں ملتی ہی۔ اور ہر فرد
بشر جو اُس سے ایسی خوشی حاصل کرتا ہی کہ گویا اُسیکا خزانہ ہی حالانکہ وہ سب کے لئے ہی اس کا سبب یہہ ہی کہ جوہر سچائی جسطرف سے
دیکھو کامل نظر آتا ہی (جسے ایک آدمی نے پاکے) یعنی ایک آدمی نے پایا بلا تلاش خزانہ ملگیا پس انجیل بعض کو بلا تلاش ملجاتی ہی مثلاً
نتھانیل و عورت سامریہ اور اُس چور کو جو اُسکے ساتھہ صلیب پر تھا اور اُس اندھے کو جس کا ذکر یوحنا کے ۹ باب میں ہی بلا تلاش
مسیح مل گیا (یسعیاہ ۶۵ باب ۱) پر بعض کو تلاش سے ملتا ہی (امثال ۲ باب ۳ سے ۹) (چھپا دیا) خوشی کے مارے چھپا دیا اور
اسلئے نہیں چھپا دیا کہ کوئی اُسے نہ پاوے کیونکہ کوئی دیندار اُسے نہیں چھپاتا ہی اِسنے اسلئے چھپا دیا تاکہ آپ اُس سے محروم
نرہے آپ ضرور اُسے لیلیوے کھیت کے خریدنے کی فکر میں پڑا تاکہ خزانہ اُسکا ہو (اور خوشی سے جاکے اپنا سب کچھہ بیچا) جب
پالیا تب خوشی سے سب کچھہ چھوڑتا ہی جنھوں نے کچھہ دیکھا ہی وہی سب کچھہ چھوڑتے ہیں جنھوں نے کچھہ نہیں پایا وہ اپنا دنیا کا مال
سب کچھہ لئے بیٹھے ہیں اُنہیں دنیا کا چھوڑنا مشکل ہی پر اُسے آسان ہی اور یہہ خوشی سے چھوڑتا ہی اسلئے کہ اُسنے خزانہ پایا ہی پس
اُسکا سب کچھہ چھوڑنا اُسکے لئے بڑا نفع ہی ویسا ہی متی نے اور سب شاگردوں نے سب کچھہ چھوڑا کیونکہ اُنہیں خدا کا بیٹا ملگیا
سب کچھہ اُنکی نظروں میں حقیر ہی جیسے ایک آدمی جسکے ٹوکرے میں پتھر ہیں جواہرات پاکر پتھر پھینکدیتا ہی تاکہ جواہرات سے
ٹوکرا بھرے یا درخت پورانے پتے پھینکدیتا ہی تاکہ نئے پتے پاوے یا سانپ کینچلی کو پھینکدیتا ہی تاکہ صاف ہو جاوے (لوقا
۱۰ باب ۴۱ و ۴۲) اُگسطین صاحب کہتے ہیں (کہ جب تک تجھے نہ پاؤں دل بے آرام رہتا ہی)

(۴۵) پھر آسمان کی بادشاہت کسی سوداگر کی مانند ہی جو خاصے موتیوں کی تلاش میں تھا ۴۵

(سوداگر کی مانند ہی) یہہ چھٹی تمثیل ہی پانچویں تمثیل کا جوڑا اِسمیں یہہ بیان ہی کہ آسمانی بادشاہت تلاش سے ملتی ہی پانچویں میں
یہہ تھا کہ بغیر تلاش بھی بعض کو ملجاتی ہی پس وہ دونو طرح سے ملتی ہی (سوداگر) اسکا پیشہ ہی کہ موتیوں کو تلاش کرے عیسائی تلاش
کرتے ہیں اور فرزند بھی تلاش کرتے ہیں تاکہ پاویں بعض غیر قوم ہیں جو تلاش کرتے ہیں پر جو کوئی تلاش کرتا ہی پاتا ہی مثل مشہور ہی

من جد و جہد) جسنے ڈھونڈھا اُسنے پایا - دیکھو شمعون یہودی کو (لوقا ۲ باب ۲۵ و ۳۸) (ف) پانچویں تمثیل غیر قوم پر صادق آتی ہی (یشعیاہ ۶۵ باب ۱) اور یہہ تمثیل یہودی ایمانداروں کے حق میں ہی جو خدا کی تلاش میں تھے اور اُنھوں نے پایا بھی (یہہ سوداگر خاصے موتیوں کی تلاش میں تھا) سوداگر اچھے موتی تلاش کیا کرتا ہی نہ پتھر اور بڑی ہوشیاری کرتا ہی تاکہ جواہرات کے عوض پتھر نہ پاوے (آگسطین صاحب کہتے ہیں کہ ہر پتھر کی قیمت معلوم کرو تاکہ جواہرات کی قیمت دریافت کرسکو سب چیزوں پر فکر کرنے سے بیش بہا چیز کی قیمت معلوم ہوجاتی ہی

۴۶ (۴۶) جب اُسنے ایک بیش قیمت موتی پایا تو جا کے اپنا سب کچھ بیچ ڈالا اور اُسے مول لیا

(موتی پایا) جو بیش قیمت ہی تلاش بیفایدہ نہیں ہوئی آخر کو وہ موتی ملگیا خدا کی تلاش کرنیوالے کبھی محروم نہیں رہتے (جا کے اپنا سب کچھ بیچ ڈالا) جو کوئی خدا کو پاتا ہی اُسکی نظروں میں سب کچھ حقیر ہی تاکہ اُسے پاوے (اُسے مول لیا) نہ اپنا سب کچھ دیکر کیونکہ وہ تو بیش قیمت تھا اسکا سب کچھ اُسکی قیمت نہیں ہوسکتا پر اسکا سب کچھ اُسکے نظروں میں حقیر ہوگیا اُسکے سنبھالنے کے لئے سب کچھ چھوڑ دیا تاکہ اُسے نہ کھووے پر کسطرح سے (مول لیا) مفت اور بے نقد مول لیا (یشعیاہ ۵۵ باب ۱ متی ۲۵ باب ۹ و ۱۰ مکاشفات ۳ باب ۱۸) (ف) اہل دنیا نقدی سے اُسے مول لینا چاہتے ہیں اسواسطے اُسے نہیں پاتے کیونکہ وہ انمول ہی پہلی تمثیل میں بھی اُسنے خزانہ کو نہیں مگر کھیت کو مول لیا تھا کھیت تو دنیا ہی یعنی دنیا کا مغلوب آپ نہ رہا بلکہ دنیا پر آپ غالب ہوا تاکہ خزانہ مفت ہاتھ آوے

۴۷ (۴۷) پھر آسمان کی بادشاہت جال کی مانند ہی جو دریا میں ڈالا گیا اور ہر جنس کی مچھلی سمیٹ لایا

(جال کی مانند ہی) یہہ ساتویں تمثیل دوسری تمثیل کا جوڑا ہی گیہوں اور کڑوے دانہ اچھی مچھلی اور بری مچھلی ایک ہی بات ہی پر کچھ کچھ مفید فرق بھی ہی (آسمان کی بادشاہت جال کی مانند ہی) جیسے جال دریا میں ڈالا جاتا ہی تاکہ مچھلیاں کھینچ لاوے ایسے ہی آسمان کی بادشاہت دنیا میں آئی تاکہ آدمیوں کو کھینچ لاوے (ف) جال دو قسم کا [illegible] میں مذکور ہی ایک تو وہ جسکے الگ سرکو ایک آدمی اور دوسرے سرکو دوسرا آدمی پکڑ کر پانی کو چھانتے ہیں اور مچھلی پکڑتے ہیں یہاں اُس [illegible] کا ذکر نہیں ہی اُسکا ذکر [illegible] ۵ باب ۲ و ۱۶) میں ہی دوسری قسم کا جال وہ ہی جو بڑا لمبا چوڑا ہوتا ہی اور دریا میں کوئی [illegible] کبھی کبھی پا میل تک بھی لمبا ہوتا ہی اُسکے اوپر کی طرف کاگ لگائے جاتے ہیں اور نیچے کی طرف لوہے یا سیسہ کی [illegible] ہوتی ہیں اور ایک بڑی

رسّی سے وہ کھینچا جاتا ہے اس ملک میں اُسکو اکثر یورپ کے لوگ لاتے ہیں اور بڑے دریاؤں میں اُسی سے مچھلی پکڑی جاتی ہے اُسی جال کا یہاں ذکر ہے خدا کی بادشاہت اُسی جال کی مانند ہے (جو دریا میں ڈالا گیا) دریا سے مراد ساری قومیں اور اُنکی قسمیں ہیں (مکاشفات ۱۰ باب ۱۵ اور ۷ باب ۹ لیشعیا ۱ باب ۷ زبور ۶۵ و ۹۶ باب ۷) ساری قوموں میں یہہ بادشاہت جال کی طرح ڈالی جاویگی اُسوقت کی نسبت کہ یہہ ارشاد ہوا تھا آج کے دن دیکھو کہ کیسا جال ڈالا گیا اور یہہ بات کیسی پیشگوئی تھی (ف ۲) اس جال کے مچھوؤں کا یہاں ذکر نہیں ہے بلکہ ڈالا گیا صیغہ مجہول ہے جسکا فاعل مذکور نہیں ہے فرشتے بھی اس جال کے مچھووے نہیں ہو سکتے جیسے نوکر کڑوے دانہ کی تمثیل میں کاٹنے والے نہ ہوئے تھے پر یہہ جال کلیسیا کے وسیلہ سے ڈالا گیا ہے کلیسیا اس جال کا مچھوا ہے (یرمیا ۱۶-۱۶) (ہرجنس کی مچھلی سمیٹ لایا) کون سمیٹ لایا جال سمیٹ لایا دوسری تمثیل میں کڑوے دانے شیطان نے بوئے تھے یہاں بیان ہے کہ انجیل کے جال میں پھنسے ہوئے چلے آئے انجیل بعضوں کو جو ظاہری عیسائی ہیں کلیسیا میں جمع کر لیتی ہے پر آخر کو وہ بھی نکالے جاوینگے اب کلیسیا میں دو طرح کے شریروں کی امید کرنی چاہئے ایک تو شیطان کے بوئے ہوئے کڑوے دانے ہیں دوسرے وہ لوگ جو عیسائیوں کی ظاہری رسوم اور آزادگی اور خوش اطواری پر فریفتہ ہو کر آگئے ہیں پر روحانیت حاصل نہیں کی ہے جو عیسایت کا اصل مطلب ہے اسلئے وہ بُری مچھلیاں ہیں جو کار آمد نہیں ہیں وہ بھی کڑوے دانوں کے ساتھہ ہلاک ہونگی وہ جال میں تو آگئیں مگر مسیح میں نہیں آئیں اسلئے یہہ باہر بھی باہر ہے ہر نہ اندر سے بہت لوگ ہیں جو عشاء ربانی لیتے ہیں جنہوں نے مسیح کا بدن اور خون کبھی نہیں چکھا پانی کا بپتسما پایا ہے پر مقدس نہیں ہیں وہ اپنا کو راستباز جانکر خوش ہیں پر اُنکی روح غفلت میں ہلاک ہوتی ہے اُنہیں ہوشیار ہونا چاہئے (سمیٹ لایا) جال کا کام ہے سمیٹ لانا نہ آنکہ اچھی اچھی مچھلیاں چننا اور بُروں کو چھوڑتے جانا پس کلیسیا جمع کرتی ہے نہ جدا جدائی خدا آپ کریگا اور کیسی سخت جدائی (ف ۳) نوح کی کشتی میں ایک حام تھا جو جال میں چلا آیا تھا حواریوں میں ایک یہودا تھا روحانی اسرائیل میں ایک بابل ہے آخر تک کلیسیا میں عیشا و اور یعقوب جنگ کرتے رہینگے جب تک کلیسیا ربقہ کی طرح نہ پکارے کہ مجھے کیا ہوا

۴۸ (۴۸ جب بھر گیا اُسے کنارے کھینچ لائے اور بیٹھکے اچھی کو برتنوں میں جمع کیا پر بُری کو پھینک دیا

(جب بھر گیا) یہہ جال بھرنیوالا ہے اب بھی دیکھو کسقدر بھر گیا ہے کہ دنیا میں تخمیناً پچیس کڑور ایک سو ۲ آدمی ہیں جنمیں سے مسلمان ۱۲ کڑور - اور بت پرست ۸۰ کڑور - یہودی ۵۰ لاکھہ - عیسائی ۲۳ کڑور ہیں روز بروز بھرتے ہیں آخر کو جال خوب بھر جاویگا (کنارے کھینچ لائے) اگرچہ مچھلیاں دیر تک سمندر میں رہیں اور کچھہ عرصہ تک جال میں بھی رہیں آخر کنارہ پر آئیں کنارہ بھی ہے دنیا

یہ سلسلہ اسی طرح پر نہیں رہنے کا کنارہ بھی آویگا اور جال بھی کھینچا جاویگا کوئی مچھلی نہیں ہے جو کنارہ پر نہ لائی جاوے وہ کسیطرح جال کو توڑکر نکل نہیں سکتی سب کے لئے آخرت ہی (اور اچھے) یعنی آہستگی اور سنجیدگی و فہمیدگی کے ساتھ چنے جاینگے کسی پر بے انصافی نہ ہوگی ہر کوئی اپنا درجہ پاویگا (اچھے کو برتنوں میں) یعنی جو خداوند کے کام کے لائق میں وہ مقبولیت کا درجہ پاینگے (اور بُری کو پھینک دیا) اُن میں کیا برائی تھی یہہ کہ وہ سڑی اور بدبو دار تھیں (ف) دیکھو جو لوگ آخرت کے کنارے پر سڑے اور بدبو دار ہو نکلینگے وہ پھینکے جاوینگے پس بھائیو اسی جہان میں کہ ابھی جال میں ہو پاکیزگی حاصل کرو اور وہ پاکیزگی مسیح کے خون سے حاصل ہوتی ہے اور یہی وقت اُسکا حاصل کرنا ضرور ہے

۴۹
۵۰

(۴۹) پس اس جہان کے آخر میں ایسا ہی ہوگا فرشتے نکلینگے اور شریروں کو راستبازوں کے بیچ میں سے الگ کرینگے (۵۰) اور اُنہیں آگ کے تنور میں ڈال دینگے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا

جہان کے آخر میں) اس جہان کا آخر بھی ہے اور وہ آنیوالا ہے جیسے مثل مشہور ہے لِکُلِّ بِدَایۃٍ نِہَایۃ ہر شروع کے لئے انجام ہے اس جہان کے لئے ابتدا ہے اسلئے اسکی انتہا بھی ہے (فرشتے نکلینگے) یہہ جدائی فرشتوں کے وسیلہ سے خدا کریگا اسکی انتظاری کرنی چاہئے (آگ کے تنور میں) اس باب کی آیت ۴۲ و متی ۸ باب ۱۲ کو دیکھو کہ اُسکے ذیل میں یا لکھا ہے (ف) جہاں کہیں دوزخ کا مہیب ذکر آتا ہے وہاں مسیح کی زبان مبارک سے مذکور ہوتا ہے جو بچانیوالا کاملا تا ہے پس وہ دکھلاتا ہے کہ میں کس چیز سے بچانے آیا ہوں (ف۲) کڑوے دانہ کی تمثیل میں زور ہے اسبات پر کہ بھلے بُرے آپس میں ملے جلے رہتے ہیں پر اس تمثیل میں زور ہے آخری جدائی پر جو ہونیوالی ہے

۵۱

(۵۱) یسوع نے اُنہیں کہا کیا تم یہہ سب سمجھے اُنہوں نے کہا ہاں اے خداوند

(تم یہہ سب سمجھے) یعنی چار تمثیلیں جو عام جماعت کے سامنے مینے سنائیں اور تین تمثیلیں جو نے تمہیں سنائیں تم یہہ سب سمجھے یا نہیں کیا (ہاں اے خداوند) ہم سمجھ گئے (ف) وہ نہیں فرماتا کہ سات تمثیلیں سنیں بلکہ فرماتا ہے کہ سمجھے یعنی سن تو لیا پر سمجھ میں بھی آیا یا نہیں پس سننے اور سمجھنے میں بڑا فرق ہے اور اُسے وہ شاگرد درکار ہیں جو سمجھ گئے نہ جنہوں نے پڑھا اور سنا

۵۲

(۵۲) تب اُسنے اُنہیں کہا ہر فقیہہ جو آسمان کی بادشاہت کے لئے سکھلایا گیا گھر کے مالک کی مانند ہے جو اپنے خزانے سے نئی اور پرانی چیزیں نکالتا ہے

تب اُسنے اُنہیں (یعنی جب کہ اُنہوں نے ان سات تمثیلوں کے بھید دریافت کر لئے گویا پہلے تعلیم دی پھر اُنہیں طریقہ تعلیم بتلاتا ہے تاکہ وے جہان کے لئے اب آپ معلم ہو دیں اور اوروں کو سکھلانا بھی سیکھیں (ف ۱) کیسی بیہودہ بات ہے کہ اکثر شہروں میں بغیر تعلیم دیئے بازاروں میں کتاب ویکر بھیج دیتے ہیں پس اُن بھیجنے والوں کو یہاں سے کچھ سیکھنا چاہئے (ہر فقیہ) یعنی عیسائی معلم خواہ کاٹی کشٹ ہو یا پادری وغیرہ دیکھو (متی ۲۳ باب ۳۴) (جو آسمان کی بادشاہت کے لئے سکھلایا گیا ہے) جسنے انجیل کی تعلیم پائی کہ آسمان کی بادشاہت کے قوانین اور دستورات لوگوں پر ظاہر کرے (گھر کے مالک کی مانند ہے) جو اُس شخص کی عزت اور اختیار جو خدا نے اُسے بخشا ہے کہ وہ گھر کے مالک کی مانند ہے (جو اپنے خزانہ سے نئی اور پرانی چیزیں نکالتا ہے) یعنی پرانی تعلیمات کی نئی صورت بنا کر دکھلاتا ہے تاکہ مضمون کو واضح کر کے سناوے اور گہرے معنی اور نصیحتیں بھی نکالکر دکھلاوے (ف ۲) چاہئے کہ آدمی الہام کی باتیں سیکھنے کے بعد ایمان کے ساتھ کچھ عقل کو بھی کام میں لاوے الہام کے بھروسے پر نہ عقل کو چھوڑ دے اور نہ عقل کے بھروسے پر الہام سے الگ ہو پر دونوں کو اُسکے مقام پر کام میں لاوے اور تقریر اچھی اور مدلل اور مفید کرے جس سے فایدہ پہونچے اور اپنا مطلب سمجھانے پر قادر ہو اگر وہ کلام سناتا ہے اور اُس سے خاص خاص نصیحتیں نکالکر سامعین کو فایدہ نہیں پہونچا سکتا وہ ایسا ہے جیسے چٹھی جبپر سرنامہ نہیں لکھا گیا کہ کسکے پاس پہونچے (غزل الغزلات، باب ۱۳) (ف ۳) خود مسیح نے میدان کی طرف دیکھا وہاں سے کسان کی تمثیل سنائی اور دریا پر نظر ڈالکر مچھلی کی تمثیل بیان کی روٹیوں کے طالبوں کو روحانی خوراک کی بات سنائی اور پانی بھرتی ہوئی سامری عورت کو آبحیات کا ذکر سنایا اُسکی اس عادت پر نظر کرنے سے ظاہر ہے کہ جیسا موقع ملا اُسی جگہ سے ایک پاک نتیجہ نکالکر دکھلایا ایسا ہی ہر فقیہ کو بھی ہونا چاہئے کند ذہن آدمی منادی کا کام اچھی طرح نہیں کر سکتا پر خدا کی روح سے انسان کا ذہن آسمان کی بادشاہت میں کھلتا ہے نہ علوم دنیاوی سے جب وہ بادشاہت دل میں ہے تو سب کچھ کھلتا جاتا ہے اُسی سے سیکھتے ہیں اور اوروں کو سکھلاتے ہیں (ف ۴) یہہ سات تمثیلیں جو بیان ہوئیں اُنکا ایک عجیب سلسلہ ہے مسیح کی منادی کے وقت سے قیامت تک جو عرصہ ہے اُسمیں یہہ ساتوں تمثیلیں اپنے اپنے موقع پر بہ ترتیب قایم ہیں ان سات تمثیلوں کو پڑھکر کلیسیا کی تواریخ پر سوچو جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ بیج بونے کا بڑا وقت وہ تھا جب ابن آدم نے اور اُسکے شاگردوں یعنی بارہ رسولوں نے منادی کی اُسکے بعد کڑوے دانے یعنی قسم قسم کی بدعتیں نکلیں اور ان اہل بدعت نے اتنا نقصان کیا کہ جتنا نقصان کلیسیا نے کڑوے دانوں کے اُکھاڑنے میں کیا یعنی اچھے دانوں کو بھی اُکھاڑ ڈالا۔ چھوٹے بیج سے پیڑ تو بہت بڑھ گیا یہاں تک کہ مسیحی لوگوں کی بادشاہتیں ہو گئیں اور خمیر چپ چاپ ملکوں میں تاثیر بھی کرتا رہا۔ بہت ملکوں میں کسی کسی نے ایمان کا خزانہ بھی بلا تلاش پایا۔ اور بعضوں نے جو خدا کے متلاشی تھے بیش قیمت موتی بھی تلاش کر کے پائے اب جال

بھی بہت سا بھرا ہوا نظر آتا ہے آخری زمانہ نزدیک معلوم ہوتا ہے دنیا کا کنارہ نزدیک ہے اب تحریروں سے کامل جدائی ہو جاویگی یہہ زمانہ جیسے ساتویں مہر اور ساتویں نرسنگی کا وقت نزدیک نظر آتا ہے ایسے ہی اب اس ساتویں تمثیل کا وقت معلوم ہوتا ہے

۵۳ ۵۴

(۵۳) اور ایسا ہوا کہ جب یسوع یہہ تمثیلیں ختم کر چکا تو وہاں سے روانہ ہوا (۵۴) اور اپنے وطن میں آکے اُنکے عبادت خانے میں اُنہیں ایسی تعلیم دی کہ وے حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ اِسنے یہہ حکمت اور معجزے کہاں سے پائے

(مرقس ۶ باب ۱ سے ۶ لوقا ۴ باب ۱۶ سے ۲۱) (اپنے وطن) یعنی ناصرت میں آیا (مرقس ۶ باب ۱) پھر اپنے وطن میں آیا اور اب پھر رد کیا جاتا ہے تعجب ہے اُسکی محنتی کوشش پر اور اُنکی بے ایمانی پر (عبادت خانہ میں تعلیم دی) کیونکہ سبت کا دن تھا اور لوگ عبادت کے لئے جمع ہوئے تھے (وے حیران ہوئے) یہہ حیرانی ناواقفی کے سبب سے تھی وہ نہ جانتے تھے کہ یہہ آدمی کے لباس میں کون ہے (حکمت و معجزے کہانسے پائے) کہانسے پاتا وہ تو خود حکمت اور قدرت تھا

۵۵ ۵۶

(۵۵) کیا یہہ بڑھئی کا بیٹا نہیں اور اُسکی ماں مریم نہیں کہلاتی اور اُسکے بھائی یعقوب اور یوسی اور شمعون اور یہودا (۵۶) اور اُسکی سب بہنیں کیا ہمارے ساتھہ نہیں ہیں پس یہہ سب کچھہ اُسکو کہاں سے ملا

(بڑھئی کا بیٹا نہیں) یہہ فقرہ حقارت کے طور پر اُسکی نسبت کہا دیکھو (یوحنا ۶ باب ۴۲) اُسے بڑھئی کا بیٹا بتلایا کیونکہ یوسف جو اُسکا باپ مشہور تھا بڑھئی کا کام کرتا تھا یہاں سے ظاہر ہے کہ ضرور مسیح نے اپنے باپ کے ساتھہ بڑھئی کا کام کیا ہے اسلئے بڑھئی کا بیٹا کہا گیا (مرقس ۶ باب ۳) میں ہے (کیا یہہ بڑھئی نہیں یعنی یہہ آپ بھی بڑھئی ہے یہاں سے خوب ثابت ہوا کہ اُس نے آپ بھی بڑھئی کا کام کیا ہے پس کبھی بڑھئی اور کبھی بڑھئی کا بیٹا کہتے ہیں اور مطلب اُنکا یہہ ہے کہ کیا یہہ ہمارے درمیان جوان نہیں ہوا بیشک ہوا ہے اُسکی انسانیت پر خوب گواہی دیتے ہیں کیونکہ ۳۰ برس تک اُسکے شہر والوں نے اُسمیں اور آدمی میں کچھہ فرق نہیں پایا اسلئے اُسکی انسانیت پر گواہی دیتے ہیں اور اُنکی گواہی سے یہہ بھی ظاہر ہے کہ وہ خدا سے آیا ورنہ اُسکی تعلیم اور حکمت اور قدرت پر کیوں گواہی دیتے ہیں کہ اس میں یہہ سب کچھہ دیکھتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور معجزات پر گواہی دیتے ہیں کہ یہہ کرتا ہے اور فروتنی پر بھی گواہی دیتے ہیں کہ ۳۰ برس تک اُسنے کچھہ نہیں دکھلایا جب تک اُسکا وقت نہ آیا (ف) یہہ بھائی اور بہنیں جو مذکور ہیں یہہ کون تھے آیا حقیقی بھائی بہن تھے۔ یا رشتہ دار لوگ تھے یا یوسف کے بیٹے اور بیٹیاں تھے کسی دوسری شادی سے یا چچیرے بھائی بہن تھے اس معاملہ میں مختلف اقوال ہیں کوئی کچھہ کہتا ہے اور کوئی کچھہ کوئی حقیقی بھائی بھن بتلاتا ہے اور کوئی رشتہ دار وغیرہ یہہ سب آدمیوں کے خیال ہیں انجیل سے کوئی صریح بات ثابت نہیں ہوتی

جیسے مریم کی نسبت لکھا ہی کہ وہ اُسکی حقیقی ما تھی ایسے اِن بھائی بہنوں کی نسبت کچھہ مذکور نہیں ہی متن میں بھائی بہن کا لفظ لکھا
ہی معلوم نہیں کہ حقیقی معنی میں یا مجازی مرقس ۳ باب ۳۱ لوقا ۸ باب ۱۹ مرقس ۶ باب ۳ یوحنا ۲ باب ۱۲ و ۷ باب ۳ و ۵ و ۱۰ اعمال ۱ باب
اور جہاں کہیں ماکا ذکر ہی اُسکے ساتھہ ہی بھائیوں کا بھی ذکر ہی جس سے گمان گذرتا ہی کہ حقیقی بھائی یعنی یوسف کی اولاد ہوں مگر
ایک جگہ بغیر ماکے اُنکا ذکر ہی (یوحنا ۷ باب ۳ سے ۱۰ تک) اور یہہ بھی لکھا ہی کہ صرف ما ایمان لائی مگر وہ بھائی ایمان نہیں لائے
اور یہہ گمان کہ صلیب کے وقت وہ سب زندہ نہ تھے اگر زندہ ہوتے تو مسیح اپنی والدہ کو یوحنا کے سپرد نہ کرتا یہہ بھی درست
نہیں ہی ممکن ہی کہ وہ زندہ ہوں مگر کسی اور سبب سے مسیح نے والدہ کو یوحنا کے سپرد کیا ہو۔ ہاں زبور کا ظاہری مطلب بتلاتا ہی
کہ وہ اُسکے حقیقی بھائی ہوں زبور ۶۹ باب ۸ میں ہی میں اپنے بھائیوں کے نزدیک پردیسی بنا اور اپنی ماکے فرزندوں
کے بیچ اجنبی ٹھہرا پر یہہ خیال سست ہوجاتا ہی ان مقاموں کے دیکھنے سے (زبور ۶۹ باب ۹ و ۲۱ و ۲۵ بمقابلہ یوحنا ۲ باب ۱۷ و
۱۹ باب ۲۹ و اعمال ۱ باب ۲۰ کے (ف ۱) رومی لوگ کہتے ہیں کہ مریم خدا کی ما ہمیشہ کنواری ہی ہم اس بات کی تصدیق نہیں کرتے
کیونکہ خدا نے پیدائش مسیح کے وقت تک مریم کی نسبت کنوارپن پر گواہی دی ہی اور اُسکے بعد کلام میں سکوت ہی اور یہہ دونوں
قول نہ کلام سے مگر آدمی کے کلام سے پیدا ہوا ہی کیونکہ حدیث میں ہی کہ یہہ چاروں شخص یعنی کلیوپاس کے بیٹے ہیں اور اُنکی ما مریم
خداوند کی ماکی بہن تھی اسصورت میں یہہ خالہ زاد بھائی ہیں بہرحال کوئی کامل دلیل ایک مطلب پر نہیں ہی (ف ۲) کسی جگہ نہیں
لکھا کہ یہہ بھائی بارہ رسولوں میں سے ہیں بلکہ اُنسے خارج ہیں (یوحنا ۷ باب ۵) کیونکہ ایمان دار نہ تھے پر شاگرد ایماندار تھے
ان چار میں سے یوسی یا یوسف اور شمعون کا ذکر کلام الٰہی میں کچھہ مذکور نہیں ہی ہاں اس جگہ کے سوا (متی ۲۷ باب ۵۶) میں
یوسی کا نام پھر مذکور ہوا ہی اور بس یعقوب کو رسول کہا گیا ہی (گلاتی ۱ باب ۱۹) پر یہاں سے ثابت نہیں ہوتا کہ وہ بارہ میں سے
تھا کیونکہ رسول کا لقب برنباس کو بھی ملا ہی اور وہ بارہ میں سے نہیں تھا (اعمال ۱۴ باب ۱۴) اور اسبات پر بھی یقین نہیں آسکتا
کہ گلاتی ۲ باب ۹) والا یعقوب وہی یعقوب ہو جو (گلاتی ۱ باب ۱۹) میں مذکور ہی کیونکہ (۲ باب ۹) والا یعقوب ۱۲ میں سے نہ ۱ باب ۱۹
والا کیونکہ بھائیوں کی نسبت لکھا ہی کہ وہ ایمان نہ لائے تھے لیکن یعقوب اور یہودا نو ایمان لائے تھے۔ اور یہودا یعقوب کا بھائی
خط کا لکھنے والا ہی یوسی یہہ شخص وہ یوسف برساباس نہیں ہی جسکا لقب یوستس تھا (اعمال ۱ باب ۲۳) جیسے شمعون وہ شمعون
کنانی نہیں ہی جسکا ذکر متی ۱۰ باب ۴ میں ہی (ف ۳) بعضے لوگ کہتے ہیں کہ یہہ سب بھائی بہن یوسف کے بیٹے تھے کسی
دوسری شادی سے اسلئے مسیح کے بھائی کہلاتے تھے

(۵۷) اور اُنہوں نے اُس سے ٹھوکر کھائی پر یسوع نے اُنہیں کہا نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن اور اپنے گھر میں (۵۸) اور اُسنے اُنکی بے اعتقادی کے سبب وہاں بہت معجزے نہیں دکھالے

(بے اعتقادی کے سبب) بہت معجزے نہیں دکھلائے تمام زمین آسمان پر کوئی چیز برکت کی روکنیوالی نہیں ہے مگر صرف ایک بے ایمانی ہے جو روکتی ہے اور خود بے ایمانی سے کیا نکلتا ہے ہلاکت ابدی بے ایمانی آدمی کو خدا سے دور رکھتی ہے (یوحناہ باب ۴)

چودھواں باب

(۱) اُس وقت چوتھائی کے حاکم ہیرودس نے یسوع کی شہرت سُنی

(۱ سے ۱۲) (مرقس ۶ باب ۱۴ سے ۲۹ لوقا ۹ باب ۷ سے ۹) (اُسوقت) سُنا پہلے سے نہیں سُنا یہہ ہیرودیس کی بے دینی کا نشان ہے کہ اُسکی شہرت سارے ملک میں ہوگئی اور اُسنے اب تک نہیں سُنا اپنے دنیاوی شغلوں میں ایسا مشغول تھا کہ اسبات پر کچھ توجہہ نہیں کی اب کہ خوب شہرت ہوئی تب سنا (مرقس ۶ باب ۱۴) (چوتھائی کے حاکم) یہہ شخص جلیل اور ملک پیریا کی چوتھائی کا حاکم تھا (ہیرودیس نے) اِسکا بھی نام ہیرودیس تھا یعنی ہیرودیس اینٹی پاس ہیرودیس کلاں کا بیٹا تھا اور ارکلاوس کا بھائی تھا جسکا ذکر (متی ۲ باب ۲۲) میں ہے اور یہہ اُس عورت سامریہ کے شکم سے تھا جسکا نام ملتاکی ہے

(۲) اور اپنے نوکروں کو کہا کہ یہہ یوحنا بپتسما دینیوالا ہے وہ مردوں میں سے جی اُٹھا اسلئے اُس سے معجزے ظاہر ہوتے ہیں

(یوحنا بپتسما دینے والا ہے) وہ جانتا ہے کہ یوحنا جی اُٹھا جسے اُسنے قتل کیا تھا لوقا ۹ باب ۷) میں ہے کہ گھبرا گیا کیونکہ لوگ بھی کہتے تھے کہ یوحنا جی اُٹھا ہے (ف) کیوں گھبرا گیا اسلئے کہ یوحنا مظلوم کو اُسنے ناحق قتل کیا گویا یوحنا کی روح اُسے بھوت کی طرح چمٹی ہوئی تھی ہمیشہ ستاتی تھی اُسکا خیال اُس سے دور نہیں ہو گیا تھا یہہ ظلم دل میں دُکھہ دیتا تھا جب مسیح کو سنا تو کہا یہہ وہی روح ہے جسپر مینے ظلم کیا پھر جسم لیکر بے نہایت قدرت کے ساتھہ اُٹھی ہے ضرور مجھہ سے بدلا لیگی اسلئے گھبرا گیا (ف) گویا یوحنا کی روح ایسی پاک اور بے گناہ ہے کہ مردوں میں نہیں رہ سکتی اگرچہ مینے اُسے مارا مگر وہ پھر اُٹھا ہے

(ف۳) جیسے شیاطین کانپتے اور تھرتھراتے ہیں اسیطرح ہیرودیس بھی کانپا مگر توبہ نہیں ہی (یعقوب ۲ باب ۱۹) کو دیکھو (ف) دیکھو تمیز کی طاقت ایذا دینے کو کوئی دوسری چیز درکار نہیں ہی صرف انسان کا دل گناہ سے دُکھہ دیتا ہی اس ہیرودیس کا باپ بڑا ہیرودیس بھی پہلے کانپا تھا جب مجوسیوں سے مسیح کے تولد کا ذکر سنا تھا اور فیلکس حاکم بھی ایک قیدی پولوس کے آگے کانپا تھا (اعمال ۲۴ باب ۲۵) اسی طرح اور بھی نمونے ہیں (ف) اگرچہ کیسے ہی شان وشوکت تاج اور تخت عیش وعشرت انسان کے لئے ہو تو بھی گنہگاروں کے لئے دُکھہ کا شروع اسی جہان سے ہو جاتا ہی کیونکہ بدی انسان کو چھوڑ نہیں دیتی بلکہ اُسکے پیچھے دُکھہ دینے کو چمٹ جاتی ہی دیکھو (یرمیاہ ۲ باب ۱۹)

(۳) کیونکہ ہیرودس نے یوحنّا کو سپرد دیا اپنے بھائی فیلبوس کی جورو کے سبب گرفتار کرکے باندھا اور اُسے قیدخانے میں ڈال دیا تھا

(کیونکہ ہیرودیس نے) یعنی یہہ کانپنے اور گھبرانے کا سبب اُسکا فعل تھا جو اُسکے دل میں اُسے ایذا دے رہا تھا (یوحنّا کو) جو شریعت کے سب نبیوں میں بڑا نبی تھا نہ کسی خطا کے سبب مگر (ہیرودیاس) کے سبب جو ارسطوبولس کے بیٹے تھے اور یہہ ارسطوبولس اُسکا باپ ہیرودیس کلاں کا ملینی عورت سے بیٹا تھا تو اس ہیرودیس اینٹی پاس کے وہ بھتیجے تھے (اپنے بھائی فیلبوس کی جورو) یعنی یہہ دونوں بھائی حرامکار تھے دونوں نے بھتیجے کو لیلیا تھا (ف) یہہ فیلبوس وہ فیلبوس نہیں ہی جسکا ذکر (لوقا ۳ باب ۱) میں ہی وہ اَور فیلبوس ہی اور یہہ وہ ہی جو ہیرودیس فیلبوس کہلاتا ہی اور ہیرودیس کلاں کا بیٹا تھا جسے باپ نے جیتے جی عاق یعنی بے ارث کر دیا تھا (ف۲) اِس ہیرودیس اینٹی پاس کی اپنی اصلی بی بی مسمی ارناس شاہ عرب کی بیٹی تھی مگر جب اس شریر نے اپنے بھائی فیلبوس سے ملاقات کی تو اُسکی عورت پر عاشق ہوگیا اور اپنی بی بی کو چھوڑکر اُسے لیلیا اسلئے شاہ عرب ارتاش نے اُسکے ساتھہ جنگ کیا اور اُسکی فوج کو بڑی شکست دی ایسا کہ وہ پھر کبھی بحال نہ ہوا اُسوقت یہود دی کہتے تھے کہ یہہ خدا کا انتقام ہی یوحنّا کے لئے۔ اسکے بعد یہہ ہیرودیس ملک گال کو جو اب فرانس کہلاتا ہی جلاوطن کیا گیا یوسیفس کہتا ہی کہ ہسپانیہ میں جاکر مر گیا۔ اور اِس جلاوطنی کا سبب یہہ تھا کہ اِس عورت ہیرودیا کے کہنے سے اُسنے شہنشاہ روم کو ایسا ناراض کیا تھا کہ اُسنے اُسے شہر لاینز کو جو فرانس کا شہر ہی بھیجدیا تھا (حکایت) کہتے ہیں کہ یہہ عورت ہیرودیاس کسی ایسی جگہ میں گر پڑی جہاں پانی پر برف جما ہوا تھا جب زور کرکے نکالی گئی تو اُسکا گلا برف سے ایسا کٹا ہوا تھا جیسے یوحنّا کا سر اُسنے کٹوایا تھا (قیدخانہ میں ڈالا) یہہ قیدخانہ مراد ہی شہر مکریس کے قلعہ سے جو بحر مردار کے کنارہ پر ہی جہاں اس کے قیدی رہتے تھے

۴

(۴) اسلئے کہ یوحنا نے اُسے کہا تھا کہ اُسکا رکھنا تجھے روا نہیں

(کہا تھا) یہہ درست ترجمہ نہیں ہی درست یوں ہی (کہا کرتا تھا) یعنی بار بار بدی سے باز آنے کو روکتا تھا (روا نہیں ہی) کیوں روا نہیں ہی اسلئے کہ ہیرودیاس کا پہلا شوہر فیلبوس جیتا تھا اور اُس ہیرودیس کی عربی عورت بھی زندہ تھی (دوسری بات یہہ ہی کہ وہ اُسکی بھتیجی تھی جسکا رکھنا روا نہیں تھا) (احبار ۱۸ باب ۱۶ و ۲۰ باب ۲۱) (ف) یوحنا الیاس کی مانند تھا جیسے اخیاب وایزبل کو دھمکایا اسی یوحنا ہیرودیس و ہیرودیا کو دہمکاتا تھا اور جیسے اخیاب الیاس سے ڈرتا تھا ایسے ہی ہیرودیس یوحنا سے پر شریروں میں مختلف تاثیریں پائی جاتی ہیں یہہ دونوں بادشاہ اِن دونوں پیغمبروں سے ڈرتے بھی تھے اُنکی کچھ بات سنتے بھی تھے اُن کو بی بیوں سے بھی بچا لیا آخر کو پھر بھی ایمان نہ لائے بلکہ یوحنا کو ہیرودیس نے مار ڈالا اور اخیاب سے اور اُسکی بی بی سے الیاس کو بھاگنا پڑا

۵

(۵) اور اُسنے چاہا کہ اُسے مار ڈالے پر لوگوں سے ڈرا کیونکہ وے اُسے نبی جانتے تھے

(لوگوں سے ڈرا) اُسنے چاہا تو کہ اُسے مار ڈالے پر لوگوں میں وہ نبی مشہور تھا اسلئے لوگوں سے ڈرا نہ خدا سے (ف) بعض وقت شریر لوگ لوگوں سے ڈر کر ظلم نہیں کرتے یہہ اپنی دنیاوی غرض کے سبب سے ہوتا ہی نہ خدا کے خوف سے کیونکہ اُنکے دل میں کڑواہٹ رہتی ہی دیکھو دنیاداری بھی بعض کو بھلا آدمی بنا کر دکھلاتی ہی پر وہ خدا کے نزدیک بھلے نہیں ہیں جب تک خدا کے خوف سے سب کچھہ نہ کیا جاوے خدا سے اجر نہیں پا سکتے ہاں دنیا سے ڈرنیوالے لوگ دنیا سے اجر پا سکتے پر دنیا اور اُس کا اجر سب فانی ہی

۶

(۶) پر جب ہیرودس کی سالگرہ ہوئی ہیرودیا کی بیٹی اُنکے درمیان ناچی اور ہیرودس کو خوش آئی

(سالگرہ) یہہ رسم بہت پورانی ہی اور بادشاہ لوگ اسمیں بڑی خوشی کرتے ہیں یہہ اچھا قابو ہیرودیا نے پایا اپنا بد مطلب برلانے کو کیونکہ اُس دن بڑی ضیافت ہوئی تھی ملک جلیل میں سپہ سالاروں اور رئیسوں کی (مرقس ۶ باب ۲۱) (ہیرودیا کی بیٹی) اُسکا نام سلومی تھا اور یہہ لڑکی فیلبوس سے پیدا ہوئی تھی جو ہیرودیا کا اصلی شوہر تھا۔ کچھہ عرصہ کے بعد اس سلومی لڑکی نے ایک اور فیلبوس سے جو ایطوریا و طراخونیکس کا حاکم تھا شادی کی تھی (لوقا ۳ باب ۱) پر جب یہہ مر گیا تو سلومی نے اپنے چچیرے بھائی مسمی ارسطوبولس سے شادی کی یہہ ارسطوبولس ہیرودیس کالکس کے بادشاہ کا بیٹا تھا اس سے سلومی کے تین بیٹے پیدا

ہوئے تھے (خوش آئی) ناچ راگ رنگ سے عقل کی حکمرانی دل سے دور ہوئی بیفکری کی حالت میں آگیا دیکھو جسمانی مزے بھی آدمی کو اندھا کر دیتے ہیں دور اندیشی جاتی رہتی ہے پر پیچھے بہت پشیمانی آتی ہے جیسے اسکو بھی ہوئی اسلئے لازم ہے کہ آدمی ہر حال میں سوچ سمجھکر بولے عقل کا لگام مزے کے ہاتھ میں نہ دیوے بلکہ مزے کو عقل کا مغلوب رکھے

۷ (۷) سو اُسنے قسم کھاکے وعدہ کیا کہ جو کچھ تو مانگے میں تجھے دونگا

(قسم کھاکے وعدہ کیا) یہہ کیا چھچھورپن تھا کیا بدون قسم کے اُسے انعام نہ دیسکتا تھا قسم کی کیا حاجت تھی مگر شیخی تھی اب بھی بہت لوگ قسمیں کھا کھاکر وعدے کیا کرتے ہیں اور اکثر اُنکے انجام خراب ہوتے ہیں عیسایوں کو حکم ہے کہ کبھی بلا ضرورت سخت کے قسم نہ کھاویں یہہ بات سنجیدگی سے باہر ہے مسلمان لوگ بڑی جلدی جلدی قسمیں کھایا کرتے ہیں (جو کچھ تو مانگے) یہہ بھی کوتاہ اندیشی کا ہے دانا لوگ ایسا عام وعدہ نہیں کیا کرتے جو کچھ آپ پسند کرتے ہیں دیتے ہیں نہ آنکہ جو کچھ وہ پسند کرے اور وہ بھی بطور عموم کے جسمیں کچھ بھی تخصیص نہیں ہے شاید وہ اسی کا سر مانگے

۸ (۸) تب وہ اپنی ماکے سکھلانے کے موافق بولی کہ یوحنّا بپتما دینیوالے کا سر تھالی میں یہیں مجھے منگوادے

(ماکے سکھلانے کے موافق بولی) مانے کیا بیہودہ بات سکھلائی کچھ اُسے شرم نہ آئی اور نہ رحم اور خدا کا خوف اُسے نہ آیا بلکہ لوگوں سے بھی نڈری جیسے ہیرودیس ڈرتا تھا دیکھو بد عورتوں کی بے شرمی اور بے رحمی اور بے باکی مردوں سے زیادہ ہے (ف) شریر لوگ قابو کے وقت دوسروں کو کچھ سکھلاکر اپنا مطلب برلاتے ہیں سلومی نے کیا مانگا یہہ کہ (یوحنّا کا سر) کیونکہ یوحنّا کی نیک نصیحت سے ہیرودیا کی جسمانی خوشی جاتی رہی تھی (تھالی میں) تھالی سے مراد وہ بڑا قاب ہے جو ضیافت میں میز پر چنے جاتے ہیں نہ چھوٹی رکابی (یہیں مجھے منگوادے) تاکہ موقع ہاتھ سے نہ نکلجاوے اسی بدمستی کی حالت میں مطلب پورا ہو جاوے

۹ (۹) بادشاہ دلگیر ہوا پر اپنی قسم اور مہمانوں کے سبب اُسنے حکم دیا کہ اُسے لادیویں

(بادشاہ دلگیر ہوا) ایسے عام اور بے تکے وعدہ کا انجام اکثر دلگیری ہوتا ہے اسکو یہہ خیال بھی نہ تھا کہ لڑکی یوحنّا کا سر مانگیگی پر شریر لوگ اپنے مطلب کی فکر میں رہتے ہیں پر (اپنی قسم) کے سبب منگوانا پڑا کیونکہ اپنی قسم پوری کریگا اگرچہ خونریزی ہوتی ہے مچھر چھانیگا اور اونٹ کو نگلیگا اور (مہمانوں کے سبب) کہ وہ اُس کو وعدہ خلاف اور حقیر نہ جانیں اُنکا خوف

اُس کے دل میں ہی پر خدا کا خوف کچھ نہیں ہی اور اسی سبب سے وہ شیخی میں آگیا اور حکم دیا کہ اُسے لا دیویں

۱۰ (۱۰) اور بھیجکر قید خانے میں یوحنّا کا سر کٹوایا

(بھیجکر) یعنی جلاد کو بھیجکر شاید اردلی اور پہرہ والوں میں سے کسی کو بھیجا کہ مکرس کے قلعہ میں جاوے اور یوحنّا کا سر کاٹ لاوے یہاں سے معلوم ہوتا ہی کہ قلعہ نزدیک تھا (یوحنّا کا سر کٹوایا) جو ڈیڑھ برس سے قید میں تھا مبارک ہو شہید یوحنّا جسنے ڈیڑھ برس سے زندگی کو مسیح کے لئے کھویا تھا پر اب پایا متی ۱۰ باب ۳۹) (ف) خدا کے لوگ اپنے بدلے کی امید اسی جہان میں نہیں رکھتے بلکہ اُس جہان میں اور اُنکے خون کی بازپرس ہوگی (یشعیا ۲۶ باب ۲۱ واعظ ۵ باب ۸) (ف) یوحنّا پوری گواہی دیکر مارا گیا خدا کے گواہ پوری گواہی دیکر مارے جاتے ہیں (مکاشفات ۱۱ باب ۷)

۱۱ (۱۱) اور اُسکا سر تھالی میں لایا اور لڑکی کو دیا گیا اور وہ اُسے اپنی ماکے پاس لے گئی

(سر تھالی میں لایا) جلاد جاکر کاٹ لایا (لڑکی کو دیا گیا) انعام کے طور پر پس ہیرودیس نے نہ فقط خونریزی کی مگر اس کام سے خوشی بھی ہوا مہمانوں کے سامنے وعدہ وفا ٹھہرا اور شیخی پوری ہوئی اسلئے خوش بھی ہوا (وہ ماکے پاس لیگئی) وہ تو بہت ہی خوش ہوئی ہوگی اُسنے اپنا دشمن مارا جو اُسے بدکاری سے منع کرتا تھا (ف) اکثر شریر لوگ اپنی بدی میں کبھی کبھی فتحیاب ہو کر بڑی خوشی کرتے ہیں پر جلدی سزایاب ہوتے ہیں اُنکی خوشی دیکھکر دیندار غمگین اور ناامید نہیں ہوتے پر خدا کی طرف دیکھتے ہیں جہاں سے قہر کی آگ شریروں پر آنیوالی ہی

۱۲ (۱۲) اور اُسکے شاگردوں نے آکے لاش اُٹھائی اور اُسے گاڑا اور جاکے یسوع کو خبر دی

(اُسکے شاگردوں) یعنی یوحنّا کے شاگردوں نے لاش اُٹھائی اور دفن کیا مسیح کو بھی اُسکے شاگردوں نے دفن کیا تھا پھر (جاکے یسوع کو خبر دی) اُسکے غمزدے اور یتیم روحانی بچے حقیقی باپ کے پاس آئے تاکہ اُسکے فرزند اور شاگرد ہوں اب تک مسیح سے کچھ الگ رہتے تھے (متی ۱۱ باب ۲) اب اُسکے پاس بالکل چلے آئے نہیں لکھا کہ مسیح نے یوحنّا کی فوت کے غم میں کیسا افسوس کیا مگر لاذر کی قبر پر وہ رویا تھا ضرور اُسکے لئے بھی غم کیا ہوگا

۱۳ (۱۳) جب یسوع نے یہہ سنا تو ناؤ پر بیٹھکے وہاں سے الگ ویران جگہ میں گیا اور لوگ یہہ سُنکے شہروں سے نکلے اور خشکی خشکی اُسکے پیچھے ہو لئے

(۱۳ سے ۲۱) (مرقس ۶ باب ۳۰ سے ۴۴ لوقا ۹ باب ۱۰ سے ۱۷ یوحنا ۶ باب ۱ سے ۱۴ تک، دیکھو مسیح اب جھیل کے پار جاتا ہے اور ۵ ہزار کو قدرت سے روٹی کھلاتا ہے (ف) صرف یہی معجزہ ہر چہار انجیل میں مذکور ہے ساری روحانی ندیاں باس پاس بہتی ہیں یہہ سنا یعنی یوحنا کی شہادت کا ذکر کہ وہ کیونکر شہید ہوا یہہ ایک سبب ہوا اُسکے پار جانے کا اصل میں پار جانے کے چار سبب جمع ہوگئے تھے اوّل تو یہہ کہ یوحنا کی موت کا ذکر سنا تھا تب اکیلا جاتا ہے تاکہ اُس پر روو ے اور غم کرے اور دعا کرے خلوت میں دوم آنکہ اُسکے شاگرد باہر سے منادی کر کے آئے تھے وہ اسلئے بھی اکیلا جاتا ہے تاکہ اُنکی منادی کی رپٹ سنے کہ کیا کچھ اُن پر گذرا اور منادی پر فکر کرے سوم آنکہ تھک گیا تھا اسلئے کہ لوگ بہت آتے جاتے تھے اب اُسے آرام کا موقع ملا (دیکھو مرقس ۶ باب ۳۰ و ۳۱) چہارم آنکہ وہ بیابان میں جاتا ہے تاکہ ظاہر کرے کہ جسنے چالیس برس بنی اسرائیل کو بیابان میں کھلایا اب وہ خود بیابان میں بشکل انسان آیا ہے اور کھلاتا ہے، ویران جگہ میں گیا) یہہ ویران جگہ اُسی بستی کے علاقہ میں تھی جہاں سے وہ جاتا ہے اور اُس بستی کا نام بیت صیدا تھا (لوقا ۹ باب ۱۰) یہہ وہ بیت صیدا نہیں ہے جس پر اُسنے افسوس کیا تھا (متی ۱۱ باب ۲۱) بلکہ یہہ دوسری بیت صیدا ہے جو شمال مشرق میں تھی جہاں یردن ندی جھیل میں آکر گرتی ہے اب مسیح نے ہیرودیس انٹی پاس کا ملک چھوڑ دیا اور فیلپوس کے ملک میں آگیا اُس فیلپوس کے جسکا ذکر (لوقا ۳ باب ۱) میں ہے (لوگ یہہ سُنکے شہروں سے نکلے) مرقس کہتا ہے کہ سب شہروں سے نکلے، یعنی بہت کثرت سے لوگ اُسکے پیچھے دوڑے گئے اور بیابان میں اُسکے پاس جا اکٹھے ہوئے شاید جہاں پر یردن پایاب تھی وہاں سے پار اُتر گئے دیکھو وہ بات بھی پوری ہوئی جو (پیدایش ۴۹ باب ۱۰) میں لکھی تھی کہ قومیں اُسکے پاس اکٹھی ہونگی (یوحنا ۶ باب ۴) سے معلوم ہوتا ہے کہ عید نزدیک تھی اور عید میں یروشلیم کو جانیوالے قافلے تھے جو اُسکے پیچھے دوڑے اور بھیڑیں جمع ہوگئیں اور یہہ سبب ظاہری لوگوں کے جمع ہونے کا خوب ہوگیا۔ یوحنا کہتا ہے کہ اُسوقت مسیح ایک سبز میدان پہاڑ پر تھا جہاں گھاس بہت تھی جس قدرت سے وہ بندوں کو کھانا کھلانے وہاں گیا تھا اُسی قدرت سے فرش استبرق بھی وہاں بچھا ہوا تھا

۱۴ (۱۴) اور یسوع نے نکل کر بڑی بھیڑ دیکھی اور اُنپر اُسے رحم آیا اور اُنکے بیماروں کو چنگا کیا

(یسوع نے نکلکر) یعنی کشتی سے نکلکر اور پہاڑ پر جاکر (بڑی بھیڑ دیکھی) وہ تو آرام کے لئے خلوت میں آیا تھا پر وہاں بھی

حاجتمندوں کی بھیڑ دیکھی تو بھی دل آزردہ اور ناراض نہیں ہوا (اور اُنپر اُسے رحم آیا) کیونکہ اُسکی نظر اُنکی حاجت پر تھی نہ اپنے آرام پر کیونکہ وہ بے گڈریہ بھیڑیں تھیں (مرقس ۶ باب ۳۴) (اُنکے بیماروں کو چنگا کیا) اپنا آرام چھوڑ دیا اور پھر اُنکی خدمت کرنے لگا (لوقا ۹-۱۱) میں ہے کہ اُسنے خدا کی بادشاہت کی بابت باتیں بھی کیں اور جنھیں صحت کی حاجت تھی اُنھیں صحت بخشی (ف) ہمیں بھی جو اُسکے شاگرد ہیں بیماروں اور بھوکے پیاسوں پر رحم کرنا واجب ہے مسیح کو یہہ بھی معلوم تھا کہ اُنمیں سے بہتوں میں حقیقی ایمان نہیں ہے بلکہ روٹی کے لئے میرا پیچھا کرتے ہیں (یوحنا ۶ باب ۲۶) یہہ جانکر بھی اُسنے رحم کیا اور کھلایا پر اب بہت لوگ ہیں جو رحم کرنے کے لئے ایمان داروں کو تلاش کرتے ہیں اور ذرا سی بھی غرض دنیاوی دیکھتے ہیں تو اُسے قبول نہیں کرتے ایسے لوگوں کو اس مقام پر غور کیا چاہئے کیونکہ خدا کی مہربانی اس مطلب سے ہے کہ لوگ توبہ کریں اور مایل ہوں (رومی ۲ باب ۴) یس توبہ سے پہلے ہی خدا مہربانی دکھلاتا ہے نہ صرف توبہ کے بعد

۱۵ (۱۵) اور جب شام ہوئی اُسکے شاگرد اُس پاس آئے اور بولے کہ جگہ ویران ہے اور دن اب کڈرا لوگوں کو رخصت کر کہ بستیوں میں جا کے اپنے واسطے کھانے کو مول لیں

(جب شام ہوئی) یعنے دن ڈھلنے لگا (لوقا ۹ باب ۱۲) اُسوقت شاگردوں نے یہہ بات کہی کہ اُنھیں رخصت کر تا کہ اپنے کھانے پینے کا انتظام ادھر اُدھر کے دیہات میں جاکر کریں جیسے دنیا کا دستور ہے (ف) شاگردوں نے ہوشیاری تو بہت دکھلائی پر وے خدا کی باتوں پر بہت کم فکر کرتے تھے دنیا کی حاجت دکھلاتے تھے پر مسیح نے نہ صرف دنیاوی ہوشیاری دکھلائی بلکہ محبت دکھلائی جو خدمت سے تھی (ف) (یوحنا ۶ باب ۵ و ۶) میں لکھا ہے کہ خود مسیح نے امتحان کے طور پر فیلبوس سے کہا کہ ہم کہاں سے روٹیاں مول لینگے۔ پر قرینہ چاہتا ہے کہ اسی مسیح کے سوال کے وقت شاگردوں نے ایسا کہا ہوگا

۱۶ (۱۶) پر یسوع نے اُنھیں کہا اُنکا جانا ضرور نہیں تم اُنھیں کھانے کو دو

(اُنکا جانا ضرور نہیں) دیکھو مسیح کی محبت اور قدرت اسی بنیاد پر اُسنے یہہ فقرہ سنایا کہ اُنکا جانا ضرور نہیں (ف) جنکے پاس مسیح ہے اُنھیں کچھہ ضرور نہیں ہے کہ وہ کہیں اور جاویں اور دنیاوی نفع ڈھونڈھیں مسیح دشت میں خوانِ نعمت دے سکتا ہے (زبور ۷۸ باب ۱۹) وہ سب کچھہ کر سکتا ہے اُسکے حکم سے اندھے دیکھتے ہیں بہرے سنتے ہیں مردے جیتے ہیں کوڑھی صاف ہوتے ہیں دریا اور ہوا ٹھہر جاتے ہیں بد آدمی نیک ہو سکتے ہیں کونسی بات اُسکے سامنے انہونی ہے (تم اُنھیں کھانے کو دو) مسیح خداوند آدمیوں کو آدمیوں کے ہاتھہ سے کھانا دلواتا ہے خواہ جسمانی کھانا ہو خواہ روحانی وہ شاگردوں کو جو کچھہ بخشتا ہے نہ صرف

اُنہیں کے فایدہ کے لئے مگر آدمیوں میں تقسیم کرنے کے لئے (ف) اس حکم کو یاد رکھنا چاہئے جو اُسنے فرمایا کہ تم اُنہیں کھانے کو دو اگر ہم اُسکے حکم کی تعمیل کرنا چاہیں تو وہ آپ ہمیں سب کچھہ دیگا تاکہ ہم آدمیوں کو دیں (ف) (مرقس ۶ باب ۳۸) میں ہی کہ مسیح نے اُنہیں یہہ بھی کہا کہ دریافت کرو کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں پس تمہارے پاس جو کچھہ ہو اُسے دریافت کرکے مسیح کے سامنے لانا چاہئے تاکہ اُس میں برکت بخشے

۱۷ (۱۷) اُنہوں نے اُسے کہا کہ یہاں ہمارے پاس پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کے سوا کچھہ نہیں ہی

(ہمارے پاس پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کے سوا کچھہ نہیں ہی) (یوحنا ۶ باب ۹ و ۸) میں لکھا ہی کہ اندریاس نے کہا کہ یہاں ایک لڑکے کے پاس جو کی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں سو اتنے لوگوں میں اُنسے کیا ہوگا ہم بھی اکثر اوقات تھوڑا سا نقد اپنے پاس دیکھکر حیران ہوتے ہیں بلکہ ناامید ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُنسے کیا ہو سکیگا پر ایمان کے ساتھہ اُسی تھوڑی کو مسیح کے سامنے لانا چاہئے اُسی میں برکت ہو جاویگی (ف) ظاہر ہی کہ یہہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں شاگردوں نے شام کے کھانے کے لئے لڑکے کے ہاتھہ میں رکھوائیں ہونگی یہہ مسافروں کا ناشتا یا توشہ تھا

۱۸ (۱۸) وہ بولا اُنہیں یہاں میرے پاس لاو

(یہاں میرے پاس لاؤ) کچھہ پرواہ نہیں اگرچہ نہایت تھوڑی روٹی ہی پر مسیح کے پاس لاؤ کہ وہ اُسمیں برکت دیوے اِس لفظ کو یاد رکھنا چاہئے کہ میرے پاس لاو

۱۹ (۱۹) اور اُسنے حکم دیا کہ لوگ گھاس پر بیٹھیں اور اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لیکے اور آسمان کی طرف دیکھکر برکت چاہی اور توڑکے شاگردوں کو اور شاگردوں نے لوگوں کو دیں

(گھاس پر بیٹھیں) تاکہ آرام سے کھاویں اور شایستگی سے بیٹھیں (مرقس ۶ باب ۳۹ و ۴۰) میں ہی کہ سو سو اور پچاس پچاس آدمی کی صف صف بیٹھہ گئیں تھیں یہہ صفوں کی ترتیب اُسنے اسلئے بھی بتلائی تھی کہ صف بندی میں اُنکی شمار بھی معلوم ہو جاوے کہ کسقدر ہیں اور وہ سب اُسکا معجزہ بھی اچھی طرح سے دیکھہ سکیں کہ روٹی کہاں سے آتی ہی (برکت چاہی) یوحنا کہتا ہی کہ شکر کیا تالمود میں لکھا ہی کہ کھانے کے پہلے یہود میں شکر کرنے کا یہہ دستور تھا کہ وہ یوں کہتے تھے (تو اے خدا ہمارے خدا دنیا کے بادشاہ تو مبارک ہو جس نے یہہ خورد نوش دنیا سے اور انگور سے پیدا کیا ہی) شاید اسی دستور پر اُسنے بھی برکت چاہی پر (آسمان کی طرف دیکھکر) آسمان کی طرف اُسنے اسلئے دیکھا

تاکہ ظاہر کرے کہ وہ باپ سے آیا جو آپ کرتا ہی باپ سے ہی جس سے ہر وقت مدد مانگی جاتی ہی ف (۱) مسیح خداوند کبھی معجزہ کرتا ہی دعا کے ساتھہ اور کبھی معجزہ دکھلاتا ہی بغیر دعا کے محض اپنے اختیار اور قدرت کے ساتھہ ہاں اتنا فرق ہی کہ جب چھوٹی بات کرتا ہی تو دعا کے ساتھہ ہی مثلاً یہہ روٹیوں میں برکت دینا پر جب اُسنے بڑی بھاری بات کی یعنی گناہ معاف کرنا یا مردہ جلانا یا دریا کو ڈانٹنا یا دل کا بھید بتلانا یا جنم کے اندھے کو آنکھہ دینا تب بغیر دعا کے محض قدرت سے کیا یعنی جب اُستے وہ کام کیا جو خدا کا کام ہی تو اُسنے کبھی دعا نہیں کی کیونکہ وہ آپ خدا تھا پر اب جو روٹی کو زیادہ کرتا ہی تو آسمان کی طرف دیکھکر دعا کرتا ہی تاکہ ہم لوگ سیکھیں کہ ہمیں ہر کام میں خدا سے برکت مانگنا چاہئے یہہ قول کریز ستم صاحب کا ہی (ف ۲) اس شکر ہی میں اس معجزہ کا جوش اور قدرت اور تاثیر تھی یہہ شکر برکت کے دروازہ کی چابی تھا (اور توڑ کے) اُسے ثابت روٹیاں نہیں دیں بلکہ جیسے باپ بچّوں کو روٹی توڑکر دیتا ہی ایسے دیں اُسنے عشاء ربانی میں بھی روٹی توڑکر دی تھی اُسنے آپکو بھی آدمیوں کے کفارہ میں گویا توڑکر دیا (شاگردوں کو) نہ سب جماعتوں میں بانٹتا پھرا مگر روٹی توڑکر شاگردوں کے حوالہ کی اور شاگردوں نے لوگوں کو دیں اُسنے شاگردوں کے ہاتھہ سے لوگوں کو اسلئے روٹیاں دلوائیں تاکہ سب پر ظاہر کرے کہ یہہ میرے خادم ہیں یہہ خادم دین ہونگے اور رسالت کا درجہ پانیوالے ہیں سب لوگ ان سے برکت پاوینگے میں اُنکے ہاتھہ سے اوروں کو برکت دونگا اور اُسنے اپنی اُس تعلیم کی تفسیر بھی اسوقت شاگردوں کو خوب دکھلائی جو اُسنے فرمایا تھا کہ تمنے مفت پایا مفت دو یعنی تم جو رسول منیوالے ہو اور اب منادی کرکے باہر سے آئے ہو معلوم کرلو کہ یہہ تمہارا کام ہی مجھہ سے پانا اور لوگوں کو دینا

(۲۰) اور سبھوں نے کھایا اور سیر ہوئے اور ٹکڑوں کی جو بچ رہے بارہ ٹوکریاں بھری اُٹھائیں

(سیر ہوئے) یہہ چاروں انجیلوں میں برابر لکھا ہی کہ سب کھاکر سیر ہوئے یوحنا کہتا ہی کہ مچھلیوں میں سے بھی جسقدر چاہا سو کھایا ف (۱) اگرچہ کسیقدر جماعت ہووے اور کتنی ہی کم خوراک کیوں نہو تو بھی اُسکی قدرت سے سب کے لئے کافی ہی سیطرح تمام دنیا کی حاجت رفع کرنے کو اُسکی انجیل کافی ہی گنہگار جو نجات کے بھوکھے ہیں جسقدر چاہیں اُسکے پاس چہتے ہیں مسیح مصلوب سب کے واسطے کافی ہی وہ خدا کی روٹی ہی جو تمام دنیا کو زندگی بخشتی ہی (یوحنا ۶ باب ۳۲ و ۵۵) سارے ایماندار روحانیت میں اُس سے سیر ہوتے ہیں (ف ۲) یہہ واقعہ اُس بادل کے ٹکڑے کی مانند ہی جسکو الیاس کے نوکرنے دیکھا جتنا زیادہ دیکھا اتنا زیادہ بڑھہ گیا (اسلاطین ۱۸ باب ۴۴) (ف ۳) یہاں پر ہم اُسکا ہاتھہ دیکھتے ہیں جو سب مخلوقات کو رزق دیتا ہی (زبور ۱۳۶ باب ۲۵) یہہ کام خدا کا ہی جس قدرت سے چشمے جاری ہیں انگور سے شراب نکلتی ہی دنیاوی دولت کی کثرت ہی روز روز کروروں جانداروں کو خوراک ملتی ہی بات ایک ہی ہی جو روز روز دیکھی جاتی ہی وہی روزمرہ کا معجزہ تھا جو اُسوقت اُسنے دکھلایا اور اپنی خدائی ظاہر کی پہلے بھی

خدا نے اس قدرت کو ظاہر کیا ہی دیکھو (۲ سلاطین ۴ باب ۴۲ سے ۴۴ تک ولنتی ۱۱ باب ۲۱ سے ۲۳ تک) (بارہ ٹوکریاں بھری اُٹھائیں
یوحنا کہتا ہی کہ مسیح نے آپ حکم دیا کہ بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے جاویں تاکہ کچھہ ضائع نہو (یوحنا ۶ باب ۱۲) دیکھو جسنے اس کثرت
سے کھانے کو دیا وہ بیجا اسراف سے بھی منع کرتا ہی تاکہ ہم سیکھیں کہ اسراف بے مناسب کام ہی دل کھولکر خرچ کرنا پر ضایع نہونے
دینا مناسب ہی (ف) ٹوکریوں کا ذکر یہود میں دستور تھا کہ سفر کے وقت ٹوکری میں خوراک اور سوکھی گھاس بستر کے لیے رکھا کرتے تھے
تاکہ غیر قوم سے کچھہ لیکر ناپاک نہوں اُسی دستور پر یہاں ٹوکریاں موجود تھیں (ف) وہ لفظ جسکا ترجمہ ٹوکری ہی یونانی میں کفینوس
ہی اور اُسکے معنی ہیں چھوٹی ٹوکری پر دوسرے معجزہ میں ٹوکری کے لیے دوسرا لفظ ہی یعنی اسپیرس جسکے معنی ہیں بڑا ٹوکرا اور یہہ
لفظ (مرقس ۸ باب ۱۹ و ۲۰ و اعمال ۹ باب ۲۵) میں بھی مذکور ہی (ف) بارہ ٹوکریاں بھریں سے خدا نے جسنے سب کو سیر کیا اپنے بارہ
شاگردوں کے لئے جو کھلاتے وقت لوگوں کی خدمت میں مصروف تھے بارہ ٹوکریاں اُٹھائیں یہہ نہیں ہوا کہ سب لوگ کھا کر سیر ہوں
اور خدمتگار بھوکھے رہیں بلکہ اُنکو بہت افراط سے دیا اُن کے پاس پانچ روٹیاں تھیں جو اُنہوں نے شام کے کھانے کے لئے رکھی تھیں
تھیں اور وہ بھی اُنہوں نے خداوند کے سامنے پیش کیں اگر وہ پیش نہ کرتے اور اپنی پانچ روٹیاں آپسمیں تقسیم کر کے کھاتے تو
فی آدمی نصف روٹی بھی نہ آتی بلکہ ایک ایک ٹکڑا میسر آتا اب بارہ ٹوکریاں پائیں دیکھو دینے سے کیا نتیجہ نکلتا ہی جتنا زیادہ دیا اُس سے
بہت ہی زیادہ پایا کیونکہ اُنہوں نے سب کچھہ دیدیا جیسے اُس بوڑھی عورت نے سب سے زیادہ ڈالا اسیواسطے خداوند فرماتا ہی
دو کہ تمکو دیا جائیگا پس جو کوئی دیتا ہی وہ اپنے فایدہ کے لئے دیتا ہی نہ دوسرے کے دیکھو (لوقا ۶ باب ۳۸ و امثال ۱۱ باب ۲۴)
اور یہہ کہ جو بہت دیتا ہی وہ بہت پاتا ہی دیکھو (۲ قرنتی ۹ باب ۶) اور بہت سے مطلب یہہ ہی کہ سب کچھہ دینا جو ہی سو ہی دیدینا بوڑھی
کا دھیلا اور یہہ جو کی پانچ روٹیاں بہت ہیں اُن خزانوں سے جو بہتایت میں سے دیئے جاتے ہیں (ف) انجیل کی باتیں اگرچہ مختصر
ہیں پر بڑی پر مضمون اور عالی درجہ کی باتیں ہیں جو سارے جہان کے لئے بس ہیں

۲۱ (۲۱) اور کھانیوالے سوا عورتوں اور لڑکوں کے تخمیناً پانچ ہزار مرد تھے

(پانچ ہزار) یہہ کھانیوالے مردوں کی شمار ہی عورتوں اور لڑکوں کا اُسمیں شمار نہیں ہی کیونکہ اُس بھیڑ میں اکثر مرد تھے جو عید
پر یروشلم کو جاتے تھے عورتیں اور لڑکے اُسمیں کم تھے (ف) یوحنا یہہ بھی کہتا ہی کہ لوگوں نے جب یہہ معجزہ دیکھا تو اقرار کیا
کہ فی الحقیقت وہ نبی جو آنیوالا تھا یہی ہی یوحنا (۶ باب ۱۴) جسکا ذکر نبیوں نے کیا ہی

۲۲) اور فوراً یسوع نے اپنے شاگردوں کو تاکید کرکے کہا کہ جب تک میں لوگوں کو رخصت کروں تم ناؤ پر چڑھکے میرے آگے پار جاؤ

۲۲ سے ۲۶ مرقس ۶ باب ۴۵ یوحنا ۶ باب ۱۵ سے ۲۱ مسیح کا سمندر پر ایسا چلنا جیسے کہ زمین پر چلنے میں اور پطرس کو بھی چلنا اور پھر پطرس کا غوطے کھانا اور مسیح سے بچنا - یوحنا میں لکھا ہے کہ مسیح نے جانا کہ مجھے زبردستی بادشاہ بنایا چاہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ جب اُن جسمانی لوگوں نے وہ افراط روٹیوں کی دیکھی تو وہی جسمانی مسیح جسکا اُنہیں وہم تھا اُنہوں نے اُسکو جانا اور چاہا کہ اُسے بادشاہ بناویں اسلئے اب وہ اکیلا پہاڑ پر چلا گیا (یوحنا ۶ باب ۱۵) (تاکید کرکے کہا) یعنی شاگردوں کو پار جانیکی تاکید کی یہاں سے ظاہر ہے کہ شاگرد بھی جانا نہ چاہتے تھے اور چاہتے تھے کہ وہ نہ جاوے بلکہ بادشاہ بنے یا شاید اسلئے جانا نہ چاہتے ہوں کہ مسیح کو رات کے وقت اکیلا چھوڑنا اُنہیں منظور نہ تھا اسلئے اُسنے تاکید کی کہ پار جاویں اور میرے آگے چلے جاویں میں اکیلا پیچھے سے آؤنگا (پار جاؤ) یعنی اُسی بیت صیدا کو جہاں سے یہاں آئے تھے (مرقس ۶ باب ۴۵) (ف) مسیح نے شاگردوں کو پھر رات کے وقت سمندر میں سفر کرنے کو بھیجدیا اور وہ تو جانتا تھا کہ طوفان آنیوالا ہے تو بھی خطرہ میں بھیجدیا یہہ کچھ نئی بات نہیں ہے وہ ہمیشہ آدمیوں کو خطرہ میں بھیجدیتا ہے پر آپ ہی حفاظت بھی کرتا ہے اور یوں اُسکی الوہیت ظاہر ہوتی ہے پر شاگرد بھی چلے گئے کچھ عذر نہیں کیا حال آنکہ طوفان کے نشان سمندر میں پہلے سے ظاہر ہوتے ہیں سو اُنہوں نے دیکھے ہونگے پھر بھی چلے گئے اسی کو فرمانبرداری کہتے ہیں عیسایوں کو لازم ہے جو جو حکم وہ اپنے کلام میں دیتا ہے بعذر قبول کریں اور عمل میں لاویں اگرچہ بعض حکم کے ماننے میں دنیاوی خطرہ ہو تو بھی نڈریں کیونکہ وہ جسنے حکم دیا خدا ہی آپ بچاویگا

۲۳) وہ لوگوں کو رخصت کرکے دعا مانگنے کے لیے پہاڑ پر اکیلا چڑھگیا اور جب شام ہوئی وہاں اکیلا تھا

پہاڑ پر اکیلا چڑھگیا تاکہ وہ تنہائی پاوے جسکو پہلے چاہتا تھا اور بھیڑ والوں نے آکر خلل نہ کرنے دی تھی اب اُسنے پہاڑ پر جاکر تنہائی کی تاکہ ذرا آرام پاوے لیکن آرام سے بہتر دعا کو جانتا تھا اسلئے پہلے دعا میں مشغول ہوا - اور پہاڑ پر اسلئے بھی چڑھ گیا کہ اوپر سے شاگردوں کو پانی میں چلتے ہوئے دیکھتا رہے کہ کب طوفان میں مدد کرنے کا وقت آتا ہے (ف) اُسنے پہلے شاگردوں کے ہاتھ سے روٹی تقسیم کرائی پھر اُنہیں کشتی میں سوار کرکے خطرہ میں چھوڑ دیا اور آپ پہاڑ پر چلا گیا یہاں سے اُسنے ایک بڑا نمونہ بھی دکھلایا وہ یہہ ہے کہ وہ نوں سا کرامت دنیا میں شاگردوں کے وسیلہ سے ملتے ہیں اور کلیسیا کی کشتی دنیاوی دکھہ کے موجوں میں ڈالکے آپ وہ آسمانی پہاڑ پر چلا گیا ہے وہاں سے سب دیکھتا ہے اُنکے لیے منت کرتا ہے مگر وقت کے پیچھے ہے جو آخری پہر ہے

پھر آویگا جب کلیسیا کی کشتی ڈگمگاتی ہوگی تب مدد کے لئے اُتریگا اور ساری موجوں کو پیر کے نیچے دباویگا اور کلیسیا کے جہاز کو
اُسی بندر تک پہونچاویگا جہاں جانیکا ارادہ ہی (ف) رات کا پہلا پہر شریعت کا زمانہ تھا اور دوسرا پہر نبیوں کا عہد صموئیل سے
ملاکی تک رہا تیسرا پہر انجیل کا زمانہ ہوا چوتھا پہر جلالی آمد کا زمانہ ہوگا جب کلیسیا کی کشتی کو کھوتے کھیوتے تھک جاینگے ا
موجیں زور مارینگی مخالف مسیح ظاہر ہوگا اور وہ زمانہ سخت طوفان کا ہوگا تب وہ کشتی میں آویگا اور ابدی آرام بخشیگا (ف) اُسوقت
ہمارا یہی کام ہی کہ کشتی میں جاویں اگرچہ کشتی میں خطرہ نظر آتا ہی تو بھی اُسی میں نجات ہی اگر کشتی میں نہ ہوویں تو ضرور ہلاک ہونگے
پر اس خطرہ کی برداشت ہلاکت سے بہتر ہی

۲۴ (۲۴) پر ناو اُسوقت دریا کے بیچ پہونچی اور لہروں سے ڈگمگاتی تھی کیونکہ ہوا مخالف تھی

(ناو اُسوقت دریا کے بیچ پہونچی) یوحنا کہتا ہی کہ اُسوقت اندھیرا تھا اور دریا لہریں مارتا تھا (یوحنا ۶ باب ۱۷ و ۱۸) مرقس کہتا ہی
اُسوقت مسیح نے دیکھا کہ وہ کھیونے میں بہت دق ہیں (مرقس ۶ باب ۴۸) (ف) اُسنے اندھیری رات میں پہاڑ پر سے دیکھا
اگرچہ اُنسے الگ تھا تو بھی اُسکا دل اُنکے ساتھ تھا پر جب تک وقت نہ آیا وہ اُنکے پاس نہیں آیا ہماری تکلیفوں میں مسیح ہمیں دیکھتا ہی
اور وقت مناسب پر مدد بھی کرتا ہی مسیح آسمانی پہاڑ پر سے جہاں اسوقت ہی دیکھتا ہی

۲۵ (۲۵) اور رات کے چوتھے پہر یسوع دریا پر چلتا ہوا اُن پاس آیا

(چوتھے پہر آیا) یوحنا کہتا ہی کہ جب پچیس یا تیس تیر پرتاب کے نکل گئے تھے اُسوقت مسیح آیا یعنی نصف راہ تمام کیا تھا وہ مقام
جہاں سب سے زیادہ چوڑائی ہی وہاں سات میل سے زیادہ نہیں ہی پس اُنہوں نے تین پہر میں جو آٹھ نو گھنٹے ہوتے ہیں صرف
قریب ساڑھے تین میل کے سفر تمام کیا اور طاقت جاتی رہی بڑی ناامیدی ہوگئی تب مسیح خوب امتحان کے بعد اُنکے پاس آیا پس
ہر امتحان میں جسنے برداشت کی آخر میں خدا کو پایا ہی (اُن پاس آیا) یوحنا کہتا ہی کہ کشتی کے نزدیک آتا ہوا نظر آیا (یوحنا ۶ باب ۱۹)
مرقس کہتا ہی کہ اُنسے آگے بڑھا چاہتا تھا (مرقس ۶ باب ۴۸) (ف) (لوقا ۲۴ باب ۲۸ و پیدایش ۳۲ باب ۲۶) کو دیکھو کہ وہاں
بھی اُسنے آگے بڑھنا چاہا پر اُس میں حکمت یہ تھی کہ اُسنے آپ کو یوسف کی مانند بنایا دیکھو پیدایش ۴۲ باب) (دریا پر چلتا ہوا)
یہہ بھی خرق عادت سے ہوا کہ وہ جسم سمیت پانی پر ایسا چلا جیسے کوئی زمین پر چلتا ہی اُسکے حکم سے پانی کی عادت جو جسم کے ڈبانے
کی ہی بدل گئی یہہ انسان سے انہونی بات ہوئی مصری تصویری تحریر میں قدم اور سمندر کی تصویر انہونی بات کا نشان تھا پر یہاں

سمندر پر قدم چلتے ہیں اُسی کے حکم سے جسکا ذکر (ایوب ۹ باب ۸ و امثال ۳۰ باب ۴) میں ہی اُسی کے حکم سے الیشاع نے لوہے کو پانی پر تیرایا تھا سب چیزیں ابن آدم کے اختیار میں ہیں اور اُسکی خدمت کے لئے حاضر ہیں

۲۶ (۲۶) اور شاگرد اُسے دریا پر چلتے دیکھکے گھبرائے اور کہنے لگے کہ یہہ بھوت ہے اور ڈر کے مارے چلائے

گھبرائے ۔ پہلے اُنہیں ایک شکل پانی پر آتی ہوئی نظر آئی پر نہ جانا کہ وہ کیا چیز ہے جب کچھ قریب آیا تو آدمی کی شکل معلوم ہوئی پر نہ جانا کہ یسوع ہے بلکہ (کہنے لگے کہ یہہ بھوت ہے) جو پانی پر چلا آتا ہے ایک دفعہ اور بھی اسیطرح کا معاملہ گذرا ہے دیکھو (لوقا ۲۴ باب ۳۷) وہ سمجھے کہ ہم کسی روح کو دیکھتے ہیں (ف) دیکھو بعض وقت خدا کی اچھی نعمتوں کو اکثر آدمی نہیں پہچانتے جو سب سے اچھا ہے کبھی اُسے سب سے بُرا جانتے ہیں دیکھو خدا کو لوگ دور جانتے ہیں جو سب سے زیادہ نزدیک ہے ۔ اسی طرح اُنہوں نے خداوند کو نہ پہچانا بلکہ اُسے جو پاک اور قدوس ہے بھوت خیال کیا اور ڈر کے مارے چلائے (ف) کیا سبب ہے کہ آدمی بھوت سے اور کسی روح سے جب دیکھتا ہے تو ڈر جاتا ہے اسکے خوف کا سبب گناہ ہے نیک روح سے اسلئے ڈرتے ہیں کہ ہم گنہگار ہیں اور بد روح سے اسلئے ڈرتے ہیں کہ وہ بد ہے نیک آدمی بھی مسیح کے نہ پہچاننے کے سبب ڈر جاتے ہیں مگر جب پہچانتے ہیں تو ڈر نہیں رہتا

۲۷ (۲۷) و نہیں یسوع نے اُنہیں کہا خاطر جمع رکھو میں ہوں مت ڈرو

(میں ہوں مت ڈرو) لفظ میں ہوں نام ہے اللہ تعالیٰ کا دیکھو (خروج ۳ باب ۱۴ یشعیاہ ۴۳ باب ۱۱ و ۴۵ باب ۲۲ یوحنا ۸ باب ۵۸ و ۱۸ باب ۵ و ۶) پس یہاں پر مسیح نے فرمایا کہ میں ہوں یعنی حاضر و ناظر ہوں یہہ وہی کلام تھا جو مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا (یوحنا ۱ باب ۱۴)

۲۸ (۲۸) پر پطرس نے اُسے جواب دیکے کہا اے خداوند اگر تو ہی ہے تو مجھے حکم دے کہ پانی پر (چلکے) تیرے پاس آؤں

(مجھے حکم دے) جب پہچانا فوراً خوف کی حالت بدل گئی اور یہہ جو چلنے کا سوال پیش آیا کہ پطرس نے کہا کہ اگر تو ہی ہے یعنی تو ہی خداوند تعالیٰ ہے تو مجھے حکم دے کہ میں پانی پر چلکر تیرے پاس آؤں اُسنے نہیں کہا کہ مجھے آنے دے مگر آنکہ مجھے حکم دے کیونکہ بغیر حکم کے خطرہ کا کام شروع نہیں کرسکتا اگر حکم نہووے تو گویا ہیکل کے کنگورے سے آپ کو گرانا ہے

۲۹ (۲۹) اُسنے کہا آ اور پطرس ناؤ سے اُترکے پانی پر چلنے لگا کہ یسوع کے پاس آوے

(اُسنے کہا آ) میں نہ صرف آپ پانی پر چلنے کی طاقت رکھتا ہوں مگر دوسروں کو بھی دے سکتا ہوں۔ اسیطرح جب وہ پھر آویگا تو مقدس لوگ بادلوں میں جاکر اُس سے ملاقات کرینگے اُسکے حکم سے (پانی پر چلنے لگا) پطرس میں فوراً یہہ قدرت آگئی کیونکہ اُسنے ایمان سے مانگا اور پایا (ف) دیکھو ایمان میں کیسی طاقت ہی کہ روح مادہ پر حکومت کرتی ہی اور شی کی عادت تبدیل پاتی ہی پس صحیح ایمان ہمارے لئے کیسی بیش قیمت چیز ہی (ف) ہاں مسیح کا سمندر پر چلنا بڑا معجزہ تو تھا مگر اُس سے زیادہ یہہ تھا کہ کمزور شاگرد کو بھی پانی پر چلایا یہاں سے ظاہر ہی کہ خداوند ہم کمزوروں کے لئے کیا کیا کچھہ کر سکتا ہی یہاں سے اُس مشکل آیت کا بھید بھی کھلجاتا ہی جو (یوحنا ۱۴ باب ۱۲) میں ہی کہ یہہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرینگے بلکہ اُس سے زیادہ کرینگے (ف) پطرس کی روح میں بڑی ہمت تھی کہ اُسنے پانی پر چلنا چاہا اور اُس سے بھی زیادہ تر وہ دلیر تھا اُسوقت کہ جب حکم ملا کہ آ اور فوراً پانی میں قدم ڈالدیا اور نہ ڈرا اگرچہ اندھیری رات تھی اور شدت کی لہریں اور نہ چھوٹا سا ایک دریا مگر سمندر تھا تو بھی حکم کے ساتھہ ہی پانی میں قدم ڈالدیا اور خداوند نے اُسے چلنے کی توت بخشی ہاں پیچھے سے مسیح نے ملامت بھی کی مگر نہ اس خواہش پر اور نہ اس تعمیل حکم پر لیکن صرف بد اعتقادی پر ملامت کی (ف) اگرچہ بدون حکم کے ہم کچھہ نہیں کرسکتے جب وہ حکم دے تب ہی کچھہ کرسکتے ہیں تو بھی ہمیں آپ خواہش کرنا چاہئے اگرچہ ایسے کام کے کرنے کا ارادہ بھی بغیر حکم کے گناہ ہی (دیکھو متی ۴ باب ۷) میرے گمان میں پطرس نے خداوند کو آزمایا نہیں تھا مگر ایک چوچلے کا سوال تھا جیسے فرزند باپ کے ساتھہ لاڈ کرتے ہیں (ف) ایماندار یوں کہتا ہی جو کچھہ تو حکم دیتا ہی ہمیں کرنے دے اور جو کچھہ تو چاہتا ہی اُس کا حکم کر۔ جس طرح سے پطرس سمندر میں چلا اُسی طرح سے قیامت کے روز مقدس لوگ جسم میں آسمان کی طرف اُڑ سکینگے جب وہ چوتھے پھر آویگا (۱ تسلونیقی ۴ باب ۱۷ لوقا ۲۴ باب ۳۱ یوحنا ۲۰ باب ۱۹)

۳۰ (۳۰) پر جب دیکھا کہ ہوا تیز ہی تو ڈرا اور جب ڈوبنے لگا چلاکے کہا ای خداوند مجھے بچا

(ہوا تیز ہی) ہوا تو پہلے بھی تیز تھی مگر پطرس نے اپنی توجہ اُس ہوا کی تندی پر سے ہٹاکر ایمان کے وسیلہ مسیح کی طاقت پر توجہ جمائی تھی اب پھر عناصر کی طاقت پر متوجہ ہوا خدا کی طاقت فوراً نظر سے پوشیدہ ہوگئی (تو ڈرا) اب کیوں نہ ڈرے وہ طاقت جس سے سنبھالا گیا تھا جاتی رہی اب تو عناصر کی خاصیتوں پر توجہ ہی نہ قادر مطلق کی اُس طاقت پر جس سے پانی پر چلنے لگا دیکھو انسان کے خیال کیسے ڈانواں ڈول ہیں اور خیالات کے ثمرے کیسے جلدی ہم پر نمایاں ہوجاتے ہیں ابھی کیسا بڑا دلیر تھا اور اب کیسا ڈرتا ہی (اور

جب ڈوبنے لگا) اپنی بداعتقادی کے سبب کہ اُدھر سے توجہ ہٹا کر اُدھر لگائی تب اُسی طاقت الٰہی کے ساتھہ وہ دلیری بھی جاتی رہی اور اُسکے عوض ڈر دل پر چھاگیا اور ڈر کے ساتھہ موت ہی وہ بھی آپہونچی (تو چلّاکے کہا اَی خداوند مجھے بچا) یہہ ٹھیک وہی بات ہی کہ پہلے اسنے تین بار مسیح کا انکار کیا اور پھر اُسی کے سامنے زارزار رویا۔ اب جو ڈوبنے لگا اور نا امید ہوگیا تو پھر خداوند پر توجہہ ڈالا (ف۱) جب کسی کا دل گھبرا جاوے تب ایک ہی علاج ہی خداوند پر توکل کرنا (زبور ۴۳ باب ۵) (ف۲) پطرس نے چلّاکے کہا اَی خداوند مجھے بچا اُس وقت ایمان میں تو کمزوری آئی مگر چلّانا زور کے ساتھہ واقعہ ہوا پس اَی بھائیو جب ایمان کم زور ہی تو چاہئے کہ دعا زور کے ساتھہ کیجاوے ہلاک نہونگے (ف۳) اکثر لوگ جب تک کہ ڈوبنے نہ لگیں چلّاکے فریاد نہیں کرتے یہہ انسان کی عادت ہی پر بعضے ہیں جو ڈوب بھی جاتے ہیں اور نہیں چلّاتے وہ خودکش ہیں کیونکہ ڈوبنے کا وقت مسیح کے بچانے کا وقت اور اُسیوقت چپ رہنا خودکشی ہی (ف۴) جب مشکلات کی طرف دیکھتے ہیں تب ڈوبتے ہیں پر جب مسیح کی طرف دیکھتے ہیں بچ جاتے ہیں (ف۵) اہل دنیا مشکلات کی طرف بہت دیکھتے ہیں اور اگر مگر کی باتیں کرتے ہیں تب ہی تو مشکلات میں ڈوبتے رہتے ہیں پر اہل اللہ خدا کی طرف تاکتے ہیں اور اُنکے دل بوجہ سے ہلکے اور سبک رہتے ہیں پطرس نے کہا اَی خداوند مجھے بچا خداوند نے اُسے بچالیا۔ اس فقرہ کی تفسیر لکھتا ہوا میں یاد کرتا ہوں کہ میرا بیٹا حمیدالدین دس برس کا تھا اور وہ مسیح کو بہت پیار کرتا تھا چنانچہ میں اُسکی باتوں سے واقف ہوں اُسنے مرتے وقت کہا اَی خداوند مجھے بچا میری کامل امید ہی کہ خداوند نے اُسے بچالیا وہ دنیا کے دکھہ کی موجوں سے پار اُتر گیا

(۳۱) وونہیں یسوع نے ہاتھہ بڑھاکے اُسے پکڑلیا اور اُسے کہا اَی کم اعتقاد تو کیوں شک لایا ۳۱

(پکڑلیا) ڈوبنے نہیں دیا بلکہ بداعتقادی پر ملامت بھی پیچھے کی پہلے فوراً بچالیا اُسکا سست ایمان بھی قبول کرلیا اگر ہم اُسے بلائیں تو وہ ہماری کمزوری کے ساتھہ ہمیں قبول کرلیتا ہی (اَی کم اعتقاد) اب اُسے ملامت کرنے لگا کہ تو کیوں شک لایا جس سے ایمان جاتا رہا اور یہہ نوبت پہونچی (ف۱) اگر آدمی میں ایمان صحیح ہو تو دنیا دی دُکھہ کی موجوں پر خوب چلنے سکتا ہی پر بےایمانی سے گڑگڑاتا اور شک لاتا اور ہلاک ہوتا ہی ایمان کیسی بیش قیمت شے ہی وہ جو ایمان رکھتے ہیں دنیا کے سمندر پر کھڑے ہوتے اور خوشی کرتے ہیں (مکاشفات ۱۵ باب ۲) اکثر لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم مسیح کو دیکھتے تو کیا خوب ہوتا مگر جب تک ایمان نہووے کچھہ فائدہ نہیں ہی (ف۲) بےایمانی سے زیادہ ڈرنا چاہئے بہ نسبت طوفان کی موجوں کے مسیح نے طوفان کو ابھی نہیں تھانبا پطرس کا ہاتھہ پکڑکر اُسے بچالیا پس ہماری بےایمانی سے ہمارا بہت نقصان ہوتا ہی (ف۳) پطرس جب ڈوبنے لگا تو کچھہ موجیں پہلے کی بہ نسبت زیادہ نہوئیں تھیں اور کچھہ مسیح بھی نہیں بدل گیا تھا تو بھی وہ ڈوبنے لگا صرف بےایمانی سے توجہی مسیح کی شفقت

اور مہربانی اور حلیمی کو دیکھنا چاہیے کہ اُسکو ڈوبنے کے لئے نہیں چھوڑ دیا پس مسیح بہت کچھہ سہہ سکتا ہی اور بہت کچھہ معاف کرتا ہی جیسے ماں بچہ کے ساتھہ کرتی ہی داؤد نے خوب کہا ہی (۹۴ زبور ۱۸) جسوقت مینے کہا کہ میرا پاوں پھسل چلا تو ای خداوند تیری رحمت نے مجھے تھام لیا (ف) جب مسیح ایسا بچانیوالا ہی تو کون اُسکا شاگرد ہونے سے ڈریگا کیونکہ اگر ہم گریں تو وہ اُٹھاتا ہی (میکہ ۷ باب ۸) اور جو بھولکر بھٹک جاویں تو وہ پھیر لے آتا ہی (زبور ۲۳ باب ۳) وہ کبھی نہیں چھوڑیگا (عبرانی ۱۳ باب ۵) (ف) اگرچہ مسیح تھوڑے سے ایمان کو بھی ناچیز نہیں جانتا تو بھی ہمیں اس سے راضی ہونا نہ چاہیے بلکہ کوشش کرنا اور کہنا کہ ای خداوند ہمارے ایمان کو بڑہا

۳۲ (۳۲) اور جب وے ناؤ پر چڑھہ آئے ہوا تھم گئی

(چڑھہ آئے) یعنی مسیح اور پطرس ناؤ پر چڑھہ آئے (یوحنا ۶ باب ۲۱) میں ہی کہ اُنہوں نے خوشی سے مسیح کو ناؤ پر لیا اور کشتی فوراً وہاں پہونچی جہاں جانا چاہتے تھے۔ یہہ ذکر صرف یوحنا نے کیا ہی دوسری انجیلوں میں نہیں ہی اب دیکھو زبور ۱۰۷ باب ۲۸ سے ۳۰ و امثال ۳۰ باب ۴)

۳۳ (۳۳) اور اُنہوں نے جو ناؤ پر تھے آکے اُسے سجدہ کیا اور کہا تو سچ مچ خدا کا بیٹا ہی

(سجدہ کیا) اہل کشتی نے اُسے سجدہ کیا (مرقس ۶ باب ۵۱) میں ہی کہ بڑا تعجب کیا معلوم ہوتا ہی کہ اُنہوں نے روٹیوں کے معجزہ پر خیال نہیں کیا ورنہ اس معجزہ سے تعجب نکرتے مگر تم کا خیال ہی کہ روٹیوں کے معجزہ سے اُنکے دل میں اُسکی الوہیت کا خیال نہیں آیا صرف ایک نبی اُسکو جانا پر اب اس معجزے سے اُسکی الوہیت کا خیال دل میں آیا اور اُسے سجدہ کیا اور خدا کا بیٹا بتلایا دیکھو مسیح نے اُنکو نہ تو سجدہ کرنے سے منع کیا اور نہ خدا کا بیٹا کہنے سے روکا بلکہ اُسکو قبول کیا کیونکہ وہ خدا کا حقیقی بیٹا تھا (دیکھو یوحنا ۹ باب ۳۵ و ۱۰ باب ۳۶) یہاں سے اُسکی الوہیت خوب ثابت ہی

۳۴ (۳۴) اور پار اُترکے گنیسرت کے ملک میں پہنچے

(گنیسرت کے ملک میں پہونچے) کیونکہ وہ کفرناحوم کو جاتے تھے (یوحنا ۶ باب ۲۴ و ۲۵)

۳۵ (۳۵) اور وہاں کے لوگوں نے اُسے پہچان کے اُس سارے گرد نواح میں خبر بھیجی اور سب بیماروں کو اُس پاس لائے

(پہچان کے) گینسرت کے لوگوں نے اُسے پہچان لیا اور ادھر اُدھر خبر بھیجی تاکہ حاجتمند لوگ آویں اور فایدہ اُٹھاویں سو لوگ آئے

(۳۶) اور اُسکی منت کی کہ فقط اُسکی پوشاک کا دامن چھوئیں اور جتنوں نے چھوا چنگے ہوگئے ۳۶

(دامن چھوئیں) یہہ منت کی (دیکھو گنتی ۱۵ باب ۳۸ و استثنا ۲۲ باب ۱۲) معلوم ہوتا ہے کہ ضرور ان لوگوں نے اُس عورت کا ذکر سنا ہوگا جسنے اُسکا دامن چھوکر حیض سے آرام پایا تھا اسیطرح اب اُنہوں نے بھی کیا جب تک وہ جلیل میں رہتا رہا کیونکہ اُسنے یہودیہ میں جانا نہ چاہا اسلئے کہ یہودی اُسکے قتل کیا چاہتے تھے اور بعض تھے جو اسے بادشاہ بنانا چاہتے تھے یوحنا ۶ — ۱ (ف) مسیح خداوند سب سے بڑی عزت جانتا ہے اسبات کو کہ لوگ اُس سے فایدہ اُٹھاویں نہ بادشاہ بننے کو جو کوئی اسکی محبت اور طاقت کو جانتا ہے وہ اُس سے سب کچھہ پاتا ہے اگر وہ سب اسے پہچانتے تو اُس سے غافل رہتے اسیطرح ہر ملک کے لوگ جب اُسے پہچانتے ہیں تب اُس سے سب کچھہ پاتے ہیں جیسے اِنہوں نے چھوا اور آرام پایا پر تاثیر کہاں سے ہوئی نہ چھونے سے مگر ایمان سے یا یوں کہو کہ جسکو ایمان نے پکڑا اُسکے لئے مسیح میں سے تاثیر نکلی سو یہہ بات آج بھی موجود ہے

پندرھواں باب

(۱) تب یروشلیم کے فقیہوں اور فریسیوں نے یسوع پاس آکے کہا (۲) کہ تیرے شاگرد کیوں بزرگوں کی روایت کو ٹال دیتے ہیں کہ روٹی کھاتے وقت اپنے ہاتھہ نہیں دھوتے ہیں ۱ ۲

(۱ سے ۲۰ تک مرقس ۷ باب ۱ سے ۲۳ تک) مرقس کہتا ہے کہ وہ لوگ یروشلم سے آئے تھے اور اُنکا مطلب جاسوسی کرکے نالش کرنیکا تھا اُنہوں نے مسیح کے شاگردوں کو بغیر ہاتھہ دھوئے کھاتے دیکھا اور یہہ اعتراض نکالا (ف) اسوقت بھی محمدی مولویوں کے شاگرد دیندار عیسایوں کے پاس کبھی کبھی ایسی جاسوسی کرنے کو آیا کرتے ہیں ہر آدمی جب بُرے مطلب سے آتا ہے تو اُسکی آنکھوں کے سامنے عیب جوئیکا پردہ پڑا رہتا ہے اور وہ کچھہ فیض حاصل نہیں کرسکتا (بزرگوں کی روایت) دیکھو خدا کی شریعت کے نسبت مسیح کو الزام نہیں دیسکتے تھے تب بزرگوں کی روایت کی نسبت اعتراض نکالا جسمیں کچھہ جان نہیں ہے (ف ۲) دیندار اور بے دین میں روز بروز جدائی زیادہ ہوا کرتی ہے اور بد دین آدمی نامعقول سببوں سے بھی جدائی بڑھاتا جاتا ہے (ف ۳) یہودی لوگ جسقدر رسومات کی اطاعت کرتے

تھے اُسیقدر زیادہ ثواب جانتے تھے جیسے اب مسلمان بھی کرتے ہیں یہودی لوگ اس چیز مغز بات سے بہت ناواقف تھے کہ ظاہری نشانات و دستورات سایہ اور نمونہ تھا جیسے روحانی ناپاکی اور پاکی مراد تھی پر وہ لوگ نشانات ہی کو اصل بنا بیٹھے تھے (ف) دیکھو آدمی کی روایات اور احادیث پر مسیح فتوی دیتا ہی کہ وہ کچھہ چیز نہیں ہی اُسکا ذکر کلام میں نہیں ہی انہیں ظاہری روایات کے سبب سے ہمیشہ خدا کے حکم چھوڑے جاتے ہیں ریاکار لوگ ہمیشہ ظاہری باتوں پر زور دیتے ہیں انہوں نے شاگردوں کا کیا قصور بتلایا یہہ کہ ہاتھہ نہیں دھوئے نہ آنکہ کوئی خدا کا حکم ٹالدیا (ف) یہودونے روایات اور احادیث کو کلام سے زیادہ مانا تھا وہ کہتے تھے کہ لکھا ہوا کلام پانی ہی پر حدیث شراب ہی جو پانی میں ملا دی گئی ہی حکایت یہہ ہی کہ ایک معلم یعنی ربی مسمی عقیبہ گذرا ہی اُسنے قید میں بھی مرنا بہتر جانا اس سے کہ بے وضو کھاوے یہیوے وہ احادیث کا بڑا پابند تھا۔ اب ہم محمدیوں میں بعض اشخاص کو ایسا ہی پابند حدیثوں کا دیکھتے ہیں پر یہہ بات عدم معرفت سے ہی۔ یہودی جانتے تھے کہ قانون دو قسم کے ہیں تحریری اور سماعی یعنی کتاب اللہ اور احادیث اور یہودی یوں کہتے تھے کہ موسیٰ سے یشوعہ اور قاضیوں اور انبیا کے درمیان یہہ احادیث معن عن آئی ہیں۔ یہہ سب خیالات یہودیوں سے مسلمانوں میں سرایت کر گئے ہیں اور وہ بھی اسی طرح بولتے ہیں پر ان احادیث کی پابندی سے خدا کا خالص کلام عمل میں نہیں آسکتا ہی رومی عیسائی بھی ایسی بلا میں پھنسکر کلام کے سمجھنے میں غلطیاں کرتے ہیں

۳ (۳) اُسنے جواب دیکے اُنہیں کہا تم بھی کسواسطے اپنی روایت کے سبب خدا کا حکم ٹال دیتے ہو

(تم بھی) یعنی تم بھی ٹالدیتے ہو (خدا کا حکم) اگر میرے شاگرد آدمی کا حکم ٹالدیتے ہیں تو کیا پرواہ ہی پر خدا کا حکم ٹالدینا خوفناک بات ہی دیکھو (استثناء باب ۴) میں صاف لکھا ہی کہ جو حکم تمھیں دئے گئے ہیں انمیں کچھہ زیادہ اور کم نہ کیجیو۔ پر تمنے اُن کے ساتھہ حدیثیں ملائیں یہہ زیادتی ہوئی اگرچہ کلام میں داخل کرکے لکھہ نہیں دیں مگر خدا کے کلام کے ساتھہ آدمی کا حکم یعنی حدیثیں بھی عمل میں لانے لگے یہہ سخت گناہ ہی اسکی سزا دیکھو (مکاشفات ۲۲ باب ۱۸)

۴ (۴) کیونکہ خدا نے حکم دیا اور کہا ہی کہ باپ اور ماں کی عزت کر اور جو باپ یا ماں پر لعن طعن کرے جان سے مارا جاوے

(خدا نے حکم دیا) دیکھو خروج ۲۰ باب ۱۲ و ۲۱ باب ۱۰) اور ظاہر ہی کہ والدین کی مدد نکرنا بھی لعن طعن ہی کیونکہ زبانِ ادب بلاخدمت کچھہ کام کی نہیں ہی (ف) (مرقس ۷ باب ۱۰) میں لکھا ہی کہ موسیٰ نے کہا دیکھو جو موسیٰ نے کہا اُسکی نسبت یہاں لکھا ہی کہ خدا

نے حکم دیا پس نتیجہ یہہ ہی کہ جو موسی نے کہا وہ خدا نے کہا ہی اور موسی کی شریعت خدا کی شریعت ہی اس بات کی تصدیق خدا کے بیٹے سے ہو گئی

۵

(۵) پر تم کہتے ہو کہ اگر کوئی باپ یا ماکو کہے کہ جو مجھے تجھکو دینا واجب تھا سو ہدیہ ہوا اسکو ضرور نہیں کہ اپنے باپ اور اپنی ماکی عزت کرے

(ہدیہ ہوا) یعنی خدا کی نذر چڑہایا گیا تقرب کی نیت سے جو پاک کاموں کی خدمت کے لئے دیا جاتا ہی جیسے (انمطاوس ۵ باب ۳ و ۱۶ میں لکھا ہی) (ف) یہودی لوگ ایسا مسئلہ اجتہادی بکھلا کر خیرات میں لوگوں کے مال لیتے تھے اور لوگوں کو کہتے تھے کہ اب تمہیں والدین کی عزت کرنا ضرور نہیں ہی یعنی مدد کرنا کیونکہ تمنے سب پیسہ خیرات میں دیدیا پر یہہ ناجایز بات تھی جو وہ لوگ اپنی حدیثوں کی پابندی سے کرتے تھی کیونکہ خدا کا حق اور آدمی کا حق دونوں انسان کے ذمہ پر ہیں ایک کو ماننا دوسرے کو رد کرنا ناروا بات ہی (ف) جیسے کوئی ناپاک چیز پاک نہیں کرسکتی ایسے ہی بیجا طور سے عمل میں لانے سے کوئی پاک چیز پاک نہیں کرسکتی مثلاً عشا، ربانی و بپتسما بلا ایمان کچھہ فایدہ نہیں دیتے جیسے نامناسب تور کی یہہ خیرات گناہ ٹھہری ہی

۶

(۶) پس تم نے اپنی روایت سے خدا کے حکم کو باطل کیا

(خدا کے حکم کو باطل کیا) دیکھو اسنے والدین کو ندیا پر خیرات میں دیا مسیح کے نزدیک یہہ بھی بدذنی میں شامل ہی (ف) اگر خدا کا ایسا حکم ہوتا تو گناہ نہ تھا مثلاً کوئی آدمی بدون رضامندی والدین کے بپتسما پاوے تو گنہگار نہیں ہی کیونکہ خدا کا حکم ہی اگرچہ کوئی ناراض ہو یا راضی کیونکہ بدون اسکے خدا سے میل نہیں ہوسکتا پر روپیہ پیسہ وغیرہ امور میں جو معاملات میں شامل ہیں اُن میں والدین کی رضامندی ضروری ہی (ف) یہہ حدیثیں ایسی بُری بلا ہیں کہ کلام الہی کی جگہ میں آگھستی ہیں محمدیوں نے یہودیوں اور رومن کتھولک کے عقاید میں سے ایسی باتیں بہت سی نکالکر لکھی ہیں کہ حدیثوں کو ماننا چاہئے مگر اُنکو یہاں پر غور کرنا چاہئے کہ مسیح خداوند آدمیوں کی روایتوں کو ناپسند کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ تمنے اپنی روایتوں کے سبب سے خدا کے حکم کو ٹالدیا اور باطل کیا پر سُنت لوگ جو حدیثوں کو خدا کا کلام نہیں جانتے ہیں یہہ اُنکا خیال ٹھیک مسیح کے مطلب کے موافق ہی حدیثوں نے دنیا میں بڑی گمراہی پھیلائی ہی اُنسے بچنا چاہئے

(۷) ای ریاکارو شعیانے تمہارے حق میں یوں کہکے خوب نبوت کی (۸) کہ یہ لوگ مُنہہ سے میری نزدیکی ڈھونڈھتے اور ہونٹھوں سے میری عزت کرتے ہیں پر اُنکا دل مجھہ سے دور ہی

(یشعیانے) دیکھو یشعیا ۲۹ باب ۱۳ کو، یہہ عام نصیحت ہی ہر زمانہ کے کلیسیا کے لیے گویا ایک پیشگوئی ہی جو بار بار پوری ہوئی نہ صرف اُسیوقت کے لیے تھی بلکہ ہر زمانہ کے ایسے لوگوں کے لئے ہی

(۹) لیکن وے عبث میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ تعلیم دے دیکے آدمیوں کے حکم سکھلاتے ہیں

وے عبث، یعنی جو کوئی آدمی کا حکم خدا کے حکم کی مانند مانتا ہی اُسکی ساری بندگی عبث ہی خود خداوند نے فرمایا کہ وے عبث میری پرستش کرتے ہیں دیکھو حدیثوں کی پابندی سے کیسا بڑا نقصان ہوتا ہی کہ آدمی خدا سے الگ جا پڑتا ہی اور اُسکی نبض کی کبھی خبر نہیں ہی رمقس ۰ باب ۰۰۰ میں لکھا ہی کہ نہ صرف یہہ ہاتھہ دہونیکی بات مگر ایسے اور بھی بہت سے کام ہیں جو حدیثوں کی پابندی سے وہ کرتے ہیں۔ یہہ طہارت بدن کا ذکر مشتے نمونہ از خروارے تھا۔ الغرض ظاہری دینداری سے اپنا دنیاوی فایدہ تلاش کرتے ہوئے بدن بے روح مردہ ہے یہ پرستش ظاہری کچھہ چیز نہیں ہی دلی عبادت درکار ہی جسکی ضرورت ہی اُسکا فکر نہیں کرتے یعنی نیا دل چاہیے اور شکستہ اور خستہ دل کی قربانی مطلوب ہی جیسے دل کا ختنہ خدا تلاش کرتا ہی کیونکہ سچا ایمان دل سے ہی نہ زبان سے، رف، دیکھو امثال کی کتاب میں حکمت کیا کہتی ہی ای بیٹے مجھے اپنا دل دے اور یہہ حکمت کسکا نام ہی خداوند مسیح کا نام ہی پس مسیح ایمان کی راہ سے ہمارے دلوں میں رہتا ہی پس جب تک دل میں وہ نہیں ہی تو سر جھکانا دعا کرنا آمین بولنا عشاء ربانی لینا وغیرہ سب بیفایدہ ہی دیکھو یہودیوں نے حدیثیں سنا کر خدا کی بڑی عزت تو کی مگر دل دور تھے حکم الٰہی ٹالدینے اور حدیثوں کی پیروی کرنے سے

(۱۰) اور اُسنے لوگوں کو پاس بلا کر اُنہیں کہا سنو اور سمجھو

(لوگوں کو) پہلے جو باتیں ہوئیں وہ مسیح اور فریسیوں کے درمیان تھیں پر اب مسیح خداوند ساری جماعت حاضرین سے خطاب کرکے حقیقی ناپاکی کا ذکر صاف عبارت میں سناتا ہی

(۱۱) کہ وہ چیز جو منہہ میں جاتی ہی آدمی کو ناپاک نہیں کرتی بلکہ وہ جو مُنہہ سے نکلتی ہی سوہی آدمی کو ناپاک کرتی ہی

(وہ جو مُنہہ سے نکلتی ہی) جس سے حکم الہی ٹالدئے جاتے ہیں جو خلاف الہی شریعت کے بولتا ہی اُس سے ناپاکی حاصل ہوتا ہی کیونکہ خدا کی بادشاہت کھانا پینا نہیں ہی رومی ۱۴ باب ۱۷ پس ساری ناپاکی کا چشمہ دل ہی جب تک دل پاک نہو سب رسوم اور دستورات شرعی بھی بیفایدہ ہیں **ف** (مرقس ۷ باب ۱۶) میں کچھہ زیادہ لکھا ہی یعنی یہہ بھی کہا کہ جسکے کان سُننے کے ہوں سن لے جیسے (متی ۱۳ باب ۹) میں بھی فرمایا تھا پس جہاں ایسے کانوں کا وہ ذکر کرتا ہی وہاں اصولی باتوں کا ذکر ہوتا ہی کہ یہہ بات دین کے بڑے اصول میں سے ہی جسکے بغیر دین قایم نہیں ہوسکتا

۱۲ (۱۲) تب اُسکے شاگردوں نے اُس پاس آکے اُسسے کہا کیا تو جانتا ہی کہ فریسیوں نے یہہ بات سُنکر ٹھوکر کھائی

(ٹھوکر کھائی) یہہ بات شاگردوں نے آکر مسیح سے کہی کہ اس تعلیم سے فریسیوں نے ٹھوکر کھائی معلوم ہوتا ہی کہ شاگردوں نے اُن فریسیوں کی کچھہ بکواس سُنی ہوگی جب مسیح گھر میں چلا آیا تھا اور شاگرد باہر رہے تھے اُسوقت فریسیوں نے کچھہ بولا ہوگا (مرقس ۷ باب ۱۷) (**ف**) دیکھو اچھی باتوں سے بھی جنکے دل برے ہیں ٹھوکر کھاتے ہیں نہ صرف دیندار کی کمزوری سے شریر ٹھوکر کھاتے ہیں پر اُسکی اچھی باتوں سے بھی ٹھوکر کھاتے ہیں پر ہمیں لازم ہی کہ اپنی کمزوریوں سے اُنہیں ٹھوکر نہ کھلاویں اگر وہ حق بات سے ٹھوکر کھاویں تو کچھہ پرواہ نہیں ہی

۱۳ (۱۳) اُسنے جواب دیکے کہا کہ ہر پودا جو میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا جڑ سے اُکھاڑا جائیگا

(جواب دیکے کہا) جواب ایسا ہی جسکا یہی مطلب ہی کہ کچھہ پرواہ نہیں ایسی بات سے ٹھوکر کھاویں تو کھانے دو (ہر پودا) لفظ پودہ یہاں پر معنی اُس ذخیرہ کے ہی جو پنجاب میں پنیری اور ہندوستان میں پود کہلاتی ہی پس مراد یہ کہ وہ سب اور اُنکی بدعات بھی سب برباد اور ہلاک ہونگی (میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا) آسمانی باپ تو بڑا کسان ہی پر یہہ پودے اُسکے لگائے ہوئے نہیں ہیں یوحنا ۱۵ باب ۱) یہہ پودا فریسیوں کا لگایا ہوا ہی نہ خدا کا۔ پودہ یعنی تخم تعلیم جس سے آدمی طیار ہوتا ہی بُرا ہو یا بھلا جیسی تعلیم ویسا آدمی طیار ہوتا ہی پودہ دل میں لگایا جاتا ہی تاکہ ظاہر میں میوہ لاوے (جڑ سے اُکھاڑا جائیگا) ایسی تعلیمات سے فریسیوں کی نسبت فتوی ہو چکا ہی کہ خدا کا باغ ایسے کانٹوں سے صاف کیا جائیگا جو زمین کو روکتے ہیں وہ سب اُکھاڑے جاوینگے (**ف**) جھوٹی تعلیم کا مقابلہ کرنا چاہئے اور اُنکی دشمنی اور ٹھوکر سے نڈرنا اگر کسی معلم کی تعلیم اصول نجات میں کلام کے برابر نہووے تو وہ گرجا اور جماعت چھوڑنا چاہئے اندھوں کے پیچھے جانا واجب نہیں ہی بلکہ ضرر ہی ہاں اگر تعلیم درست ہو پر معلم کے چال چلن میں نقص پایا جاوے

تو گرجا اور کلیسیا کو نہیں چھوڑ سکتے پر صبر سے دعا کرنا لازم ہے کیونکہ ہم کلیسیا کے فرزند ہیں نہ غلام کلیسیا کے حکم کی حرمت چاہئے وے ہی ہر کوئی اپنا آپ ذمہ وار ہے

۱۴ (۱۴) اُنہیں چھوڑ دو وے اندھے اندھوں کے رہبر ہیں پر اگر اندھا اندھے کو راہ دکھاوے تو دونوں گڑھے میں گرینگے

(چھوڑ دو) یعنی اُن سے مباحثہ نکرو کیونکہ وہ قصداً تاریکی میں رہتے ہیں اگر اُنہیں تعلیم دوگے تو وہ صرف غصہ ہی غصہ کرینگے کبھی نہ مانینگے کیونکہ دیدہ و دانستہ ناراستی کی باتیں کرتے ہیں اُنکی مہربانی کی پرواہ نرکھو اور نہ اُنکی عداوت سے ڈرو - وہ اندھے ہیں اور اندھوں کے رہنما ہیں چاہئے کہ اندھے کو آنکھوں والا راہ دکھاوے پر یہاں اندھے اندھوں کے رہنما ہیں اسلئے دونوں گڑھے میں گرینگے وہ اندھے ہیں نہ آنکھ دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے بلکہ دیدہ و دانستہ نہیں دیکھتے

۱۵ (۱۵) اور پطرس نے جواب دیکے اُسے کہا وہ تمثیل ہمیں سمجھا

(پطرس نے) پطرس بھی گھر میں آیا تھا پطرس اکثر سوال کرتا ہے دل چلا آدمی ہے اُسکے سوالات سے فایدے بہت ہوتے ہیں - تمثیل یعنی جو منہ میں جاتا ہے

۱۶ (۱۶) یسوع نے کہا کیا تم بھی اب تک نا سمجھ ہو

(تم بھی ابھی تک نا سمجھ ہو مسیح نے (آیت ۱۱) میں جماعت سے کہا کہ سمجھو مگر خاص شاگرد نہیں سمجھے جواب پوچھتے ہیں اسلئے مسیح کا دل شاید کچھ ملول ہوا کہ جنپر امید سمجھنے کی تھی وہ نہیں سمجھے اور اسلئے بھی کہ اُنہیں سمجھ بخشی گئی تھی پر اُنہوں نے فکر نہ کیا (متی ۱۳ باب ۱۱) اسیواسطے اُنہوں نے ایک اور مقام پر بھی ملامت اُٹھائی (لوقا ۲۴ باب ۲۵)

۱۷ ۱۸ (۱۷) کیا اب تک نہیں سمجھتے ہو کہ جو کچھ منہہ میں جاتا ہے پیٹ میں پڑتا اور پاخانے میں پھینکا جاتا ہے (۱۸) پر جو باتیں منہہ سے نکلتی ہیں دل سے آتی ہیں اور وے ہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں

جو کچھ منہہ میں جاتا ہے) یعنی سب کھانے پینے کی چیزیں جو منہہ میں داخل ہوتی ہیں بدن کی خدمت کرتی اور فضلہ ہو کر نکلتی ہیں اُنسے آدمی ناپاک نہیں ہو سکتا (پر جو باتیں منہ سے نکلتی) یعنی جو کچھ آدمی بولتا ہے اگر وہ حکم کے برخلاف ہے تو اُس سے آدمی گنہگار ہوتا ہے کیونکہ جو منہہ سے باہر آتا ہے (دل سے آتا ہے) ناپاکی کا چشمہ آدمی سے باہر نہیں ہے مگر اُسکے دل میں ہے پس جب تک دل

سیدھا نہو خدا کے سامنے آرام نہیں کرنا چاہئے (اعمال ۸ باب ۲۱) ایسا دل چاہئے جیسے زبور ۵۱ باب ۱۰ و امثال ۴ باب ۲۳ میں مذکور ہی (ف) دیکھو انسان کا دل بدی کا چشمہ ہو اسی لیے اُسپر بھروسہ کرنیوالا احمق کہا جاتا ہی (امثال ۲۸ باب ۲۶) ہر برا خیال اور بد آرزو خواہ غنچہ میں ہو یا پھول و پتے میں وہ سب جڑ سے آتا ہی یعنی دل سے یہہ زہر جو دل سے نکلتا ہی جس سے موت آتی ہی ظاہری رسوم سے ہرگز دفع نہیں ہو سکتا صرف خدا کے فضل سے ہوتا ہی دل تو آلودہ ہی مگر صرف مسیح کے خون سے دل پاک ہوتا ہی

۱۹) کیونکہ برے خیال خون زنا حرام کاری چوری جھوٹھی گواہی کفر دل ہی سے نکلتے ہیں ۱۹

(برے خیال) یعنی انسانی منصوبے جس سے حدیثیں نکلتی ہیں اور سب گناہ نکلتے ہیں کیونکہ جب بدی صورت لیتی ہی تو پہلے خیالات کے حرکات میں نمود ہوتی ہی گویا دل کو گناہ کا حمل ہوتا ہی وہی خیالات ہیں جنکی تفصیل یہہ ہی خون زنا حرام کاری چوری جھوٹی گواہی کفر یعنی ناحق شناسی خدا کی نسبت یا انسان کی نسبت (مرقس ۷ باب ۲۲ میں ہی کہ لالچ بھی یعنی زیادہ چاہنا جو خدا نے نہیں دیا اور قسم قسم کی بدیاں فریب عیش عشرت زیادہ کھانا اور ذہن کرنا اور بد نظری غرور جہل و کبر وغیرہ اُسکی بہت سی قسمیں ہیں یہہ سب دلسے باہر آتی ہیں اگر کوئی پاکیزگی چاہے تو اُن آفات سے بچے نہ کہ ہاتھ دھو کر روٹی کھانے سے اس سے کونسی پاکیزگی حاصل ہو گی یہہ تو آدمی کی حدیث ہی

(۲۰) یہی باتیں آدمی کی ناپاک کرنیوالی ہیں پر بن دھوئے ہاتھ کھانا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا ہی ۲۰

(ناپاک نہیں کرتا) یہہ صاف جواب ہی اُس بات کا بغیر ہاتھ دھوئے روٹی کیوں کھاتے ہیں جواب یہہ ہی کہ اس سے ناپاک نہیں ہو سکتے ناپاک ہونے کی دوسری باتیں ہیں جنکا ذکر ہوا

(۲۱) اور یسوع وہاں سے روانہ ہو کے صور اور صیدا کے اطراف میں گیا ۲۱

(۲۱ سے ۲۸ و مرقس ۷ باب ۲۴ سے ۳۰ تک) یہہ واقعہ فوراً بعد واقعہ بالا کے وقوع میں آیا کہ وہ وہانسے چلا گیا اسلئے کہ وہ لوگ قصداً مخالفت کرتے تھے اور وہ ملک کی سرحد پر یعنی صور و صیدا کی طرف چلا گیا مرقس کہتا ہی کہ گھر میں چلا گیا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی اُسکے پاس آوے اُسنے آپ کو اُنسے ایک طرف کیا اور چاہتا تھا کہ پوشیدہ رہے پر پوشیدہ نہ رہ سکا (ف) اتنا بڑا سفر کیا اسکا سبب کیا تھا شاید اسلئے کہ فریسیوں سے بہت دور رہے یا ایک غریب عورت کو فایدہ بخشنے کیونکہ اس معجزہ کے سوا

وہاں اور کسی معجزہ کا ذکر نہیں ہی وہ وہاں کے باشندوں کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ اسرائیل کے لئے آیا تھا تو بھی منع نہ تھا کہ کوئی غیر قوم میں سے اُسکے پاس آوے اور جب غیر قوم آئی تو اُسنے رد نہیں کیا مسیح کی شہرت جلیل سے یہاں تک بھی پہونچ گئی تھی (مرقس ۳ باب ۸ لوقا ۶ باب ۱۷)

۲۲ (۲۲) اور دیکھو ایک کنعانی عورت اُن سرحدوں سے نکل کے پکارتی ہوئی چلی آئی کہ ای خداوند داؤد کے بیٹے مجھپر رحم کر کہ میری بیٹی سخت دیوانی ہی

سخت دیوانی ہی) یعنی دیو اُسمیں ہی مرقس کہتا ہی کہ ناپاک دیو ہی (مرقس ۷ باب ۲۵) یعنی وہ دل جو پاکیزگی کے لئے طیار کیا گیا اُسمیں ناپاک دیو آگیا ہی مرقس یہہ بھی کہتا ہی کہ اس کنعانی عورت نے مسیح کی شہرت سنی تھی اسلئے چلاتی آئی جو کوئی مصیبت کے وقت اپنی مصیبت کے دفع ہونے کا علاج سنتا ہی وہ بڑے جوش سے اُس علاج کی طرف متوجہ ہوتا ہی اگر اُسکی بیٹی میں دیو نہ ہوتا تو کبھی مسیح کے پاس نہ آتی پس مصایب برکات میں (زبور ۱۱۹ باب ۷۱) مصیبتیں دنیا سے جدا کرکے مسیح کی طرف ہانکتی ہیں (چلی آئی) یعنی گھر کے اندر گھس آئی مرقس کہتا ہی کہ مسیح کے قدموں پر گری اور پکاری نہ صرف بولی لیکن چلائی (ف) جو خدا سے باتیں کرنا چاہتا ہی ہمیشہ روح سے چلاتا ہی جو فتح پایا چاہتا ہی مثل یعقوب کے ہمیشہ کُشتی کرتا ہی جو کوئی خدا سے کشتی کرنا چاہے پہلے دل سے کُشتی کرے تاکہ جاگے اور زندہ ہووے جو نشان پر تیر چلاتا ہی وہ کیسے زور سے لگاتا ہی ایسا تیر آسمان سے برکت اُتارتا ہی کیونکہ چلانے کی آواز آسمان تک جاتی ہی پر غافل لبوں سے جو دعائیں مانگی جاتی ہیں وہ تیر نہیں بلکہ باتیں اور فقرہ سازیاں ہیں (ف) سب مصیبتیں اور دُکھہ گویا صیقل ہیں جن سے دعائیں تیز کیجاتی ہیں اور بغیر صیقل کے تلوار کاٹ نہیں کرتی۔ مسیح بہت چاہتا ہی کہ لوگ میرے پیچھے چلائیں (کنعانی عورت) یعنی باشندہ کنعان جسکا مذہب یونانی تھا یعنی بت پرستی وہ اگرچہ اسرائیلی نہ تھے تو بھی داود کی نسل موعود کو موجب برکت جانتے تھے (ای خداوند داود کے بیٹے) وہ پطرس و یوحنّا وغیرہ کو نہیں پکارتی مگر صرف مسیح کو پکارتی ہی لوگ ناحق آدمیوں کو حل مشکلات کے لئے پکارتے ہیں صرف ایک ہی نام ہی جسکو پکارنا چاہئے یعنی یسوع مسیح کا نام (مجھپر رحم کر) وہ رحم چاہتی ہی نہیں کہتی کہ میرا حق مجھے دے

۲۳ (۲۳) پر اُسنے اُسے کچھہ جواب نہ دیا تب اُسکے شاگردوں نے پاس آکر اُسکی منت کی اور کہا اُسے رخصت کر کیونکہ ہمارے پیچھے چلاتی ہی

(کچھہ جواب نہ دیا) ہر دعا جو مقبول بھی ہی اُسکا بھی کبھی کبھی جواب دیر میں ملتا ہی گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ زیادہ چلانا ضرور ہی (ف)

جواب ندینے کا سبب کیا تھا یہہ کہ مسیح ایسی کنعانی عورت کے پاس بھیجا نہیں گیا تھا اُسنے شاگردوں کو کہا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا (متی ۱۰ باب ۵) یا اسلئے جواب ندیا کہ اُسکے ایمان اور صبر کا امتحان کرے اور اُسکا پوشیدہ بھاری ایمان سب کے سامنے نمونہ کے لئے ظاہر کرے (ہمارے پیچھے چلاتی ہی) ظاہر ہی کہ مسیح اُس گھر سے اب نکلکر چلنے لگا تھا شاگردوں نے کہا کہ خداوند کے پیچھے چلاتی ہی دق کرتی ہی اُسے رخصت کرنا چاہئے اسیطرح چھوٹے بچوں کے لانیوالوں کو شاگردوں نے ڈانٹا تھا اور ایسے ہی جماعتوں کو رخصت کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ اپنے لئے کھانا مول لیں شاگردوں کا وہی حال تھا جیسے سب مقدسوں کا حال ہوتا ہی یعنی وہی انسانیت بھی خودغرضی سے اپنا آرام چاہتے تھے نہ بہت بڑا ایمان تھا نہ رحم تب ہی تو کہتے تھے ہمارے پیچھے چلاتی ہی اُسے رخصت کرنا چاہئے (ف) آج کل بھی اکثر عیسائی اسیطرح سے دق ہوکر لوگوں کو نکالدیتے ہیں پر ایک ہی رحیم خدا ہی جو سب کی برداشت کرتا ہی اُسکا جلال ابد الآباد ہووے

۲۴ (۲۴) اُسنے جواب دیکے کہا میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا

(اسرائیل کے) یونانی میں ہی (میں اُن بھیڑوں کے پاس بھیجا گیا ہوں جو اسرائیل سے کھوئے ہوئے ہیں) سند آسمانی میں اُسوقت بنی اسرائیل ہی کا نام لکھا ہوا تھا

۲۵ (۲۵) پر اُسنے آکے اُسے سجدہ کیا اور کہا ای خداوند میری مدد کر

(سجدہ کیا) دیکھو لوگ اُسے سجدۂ عبودیت کرتے ہیں اور وہ منع نہیں کرتا کیونکہ خداوند ہی (میری مدد کر) جیسے محصول لینے والے نے کہا ای خداوند مجھپر رحم کر اسیطرح یہہ عورت بولتی ہی اُسنے سن لیا کہ میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی کے پاس بھیجا نہیں گیا تو بھی کہتی ہی کہ میری مدد کر اُسکا مطلب یہہ ہی کہ اگرچہ تو میری تلاش میں نہیں آیا مگر میں تیری تلاش میں آئی ہوں کیا تو مجھے خالی ہاتھہ نکال دیگا تو نے تو سامری عورت کو خالی ہاتھہ نہیں نکالا بلکہ اُسے کہا کہ جا اپنے شوہر کو بلالا تاکہ اُسکے گناہ ظاہر کرکے اُسے دینداری بخشے (ف) یہہ بات درست ہی کہ کبھی کبھی چشمہ کنارہ توڑکر بھی پانی دیتا ہی اپنے بہنے کی جگہ کے خلاف کسی راہ سے کبھی پانی جانے دیتا ہی اسیطرح مسیح میں ایسی برکات اور نعمات تھیں کہ خواہ مخواہ ادھر اُدھر نکلتی تھیں تاکہ ظاہر کرے کہ کیا ہوگا جب چشمہ سب کی طرف کھولا جائیگا - عورت نے یہہ بات بولی کہ میری مدد کر اور مسیح سے جواب بھی نکالا مگر کیسا جواب پایا

۲۶ (۲۶) اُسنے جواب دیکے کہا لڑکوں کی روٹی لے لینی اور کتوں کو ڈال دینی خوب نہیں

(خوب نہیں) یعنی مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی کتّوں کو ڈالی جاوے (مرقس، باب ۷) میں ہی کہ مسیح نے کہا پہلے لڑکوں کو سیر ہونے دے یہہ لفظ پہلے کا جو مسیح نے بولا تو عورت کے دل میں بڑی امید پیدا ہوئی کہ ضرور پیچھے میرا وقت بھی ہوگا کیونکہ ہر ایک کا آخر ہی اس جواب سے امید مر نہیں گئی مگر مردوں میں زندگی آئی (ف) کھانیوالے سے خوراک نکلی (دیکھو قاضی ۱۴، باب ۱۴) یعنی جہاں سے ناامیدی تھی وہاں سے امید نکلی موت سے زندگی نکلی شام کے وقت جب اندھیری ہی تو روشنی بھی ہوگی (ذکریاہ ۱۴ باب ۷) اگر مسیح چپ چاپ رہتا تو کچھ برکت نہ ملتی پر اب مینے برکت پائی کیونکہ وہ مجھسے بولا

۲۷ (۲۷) اُسنے کہا ہاں ای خداوند کہ کتّے بھی اُن ٹکڑوں میں سے جو اُنکے مالکوں کی میز سے گرتے ہیں کھاتے ہیں

(کتّے بھی) مالک کی میز سے گرا ہوا ٹکڑا کھاتے ہیں دیکھو وہ عورت اپنی نالائقی کو قبول کرتی ہی جسکی مسیح خداوند عزت کرتا ہی پہلے اُسکو اُسکی حالت سے خبردار کرتا ہی اسلئے اُسنے پہلے اُسے کتّا بتلایا اور عورت نے قبول کیا گویا مسیح نے اُسے ہاتھ سے پرے کو دھکّا دیا پر وہ اُسکا ہاتھ پکڑ کر قریب آئی ناامیدی سے ایمان بڑی امید پاتا ہی اونچے گھروں کے لئے گہری بنیاد درکار ہی جو جانتا ہی کہ میں کسی چیز کے لایق نہیں ہوں وہ ہر چیز پر شکر کرتا ہی (ف) ایمان پانی کے سیلاب کی مانند ہی اُسکے لئے کوئی روکنے والی چیز چاہیے تاکہ اُسکا زور نظر آوے جیسے اس ناامیدی نے اس ایمان کا زور دکھلایا کہ کتنا بڑا ایمان تھا (ف) یہہ عورت فروتنی میں غیر قوم کا نمونہ تھی جنکو یہودی ناچیز جانتے تھے پر وہ فروتنی سے نہایت بھوکھی پیاسی تھی اُن ٹکڑوں کی جو یہود کے ہاتھ سے گرتے تھے (جب عورت نے کہا ای خداوند کتّے بھی) تو گویا اُسنے مسیح کا ہاتھ پکڑ لیا جس ہاتھ سے یعنی کتّے کا لفظ کہکر مسیح نے اُسے ہٹایا وہی ہاتھ اُسکا عورت نے پکڑ لیا کہ ہاں ہم کتّے ہیں ہمیں بھی ٹکڑا چاہیئے تیرا شکر ہو کہ تو نے ایسا خطاب ہمیں دیا جس سے روٹی میں ہمارا بھی حصہ پایا جاتا ہی بیشک میں بچّی نہیں ہوں کتّی ہوں پر کتّے بھی میز کے نیچے بچّوں کی خوراک سے گرے ہوئے ٹکڑے کھاتے ہیں مجھے بھی ٹکڑا دے تب میں راضی ہوں کیونکہ تیرے فضل کی میز سے ایک ٹکڑا میری لڑکی سے دیو کو نکال دیویگا (ف) ایمان مسیح کی عزت کرتا ہی اور مسیح ایمان کی عزت کرتا ہی (ف) دیکھو ایک غریب عورت نے اپنی تقریر میں مسیح کو ایسا پھنسایا کہ فریسی عالم بھی ہزار تدبیریں کرکے ایسا نہ پھنسا سکے

۲۸ (۲۸) تب یسوع نے جواب دے کے اُسے کہا ای عورت تیرا ایمان بڑا ہی جیسا چاہتی ہی تیرے لئے ہو اور اُسکی بیٹی اُسی گھڑی سے چنگی ہوگئی

تیرا ایمان بڑا ہی) دنیا میں فقط دو چیزیں ہیں جن پر مسیح نے تعجب کیا ایمان اور بے ایمانی (لوقا، باب ۹، اور دنیا کی کسی چیز پر اُسنے تعجب نہیں کیا مرقس کہتا ہی کہ اسی بات کے سبب چلی جا تیری لڑکی سے دیو نکل گیا اور لڑکی اچھی ہوگئی دیکھو مسیح نے اس بیمار کو دیکھا بھی نہیں یہاں کیسی تسلی ہی اُنکے لیے جو غیروں کے لیے اُنکی غیبت میں مسیح سے کچھ مانگتے ہیں اور وہ اُنکے مانگنے سے اُنکے لئے سب کچھ کرتا ہی

(۲۹) اور یسوع وہاں سے روانہ ہوکے دریاے گلیل کے نزدیک آیا اور پہاڑ پر چڑھکر وہاں بیٹھا ۲۹

(۲۹ سے ۳۵ مرقس، باب ۷، ۳۲، باب ایک سے، اتک دیکھو) مرقس میں ایک بہرہ آدمی کو کان دینے کا معجزہ مذکور ہی۔ یہاں بہت سے معجزات کا مجمل ذکر ہی وہ بہرہ کا معجزہ اُن بہت سے معجزات میں سے ایک معجزہ تھا چنانچہ مرقس کی عبارت سے بھی آشکار ہی (دریاے جلیل) ۱۶ میل لمبا اور ۹ یا ۶ میل چوڑا ہی (پہاڑ پر) اُس دریا کے کنارے ایک پہاڑی یعنی اُونچی زمین وہاں وہ جا بیٹھا

(۳۰) اور بڑی بھیڑ لنگڑوں اندھوں گونگوں ٹنڈوں اور بہت اوروں کو اپنے ساتھ لیکر اُس پاس آئی اور اُنہیں یسوع کے پانوں پر ڈالا اور اُسنے اُنہیں چنگا کیا ۳۰

(لیکر اُس پاس آئے) یعنی قسم قسم کے بیماروں کو جو لنگڑے اندھے گونگے ٹنڈے لوگ تھے اور اُنکے سوا اور قسم کے بیمار بھی تھے اور بہت کثرت سے تھے لوگ اُسکے پاس وہاں لیکر گئے بیماروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لیجانا خاصکر اُس ملک میں کہ بڑے خطرہ کا کام ہی بہت مشکل کام تھا تو بھی لوگ اس امید پر کہ مسیح سے صحت پاوینگے اُسکے پاس لیگئے (پاؤں پر ڈالا) یہہ ہمارے لئے کیسا نمونہ ہی کہ ہم بھی اُن لوگوں کو جو آپ سے مسیح کے پاس نہیں آسکتے لاکر اُسکے قدموں پر ڈالیں تاکہ وہ بچ جاویں (چنگا کیا) رد نہیں کیا بلکہ تندرستی بخشدی اسی طرح جب ہم بھی لوگوں کو اُسکے قدموں پر ڈالینگے تو وہ دیکھیگا اور چنگا کریگا

(۳۱) یہاں تک کہ جب لوگوں نے دیکھا کہ گونگے بولتے ٹنڈے تندرست ہوتے لنگڑے چلتے اور اندھے دیکھتے ہیں تو تعجب کیا اور اسرائیل کے خدا کی ستایش کی ۳۱

(تعجب کیا) ایسے عجیب کام دیکھکر لوگوں نے تعجب کیا کیونکہ یہہ کام انسان کی طاقت سے باہر ہیں اُن کاموں سے اُسنے اپنی الوہیت دکھلائی (مرقس، باب ۷، ۳۷) میں ہی کہ یوں کہنے لگے اُسنے سب کچھ اچھا کیا یہہ سب کچھ اچھا کرنیوالا کون ہی وہی ہی جسکا

ذکر (پیدائش ۱ باب ۳۱) میں ہے جسنے اپنے کام کو دیکھا کہ بہت اچھا ہے پر لوگوں نے شاید وہاں پر اس سے زیادہ نہیں جانا کہ وہ ایک نبی دنیا میں مبعوث ہوا ہے پر وہ نہ سمجھے یہہ اُسکا نیا کام ہے جیسے باپ کا وہ پہلا کام تھا کہ اُسنے سب کچھ اچھا کیا اور اب بیٹا سب کچھ اچھا کرتا ہے (اسرائیل کے خدا کی ستایش کی) کیونکہ اسرائیل کے خدا نے کتنی مدت کے بعد پھر آپکو اپنی قوم پر ظاہر کیا خدا نے اپنے لوگوں پر نظر کی (لوقا، باب ۱٦) (ف) شاید دو باتوں کا یہاں پر مقابلہ ہے پہلے کنعانی عورت نے مشکل سے شفا پائی پر ان لوگوں نے آسانی سے صحت حاصل کی بنی اسرائیل پر کثرت سے فضل ہوا کیونکہ روٹی اُنکی تھی

۳۲ (۳۲) اور یسوع نے اپنے شاگردوں کو پاس بلا کے کہا کہ مجھے اس بھیڑ پر رحم آتا ہے کہ وے اب تین دن میرے ساتھہ رہی اور اُنکے پاس کچھہ کھانے کو نہیں اور نہیں چاہتا ہوں کہ اُنہیں بھوکھا رخصت کروں ایسا نہ ہو کہ راہ میں ماندے ہو جائیں

رحم آتا ہے جب یہہ لفظ کہ مجھے رحم آتا ہے اُسکے مُنہ سے نکلا فوراً فضل ہوتا ہے دیکھو متی ۱۴ باب ۱۴ و ۲۰ باب ۳۴ مرقس ۱ باب ۴۱ لوقا، باب ۱۳) (ف) مسیح کے کسی دوسرے دلی تقاضے کا ایسا ذکر نہیں ہے جیسا رحم کا ہے ہاں کبھی اُسکی شکرگذاری کا اور کبھی غصہ کا اور کبھی تعجب کا اور کبھی اطاعت کا اور کبھی خوشی وغم کا اور کبھی غیرت کا بھی ذکر آتا ہے لیکن سب سے زیادہ رحم کا ذکر ہے انجیل میں ۱۰ دفعہ رحم کا ذکر آیا ہے وہ رحم سے بھرپور تھا مفت بخشدیتا تھا پچھلے گناہوں کو یاد نہیں کرتا تھا (یسعیاہ باب ۱۰ سے ۲۰ نوحہ یرمیاہ ۳ باب ۲۲ (بھوکھا رخصت کروں) لوگ اُسکی طرف ایسے متوجہہ تھے کہ کھانے پینے کی فکر بھی نہیں کی تھی پر ایسوں کی فکر خداوند آپ کرتا ہے جو کوئی اُسکی خدمت میں حاضر رہتا ہے وہ اُسکی ضروریات کا بندوبست رحم کی راہ سے آپ ہی کیا کرتا ہے (ف ۲) اُسنے پہلے بیماروں کو چنگا کیا اور جب وہ تندرست ہوئے تو اب سب تندرستوں کو خوراک بخشنا چاہتا ہے

۳۳ ۳۴ (۳۳) اور اُسکے شاگردوں نے اُسے کہا جنگل میں ہم اتنی روٹیاں کہاں سے پاویں کہ ایسی بڑی بھیڑ کو سیر کریں (۳۴) اور یسوع نے اُنہیں کہا تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں وے بولے سات اور کئی چھوٹی مچھلیاں

(سات) سات روٹیاں موجود تھیں پہلے معجزہ میں پانچ روٹیاں تھیں تاکہ دونوں معجزوں میں فرق ہو جاوے

۳۵ ۳٦ (۳۵) اور اُسنے لوگوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھہ جاویں (۳٦) اور اُن سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لیکر اور شکر کرکے توڑا اور اپنے شاگردوں کو دیا اور شاگردوں نے لوگوں کو

(بیٹھ جاویں پرترتیب سے بٹھلاتا ہے (شکر) پھر شکر کرتا ہے جیسے پہلے معجزے میں کیا تھا (توڑا) پھر روٹی توڑتا ہے اور توڑنے میں بڑھا دیتا ہے (شاگردوں کو) پھر شاگردوں کے وسیلہ سے تقسیم کرتا ہے تاکہ خوب تاکید ہو جاوے کہ انہیں کے وسیلہ سے وہ روٹی بانٹتا ہے جیسے اب شاگردوں کے وسیلہ سے روحانی غذا جماعت کو کھلاتا ہے

۳۷ (۳۷) اور سبھوں نے کھایا اور سیر ہوئے اور ٹکڑوں کی جو بچ رہے سات ٹوکریاں بھری اُٹھائیں

(سات) سات ٹوکریاں باعتبار سات روٹیوں کے سات ٹوکریاں بھری اُٹھائیں جیسے پہلے معجزہ میں باعتبار بارہ شاگردوں کے بارہ ٹوکریاں بھری اُٹھائیں تھیں

۳۸ (۳۸) اور کھانیوالے سوا عورتوں اور لڑکوں کے چار ہزار مرد تھے

(چار ہزار مرد تھے) سوا عورتوں اور بچوں کے کیونکہ بیماروں کو لیکر اکثر مرد ہی گئے ہونگے اور بعض عورات اور بچے بھی ہونگے مگر اُنکو شمار نہیں کیا گیا (ف) اس معجزے اور پہلے معجزہ میں بہت فرق ہے وہ اَور جگہ پر واقع ہوا اور یہہ اور جگہ پر ہوا- وہاں ایک روز لوگ ساتھ رہے یہاں تین دن مسیح کے ساتھ رہے- وہاں ۵ ہزار مرد تھے یہاں ۴ ہزار وہاں ۵ روٹیاں یا یہاں سات روٹیاں وہاں دو مچھلیاں اور یہاں کئی ایک چھوٹی مچھلیاں وہاں ٹوکری اور یہاں ٹوکرے تھے بڑے بڑے جسمیں آدمی سما سکے جس میں پولوس کو اُنہوں نے دمشق کی دیوار پر سے اتارا تھا (اعمال ۹ باب ۲۵) (ف) جسے مسیح کھلاتا ہے اُسے سیر کرتا ہے اُسی سے دل کی سیری ہے اُسکے پاس بہت سی روٹی ہی کافی ہے اور کھا کر بچ بھی رہتی ہے سب متلاشیوں کے لئے فضل کی زیادتی ہے (ف) کیا تعجب ہے کہ ۴ ہزار یا ۵ ہزار کو کھلایا وہ تو تمام جہان کو روز روز روٹی کھلاتا ہے (۱۰۴ زبور ۲۷) زمین پر تخمیناً اکیسو تیس کروڑ آدمی ہونگے اور پرندے چرندے بہایم اور دریائی جانور وغیرہ بیشمار ہیں پر وہ سبکو ہر روز کھانا دیتا ہے (ف) مسیح نے دوبارہ یہہ کھلانے کا معجزہ کیا جسطرح خدا نے دو بارہ پانی پلایا جب موسیٰ نے چٹان کو مارا اور جب عصا نہ مارا تو صرف حکم سے پانی نکلا

۳۹ (۳۹) اور لوگوں کو رخصت کرکے ناؤ پر چڑھا اور مگدلا کی سرحدوں میں آیا

(رخصت کرکے) پھر اُسنے لوگوں کو رخصت کر دیا کہ جہان کے انتظام کے موافق جاویں اور محنت کرکے کھاویں (ف) امید نہ کرنا چاہئے کہ وہ ہر وقت معجزہ کریگا وہ بےسبب معجزہ جو خرق عادت ہے نہیں کیا کرتا مگر ضرورت کے وقت اور ضرورت اُسی وقت ہے کہ جب

وہ ضرورت سمجھے نہ آدمی (مگدلا) یہہ وہی مگدلا ہی جہاں مریم رہتی تھی (متی ۲۸ باب ۱) یہہ مگدلا طبیریاس سے ۲ میل دو
پچھم کی طرف واقع ہی

سولھواں باب

(۱) اور فریسیوں اور صدوقیوں نے پاس آکے اور امتحان کر کے اُس سے چاہا کہ اُنہیں آسمانی نشان دکھاوے

(۱ سے ۱۲ مرقس ۸ باب ۱۱ سے ۲۱) یہاں پر آسمانی نشان اُس سے مانگتے ہیں اور وہ جواب دیتا ہی اور فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے چوکس رہنے کی نصیحت دیتا ہی (آسمانی نشان دکھاوے) دنیاوی نشان یعنی جو اُسنے زمین پر دکھلائے بہت دیکھے اب چاہتے ہیں کہ کوئی نشان ہم آپ چن لیں تاکہ وہ دکھاوے پس وہ آسمانی نشان مانگنے لگے جو آسمان پہ ظاہر ہو جیسے زمانہ سابق ہیں من آسمان سے اُترا یوحنا ۶ باب ۳۱ وخروج ۱۶ باب ۴) یا سورج آسمان پر کھڑا رہا (یشوعہ ۱۰ باب ۱۲) یا بارش اور گرج کی آواز ہولی (اصموئل ۱۲ باب ۷ ایرمیا ۱۴ باب ۱۲) یا آگ آسمان سے اُتری (اسلاطین ۱۸ باب ۳۸) اور آور معجزے جیسے (اتواریخ ۲۱ باب ۲۶ و ۲ تواریخ ۷ باب ا واحبار ۹ باب ۲۴ ولیشعیا ۳۸ باب ۸ ودانیال ۲ باب ۱۳) وغیرہ جگہ مذکور ہیں پس وہ لوگ اُسکے اِن معجزات کا انکار نہیں کر سکتے جو واقع ہوے مگر ایک اور نشان آسمانی مانگتے ہیں جیسے پہلے بھی مانگا تھا (ف) یہی حال اسوقت بھی دنیا کے لوگوں کا ہی کہ جو خدا نے اُنکے لئے وسایل نجات مقرر کئے اُسکو پسند نہیں کرتے مگر کوئی نیا وسیلہ اپنے ذہن سے پیش کرتے ہیں ایسا سوال مسیح سے بار بار کیا گیا چنانچہ (یوحنا ۲ باب ۱۸ و ۶ باب ۳۰ و ۳۱ متی ۱۲ باب ۳۸) میں دیکھو وہ جانتے تھے کہ دنیاوی نشان دیو وغیرہ بھی کر سکتے ہیں پر آسمانی نشان سوا خدا کے اور کوئی نہیں کر سکتا پر مسیح اُنکی خواہش کے موافق نشان نہیں دیتا (ف ۲) شاید کوئی شخص راز جوئی کی راہ سے کہے کہ قرآن میں جو محمد صاحب سے خاص نشان مانگے گئے اُسنے بھی نہیں دیئے پھر محمد پر کیوں اعتراض کیا جاتا ہی جب مسیح پر ایسا نشان ندینے سے اعتراض نہیں کرتے ہو اُسکا جواب یہہ ہی کہ جب مسیح کے بہت سے معجزات انجیل میں مذکور ہیں تو خاص نشان حکمت کے سبب ندینے سے اُسپر اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اُسکے دیگر نشان موجود ہیں پر محمد صاحب کا کوئی نشان کہیں قرآن میں مذکور نہیں ہی اور مطلق معجزہ کا انکار ہی تو یہہ اعتراض اُسپر قایم رہتا ہی نہ مسیح پر (ف ۳) اگرچہ اُسنے اُنکی خواہش کے مطابق نشان ندیا تو بھی آسمانی نشان اُسکے ساتھ موجود ہی روح القدس کبوتر کی مانند اُترا (یوحنا ۱ باب ۳۲) تین بار آسمان سے آواز آئی (یوحنا ۱۲ باب ۲۸) تمام زمین پر اندھیرا چھا گیا (متی ۲۷ باب ۴۵) چنانچہ

کے دن آسمان سے آواز آئی (اعمال ۲باب ۲) تو بھی آسمانی نشان اور اور آنے والے میں سورج اندھیرا ہوگا اور چاند روشنی نہ دیگا ستارے گرینگے قوت آسمانی ہلائی جاوے گی تب ابن آدم کا نشان آسمان پر ہوگا (متی ۲۴ باب ۲۹) اور اُسکی آمد کا جلال بجلی سا ہوگا اور آسمان کو کپڑے کی مانند لپیٹے گا اور یہہ کتنا بڑا آسمانی نشان ہے کہ سچی روٹی آسمان سے ہے جو روح کو زندگی بخشتی ہے (یوحنا ۶ باب ۳۲) مگر یہود میں بے ایمانی پھیل گئی تھی وہ آج تک نشان دیکھتے ہوئے نشان مانگتے ہیں (اقرنتی ۱ باب ۲۲) پر اس بیماری کا کیا علاج ہے۔ یہہ وہی بات ہے جیسے ایک شریر عورت ہمیشہ اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ کوئی دلیل دو کہ میں تیری جورو ہوں

(۲) اُسنے جواب دیکے اُنہیں کہا کہ شام کو تم کہتے ہو کہ پرچھا ہوگا کیونکہ آسمان لال ہے (۳) اور صبح کو کہ آج آندھی چلیگی کیونکہ آسمان لال اور دھوندھلا ہے اے ریاکارو تم آسمان کی صورت میں امتیاز کر جانتے ہو پر وقتوں کی نشانیاں نہیں دریافت کر سکتے

وہ اون کو ایک دنیاوی تمثیل دیکر ملامت کرتا ہے کہ جیسے دنیا کی باتوں کو پہچانتے ہو روحانی باتوں کو کیوں نہیں پہچانتے۔ دیکھو یہوداہ سے عصا جاتا رہا (پیدایش ۴۹ باب ۱۰) دانیال کے ستر ہفتے پورے ہوئے (دانیال ۹ باب ۲۴) یوحنا آگے آگیا جو راہ کا طیار کرنیوالا تھا اور ساری پیشگوئیاں تمہاری آنکھوں کے سامنے پوری ہوتی جاتی ہیں معجزات سے چال چلن سے تعلیمات سے پھر بھی غور نہیں کرتے ہو وقتوں کی نشانیاں دریافت نہیں کرتے رومی لشکروں کے عقاب پھڑ پھڑاتے نہیں دیکھتے اپنے ملک کے انتظام میں بلا اور آفت کی آندھی کا نشان نہیں دیکھتے آسمان کو لال دیکھکر کہتے ہو کہ آج پرچھا ہوگا اور دھوندلا دیکھکر کہتے ہو کہ آندھی چلیگی پر کلام کی یہہ ساری باتیں جو اسوقت پوری ہوئی موجود ہیں دیکھکے مسیح کی اطاعت نہیں کرتے اور نشان مانگتے پھرتے ہو کثرت سے میرے چار طرف نشان موجود ہیں پھر بھی غور نہیں کرتے (مرقس ۸ باب ۱۲) میں ہے کہ مسیح نے اُسوقت روح میں آہ ماری

(۴) ایک بُری اور حرامکار قوم نشان ڈھونڈھتی ہے پر کوئی نشان اُنہیں نہ دیا جائیگا مگر یونس نبی کا نشان اور وہ اُنہیں چھوڑ کے چلا گیا

(بُری اور حرامکار قوم) اِسکا بیان (متی ۱۲ باب ۳۹) میں ہوگیا اُسکے ساتھ (متی ۱۲ باب ۳۹ و ۴۰) کو بھی دیکھو کہ اُسکی تفسیر میں کیا لکھا ہے۔ مسیح بار بار وہی جواب دیتا ہے تاکہ شاگردوں کے دل پر تاثیر کرے جیسے یونس بار بار نینوہ کی بربادی کی خبر سناتا تھا کہ ۴۰ یوم کے بعد نینوہ برباد ہوگا گویا مسیح بھی یوں کہتا ہے کہ ۴۰ برس کے بعد یروشلم برباد ہوگی پر وہ ان باتوں کو نہ سمجھے

۵ (۵) اور جب اُس کے شاگرد پار پہنچے روٹی ساتھ لینی بھول گئے تھے

(بھول گئے تھے) مرقس کہتا ہے کہ ایک ہی روٹی ساتھ تھی (مرقس ۸ باب ۱۴) سفر کا توشہ ساتھ لینا بھول گئے تھے

۶ (۶) اور یسوع نے اُنہیں کہا خبردار ہو اور فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے چوکس ہو

(فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے) (مرقس ۸ باب ۱۵) میں ہے ہیرودیوں کے خمیر سے صدوقیوں کے عوض وہاں ہیرودیوں کا لفظ ہے یا تو اُسے تینوں کے خمیر سے پرہیز کو کہا یا آنکہ صدوقی ہیرودیوں سے زیادہ میل رکھتے تھے گویا وہ اُنکے ساتھ ایک تھے فریسیوں اور صدوقیوں کی تعلیم میں بڑا فرق تھا تو بھی دونوں میں ریاکاری بھری ہوئی تھی (خمیر) سے مطلب تعلیم ہے (آیت ۱۲) جو ریاکار سے تھے دیکھو (لوقا ۱۲ باب ۱) جس سے وہ فریب دیتے اور کھاتے تھے اور ہیرودیوں کا ذکر (متی ۱۲ باب ۱۴ کی تفسیر میں دیکھو یہہ لوگ رومی قوانین کی پابندی کرتے تھے (ف ۱) خمیر خواہ نیک ہو یا بد برابر پھیلتا اور تاثیر کرتا ہے جب بنی اسرائیل نے مصر کو چھوڑا تو حکم تھا کہ اس خمیر کو مصر میں چھوڑو کنعان کی راہ پر وہ خمیر نہ جانے پاوے (خروج ۱۲ باب ۱۵ سے ۱۷) اب کہ مسیح منیادی لوگوں کو شیطانی مصر سے نکالتا ہے اور کنعان حقیقی کی راہ پر لاتا ہے اُنہیں بھی کہتا ہے کہ ریاکاری کا خمیر ساتھ نہ رکھنا (ف ۲) ذرا سا خمیر سارے آٹے کو خمیری کر ڈالتا ہے اسی طرح ایک بدتعلیم تمام دل کو خراب کرتی ہے (۲ تمطاوس ۲ باب ۱۷) بدعت کی ایک چنگاری بڑا شعلہ بنکر گھر کو جلاتی ہے (ف ۳) خمیر چپ چاپ تاثیر کرتا ہے کوئی نہیں دیکھتا اور کوئی نہیں روکتا اسی طرح بدعتی لوگ جب تعلیم کے حقیقی معنی چھپاتے ہیں اور بدی کو پھیلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہہ چھوٹی بات ہے اس سے کیا نقصان ہے (ف ۴) فریسیوں اور صدوقیوں اور ہیرودیوں کا خمیر مسیح خداوند کا مخالف ہے فریسی لوگ ریاکار ظاہر پرست تھے صدوقی لی دین اور بے ایمان تھے علی ہذالقیاس ہیرودی بھی تھے اگرچہ وہ آپس میں مخالف تھے تو بھی تینوں کا خمیر مسیح کا مخالف تھا جیسے ہندو مسلمان اگرچہ آپسمیں مخالف ہیں مگر مسیح کے دونوں برخلاف ہیں کیونکہ اُسکی مخالفت میں سب کی کوشش ہے (لوقا ۲۳ باب ۱۲ و اعمال ۲۳ باب ۶ و ۷) (ف ۵) باوجود اس علانیہ مخالفت کے مسیح نے پھر بھی شاگردوں کو چوکس رہنے کا حکم دیا اسلئے کہ ہر زمانہ میں صدوقی اور فریسی بدعت یعنی ظاہر پرستی اور بے ایمانی کلیسا میں گھس آنیوالی تھی پس وہ تاکید فرماتا ہے کہ اُس سے بچیں آج تک یہہ حال دیکھا جاتا ہے کہ بے ایمانی اور ظاہری دینداری کلیسا میں بہت نظر آتی ہے حقیقی دینداری بہت کم پائی جاتی ہے پس جو کوئی سلامتی چاہتا ہے اس بلا سے بچے نہ سمجھے کہ فریسی اور صدوقی اُسی عہد میں تھے اب بھی کثرت سے ہماری چار طرف پھرتے ہیں

(۷) اور وے آپس میں سوچتے اور کہتے تھے یہہ اسلئے ہی کہ ہم روٹی نلائے

ہم روٹی نہ لائے، وہ آپس میں یہی سمجھے کہ ہم جو روٹی نہ لائے اسلئے اُسنے فرمایا کہ فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے
چوکس رہو یعنی اپنی روٹی لائے ہوتے ورنہ فریسیوں اور صدوقیوں کی روٹی لیکر کھانا پڑیگا جس سے بچنا چاہئے یہہ بدگمانی
انکے دل میں آگھسی اور حقیقی مطلب سے الگ جا پڑے

(۸) لیکن یسوع نے یہہ جانکے کہا کہ ای کم اعتقادو آپس میں کیوں سوچ کرتے ہو اسلئے کہ روٹی نلائے

(ای کم اعتقادو) اُنکے اس باطل خیال سے مسیح کو بہت رنج ہوا گویا اُنہوں نے اس خیال سے یہہ بات ثابت کی کہ مسیح
بھی روٹی کا فکر کرتا ہی تب اُسنے اُنہیں یہہ خطاب کیا اور صاف کہا کہ روٹی کی بات یہاں نہیں ہی اور ایسا خفا اور رنجیدہ تھا کہ
اُسکے دہن مبارک سے پے در پے فوراً سات سوال برآمد ہوئے دیکھو (مرقس ۸ باب ۱۷ سے ۲۱ تک) (۱) کیا ابتک نہیں جانتے
(۲) کیا ابتک نہیں سمجھتے (۳) کیا تمہارا دل ابتک سخت ہی (۴) آنکھیں رکھتے ہوئے نہیں دیکھتے (۵) کان رکھتے ہوئے نہیں
سنتے (۶) پانچ روٹیوں سے بچی ہوئی کتنی ٹوکریاں اُٹھائی تھیں (۷) اور سات روٹیوں سے بچے ہوئے کتنے ٹوکرے اُٹھائے
تھے۔ اس سے ظاہر ہی کہ اُسکی طبیعت پر اِس خیال سے بڑا ملال گذرا۔ وہ فرماتا ہی کیا تمہارا دل اب تک سخت ہی اس دل کی سختی
کے بیان میں دیکھو (مرقس ۶ باب ۵۲) پھر کان اور آنکھ کے حق میں دیکھو متی ۱۳ باب ۱۲ (ف۱) مسیح خداوند اپنے معجزوں کو
بہت یاد رکھتا ہی اور چاہتا ہی کہ شاگرد بھی یاد رکھیں۔ پس بھائیو مسیح کے معجزے یاد رکھنے نہایت ضرور ہیں جن میں بڑی تسلی ہی اور
قدرت وحکمت کے اسرار نظر آتے ہیں اور ہماری مشکلات میں اُنکی یادگاری سے ہمارا خیال خداوند پر جما رہتا ہی جہاں سے مدد
آتی ہی (ف۲) یہہ بے ایمانی کی سخت دلی ہر زمانہ میں آدمیوں کے درمیان پائی گئی ہی نہ اسی زمانہ میں ہی مگر معجزہ دیکھنے والوں
میں بھی پائی جاتی ہی موسیٰ کو دیکھو اور بنی اسرائیل کو مصر سے کیونکر نکلے اور لال سمندر سے کیونکر پار اترے پھر موسیٰ کیا کہتا ہی (خروج
۱۶ باب ۱۳) اتنا گوشت کہاں سے آویگا پھر دیکھو (خروج ۱۰ باب ۱ سے ۷) حالانکہ خدا نے قدرت کی یادگاری میں تاکید بھی کی تھی
دیکھو گنتی ۱۱ باب ۲۱ و ۲۲) دیکھو لوگ اپنے پورانے تجربہ کو بھی بھول جاتے ہیں اور بہت شک وشبہ میں پریشان ہوتے ہیں یہہ
انسان کی بگڑی ہوئی طبیعت کا خاصہ ہی آدمی خدا کو وہاں تک ماننا چاہتا ہی جہاں تک ہاتھ پہونچے آنکھ دیکھے پر غیب پر
ایمان لانا بڑا مشکل ہی ایمان تو لاتے ہیں پر اُسکا لطف برابر طبیعت پر نہیں پاتے دم بدم بھول جاتے ہیں ہر دم خطا کار ہیں
انسان کا دل ایک دریا موج زن ہی

۹ (۹) کیا اب تک نہیں سمجھتے اور اُن پانچ ہزار کی پانچ روٹیوں کی یاد نہیں رکھتے ہو اور کتنی ٹوکریاں اُٹھائیں (۱۰) اور نہ اُن چار ہزار کی سات روٹیوں کی اور کتنی ٹوکریاں اُٹھائیں

(اب تک) اتنی مدت تک تعلیم پائی اور کیا کیا کچھ دیکھا اور ساتھ رہے حال سے اور قال سے اب تک واقف نہوئے (ف) کوئی نہ کہے کہ میں نے اتنی مدت فلاں مدرسہ میں پڑھا اور فلاں فلاں بزرگوں کی خدمت میں اسقدر رہا ہاں یہہ سب کچھ اچھا پر انسان کا دل بوقت ٹھیک بات نہیں سمجھتا اکثر غلطیاں ہوتی ہیں جب ایسے مکتب اور ایسے اُستاد کے ایسے شاگردوں کا یہ حال ہے تو ہم کس شمار میں ہیں کہ غلطیوں سے بالکل بچ جاوینگے خدا ہم پر فضل کرے کہ ہم اُسکی باتوں کو صحیح طور پر سمجھیں

۱۱ (۱۱) کیوں نہیں سمجھتے ہو کہ مینے تمہیں روٹی کی بابت نہیں کہا کہ فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے چوکس رہو (۱۲) تب اُنہوں نے معلوم کیا کہ اُسنے روٹی کے خمیر سے نہیں بلکہ فریسیوں اور صدوقیوں کی تعلیم سے چوکس رہنے کو کہا

(نہیں کہا) یعنی میرا مطلب دنیاوی روٹی سے نہیں تھا مینے تو لفظ خمیر استعارتاً دوسرے مطلب پر استعمال کیا ہے (ف) کلام الہی میں کثرت سے استعارے پائے جاتے ہیں اور دنیاوی مزاج لوگ اُن استعاروں کو نہیں سمجھتے بلکہ لغوی معنی پر خیال کر کے اعتراض کر بیٹھتے ہیں چنانچہ اہل اسلام کے ساتھ اُن استعاروں ہی کے سبب نصف مباحثہ قایم ہے پس یہاں پر غور کرنا چاہئے کہ وہ خود فرماتا ہے کہ میری مراد لغوی معنی سے نہیں ہے بلکہ تشبیہہ سے مطلب ہے

۱۳ (۱۳) اور یسوع نے قیصریہ فیلپی کے اطراف میں آ کر اپنے شاگردوں سے یہہ کہکے پوچھا کہ آدمی کیا کہتے ہیں کہ میں جو انسان کا بیٹا ہوں کون ہوں

(۱۳ سے ۲۸ و مرقس ۸ باب ۲۷ سے ۳۳ و لوقا ۹ باب ۱۸ سے ۲۷) پطرس مسیح کا اقرار کرتا ہے اور مسیح اپنی آنیوالی موت کا بیان سناتا ہے اور پھر پطرس کی غلطی کے سبب اُسے دھمکاتا ہے (ف) مسیح کا کام جو زمین پر تھا اُسکے دو حصے ہیں پہلا حصہ یہاں تک بیان ہو گیا اب دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے مسیح نے پہلے حصہ میں اپنے دکھوں کا بیان صاف نہیں کہا مگر دوسرے حصہ میں وہ اپنی موت کا ذکر صاف صاف سناتا ہے (ف) پہلے حصہ میں مسیح کے ابن اللہ ہونیکا اول ہی میں ذکر آیا تھا جب بپتسمہ کے وقت آواز آئی تھی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے اب دوسرا حصہ جو موت کے بپتسمہ کا شروع ہے اُسکے اول میں بھی آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے (قیصریہ فیلپی) پہلے اُس کا نام

لائیش تھا) پھر اُسکا نام (دان) رکھا گیا (قضاۃ ١٨ باب ٢٩، ٧) اسکے بعد اُسکا نام ایک بت کے نام پر (پانیم) ہوا اور پھر فلپوس ہیرودس نے اپنے اور قیصر کے نام پر اُسکا نام قیصریہ فیلپی رکھا تاکہ دوسری قیصریہ سے جو سمندر کے کنارہ پر تھا فرق ہو جاوے (اعمال ١٠ باب ١) کہ وہ صرف قیصریہ یا قیصریہ فیلپی کہلائے یہہ شہر لبنان کے پہاڑ کے نیچے شمال مشرق میں واقع ہے (اطراف) مرقس کہتا ہے بستیوں میں گئے مسیح وہاں گیا تاکہ بارہ رسولوں سے اُنکے کام کے حق میں باتیں کرے جو وہ کر کے آئے تھے اور آنیوالی موت کا بیان بھی سناوے (پوچھا) مرقس کہتا ہے کہ راہ میں چلے جاتے تھے اُسوقت یہہ سوال کیا (مرقس ٨ باب ٢٧) لوقا کہتا ہے کہ راہ میں اکیلا ہو کر اور دعا کر کے یہہ سوال کیا (لوقا ٩ باب ١٨) سوال یہہ تھا کہ مینے اتنے معجزے دکھائے اور ایسی تعلیم کی اور لوگوں کے درمیان رہا اب وہ مجھے کیا کہتے ہیں (ف) مسیح خداوند اس دوسرے حصہ کا شروع ایسے سوال سے کرتا ہے کہ لوگ میرے حق میں کیا کہتے ہیں شروع میں اُسنے ایسا سوال نہیں کیا مگر دو برس تک خدمت کر کے اور قدرت دکھلا کے اور تعلیم دیکر ایسا سوال کیا اب وہ ایسے سوال کے لایق ہو گئے تھے کیونکہ صبر و محبت سے شاگردوں کا بھروسا اُسپر جم گیا تھا نتیجہ یہہ ہے کہ نئے مریدوں سے ایمان کا پورا اقرار مانگنا نہ چاہئے وقت سے پہلے فصل نہیں ہوتی پہلے دعا کر کے صبر کے ساتھ بیج تمیزی کرنا چاہئے اُسکے بعد ایسا سوال کرنا بجا ہے پس اقرار ایمان بہ ترتیب پرورش ہو جانے کے کرنا چاہیے (میں جو انسان کا بیٹا ہوں کون ہوں) یعنی میں مسیح جو آدمی کی صورت میں ہوں اور الٰہی کام کرتا ہوں کون ہوں وہ اس سوال سے اپنی نسبت صحیح اعتقاد کا اقرار اور اظہار چاہتا ہے (انسان کا بیٹا) اس لفظ کے اصطلاحی معنی بن اللہ کے ہیں (لوقا ٢٢ باب ٦٩، ٧٠ یوحنا ١ باب ١٢)

(١٤) اُنہوں نے کہا بعضے کہتے ہیں کہ تو یوحنا بپتسمادینیوالا ہے بعضے الیاہ بعضے یرمیاہ یا نبیوں میں سے ایک

(یوحنا بپتسمادینیوالا) بعض کا یہہ گمان ہے چنانچہ ہیرودیس بھی اسی گمان میں تھا (متی ١٤ باب ٢) (اور بعض کا گمان ہے کہ تو الیاہ ہے (مرقس ٦ باب ١٥) اور بعض کہتے ہیں کہ وہ یرمیاہ نبی ہے سب نبیوں کے صحایف کے جلد میں یرمیاہ کی کتاب پہلی تھی اسکا نام لینے کی عادت بہت تھی اسلیے بعض نے یہی کہدیا کہ یرمیاہ بہت بڑا نبی ہے اور یہہ کام ذیل مسیح کی شناخت کی علامت اُسے وہی یرمیاہ کہدیا (یا نبیوں میں سے ایک) بعض کہتے تھے کہ نبیوں میں جو گذرے ہیں یہہ ایک نبی ہے یا کوئی ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے (ف) خدا کا شکر ہو کہ اُسنے ایسا سوال کیا تھا وہ جانتا تھا کہ دنیا میں آیندہ کو بھی میری نسبت لوگ جیسے کچھ خیال کرینگے پس اُسنے اسکا تصفیہ بھی کر دیا پہلے کبھی اُسنے ایسا سوال نہیں کیا اب کہ نزدیک آنیکا وقت تھا تو چاہا کہ ظاہر کر دیوے کہ وہ کون ہے اس مقام پر مسلمانوں کو یاد دلانا چاہیے کیونکہ انکا اعتقاد مسیح کی نسبت صحیح نہیں ہے کہ وہ اسکو نبیوں میں سے ایک نبی جانتے ہیں نہ خدا کا بیٹا اور یہہ بڑی خطرناک بات ہے کہ مسیح کو اُسکے درجہ سے گراتے ہیں

۱۵ (۱۵) اُس نے اُنہیں کہا پر تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں

(پر تم) کیا سمجھتے ہو جو میرے حال سے زیادہ واقف ہو ہاں وہ لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں جو درست نہیں ہی کیونکہ اُنہوں نے مجھے نہیں جانا اب تم اپنا خیال مجھے بتلاؤ تاکہ میں جانوں کہ صحیح اعتقاد رکھتے ہو یا نہیں

۱۶ (۱۶) شمعون پطرس نے جواب دے کے کہا تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہی

(زندہ خدا کا بیٹا ہی) یہہ جواب پطرس نے دیا گویا گیارہ شاگردوں کا وکیل ہوکر یہہ بارھواں شخص سب کی طرف سے جواب دیتا ہی پطرس نہیں کہتا کہ علما یہود تیری نسبت شک میں ہیں ہم جاہل لوگ کیونکر کچھہ بتاویں اور کہیں اور فیصلہ کریں وہ ایسے دنیاوی دستو کی بات نہیں بولتا اسلئے کہ مسیح کا جلال اپنے دل میں چمکتا دیکھتا ہی تب صاف کہتا ہی کہ تو ضرور زندہ خدا کا بیٹا ہی اور وہ شک کے طو پر نہیں بولتا مگر یقین اور ایمان اور عبادت کے طور پر اقرار کرتا ہی کہ تو ہی مسیح موعود ہی (متی ۱ باب ۱۶) (ف) یہہ بات جو پطرس نے کہی اُسی آسمانی آواز کی گونج تھی جسنے کہا کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی اُسی آواز کی گونج پطرس میں ہوکر یہہ نکلی ہی وہی گونج آج تک سب سچا اقرار کرنیوالوں میں سے نکلتی ہی خدا کی آواز کی گونج ساری زمین اور آسمان کے گنبد سے اب تک نکلتی ہی اور ابدالآباد نکلتی رہیگی (زندہ خدا کا بیٹا ہی) یعنی ذاتی ازلی زندگی خدا کی جو بیٹے میں ہی وہی تجھمیں ہی تو اُسکا بیٹا ہی جو زندہ خدا ہی اور یہہ یقین جو دل میں آیا ہی خدا کی روح سے آیا ہی کہ تو ابن داؤد ہی جو مسیح کیا گیا اور ازلی بیٹا خدا کا ہی نہ اور بیٹوں میں سے ایک مگر وہ ابنیت رکھنیوالا جو کسی دوسرے میں نہیں ہی دیکھو مسیح کی انسانیت اور الوہیت دونوں اسی اقرار سے برآمد ہوتی ہیں

۱۷ (۱۷) اور یسوع نے جواب دے کے اُسے کہا اَی شمعون بریونا تو مبارک ہی کیونکہ جسم اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہی تجھہ پر یہہ ظاہر کیا

(اُسے کہا) یعنی پطرس کو جو بارھوں کے عوض بولتا تھا جواب دیا (اَی شمعون بریونا) بر معنی ولد یعنی اَی شمعون ولد یوناس کیونکہ وہ یونس کا بیٹا تھا (یوحنا ۱ باب ۴۲) (ف) پطرس نے مسیح کو خدا کا بیٹا بتلایا مسیح اُسے اُسکے باپ کا بیٹا بتلاتا ہی یہہ ظاہر کرنے کو کہ میرا ابن اللہ ہونا ایسا درست ہی جیسا تیرا ابن یونس ہونا صحیح ہی اگرچہ وہ دنیاوی باپ کا ذکر کرتا ہی اسلئے کہ اپنی روحانی پیدائش کو تمثیل میں ظاہر کرے اُسنے اُسکے باپ کو اُسکے نام کے ساتھہ یاد کیا جیسا اُسنے اُسکے باپ کو اُسکے نام کے ساتھ یاد کیا تھا یہہ نیک مبادلہ ہوا اسیطرح جب پطرس نے مسیح کا تین بار انکار کیا تھا کہ میں اُسے نہیں جانتا تو اُسکے مبادلہ میں مسیح نے تین بار

اسکو کہا ای شمعون یوناس کے بیٹے (دیکھو یوحنا ۱ باب ۴۲) آلخ یعنی اگرچہ تو نے مجھے میرے باپ کا بیٹا ذکر کر نہیں خوف کھایا پر میں تجھے تیرے باپ کا بیٹا ضرور جانتا ہوں نہیں کہتا کہ میں تجھے نہیں جانتا اُف ری خدا کی رحمت اور انسان کی نادانی (تو مبارک ہی) اس اقرار کے سبب کہ میں زندہ خدا کا بیٹا ہوں تو مبارک ہی آسمانی برکت تو پا چکا (ف) جو کوئی اقرار کرے کہ مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہی وہ مبارک ہی پر جو کوئی اسکا انکار کرے یا اُسے نبیوں میں سے ایک خیال کرے وہ کیا ہی نامبارک اور خدا کی رحمت سے الگ ہی یہی نتیجہ تقریر بالا سے نکلتا ہی (میرے باپ نے جو آسمان پر ہی تجھپر یہہ ظاہر کیا) نہ جسم اور خون نے یعنی انسانی تعلیمات نے اس بھید کو تجھ پر نہیں کھولا مگر خدا نے تجھے بتلایا ہی جو میرا باپ ہی نہ ہمارا باپ تا کہ شاگرد جانیں کہ اُسکی ابنیت اور سب مقدسوں کی ابنیت میں فرق ہی وہ حقیقی اور اکلوتا اور ازلی بیٹا ہی اور سب لیپالک ہیں جو مسیح پر ایمان لانے سے اور نئی پیدائش پانے سے فرزند خدا ہو جاتے ہیں (ف) مسیح نے صاف ظاہر کر دیا کہ یہہ عقیدہ کہ میں ابن اللہ ہوں نہایت صحیح اور درست ہی اور وہ سب خیال لوگوں کے باطل ہیں پر روح میں انکشاف اس عقیدہ کا انسانی عقل سے ناممکن ہی صرف خدا سے یہہ بھید انسان پر کھولا جاتا ہی (ف) میں متلاشیوں کے فایدہ کے لیے اپنا تجربہ بیان کرتا ہوں کہ اول میں جب مسیحی تعلیم میں نے دیکھی تو مجھے بہت پسند آئی مگر یہہ عقیدہ کہ وہ خدا کا بیٹا ہی میں سنکر بہت ڈرتا تھا گویا ایک پہاڑ میری آنکھوں کے سامنے تھا اور میں پادری صاحبوں سے اسکی بابت تسلی کا طالب تھا وہ بھی کہتے تھے کہ خدا سے دعا کرو وہی بتا سکتا ہی میں جانتا تھا کہ شاید یہہ لوگ جواب سے لاچار ہیں اسلئے مجھے ٹلاتے ہیں پھر دیر بعد جب گناہ اور موت اور سزا و قیامت کے بیان نے مجھے گھبرایا اور میرے دل کے بیہودہ عقلی اور نقلی اصول مسیح کی تعلیم نے توڑ ڈالے ایسا کہ میں بے سروسامان اور نہایت لاچاری کی حالت میں اور بڑے خطرہ میں آپکو دیکھتا تھا تو اُس حالت میں میں نے پچھلی رات کو اُٹھکر اور گھر کی چھت پر جا کر اپنے دل کے سارے زور کے ساتھ رو رو کے خدا سے ایسی دعایں مانگیں کہ ای خدا میں سخت حیرانی میں ہوں تجھے معلوم ہی کہ میں صرف تجھی کو چاہتا ہوں دین محمدی کے نقصان مجھپر ظاہر ہو گئے دین عیسائی کی خوبیاں بھی میں جان گیا پر مسیح خدا کا بیٹا ہی میرے خیال میں نہیں آتا اگر یہہ صحیح بات ہی تو میں اُسکے قبول کرنے کو حاضر ہوں اور جو غلط ہی تو تو مجھے اس سے بچا لے میں قیامت کے دن تیرے سامنے سرخ رو اُٹھوں تو ہی بتلا دے کہ کیا ہی اُسی رات میں مجھپر ظاہر ہوا کہ مسیح خدا کا بیٹا ہی پہلے میں ایسی بات بولنے سے کانپتا تھا پر اب اتنی خوشی اس عقیدہ سے دل میں آئی کہ بدن میں پھولا نہ سماتا تھا اور بار بار مُنہہ سے بولتا تھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہی اور آج تک اُسکے مزے میں سارے دُکھوں کی برداشت کی طاقت پاتا اور خوشی کرتا ہوں اور میں نے جانا کہ پادری صاحب ٹلانے کو نہیں مگر سچ کہتے تھے کہ یہہ بھید خدا ہی بتلاتا ہی اب یہاں دیکھو کہ مسیح آپ فرماتا ہی کہ میرے باپ نے تجھپر یہہ ظاہر کیا پس متلاشیوں کو چاہئے کہ یہہ بات خدا باپ سے دریافت کریں کوئی آدمی اُسمیں اُنکی تسلی دنیا میں ہرگز نکر سکیگا پر خدا اُن سب پر جو راستی سے اُسکے طالب ہیں اس بھید کے

کھولنے کو طیار ہی اور بہت چاہتا ہی کہ لوگ اُسکے مدرسہ میں جاویں اور اُس سے تعلیم پاویں پر لوگ اپنے مدرسوں میں اپنے خیالوں کو پڑھا کرتے ہیں اسلئے اُس سے دور رہتے ہیں دیکھو (متی ۱۱ باب ۲۵ سے ۳۰ تک و گلاتیوں ۔ باب ۱۵ و ۱۶)

۱۸ (۱۸) پر میں یہہ بھی تجھسے کہتا ہوں کہ تو پطرس ہی اور میں اس چٹان پر اپنی کلیسیا بناؤنگا اور دوزخ کے دروازے اُسپر غالب نہ ہونگے

(تو پطرس ہی) اول میں جب یہہ شخص بلایا گیا تھا تو خداوند نے فرمایا تھا کہ تو پطرس کہلاویگا یعنی آیندہ کو تیرا نام پطرس ہوگا یوحنا ۱ باب ۴۱ و ۴۲) اب فرماتا ہی کہ یہہ لقب تجھے آج دیا گیا کہ تو پطرس ہی اسی اقرار کے سبب تو نے یہہ لقب پایا (ف) لفظ پطرس یونانی میں معنی چٹان ہی یعنی وہ پتھر کا ٹکڑا جو بڑی کہلاتا ہی تو نے مسیح کو بتلایا کہ وہ زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہی تو اب مسیح بھی تجھے بتلاتا ہی کہ تو شمعون بریوناس پطرس ہی (اور میں اس چٹان پر اپنی کلیسیا بناؤنگا) سوریانی و کسدی زبان میں لفظ کیفا بمعنی چٹان آیا ہی اس پر میں اپنی کلیسیا بناؤنگا یہاں پر اس لفظ چٹان سے مراد جسپر کلیسیا بنیگی مسیح خداوند آپ ہی یعنی زندہ خدا کے بیٹے پر کلیسیا قایم ہوگی دیکھو (۱ قرنتی ۳ باب ۱۱ و افسی ۲ باب ۲۰) پس نہ شمعون بریونا پر کلیسیا بنیگی مگر اُس اعتقاد پر جو شمعون بریونا نے کیا اور جسکے سبب سے وہ ایک ٹکڑا اُس چٹان کا ٹھہرا (ف) مسیح خداوند کلیسیا کو اپنی کلیسیا بتلاتا ہی سوا خطوط کے چاروں انجیلوں میں صرف اسی مقام پر یہہ ذکر ہی کہ کلیسیا میری ہی میں خود کلیسیا کا مالک ہوں یہاں سے اُسکی الوہیت ظاہر ہی کیونکہ کلیسیا صرف خدا کی ہی نہ کسی آدمی کی پر مسیح کلیسیا کو اپنی کلیسیا بتلاکر اپنی الوہیت پر اشارہ کرتا ہی (دوزخ کے دروازے اُسپر غالب نہ ہونگے) دوزخ کا دروازہ موت ہی یعنی خدا سے جدائی اُسپر غالب نہوگی یعنی وہ لوگ جو یہہ اقرار کرتے ہیں کہ مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہو کبھی ہلاک نہونگے پس ایماندار کبھی شیطانی طاقت سے ہلاک نہیں ہوتا ہی اگرچہ ممکن ہی کہ وہ بھی کبھی گناہ میں گر پڑے تو بھی اُٹھتا ہی اور سلامتی کی راہ پر آجاتا ہی ناممکن ہی کہ وہ ہلاک ہو (ف۳) پطرس کون تھا مسیح بھائی ہی اُسکے پتھروں میں سے ایک بنیادی پتھر اور پہلا پتھر تھا جسپر ہیکل الہی بنائی گئی (مکاشفات ۲۱ باب ۱۴) اُس ہیکل کا شروع پنتکوست کے دن ہوا جب اس بنیاد پر ۳ ہزار زندہ پتھر لگائے گئے (اعمال ۲ باب ۴۱) پھر دیکھو (۱ پطرس ۲ باب ۴ سے ۶) دوسرا پتھر پولوس تھا جب خدا کا بیٹا اُسمیں ظاہر ہوا اور خدا نے اُسپر ظاہر کیا کہ مسیح خدا کا بیٹا ہی (ف۴) رومن کیتھولک لوگ کہتے ہیں کہ کلیسیا ہمیشہ پطرس پر قایم ہی مگر پطرس دنیا سے چلا گیا اب کلیسیا پطرس کے نائبوں یعنی پاپا پر قایم ہی اور وہ لوگ شجرے رکھتے ہیں کہ پطرس کے بعد فلاں گدی نشین ہوا اور اُسکے بعد فلاں پھر کہتے ہیں کہ جو کوئی اُس سلسلہ میں ہو کر پوپ کی اطاعت نہیں کرتا وہ کلیسیا سے خارج ہی جواب یہہ وعدہ کہ میں اپنی کلیسیا اس چٹان پر قایم کرونگا صرف متی کی انجیل میں ہی اگر یہہ وعدہ خاص پطرس اور اُسکے نائبوں کے حق میں ہوتا تو کیا معنی تھے کہ ایسی بڑی بھاری بات دوسری انجیلوں میں مذکور نہ ہوتی

اور آیتوں اور انجیلوں میں اسکا ذکر نہیں ہے پس وعدہ کا مطلب صرف پطرس سے متعلق نہیں ہے (۱ قرنتی ۱۰ باب ۴) سے ظاہر ہے کہ بنیاد صرف مسیح ہے پس لفظ اس چٹان سے مراد یہاں متی میں اُسی مسیح کی ذات مراد ہے یعنی ابن اللہ پر کلیسیا کی بنیاد ڈالوں گا اور اپنی بادشاہت اسی اعتقاد پر قایم کرونگا اور اس بادشاہت کی چابی تجھے دونگا۔ لفظ پترا یونانی ترجمہ میں پورانے عہد نامہ کے درمیان صرف خدا کے حق میں لکھا ہے (۲ صموئیل ۲۲ باب ۳۲ زبور ۱۸ باب ۳۱ زبور ۶۲ باب ۲ و ۶ و ۷ ، و استثنا ۳۲ باب ۴ و ۱۵ و ۱ صموئیل ۲ باب ۲ و یشعیاہ ۲۸ باب ۱۶ و ۳۲ باب ۲) پھر اسی طرح انجیل میں لفظ پترا خدا کے حق میں آیا ہے (متی ۰ باب ۲۴ و ۲۵ و لوقا ۶ باب ۴۸ و ۱ قرنتی ۳ باب ۱۱ و ۱۰ باب ۴) پس اس چٹان سے البتہ ایک نسبت پطرس کو ہے کہ وہ پہلا پتھر تھا (دیکھو متی ۱۰ باب ۲) پھر لکھا ہے کہ مسیح درخت ہے اور شاگرد شاخیں ہیں (یوحنا ۱۵ باب ۱ سے ۵) مسیح استاد ہے اور شاگرد بھائی ہیں (متی ۲۳ باب ۸) اُن میں کوئی سب سے بڑا نہیں ہے (متی ۱۸ باب ۱ و مرقس ۹ باب ۳۴ لوقا ۹ باب ۴۶ و ۲۲ باب ۲۴) پھر بارہ تخت ہیں نہ صرف ایک تخت متی ۱۹ باب ۲۸ لوقا ۲۲ باب ۳۰ اور کلیسیا نہ صرف ایک رسول کی بنیاد پر مگر سب رسولوں اور نبیوں کی بنیاد پر قایم ہے (افسی ۲ باب ۲۰) پھر مکاشفات میں ۱۲ ستارے ہیں نہ ایک (مکاشفات ۱۲ باب ۱) پھر لکھا ہے کہ بارہ بنیادی پتھر ہیں نہ ایک (مکاشفت ۲۱ باب ۱۴) اگر بارہ بنیادی پتھروں میں سے گیارہ پتھروں کو خارج کریں تو گھر گر جاویگا چنانچہ رومی لوگوں نے گیارہ کو خارج کر کے ایک پتھر پر گھر بنانا چاہا تھا اسلیئے وہ گھر گر گیا ہے اگر پطرس سب سے بڑا ہے تو پھر پولوس کسطرح کہتا ہے کہ میں اوروں سے کمتر نہیں ہوں (۲ قرنتی ۶ باب ۵ و ۱۲ باب ۱۱) پس یہہ گمان باطل ہے کہ یہہ وعدہ صرف پطرس کے حق میں ہو مگر یہہ وعدہ اس پاک عقیدہ پر قایم ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے اور پطرس رسول اس اعتقاد کے سبب پہلا پتھر عمارت الٰہی کا ہوتا ہے یہہ خلاصہ جواب کا ہے (ف یہہ بھی انجیل کا ایک محاورہ ہے کہ جب ایک خاص اصل کا ذکر آتا ہے تو ہمیشہ اس سے مراد مسیح ہوتا ہے چنانچہ (متی ۳ باب ۳ و ۱۲ باب ۴۴ و یوحنا ۲ باب ۱۹ و ۱۰ باب ۱۵) پر غور کرو پس مسیح یوں کہتا ہے تو پطرس ہے یعنی ایک پتھر ہے زندگی کے پہاڑ کا جو میں ہوں میں پترا ہوں یعنی پہاڑ تو پٹرس ہے یعنی ایک پتھر ۱۰ جو کوئی پتھر ہو جانا چاہے وہ ایسا اقرار کرے جیسا تو نے کیا یونانی میں لفظ پترس پترا سے نکلا ہے نہ پترا پطرس سے یعنی پٹیا پہاڑ سے ہے نہ پہاڑ پٹیا سے عیسائی عیسی سے ہے نہ عیسی عیسائی سے پس میں اپنے سے تجھے قایم کرونگا نہ تیرے اوپر آپ قایم ہونگا کلیسا آدمی پر نہیں بنتی ہے دیکھو (۱ قرنتی باب ۲ و ۱۰ و ۱۳) کلیسیا تیری نہیں مگر میری ہے نہ تجھسے ہے مگر مجھسے ہے نہ پطرس انسان سے ہے مگر خدا سے ہے نہ شمعون بر یوناس سے ہے مگر مسیح بر انوش سے ہے فقط بر انوش یعنی ابن آدم (دانیال ، باب ۱۳ میں) لکھا ہے اگر کلیسیا پطرس پر بنائی گئی ہے تو پطرس آپ مسیح ہے پس کلیسیا اس تعلیم اور اقرار پر قایم ہے اور یہہ اقرار نجات کے لئے ہے (رومی ۱۰ باب ۹ و ۱۰ و ۱ یوحنا ۵ باب ۱ و ۴ باب ۲ و ۱۵ و اعمال ۸ باب ۳۰ و ۹ باب ۲۰) (ف یہہ اقرار سب شاگردوں نے ابھی کیا تھا جب طوفان تھم گیا (متی ۱۴ باب ۳۳) اور پطرس نے اس وقت سے پہلے بھی یہہ اقرار کیا تھا یوحنا ۶ باب ۶۹) اسی طرح یوحنا بپتسما دینیوالے نے بھی کیا تھا (یوحنا ۱ باب ۳۴) اور مارتھا عورت نے بھی یہہ اقرار کیا تھا

(یوحنا ۱۱ باب ۲۷) اور ایک اندھے نے بھی یہہ اقرار کیا تھا (یوحنا ۹ باب ۳۵ و ۳۸) پس وہ سب آدمی کیوں نہ اس درجہ کے لایق ہوئے اسلیئے کہ کسی آدمی پر نہیں مگر مسیح پر کلیسیا قایم ہی (ف) اگر کوئی کہے کہ آدمی آسمانی ہیکل کے ستون و تیر بتلائے گئے ہیں کوئی تعلیم یا اقرار ستون و تیر نہیں ہی چنانچہ (۱ پطرس ۲ باب ۴ سے ۶ و ۲ تمطاوس ۳ باب ۱۵ و گلاتی ۲ باب ۹ و انسی ۲ باب ۲۰ و مکاشفات ۳ باب ۱۲) سے ظاہر ہی تو اس صورت میں پطرس پر کلیسیا قایم ہی جو روح کی ہدایت سے اقرار کرتا ہی تو جواب یہہ ہی پنتکوست کے دن یہود کے لئے اور غیر قوموں کے لئے کرنیلیوس کی ملاقات کے وقت وہی پطرس بنیاد دیتا تھا چنانچہ اوایل کلیسیا میں اسکا بہت ذکر ہی مگر پیچھے پطرس کا ذکر بہت تھوڑا ہی اور اُسنے غلطی بھی کھائی تھی (گلاتی ۲ باب ۱۱ و ۱۳) پس سب ایماندار لوگ کلیسیا کے جیتے پتھر ہیں جو یہہ اقرار کرتے ہیں (کلسی ۲ باب ۹ و ۱۰) اور (متی ۱۸ باب ۱۷) میں کلیسیا کا حصہ بھی مذکور ہی پر یہاں تمام کلیسیا کا ذکر ہی

۱۹ (۱۹) اور میں آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں تجھے دونگا اور جو تو زمین پر بند کرے آسمان پر بھی بند ہوگا اور جو تو زمین پر کھولے آسمان پر کھلا ہوگا

(کنجیاں تجھے دونگا) مردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد (یوحنا ۲۰ باب ۲۲ اور صعود کے بعد (انسی ۴ باب ۸) (ف) یہہ کنجیاں مسیح کی ہیں (مکاشفات ۳ باب ۷ و ۱ باب ۱۸ و ۲۰ باب ۱) اور یہہ کنجیاں آدمیوں کے سپرد بھی کیجاتی ہیں اور نالایق سے لیکر لایق کو بھی دی جاسکتی ہیں (یشعیا ۲۲ باب ۱۵ سے ۲۲ تک) یہہ کنجیاں فریسیوں کو بھی دیگئی تھیں (لوقا ۱۱ باب ۵۲) اب وہ فرماتا ہی کہ میں تجھے دونگا یعنی اپنا خزانچی اور مختار کار تجھے بناؤنگا تاکہ تو دوسروں کو بادشاہت کے انعام بانٹ دیوے دیکھو (متی ۱۳ باب ۵۲ و ۲۴ باب ۴۵ و ۱ قرنتی ۴ باب ۱) یہہ سپردگی توشہ خانہ کی اَوروں کو بھی دی گئی ہی (متی ۱۸ باب ۱۸) اور دو باتیں جو جمع ہوتی ہیں اُسکے نام پر انہیں بھی اختیار دیا گیا ہی پس یہہ دعوی پاپا صاحب کا کہ پطرس کا نایب ہونے کے سبب یہہ اختیار صرف اُنہیں کا ہی بالکل بے بنیاد بات ہی اور یہہ کچھہ دلیل نہیں ہی کہ فیلبوس قیصریا میں تھا اور پطرس یافہ سے بلایا گیا دیکھو خود پطرس کیا کہتا ہی (اعمال ۱۵ باب ۷ و ۸) غیر قوموں کو بھی خدا تعالی روح القدس دیتا ہی اور اُن میں اور ہمیں کچھہ فرق نہیں رکھتا ہاں حواریوں کی فہرست میں پطرس کا نام درجہ اول پر ہی کیونکہ اُسکا درجہ پہلا تھا مگر عہدہ میں سبکے برابر ایک حواری تھا (زمین پر بند کرے آسمان پر بھی بند ہوگا) ایک نمونہ تو ہی جہاں پطرس نے دروازہ بند کیا اور آسمان پر بھی بند ہوگیا (اعمال ۵ باب ۲۱) حنانیا و صفیرا کی نسبت اُسنے دروازہ بند کردیا وہ مرگئی اب نہیں جل سکتی (کھولے آسمان پر کھلا ہوگا) اُسنے ہیکل کے خوبصورت دروازہ پر ایک لنگڑے کے لئے دروازہ کھولا اور کھل گیا (ف ۲) جب پطرس نے مسیح کا اقرار کیا تو وہ ایک چٹان تھا اور جب انکار کیا تو شیطان کا لقب پایا (متی ۱۶ باب ۲۳) پس چٹان ہونا اُس اقرار کی خاصیت ہی نہ اُس انسان کی (۱ پطرس ۲ باب ۷) جب اُسنے توبہ کی اُسکا گناہ معاف ہوا (ف ۳) پطرس کو بادشاہت

کے دروازہ کی کنجیاں سپرد ہوئیں دروازہ وہ جگہ ہی جہاں جنگ کے لئے یا صلح کے لئے بیٹھکر صلاح مشورہ کرتے ہیں (استثنا ۲۵ باب ۷ و استر ۴ باب ۲) اور جہاں سے لشکر نکلتا ہی تاکہ دشمن کا مقابلہ کرے پس مقام صلاح مشورہ پر سب حواری برابر تعلیم دیتے اور سکھلاتے ہیں اُنمیں سے پطرس رسول بھی ایک ہی

۲۰ (۲۰) تب اُسنے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ کسی سے مت کہو کہ میں یسوع مسیح ہوں

(مت کہو) شاید مسیح کے شاگرد یہہ باتیں سنکر سمجھے کہ اب وقت آگیا تاکہ مسیح کو ظاہر کریں اور وہ باشاہت کرے اسلئے اُسنے نہیں منع کیا کیونکہ ابھی وقت نہیں آیا تھا

۲۱ (۲۱) اُسوقت سے یسوع اپنے شاگردوں کو جتانے لگا کہ مجھے ضرور ہی کہ یروشلیم کو جاوں اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں سے بہت دکھہ اُٹھاؤں اور مارا جاؤں اور تیسرے دن جی اُٹھوں

(اسی وقت سے) یعنی جبکہ مسیح کو پہچان لیا کہ وہ خدا کا بیٹا ہی (جتانے لگا) پہلے نہیں جتایا کیونکہ وہ اس سے پیشتر اسکی برداشت نہ کر سکتے تھے کہ وہ مرجاوے اور نہ سمجھہ سکتے تھے بلکہ اب بھی پطرس نے اسکی موت کی بات کو برداشت نہ کیا (ف ۱) کہ مسیح کس طرح سکھلاتا ہی اول الوہیت ظاہر کی پھر موت کا ذکر سنایا پھر جی اُٹھنا بتلایا یعنی موت کا ذکر پوشیدہ تھا جب تک لوگ نہ جانیں کہ وہ کون تھا جو مرگیا اور جی اُٹھا پس وہ جتانے لگا یعنی علانیہ اور صاف صاف کہنے لگا اگرچہ پیشتر بھی اشارات میں خبر دی تھی پر اب صریح بیان کرنے لگا پہلے اشارات جو اُسنے کئے تھے وہ یہہ ہیں (متی ۱۰ باب ۳۸ یوحنا ۲ باب ۱۹ و ۳ باب ۱۴) اب صاف کہتا ہی (کہ مجھے ضرور ہی) یعنی یہہ امر لابدی اور مجھے ضروری ہی میں اسیلئے آیا ہوں بدون اسکے انسان اور خدا کے درمیان صلح نہیں ہوسکتی (متی ۲۶ باب ۵۴ و لوقا ۲۴ باب ۲۶ و یوحنا ۳ باب ۱۴) (کہ یروشلم کو جاؤں) جو ظاہری کلیسیا کے افسروں کی جگہ ہی وہی میری موت کی جگہ ہی اُسنے اپنے مرنے کی جگہ بتلائی کوئی آدمی اپنی موت کی جگہ نہیں جانتا (بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں سے) یعنی جو شریعت کے سکھلانیوالے کہلاتے ہیں اور عارف باللہ اور نیکوکار لوگ مشہور ہیں اور جو مسیح کی پیشگوئیوں سے بھی واقف ہیں اور اسکی بابت اگلے نوشتوں میں پڑھتے ہیں (متی ۲ باب ۴) (ف ۲) غریبوں نے خدا کے بیٹے کو جب وہ دنیا میں آیا تو اُسے قبول کیا پر اُن لوگوں نے جو سب سے ممتاز تھے اُسے قبول نہ کیا اور نہ صرف یہی قصور کیا کہ اُسے قبول نہ کیا بلکہ مار بھی ڈالا اسی طرح اب بھی غریب اُسے قبول کرتے ہیں پر بڑے لوگ نہ صرف قبول نہیں کرتے بلکہ اسکی تحقیر کرتے اور اسکے بندوں کو دکھہ بھی دیتے ہیں (بہت دکھہ اُٹھاؤں) اسمیں کیا شک ہی کہ ان لوگوں نے اُسے بہت دُکھہ دیا (دیکھو لوقا ۱۰ باب ۱۳ سے ۲۲ تک) مسیح نے نہ صرف اپنے مرنے کی جگہ بتلائی

مگر اپنے قاتلوں اور دکھ دینیوالوں کو بھی تبلا دیا کہ وہ بزرگ اور سردار کاہن اور فقیہہ لوگ ہیں نہ اور کوئی (مارا جاؤں) یہاں یہہ نہیں تبلایا کہ کسطرح سے مارا جاونگا اگرچہ آیت ۲۴) میں اشارہ تو ہی مگر (متی ۲۰ باب ۱۹) میں موت کی صورت بھی تبلائی کہ کس قسم کی موت سے مارا جاونگا (اور تیسرے دن جی اُٹھوں) یہہ بھی ضرور ہی اور ہو ویگا کہ میں مرنے کے بعد دفن ہو کر تیسرے دن جی اُٹھونگا (ف) اُسنے یہہ بات بطور پیشگوئی کے صاف اور صریح سنائی تھی چنانچہ (مرقس ۸ باب ۳۲) سے ظاہر ہی پس اُسنے موت کی جگہ اور قاتلوں کا نشان اور موت کی قسم اور انجام کار موت کا یہہ چاروں باتیں پہلے سے بطور پیشگوئی کے صاف اور صریح سنائیں تعجب کی بات ہی کہ یہہ سنکر بھی شاگردوں نے انتظاری نہیں کی (یوحنا ۲۰ باب ۲) بلکہ کہا کہ خداوند کو اُٹھا لیگیے خود پطرس نے تعجب کیا (لوقا ۲۴ باب ۱۲) ہاں اُنہوں نے ضرور یہہ پیشگوئی سنی پر اس پر فکر نہیں کیا اور نہ سمجھے اور نہ اسبات کو دل میں جگہ دی دیکھو مرقس ۹ باب ۱۰ و ۳۲) مگر یہودیوں نے سمجھہ لیا اور قبر پر پہرہ لگایا (متی ۲۷ باب ۶۳) حال آنکہ اُن کو صاف خبر بھی نہیں دی گئی بلکہ اشارۃً کہا گیا اور اُنہوں نے چرچا سنا کہ وہ ایسا کہتا تھا اُنہوں نے کہا کہ وہ تین روز بعد جی اُٹھے گو یہہ مہری پہرہ لگانا چاہیے پر شاگردوں کو یاد نرہا دیکھو ایماندار غافل ہیں پر دنیا کے فرزند نور کے فرزندوں سے زیادہ ہوشیار ہیں (ف) مسیح یہہ سب کچھہ جانکر بھی مرنے کو چلا گیا بھاگا نہیں کیونکہ وہ آپ مرنے کے لیے آسمان سے اُترکر آیا تھا تاکہ آدمیوں کو بچاوے

۲۲ (۲۲) تب پطرس اُسے پکڑکے اُسپر جھنجلانے لگا اور کہا کہ ای خداوند حاشا للہ یہہ تجھہ پر کبھی نہ ہو گا

(جھنجلانے لگا) پہلے پکڑکے الگ لیگیا اور جھنجلانے لگا اس عزت پر بھول گیا کہ مجھے کنجیاں ملیں ہیں اسلئے یہہ جرأت کی کہ اوروں سے الگ کرکے اُسپر جھنجلانے لگا (کبھی نہو گا) یعنی اگر میں کچھہ کرسکتا ہوں تو یہہ کبھی نہ ہو گا کہ تو مرجاوے اسی طرح اُسنے باغ میں تلوار چلائی تاکہ مسیح کو مرنے سے بچاوے مگر پھر آپ بھی اُسے چھوڑکر بھاگ گیا (یوحنا ۱۸ باب ۱۰) پطرس نے نہیں سمجھا کہ اُسکی موت ضروری جتنا کرسکتا تھا کیا کہ مسیح مرنجاوے تو بھی ایماندار تھا اور رسول اللہ تھا (ف) (نیک لوگوں سے بھی کبھی کبھی غلطیاں ہو جاتی ہیں پر چونکہ مسیح کو جو سری پکڑے رہتے ہیں اور برادرانہ محبت رکھتے ہیں اسلئے الیسوں کے ساتھہ صبر درکار ہی (ف۲) یہی پطرس جو اب مسیح کی موت سے جھنجلاتا ہی جب روح القدس نازل ہوئی تو دوسرے طور پر سمجھنے لگا کہ اُسکی موت ضرور تھی کوئی تعلیم ایسی بھاری نہیں ہی جیسے مسیح موت کی تعلیم سب تعلیمات سے بالاتر اور بھاری زیادہ ہی خدا کی روح سے سمجھہ میں آتی ہی (ف۳) روحانی ایمان کا ازار اکثر جسمانی کمزوری سے متغیر ہوتا ہی دیکھو (لوقا ۲۲ باب ۳۳ و ۵۸) کہ پطرس نے کہا میں تیرے ساتھہ مرنے کو بھی طیار ہوں اور پھر انکار کیا پھر (متی ۱۴ باب ۲۸ و ۳۰) کو دیکھو کہ کہا ای خداوند اگر تو ہی ہی تو مجھے حکم دے کہ پانی پر چلوں پھر ذرا تو ڈوبنے لگا

۲۳ (۲۳) پر اُسنے پھر کے پطرس کو کہا ای شیطان مجھہ سے دور ہو تو میرے لئے ٹھوکر ہی کیونکہ تو خدا کی نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کی فکر کرتا ہی

(پطرس کو کہا) پطرس نے مسیح کو یکسو کر کے کہا تھا مگر مسیح نے پھر کر اور سب کے سامنے مُنہ کر کے پطرس کو جواب دیا (مرقس ۸ باب ۳۳) کیونکہ مسیح نے دیکھا کہ اور شاگردوں کے دل میں بھی یہی خیال ہی اُنمیں بھی قصور ہی اسلئے سب کی ہدایت کے لئے سامنے جواب دیا (ای شیطان) یہہ وہی لفظ ہی جو آزمائش کے وقت بھی شیطان کو کہا تھا جب شیطان نے سب سے بھاری حملہ کر کے اُسے کہا تھا کہ مجھے سجدہ کر (لوقا ۴ باب ۸) کیونکہ شیطان کا مطلب یہی تھا کہ مسیح اپنے مطلب کو چھوڑے اور دُکھہ نہ اُٹھاوے اُسوقت کہ مسیح مرنے کے نزدیک ہی اور موت کا ذکر سناتا ہی تو شیطان پھر اُسکے ہاتھہ کو لیا جاتا ہی کہ وہ نہ مرے تاکہ نجات کا راہ کھل نہ جاوے اسلئے مسیح نے سانپ شیطان کو جھڑک دیا جیسے پولوس نے سانپ کو آگ میں جھٹک دیا تھا (اعمال ۲۸ باب ۵) خلاصہ اُنکہ پطرس میں مسیح نے شیطان کو بولتے دیکھا زبان پطرس کی تھی بات شیطان کی تھی پس شیطان کا لفظ پطرس کی نسبت بولا یہاں سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جو کوئی شیطان کی بات بولے وہ شیطان کہلاویگا دیکھو کیسے جلدی وہ چٹان شیطان بنگیا آدمی کو چاہئے کہ ہر وقت ڈرتا اور کانپتا رہے اور بڑی ہوشیاری کرے (ف) کبھی کبھی شیطان کی بڑی بھاری آزمائشیں سب سے زیادہ پیارے دوستوں کے وسیلہ سے ہوا کرتی ہیں پس شیطان صرف دشمنوں ہی کے وسیلہ سے نہیں مگر دوستوں کے وسیلہ سے بھی آدمی کو آزماتا ہی پس ہر حال میں بے رو رعایت خداہی کے احکام پر نظر رکھنی چاہئے (ف) جب پطرس نے اسکی الوہیت کا اقرار کیا تو مسیح نے پطرس کی عزت کی کیونکہ اسی عقیدہ سے کہ مسیح میں الوہیت ہی انسان کی نجات ہی پر جب اُسنے موت کا انکار کیا تب مسیح نے اُسے رد کیا اور نفرت کے ساتھہ جھڑک دیا کیونکہ بغیر اُسکے موت کے انسان کی نجات نہیں ہو سکتی پس ہم کیا کہیں دیکھو مسلمان لوگ اسکی الوہیت اور موت دونوں کے منکر ہیں تو نجات سے کسقدر دور ہونگے۔ ایسا لفظ کہ ای شیطان مجھہ سے دور ہو مسیح نے کسیکی نسبت کبھی نہیں کہا اپنے قاتلوں کی نسبت بھی ایسا سخت لفظ نہیں بولا یہاں سے ظاہر ہی کہ اُسکی موت تمام سچائی کی بنیاد ہی اسمیں دست اندازی کرنیوالے کے لئے ایسا ہی خطاب ہی جو لوگ اُسکی موت کے منکر ہیں وہ ایسا ہی خطاب قیامت میں اُس سے سنینگے بندگی اور عبادت کی صورت اور کلیسیا کے انتظام میں اپنی رای رکھہ سکتے ہیں لیکن موت کی بابت اگر کوئی غلطی ہو وے تو ابد تک ہلاک ہو جانے میں کیونکہ اور باتوں میں غلطی کرنا چمڑے کے اوپر کی بیماری ہی پر موت میں غلطی کرنا دل کا مرض ہی ساری امید کا خلاصہ اسمیں ہی کہ مسیح موا اور جی اُٹھا (۱ تسلونیقی ۵ باب ۱۰) اگر اس تعلیم کو چھوڑیں تو کوئی امید باقی نہیں ہی پس جو کوئی مسیح کے کفارہ کا منکر ہی وہ اُسے روکتا ہی وہ شیطان ہی کیونکہ ابن آدم اور ہر آدم زاد کا دشمن ہی (ف) جب مسیح نے اس گناہ کے سبب پطرس کو جھڑک دیا تو اگرچہ ہماری کیسی ہی محبت کسی سے

کیونکہ جب اُسمیں گناہ کو دیکھیں گے فوراً ملامت کرینگے کبھی گناہ کو ہلکا نہ جانینگے (تو میرے لئے ٹھوکر ہی) یعنی میں مرنے کو جاتا ہوں اور تو صلیب کی راہ میں ٹھوکر ڈالتا ہی کہ نہ مروں (۱ پطرس ۲ باب ۸) اگر تو میرا رستہ روکتا ہی تو پھر تو کہاں رہیگا اور کیونکر بچیگا اور دنیا کا سہ کسطرح کیلا جائیگا (آدمیوں کی باتوں کی فکر کرتا ہی) یعنی مسیح کی بادشاہت کو جو آسمانی بادشاہت ہی تو سمانی خیال کرتا ہی جو لوگ موت مسیح کے منکر ہیں وہ انسانی خیالات میں پھنسے ہوئے ہیں آسمانی خیالات نے اُنہیں اب تک نہیں پکڑا

۲۴ (۲۴) تب یسوع نے اپنے شاگردوں کو کہا اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنا انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھاوے اور میری پیروی کرے

(شاگردوں کو) مگر (مرقس ۸ باب ۳۴) میں ہی لوگوں کو بھی اپنے شاگردوں کے ساتھ بلا کے کہا تا کہ پطرس کی ملامت سب لوگوں کے لئے عبرت ہووے (اپنا انکار کرے) یعنی میں تو مرنے کو اور دُکھ اُٹھانے کو جاتا ہوں اور مجھے ضرور ہی لیکن نہ صرف مجھے مگر تمکو بھی دکھوں کا اُٹھانا ضرور ہی تب میرے شاگرد ہو سکتے ہو جسطرح میں نہ خدمت لینے کو آیا مگر خدمت کرنے اور مرنے کو آیا ہوں اسیطرح تمکو بھی کرنا ہوگا اور اپنی صلیب اُٹھانا ہوگا (ف) (یسعیاہ کا ۵۳ باب اور توریت کی سب قربانیوں کا مطلب وہ نہ سمجھے تھے تاج کو نظر کے سامنے رکھکے صلیب کو بھول گئے تھے لیکن مسیح اُسوقت اُنکے نظر کے سامنے اپنا انکار کرکے اور اپنی صلیب اُٹھا کر یروشلم کو جاتا ہی اور گویا اثناء راہ میں اپنے سپاہیوں کو کہتا ہی کہ میری پیروی کرو جیسے میں اپنی صلیب اُٹھاتا ہوں تم بھی اپنی صلیب اُٹھاؤ تم میں سے ہر ایک اپنی اپنی صلیب اُٹھاوے جو دُکھ جسکے سامنے آتے ہیں وہ اُسکی صلیب ہی (ف) پطرس نے کہا کہ تجھے موت نہ ہووے مسیح کہتا ہی کہ نہ صرف مجھے مگر تجھکو بھی موت ہووے پس عیسائی ہونا دنیا میں سلامتی تلاش کرنا نہیں ہی مگر دُکھوں کا بوجھ سر پر اُٹھانا ہی جو چاہتا ہی وہ اُٹھاوے مگر یہہ سود و زیان کی بات ہی یا بدلہ اور سوداگری کیسا معاملہ ہی دیکھو (آیت ۲۶) (ف) یہاں نہیں لکھا ہی کہ صلیب بنانا ضرور ہی یعنی دُکھ کی صورت نکالنا جائز نہیں ہی بلکہ افراط اور تفریط سے بچکر صراط مستقیم پر چلنا چاہے اگر راہ میں صلیب آجاوے تو اُٹھانا ضرور ہی نہ لاچاری سے یا قسمت کا لکھا سمجھکر مگر اپنے فائدہ کے لئے خوشی سے برداشت کرنا مناسب ہی (ف) بھاری سرا صلیب کا جسپر لعنت الٰہی کا بوجھ تھا ہمارے لئے مسیح نے اُٹھایا اُسکے دوسری طرف ہمارے لئے ہلکی ہوگئی ہی تسپر بھی وہ خداوند یوں فرماتا ہی کہ اگر کوئی آنا چاہے یعنی اپنی مرضی اور خوشی سے وہ کسیکو زبردستی سے نہیں بلاتا نہ مار مار کے عیسائی کرنے کو کہتا ہی بلکہ کہتا ہی کہ میری پیروی سے کیسا فایدہ ہی اور میری پیروی کسطرح کیجاتی ہی اور عدم پیروی سے کیا نقصان ہی اسکے سوا وہ کچھ نہیں کہتا پس عیسیٰ اور عیسائیوں کا یہہ کام ہی کہ اپنا دین آدمیوں کے سامنے رکھنا آیندہ اُنکی مرضی ہی جو چاہیں سو کریں مگر اور مذہب والے لوگ سوا جبر کے یہہ بھی کہا کرتے ہیں کہ دل اگرچہ درست ہو یا نہو

صرف منہہ سے اقرار کرو کہ ہم مسلمان یا ہندو ہیں تاکہ دنیاوی قوموں سے میل بنا رہے مگر مسیح اُسکے خلاف بولتا ہی (ف) صلیب اُٹھانا نہ صرف ایکبار ہی مگر (لوقا ۹ باب ۲۳) میں ہی کہ روز روز صلیب اُٹھانا ہوگا یعنی ہمیشہ جب تک دنیا میں ہیں دُکھہ اُٹھانا ہوگا (ف ۶) اُسوقت پطرس نے مسیح کو دُکھہ اُٹھانے سے منع کیا مگر جب مسیح جی اُٹھا تو مسیح نے اُسکے حق میں پیشگوئی کی کہ تو بھی صلیب اُٹھانے تک میری پیروی کریگا (یوحنا ۲۱ باب ۱۰) آخر کو ایسا ہی ہوا کہ یہی پطرس مسیح کے لئے شہر روم میں سر نیچے اور پیر اوپر ہوکر مصلوب ہوا اور کہتے ہیں کہ اُسنے صلیب کے وقت خود درخواست کی کہ مجھے اُلٹا صلیب پر کھینچو اب اُسکی نظروں میں صلیب ایسی پیاری ہوگئی کہ بڑے دُکھہ سے اُسنے جان دی

۲۵ (۲۵) کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانی چاہے اُسے کھوئیگا پر جو کوئی میرے لئے اپنی جان کھووے اُسے پاویگا

(بچانی چاہے) اُن دکھوں اور مصیبتوں سے جو میری پیروی میں اُٹھانا ضرور ہی (اُسے کھوئیگا) کیونکہ ہلاکت ابدی اُسے پکڑیگی اس زندگی حال کو پیار کرنے سے دوسری زندگی جو ابدی ہی جاتی رہیگی اور یہہ زندگی اُس زندگی کے کھوئے جانے کا سبب ہوجاویگی (ف) تم پسند نہیں کرتے کہ اُستاد دُکھہ اُٹھاوے پس کیا ہوگے جب اُسکے شاگرد بھی دُکھہ اُٹھاوینگے (ف ۲) شاید ایسا ہو کہ تمہیں ایمان کے لئے مرنا نہ ہوگا مگر شاگرد کو چاہئے کہ مرنے کو بھی طیار رہے (۲ تمطاؤس ۳ باب ۱۲) (کھووے) یعنی اِس زندگی کا انکار کرے اُس زندگی کے لئے جو آنیوالی ہی اور اُس طرح سے کھووے کہ (میرے لئے) ہو یعنی میرے واسطے سب دُکھہ اُٹھانے کو جان تک بھی حاضر ہو نہ کسی اور مطلب کے لئے تو (اُسے پاویگا) یعنی ابدی زندگی کو اسی جہان میں ایمان کے وسیلہ سے اُسکا شروع ہوجاویگا (یوحنا ۵ باب ۲۴) وہ دیکھیگا کہ مجھہ میں ایک نئی زندگی آئی ہی اور یہہ زندگی مضبوط ہوگی مسیح کا سپاہی بنکر دکھوں سے کُشتی کرنے میں (آیت ۲۴) پھر قیامت کو یہہ زندگی صاف نظر آویگی (یوحنا ۶ باب ۴۰) اور یہہ ابدی زندگی ہوگی (آیت ۲۷) کیونکہ جو کوئی دُکھہ میں اُسکا ساتھی ہوا وہ جلال میں بھی ساتھی ہوگا

۲۶ (۲۶) کیونکہ آدمی کو کیا فایدہ اگر ساری دنیا کماوے اور اپنی جان کھووے یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیگا

(کیونکہ) اب آیت بالا کے مضمون پر دلیل دیتا ہی کہ وہ مضمون درست ہی اور دلیل کا خلاصہ یہہ ہی کہ سود دنیاوی آسمانی زیان ہی اور دنیاوی زیان آسمانی سود ہی یہہ کلیہ قاعدہ ہی کہ جسنے اِس جہان کو پسند کیا اُسنے اُس جہان کو کھویا اور جسنے اُس جہان کو پسند

کیا اُسنے اس جہان کو رد کیا (کیا فایدہ) یعنی اسے سوداگری سے کیا فایدہ کہ دنیا کو کماوے اور جان کو کھو دے لوقا کہتا ہی
کہ برباد کرے یعنی خودکُشی کرے اور عزت دولت اور چند روزہ خوشی حاصل کرے اور اُسکے بدلہ میں جان دیوے (ف) لکھا ہی
کہ ساری دنیا کماوے کبھی کسی نے ساری دنیا کو حاصل نہیں کیا سکندر اور قیصر اور نپولین نے صرف ایک حصہ دنیا کا پایا تھا ساری
دنیا کسیکے ہاتھہ نہیں آئی بالفرض اگر کوئی ساری دنیا بھی کماوے تو ایک جان کے مقابلہ میں یہہ بھی بہت تھوڑا ہی جان کی
قیمت کے برابر کوئی چیز نہیں ہی (میکہ ۶ باب ۷ و ۱ پطرس ۱ باب ۱۸) دیکھو ہر آدمی کی جان کیا بیش قیمت درجہ رکھتی ہی اور
لوگ اُس سے ناواقف ہیں (ف) مسیح خداوند جان کی قیمت جانتا ہی کیونکہ اُسنے اُسے کافی دام دیکر خریدا ہی اور اُسکی
قیمت اُسی سے ادا ہوئی کسی بشر اور فرشتے میں طاقت نہ ہوئی کہ جان کی قیمت ادا کرے اور مسیح دنیا کی قیمت بھی جانتا ہی
کیونکہ اُسنے اُسے پیدا کیا (ف) جس کسی چیز کے واسطے آدمی مسیح کو چھوڑ دیتا ہی وہ چیز اُسکی جان کی قیمت ہوتی ہی جو شیطان
دیتا ہی تاکہ اُسکی جان کو ہلاکت کے لئے خریدے شیطان کیسا ہوشیار سوداگر ہی کہ بڑی قیمتی چیز کو چھوٹی سی چیز دیکر لیجاتا ہی
پر خداوند کیسا منصف سوداگر ہی کہ جب آدمی کی جان کو مول لیتا ہی تو پوری قیمت دیتا ہی کہ وہ ہمیشہ جیوے یہہ باتیں معلوم کرکے
اب کون ہی جو شیطان کو اپنی زندگی دیگا مگر بیوقوف آدمی اور وہ کون ہی جو مسیح کو اپنی جان دیگا عقلمند آدمی یہاں سے عقلمند اور بیوقوف کی تمثیل کا
بھید کھلجاتا ہی (متی، باب ۲۴) (ف) مرقس و لوقا میں کچھہ زیادہ لکھا ہی یعنی آنکہ اگر کوئی مجھہ سے اور میری باتوں سے اِس
زناکار اور گنہگار قوم کے درمیان شرم کریگا یعنی عیسائی ہونے سے اور میرے اقرار سے شرماویگا میں بھی اپنے
باپ کے جلال میں فرشتوں کے سامنے اُس آدمی کے اقرار سے شرماونگا دیکھو (مرقس ۸ باب ۳۸ و لوقا ۹ باب ۲۶) اسی
باب کی (آیت ۴) کی تفسیر دیکھو کہ حرامکار اور گنہگار قوم سے کیا مراد ہی حاصل آنکہ جیسا سلوک لوگ اُس سے کرینگے ویسا ہی اُس سے
واپس پاوینگے اُنہوں نے اپنی مجلس میں اُس سے شرم کھائی وہ اپنی مجلس میں اُنسے شرم کھاویگا یعنی اُنکا اقرار نہ کریگا کہ وہ میرے
ہیں جیسے اُنہوں نے نہ کہا کہ ہم اُسکے ہیں پس خدا اور مسیح اور ملایکہ کے سامنے کیسی سخت رسوائی ہوگی (دانیال ۱۲ باب ۲) (ف)
عزت جسکو ہم پیار کرتے ہیں اور جس چیز سے عزت جاتی رہتی ہی اُسی سے لوگ نفرت کرتے ہیں اور یہہ خاصیت انسان میں خدا نے
رکھی ہی اور جب مسیح کا اقرار نکرنے کے سبب ایسی مجلس میں جو سب مجلسوں سے بڑی مجلس ہی عزت جاتی رہیگی تو کسقدر شرمندگی ہی
بے شرم آدمی ناامید ہی (صفنیا ۳ باب ۵ و یرمیا ۶ باب ۱۵ و ۳ باب ۳) مسیح کی محبت اس دنیاوی شرم کو کھو دیتی ہی جو خدا کے
سامنے مضر ہی اور حقیقی شرم آدمی میں پیدا کرتی ہی

۲۷ (۲۷) کیونکہ انسان کا بیٹا اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھہ آویگا تب ہر ایک کو اُسکے کام کے موافق اجر دیگا

(انسان کا بیٹا) وہ پھر اشارہ کرتا ہی (دانیال ۷ باب ۱۳) پرآویگا یعنی وہ پھر آنیوالا ہی اگرچہ اب آیا مگر فروتنی کے ساتھہ آیا تاکہ نجات کی راہ کھولدیوے پھر آویگا دریافت کرنے کو کہ کون نجات کی راہ پر چلا (باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھہ) فرشتے اُسکے ہیں اور وہ پھر الٰہی جلال میں اپنے فرشتوں کو لیکر آویگا جو اُسکی مرضی کے موافق کام کرینگے (اجر دیگا، فرشتوں کا مالک وہ ہی باپ کا جلال اُسکا ہی (یوحنا ۱ باب ۲۲) اور اجر دینیوالا بھی وہ ہی اُسی سے ہر کوئی اجر پاویگا (ف) مسیح بتلاتا ہی کہ موت کے بعد قیامت اور زندگی ہی اور شرم سے جلال اور صلیب سے تاج اور شکست سے فتح ہوتی ہی اسی طرح عیسایوں کو کرنا چاہئے کسی سختی سے دل تنگ نہ ہونا چاہئے گنتی ۱۲ باب ۴)

۲۸ (۲۸) میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ ان میں سے جو یہاں کھڑے ہیں بعضے موت کا مزہ نہ چکھینگے جب تک کہ انسان کے بیٹے کو اپنی بادشاہت میں آتے نہ دیکھیں

(جب تک) مرقس کہتا ہی کہ جب تک خدا کی بادشاہت قدرت کے ساتھہ آتی نہ دیکھینگے لوقا کہتا ہی کہ جب تک خدا کی بادشاہت کو نہ دیکھینگے پس مطلب یہہ ہی کہ جب تک الٰہی بادشاہت کو مضبوط بنیاد پر قایم نہ دیکھینگے اور بادشاہت سے مراد وہی بادشاہت ہی جو دنیا میں سب کچھہ تبدیل کرتی ہی اور جلال آیندہ کا بیعانہ ہی یعنی دین مسیحی (ف) یہہ پیشگوئی پوری ہونے لگی تھی جب کہ ۶ روز بعد مسیح کی صورت تبدیل ہوگئی تھی (متی ۱۷ باب ۱ سے ۳) اور پھر دیکھو (۲ پطرس ۱ باب ۱۷) یہی شروع سلطنت الٰہی کا تھا کہ وہ اپنی سلطنت میں آگیا پھر سلطنت زیادہ ظاہر ہوئی جب انتظام یہود برباد ہوگئے اور طیطس کے وسیلہ سے یروشلم کی بربادی ہوئی (یوحنا ۲۱ باب ۲۲) میں اُسپر اشارہ تھا کہ میرے آنے تک یوحنا باقی رہیگا ضرور مسیح یروشلم کی بربادی کے وقت آیا تھا متی ۱۰ باب ۲۳) یوحنا نے اُسے دیکھا بھی تھا (ف) عدالت خدا کے گھر سے شروع ہوئی یعنی یروشلم سے (۱ پطرس ۴ باب، ایرمیاہ ۲۵ باب ۲۹ حزقیل ۹ باب ۶) مطلب آنکہ مسیح کی آمد دوم کا خاص نمونہ یروشلم کی بربادی تھا اور کامل طرح پر قیامت کو یہہ پوری ہوگی جب وہ جباری سے جہان کی عدالت کرنے کو آویگا (بعضے موت کا مزہ نہ چکھینگے) نہ سب حاضرین سو یوحنا نے یروشلم کی بربادی دیکھی تھی جب وہ قہر الٰہی کے ظہور کے ساتھہ یروشلم پر آیا تھا

سترھواں باب

۱ (۱) اور چھہ دن بعد یسوع نے پطرس اور یعقوب اور اُسکے بھائی یوحنا کو ہمراہ لیا اور اُنھیں ایک اُونچے پہاڑ پر الگ لیگیا

(۱ سے ۱۳ مرقس ۹ باب ۲ سے ۱۳ لوقا ۹ باب ۲۸ سے ۳۶ تک) الیاس و موسیٰ سے باتیں کرنا اور تبدیل صورت کا ذکر ہے تینوں انجیلوں میں اسکا ذکر ہے اور چوتھی انجیل میں اسپر اشارہ ہے (یوحنا ۱ باب ۱۴) کہ ہمنے اُسکا جلال دیکھا یہہ ذکر گویا مسیح کے دُکھہ کا دیباچہ ہے (ف) ۱۶ باب میں اُسکی صلیب کا ذکر ہوا اور اُسکے شاگردوں نے دُکھہ کا بیان سنا اب جلال کا ذکر ہے اور شاگرد جلال کو دیکھتے ہیں تاکہ خوب ثابت کر دیوے کہ دُکھہ کے بعد جلال ہے (چھہ دن بعد) لوقا کہتا ہے آٹھہ ایک روز بعد لوقا پہلے اور پچھلے دن کو ملاکر بولتا ہے متی اُس دن کو جسمیں اُسنے دُکھہ کا ذکر سنایا اور اُس دن کو جسمیں جلال دکھایا گیا چھوڑ کر چھہ دن بتلاتا ہے (الگ لے گیا) تاکہ یہی تین شخص اُسکا جلال دیکھیں یعنی پطرس و یعقوب اور یوحنا کیونکہ انہیں تین نے یائیرس کی بیٹی کا جینا دیکھا تھا اور جانتے تھے کہ مسیح موت پر قادر ہے اُسکے پنجے سے مخلصی دلسکتا ہے (مرقس ۵ باب ۳۷) انہیں تین نے مسیح کی جانکنی بھی دیکھی ہے (متی ۲۶ باب ۳۷ و مرقس ۱۴ باب ۳۳) اور انہیں تین کو اُسوقت پہاڑ پر اپنا جلال بھی دکھلاتا ہے تاکہ یہہ تین اُسکے خاص گواہ ہوویں (یوحنا ۲۰ باب ۲ و مرقس ۱۶ باب ۰) (ف) جس آدمی پر خدا تعالیٰ بھاری بوجھہ رکھنا چاہتا ہے اُسکے خاص طور پر طیاری بھی کرتا ہے جسکے ایمان کا زیادہ امتحان ہوتا ہے وہ زیادہ جلال دیکھتا ہے (اُونچے پہاڑ پر) الفرڈ صاحب کہتے ہیں کہ اُس پہاڑ پر جو جلیل کے کنارے پر ہے لوقا کہتا ہے کہ وہاں گیا تھا تاکہ دعا کرے (لوقا ۹ باب ۲۸) کیونکہ موت نزدیک تھی اُسنے دہاں جاکے دعا کی اور کس طرح سے دعا کی دیکھو (عبرانی ۵ باب ۷)

۲ (۲) اور اُنکے سامھنے اُسکی صورت بدل گئی اور اُسکا چہرہ آفتاب سا چمکا اور اُسکے کپڑے روشنی کی مانند سفید ہوگئے

(صورت بدل گئی) لوقا کہتا ہے دعا مانگتے ہوے بدل گئی یعنی عین دعا کے درمیان (ف) یہہ تبدیل صورت عین دعا کے وقت دعا کا جواب تھا اسیطرح خدا تعالیٰ اب بھی دعا کے وقت بعض اشخاص پر آپکو ظاہر کرتا ہے وہ آدمی کو خاک سے اُٹھا کر تخت پر

بھلاتا ہے (ف ۲) دعا سے روشنی اور طاقت اور خوشی آتی ہے جس سے منہہ چمکتا ہے سچے عیسائی کے چہرہ پر ایک خاص قسم کی نورانیت رہتی ہے دیکھو (خروج ۳۴ باب ۲۹ سے ۳۵ و ۲ قرنتی ۳ باب ۷ سے ۱۱ تک) (ف ۳) صورت بدل گئی یہہ کہ متی میں لکھا ہے اُسکے جو خادم کی صورت میں آیا تھا یہہ ہی لفظ ہے کہ نوکر کی صورت بدل گئی۔ پہلے اُسنے اپنے اور اُنکے دکھہ کا ذکر سنایا پر اب دکھہ سے پیشتر جلال کو دکھلادیتا ہے تاکہ دیکھہ لیویں کہ آنیوالا جلال حال کے دُکھہ سے کسقدر بڑا ہے (رومی ۸ باب ۱۸) اُسکا چہرہ آفتاب سا چمکا چہرہ میں ایسی تبدیل نہیں ہوئی کہ شناخت نہو سکے کیونکہ شاگردوں نے آنکھہ سے دیکھا اور پہچانا (یوحنا ۱ باب ۱۴ و ۲ پطرس ۱ باب ۱۶) یہہ اُس جلال کا نمونہ تھا جسمیں مسیح اور اُسکے لوگ ظاہر ہونگے اُسکو پہچانینگے جب وہ عدالت کرنے کو تخت پر بیٹھیگا اور اسی طرح ایک دوسرے کی شناخت بھی فوت نہوگی (ف ۴) لکھا ہے کہ چمکا نہ باہر سے مگر اندر سے کیونکہ اُسکی الوہیت سے ایکدم کے لئے پردہ اُٹھایا گیا گویا بادل میں سے سورج چمکا اپنی روشنی سے نہ باہر کی (ف ۵) جب موسیٰ نورانی ہوا اور باہر سے جلال پایا تو آپ کو پوشیدہ کیا مگر مسیحی جلال جو اندر سے چمکا پوشیدہ نہیں ہوا (ف ۶) کتنا فرق ہے اس حالت میں اس حالت سے جس کا ذکر (یشعیاہ ۵۲ باب ۱۴) میں ہے کہ اُسکی ہیکل ہر آدم سے زیادہ بگڑ گئی (ف ۷) اسوقت کیا دیکھا گیا اور کیا سمجھا گیا کہ مسیح جو جلال کا بادشاہ ہے اور اُسوقت جلال ظاہر نہیں کرتا اسکا سبب یہہ ہے کہ بادشاہی لباس پہننے کا وقت ابھی نہیں آیا مگر جلال تو اسکا ہے اور اُسمیں ہے (سفید ہوگئے کپڑے بھی روشنی سے سفید ہوگئے مرقس کہتا ہے کہ ایسے سفید ہوگئے کہ کوئی دھوبی ایسے سفید نہیں کر سکتا دیکھو اُسکی اندرونی والٰہی شعاع کی تاثیر جس سے کپڑے بھی سفید ہوگئے

(۳) اور دیکھو موسیٰ اور الیاہ اُس سے باتیں کرتے اُنہیں دیکھائی دیئے

(موسیٰ والیاہ) چودہ سو اسّی ۱۴۸۰ برس ہوئے تھے کہ موسیٰ مرکر دفن ہوا تھا اور نوّے ۹۰۰ برس ہو چکے تھے کہ الیاس آسمان پر چلا گیا تھا اب یہہ دونوں شخص یہاں موجود ہوئے (ف ۱) دیکھو موت کی حالت کہ اسمیں انسان معدوم نہیں ہو جاتا اور نہ حالت بیہوشی ہے ورنہ موسیٰ والیاس اُتر نہیں سکتے تھے اور نہ حالت مجبوری ہے جس میں آدمی کچھہ نہیں کر سکتا بلکہ موت انتقال مکان ہے اور موت کے بعد زندگی ہے (ف ۲) خداوند دن کا خدا ہے یعنی اُنکا جو موجود ہیں مُردوں کا خدا نہیں ہے یعنی شی معدوم کی طرف وہ منسوب نہیں ہے (لوقا ۲۰ باب ۳۸) پس وہ سب جو اس جہان سے چلے گئے ہیں موجود ہیں نہ معدوم یہہ دونوں شخص اُن مقدسوں کے نمونہ تھے جو سوگئے ہیں آخر کو جب مسیح آویگا تو اُسکے ساتھہ ہزاروں ہزار پھر دنیا میں آوینگے (یہودا ۱۴) (ف ۳) موسیٰ اور الیاس دونوں آئے خدا کے بیٹے کی عزت کے لئے موسیٰ مرگیا تھا الیاس زندہ آسمان کو چلا گیا تھا اب دونوں حاضر ہوئے اور دونوں کا بدن بدلا ہوا

تھا یہاں سے دو باتیں ثابت ہوئیں اول آنکہ مسیح مردوں اور زندوں کا بھی خداوند ہے دیکھو مردہ اور زندہ دونوں اُسکی خدمت میں حاضر ہیں (رومی ۱۴ باب ۹) اسی طرح قیامت کے روز کوئی مردہ اور کوئی زندہ دونوں اُسکے پاس حاضر ہونگے دوئیم آنکہ دونوں قسم کے لوگوں کا بدن بدل جاویگا نیا جسم دونوں کو عنایت ہوگا (۱ قرنتی ۱۵ باب ۵۱ و ۱ تسلونیقی ۴ باب ۱۵ سے ۱۸) (ف) اگرچہ یہہ دونوں شخص نئے جسم میں ظاہر ہوئے تو بھی پہچانے گئے جیسے مسیح آپ بدل گیا اور پہچانا گیا کیونکہ وہی بدن تھا مگر جلالی (۱ قرنتی ۱۵ باب ۴۲ و ۴۴ و ۴۹) ہاں شاگردوں نے موسیٰ اور الیا کو اُنکی زندگی میں پہلے نہیں دیکھا تھا پر اب خداوند نے اُنہیں بتلایا کہ یہہ فلاں شخص ہیں یا اُنکا تعارف دلوں میں القا ہوا اگر اُنکا نام نہ بتلایا جاتا تو لوگ کہتے کہ یہہ فرشتے ہیں (اعمال ۱ باب ۱۰ و مرقس ۱۶ باب ۵) دیکھو مسیح آیا نہ فرشتوں کو مگر آدمیوں کو جلال دینے کے لئے (ف) موسیٰ شریعت کا نمونہ تھا اور الیا انبیا کا نمونہ تھا دونوں کا حاضر ہونا کیا تھا یہہ کہ تمام پورانا نوشتہ پورا ہو شریعت اور نبی اُسپر گواہی دیتے ہیں اُسوقت نہ صرف صحیفوں کی آیتوں سے گواہی ہے مگر زندہ آدمیوں کے مُنہہ سے گواہی ہے اور کس پر گواہی ہے نہ آنیوالے مسیح پر مگر اُسپر جو آچکا اور موجود ہے (باتیں کرتے) یہہ دو شخص مسیح سے باتیں کرتے تھے شاگردوں نے دیکھا اور کان سے اُنکی باتیں بھی سنیں وہ کیا باتیں کرتے تھے دیکھو (لوقا ۹ باب ۳۱) وہ نہ صرف اُسکے کوچ کی باتیں کرتے تھے مگر اُسکی موت کا ذکر کرتے تھے جسمیں آدمیوں کی نجات تھی (ف) جو لفظ (لوقا ۹ باب ۳۱) میں مسیح کے انتقال کی نسبت مذکور ہے وہی لفظ پطرس نے اپنے انتقال کی نسبت ذکر کیا ہے دیکھو (۲ پطرس ۱ باب ۱۵ سے ۱۸) یہاں سے ظاہر ہے کہ خط لکھنے کے وقت یہہ واقعہ پطرس کے پیش نظر تھا (ف) دیکھو موسیٰ یہود میں سب سے بڑا نبی ہے پر اُسکے اعتقاد کا بڑا حصہ یہہ تھا کہ مسیح مریگا وہ ملاقات کے وقت سب سے بڑی بات کا ذکر کرتا ہے یہہ وہی خلاصہ اور عطر ہے جو سب کتابوں اور حدیثوں سے انتخاب کرکے سنایا جاتا ہے دیکھو پورانی کلیسیا کے وکیل جب مسیح سے بولتے ہیں تو صرف اُسکی موت کا ذکر کرتے ہیں کیونکہ اُنکی ابدی زندگی اور وہ جلال جسمیں وہ ظاہر ہوئے اسی موت پر موقوف تھا پس وہ ترغیب دیتے ہیں کہ مسیح اُسکو تمام کرے تاکہ اُنکی آسایش ابدی ہو (ف) مسیح اُنسے اور وہ مسیح سے باتیں کرتے تھے اور وہ دونوں موت کا ذکر کرتے تھے پر مسیح اُنسے کیا باتیں کرتا تھا اسکا ذکر کہیں نہیں لکھا (ف) یہہ تین چیزیں یعنی شریعت اور انبیا اور کلام جو خدا کے ساتھ تھا صرف اسی جگہ اکٹھے پائے جاتے ہیں اور دونوں کی تکمیل تیسرے سے ہے (ف) موسیٰ کو خدا سے اجازت نہ تھی کہ کنعان کے دیس میں جاوے پر یہاں سے ظاہر ہے کہ حقیقی کنعان میں وہ جا پہونچا پس ممانعت دنیاوی کنعان کی تھی نہ حقیقی کنعان کی جو اُسکا اور سب مقدسوں کا منزل مقصود ہے (ف) یہہ دونوں شخص ایک خاص طور پر دنیا سے گئے تھے موسیٰ مرگیا تھا مگر خدا نے اُسے دفن کیا اور اُسکی قبر کسی نے نہیں دیکھی (استثنا ۳۴ باب ۵ و ۶) الیاس نہیں موا پر آسمان کو چلا گیا (۲ سلاطین ۲ باب ۱۱) اور اُن دونوں نے چالیس دن رات روزہ بھی رکھا اور اِن دونوں نے پاک

پہاڑ یعنی حوریب پر خدا سے باتیں کیں (خروج ۳۴ باب ۵ سے ۱۸ و ۱ سلاطین ۱۹ باب ۸ سے ۱۳) اور اب سب مردوں سے پیشتر دنیا میں بھی آئے تاکہ خداوند کو اپنی نبوت کا کام جو انہیں ملا ہوا تھا واپس سپرد کریں اور اُسی وقت میں خدا سے بھی اسلئے آواز آئی کہ نہ موسیٰ کی اور نہ الیاس کی مگر مسیح کی تابعداری اب کرنا چاہیے یہہ بڑی بات ہے اور ہر سہ اناجیل میں مذکور ہے اس رویا سے ظاہر ہے کہ یسوع سب سے مقدم اور سب سے بزرگتر ہے اور وہی خدا کا بیٹا اور مسیح ہے (ف ۱۲) یہہ دونوں نبی کیوں آئے تھے اسلئے کہ نبیوں اور نبیوں کے خدا میں فرق ظاہر ہووے اور اسلئے کہ بتلا دیں کہ مسیح خداوند موسیٰ اور اور نبیوں کا مخالف نہیں ہے جب وہ کہتا ہے کہ میں اور باپ برابر ہیں تو اسمیں وہ توریت اور نبیوں کی مخالفت نہیں کرتا ہے اور اسلئے بھی آئے کہ صلیب کا جلال ظاہر کریں تاکہ کوئی شاگرد صلیب سے خوف نہ کھاوے اور اسلئے بھی آئے کہ بتلا دیں کہ موسیٰ و الیاس کے دنیاوی دکھوں کا بدلا کیا کچھہ ہوا یعنی وہ جلال جسمیں آئے ہیں اُنکے دنیاوی دکھوں کا بدلا ہے اور انجام تاکہ مومنین دُکھوں میں برداشت کر کے اُس جلال تک پہونچیں

(۴) تب پطرس یسوع سے کہنے لگا اے خداوند ہمارا یہیں ہونا اچھا ہے اگر مرضی ہو تو ہم یہاں تین ڈیرے بناویں ایک تیرے اور ایک موسیٰ اور ایک الیاس کے لئے ۴

(تب) یعنی اُسوقت کہ جب وہ ہوش میں آئے کیونکہ سو گئے تھے (لوقا ۹ باب ۳۲) جب آنکھہ کھلی اور موسیٰ اور الیاس کو خداوند سے باتیں کرتے دیکھا تب یوں بولے اور یہہ وقت رات کا وقت تھا کیونکہ ساری رات پہاڑ پر رہے تھے (لوقا ۹ باب ۳۷) اور دوسرے روز پہاڑ سے اُترے تھے اس سے ظاہر ہے کہ رات کو یہہ واقعہ گذرا ہے وہ دن میں گئے تھے رات کو وہاں رہے دوسرے دن صبح کو اُتر آئے تھے (ف) اکثر اوقات مسیح خداوند رات کو دعا کرنے جاتا تھا دیکھو (متی ۱۴ باب ۲۳ و ۲۴ و لوقا ۶ باب ۱۲ و ۲۱ باب ۳۷ و ۲۲ باب ۳۹) یہاں سے یہہ سیکھتے ہیں کہ خدا سے دعا و تنہائی کا وقت اکثر رات کو بہت ہی اچھا موقع ہے کسی شاعر نے خوب کہا ہے - غفلت میں بیہوش پڑے آرام سے پیارے سوتے ہیں ٭ جنکے دل میں درد ہے کب وہ درد کے مارے سوتے ہیں - ضرور غافل لوگ ساری رات غفلت میں کاٹتے ہیں پر اہل دل رات کا کچھہ حصہ خدا سے باتیں کرنے میں بھی خرچ کیا کرتے ہیں (ہمارا یہاں ہونا اچھا ہے) اُس کیفیت کا مزہ آگیا جلال الٰہی میں ابن اللہ و انبیا کی سنگت کیسی پیاری معلوم ہوئی کہ وہ ایسا بولا کہ اب ہم کہیں نہ جاویں یہاں ہمیشہ رہیں (ہم یہاں تین ڈیرے بنا دیں) پر نہیں جانتا تھا کہ کیا بولتا ہے جیروم صاحب کہتے ہیں کہ حقیقت میں وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کہتا ہے وہ تین خیموں کا ذکر کریگا وہ نہ سمجھا کہ یہاں ایک خیمہ ہے جسمیں شریعت و نبی سمائے جاتے ہیں اور وہ خیمہ مسیح ہے پر پطرس چاہتا تھا کہ آسمان کو اس پہاڑ پر اور زمین پر اُتار لیوے (ف) پطرس نے مسیح سے دکھہ کا ذکر سنا تھا اور موسیٰ و الیاس نے بھی اسکی

موت کا ذکر سنایا تو بھی پطرس صرف جلال کی بات سنتا ہے یعنی بغیر موت اور دکھ کے تاج ہی تاج کا امید وار ہوتا ہے وہ بغیر مرنے کے آسمان پر جانے کا شایق ہے یہہ ہر انسان کی خواہش ہے کہ بغیر دُکھ کے آرام کا طالب ہے پر انتظام الٰہی میں کوئی آسایش بغیر دُکھ کے حاصل نہیں ہو سکتی ہے آسمان جو سب سے بڑی آسایش کی جگہ ہے اُسکے لئے سب سے زیادہ دکھ اُٹھانا ہوگا یعنی اپنی صلیب اُٹھانا تب جلال میں داخل ہونا اُسکے ساتھ مرنا تاکہ اُسکے ساتھ جیویں سچی معرفت جنھوں نے حاصل کی ہے وہ جانتے ہیں کہ دنیا میں ہمیں دکھ اُٹھانا بہت ضرور ہے پر عام عیسائی اس بھید سے غافل ہوکر دکھوں میں برداشت کرنیوالے مگر گڑگڑانیوالے نظر آتے ہیں اور یہہ اُنکی خامی ہے

(۵) وہ ہنوز کہتا ہی تھا کہ دیکھو ایک نورانی بدلی نے اُنپر سایہ کیا اور دیکھو بدلی سے آواز یوں بولتی آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں تم اُسکی سنو

(نورانی بدلی) یہہ بادل نورانی وہی شکینہ کا بادل تھا جو بنی اسرائیل پر کھڑا رہا شکینہ لفظ شکن سے ہے جسکو عربی والے سکونت گنتے ہیں شکینہ وہ بادل تھا جس میں خدا نے سکونت کی اور بنی اسرائیل اُسکے سایہ میں سکونت کرتے تھے جو چالیس برس بنی اسرائیل کے ساتھ رہا (ف) نور کیا ہے خدا کی ذات کا سایہ ہے آدمی آسمانی جلال کی برداشت نہیں کر سکتے اسلیے خدا نے بادل سے اُس جلال پر پردہ ڈالا اور آدمیوں سے اُس پردہ میں ہوکر باتیں کیں اسیواسطے پطرس کہتا ہے کہ نہایت بڑا جلال (۲ پطرس ۱ باب ۱۷ و ۱۸) اور یوحنا کہتا ہے کہ ہمنے اُسکا ایک جلال دیکھا یعنی بڑا بھاری جلال یونانی میں ہے نہایت ہی بڑا جلال (ف) خدا نور ہے اور نور میں رہتا ہے لیکن (خروج ۲۰ باب ۲۱ و ۱ سلاطین ۸ باب ۱۲) میں لکھا ہے کہ خدا کالی بدلی میں اور تاریکی میں رہتا ہے یہہ اسلیے ہے کہ کثرت نور سے انسان کو چکا چوندھی لگجاتی ہے اسلیئے لکھا ہے کہ خدا اندھیرے میں رہتا ہے (اُن پر سایہ کیا) یعنی مسیح و موسیٰ و الیاس پر نہ شاگردوں پر شاگرد سایہ کے باہر سے دیکھتے ہیں کہ نورانی بدلی نے اُنپر سایہ کیا پطرس نے تین ڈیرے بنانے کا ارادہ کیا تب فوراً بدلی آئی (اور بدلی سے آواز یوں بولتی آئی) اور وہ دو غایب ہو گئے صرف مسیح اکیلا وہاں کھڑا رہگیا اور اب بدلی سے آواز نکلی کہ یہہ مسیح اپنے نوکروں اور گواہوں سے بزرگتر ہے اسکی سنو یہہ وہی بات ہے جسکی بابت استثنا ۱۸ باب ۱۵) میں کچھ لکھا ہے کہ وہ حقیقی نبی ہے وہ سورج ہے اور اور نبی ستارے ہیں وہ جڑ ہے اور شاخیں ہیں وہ خداوند ہے اور سب خادم ہیں اُنکی نیکی اسی سے ہے اسکی جگہ کوئی نہیں لے سکتا اسلیئے اُسی کی سنو (آواز آئی) یہہ آواز دوسری دفعہ آئی ہے پہلے بپتسما کے وقت آئی تھی اسلیئے کہ وہ اُسکی خدمت اور آزمایش کے زمانہ کا شروع تھا اسوقت اُسکی موت کا شروع ہے اسلیئے آواز پھر آئی تاکہ صلیب کی ہیبت جاتی رہے (ف) جب دکھ آتا ہے تو خدا ہمیشہ تسلی بھی بھیجتا ہے تاکہ جرأت زیادہ ہو (۲ قرنتی ۱ باب ۳) (ف)

دو دفعہ آواز آئی جیسے فرعون نے دو دفعہ خواب دیکھا تھا تاکہ ظاہر ہووے کہ یہہ بات قایم اور ثابت ہی (پیدایش ۴۱ باب ۳۲)
(ف) کوئی کہتا ہی کہ شاید خدا کی محبت مسیح کی نسبت نہیں ہی کیونکہ خدا اُسکی موت سے راضی ہی اسلئے کہ اب جو اُسکی موت کا تذکرہ آیا
فوراً خدا نے اپنی رضامندی مسیح کی نسبت ظاہر کی مگر خدا محبت ہی (۱ یوحنا ۴ باب ۱۶) اور خدا نے جب دنیا سے اپنی محبت ظاہر
کی تو اپنے بیٹے کو بخشدیا (۱ یوحنا ۳ باب ۱۶ و یوحنا ۳ باب ۱۶ و ۴ باب ۹) اور بیٹے نے جب دنیا کو پیار کیا تو آپکو اُنکے فدیہ میں دیدیا
(یوحنا ۱۵ باب ۱۳ و گلاتی ۱ باب ۴ و ۲ باب ۲۰ و افسی ۵ باب ۲ و ۲۵ و مکاشفات ۱ باب ۵ و ۶) اور مسیح نے فرمایا کہ میں اپنی جان آپ
دیتا ہوں اور اِس لیے میرا باپ مجھے پیار کرتا ہی (یوحنا ۲ باب ۲۵ و ۱۰ باب ۱۷ و ۱۸) اور یہہ کچھہ فیلسوفی کی کہانی نہیں ہی مگر خدا
کی حکمت ہی (۲ پطرس ۱ باب ۱۶) (یہہ میرا پیارا بیٹا ہی) اُسکے پیار کا زور بیٹی کی طرف اسلئے ہی کہ بیٹا ہمیں پیار کرتا ہی (ف ۱) دیکھو
خدا نے جب دنیا کو پیار کیا تو بیٹے میں اور بیٹے کے وسیلہ سے پیار کیا جو کوئی بیٹے سے جدا ہی خدا کے پیار سے الگ رہتا ہی (ف)
مرقس کی انجیل میں ہی کہ مسیح اکیلا کھڑا رہگیا اور وہ دو غایب ہوگئے ہیں اُن دو کا کام ہوگیا اور بادل بھی چلا گیا تب آواز آئی
تاکہ معلوم ہووے کہ آواز صرف مسیح کے حق میں ہی نہ کسی اور کی شریعت اور انبیا کے صحایف کچھہ عرصہ تک تھے مگر انجیل آخر تک
ہی شریعت کا آخر ہمیشہ مسیح ہی شریعت چلی گئی مسیح خداوند اکیلا رہگیا تاکہ رہجاوے اور شریعت کی تکمیل کرے (ف) اس دنیا میں خدا
کی حضوری کی خوشی کسی کسی وقت نصیب ہوتی ہی مگر تھوڑی دیر تک رہتی ہی یہہ پہاڑ سے اُترتے ہیں اور دنیا میں آتے ہیں اور
کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں پر وقت آویگا تب کامل طور پر اُس خوشی میں داخل ہونگے اور ہمیشہ اُسمیں رہینگے (ف) مسیح اکیلا
رہگیا دونوں نبی چلے گئے یہہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ خدا جو اگلے زمانہ میں نبیوں کے وسیلہ سے بولا اب آخری زمانہ میں بیٹے کے
وسیلہ سے بولیگا (عبرانی ۱ باب ۱ و ۲)

۶ (۶) اور شاگرد یہہ سُنکے مُنہہ کے بل گرے اور بہت ڈر گئے

(بہت ڈر گئے) دیکھو دنیا میں بغیر خوف کے خدا کا جلال نہیں دیکھہ سکتے ذرا سا جلال بھی بدون خوف کے ظاہر نہیں ہوتا
کیونکہ گناہ کی جڑ انسان میں جب تک کہ وہ اُس جسم میں ہی قایم رہتی ہی یہی باعث خوف ہی پر وقت آویگا جب وہ نیا جسم بخشیگا تب
اُسکا جلال دیکھینگے اور خوف دور ہو جاویگا شاگرد خدا کی آواز کی ہیبت سے ڈرکر منہہ کے بل گر پڑے

۷ (۷) اور یسوع نے پاس آکے اُنہیں چھوا اور کہا اُٹھو اور مت ڈرو

(چھوا) اُن ہیبت زدوں کے پاس مسیح آیا اور چھوا اور باتیں بھی کیں اور کہا کہ مت ڈرو (ف) جو کوئی خدا کی آواز سے

ڈرتا ہی اُسکی تسلی مسیح سے ہوتی ہی وہ ہماری کمزوریوں پر ترس کھاتا ہی وہ ہمیں نہیں دھمکاتا اور نہیں ڈراتا مگر تسلی دیتا ہی اور طاقت بخشتا ہی

۸ (۸) اور اُنہوں نے اپنی آنکھیں اُٹھاکے یسوع کے سوا اور کسی کو نہ دیکھا

(آنکھیں اُٹھاکے) یعنی خوف دور ہوا تسلی آئی ہوش میں آئے اور مسیح کو پاس دیکھا

۹ (۹) اور جب پہاڑ سے اُترتے تھے یسوع نے اُنہیں حکم دیا اور کہا کہ جب تک انسان کا بیٹا مردوں میں سے جی نہ اُٹھے یہہ رویا کسی سے مت کہو

(پہاڑ سے اُترتے تھے) کیا اچھی جگہ سے اُترے جہاں جلال دیکھا خدا کی آواز سنی بزرگ پیغمبروں کی زیارت کی مسیح کی نیابت اور کفارہ پر خدا سے گواہی پائی توبھی وہ جگہ چھوڑکر اُترنا پڑا کہ دنیا کا انتظام یوں ہی ہی عیسائیوں کو ہمیشہ پہاڑ سے اُترنا ہوگا ایک کیفیت دیکھینگے اور پھر وہ غایب ہو گی اس جہان میں ہمیشہ اُسکی حضوری نہیں رہ سکتی ہی مگر بڑی تسلی کی بات ہی کہ مسیح بھی ساتھ اُترا پس جب وہ ساتھ ہی تو ساری خوبی اور خوشی ساتھ ہی (ف) عیسائیوں کو بڑی خبرداری کرنا چاہئے کہ عبادت کے بعد اور عشاء ربانی کے بعد جب خدا کے حضور سے باہر جاتے ہیں اور اُس بلندی سے دنیا کے کاموں کی پستی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور سب کچھ نظروں کے سامنے سے ہٹ جاتا ہی تو چاہئے کہ مسیح ساتھ رہے ایسا نہو کہ وہ بھی نظروں سے غایب ہو جاوے وہ پہاڑ سے شاگردوں کے ساتھ اُترا پس وہ تو شاگردوں کے ساتھ اُترتا ہی مگر شاگردوں کو بھی چاہئے کہ اُسکی طرف تاکتے رہیں وہ زمانہ کے آخر تک ہمارے ساتھ ہی پر افسوس کہ ہم آپ اُسکی طرف سے آنکھ بند کرکے اُس سے روپوش ہو جاتے ہیں (یہہ رویا کسی سے مت کہو جب تک کہ میں مردوں میں سے جی نہ اُٹھوں اُسکے بعد ساری دنیا کو سناو (ف) اس راز کے کھولنے کو اُسنے ایک وقت معینہ تک اسلئے منع کیا کہ عوام میں اُسکا چرچہ کرنا ابھی مناسب نہ تھا تاکہ اُسکی صلیب کو نہ روکیں جسپر نجات منحصر تھی (اقرنتی ۲ باب ۸) اگر جانتے تو جلال کے خداوند کو تصلیب نکرتے دویم آنکہ یہہ مسیح کی فروتنی کا زمانہ تھا جلال کا وقت نہیں آیا تھا جب تک کہ وہ مردوں میں سے جی نہ اُٹھا جب جی اُٹھا تو جلال کا وقت آگیا اب جلال کا ذکر سنانا چاہئے ف ۳) یہہ رویا بھی آنیوالے جلال کا بیعانہ تھا جسکو اُسکے اعضا یعنی مقدس لوگ حاصل کرینگے (ف ۴) یہہ رویا کب واقعہ ہوا جسدن اُسنے موت کا ذکر سنایا اُسکے آٹھویں دن یہہ جلال نمایاں ہوا سا تو اں دن ہمیشہ آرام کا ہی اور آٹھواں دن جلال کا ہی پس شاگردوں نے جلال کا مزہ تو چکھا لیکن سیر نہیں ہوے وہ دن بھی آتا ہی جب سیر ہونگے

۱۰ (۱۰) اور اُسکے شاگردوں نے اُس سے پوچھا اور کہا پس فقیہہ کیوں کہتے ہیں کہ الیا کا پہلے آنا ضروری

(۱۰ سے ۱۲) الیاس کے آنے کا ذکر ہے (الیاہ کا پہلے آنا ضروری) یہہ سوال شاگردوں نے بہت اچھے موقع پر کیا اور ضرور تھا کہ ایسا سوال کیا جاوے کیونکہ اُنہوں نے فقہا سے سنا تھا کہ مسیح سے پہلے الیاس دنیا میں آویگا مگر اب دیکھا کہ الیاس موسی کے ساتھہ مسیح کی تشریف آوری سے پیچھے آیا تو فقہا کے بیان کے برخلاف مسیح پیشتر آیا اور الیاس پیچھے ظاہر ہوا تو کس طرح یسوع خداوند حقیقی مسیح ہو سکتا ہے جیسے پطرس نے اقرار کیا کہ تو مسیح ہے اسلئے یہہ سوال دل میں آیا اور اسلئے بھی کہ الیاس جسکی آمد پر پیشگوئی ہے تو کیا یہی اُسکی آمد تھی اب وہ پھر آنیوالا ہے یا نہیں اگر یہی اُسکی آمد تھی تو کیا سبب ہے کہ اتنی ذراسی مدت کے لئے پوشیدہ آیا ایسی آمد سے انتظام سب چیزوں کا نہیں ہوا اس بھید کو ہمیں تبلا دیجئے

۱۱ (۱۱) یسوع نے جواب دیکے اُنہیں کہا الیا البتہ پہلے آویگا اور سب کچھہ بحال کریگا

(الیاہ البتہ پہلے آویگا) مسیح خداوند نے جواب میں (ملاکی ۴ باب ۵) سے اُسی پیشگوئی کے الفاظ بعینہ سنائے کہ الیاس البتہ آویگا ہولناک دنسے پیشتر کا وہاں ذکر ہے ہاں صاف لکھا ہے کہ الیاس کی آمد مسیح کی دوسری آمد سے علاقہ رکھتی ہے اُسوقت وہ آویگا اور سب چیزوں کو بحال کریگا یعنی سب کو اُنکی حالت اصلی کی طرف پھیریگا پس یہہ اُسوقت موسیٰ کے ساتھہ الیاس کا آنا اُس پیشگوئی کے واسطے نہ تھا لیکن اُس سے دومہ امطلب تھا جسکا ذکر ہوگیا

۱۲ (۱۲) پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ الیا تو آچکا اور اُنہوں نے اُسکو نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اُسکے ساتھہ کیا اسی طرح انسان کا بیٹا بھی اُنسے دُکھہ اُٹھاویگا

(الیاہ تو آچکا) یہہ بھید کی بات ہے جو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ الیاس جو مسیح کی آمد اول کے پیشتر آیا اور جسنے اس پیشگوئی کو ایک طور پر پورا کیا اور آنیوالے الیاس کا عکس دکھلایا وہ الیاس تو آچکا (اور اُنہوں نے اسکو نہیں پہچانا) وہ الیاس کے لباس میں آیا اور الیاس کی روح میں ہو کر اُسنے الیاس کا کام کیا کہ جیسے الیاس نے اخیاب اور یزبل کو اُنکے قصور پر دھمکایا تھا اسیطرح اُسنے ہیرودیاس اور ہیرودیس کو اُنکے گناہ پر خبردار کیا (بلکہ جو چاہا اُسکے ساتھہ کیا) کہ اُسکا سر کاٹ لیا اور اُسے شہید کیا اسطرح وہ شخص مسیح مصلوب کی پیشروی کے لائق ٹھہرا (اسیطرح انسان کا بیٹا بھی اُنسے دُکھہ اُٹھاویگا) یہہ آمد مسیح

کے دُکھ اُٹھانے کے لئے ہے جیسے اُسکے پیشرو خادم نے بھی دُکھ اُٹھایا جب مسیح سب کچھ بحال کرنے کو آویگا تو الیاس حقیقی بھی اُسکی پیشیر دی کر کے سب کچھ بحال کریگا

۱۳ (۱۳) تب شاگردوں نے سمجھا کہ اُسنے اُنہیں یوحنا بپتسما دینیوالی کی بابت کہا

(یوحنا بپتسما دینیوالے کی بابت کہا) اب شاگرد اسبات کو سمجھہ گئے کہ اُسنے یوحنا کو پہلی آمد کا الیاس فرمایا ہے

۱۴ (۱۴) اور جب وے لوگوں کے پاس پہونچے ایک آدمی اُس پاس آیا اور گھٹنے ٹیک کے کہا

(۱۴ سے ۲۱ مرقس ۹ باب ۱۴ سے ۲۹ لوقا ۹ باب ۳۷ سے ۴۲) مرگی والے لڑکے کو چنگا کرنے کا ذکر اور دوسری بار اپنی موت اور زندگی کا بیان (لوگوں کے پاس پہونچے) مرقس کہتا ہے کہ بڑی بھیڑ تھی اور فقیہہ لوگ شاگردوں سے بحث کر رہے تھے لوقا کہتا ہے کہ پہاڑ سے اُترنے کے بعد دوسرے دن کا یہہ معاملہ ہے مرقس یہہ بھی کہتا ہے کہ ساری بھیڑ اُسے دیکھہ کر حیران ہوئی اور اُسکے پاس دوڑکر آئی اور اُسے سلام کیا اس حیرانی اور دوڑکر سلام کرنے کا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ضرور اُسکی صورت میں پہاڑ والے جلال کے نشان کچھہ باقی تھے جو کشش اور تعجب کا باعث ہوئے جیسے موسیٰ کے چہرہ پر بھی نشان باقی رہے تھے (خروج ۳۴ باب ۲۹ و ۳۰) مگر فرق اتنا ہے کہ موسیٰ کے جلال کے نشان دیکھکر لوگ ڈر گئے تھے اور دور پرے بھاگے تھے مگر اُسکے جلال سے کشش ہوئی اور پاس آئے ہیں پر فقیہہ بحث کرتے تھے اور اُنکی بحث ایسی تھی کہ مسیح تو دیوؤں کو نکالتا ہے آیا شاگردوں میں بھی یہہ طاقت ہے یا نہیں (ف) دیکھو یہاں اور وہاں میں کسقدر فرق ہے وہاں پہاڑ پر آسمان کھلا اور جلال کے فرزند حاضر تھے یہاں نیچے زمین پر رونا اور طرح طرح کے دکھہ مصیبتیں اور بے ایمانی اور تکرار ہوتے ہیں (مرقس ۹ باب ۱۶) میں ہے کہ مسیح خداوند فقیہا کی طرف پہلے متوجہہ ہوا اور پوچھا کہ کیوں میرے شاگردوں سے مباحثہ کرتے ہو پر اُنہوں نے ابھی کچھہ جواب بھی نہیں دیا تھا بھیڑ میں سے ایک حاجتمند آدمی بولا لیکن ادب سے گھٹنے ٹیک کر عرض کی

۱۵ (۱۵) ای خداوند میرے بیٹے پر رحم کر کیونکہ وہ مرگیہا ہے اور بہت دکھہ اُٹھاتا ہے کہ اکثر آگ میں اور اکثر پانی میں گر پڑتا ہے

(میرے بیٹے پر رحم کر) لوقا کہتا ہے کہ اُسکا وہ اکلوتا بیٹا تھا (لوقا ۹ باب ۳۸) یہاں سے ظاہر ہے کہ اُسکے دلپر اُسکی بیماری سے

کیا صدمہ ہوگا کیونکہ اُسمیں دیو گونگا ہی (مرقس ۹ باب ۲۵) سے ظاہر ہی کہ اُس میں کوئی زہری روح موجود تھی دیکھو مرقس ۹ باب ۱۸ میں اس بیمار کی کیفیت یوں مذکور ہی (اور جہاں کہیں وہ اُسے پکڑتی پٹک دیتی ہی اور وہ کف بھر لاتا اور دانت پیستا اور ضعیف ہو جاتا ہی اور میں نے تیرے شاگردوں کو کہا کہ اُسے نکالیں پروے نہ نکال سکے) لوقا ۹ باب ۳۹) میں ہی ایک روح اُسے پکڑتی ہی اور وہ یکایک چلاتا ہی اور اُسکو اینٹھتی ہی کہ کف بھر لاتا ہی اور اُسکو کچل کے مشکل سے اُسے چھوڑ جاتی ہی (ف) جوانوں پر اور لڑکوں پر شیطان کی تاثیر زیادہ ہوتی ہی اور یہہ شیطانی تاثیر خاصکر روحوں پر ہوتی ہی خواہ کچھ ہی وسیلہ ہو مگر ایسے سب دکھوں کا سبب شیطان ہی (ف) وہ اکثر آگ میں اور اکثر پانی میں گر پڑتا ہی دونوں خطرناک جگہیں ہیں مگر دیکھا جاتا ہی کہ ہر قسم آگ کی شیطان کو زیادہ پسند ہی کہ لوگوں کو اُسمیں ڈالے مثلاً گھمنڈ کی آگ بری خواہش کی آگ غصہ کی آگ جہنم کی آگ وغیرہ بیہودہ تاثیر کرتا ہی اُسے ان آگوں میں سے کسی آگ میں ڈالتا ہی اور آخر کو ابدی آگ میں پہنچاویگا

۱۶ (۱۶) اور میں اُسکو تیرے شاگردوں کے پاس لایا پروے اُسے چنگا نہ کر سکے

چنگا نہ کر سکے) ای خداوند میں اپنے لڑکے کو جو ایسا سخت بیمار ہی تیرے شاگردوں کے پاس بھی لیگیا پر وہ اُسے چنگا نہ کر سکے (ف) یہہ آیت متی رسول کی اور سب شاگردوں کی سچائی کا نمونہ ہی کہ وہ لوگ اپنی شیخی ظاہر نہیں کرتے نہیں کہتے کہ ہمنے یوں کیا اور یوں کیا جیسے دنیاوی لوگ شیخی کی بات کیا کرتے ہیں بلکہ وہ صاف اقرار کرتے ہیں کہ ہم سے اُس مقدمہ میں کچھہ نہو سکا ہم اس دیو کو نہ نکال سکے

۱۷ (۱۷) یسوع نے جواب دیکے کہا ای بے ایمان اور کجرو قوم میں کب تک تمہارے ساتھہ ہوں کب تک تمہاری برداشت کروں اُسے یہاں میرے پاس لاؤ

ای بے ایمان اور کجرو قوم) خطاب قوم کی طرف ہی نہ شاگردوں کی یعنی یہود کی نسبت فرماتا ہی کہ تم بے ایمان اور کجرو قوم ہو جو رسولوں پر ملامت کرتے ہو اور کہتے ہو کہ وہ نہیں نکال سکے حال آنکہ تم آپ بے ایمان ہو بے ایمانی سے میرے پاس نہیں آتے میں آپ جب دیو نکالتا ہوں یا کچھہ کرتا ہوں تو بار بار کہتا ہوں کہ تمہارے ایمان کے موافق ہو (ف) یہہ بے ایمانی اور کجروی کا خطاب ضرور قوم کی طرف ہی کیونکہ شاگردوں کا اسقدر قصور نہ تھا جتنا اُنکا قصور تھا کہ وہ ایمان سے حاضر نہوئے (استثنا ۳۲ باب ۵ و ۲۰) (ف) یہہ سخت خطاب ظاہر کرتا ہی کہ مسیح یہہ بات سنکر بہت ملول ہوا کیونکہ اتنی بڑی جماعت کے سامنے اسقدر کم اعتقادی اور شاگردوں کی سبکی ہوئی اور اسی واسطے اُسنے رسولوں کو بھی پوشیدگی میں ملامت کی کہ بڑے شرم کی بات ہی جو شفا کا ایمان تم میں نہ نکلا میں کب تک تمہارے ساتھہ ہوں اور کب تک تمہاری برداشت کروں) تم کیوں نہیں ایمان سے سب مشکلات پر فتح یاب ہوتے (اُسے

یہاں میرے پاس لاو یہہ ایسی بات ہے جیسے کوئی بڑا سپہ سالار جب میدان جنگ میں دیکھتا ہے کہ میرے سپاہیوں نے شکست کھائی اور سب کچھ برباد کیا تو قدرے ملاحظہ کے بعد سب کچھ آپ بحال کرتا ہے شکست ریخت کی مرمت کر ڈالتا ہے اُسے یہاں میرے پاس لا جو کام کسی سے نہیں ہو سکتا سو ل بھی نہیں کر سکتے وہ میں کرتا ہوں (مرقس ۹ باب ۲۰) میں ہے کہ وے اُسے اُسکے پاس لائے اور روح نے اُسے اینٹھا (ف) مسیح کی حضوری سے واقف ہوکر اور امید کر کے اب وہ جلد ہی مجھے نکالیگا ناپاک روح بہت جوش مارتی ہے اور جسقدر نقصان پہونچا سکتی ہے فوراً پہونچاتی ہے دیکھو اس آدمی نے جسمیں دیوؤں کا لشکر تھا دوڑ کر مسیح کو سجدہ کیا تھا متی ۵ باب ۶) اسیطرح اُس دیو نے مسیح کو دیکھکر بچہ کو اینٹھا عذاب اور ہیبت میں دونوں برابر تھے (ف) جب کوئی مسیح کی بادشاہت کے نزدیک آتا ہے تب شیطان کی بادشاہت میں ٹرا زور ہوتا ہے ابلیس بڑے زور اور تندی سے غصہ کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ تھوڑی مہلت باقی ہے دیکھو (مکاشفات ۱۲ باب ۱۲) (ف) دیکھو (مرقس ۹ باب ۲۰ و ۲۱) کو اُسطرف تو ناپاک روح نے اپنا سارا زور شروع کر دیا اسطرف مسیح خداوند اُس سے بے پرواہ ہوکر لڑکے کے باپ سے باتیں کرنے لگا کہ کتنی مدت سے بیمار ہے یہہ فرصت اُس نے اسلیے دی کہ سب لوگ دیو کا زور دیکھیں اور اسلیئے بھی کہ باپ کا ایمان اور بیقراری زیادہ ہووے پس وہ تھوڑی دیر تک دکھ دینے کو کسی فایدہ کے لیے چھوڑ دیا کرتا ہے جیسے سوقت ہوا اور آخر کو باپ نے کہا کہ اگر تو کچھ کر سکتا ہے تو ہماری مدد کر یعنی لڑکے کا دکھ ہمارا دکھ ہے ہماری مدد کر جیسے صور و صیدا کی عورت نے کہا تھا کہ ہماری مدد کر تو بھی مسیح نے کچھ نہیں کیا اور بھی ٹھہرا اور یوں کہا کہ اگر تو ایمان لا سکتا ہے تو ایماندار کے لیے سب کچھ ممکن ہے جیسے اُسنے کہا تھا کہ اگر تو کچھ کر سکتا ہے تو ہماری مدد کر یعنی میرا مدد کرنا تیرے ایمان لانے پر موقوف ہے (ف) جب باپ نے سُنا کہ ایماندار کے لیئے سب کچھ ہو سکتا ہے تو اب اُس میں بڑے دکھ درد کے بعد ایمان پیدا ہوا اور اُس ایمان کے تولد کے وقت خداوند نے اُسکے دردِ زہ میں اُسکی کیسی مدد کی (ف) لڑکے سے ایمان نہیں ہو سکتا تھا دیو کے سبب یا صغر سن کے سبب مگر باپ کے ایمان کا امتحان ہوا اور جب باپ کا ایمان ظاہر ہوا تو لڑکا چنگا ہو گیا مگر جب تک باپ کا ایمان ظاہر نہوا مسیح نے کچھ ملا نکیہ ٹھہرا رہا اور اُس سے باتیں کرتا گیا اور اس قسم کی باتیں کیں کہ اُسے گھیر کے اور عاجز کر کے ایمان کے میدان میں لاوے اور جب باپ نے جانا کہ وہ میری ایمانداری کا منتظر ہے اور لڑکے کی صحت میرے ایمان پر موقوف ہے اور یہہ بھی جان گیا کہ میرے دل میں بری گزبڑ اور مخالفت ہے ضرور میرا دل سیدھا نہیں ہے اور ضرور ہے کہ ایمان ہووے کیونکہ جو کوئی قادر مطلق کے ہاتھ کو پکڑتا ہے بیشک اُسکے لیئے سب ممکن ہے تب وہ یوں چلایا ای خداوند میں ایمان لاتا ہوں تو میری بے ایمانی کا چارہ کر یعنی اب میں ایمان لایا ہوں اور گر مجھہ میں کچھ بے ایمانی باقی رہ گئی ہو تو اُسے تو آپ دور کر دے (ف) دیکھو اب کہ وہ ایمان لایا تو اس ایمان کے وسیلہ اُسمیں اتنی روشنی آئی کہ وہ اپنی سب بے ایمانی سے واقف ہوا اور اُسے اپنی بے ایمانی سے نفرت بھی آئی اور یہہ بھی جانگیا کہ مسیح خداوند میری اس درخواست سے بھی زیادہ مجھے دے سکتا ہے یعنی بچہ کی

کے سوا میرے ایمان کا چارہ بھی کرسکتا ہی (ف۹) جب لوگ مسیح کے نزدیک آتے ہیں توجسقدر اُس سے قربت حاصل ہوتی ہی اسیقدر اپنی حالت سے اور اُسکی طاقت سے واقف ہوتے جاتے ہیں اور اِسی کو مسیح میں ترقی کرنا کہتے ہیں (ف) اتنی دیر میں ایمان کا کام اُسکے دل میں پورا ہوا اور جب ایمان پورا ہوا تب مسیح نے جو روحوں کا مالک ہی اُس ناپاک روح کو اُس سے نکلنے کا حکم دیا

۱۸ (۱۸) اور یسوع نے اُسے ڈانٹا اور دیو اُس سے نکل گیا اور لڑکا اُسی گھڑی چنگا ہو گیا

(ڈانٹا) ایسے جیسے حاکم اور مختار ڈانٹتا ہی اُسکی حکومت روحوں پر ہی دیو اُس سے نکل گیا) معلوم ہوا کہ روحیں اُس کے ڈر تی ہیں اُنکی طاقت نہیں کہ اُسکی نافرمانی کریں (لڑکا اُسی گھڑی چنگا ہو گیا) اس صحت سے ظاہر ہوا کہ اُسکی حکومت و قدرت ارواح پر ضرور جاری ہی اور وہ مالک و مختار ہی (ف) بڑی تکلیف اور بڑی دیر کے بعد لڑکے نے صحت پائی یہہ سب تکلیف بے ایمانی سے ہوئی جب ایمان آیا تو فوراً آرام پایا ایمان موجب آرام ہی بے ایمانی سارے دکھوں کی ماں ہی (ف۲) مرقس ۹ باب ۲۵ و ۲۶) میں لکھا ہی کہ مسیح نے اُس گندی روح کو دو حکم دئے کہ نکلجا اور پھر کبھی اُس میں داخل مت ہو مگر وہ روح نکلتے نکلتے بھی سے مردہ سا کرگئی بلکہ لوگوں نے جانا کہ وہ مرگیا پر کیا خوف تھا کیونکہ زندگی کا خدا وہاں حاضر تھا اگرچہ انسان کیسی ہی سخت حالت میں پھنس جاوے پر جب کہ مسیح اُسکے ساتھ ہی تو کچھ خوف و خطر نہیں ہی اگرچہ سانپ نے ہولناک طور پر اُسکی ایڑی کو کاٹا تو بھی مسیح نے اُسکے سر کو ضرور کچلا (مکاشفات ۱۲ باب ۱۷) (ف۳) (مرقس ۹ باب ۲۷) میں ہی کہ مسیح نے اُس لڑکے کا ہاتھ پکڑکر اُٹھایا جیسے (مرقس ۵ باب ۴۱) میں ہی کہ لڑکے کا ہاتھ بھی پکڑ کر اُٹھایا تھا دیکھو دانیال ۱۰ باب ۹ و ۱۰) لوقا کہتا ہی کہ سب لوگ خدا کی بزرگی بیکھکر حیران ہوئے

۱۹ (۱۹) تب شاگردوں نے الگ یسوع کے پاس آکے کہا ہم اُسکو کیوں نہ نکال سکے

(الگ) یعنی جب وہ گھر میں چلا آیا تب شاگردوں نے خفیتاً خلوت میں پوچھا (مرقس ۹ باب ۲۸) کہ ہم سے وہ دیو کیوں نہ نکل سکا پس ظاہر ہی کہ اُنہوں نے پہلے دیو کے نکالنے میں کوشش کی تھی پر نکال نہ سکے تھے

۲۰ (۲۰) یسوع نے اُنہیں کہا اپنی بے اعتقادی کے سبب کیونکہ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اس پہاڑ کو کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا اور وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہارے لئے انہونی نہوتی

(اپنی بے اعتقادی کے سبب) اُن میں ایمان اور اعتقاد تو تھا لیکن ایسے کام کے لئے کافی نہ تھا کیونکہ یہہ دیو بڑا زور آور
تھا پر شاگردوں نے نادانی سے جانا کہ آسانی سے نکالدینگے اسلئے شکست کھائی اور نہ سمجھے کہ یہہ زور آور دیو بڑے زور
ایمان سے نکلتا ہے اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا) اگرچہ نجات کا ایمان تو تھا مگر معجزہ والا ایمان جس سے
معجزے کئے جاتے ہیں اگر رائی کے دانے کے برابر بھی ہوتا تو نکال سکتے نہ صرف یہہ دیو بلکہ (اس پہاڑ کو کہتے کہ یہاں سے
وہاں چلا جا اور وہ چلا جاتا) یعنی اس سے زیادہ مشکل کام بھی کر سکتے چنانچہ جب یہہ معجزہ والا ایمان اُنمیں آیا تو ضرور انہوں
نے سخت مشکل کام بھی کئے جیسا کہ اعمال کی کتاب میں ایسے ذکر لکھے ہیں پہاڑ سے مراد مشکل کام ہیں نہ صرف یہہ پتھر کے پہاڑ
(ف) مسلمان وغیرہ لوگ بعض وقت عیسائیوں کے سامنے کوئی اینٹ یا چھوٹا سا پتھر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارے بیان
اگر رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے تو اس اینٹ کو یہاں سے وہاں حکم کر کے پھینکدو اور جب وہ نہیں پھینک سکتے تو
ہنستے ہیں اور اُنہیں بے ایمان بتلاتے ہیں یہہ اُنکی بڑی نادانی اور جہالت ہے کیونکہ اُنہوں نے یہانسے یوں سمجھا ہے کہ ہر ایماندار
کا کام معجزہ کرنا ہے اور یہہ بڑی غلطی ہے دیکھو خود مسیح نے فرمایا (یوحنا ۹ باب ۴) رات آتی ہے جب کوئی کام نہیں کرسکتا اور رسول
نے فرمایا (اقرنتی ۱۲ باب ۲۹) کیا سب کرامتیں دکھلاتے ہیں یعنے نہیں یہہ بعض کا کام ہے نہ سب کا کیونکہ ایک بدن میں بہت سے
اعضا ہیں پر ہر عضو کا کام جدا ہے یہہ ایک جواب ہے دوسرا جواب یہہ ہے کہ نجات کا ایمان ہر مومن کو بخشا جاتا ہے پر معجزات کا ایمان خاص
لوگوں کو مرحمت ہوتا ہے پر یہہ لوگ غلطی سے ہر شخص میں اُسکو تلاش کرتے ہیں جو عقل اور نقل کے خلاف ہے (ف) پہاڑ سے زیادہ
بھاری انسان کی عادات ہیں جنکا چھوڑنا پہاڑ ہٹانے سے زیادہ مشکل ہے محمد صاحب بھی اس بات کے گواہ ہیں انہوں نے کہا
ہے (اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوہ و اذا سمعتم برجل زال عن خلقہ فلا تصدقوہ)
یعنی اگر تم سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ گیا تو یقین کر و پر اگر سنو کہ ایک آدمی اپنی عادت سے باز آیا تو کبھی یقین نکرو) یعنی عادت
کا بدلنا پہاڑ کے ہٹنے سے زیادہ مشکل ہے پر ہم دیکھتے ہیں کہ مسیحی ایمان اگر کسی عیسائی میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی
ایمان ہوتا ہے تو وہ اُسکی طاقت سے اپنی بد عادات کو چھوڑ سکتا ہے جسکو محمد صاحب ناممکن بتلاتے ہیں اور اُسکا سبب یہی ہے
کہ اُنہوں نے سچے ایمان کی طاقت نہ دیکھی تھی (ف) ایمان خداوند سے تاثیریں نکالتا ہے پر بے ایمانی سے حشمہ فضل کم ہو جاتا ہے
تھوڑے ایمان سے تھوڑی طاقت نکلتی ہے اور بڑے ایمان سے بڑی طاقت ظاہر ہوتی ہے جو ساری چیزوں کو قبول کرتا ہے وہ
سب برکات پاتا ہے اور کوئی بات ہمارے لئے انہونی نہوتی یہہ خدا کی خاصیت ہے کہ اُسکے سامنے کوئی بات انہونی نہیں کہ
یہہ انسان کی خاصیت نہیں ہے مگر ایمان لاکر آدمی بھی خداوند میں زورآور بنجاتے ہیں

۲۱ (۲۱) پر یہہ جنس بغیر دعا اور روزے کے نہیں نکلتی

(یہہ جنس) دیو کی اور جنس ہے جو زیادہ زور آور ہے قسم قسم کے دیو میں کوئی بدی میں بڑا ہے اور کوئی چھوٹا (متی ۱۲ باب ۴۵) (ف) شیطان کے ساتھہ بے پرواہی سے لڑائی نکرنا چاہئے جیسے شاگردوں نے کی اور نہ نکال سکے بلکہ بڑی خبرداری سے جنگ کرنا چاہئے شاگردوں نے بنی اسرائیل کی مانند کام کیا کہ جب یریحو کی دیوار گرگئی تب وہ بولے کہ تھوڑے آدمی بھیجے جاویں کیونکہ شہر کے لوگ تھوڑے ہیں اور جب تھوڑے گئے تو شکست کھا کر آئے (یشوعہ، باب ۳ و ۴) (ف ۲) شیطان کا بہت زور دیکھکر بھی نا امید نہ ہونا چاہئے بلکہ ایمان کو مضبوط کرنا واجب ہے کیونکہ ایمان سے خدا تعالیٰ ہمارے دل کے تخت پر آبیٹھے کا تب آدمی اپنی جگہہ میں اور خدا اپنی جگہ میں ہوگا اور ہم زور آور شیطان پر فتح پاوینگے پر بے ایمانی سے خدا آدمی کو چھوڑ دیتا ہے تب وہ شکست کھاتا ہے اور ہلاک ہوجاتا ہے (بغیر دعا اور روزہ کے نہیں نکلتی) بڑے کام کے لیے بڑی طیاری اور بڑی جانفشانی درکار ہے جیسے خاص بیماریوں کے لئے خاص دوائیاں مقرر ہیں پس بھاری کام کے لیے دعا اور روزہ درکار ہے تاکہ ایمان میں طاقت آوے اور خدا دل کے تخت پر جلوس فرماوے تب فتح ہوگی

۲۲ (۲۲) اور جب وے گلیل میں پھرتے تھے یسوع نے اُنہیں کہا کہ انسان کا بیٹا آدمیوں کے ہاتھوں حوالے کیا جائیگا

(گلیل میں پھرتے تھے) لیکن مرقس ۹ باب ۳۰ میں ہے کہ پوشیدہ اور چپ چاپ پھرتے تھے سبب یہہ تھا کہ جلیل میں عام منادی کی خدمت قریب تمام کے پہونچی تھی اُسنے ستہ آدمیوں کو بھیجا تاکہ منادی کریں اور معجزات دکھلادیں اور آپ جلیل میں رہا اور تھوڑا سا کام بھی کیا جب تک وہاں سے نہ چلا اکثر بارہ رسولوں کے ساتھہ مشغول رہا کہ اُنکو آنیوالی باتوں کے لئے طیار کرے مرقس کے بیان سے ظاہر ہے کہ شاگردوں کی تعلیم کے لیے آپکو ظاہر کرنا نہ چاہتا تھا تاکہ فرصت ملے (انسان کا بیٹا آدمیوں کے ہاتھوں میں حوالہ کیا جائیگا) یہہ دوسری بار ہے کہ وہ اپنی موت اور دکھہ کی بابت پیشگوئی کرتا ہے پہلی بار یہہ پیشگوئی (متی ۱۶ باب ۲۱) میں ہوئی اور دوسری بار اب ذکر کیا پھر تیسری بار (متی ۲۰ باب ۱۰) میں اسکا ذکر ہے (ف) (لفظ آدمیوں کے ہاتھوں) پر بہت زور ہے اور تعجب کی بات ہے کہ ابن آدم آدمیوں کے ہاتھوں میں حوالہ ہوگا

۲۳ (۲۳) اور وے اُسے قتل کرینگے اور وہ تیسرے دن جی اُٹھیگا اور وے بہت غمگین ہوئے

(قتل کرینگے) شاید اسوقت قتل کا ذکر سنکر شاگرد اُسقدر مضطرب نہیں ہوئے اور تعجب نہیں کیا جسقدر (متی ۱۶ باب) میں مضطرب ہوئے تھے پر غمگین بہت ہوئے لیکن اب تک اس بھید سے واقف نہوئے اور اُنکی سمجھ میں یہہ سرّ اب تک نہیں آیا (ف) لوقا میں ہی کہ اُسنے فرمایا ان باتوں کو اپنے کان میں رکھو تمنے جلال تو دیکھا مگر مت سمجھو کہ سب کچھہ جلال ہی جلال ہوگا بلکہ دُکھہ بھی آنیوالا ہی سورج جسکی روشنی میں خوش ہو غروب پر ہی پر اُنکی عقلوں پر یہہ بات پوشیدہ رہی اور پوچھنے سے بھی ڈرتے تھے (لوقا ۹ باب ۴۵) (ف) کیا سبب ہی کہ تین بار صلیب پر گواہی دی اسلئے کہ یہہ مدارِ نجات ہی اور اسی سے بہت لوگ ٹھوکر کھاتے ہیں اول میں شاگرد بھی اُس سے ٹھوکر کھاتے تھے پس اُسنے بتلایا کہ ضرور ہی کہ عیسایوں کو صلیب کی بابت بہت تعلیم دیجاوے اپنی صلیب اور مسیح کی صلیب سے وہ خوب واقف ہوں کیونکہ عیسائی لوگ صلیب سے تاج پاتے ہیں اور جیسے مسیح نے اپنی موت کے لئے شاگردوں کو طیار کیا اسیطرح چاہئے کہ شاگرد بھی اپنے رفیقوں کو طیار کریں (اور وہ تیسرے دن جی اُٹھیگا) ہر جگہ تیسرے دن کا ذکر ہی صرف ایک جگہ تین دن اور تین رات کا ذکر ہی پس تین دن رات سے بھی تیسرا دن مراد ہی گویا یہ جگہ کا ذکر اُسکے متیقن تفسیر ہی (ف) موت کے ذکر کے ساتھہ اُسکے جی اُٹھنے کا بھی ذکر آتا ہی پس موت اور زندگی دونوں کی ضرورت ہی عیسایوں کو نہ صرف مرنا مگر اُسکے ساتھہ جینا بھی نہایت ضرور ہی

۲۴ (۲۴) اور جب کفرناحم میں آئے آدھی مثقال کے لینیوالوں نے پطرس کے پاس آکے کہا کہ کیا تمہارا اُستاد آدھی مثقال نہیں دیتا ہی اُسنے کہا ہاں

(۲۴ سے ۲۷ تک) نیم مثقال کا ذکر ہی یہہ تذکرہ صرف متی کی انجیل میں ہی اور کسی انجیل میں نہیں ہی کیونکہ یہہ ذکر متی رسول سے زیادہ علاقہ رکھتا ہی اُسکے پیشہ سے اور شہر سے اور اُس دریا پر واقع ہوا تھا جہاں متی محصول کی چوکی پر مقرر تھا اس واقعہ کا نتیجہ یہہ ہی کہ مسیح خدا کا بیٹا ہی (آدھی مثقال) یونانی میں اسکو دیدرکما کہتے ہیں اور اُسکا مقدار برابر دس آنہ کے تھا یہہ ملکی محصول نہ تھا مگر ہیکل کی خدمت کے لئے ہر یہودی مرد سے جو بیس برس سے زیادہ عمر کا ہو لیا جاتا تھا پس یہہ دینی چندہ تھا جو آدمی کی جان کے فدیہ کے لئے دیا جاتا تھا بموجب (خروج ۳۰ باب ۱۲ سے ۱۶ تک کے) اسی کا ذکر (۲ تواریخ ۲۴ باب ۶ و ۹) میں ہی (پطرس کے پاس آکے کہا) یہاں سے ظاہر ہی کہ مسیح خداوند اُسوقت کفرناحوم میں پطرس کے گھر میں تھا تب چندہ جمع کرنیوالوں نے پطرس سے آکر کہا (کیا تمہارا اُستاد آدھی مثقال نہیں دیتا ہی) اس سوال سے ظاہر ہی کہ آدمی اپنی خوشی سے وہ محصول دیتے تھے نہ جبر سے اسلئے کہ دینی بات تھی اُنکی جرات نہیں ہوئی کہ مسیح سے مانگیں مگر پطرس سے عرض کی (اُسنے کہا ہاں) پطرس نے جواب

دیا کہ ہاں ضرور دیتا ہی اگر پطرس کو خبر بھی کہ تھیلی میں کچھہ روپیہ پیسہ نہیں ہی جیسے کہ ضرور نہیں تھا اور پھر اُسنے ایسا جواب دیا تو اس صورت میں پطرس کا کتنا بڑا ایمان تھا وہ جانتا تھا کہ مسیح خداوند ہی وہ سب کچھہ کرسکتا ہی

۲۵ (۲۵) اور جب وہ گھر میں آیا یسوع نے اُس سے سبقت کر کے کہا ای شمعون تو کیا سمجھتا ہی دنیا کے بادشاہ کن سے محصول یا خراج لیتے ہیں کیا اپنے لڑکوں سے یا غیروں سے

(سبقت کر کے کہا) جب پطرس اُنکہ یہہ جواب دیکر گھر میں آیا تو یسوع نے اُسکے بولنے سے پہلے کہا (ف) دیکھو مسیح کیسا عالم الغیب تھا وہ ہر بات سے واقف تھا جو کہی گئی اور جو کی گئی پس ہر بات خواہ بُری ہو یا بھلی ریاکاری ہو یا نفاق اُس سے پوشیدہ رکھنا بیفایدہ ہی (دنیا کے بادشاہ کن سے محصول یا خراج لیتے ہیں) دنیا کے بادشاہوں کا ذکر ہی اور محصول اور خراج سے بھی دنیاوی سلطانی محصول مراد ہی جیسے (متی ۲۲ باب ۱۰ میں) وہ محصول جو آدمی لوگ ہر نفر سے لیتے تھے اور جسکے لئے اسم نویسی ہوئی تھی (اپنے لڑکوں سے یا غیروں سے) اپنے لڑکوں سے کوئی بادشاہ محصول نہیں لیتا مگر غیروں سے لیتا ہی

۲۶ (۲۶) پطرس نے اُسے کہا غیروں سے یسوع نے اُسے کہا پس تو لڑکے آزاد ہیں

پطرس نے بھی درست جواب دیا کہ غیروں سے لیتے ہیں (پس تو لڑکے آزاد ہیں) یہاں لڑکوں سے مراد وہ اور بارہ شاگرد نہیں ہیں کیونکہ اُسکی عادت ہی کہ وہ کبھی آپکو شاگردوں کے ساتھہ ملاکر باپ کا بیٹا کبھی نہیں کہتا کیونکہ اُسکی ابنیت اور ہی اور مقدسوں کی ابنیت اور ہی اسلئے وہ کہا کرتا ہی کہ میرا باپ یا تمہارا باپ کبھی نہیں کہتا کہ ہمارا باپ) اگر یہہ بیان درست نہو تو ایمانداروں کا کچھہ ذمہ نہیں رہتا کہ دینی خدمت کے لئے کچھہ بھی ادا کریں اور یہہ بات اُسکی ساری تعلیم کے برخلاف ہی کیونکہ مومنین کا ذمہ ہی کہ دینی خدمت کے لئے ضرور کچھہ نقدی دیویں پس وہ لڑکوں کا لفظ خاص اپنی نسبت بولتا ہی اور جمع کا لفظ بادشاہوں کے اعتبار سے ہی کہ اُنکے بہت لڑکے ہوتے ہیں پر حقیقی بادشاہ کا ایک ہی بیٹا ہی حاصل آنکہ جب بادشاہ کے لڑکے محصول سے آزاد ہیں تو میں کسقدر زیادہ آزاد ہونگا یہہ محصول میرے باپ کے گھر کی خدمت کے لئے ہی چاہئے کہ غیر لوگ دیویں نہ میں جو اُسکا اکلوتا اور حقیقی بیٹا ہوں میں اُسکے ادا کرنے سے آزاد ہوں (ف) اس تعلیم میں سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ یا تو مسیح نے اُس ذوالجلال خدا کی برابر مخالفت کی جو اپنا جلال کسی کو نہیں دیتا یا وہ ضرور خدا کا بیٹا اور اُسکا ہمتا تھا اور یہی حق بات ہی

۲۶

(۲۷) پر اسلیئے کہ ہم اُنہیں ٹھوکر نکھلاویں دریا پر جا کے بنسی ڈال اور جو مچھلی پہلے نکلے اُسے لے اور اُسکا مُنہہ کھول کے ایک سکہ پاویگا اُسے لیکے میرے اور اپنے واسطے اُنہیں دے ۲۷

(ٹھوکر نہ کھلاویں) اگر میں ندوں تو حق توہی مگر وہ لوگ ٹھوکر کھاوینگے کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ میں ہیکل کے خدا کے ساتھ کیسا علاقہ رکھتا ہوں اگر میں ندوں تو وہ لوگ ندینے کا مطلب نہ سمجھینگے بلکہ کہینگے کہ باپ کی عزت کی پرواہ نہیں کرتا (ف ۱) یکھیہ وہ معجزہ کرتاہی تاکہ محصول لینے والوں کو ٹھوکر نہ کھلا دے اور اپنا حق چھوڑ دیتاہی اُنکی ٹھوکر کے خوف سے پس عیسایوں کو واجب ہی کہ ہمیشہ اپنے حق کی طرف نہ دیکھیں بلکہ ٹھوکر کا خوف ہو تو اپنا حق بھی چھوڑ دیا کریں ہاں جہاں فرض تھا اور حکم تو مسیح نے کبھی ٹھوکر کی پرواہ نہیں کی لوگوں سنے معجزات اور منادی اور ابن اللہ وتثلیث سے بہت ٹھوکر کھائی پر وہ کبھی اُسکے کہنے اور کرنے سے باز نہ آیا تو ایسے ٹھوکروں کی عیسائی بھی پرواہ نہ کریں اگرچہ وہ ٹھوکر کھاتے ہیں تو کھاویں (متی ۱۵ باب ۱۲ و ۱۳) پر بعض باتیں ہیں کہ اُنسے ٹھوکر کھلانا عیسایت کے برخلاف ہی مثلاً کپڑوں سے یا کھانے سے عیسائی تو آزادہیا جیسے چاہیں کپڑے پہنیں یا جو چاہیں سو کھاویں پر جب دیکھیں کہ ہمارے اِس کھانے سے یا اِس کپڑے سے لوگ ٹھوکر کھاتے ہیں تو چاہیئے کہ اپنی آزادگی کا حق ایسی ادنیٰ بات میں چھوڑ دیں تاکہ ٹھوکر کا باعث نہوویں (۱ قرنتی ۸ باب ۱۳ رومی ۱۴ باب ۱۳) (دریا پر جاکے بنسی ڈال) یعنی کفرناحوم کے سمندر میں جو پاس ہی تھا بنسی ڈال نہ جال کیونکہ ایک مچھلی پکڑنا ہی نہ بہت سی مچھلیاں (اور جو مچھلی پہلے نکلے) بس پہلی کرکہ وہ مچھلی معجزہ کے طور پر آویگی (اُسکا مُنہہ) نہ پیٹ کیونکہ منہہ میں نقدی ہوگی نہ شکم میں (ایک سکہ) نہ آنکہ کچھہ پاویگا مگر ٹھیک ایک ہی سکہ پاویگا نہ کم نہ زیادہ بلکہ برابر ایک سکہ جو بیس آنہ کا ہی (ف ۲) دیکھو اس ایک معجزہ میں کتنے معجزہ ہیں (میرے اور اپنے واسطے اُنہیں دے) نہ ہمارے واسطے اُنہیں دے کیونکہ ایک آزاد ہی یعنی میں جسپر واجب نہیں مگر حکمتاً دیتا ہوں اور دوسرا آزاد نہیں ہی اُسپر واجب ہی یعنی تو اسلیئے آپکو جدا اور اُسکو جدا کرکے بتلاتا ہی دونوں کو شامل کرکے ہمارے واسطے نہیں کہتا (ف ۳) مسیح پطرس کے گھر میں تھا اور پطرس کے پاس بھی کچھہ نہ تھا اسلیئے خداوند اُسپر بھی مہربانی کرکے اُسکے لیئے بھی دیتا ہی (ف ۴) مسیح خداوند ہمارے لیئے ایسا غریب بنا کہ اُسکے پاس دس آنہ بھی نہ تھے (۲ قرنتی ۸ باب ۹) (ف ۵) مسیح نے دیا تاکہ گنہگار دنیا کی صورت میں نظر آوے اگرچہ وہ بیگناہ تھا (ف ۶) اُسنے دیا اور ہمیں سکھلایا کہ عبادت خانہ کی خدمت کے لیئے دینا چاہیئے جیسے اُسنے پطرس شاگرد سے بھی دلوایا اُسنے معجزہ کرکے دیا یہہ ظاہر کرنے کو میں اپنی خوشی سے دیتا ہوں اُسنے ہیکل اور کاہنوں کی خدمت کے لیئے دیا ہمیں بھی لازم ہی کہ گرجا اور پادریوں کی خدمت کے لیئے خوشی سے دیویں اسی کام کے لیئے دینا سب طرح سے مفید ہی (ف) اگر کوئی کہے کہ گرجے کی بندگی اور پادریوں کے کام کے لیئے دینا بیفایدہ ہی جیسے بعض سخت دنیادار کہا کرتے ہیں تو ایسے شخص

کو چاہیے کہ وہاں جاوے جہاں نہ گرجا ہے اور نہ پادری تو وہاں کیا پاویگا یہی ٹھٹھہ بازی چوری زنا نشہ بازی وغیرہ بد کاریاں لیگی تو جس روپیہ سے یہہ شرارتیں بند ہوجاویں تو کیا وہ روپیہ بیفایدہ ہے ہرگز نہیں پس اگر صرف دنیاوی فواید پر نظر کریں تو بھی اُسی کام کے لئے دینا مفید ہے براہ تو دینی و دنیاوی دونو فواید اُس میں متصور ہیں

اٹھارھواں باب

(۱) اُسی گھڑی شاگرد یسوع پاس آئے اور بولے آسمان کی بادشاہت میں سب سے بڑا کون ہے

(۱ سے ۹ مرقس ۹ باب ۳۳ سے ۵۰ لوقا ۹ باب ۴۶ سے ۵۰ تک) اِس خیال اور جھگڑے کا بیان کہ آسمان کی بادشاہت میں کون بڑا ہے یہہ معاملہ کفرناحوم میں واقع ہوا (متی ۱۷ باب ۲۴) (بولے) یعنی شاگردوں نے مسیح سے پوچھا (مرقس ۹ باب ۳۳) میں ہے کہ مسیح نے شاگردوں سے پوچھا کہ تم راہ میں کیا بحث کرتے تھے یہاں سے ظاہر ہے کہ راہ میں کبھی کبھی مسیح اُنسے اکیلا ہو کر چلتا تھا اور وہ سب اکٹھے چلتے تھے وہ اُنکے خیالات جانتا تھا اگرچہ دور دور چلتا تھا کیونکہ وہ سب کے خیالات سے واقف تھا (لوقا ۹ باب ۴۷ یرمیاہ ۱۷ باب ۱۰) (ف) اُسکا جواب کہ مسیح نے اُنسے پوچھا یا اُنہوں نے مسیح سے پوچھا یہہ ہے کہ شاید راہ میں شاگردوں نے مسیح سے یہہ سوال کیا پر اُسنے کچھہ جواب نہیں دیا اور وہ اُس سے الگ چلنے لگے اور اُس میں بحث کی جب گھر پر آئے ور مسیح نے اپنی عالم الغیبی سے اُنکی بحث کا حال دریافت کرلیا تب اُسنے اُنسے پوچھا کہ کیا بحث کرتے تھے پس دونوں بیاں درست ہیں (ف ۲) ایسا خیال دل میں آنیکا سبب یہہ تھا کہ اُنہوں نے بادشاہت کی کنجیوں کا ذکر سنا (متی ۱۶ باب ۱۹) اور پہاڑ پر چہرہ کا بدلنا دیکھا اور یہہ کہ وہ تین اپنے ساتھ لیگیا تاکہ جلال دیکھیں اور سب کو نہیں لیگیا پس وہ سمجھے کہ ابھی بادشاہت قایم ہونیوالی ہے اور مسیح بڑے بڑے افسر ساتھ رکھیگا اور تین بظاہر زیادہ ممتاز معلوم ہوتے ہیں اسلئے جھگڑا کرنے لگے کہ کون بڑا ہے اور کون چھوٹا ہے اُنہوں نے دُکھہ کی باتیں سُنی مگر جلال کی ایک بات سنی پر جلال کی بات کو پکڑ لیا اور دُکھہ کی بات کو بھول گئے انسانی دل کے سبب لالچ آ گیا فضل و طاقت خدا سے مانگنا بھول گئے تاکہ اُسکے ساتھہ دُکھہ اُٹھانے پر قادر ہوں بزرگی کا اول درجہ تلاش کرنے لگے پس کبھی کبھی بڑا ایماندار آدمی بھی جلال کی بہت فکر کرتا ہے اور محنت و دُکھہ کی فکر کم کرتا ہے تاج کے لالچ میں صلیب کا جوا بھول جاتا ہے (ف ۳) اگر پطرس کا کوئی خاص درجہ ہوتا جیسے کہ رومی لوگ کہتے ہیں تو یہہ وقت بولنے کا تھا یا تو مسیح خداوند بتلا دیتا کہ پطرس بڑا ہے یا اگر اُسنے اُنہیں بتلایا ہوتا تو وہ آپ ذکر کرتے پر وہ تو چپ چاپ ہو گئے شرم کے سبب سے (مرقس ۹ باب ۳۴)

۲ (۲) اور یسوع نے ایک چھوٹا لڑکا پاس بلا کے اُسے اُنکے بیچ میں کھڑا کیا

(ایک چھوٹا لڑکا پاس بلا کے ۔ مرقس کہتا ہی کہ گود میں بھی لیا جس سے ظاہر ہی کہ بہت ہی چھوٹا تھا (ف) اکثر دیکھا جاتا ہی کہ چھوٹے بچے اجنبی آدمی سے بھاگتے ہیں اور اُنکے پاس آنے سے روتے اور ڈرتے ہیں مگر عیسیٰ میں کچھ تھا جس سے بچے اُسے دوست جانتے اور چپ چاپ اُسکے پاس آتے ہیں ۔ نفرت نہیں کرتے (مرقس ۹ باب ۳۶) جب اُسنے اس بچہ کو بلایا وہ پاس آگیا گود میں لیا تب بچہ راضی تھا نہیں رویا اور نہ ڈرا

۳ (۳) اور کہا میں تمہیں سچ کہتا ہوں اگر تم نہ پھرو اور چھوٹے لڑکوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہت میں داخل نہوگے

(نہ پھرو) یعنی دنیا سے بسمت خدا کے پھرو نئی مخلوق ہو جاؤ خود خوشی دنیاوی عزت سے پھر جاؤ ایسے آزاد ہو کر جیسے یہہ بچہ اُنسے آزاد ہی (آسمان کی بادشاہت میں داخل نہوگے اگر یہہ نہووے تو بڑا درجہ تو درکنار رہا بادشاہت میں کچھہ حصہ بھی نہوگا (ف) شاگردوں کو کہتا ہی کہ اگر تم نہ پھرو اگرچہ وہ لوگ شاگرد ہو چکے تھے اور دنیا کو بھی چھوڑ دیا تھا تو بھی پھر پھرنا ہوگا دل کی صفائی میں ترقی کر کے (ف ۲) خدا کی روح بچوں کے دل میں بھی رہ سکتی ہی پیدایش کے دن سے بلکہ شکم مادری سے بھی (لوقا ۱ باب ۱۵) تو بھی بغیر پھرنے کے نجات نہیں ہی (ف ۳) کسطرح معلوم ہووے کہ فلاں شخص پھر گیا ہی یا نہیں اسکی آزمایش صرف فروتنی سے ہی کہ وہ آئی ہی یا نہیں آئی نہ آنکہ رائے او خیالات کے تبدیل سے بہت لوگ اسمیں دھوکھا کھاتے ہیں کیونکہ صرف رائے اور خیالات کی تبدیل دیکھکر کہتے ہیں وہ دل بدل گیا ہی لیکن صرف فروتنی کی تبدیل درکار ہی اور سب تبدیلات اُسکے بعد میں وہ اصل ہی اور سب فروعات ہیں بادشاہت کا دروازہ فروتنی ہی جیسے بچہ صاحب اختیار ہونیوالا مزاج نہیں رکھتا چھوٹے لوگوں کے ساتھ چلتا دنیا کے درجہ کی پرواہ نہیں کرتا کینہ نہیں رکھتا والدین کی اطاعت کرتا ہر چیز کو قبول کرتا ہی جو سنتا ہی اسیطرح عیسائی باپ کے گھر میں ہوتے ہیں

۴ (۴) پس جو کوئی اپنے کو اِس لڑکے کی مانند چھوٹا جانے وہی آسمان کی بادشاہت میں بڑا ہی

جانے) یعنی ایسا ہونے کو راضی ہی (لوقا ۹ باب ۴۸)

(۵) اور جو کوئی ایسے لڑکے کو میرے نام پر قبول کرے مجھے قبول کرتا ہے

قبول کرے) یعنی ظاہر کرے کہ میں سچ میں مثل بچے کے ہو گیا ہوں (میرے نام پر) نہ کسی اور سبب سے فروتن بنے مگر صرف میرے نام پر یا آنکہ قبول کرنا خدمت کرنا یعنی ایسے شخص کی خدمت کرے ایسے کو جو میرے نام پر فروتن ہے حقیر نہ جانے (متی ۱۰ باب ۴۰ و ۲۵ باب ۴۰)

(۶) پر جو کوئی ان چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان لاتے ہیں ایک کو ٹھوکر کھلاوے اُسکے لئے یہہ فایدہ مند ہے کہ چکّی کا پاٹ اُسکے گلے میں لٹکایا اور وہ سمندر کے گہراؤ میں ڈبایا جاوے

(ٹھوکر) یعنی تم لوگ ایسے مباحثہ سے ٹھوکر کھلانیوالے ہوا کیا نہیں جانتے کہ ٹھوکر کی سزا سخت ہے پس توبہ کرو اور ایسے مباحثہ سے بچا اور ایسی باتیں سُن کر غیر لوگ جانینگے کہ تم اُن سے کچھ بہتر نہیں ہو جیسے وہ درجوں کے طالب ہیں ایسے ہی تم بھی ہو تمہیں ایسا نہ ہونا چاہیے (ف) اکثر لوگ سچے دین سے نفرت کرجاتے ہیں بسبب ایمانداروں کی کمزوری کی باتیں کے دیکھو داؤد پیغمبر نے اپنی کمزوری سے خدا کے دشمنوں کو کفر بکنے کا قابو دیا جسپر اُسنے ملامت اُٹھائی (۲ سموئیل ۱۲ باب ۱۴) (چکّی کا پاٹ) یعنی اُس خراس کا پاٹ جسمیں گدہا جوتا جاتا ہے ہاتھ کی چکی کا ذکر یہاں نہیں ہے یہاں خراس کا لفظ یونانی میں ہے پر ہاتھ کی چکی کا لفظ (لوقا ۱۷ باب ۳۵) میں ہے یعنی ایسی موت اُسکے لئے بہتر تھی اُس سزا سے جو ٹھوکر کھلانے کے سبب ان پر آویگی (ف) اکثر دیکھا جاتا ہے کہ فروتنوں کو نہ صرف مغرور لوگ بلکہ ذلیل اور حقیر آدمی بھی پامال کرنا چاہتے ہیں پس مسیح سب کو نصیحت دیتا ہے کہ جو کوئی میرے بچوں کو ٹھوکر کھلاوے اُسکی جان کا ابدتک خطرہ ہے (ف) مسیح اپنے بچوں کے چار طرف آگ کی دیوار بناتا ہے جو کوئی اُنہیں چھوتا ہے خدا کی آنکھ کی پتلی کو چھوتا ہے (ف) یہہ فروتن لوگ کون ہیں مسیح کے کمزور شاگرد ہیں اگر کوئی ایک کمزور شاگرد کی راہ میں ایک ٹھوکر کا پتھر ڈالتا ہے تاکہ وہ اُس سے ٹھوکر کھاکر گرے تو مسیح ایک خراس کا پاٹ اُس ڈالنے والے کی گردن میں ڈالتا ہے جو اُسنے راہ میں ڈالا اُسنے گردن میں ڈالا ہے

(۷) ٹھوکروں کے سبب دنیا پر افسوس ہے کہ ٹھوکروں کا آنا تو ضرور ہے پر افسوس اُس آدمی پر جسکے سبب ٹھوکر آوے

(دنیا پر افسوس) کیونکہ دنیا کی بدسلوکی سے بہت ٹھوکریں ہونگی بہت لوگ گرینگے بہت روحیں ہلاک ہونگی اسلئے دنیا پر افسوس کہ اُسکا انجام ہولناک ہوگا (ف) جبکہ دنیا پر افسوس ہے تو کتنا زیادہ ان سب اہل دنیا پر جو ٹھوکر کا باعث ہیں مثلاً

مثلاً یہوداہ اسکریوطی وکیفا کاہن (آنا تو ضروری) نہ اسلئے کہ اسکے بغیر کام نہیں چلتا اسلئے ٹھوکروں کا آنا ضروری نہیں مگر اسلئے کہ شیطانی وانسانی جوش سے اور روشنی وتاریکی کے مقابلہ میں ٹھوکر کا ہونا ضروری ہے کیونکہ اُسکو لازم ہے (اقرنتی ۱۱ باب ۱۹) خدا تعالیٰ ٹھوکر کو ہونے دیتا ہے تاکہ کامل وناکامل ظاہر ہوں (استثنا ۱۳ باب ۳ و ایوحنا ۲ باب ۱۰) مگر خبردار کہ تم باعث ٹھوکر نہ ہوجاؤ (ف ۲) مسیح ٹھوکروں پر افسوس کرتا ہے جیسے حکیم افسوس کرتا ہے اُس شخص پر جو دوا نہیں پینا چاہتا پس ٹھوکریں اُسکی پیشگوئی سے نہیں ہوتیں مگر دنیا کی حالت سے پر وہ اُسکی حالت پر افسوس کرتا ہے (ف ۳) دیکھو کیسے خوف وخطرہ کی راہ پر ہمارا سفر ہے جسمیں غار اور چھوٹے رہنما بہت ہیں جو گرانا چاہتے ہیں لیکن نیک لوگ ٹھوکروں سے نقصان نہیں اُٹھاتے بلکہ اُنپر فخر کرتے ہیں مثلاً ایوب ویوسف وغیرہ ہاں جو لوگ ضرر پاتے ہیں وہ از قصور خود ضرر پاتے ہیں ورنہ برگزیدوں کے لئے ٹھوکریں فایدہ مند ہیں اُنہیں کے وسیلہ سے جاگتے ہیں طیاری سے چلتے ہیں قدم دراز ہوتے ہیں اُنسے پرکھے جاتے ہیں بد ونیک میں تمیز ہوتی ہے پر تو بھی جہان سے ٹھوکریں نکلتی ہیں اُسپر افسوس ہے کہ اُسکے لئے بہت بُرا ہے (ف ۴) بعض کہتے ہیں کہ بدی کا سرچشمہ کہاں ہے جواب یہہ ہے کہ بدی کا منبع انسان ہے اگر اُس میں بدی نہیں ہے تو لوگ بچوں کو کیوں تنبیہہ دیتے ہیں اگر گناہ امر ضروری ہوتا تو مسیح کبھی اُن پر افسوس نکرتا وہ اُنپر افسوس کرتا ہے جو گناہ کرنا چاہتے ہیں بلکہ حکم دیتا ہے کہ دہنے ہاتھ اور کان کو کاٹ ڈالنا چاہئے تاکہ گناہ نہ ہووے

(۸) پس اگر تیرا ہاتھ یا تیرا پاؤں تجھے ٹھوکر کھلاوے اُسے کاٹ اور اپنے پاس سے پھینک دے کہ لنگڑا یا ٹنڈا ہوکر زندگی میں داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تیرے دو ہاتھ یا دو پاؤں ہوویں اور تو ہمیشہ کی آگ میں ڈالا جاوے (۹) اور اگر تیری آنکھ تجھے ٹھوکر کھلاوے اُسے نکال اور اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ کانا ہوکر زندگی میں داخل ہونا تیرے لئے اُس سے بہتر ہے کہ تیری دو آنکھیں ہوں اور تو جہنم کی آگ میں ڈالا جاوے

(متی ۵ باب ۲۹ و ۳۰) میں یہی مضمون اور یہی الفاظ بھی مذکور ہیں پر وہاں ناپاک ارادہ سے علاقہ رکھتے ہیں اور یہاں ٹھوکر کھلانے سے پس حکم ہے کہ ایسی طبیعت اور باتوں کی جڑ کاٹنا چاہئے یا آنکہ جو چیز بلا گناہ وٹھوکر کے ہمارے پاس نہیں رہ سکتی اُس سے جدائی ضروری (ف) یہاں پر مسیح کی زبان مبارک سے ابدی آگ کا ذکر سنتے ہیں اور اُس سے مراد جہنم ہے نہ عالم ارواح (متی ۵ باب ۲۲) بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنیوالی سزا ابدی نہ ہوگی بلکہ موقت ہوگی پر یہاں خداوند فرماتا ہے کہ سزا ابدی ہوگی جو سارے دشمنوں کو کھالیگی (عبرانی ۱۰ باب ۲۰)

۱۰ (۱۰) خبردار ہو کہ ان چھوٹوں میں سے کسی کو حقیر نہ جانو کیونکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ اُنکے فرشتے آسمان پر میرے باپ کا مُنھہ جو آسمان پر ہی ہمیشہ دیکھتے ہیں

(میرے باپ کا مُنھہ) اُنکے فرشتے دیکھتے ہیں فرشتوں کا ایسا درجہ ہی کہ خدا کا مُنھہ دیکھتے ہیں اسکا سبب یہہ ہی کہ بادشاہی اُن کے خدمتگار اگرچہ ذلیل ہوں تو بھی محل میں آمد رفت رکھتے ہیں اور بادشاہ کے ساتھہ ایسی باتیں کرتے ہیں کہ ارکان سلطنت بھی نہیں کرسکتے اسی طرح فرشتے جو خدمتگار ہیں (یوحنا ۱ باب ۵۱ وعبرانی ۱ باب ۱۴) جب شاگردوں اور بچوں کی خدمت کرتے ہیں تب عرش کے بہت نزدیک آتے ہیں اور باپ کا مُنھہ دیکھنے سے جہاں جاتے ہیں برکت پہونچاتے ہیں - راقم کے گمان میں منھہ تاکنا مرضی الٰہی کا جویاں ہونا ہی وہ منھہ تاکتے ہیں اس مراد سے کہ اس عیسائی کی نسبت اُسکی مرضی دریافت کریں (ف) کوئی کہتا ہی کہ ہر مقدس کا ایک ایک فرشتہ خاص خادم اور مددگار ہی مگر یہہ گمانی بات ہی کیونکہ جہاں ضرورت ہی وہاں فرشتوں کی فوج کا پہرہ موجود ہی (زبور ۳۴ باب ۷ و ۹۱ باب ۱۱)

۱۱ (۱۱) کیونکہ انسان کا بیٹا کھوے ہوے کو بچانے کے لئے آیا ہی

(بچانے کو آیا ہی) یہہ سہرا قول ہی جو بار بار سنایا جاتا ہی غرض آنکہ مسیح کی آمد کا مطلب یہی ہی کہ کھوئے ہوؤں کو بچاوے اور باپکا بھی یہی منشا ہی (آیت ۱۱) تو اس صورت میں تمہیں کسقدر لازم ہی کہ بچے ہوؤں کو ہلاک نہ کرو (ف) کھوئے ہوؤں کی نسبت مسیح الٰہی محبت کو دیکھو اور اُنکی جان کی قیمت پر غور کرو جو مسیح کی نظروں میں تھے سیدوا ابن اللہ روح اللہ اور ملایکہ نے سے ترا قیمتی جانا پس تم اُسکی بیقدری نہ کرو (ف) برہ کی سلامتی گڈرے کی طاقت پر موقوف ہی جسکی گود میں برہ ہی اگر دشمن گڈرے کو ہلاک کرے تو برہ کو بھی کرسکیگا ورنہ نہیں اس مقام پر یعقوب کی پوڑی نظر آتی ہی جو آسمان سے زمین پر دھری ہوئی ہی اور نیچے چھوٹے بچے ہیں پوڑی پر فرشتے خدمت کے لئے اُترتے چڑھتے ہیں اور بچانیوالا ابن آدم کھڑا ہی جسکے وسیلہ سے انسان نے فرشتوں پر سرفرازی پائی ہی سکے اُوپر خدا باپ اور اُسکی مرضی ہی بچا اسرائیل پوڑی کے نیچے ہی اور اسی پوڑی سے آسمان تک جاتا ہی اور فرشتے اسلیئے خدمت کرتے ہیں کہ مسیح بچانے کو آیا (حکایت) ایک بیمار نے شفاخانہ میں مرتے وقت پکار کر کہا کہ میں کھویا گیا کھویا گیا ایک پادری صاحب جو سنتا تھا فوراً بولا اب امید ہی کہ بچ جاؤ گے کیونکہ مسیح کھوئے ہوؤں کو بچانے کے لئے آیا ہی

(۱۲) تم کیا سمجھتے ہو اگر کسی آدمی کی سو بھیڑیں ہوں اور اُنمیں سے ایک بھٹک جاوے کیا وہ ننانوے کو پہاڑوں پر چھوڑیگا اور جاکے اُس بھٹکی ہوئی کو نہ ڈھونڈھیگا (۱۳) اور اگر ایسا ہو کہ اُسے پاوے میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ اُسکے سبب اُن ننانوے سے جو گمراہ نہوئی تھیں زیادہ خوش ہوتا ہی

یہہ مضمون بھی بار بار سنایا جاتا ہی کیونکہ بھاری بات ہی لوقا ۱۵ باب ۴ سے ۔ ایک بھیڑ کے کھوے جانے سے اچھا گڈریہ کیسا بیکل ہی کہ ننانوے کو چھوڑکر ایک کی تلاش میں جاتا ہی اور جب پایا تو بہت خوش ہوتا ہی کہ پھر کھوئی نہ جاوے

(۱۴) اسی طرح تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہی مرضی نہیں کہ اِن چھوٹوں میں سے کوئی ہلاک ہووے

اگر یہہ مرضی خدا کی ہی تو کیسی سخت سزا اُن لوگوں کی ہوگی جنکے وسیلہ سے چھوٹوں کی جان ہلاک ہو جاتی ہی (ف) مسیح نے ایک بھیڑ بھی نہ کھولی (یوحنا ۱۸ باب ۹) اُسنے اُن پر سخت بوجھہ نہ ڈالا گویا دن بھر نہیں ہانکا کہ ہلاک نہو جاویں (پیدایش ۳۳ باب ۱۳) دیکھو بیٹے نے باپ کی مرضی کو کیسا پورا کیا

(۱۵) پر اگر تیرا بھائی تیرا گناہ کرے جا اور اکیلے اپنے اور اُسکے بیچ میں اُسے سمجھادے اگر تیری سُنے تو تو نے اپنے بھائی کو پایا

اوپر ذکر ہو کہ کوئی مسیحی اپنے بھائی کو ٹھوکر نہ کھلاوے اب ذکر ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص ہمارا گناہ کرکے ہمیں ٹھوکر کھلاوے تو ہم اُسکے ساتھہ کیا کریں اکیلے ہوکر اُسے سمجھاوے کہ تو نے یہہ ایسا گناہ کیا ہی (ف) بعض لوگ ایسے ہیں کہ کسی کی طرف سے رنج پاکر دل میں رنج رکھتے ہیں اور اسے خبر نہیں کرتے مسیح کا حکم ہی کہ اُسے خبر دیوے شاید اُسکی مرضی گناہ کی نتھی اور اُسے خبر بھی نہیں کہ تُنے اسبات سے رنج کھایا (پیدایش ۲۱ باب ۲۶) یا شاید وہ کوئی ایسی معقول وجہ بیان کرے جس سے ثابت ہو جاوے کہ یہہ ظاہر میں اگرچہ قصور ہی ورنہ حقیقت میں گناہ نہیں ہی یشوعہ ۲۲ باب ۲۴) پس تمہارے درمیان صفائی ہو جاوے (ف) پر اکیلے میں سمجھانا کہ لوگوں کے سامنے شاید وہ لوگوں کے سامنے زیادہ رنجیدہ ہوکر بڑی سرکشی کرے اور اُسکی نفسانی غیرت جوش میں آجاوے اور اگر اُسکا قصور نہیں ہی تو وہ ناحق شرمندگی اُٹھاوے یہہ نہایت اچھا دستور ہی کہ بھائیوں کے قصور جبتک تنہائی میں اُنسے باتیں نہیں کیں ظاہر نہ کئے جاویں یہہ سنجیدگی کے خلاف ہی (ف) جب تنہائی میں بھی باتیں کیجاویں تو نہایت ملایمی سے بولنا چاہیے نہ جوش میں آکر کیونکہ سخت زبان آدمی کو سخت بناتی ہی پر ملایم زبان ہڈی کو توڑ ڈالتی ہی (امثال ۲۵ باب ۱۵

پس جبکہ تنہائی میں اس طور سے باتیں ہوئیں اور اُس نے تیری سنی یا تو عذر معقول دیا یا گناہ کا اقرار کرکے معافی مانگی تو تونے اپنے بھائی کو پایا اور تمہارا انصاف ہوا

(۱۶) پر اگر نہ سُنے تو ایک یا دو کو اپنے ساتھ لے تاکہ سب معاملہ دو یا تین گواہوں کے مُنہہ سے ثابت ہو ۱۶

(پر اگر نہ سُنے) نہ عذر کرے نہ معافی مانگے بلکہ سرکشی کرے (تو ایک یا دو کو) ساتھ لیکر سمجھا تاکہ وہ لوگ گواہی دیں کہ تمہارا مقدمہ کیسا ہی آیا کون حق پر ہی کسکی طرف کسقدر زیاتی ہی یا وہ معلوم کریں کہ تم برادرانہ طور پر اُسکے ساتھ سلوک کرتے ہو اور وہ نہیں مانتا (ف) دنیا میں کبھی اتنا نقصان کلیسیا کا کسی اور چیز سے کبھی نہیں ہوا جیسا کہ بھائیوں کے مقدمہ اور دشمنی سے ہوتا ہی اسلئے بڑی کوشش چاہئے کہ جہاں رنج آوے فوراً خوبی کے ساتھ دفع کیا جاوے ایک دوسرے سے میل کا خواہاں ہو نہ جدائی کا صبر کرنا سیکھے نہ انتقام لینا تاکہ آپس میں پھوٹ نہ پڑے (ف) مسیح نے پہلے فرمایا تھا کہ کوئی چیز جو سب سے زیادہ پیاری ہی اگر وہ ٹھوکر کا سبب ہو تو اُسے دور کرنا مگر اب فرماتا ہی کہ بڑی احتیاط سے ایسا کرنا چاہئے تا نہووے کہ کوئی مسیحی اُس پہلے حکم کو مغروری اور کج فہمی سے عمل میں لاکر جلدی جلدی بھائیوں سے جدائی اختیار کرے پر سب کام تدبیر سے کرنا واجب ہی (ف) جسقدر بیماری کا زور زیادہ ہوتا ہی اُسیقدر تو اچھا حکیم ہو کر کوشش کرنا کہ روحانی تندرستی وہ پھر پاوے اگر ایک دوا سے آرام نہیں ہوا تو اب دوسری دوا عمل میں لا جب کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی اور بیمار مرتا ہی تو تیرا قصور نہیں ہی تو نے تو اپنی کوشش کے موافق علاج کیا پہلی دوا سے جو تنہائی میں دی گئی آرام نہیں ہوا اب دوسری دوا ایک دو کے سامنے دی ہی اگر اس سے بھی آرام نہ پایا تو تیسری یہہ دوا اُسے دے

(۱۷) اگر وہ اُنکی نہ سُنے تو جماعت سے کہہ پر اگر جماعت کی بھی نہ سُنے تو وہ تیرے لئے غیر قوم اور خراجگیر کی مانند ہو ۱۷

(جماعت سے کہہ) اُس جماعت سے جسمیں تم دونو مدعی و مدعا علیہ شامل ہو یعنی کلیسیا سے ذکر کر اور جماعت کو چاہئے کہ وہ اُسے خوب سمجھاویں اور مناسب بات سناویں (پر اگر جماعت کی بھی) نہ سنے تو وہ عیسائی نہیں ہی اُسکو عیسائی نہ جانو وہ غیر قوم اور خراجگیر کی مانند ہی (۱ قرنتی ۵ باب ۱۱) دیکھو ایک دو آدمی کے حکم سے نہیں مگر مسیح کی جماعت کے حکم سے اگر کوئی اُنکی نہ سُنے تو وہ کافر شمار کیا جاتا ہی کیونکہ جو سچے عیسائیوں کی جماعت ہی اُسمیں مسیح کی روح رہتی ہی جماعت کا خارج کیا ہوا مسیح کا خارج کیا ہوا ہی (ف) یہہ آدمی جو غیر قوم اور خراجگیر کی مانند ہوگیا اُسکی نسبت اب کیا خیال رکھیں یہہ کہ اُسکے بحال کرنے میں فکرمند رہنا کیونکہ

اور سات کا عدد اس نے شاید (احبار ۲۶ باب ۱۸ سے ۲۱ میں سے) یا اپنے گمان میں پطرس نے بہت بخشنا چاہا

۲۲ (۲۲) یسوع نے اُسے کہا میں تجھے سات دفعہ نہیں کہتا بلکہ ستر کی سات دفعہ

ستر کی سات دفعہ مسیح خداوند کا جواب کچھ علاقہ رکھتا ہو (پیدائش ۴ باب ۲۴) سے ناظرین بہ غور کریں اور سچی معافی جو ستر کی سات ہی میں آتی ہو (دانیال ۹ باب ۲۴) پر اسبھی ناظرین اپنے ذہن سات غور کریں کہ مجھے کل تشریح کرنا مشکل ہو مگر یہاں کوئی گہرا بھید ضرور چھپا ہو (ف) مسیح کا یہہ مطلب نہیں ہو کہ لوگ ملکی گناہ سے انکار یا دین ادتی سے چوری وخون وغیرہ بد کام کیا کریں اور اُنکی برداشت برابر کیجیو وے پر اُسکا مطلب یہہ ہو کہ رحم ومعافی کی روح ہمیشہ دل میں رہے برداشت کرنا دشمنی وعداوت سے بہتر ہو اگر دونوں طرف سے تندی ہو تو نقصان بہت ہوتا ہو تالی دو ہاتھ سے بجتی ہو بغیر لکڑی کے آگ نہیں جلتی لیس جو ہم نقصان کرتے ہیں اُنکا حساب دل میں یا کاغذ پر نہ رکھنا چاہیے خدا آپ نصافت کریگا ہمارا کام معاف کرنا اور بھولنا ہی رف ایسی اور کسی چیز سے روح نہیں بجھتی جیسے تلخی و عداوت سے (افسی ۴ باب ۳۰ سے ۳۲) ہاں اوروں کو بہت پر آپکو کم معاف کرنا چاہیے (ستر کی سات یعنی بے حد دفعہ کیونکہ تم محبت کے لوگ ہو اور محبت سارے گناہوں کو چھپاتی ہو (یعقوب ۵ باب ۲۰) محبت گھٹتی نہیں جاتی نہیں رہتی (اقرنتی ۱۳ باب ۸) (ف) جب تک لوگ توبہ کر کے معافی مانگتے ہیں معاف کرنا چاہیے کبھی انکار کرنا مناسب نہیں ہو (لوقا ۱۷ باب ۳ و ۴) (ف) معافی کیا شی ہو دل سے رنج کا دور کرنا نہ یہہ کہ باوجود نالیاقتی کے اُسے عہدہ دینا جیسے اب عام عیسائیوں کا خیال ہو گیا ہو مثلاً ایک شخص کسی کام پر نوکر تھا اور اُسے اُسکے آقا نے بہ سبب کسی قصور یا کسی نالیاقتی کے جواب اُسپر ظاہر ہوئی برخاست کر دیا اب وہ نوکر برخاست شدہ آقا سے معافی چاہتا ہو اُسنے اُسے معاف کیا دل میں رنج نرکھا پر وہ خدمت بلحاظ انتظام اُسے نہیں دینا پر یہہ نوکر سمجھتا ہو کہ معافی اسی خدمت کے دینے کا نام ہو اسلئے کہتا پھرتا ہو کہ اُسنے معاف نہیں کیا یہہ اسکی غلطی ہو کیونکہ اگر یادری صاحب نالایق کو کتشت وغیرہ کا کام ندیوے تو خدا کو کیا جواب دیگا یادری مینسنتھ صاحب نے کہا کہ لوگ مجھسے کہتے ہیں کہ کوئی عیسائی پاپا صاحب کا مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ اُسکا مقابلہ عیسائیت کے برخلاف ہو پر میں کہتا ہوں کہ جب تک کوئی پاپا صاحب کا مقابلہ نکرے عیسائی ہو نہیں سکتا

۲۳ (۲۳) اسلیے آسمان کی بادشاہت ایک بادشاہ کی مانند ہو جسنے اپنے نوکروں سے حساب لینا چاہا

اب مسیح خداوند معافی کے مضمون کی تشریح کے لئے ایک تمثیل سناتا ہو (حساب لینا چاہا) جیسے خدا بھی حساب لیگا یعنی معافی دنیا آسمان کی شریعت کے موافق ہو اور تمثیلی بات ہو نہ دنیاوی

۲۴ (۲۴) اور جب حساب لینے لگا اُسکے پاس دس ہزار توڑوں کا قرضدار لایا گیا

(دس ہزار توڑوں کا) ایک توڑا برابر ہی ۱۸۷۵ روپیہ کے تو دس ہزار توڑے برابر ہوئے ایک کروڑ ستاسی لاکھ پچاس ہزار روپیہ کے یعنی ۱۰۰۰۰×۱۸۷۵=۱۸۷۵۰۰۰۰ کے بہت بڑا قرضدار ہی (لایا گیا) یعنی پکڑا ہوا آیا آپسے کبھی حاضر نہیں ہوا بلکہ قرض زیادہ کرتا ہی جیسے (رومی ۲ باب ۵) میں لکھا ہی (ف) یہہ تمثیل مسیح خداوند نے قیامت کے حساب کی بابت نہیں دی جسکا ذکر متی ۲۵ باب ۱) میں ہی بلکہ یہہ وہ حساب ہی جسکا ذکر (لوقا ۱۶ باب ۲) میں ہی کیونکہ یہہ قرضدار بعد حساب کے پھر قصوروار نکلا پر قیامت کے حساب کے بعد پھر اور قصور باقی نہیں رہ سکتا ہی وہاں پورے قصور اور پوری سزا ہی پس یہہ تمثیل اسی دنیا میں واقع ہوتی ہی جیسے ناتن نبی داؤد کو پکڑ لایا اور یونس اہل نینوہ کو اور یوحنا اصطباغی یہودیوں کو حساب کے میدان میں لایا (ف۲) لکھا ہی کہ جب حساب لینے لگا تب فوراً قرضدار موجود ہی خدا کے مجرم فکر اور تلاش سے نہیں ڈھونڈے جاتے بلکہ فوراً مجرم ثابت ہو جاتے ہیں اگر کوئی آدمی ذرا بھی اپنا حساب آپ لیوے تو فوراً جانیگا کہ میں بڑا مجرم ہوں (ف) ہامان نے دس ہزار توڑے دیکر یہودیوں کو قتل کرنا چاہا تھا (استر ۳ باب ۹) خیمہ کی طیاری میں ۲۹ توڑے خرچ ہوئے تھے (خروج ۳۸ باب ۲۴) ہیکل کی طیاری کے لیے داؤد نے ۳ ہزار توڑے دئے اور روسا نے ۵ ہزار توڑے (۱ تواریخ ۲۹ باب ۴ سے ۷) سبا کی ملکہ نے سلیمان کو ۱۲۰ توڑے نذر گذرانے تھے (۱ سلاطین ۱۰ باب ۱۰) شاہ اسور نے حزقیاہ سے ۳۰ توڑے جرمانہ لیا تھا (۲ سلاطین ۱۸ باب ۱۴) یوسیاہ کی موت کے بعد محصول ملک کا صرف ایک توڑا رکھا گیا تھا (۲ تواریخ ۳۶ باب ۳) اس حساب پر غور کرکے معلوم ہو جاتا ہی کہ دس ہزار کیا چیز ہیں اور وہ شخص کتنا بڑا قرضدار ہی ہم اہل عالم گنہگار ہیں ہمارے گناہ ہمارے سر کے بالوں سے زیادہ ہیں ہم ہزار باتوں میں سے ایک بھی خدا کو جواب نہیں دے سکتے

۲۵ (۲۵) پر جب اُس پاس کچھہ ادا کرنے کو نہ تھا اُسکے خاوند نے حکم دیا کہ وہ اور اُسکی جورو اور بال بچے اور سب کچھہ جو اُسکا ہو بیچا جاوے اور قرض بھر لیا جاوے

(سب کچھہ بیچا جاوے) جورو اور بال بچے بھی جیسے ایک عورت بیوہ کے دو بیٹے بکنے پر تھے (۲ سلاطین ۴ باب ۱) اور جیسے یہودی لوگ قوموں کے ہاتھہ بک گئے تھے (نحمیاہ ۵ باب ۵ و ۸) جیسے بکے ہوئے شخص کا (احبار ۲۵ باب ۳۹) میں ذکر ہی پر یہہ سب جو بیچا جاوے اس سے کل قرض ادا نہیں ہو سکتا (ف) لوگ جو آپکو بدی کے لئے فروخت کر دیتے ہیں آخر کو قرض ادا کرنے کے لئے آپ فروخت ہونگے

۲۶ (۲۶) تب نوکر نے گر کے اُسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند میرے ساتھ صبر کر اور میں تیرا سارا قرض ادا کر دونگا

گر کے اُسے سجدہ کیا) لاچار ہوگیا قرض بہت ہے ادا کرنے کی طاقت نہیں تو عذر پیش کیا۔ سے جانتا تھا کہ میں ایسا قرضدار ہوں تو بھی آپ حاضر ہو کر پہلے سے معافی نہیں مانگی جب تک کہ پکڑا ہوا نہ آیا (ف ۱) گنہگار لوگ اپنے گناہ کی بابت بڑی غفلت میں رہتے ہیں اور کچھ بندوبست نہیں کرتے جب تک کہ بیماری یا تنبیہ یا موت میں خدا بلا کر حساب نہیں لیتا جب پکڑے جاتے ہیں تو چلاتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ میں کیا لیکے خداوند کے حضور میں آؤں اور خداوند تعالیٰ کے آگے کیونکر سجدہ کروں (میکہ ۶ باب ۶) گر کے سجدہ کیا کیسا جلدی دعوی کو قبول کیا کوئی آدمی خدا کے حضور عذر نکر سکیگا فوراً سارے گناہوں کو قبول کرنا ہوگا جبکہ اب انکار کرتا ہے (ف ۲) دیکھو کیسی جلدی سے اخیاب نے ٹاٹ اوڑھے اور منسی دعا کرنے لگا اور فرعون نے اقرار کیا شمعون جادوگر التماس کرنے لگا بیلشضر اور فیلکس تھرتھرا اُٹھے ایسے ہی اس آدمی نے جلدی سجدہ کیا اور کہا اے خداوند میرے ساتھ صبر کر (میں تیرا سارا قرض ادا کر دونگا) یہہ بات نادانی کی بولا کیونکہ اُسکے پاس کچھہ ادا کرنے کو نہ تھا (آیت ۲۵) پر خیر اگرچہ نادانی کی بات بولتا ہے تو بھی گناہ کا اقرار تو کیا

۲۷ (۲۷) اور اُس نوکر کے خاوند کو رحم آیا اور اُسے چھوڑ دیا اور قرض اُسکو بخشدیا

(رحم آیا) خدا کا قہر اُسوقت تک رہتا ہے جب تک آدمی گناہ کا اقرار نہیں کرتا جب اقرار کیا تو معافی موجود ہے (ف ۱) یوسف کا غصہ بھائیوں کی نسبت مصر میں چھپی ہوئی محبت تھا ایسے ہی خدا کا قہر ہمارے لئے اس دنیا میں چھپی ہوئی محبت ہے نہ اُس جہان میں جہاں عدالت ہے (ف ۲) جب اُسکا انصاف قرض بھر لینے سے پورا نہ ہوا تب معافی سے جلال پورا ہوا (چھوڑ دیا) قید خانہ سے یا قرضدار نام ہونے سے نہ نوکر ہونے سے نوکر تو رہا خدمت تو کریگا صرف قرض کے بوجھہ سے نکل گیا سارا قرض بخشا گیا پر خدمت کے کام سے موقوف نہیں ہوا (ف ۳) سب عیسائیوں نے مسیح کے وسیلہ گناہ کی معافی پائی وہ بدستور اُسکے نوکر ہیں یہہ کوئی نہ سمجھے کہ قرض سے چھوٹ کر اب آزاد ہیں کہ جو چاہیں سو کریں جیسے جاہل لوگ کہا کرتے ہیں کہ اب وہ آزاد ہیں جو چاہیں سو کریں نہیں بلکہ جب گناہ کی معافی ہوئی تو خدمت زیادہ تر واجب ہوئی اور یوں کہنا پڑا جیسے داؤد (۱۱۶ زبور ۱۶) میں کہتا ہے میں تیرا بندہ تیری لونڈی کا بیٹا تو نے میرے بندھن کھولے

۲۸ (۲۸) اُس نوکر نے نکلکے اپنے ساتھہ کے نوکروں میں سے ایک کو پایا جس پر اُسکے سو دینار آتے تھے اور اُسنے اُسکو پکڑ کر اُسکا گلا گھونٹا اور کہا جو میرا آتا ہی مجھے دے

(نکلکے) لوگوں کا یہی حال ہی جب معافی ہو چکتی ہی تو خدا کے حضور سے نکلتے ہیں اگر حضوری میں رہتے تو خوف نہ تھا پر وہ تو حضور سے نکلتے ہیں معافی پاکے دعا چھوڑ دیتے ہیں۔ کہاں جاتے ہیں دنیا میں پھرتے ہیں دنیاوی کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں اپنے ساتھہ کے نوکروں پر متوجہہ ہوتے ہیں کلیسیا میں عیسائیوں کے ساتھہ معاملات پیش آتے ہیں جیسے اُسکا حال گذرا کہ پہلے تو ایک بادشاہ اور ایک نوکر میں یہہ گذشتہ معاملہ تھا اب دونوں نوکروں میں باہم معاملہ ہی (سو دینار) ایک دینار برابر ہی ۵ روپیہ ۲ آنہ کے سو دینار برابر ہیں ۵۱۲ روپیہ ۸ آنہ کے (ف) اِس قرض اور اُس قرض میں کیا نسبت ہی وہی نسبت ہی جو ساڑھ بارہ لاکھہ روپیہ کو ایک روپیہ سے نسبت ہی پس ہمارے گناہ جو بھائی کی نسبت ہیں ہمارے اُن گناہوں سے جو خدا کی نسبت میں ایسی ایک نسبت رکھتے ہیں جیسے ایک پانی کی بوند سمندر سے نسبت رکھتی ہی (ف ۲) اِس آدمی کو شرم نہیں آئی کہ سو دینار کا ذکر کرے شاید اُسنے اُس بڑی معافی کی قدر نہیں جانی بلکہ وہ سمجھا کہ مجھے تھوڑا معاف ہوا ہی اسلئے بھائی کو تھوڑا پیار کیا (لوقا، باب ۴۰) (ف ۳) یہاں پر دیکھہ لو کہ گناہ کی معافی سے دل کی تبدیلی نہیں ہوتی مسیح کا کفارہ قبول کرنے سے بیشک گناہ کی معافی ہوتی ہی پر دل نہیں بدل جاتا اور نئی پیدایش حاصل نہیں ہوتی پر ہمیں نہ صرف معافی چاہئے مگر نیا دل بھی درکار ہی اسلئے نہ صرف مسیح کی موت درکار ہی مگر اُسکی روح کی زندگی بھی ضرور چاہئے بہت عیسائی ہیں جو مسیح کی صلیب پر ایمان لاکر بیفکر رہتے ہیں اُنکو چاہئے کہ مسیح کی زندگی بھی حاصل کریں کلام کے پڑھنے سے دعا کے کرنے سے اور دل کے خدا کے سامنے رکھنے سے کہ وہ اُسمیں نئی زندگی ڈالدیوے تاکہ ایمان سے معافی حاصل کر کے بھائیوں میں اِس آدمی کے موافق سو دینار کے لئے عیسائیوں کو پکڑتے نہ پھریں اور گناہ سے بچیں (ایوحنا ۳ باب ۹)

۲۹ (۲۹) پس اُسکے ہم خدمت نے اُسکے پانوں پر گر کے اُسکی منت کی اور کہا میرے ساتھہ صبر کر اور میں سب ادا کرونگا

ہم خدمت نے وہی بات کہی جو اُسنے بھی بادشاہ کے سامنے کہی تھی۔ راقم کے گمان میں اسکا ایسا کہنا کہ میں تیرا سب ادا کرونگا ایسی نادانی کی بات نہیں جیسی کہ اُسنے بادشاہ کے سامنے کہی تھی کیونکہ جو کوئی کہتا ہی کہ میں گناہ کو ادا کرونگا وہ نہیں جانتا کہ گناہ کیا چیز ہی کیونکہ آینوالی فرماں برداری بھی جو کہ حقہ ناممکن ہی گذشتہ نافرماں برداری کو ادا نہیں کر سکتی کیونکہ آینوالی

اطاعت خدا کا حق ہی گذشتہ کا بدلا کہاں ہی۔ پر تو بھی اس ہم خدمت نے جو کہا کہ تیرا سب ادا کر دونگا تو یہہ چنداں مشکل نہیں ہی کیونکہ قرض تھوڑا ہی جسکا معاوضہ ممکن ہی پر تو بھی اسنے رحم نہ کیا

۳۰ (۳۰) پر اُسنے نہ مانا بلکہ جا کے اُسے قید خانے میں ڈالا جب تک کہ قرض ادا نہ کرے

(قید خانہ میں ڈالا) انسان کبھی آزاد نہیں ہی جب تک کہ گناہ کی معافی نہو جب تک قرض رہتا ہی جہنم کے سایہ میں رہتے ہیں (ف) اِس آدمی کو معاف کرنا چاہئے تھا کیونکہ وہ خود بڑے قرض سے معافی پا کر آیا تھا اسی حساب سے مسیح نے اپنے شاگردوں کو سکھلایا ہی کہ تو ہمارے قرض معاف کر جسطرح ہم اپنے قرضداروں کو معاف کرتے ہیں پر اِس آدمی نے اِس قانون پر عمل نکیا

۳۱ (۳۱) سو اُسکے ہم خدمت یہہ ماجرا دیکھکے بہت غمگین ہوئے اور آکر اپنے خاوند سے سب احوال بیان کیا

(ہم خدمت) کون ہیں دوسرے عیسائی اور کلیسیا کے لوگ (غمگین ہوئے) سچے عیسائی بھائیوں میں نا اتفاقی اور بیجا حرکات دیکھکر غمگین ہوا کرتے ہیں حق برادری اور ہم خدمتی کے سبب سے اگر ایسا نہو تو اُنمیں ہمدردی نہیں ہی لیکن اُنکو چاہئے کہ غصہ نکریں یہہ اُنکا حق نہیں ہی غصہ کرنا خدا کا حق ہی بھائیوں کا حق غمگین ہونا ہی (دیکھو ۱۱۹ زبور ۱۳۶) پانی کی نہریں میری آنکھوں سے بہتی ہیں اسلئے کہ لوگ تیری شریعت کو حفظ نہیں کرتے (ف ۱) بعض لوگ بھائی کی خطا دیکھکر اُس کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اُسکی طرف سے غصہ میں بھر جاتے ہیں یہہ بھی گناہ ہی اُنکو غصہ نہیں مگر غم کرنا چاہئے تھا دیکھو یہاں بیان ہی کہ نوکروں کو غم اور خدا کو غصہ ہوا (ف ۲) لوگ کہتے ہیں کہ غصہ گناہ ہی ہاں بیجا غصہ گناہ ہی پر وجود غصہ مطلق گناہ نہیں ہی ساری بیبل خدا کے غصہ کو جگہ جگہ ظاہر کرتی ہی مگر گناہ کے سبب بھی آدمیوں کو غصہ واجب نہیں ہی لیکن غم واجب ہی (احوال بیان کیا) غم کے سبب خدا سے دعا کی جس چیز سے غم ہوتا ہی وہی چیز باعثِ دعا ہی جب ہمیں غم ہوگا تو بادشاہ سے کہینگے (ف ۳) بھائیوں کو غمگین کرنا نہ چاہئے ورنہ وے حقیقی بادشاہ سے نالش کرینگے اور بادشاہ اُنکی سنیگا اور غصہ ہوگا چاہئے کہ ہم اُنکی نالش سے پہلے اُنکے ساتھہ جلدی میل کریں جب تک کہ تو اپنے مدعی کے ساتھہ راہ میں ہی جلدی میل کر ایسا نہ ہو کہ وہ نالش دایر کر دے تب تو عدالت میں کھینچا گیا اب سوائے انصاف کے اور کیا ہوگا

۳۲ (۳۲) تب اُسکے خاوندنے اُسکو پاس بلاکر اُسے کہا کہ ای شریر نوکر میں نے وہ سب قرض تجھے بخشدیا کیونکہ تونے میری منت کی

(ای شریر نوکر) یہہ سخت خطاب بادشاہ سے سُنا جب یہہ شخص دس ہزار توڑے کا قرضدار تھا تب بادشاہ نے ایسا خطاب اُسے نہیں کیا تھا اور نہ غصہ ہوا تھا مگر صرف حساب پوچھا اور اُسکی منت پر رحم کیا پر جب اُسنے ہم خدمت پر رحم نکیا تو یہہ سخت خطاب سُنا او غصہ کی آگ میں پڑا اور عذاب کرنیوالوں کو سپرد ہوا دیکھو آپس میں ایذارسانی سے کیا نکلتا ہی پس بیرحمی سب سے بڑی شرارت ہی (ف) اس شخص کی خطا کیا تھی یہہ کہ رحم پاکر رحم نہیں کیا پس جو کوئی رحم نہیں کرتا اُسکا انصاف بیرحمی سے ہوگا (یعقوب ۲ باب ۱۳) (ف ۲) ہمارا کام نہیں ہی کہ اپنا حق دوسرے سے مانگیں کیونکہ خدا نے اپنا حق ہمیں معاف کیا ہی پس وہ عیسائی جو کہا کرتے ہیں کہ ہمارا حق تھا جو ہمنے لیا اور اپنے حق کے بڑے بھاری دعویدار بنتے ہیں اُنکو یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی کبھی اپنا حق طلب کرنا بھی بڑا گناہ اور بے انصافی ہی جس سے خدا کو غصہ آتا ہی لوگ چاہتے ہیں کہ ہم خدا سے دو ترازو سے پاویں اور آدمیوں کو دوسری ترازو سے دیویں پس جو لوگ اپنا حق ہمیشہ مانگتے ہیں خدا اپنا حق ہمیشہ اُنسے طلب کریگا

۳۳ (۳۳) پس کیا لازم نہ تھا کہ جیسا میں نے تجھہ پر رحم کیا تو بھی اپنے ہم خدمت پر رحم کرتا

(لازم نہ تھا) بھائیوں کے قصور معاف کرنا عیسائیوں کی مرضی پر موقوف نہیں ہی مگر اُن پر لازم ہی جیسے یہاں پر اُسکو الزام دیا جاتا ہی کہ یہہ تیرا واجب تھا

۳۴ (۳۴) اور اُسکے خاوند نے غصے ہوکے اُسکو جلادوں کے حوالے کیا جب تک کہ تمام قرض ادا نکرے

(جلادوں کے حوالہ کیا) پہلے اُسکے لئے سزا تجویز ہوئی تھی کہ بیچا جاوے مگر اب سیاست سخت تر ہی اسلئے کہ گناہ سخت تر ہی جلادوں میں دُکھہ دینیوالے (جب تک) یعنی کب تک اُسکی سزا کی میعاد ہی جب تک کہ تمام قرض ادا نکرے اور یہہ تو ناممکن ہی کبھی بھی سب قرض ادا نہیں ہوسکتا اسلئے عذاب ابدی ہوگا (ف) بعض کوتاہ اندیش کہا کرتے ہیں کہ خدا شریروں کو عذاب ابدی کیوں دیگا منتہی گناہ کی سزا غیر منتہی کسلئے ہی اُنکو اس مقام پر فکر کرنا چاہئے کہ بیشک تمہارے خیال کے موافق منتہی گناہ کی سزا بھی منتہی ہی اور انتہا سزا کی یہہ ہی کہ سب کچھہ ادا کردو اور خلاصی پاؤ پس تم سب کچھہ کبھی ادا نہیں کرسکتے اسلئے کبھی نہیں چھوٹ سکتے یہاں سے سزاے ابدی کی وجہہ معقول معلوم ہوجاتی ہی

۳۵ (۳۵) اسی طرح میرا آسمانی باپ بھی تم سے کریگا اگر تم اپنے اپنے بھائیوں کے قصور دل سے معاف نہ کروگے

(اسی طرح) یعنی یہہ تمثیل خدا کی عدالت کا پیمانہ ہے اسطرح ہوگا (ف) یہہ تمثیل عیسایوں کے چہرہ سے نقاب اُٹھا ڈالتی ہے انکا کچھہ حق نہیں ہے کہ انجیل سے تسلی پاویں جب کہ وہ بھائیوں کو معاف نہیں کرسکتے ہاں اگر کرتے ہیں تو اُنکے لئے انجیل میں بڑی تسلی ہے (ف ۲) یہاں سے یہہ بھی ہم سیکھتے ہیں کہ جو رحم ہمنے خدا سے پایا وہ ہماری بیرحمی سے باطل ہوجاتا ہے اور پھر پچھلے گناہ کا بوجھہ سرپر آپڑتا ہے (ف ۳) پہلے خدا کی معافی ہمیں درکار ہے تب ہم بھائیوں کو معاف کرسکتے ہیں یعنی پہلے خدا سے کچھہ سیکھکر دوسروں کو بتلاسکتے ہیں معافی کا بڑا نمونہ یہہ ہے کہ دشمنوں کے لئے مرجانا جیسے مسیح نے کیا اور سب کے لئے بے نہایت قرض ادا کردیا اسی نمونہ کو دلپر ہر وقت نقش رکھنا چاہئے

انیسواں باب

۱ (۱) اور یوں ہوا کہ جب یسوع اِن باتوں کو ختم کرچکا گلیل سے روانہ ہوا اور یردن کے پار یہودیہ کی سرحدوں میں آیا

(گلیل سے روانہ ہوا) ہمیشہ رہنے کے لئے وہاں سے وداع ہوگیا یروشلم کی طرف قصداً چلا (لوقا ۹ باب ۵۱) پھر جب تک مردوں میں سے جی نہ اُٹھا جلیل کو نہیں آیا مگر (لوقا ۱۷ باب ۱۱) معلوم ہوتا ہے کہ پھر بھی ایکبار گلیل سے گذرا مگر کچھہ کام پھر نہیں کیا کیونکہ وہاں اُسکی گواہی پوری ہوگئی (ف) مسیحی خادم بھی کسی شہر کو جبھی چھوڑتے ہیں کہ جب اُنکی گواہی پوری ہوجاوے (اور یردن کے پار) یعنی ہیرودیس آنٹی پاس کے ملک پیریا میں آگیا تو بھی پیریا تک پہونچنے سے پیشتر کچھہ عرصہ میں اسنے بڑے بڑے کام کئے چنانچہ وہ کام جنکا ذکر (لوقا ۹ باب ۵۱ سے ۱۸ باب ۱۵ تک و یوحنا، باب ۲ سے ۱۱ باب ۵۴ تک) لکھے ہیں اسی عرصہ میں واقع ہوئے ہیں

۲ (۲) اور بہت بھیڑیں اُسکے پیچھے ہولیں اور اُسنے اُنہیں وہاں چنگا کیا

(بہت بھیڑیں) وہاں پر بھی جمع ہو گئیں اور جیسا اُسکا دستور تھا اُسنے اُنہیں بھی سکھلایا (مرقس ۱۰ باب ۱) مگر اُسوقت جو تعلیم پیش آئی وہ طلاق کے حق میں تھی

۳ (۳) اور فریسی اُس پاس آئے اور اُسکی آزمایش کر کے اُس سے کہا کیا مرد کو روا ہی کہ ہر سبب سے اپنی جورو کو چھوڑ دے

(فریسی) فریسیوں نے اس تعلیم کی بابت اُس سے سوال کیا (چھوڑ دے) یعنی طلاق دے (ہر سبب سے) واضح ہو کہ ربیوں میں دو فرقے تھے ایک شمعی کا فرقہ یہہ لوگ کہتے تھے کہ طلاق ہر سبب سے ناجایز ہی مگر صرف زناکاری کے سبب سے جایز ہی دوسرا خلیل کا فرقہ تھا جو ہر سبب سے طلاق کو جایز جانتے تھے اور اُنہوں نے یہہ مسئلہ اپنے اجتہاد سے (استثناء ۲۴ باب ۱) سے نکالا تھا اسی سبب آج تک یہودی لوگ ہر سبب سے طلاق کو روا جانتے ہیں اور اُنہیں سے اہل اسلام نے یہہ مسئلہ سیکھا ہی اُنہوں نے یہہ سوال کیا مگر نہ نیک نیتی اور راز جوئی کی راہ سے لیکن (آزمایش کی) راہ سے کیونکہ ہیرودیس انٹی پاس کی حکومت میں جسنے اپنی جورو کو نکال دیا تھا ایسے سوال کا جواب مشکل تھا اسلئے یہہ آزمایش کا سوال ایسے وقت اور ایسی حکومت میں اُنہوں نے پیش کیا شاید فریسیوں نے مسیح کی وہ تعلیم جو (متی ۵ باب ۳۲) میں ہی سنی تھی کہ وہ بدون زنا کے طلاق دینے کو زناکاری بتلاتا ہی اب وہ اس بادشاہ کی حکومت میں یہہ سوال کرتے ہیں کہ اگر بادشاہ کے خوف سے وہ روا بتلاویگا تو کہینگے کہ پہلے منع کیوں کیا تھا اور جو ناجایز بتلاویگا تو کہینگے کہ جو موسیٰ نے جایز کیا تو کیوں ناروا جانتا ہی اور اسطرف بادشاہ اُس سے ناراض ہوگا اور اسی بلا میں پھنسا وینگے اسواسطے مسیح خداوند نے بھی اُنکی شرارت معلوم کر کے مفصل جواب نہیں دیا تو بھی حقیقی جواب گہری عبارت میں سنا دیا (ف) بعضے وقت شریر لوگ مسیحی معلموں سے بھی آزمایش کے سوال کیا کرتے ہیں پس چاہئے کہ بڑی دانائی سے جواب دیویں تا کہ آپ فتنہ میں نہ پڑیں اور اُنکے سوال کا جواب بھی دیکر سچائی پر گواہی دیں

۴ (۴) اُسنے جواب دیکے اُنہیں کہا کیا تمنے نہیں پڑھا کہ پیدا کرنیوالے نے شروع میں اُنہیں نر و مادہ پیدا کیا

(نر و مادہ پیدا کیا) اُسنے موسیٰ ہی کی کتاب سے دلیل پیش کی کہ خدا نے شروع میں ایک مرد ایک عورت کو بنایا ہی

۵ (۵) اور فرمایا کہ اسلئے مرد اپنے باپ اور ما کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا اور وے دونوں ایک جسم ہونگے

(اور فرمایا) یعنی خدا نے حال آنکہ وہ قول جو (پیدایش ۲ باب ۲۴) میں ہی آدم کا قول ہی مگر مسیح اُسکو خدا کا قول تبلاتا ہی یہہ ثابت کرنے کو کہ آدم کے وسیلہ سے خدا نے بات کی ہی (وے دونوں ایک جسم ہونگے) کیونکہ شروع میں دونوں ایک تھے یعنی ایک دوسرے سے نکلا خدا نے ایک دوسرے کو جدا جدا نہیں بنایا مگر ایک میں سے دوسرے کو نکالا عورت مرد میں سے نکلی اور اُن دونوں کو ایک جسم فرمایا یہہ بات ظاہر کرنے کو کہ اُن میں دوئی نہیں ہی پس ہر نکاح وہی یگانگت پیدا کرتا ہی جو آدم و حوا میں تھی پس جب تک کہ اُن دو میں سے ایک زناکار ہو کر اُس یگانگت کو برباد نکرے شادی ٹوٹ نہیں سکتی اور ہر سبب سے طلاق دینا اس یگانگت کی منافی ہی اسی یگانگت کے سبب سے ما باپ تک چھوٹ جاتے ہیں پر عورت نہیں چھٹ سکتی پس ما باپ جو دنیا کی سب چیزوں سے زیادہ معزز ہیں اور جنکی بڑی تعظیم کا حکم ہی وہ بھی جورو خصم کی یگانگت کو توڑ نہیں سکتے تو اور سبب جنکے لئے طلاق دیجاوے کیا رتبہ رکھتے ہیں کہ اس بھاری یگانگت کو توڑ سکیں ناظرین کو چاہئیے کہ اسوقت (ملاکی ۲ باب ۱۴ سے ۱۶ تک) غور سے دیکھیں پس یہہ لفظ (کہ وے ایک جسم ہونگے) خدا نے اپنا یہہ ارادہ ظاہر کرنے کو فرمایا ہی کہ آیندہ زمانہ میں ایک مرد ایک عورت سے شادی کر کے اسی حوا و آدم والی یگانگت سے ایک جسم بنے اور اسیطرح رہے جب تک کہ دونوں جسم میں ہیں پس جبکہ خدا کا یہہ انتظام ہی تو آدمی کو نہیں چاہئیے کہ طلاق دیکر خدا کے اُس انتظام کو توڑے اور یہہ انتظام خدا کا اُسوقت کے زمانہ کا ہی جبکہ دنیا میں گناہ نہ تھا اور یہہ مسیحی کلیسیا کی خدا سے یگانگت کا نمونہ تھا جو بڑا گہرا بھید ہی

۶ (۶) سو وے پھر دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں پس جسے خدا نے جوڑا ہی آدمی جدا نکرے

(آدمی جدا نکرے) کسکو جدا نکرے اُنکو جنہیں خدا نے جوڑا ہی جب نکاح سے عورت مرد جوڑا ہو گئے تو یہہ خدا کا بنایا ہوا جوڑا ہی کیسا بڑا گناہ ہی کہ آدمی خدا کے بنائے ہوئے جوڑے کو توڑتا ہی (ف ۱) نکاح سے جسمانی یگانگت پیدا ہو جاتی ہی مگر روح و جان میں یگانگت پیدا نہیں ہوتی ہی اگر جورو خصم میں ایک بے ایمان اور ایک ایماندار ہو تو ظاہر ہی کہ روحانی یگانگت اُنمیں نہیں ہی تو بھی جسمانی یگانگت قایم ہی اور اسلئے وے جدا نہیں ہو سکتے کیونکہ جسمانی یگانگت سے نکاح قایم ہی جب تک کہ ایک مر نہ جاوے اور جسمانی یگانگت ٹوٹ نہ جاوے یا اُن دو میں سے ایک زنا کر کے جسمانی یگانگت کے خلاف فعل کا مرتکب نہو ہاں اگر موت سے یا فعل شنیع سے جسمانی یگانگت ٹوٹ جاوے تب دوسری شادی کر سکتا ہی اور چونکہ عقد روحانی یگانگت سے الگ ایک جسمانی یگانگت ہی تو اب ایک کے مرجانے یا جدائی کے بعد دوسرا شادی کر سکتا ہی اسلئے کہ اُس جہان میں جورو خصم نہیں ہیں ہاں ایمان کی روحانی یگانگت رہتی ہی جیسے سب مومنین میں ہی پر جسمانی یگانگت ٹوٹ جانے سے دوسری شادی جایز ہی (ف ۲) اسوقت جو ہندو مسلمان میں سے کوئی شخص عیسائی ہو جاوے اور اُسکی عورت اُسکے ساتھ رہنا نہ چاہے تب حاکم وقت اُن میں جدائی کا فتویٰ

دیدیتا ہی جہاں نہ موت ہی نہ زنا اور پادری صاحب اُس شخص کا دوسرا نکاح پڑھ دیتے ہیں یہہ دستور بھی اسی اصل سے جنبہاً داً جاری ہی کہ اُس عورت نے جسمانی یگانگت کو آپ چھوڑ دیا نہ اس عیسائی مرد نے پس اس یگانگت کے توڑنے کا گناہ عورت کی گردن پر رہا اور مرد اُس یگانگت سے آزاد ہوا

(۷) اُنہوں نے اُسے کہا پھر موسیٰ نے کیوں طلاق نامہ دینے اور اُسے چھوڑنے کا حکم دیا ۷

(موسیٰ نے) یعنی (استثنا ۲۴ باب ۱) میں (کیوں) یعنی کیا سبب ہی (طلاق نامہ) نہ آنکہ جلدی غصہ میں ایک بات بولکر طلاق دے بلکہ شواہد کے سامنے طلاق نامہ لکھے اور حاکم سے تصدیق کراوے تاکہ مہلت اور فکر کے ساتھ چھوڑے اور ظاہر کرے کہ عورت اپنی مرضی سے نہیں چلی گئی مگر خاوند نے آزاد کی ہی پس کیا سبب ہی کہ موسیٰ نے ایسا حکم دیا (ف) دیکھو یہودی لوگ موسیٰ کی کتاب سے بات نکالکر اعتراض کرتے ہیں اسی طرح آج تک لوگ کتابوں سے اعتراض نکالتے ہیں تاکہ کم زور عیسائیوں کے دل میں شک ڈالیں اور گناہ کو بحال رکھیں وہ اصل مطلب دریافت نہیں کرتے مگر ظاہر عبارت کو پکڑ لیتے ہیں یہہ شریروں کی عادت ہی پر منصف مزاج ہر بات کو وزن کرتا ہی کہ کس مقام اور کس درجہ پر ہی

(۸) اُسنے اُنہیں کہا اسلئے کہ موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب تمہیں اپنی جوروؤں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی ہی پر شروع سے ایسا نہ تھا ۸

(تمہاری سخت دلی کے سبب) یعنی موسیٰ نے اسلئے ایسا حکم دیا کہ اُسنے تمہارا اخلاقی دستور نہایت کم زور پایا اور حفظ توریت میں تمہاری ناتوانی دیکھی اور معلوم کیا کہ یہہ لوگ بڑی تاریکی میں ہیں کم زور ہیں اور کامل تندرستی نہیں پائی گویا طفلی کی حالت میں ہیں اور دل بُرے ہیں اسلئے یہہ اجازت خاص سبب سے خاص وقت تک تھی جب تک روشنی کا زمانہ نہ آوے اور سخت دل دور ہوکر گوشتین دل عنایت ہوں جیسے بچے ننگے بھی پھرتے ہیں پر جوانوں کو برہنگی کی اجازت نہیں ہی وہ زمانہ شریعت کا تھا جس میں کامل پاکیزگی تک نہیں پہونچتے تھے پر اب انجیل کا زمانہ آیا جسمیں خدا کی روح ملتی ہی اور پوری پاکیزگی کا عہد ہی یہہ بات ایسی ہی جیسے اُسوقت انجیل کے زمانہ میں بھی بادشاہونکو جنگ کرنا جایز ہی مگر جب خدا کی بادشاہت حقیقی طور پر آویگی تب لڑائی جایز نہوگی پوری صلح ہوگی (پر شروع میں ایسا نہ تھا) بیچ میں ایسا ہوگیا کسی خاص سبب سے جب سبب نرہا وہی اصلی شریعت ہمیشہ قایم ہی انجیل آئی ہی انسان کو حالت اصلی کی طرف بحال کرنے کو تاکہ اُس حالت کی طرف جسمیں آدم گناہ سے پہلے تھا انسان کو پھیرے (ف) یہودی بولے کہ موسیٰ نے کیوں حکم دیا مسیح فرماتا ہی کہ اجازت دی نہ حکم پس وہ لوگ اجازت کو حکم سمجھتے تھے اور یہہ انکی غلطی تھی کیونکہ

اجازت اور حکم میں بہت فرق ہی (ف) توریت میں وقت کی مناسبت سے کئی ایک باتوں کی اجازت تھی مثلاً غلام رکھنا اور کثرت ازواج وطلاق اور قسم قسم کے ظلم کی باتیں بھی تھیں اور موسی نے اُنہیں خاص طور پر بیان کرکے اجازت دی تھی تاکہ وہ باتیں حد سے زیادہ نہ بڑھ جاویں جب تک انجیل اگر اُنکو نیست نکرے پر ایسی اجازتیں نہ شروع میں تھیں اور نہ اب انجیل میں ہیں (ف) یہہ خدا کی ایک بڑی حکمت ہی اور نہایت گہرا بھید ہی جو انتظام الٰہی سے علاقہ رکھتا ہی اور جو انسان کی عقل سے بالا ہی جسے زاہد خشک نہیں سمجھ سکتا کہ شریعت درمیان آئی تاکہ گناہ زیادہ ہو اور اُس سے زیادہ فضل (رومی ۵ باب ۲۰ گلاتی ۳ باب ۱۹) (ف) اگر یہہ بات یعنی کثرت ازواج جایز ہوتی تو خدا ہر ایک کے لئے بہت سی جوروان پیدا کرتا مگر ابتو مردم شماری کے نقشہ میں دیکھا جاتا ہی کہ لڑکے لڑکیاں برابر تعداد میں پیدا ہوتی ہیں (ف) آدمی کو جایز نہیں ہی کہ اپنے گوشت کو دُکھ دیوے جورو اُسکا جسم ہی اُسکو بھی دکھ دینا منع ہی (ف) اول یہہ دستور بد یعنی کثرت ازواج کاین کے خاندان میں جاری ہوا اور لمک نے یہہ کام شروع کیا اور خونریزی کے ساتھ اس کثرت ازواج کا ذکر ہی (پیدایش ۴ باب ۱۹ و ۲۳) لمک کے بعد کہیں اسکا ذکر نہیں ہی ہاں ابراہیم کے بیان میں پھر اسکا ذکر ملتا ہی جہاں سے مسلمانی بدعات ظاہر ہوئیں یعقوب بھی اس فعل کا مرتکب ہوا پر کیسا دکھ اُٹھایا داؤد نے بھی یہہ کیا پر کیسا زناکار اور خونی خونریز نکلا سلیمان نے کیا پر وہ بت پرستی میں اُسکے سبب سے پھنس گیا اور نصف سلطنت برباد ہوئی دیکھو یہہ کیسی بات ہی اور کیا اُسکے نتیجے ہیں

۹ (۹) اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو سوا حرام کاری کے سبب کے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے زنا کرتا ہی اور جو کوئی چھوڑی ہوئی کو بیاہے زنا کرتا ہی

(کہتا ہوں) مرقس کہتا ہی کہ یہہ بات اُس نے گھر میں آکر شاگردوں کو سنائی (مرقس ۱۰ باب ۱۰) اُسکی تفسیر (متی ۵ باب ۳۲) میں دیکھو

۱۰ (۱۰) اُسکے شاگردوں نے اُسے کہا اگر مرد کا حال جورو کے ساتھ یوں ہی ہی تو بیاہ کرنا اچھا نہیں

(بیاہ کرنا اچھا نہیں) یہہ قول شاگردوں کا ہی جس صورت میں کہ ایسی پابندی عورت مرد میں ہو جاتی ہی تو بہتر ہی کہ بیاہ سے پرہیز کریں بیاہ کرنا اچھا نہیں ہی پر یہہ غلط بات ہی جو اُنہوں نے کہی کہ مطلق بیاہ کرنا اچھا نہیں خدا فرماتا ہی کہ بہتر نہیں کہ آدم اکیلا رہے (پیدایش ۲ باب ۱۸) پس یہہ قول شاگردوں کا خدا کے قول کے برخلاف ہی اور اُنہوں نے کم فہمی کے سبب ایسا بولا کیونکہ اکثر لوگوں کو بیاہ کرنا فرض ہی

(۱۱) تب اُسنے اُنہیں کہا کہ سب اِس بات کو قبول نہیں کرتے ہیں مگر وے جنہیں دیا گیا (۱۲) کیونکہ بعضے خوجے ہیں جو ماں کے پیٹ سے ایسے پیدا ہوئے اور بعضے خوجے ہیں جنہیں آدمیوں نے خوجہ بنایا اور بعضے خوجے ہیں جنہوں نے آسمان کی بادشاہت کے لیے آپ کو خوجہ بنایا جو قبول کر سکتا ہے قبول کرے

ہاں بعض کے لئے شادی بہتر نہیں ہے اول قدرتی خوجے دویم بنائے ہوئے خوجے جنہیں آدمیوں نے گناہ کے طور پر خوجہ کر دیا سوم وہ خوجے جو خدمت الٰہی کے لیے فرصت کے مشتاق ہو کر اِس سے انکار کرتے ہیں جیسے پولوس تھا اور یوحنا اصطباغی اور خود خداوند مسیح (ف) جو کوئی جانتا ہے کہ خدا کی مرضی میرے لیے یوں ہے کہ شادی نکروں وہ نہ کرے پس اس میں کچھ قید نہیں ہے چاہے شادی کرے چاہے نکرے پر گناہ کا خوف ہے تو ضرور کرے (ف۲) جسکے پاس توڑا ہے اور زمین میں چھپاتا ہے اسپر ملامت ہے پس قوت اگر ہے تو اُسے کام میں لانا چاہتے اور جو قوت بھی ہے پر فرصت نہیں ہے وہ نہ کرے

(۱۳) تب چھوٹے لڑکوں کو اُس پاس لائے تا کہ اُنپر ہاتھ رکھے اور دعا کرے پر شاگردوں نے اُنہیں ڈانٹا

(۱۳ سے ۱۵ مرقس ۱۰ باب ۱۳ سے ۱۶ لوقا ۱۸ باب ۱۵ سے ۱۷ تک) مرقس میں کچھ زیادہ بیان ہے شادی کے ذکر کے بعد فوراً بچوں کا ذکر آیا (چھوٹے لڑکوں کو) لوقا کہتا ہے شیرخوار بچے تھے (ہاتھ رکھے دعا کرے) پر لوقا کہتا ہے (۱۸ باب ۱۵) تا کہ ہمیں مس کرے مرقس کہتا ہے برکت دیوے تینوں کا ایک ہی مطلب ہے لفظ جدے ہیں • یہہ بچوں پر ہاتھ رکھنے کا دستور بزرگوں سے جاری تھا (پیدائش ۴۸ باب ۱۴ و ۱۵) (ڈانٹا) اور یہہ کام شاید شاگردوں نے اسلئے کیا کہ اُستاد کو دق کرتے ہیں اور اُنکی تعلیم پانے سے وقت ضائع کر کے روکتے ہیں (ف) اکثر شاگردوں نے کئی ایک کام میں منع کیا مگر ہمیشہ مسیح کی مرضی اُنکے خلاف معلوم ہوئی (دیکھو متی ۱۴ باب ۱۵ و ۱۵ باب ۲۳ لوقا ۱۸ باب ۳۹) یہاں پر بھی وہ سمجھے کہ چھوٹے بچے لایق نہیں ہیں کہ اُس سے کچھ پاویں اُسکا کام صرف بالغوں میں منحصر سمجھے پر اُسنے ظاہر کیا کہ اُسکا کام سب میں ہے (ف) ہمارے لیے اچھی امید ہے کیونکہ ہم مسیح کے دل میں ایسی محبت اور حلیمی دیکھتے ہیں جسکو کہ سب سے زیادہ معزز عیسائی یعنی حواری بھی نہ جانتے تھے (ف۲) آج تک ایسا ہوتا ہے کہ کبھی کبھی مسیح کے پاس کوئی آنا چاہتا ہے اور بعض لوگ اُسے روکتے ہیں

۱۴ (۱۴) لیکن یسوع نے کہا لڑکوں کو چھوڑ دو اور اُنہیں میرے پاس آنے سے منع مت کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے

(چھوڑ دو) یعنی لڑکوں کو مت روکو اور نہ ڈانٹو مرقس کہتا ہے کہ مسیح بہت ناخوش ہوا (مرقس ۱۰ باب ۱۴) یہہ اُسکی مرضی کے خلاف تھا کہ لڑکے روکے جاویں اور سبب اُسکا یہہ تھا کہ آسمان کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے

۱۵ (۱۵) اور اُسنے اُنپر ہاتھہ رکھے اور وہاں سے روانہ ہوا

(ہاتھہ رکھے) مرقس کہتا ہے کہ مسیح نے گود میں بھی لیا (ف) بچے مسیح سے کبھی نہیں ڈرتے تھے اُسمیں کوئی بات نہ تھی جس سے بچوں نے کبھی اُسے اجنبی نہ جانا (ف) دخول بادشاہت کے لئے چاہئے کہ بالغ بھی بچے بنیں نہ آنکہ اُنکے گمان کے موافق بادشاہت بالغوں کے لئے ہی نہ بچوں کے مسیح نے جب ہاتھہ رکھکر اُنہیں برکت دی تو بتلایا کہ بچے بھی آسمان کی بادشاہت کے قابل ہیں اگر یہی حال ہے تو کون ہے جو پانی کو روک سکتا ہے کہ یہہ جنہوں نے ہماری طرح روح القدس پایا بپتسما نہ پاویں (اعمال ۱۰ باب ۴۷) (ف) کوئی کہتا ہے کہ بچے برکت کے لئے مسیح کے پاس لائے گئے تھے نہ بپتسما کے لئے جواب یہہ ہے کہ برکت کا نشان اور مہر بپتسما ہے اور یہہ جواب بھی ہے کہ بالفرض نہ بپتسما کے لئے مگر برکت کے لئے تو اُسکے پاس بچوں کو لانا چاہئے جیسے وہ لائے تھے مگر اسوقت مسیح خداوند کہاں ہے کہ اُسکے پاس ہم اپنے پیارے بچوں کو لیجاویں وہ جسم سے آسمان پر ہے پر روح سے جماعت میں ہے اِسلئے جماعت میں بچونکو لانا لازم ہوا اور جماعت میں بدون بپتسما کے شامل نہیں ہوسکتے جب بپتسما پایا تو اُسکے پاس آئے اور برکت پائی (ف) جیسے پرانے عہدنامہ میں بچے بھی شریک تھے اسیطرح مسیحی عہدنامہ میں بچے شریک ہیں اور وہ ایسے شریک ہیں گویا اُنہیں کی بادشاہت ہے جو چیز ہم میں اور اُن میں موجب فرق ہے اگر ہم اُسے ترک نکریں اور اُنکی مانند نہ بنیں تو ہم کسیطرح بادشاہت میں دخل ہی نہیں پاسکتے پس اصلی بات یہہ ہے کہ بچے ہی بپتسما پاویں اور بالغ بھی جب بپتسما پاتے ہیں تو کسی خاص سبب سے ہے پر تو بھی اُنہیں کی مانند بنیا ہوتا ہے وہ جو کہتے ہیں کہ بچوں کو بپتسما دینا نہ چاہئے کہ وہ روحانی عہد میں شریک نہیں ہیں اُنسے کہنا چاہئے کہ پھر بچوں کا ختنہ کیوں کیا گیا تھا اب بپتسما عیسائیوں کو بجائے ختنہ کے دیا گیا ہے خدا نے اپنا عہد نہ صرف بالغوں کے ساتھہ باندھا ہے مگر قوموں اور خاندانوں کے ساتھہ باندھا ہے (اعمال ۳ باب ۲۵) براہیم اور اُسکی نسل کے ساتھہ عہد ہے (پیدایش ۱۷ باب ۲ و ۷ و ۱۰) اور آٹھہ روز کے بعد بچوں پر یہہ عہد کی مہر لگانے کا حکم تھا (احبار ۱۲ باب ۳) اور جن پر یہہ مہر ہوئی وہ بچے بھی عہد کے نیچے شمار ہوئے تھے (استثنا ۱۴ باب ۱ و ۲ و ۳۰ باب ۶) جیسا

اُنکے لئے ختنہ تھا ہمارے لئے بپتسمہ ہے اُن میں سے بعض نے روح کے وسیلہ نیا جنم پایا اور عہد کو حفظ کیا (رومی ۲ باب ۲۸ و ۲۹) بعض نے عہد کو توڑا اور وعدہ کو نہ پایا (اعمال ۲ باب ۱۵) (ف) یہودیوں میں یہہ بھی دستور تھا کہ نئے مریدوں کے بچوں کو بھی بپتسمہ دیتے تھے (ف) ۱۶ صدی تک عیسائیوں میں بچوں کے بپتسمہ کا دستور جاری رہا اور کبھی عیسائی لوگوں میں اسکی بابت تکرار نہیں ہوا اب ۱۶ صدی کے بعد یہہ باپٹسٹ لوگ کہاں سے نکلے ہیں جو اس بھاری انتظام الہی میں دست اندازی کرتے ہیں (ف) غور کرو کہ آسمان میں کسقدر بچے ہونگے شاید بالغوں کی نسبت بہت ہی زیادہ ہیں (ف) کوئی کہتا ہے کہ بچوں کو اسلئے بپتسمہ نہیں دیتے کہ وہ مسیح کو پکڑ نہیں سکتے کیونکہ عقل نہیں رکھتے جواب آنکہ بنیاد ایمانداری کی یہہ ہے کہ مسیح نے مجھے پکڑا نہ آنکہ میں نے مسیح کو پکڑا (فلپی ۳ باب ۱۲) پس بچوں کو وہ پکڑ لیتا ہے بالغ آپ اُسے پکڑتے ہیں نہ آنکہ ہم مسیح کو پہچانتے ہیں مگر وہ ہمیں جانتا ہے (گلاتی ۴ باب ۹) سب سے چھوٹا بچہ زیادہ تر لایق ہے کہ مسیح اُسے پکڑے اور جانے اگرچہ وہ مسیح کی طرف ہاتھ پھیلا نہیں سکتا مگر مسیح اُسپہ ہاتھ رکھنے سکتا ہے (ف) بڑی بات آسمان کی بادشاہت ہے اور چھوٹی بات بپتسمہ ہے پس جبکہ اُنہوں نے بڑی بات پائی تو کون ہے جو چھوٹی بات کو روکتا ہے مسیح خداوند اُسے دیگا (ف) اگر کوئی کہے کہ پھر مسیح نے آپ اُنکو بپتسمہ دیکر نمونہ کیوں نہ دکھلایا یا اپنے شاگردوں کو صاف حکم بچوں کا نام لیکر کیوں نہ دیا جواب یہہ ہے کہ ختنہ کے وسیلہ سے عہد میں تو شریک تھے پس جبکہ عہد کی بات سنائی تو سب شے ظاہر واجب ہوئی ہاں یوحنا نے بچوں کو بپتسمہ نہیں دیا اور نہ منع کیا اسکا سبب یہہ تھا کہ اُس کا بپتسمہ توبہ کا تھا اور بچے توبہ کے لایق نہ تھے پر مسیح کا بپتسمہ فضل کا بپتسمہ ہے اسلئے مسیحی عہد میں عین کلام کے موافق یہہ دستور جاری ہوا مبارک ہے وہ جماعت جو بچوں کی اتنی فکر کرتی ہے جتنی بڑوں کی کرتی ہے

(۱۶) اور دیکھو ایک نے پاس آکے اُسے کہا اے اچھے اُستاد میں کیا نیکی کروں کہ حیات ابدی پاؤں ۱۶

۱۶ سے ۳۰ مرقس ۱۰ باب ۱۷ سے ۳۱ لوقا ۱۸ باب ۱۸ سے ۳۰ (جوان دولتمند کا قصہ) (ف) وہ آدمی جوان تھا اور دولتمند بھی تھا (آیت ۲۰ و لوقا ۱۸ باب ۲۳) جوان تو تھا پر جوانی کی حالت میں اور آزمائش کے وقت کے درمیان عاقبت کا بھی فکر کرتا تھا اُن جوانوں کے مانند نہ تھا جن پر ایسی دنیا غالب ہوئی ہے کہ جوانی کے نشہ میں عاقبت کا فکر کچھ نہیں کرتے ہیں وہ نہ صرف جوان تھا مگر حاکم بھی تھا پر اور حاکموں کی مانند مغرور نہ تھا جو حکومت کے گھمنڈ میں خدا کی باتیں نہیں سنتے اور دینداری کو ٹھٹھہ میں اڑاتے ہیں وہ دولت میں بھی تھا تو بھی اُسکے دل میں آرام نہ تھا وہ کچھہ اور بھی چاہتا تھا یعنی ہمیشہ کی زندگی وہ اُن دولتمندوں کی مانند نہ تھا جو فانی دولت پر ایسے فریفتہ ہو رہے ہیں کہ گویا اُنکی تسلی اُسی سے ہے وہ ہمیشہ کی زندگی پر فکر نہیں کرتے (ف ۲) کیا یہہ آدمی مسیح پر ایمان رکھتا تھا ہاں اسقدر ایمان اُسمیں تھا کہ اُسنے سمجھا کہ مسیح مجھے ہدایت کر سکتا ہے ایسے جوش میں بھی تھا

کہ دوڑ کے آیا اور دوزانو بھی ہوا (مرقس ۱۰ باب ۱۷) اور یہہ بھی راہ میں سب کے سامنے کیا جہاں اتنے بہت لوگ تھے جو عید فسیح کو جاتے تھے وہ کسکی مخالفت سے نہیں ڈرا اور امیر آدمی ہوکر اُسنے اسکو جو غریبی کی شکل میں تھا عزت دی اور تم مند ہوا

۱۷ (۱۷) اُسنے اُسے کہا تو کیوں مجھے اچھا کہتا ہی کوئی اچھا نہیں مگر ایک یعنی خدا پر اگر تو زندگی میں داخل ہوا چاہے تو حکموں کو حفظ کر

(کیوں مجھے اچھا کہتا ہی) یعنی جبکہ تو مجھے ایک آدمی اور استاد جانتا ہی اور میری الوہیت کا اقرار نہیں کرتا صرف ایک آدمی مجھے خیال کرتا ہی آدمی تو اچھا کوئی نہیں ہی سب آدمی گنہگار ہیں مطلب مسیح کا یہہ ہی کہ یا تو مجھے خدا جانو اور جو صرف آدمی جانتے ہو تو نیک نہ جانو کیونکہ کوئی آدمی تو نیک نہیں ہی (ف) مسیح قبول نہیں کرتا کہ مجھے لوگ اور استادوں اور نبیوں کی مانند ایک نیک آدمی خیال کریں وہ لفظ نیک کا لقب اس سے الگ ہوکر جو اکیلا نیک ہی یعنی خدا قبول نہیں کرتا یعنی اگر اللہ سے جدا اُسے کرکے نیک کہو تو وہ اس لقب کو پسند نہیں کرتا (ف) آدمی پر لفظ نیک جو بولا جاتا ہی وہ صرف دوسرے آدمیوں کی نسبت بولا جاتا ہی سو اُسنے بھی اُسے سب آدمیوں کی نسبت نیک بتلایا اس صورت میں اُسنے اُسے سب آدمیوں کی مانند ایک آدمی جانا اور اُسے سب آدمیوں میں شریک کیا تب مسیح نے اسکو سب سے جدا کرکے اپنی حقیقی صورت پر اشارہ کیا (ف) کوئی اچھا نہیں مگر خدا اور تو مجھے اچھا کہتا ہی تو میں خدا ہوں میری الوہیت کا اقرار کر سب آدمیوں کے استادوں کی مانند صرف ایک استاد نہ جان مگر خدائی کا قایل ہو (ف) مسیح اُسے رد نہیں کرتا اور نہ الزام دیتا ہی مگر حلیمی اور وفاداری سے اُسکے خیال کا نقصان اُسپر ظاہر کرتا ہی تاکہ صحیح اعتقاد کی طرف اُسے مایل کرے

۱۸ (۱۸) اُسنے اُسے کہا کن کو یسوع نے کہا یہ کہ خون مت کر زنا مت کر چوری مت کر جھوٹی گواہی مت

۱۹ دے (۱۹) اپنے باپ اور ماں کی عزت کر اور اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو

جب اُسنے یہہ کہا تھا کہ میں کیا نیکی کروں تو اُسکا مطلب یہہ تھا کہ میں سب حکموں پر عمل کر چکا ہوں تو کوئی ایک حکم ایسا تو بتلا کہ جسپر میں نے عمل نہیں کیا اکثر وہ لوگ جنکا اعمال پر بھروسہ ہی وے اعمالی مغروری میں نادانی سے پھنسے ہوئے ہوتے ہیں ایسے ہی یہہ شخص بھی تھا اب مسیح اُسکے دل کا غرور اُسپر ظاہر کرنا چاہتا ہی اور اسیواسطے اُسنے یہہ جواب دیا کہ تو حکموں کو حفظ کر پر جوان نے کہا کہ (کن کو) چونکہ حکموں کے دو حصے ہیں ایک حصہ خدا سے علاقہ رکھتا ہی دوسرا حصہ پڑوسی سے متعلق ہی تو اب مسیح نے اُسکے جواب میں دوسرے حصہ کو پیش کیا اور دوسرے سارے حصہ کو مسیح نے سنایا (مرقس ۱۰ باب ۱۹) (ف)

مسیح خداوند مغرور کو شریعت کی طرف بھیجتا ہی پر غریبوں کو انجیل کی طرف اور مغروروں کو شریعت کی طرف اسلئے بھیجتا ہی کہ وہ اپنی ناتوانی معلوم کرکے انجیل کی طرف آنے کے قابل ہوں (ف) یہہ نہایت اچھا قانون ہی کہ جب عیسائی لوگ لوگوں کو مسیح کی طرف بلانا چاہیں تو اُنکے سامنے پہلے شریعت کو پیش کرکے اُنکی ناتوانی اعمال میں اُنہیں دکھلاویں اور جب وہ ناتوانی کو معلوم کریں تب مسیح کو اُنکے سامنے پیش کریں شریعت مسیح کے لئے راہ طیار کرنیوالی چیز ہی

۲۰ (۲۰) جوان نے اُسے کہا میں یہہ سب اپنی لڑکائی سے مانتا آیا اب مجھے اور کیا باقی ہی

مسیح جانتا تھا کہ وہ ایسا کہیگا کیونکہ وہ انسان کے خیالات سے واقف تھا پر وہ اُسپر یہہ ظاہر کیا چاہتا ہی کہ یہہ کرکے بھی تجھے مسیح کی حاجت ہی وہ تجھے حیات ابدی دیگا کیونکہ اگرچہ تونے اپنے گمان میں یہہ سب کیا ہی تو بھی تجھے کچھ باقی ہی جو نہایت ضروری اعمال کی تکمیل تجھہ سے نہیں ہوئی اور نہ کسی سے ہوسکتی ہی (اور کیا باقی ہی) سب حکموں پر عمل کرچکا ہوں یہہ بات سچ تو کہتا ہی کہ طفلی سے سب حکموں پر عمل کرنیوالا تو تھا پر تو بھی اُسکا دل اُسے کہتا تھا کہ اور کچھہ درکار ہی لیکن نہیں جانتا کہ کیا درکار ہی اب مسیح سے پوچھنے کو آیا ہی کہ مجھے کیا کرنا چاہئے سو مسیح اُسے بتلاتا ہی کہ میرے پیچھے آنا چاہیے (ف) دیکھو شریعت کے سارے حکموں پر عمل کرنیوالے شخص کے دل میں بھی تسلی نہیں ہی جب تک مسیح نہ ملجاوے کیونکہ شریعت کی غایت مسیح ہی

۲۱ (۲۱) تب یسوع نے اُسے کہا اگر تو کامل ہوا چاہے تو جا اپنا مال بیچ ڈال اور غریبوں کو دے تو تیرے لئے آسمان پر خزانہ ہوگا اور آ میرے پیچھے ہولے

(یسوع نے اُسے کہا) مرقس کہتا ہی کہ پیار کی نظروں سے بھی دیکھا اور اُس پیار کا سبب یہہ تھا کہ وہ آدمی کچھہ صاف دل بھی تھا اُسنے صاف بات بولی اور خدا کی بادشاہت کے نزدیک بھی تھا (ف) جو لوگ سر نو پیدا نہیں ہوتے اُنمیں بھی بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں جنکے سبب ہم اُنہیں پیار کرسکتے ہیں۔ لوقا کہتا ہی کہ مسیح نے یہہ بھی کہا (تو بھی تجھے ایک چیز باقی ہی) (اگر کامل ہوا چاہے) یعنی اب تک تو ناکامل ہی اور چاہے کہ ہر کوئی کامل ہووے (متی ۵ باب ۴۸) (مال بیچ ڈال) اور نقدی کرکے غربا کو تقسیم کردے ایک بات تو یہہ باقی ہی دوسری یہہ کہ (آ میرے پیچھے ہولے) مرقس کہتا ہی کہ صلیب اُٹھاکے میرے پیچھے ہولے تو نے سب کچھہ تو کیا مگر یہی باقی ہی گھڑی جبھی کامل ہی جب کہ اُسکے سارے پرزے کامل ہوں (ف) یہہ حکم عام نہیں ہی کہ ہر کوئی عیسائی مال نہ رکھے بلکہ فروخت کرکے غربا کو دیدے یہہ بات ہرگز نہیں ہی یہہ اُس خاص شخص کی آزمائش تھی جیسے خدا نے ابراہیم کو کہا کہ اپنا ملک چھوڑ دے اور بیٹا ذبح کریں جیسے کہ یہہ حکم عام نہیں ہی ایسے ہی اس جوان والا حکم

بھی عام نہیں ہے صرف اُسکی آزمایش ہے پر وہ آزمایش میں ناقص نکلا پر ابراہیم پورا رہا (ف ۳) مسیح خداوند نے ایسا حکم دیکر گویا اُسکی بغل سے ایک بت نکالدیا کہ وہ جو دعوی کرتا تھا کہ میں نے سب حکم لڑکائی سے مانے ہیں اب معلوم ہوا کہ باوجود احکام ماننے کے جیب میں زر پرستی کا بت موجود تھا (ف ۴) دولت کی غلامی سے آزاد رہنا چاہیے دولت کو اُسی کے قدموں میں ڈالنا چاہیے جسنے وہ دی ہے اسی طرح ہر چیز جو خدا کی بخشش سے ہم پاتے ہیں اُسی کے سامنے رکھنی چاہئے خواہ اولاد ہو یا اور کوئی شوق جو سوا اللہ کے ہے جو کوئی یہہ کرتا ہے خواہ امیر ہو یا غریب آسمان کی بادشاہت کا وہی وارث ہوگا (ف ۵) جو کوئی اپنے دل میں خدا سے زیادہ پیاری کوئی چیز رکھتا ہے وہ اُسکا بت ہے اور وہ بت پرست ہے وہ بت اُسے ہلاکت ابدی میں ڈالیگا (ف ۶) ہر آدمی کی اس زندگی میں ایک ایسا وقت آتا ہے جب کہ خدا اسکو اُسکے بت سے آگاہی بخشتا ہے گویا یہہ فرشتہ کی آواز ہے خواہ تمیز کی طرف سے یا واعظ کے مُنہ سے ایک وقت ہر کسی کے لئے آزمایش کا آجاتا ہے گویا خدا جگاتا ہے غافل کو اب وہ اپنی آزمایش میں اگر پورا نکلا بچ گیا اور جو ناقص نکلا ہلاک ہوا (ف) دولت کی محبت ساری بُرائی کی جڑ ہے (۱ تمطاوس ۶ باب ۱۰) بلعام یہوداہ حنانیاس ابسی سے ہلاک ہوئے بہت سی کشتیاں اس چٹان پر ٹوٹ گئیں (ف) اکثروں کا دل زندگی کو چاہتا ہے اور اُنکے دل میں تاثیریں بھی ہوجاتی ہیں اور نیکی کا ارادہ بھی رہتا ہے اور انکو بڑی امید بھی زندگی کی ہوجاتی ہے پھر بھی اسی چٹان پر ہلاک ہوجاتے ہیں دولت کو اپنا بت بنا لیتے ہیں اسیواسطے رسول کہتا ہے (۱ یوحنا ۵ باب ۲۱) (ف) عیسائیوں کو چاہئے کہ سب کچھ جو دنیا میں ہے مسیح کی خاطر چھوڑنے پر دل میں طیار رہیں نہ یہہ کہ بیماری یا موت کے وقت چھوڑنے کو طیار ہووین نہیں بلکہ ہر وقت طیار رہیں کیونکہ موت کے وقت ہر کوئی بہشت کا طالب ہوتا ہے لیکن تندرستی اور جوانی کے وقت ایسا کرنا عیسائی کا کام ہے اگر کوئی اپنی طاقت کے وقت میں خدا کے لئے سب کچھ چھوڑیگا تو خدا اُسکی ناطاقتی کے وقت اُسے بچاویگا

---

۲۲ (۲۲) پر جوان یہہ بات سُنکر غمگین چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا

(غمگین) یا ملول چلا گیا کیونکہ مسیح کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا لیکن دلی دوست کو چھوڑنا زیادہ مشکل ہوا اُسے اختیار ملا کہ خواہ دولت کو لے یا آسمان کو پر اُسنے دولت کو پسند کیا نہ آسمان کو معلوم ہوا کہ وہ شریعت کا خلاصہ نہیں مانتا تھا کہ ہر بات میں دل خدا کے تابع ہووے یہہ نہونے سے سب کچھ برباد ہوا (ف) بہت لوگ نجات کی آرزو رکھتے ہیں پر نہیں پا سکتے پس دل میں تاثیر رکھنا اور بات ہے اور نئی پیدایش دوسری بات ہے (ف) کبھی کبھی نیک تاثیر سے بھی نقصان ہوتا ہے جب اُسکی پیروی نہ کریں اگر تاثیر سے موثر نہوں تو کم زوری آتی ہے (ف ۳) غمگین چلا گیا یہہ غم اُسکا نجات کے لئے تھا تو بھی اُسنے گناہ کیا اور بڑا بھاری

گناہ کہ دنیا کے لئے خدا کو چھوڑنا بہت لوگ غمگین ہو کر بھی گناہ کرتے ہیں جب آسمان میں اپنی رائے اور اپنی راہ سے داخل نہیں جا سکتے تو غمگین ہوتے ہیں پر اپنی راہ کا چھوڑنا پسند نہیں کرتے

۲۳ (۲۳) تب یسوع نے اپنے شاگردوں کو کہا میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ دولتمند مشکل سے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو گا

(کہا) مرقس کہتا ہے کہ چارطرف نظر کرکے کہا تاکہ سب لوگ اس بات کو غور سے سنیں اور اسپر فکر کریں (مشکل سے) مرقس و لوقا لکھتے ہیں کہ لفظ مشکل کو تعجب کے صیغہ میں فرمایا کہ کیسا مشکل ہے اور تعجب اسکا اسپر تھا کہ دولت کے بت کا بھروسا کیسی مشکل سے جاتا ہے (مرقس ۱۰ باب ۲۴) (ف) آسمان کا دروازہ دنیاوی دل کے لئے بالکل بند ہے اسی لئے دنیاوی دل کو آسمان میں داخل ہونا مشکل ہے اور ہر آدمی کے لئے ایک تنگ دروازہ ہے

۲۴ (۲۴) اور پھر تمہیں کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گذر جانا اُس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو

(سوئی کے ناکے میں سے) وہ دروازہ دولتمند کے لئے سوئی کا ناکہ ہے پر ایمانداروں کے لئے کھلا ہے بے ایمانوں کے لئے بند ہے (متی ۲۵ باب ۱۰) مسیح کے ایمانداروں کے لئے جو باپ کے گھر میں جاتے ہیں وہ دروازہ عزت ہے اور طیار ہے (یوحنا ۱۴ باب ۱) (ف) جسقدر دولت کم ہے اُسیقدر ممانعت دخول آسمان میں کم ہے (اونٹ) یہاں اُسنے اونٹ سے ایماندار کو تشبیہہ دی ہے کیونکہ وہ بڑا باربردار جانور ہے اسیطرح ایمان دار اگرچہ دولت رکھتا ہے پر ایسی رکھتا ہے جیسے اونٹ بوجھ کو اُٹھاتا ہے لیکن دولت دوسرے کی ہے نہ اونٹ کی اُسنے دوسرے سے پائی یعنی اللہ سے اُسی کے لئے خرچ کرتا ہے اور دوسروں کے لئے چھوڑ دیتا ہے (ف) اونٹ بڑا جانور ہے اور بے ڈول تو بھی ایوب و ابراہیم موسیٰ و داود وغیرہ سب دولتمند شخص تھے اور خدا کی پیروی بھی کرتے تھے پس مطلق دولت کا وجود موجب عدم دخول بہشت کا نہیں ہے لیکن اُن سب کے لئے موجب عدم دخول ہے جنھوں نے دولت کے سبب خدا کو چھوڑ دیا ہے اور دولت کی محبت خدا کی محبت سے زیادہ رکھتے ہیں اُنہیں کا یہاں ذکر ہے (ف) کوئی ایسا وقت بھی آجاتا ہے کہ پہاڑ کی تنگ گھاٹی سے جب اونٹ بوجھ لیکر گذر نہیں کر سکتا تب بوجھ کو اُتارتے ہیں اور اونٹ کو بٹھا کر گھٹنوں کے بل گھاٹی سے نکالتے ہیں اسی طرح کسی وقت ایماندار کو سب کچھ چھوڑنا اور فروتنی سے تنگ راہ میں چلنا پڑتا ہے تب وہ آہستہ آہستہ گذر جاتا ہے (ف) اونٹ کا یعنی دولتمند کا

جو دولت کو مثل بوجھہ کے رکھتاہی اور دوسرا کا بوجھہ سمجھتاہی سوئی کے ناکے سے یعنی تنگ دروازہ سے گذرنا آسان ہی پر دولتمند کا جس نے دولت کو اپنا بت بنا رکھاہی اُس تنگ دروازہ سے جو مثل سوئی کے ناکے کے ہی گذرنا بہت ہی مشکل ہی یہہ مطلب اور خلاصہ ہی

۲۵ (۲۵) اُسکے شاگرد یہہ سنکے نہایت حیران ہوئے اور بولے پھر کون نجات پا سکتاہی

(نہایت حیران ہوئے . اس تعلیم کی گہرائی پر غور کرکے اور لوگوں کا دنیا دی دولت پر دل لگا ہوا دیکھہ کر اور ایسا سخت علاقہ کہ اُسکے لئے اُسنے خدا کو چھوڑ دیا تب بولے (پھر کون نجات پا سکتاہی) بیشک یہہ صورت تو ایسی ہی کہ کون نجات پاوےگا پر مسیح نے کیا جواب دیا

۲۶ (۲۶) پر یسوع نے نظر کرکے اُنہیں کہا آدمیوں کے نزدیک یہہ غیر ممکن ہی پر خدا کے نزدیک سب کچھہ ممکن ہی

یعنی نجات انسان کی طاقت سے حاصل نہیں ہوسکتی یہہ تمہاری حیرانی انسان کی طاقت پر خیال کرتی پر خدا کی طاقت سے سب کچھہ ہوسکتاہی انسان کا یہہ قصور ہی کہ وہ اپنی طاقت بھی خرچ کرنا نہیں چاہتا اگر وہ اپنی طاقت خرچ کرے تو ضرور خدا اپنی طاقت اُسکی مدد کے لئے بھیجیگا اور وہ انسان نجات پاویگا نجات خدا کی طاقت سے ہوگی پر جبکہ اپنی طاقت کو بھی خرچ میں لاوے اور جو اپنی طاقت کو کام میں نہ لاوے صرف خدا کی طاقت کا امیدوار رہے وہ کچھہ نہیں پا سکتا

۲۷ (۲۷) تب پطرس نے جواب دیکے اُسے کہا دیکھہ ہمنے سب کچھہ چھوڑ دیا اور تیرے پیچھے ہو لئے پس ہمکو کیا ملیگا

(سب کچھہ چھوڑ دیا) پطرس کہتاہی کسنے چھوڑ دیا (ہمنے) یعنی ہم سب شاگردوں نے . اگرچہ شاگرد غریب لوگ تھے تو بھی جو کچھہ اُنکا تھا اپنی لیاقت کے موافق چھوڑ دیا یہہ ضرور نہیں ہی کہ بڑا دولتمند سب کچھہ چھوڑے نہیں بلکہ غریب بھی جو کچھہ کہ رکھتاہی اُس کو مسیح کے لئے چھوڑنا سب کچھہ چھوڑناہی . جیسے زبدی کے بیٹوں نے مزدوروں کو چھوڑ دیا (مرقس ۱ باب ۲۰) متی نے اپنا کام چھوڑ دیا اور سب نے اپنے اقارب وغیرہ گھہ بار کو چھوڑ دیا یہہ جو بولتے ہیں کہ ہمنے سب کچھہ چھوڑ دیا شیخی کی بات نہیں کہتے مگر اخلاص سے بولتےہیں رازجوئی کے طور پر (ف) غریب کا تھوڑا سا حاکم کے بڑے خزانہ کے برابر ہی جیسے بڑھیا کا دھیلا امیروں کے بہت سے مال سے بہتر تھا (ہمکو کیا ملیگا) (آیت ۲۱) میں اُس جوان کو وعدہ دیا گیا تھا کہ آسمان کی بادشاہت

ہیں وہ خزانہ پاویگا اگر سب کچھہ چھوڑ دے تو اب بتلا کہ ہمیں کیا ملیگا وہ بھی اُسی خزانہ پر اشارہ کرتے ہیں نجات کا ذکر نہیں کرتے مگر بدلا چاہتے ہیں اِسلئے کہ ہمنے سب کچھہ چھوڑ دیا ہی

۲۸ (۲۸) یسوع نے اُنہیں کہا میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تم جو میرے پیچھے ہولئے جب انسان کا بیٹا نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا تو تم بھی بارہ تختوں پر بیٹھوگے اور اسرائیل کے بارہ فرقوں کی عدالت کروگے

(میرے پیچھے ہولے) مسیح خداوند قبول کرتا ہی کہ اُنہوں نے سب کچھہ چھوڑ دیا کیونکہ بدون سب کچھہ چھوڑے اُسکے پیچھے ہونا محال ہی (جب انسان کا بیٹا) یعنی نئی خلقت میں جب سب کچھہ بحال ہوگا (اعمال ۳ باب ۲۱ مکاشفات ۲۱ باب ۵) جب زمین کے تخم سے نکلینگے اور نئی زندگی میں آجاوینگے جو ابدی ہی (لوقا ۲۰ باب ۳۵ و ۳۶) جب مسیح اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا بارہ تختوں پر بیٹھوگے شہنشاہ کی مانند بولتا ہی کہ تم بھی تختوں پر بیٹھوگے اور کیسا بڑا اجر بتلاتا ہی ان سب کے لئے جنہوں نے مسیح کے لئے سب کچھہ چھوڑا اور اُسکے پیچھے ہولے ہیں وہ اسکے ساتھہ بادشاہت کرینگے (ف ۱) جب وہ بیٹھیگا تب بیٹھینگے نہ پہلے نہ پیچھے (مکاشفات ۲۰ باب ۴ و ۲۱ باب ۱۲ اشعیا ۲۴ باب ۲۳) (ف ۲) اسی باب کی آیت ۳۰ و ۲۰ باب ۱ سے ظاہر ہی کہ یہہ بدلا نہیں ہی یعنی انہوں نے جو اُسکے لیے سب کچھہ چھوڑا یا اسکے بدلے میں یہہ بخشش نہیں ہی کہ بارہ تختوں پر بیٹھیں یہہ تو انسان کا واجب ہی کہ اُسکے لئے جو مالک ہی سب کچھہ چھوڑدے پر یہہ بخشش الٰہی سے پاوینگے نہ ہووے کہ کوئی فخر کرے (ف ۳) جسوقت مسیح کو اور اُسکے شاگردوں کو یہودی لوگ اس جلال میں دیکھینگے تو کیا کہینگے خیال یہہ کہتا ہی کہ وہ کہینگے کہ تجھے ابن اللہ نہیں پہچانا تھا جب تو جسم میں ظاہر ہوا تھا کون ہی جو چھپے اور گڑے ہوئے خزانہ کو دریافت کرے یا سورج جب بدلی میں ہووے تو کون جانتا ہی یہہ عذر تو وہ کرسکتے ہیں لیکن شاگرد اسکا جواب یوں دیوینگے تم بھی تو آدمی تھے بلکہ عام اور نادان لوگ تھے اور تم کاہن اور فقیہہ تھے دیکھو ہم میں نیک ارادہ ہماری نادانی کا چراغ ہوا پر تمہارے بد ارادے نے تمہاری علمی آنکھوں کو بھی اندھا کردیا قصور تمہارا ہی تمنے بد ارادہ کی مخالفت کیوں نہ کی کہ بادل کے سورج کو دیکھہ سکتے

۲۹ (۲۹) اور ہر ایک جسنے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا جورو یا لڑکوں یا کھیتوں کو میرے نام کے واسطے چھوڑ دیا ہی سو گنا پاویگا اور حیات ابدی کا وارث ہوگا

(میرے نام کے واسطے) مرقس کہتا ہی میرے اور انجیل کے لئے لوقا کہتا ہی بادشاہت کے لئے مطلب ایک ہی ہی (سوگنا پاویگا) مسیح فرماتا ہی کہ نہ صرف تم جو بارہ شاگرد ہو مگر ہر ایک عیسائی جسنے میرے لئے دنیا کو چھوڑا خواہ وہ کسی زمانہ میں ہو

لفظ ہر ایک سب جہان اور سب اقوام اور سب زمان اور ہر زبان کے عیسایوں کو شامل ہے اور ان سب کی امید کا دروازہ ہے (لوقا کہتا ہے کہ سوگنا اسی زمانہ میں مرقس کہتا ہے کہ اب حال کے زمانہ میں) پر یہہ جو اس دنیا وی زندگی میں پاوینگے دکھہ اور ایذا کے ساتھ ہوگا کیونکہ انسان کی روٹی مُنہہ کے پسینے میں موعود ہے اور خاصکر عیسائی آدمی کو ہر وقت صلیب اُٹھانا ہے یہہ زندگی بھر مخالفوں میں جنگ کرنیوالا شخص ہے اسلئے جو کچھہ اسکے پاس ہے ایذا کے ساتھہ ہوگا حقیقی نعمت آرام کے ساتھہ اُس جہان میں اسکی ہے (ف) سو ماہر آدمی کے لئے پیدائش سے ایک ماہے پر مسیح کی محبت سے بہت سی مایاں ہوجاتی ہیں یعنی وہ مقدس عورتیں جو والدہ کے موافق الفت رکھتی ہیں دیکھو (رومی ۱۶ باب ۱۳) مطلب آنکہ جو کوئی جسمانی طور پر چھوڑتا ہے وہ روحانی طور پر پاویگا جیسے جو کوئی قربان گاہ پر کچھہ رکھتا ہے تو پھر پاتا ہے جب آگ سے پاک ہوگیا (ف) یہاں پر وعدہ ہے کہ یہہ تمام رشتہ داری اور محبت کا جوش جو دنیا وی طور پر ہے پھر نئے طور پر ہوجاویگا جیسے مسیح نے اپنی رشتہ داریکا بھی یوں ذکر کیا ہے کون ہے میری ماں بھائی (متی ۱۲ باب ۴۹ و ۵۰) جسمانی رشتہ دور ہوجاویگا پر روحانی بھائی بہن ملجاوینگے (۲ قرنتی ۶ باب ۱۴ سے ۱۸) (ف) خدا میں ہو کے عیسایوں کو جو میل ملاپ پاک طور پر سب عورات وغیرہ سے ملا ہے اور وہ سب آپس میں میل رکھتے ہیں ہرگز مطعون اور بدنام نہیں ہوتے ہیں اور اُنکو غیر عورتوں سے باتیں کرتے ہوئے دیکھکر کوئی آدمی شک نہیں کرتا ہے کیونکہ اُنکو یہہ میل خدا کی طرف سے اور خدا میں ہو کر دیا گیا نہ اُنکی تمیز اُنہیں شرمندہ کرتی ہے اور نہ دنیا مگر ہند و مسلمان مرد جب غیر عورتوں سے باتیں کرتے ہیں تو فوراً عورت مرد بدنام ہوتے ہیں کیونکہ اُنہوں نے مسیح میں ہو کر یہہ پاک میل اور رشتہ داری خدا سے نہیں پائی ہے اور یہی سبب ہے کہ شریر عیسائی پر بھی بدنامی عاید ہوجاتی ہے کیونکہ اُسنے خدا میں ہو کر میل نہیں پایا بلکہ شیطان کا فرزند ہو کر عیسائی لباس میں ہے اسلئے اُسکا دل بھی اُسے الزام دیتا ہے اور لوگ بھی اُسکی طرف بُرا خیال رکھتے ہیں (ف) یہہ سب برکات جو خدا اپنی مہربانی سے اِس دنیا میں دیتا ہے تو سب دکھہ کے ساتھہ ہوتی ہیں لیکن جو کچھہ آسمان تک نہیں جاتا جس وقت آسمان میں اپنے گھر کو گیا سب سکھہ ہی سکھہ ہے (ف) دیکھو خداوند نے نہ صرف ایک تخت کا وعدہ پطرس سے کیا مگر بارہ کے لئے بارہ تخت کا وعدہ کیا کہ وے سب بارہ تختوں پر بیٹھکر تمام دنیا پر مسیح کے ساتھہ حکمرانی کرینگے پاپا صاحب جو اپنے لئے ایک تخت رکھتے ہیں اور دوسری اسقفوں کو اُسپر بیٹھنے نہیں دیتے یہہ اُنکا انتظام اِس آیت کے خلاف ہے بلکہ وہ یہودا اسکریوطی کی مانند ہیں جو اپنے تخت سے گرایا گیا اپنے لالچ کے سبب سے

۳۰ (۳۰) پر بہت سے جو پہلے ہیں پچھلے ہونگے اور پچھلے پہلے

(متی ۲۰ باب ۱۶) (بہت سے) نہ سب کے سب جو پہلے ہیں پچھلے ہونگے مگر بہت سے ہیں جو اپنا مقام چھوڑینگے یہہ قول

بلائے ہوؤں کی نسبت ہی کہ ان میں ایسا تقدم و تاخر ہو جائیگا یا تو یہہ بات خادم دینوں کی نسبت ہی یا قوم اسرائیل کی جو پہلے تھے پھر بے ایمانی سے پچھلی ہو گی اور غیر قوم جو پچھلی تھی پہلی ہو گی اسی طرح تمام عیسایوں میں یہہ قانون جاری ہی (ف) پطرس نے کہا کہ ہمیں کیا ملے گا یہاں نہ ایمان کی راستبازی کا ذکر تھا مگر اپنی راستبازی کا ذکر تھا تو بھی پطرس بارہ میں پہلا تھا اور پھر مسیح کا انکار کیا اور شرمندہ ہوا شروع میں رومی کلیسیا کیسے ممتاز تھے آخر دنیاوی غرض سے پطرس کا قایم مقام پاپا صاحب دیکھو پچھلا ہو گیا ہر وقت ڈرنا چاہئے

بیسواں باب

(۱) کیونکہ آسمان کی بادشاہت کسی گھر کے مالک کی مانند ہی جو تڑکے نکلا تاکہ اپنے انگور کے باغ میں مزدور لگاوے ۱

(۱ سے ۱۶ لوقا ۲۰ باب ۹ سے ۱۶ یوحنا ۱۵ باب ۱ سے ۸ زبور ۸۰ باب ۸ سے ۱۶ اشعیاہ ۵ باب ۱ سے ۷ یرمیاہ ۲ باب ۲۱) کو دیکھو (کیونکہ) لفظ کیونکہ علاقہ رکھتا ہی مضمون بالا سے یعنی اسی سوال کے جواب سے جو پطرس نے کیا کہ ہمیں کیا ملیگا۔ یہہ تمثیل ظاہر کرتی ہی کہ بدلا تو ملیگا مگر انصاف کے ساتھہ (انگور کا باغ) یعنی ہر زمانہ کی کلیسیا میں ہیں جہاں روحوں کی پرورش ہوتی ہی آسمان کے لئے اور کیسی محنت اور کوشش ہوتی ہی (مالک) یعنی خدا باپ (یوحنا ۱۵ باب ۱) (تڑکے نکلا) فصل کے موسم میں مزدور تھوڑے ملتے ہیں کیونکہ ہر کھیت میں کام جاری ہی اسلئے مالک تڑکے اُٹھتے ہیں تاکہ مزدور پا دیں (یرمیاہ ۲ باب ۳ و ۴ و ۳۵ باب ۱۵ و ۲ تواریخ ۳۶ باب ۱۵) خاصکر انجیل کے انگورستان کے لئے مزدور تھوڑے ہیں (متی ۹ باب ۳۷ و ۳۸) (مزدور لگاوے) یہہ مزدور کون ہیں نہ فقط وہ ہیں جو رسول اور خادم دین کہلاتے ہیں مگر سب عیسائی اور سب ایماندار مراد ہیں کیونکہ سب پر فرض ہی کہ خدا کے کلام کی خدمت کریں (ف ۱) دیکھو خدا آپ مزدوروں کو تلاش کرتا ہی تاکہ اپنے انگورستان میں لگاوے مزدور خدا کو تلاش نہیں کرتے کہ ہم اُسکے پاس کام کریں (ف ۲) خدا کس طرح سے تلاش کرتا ہی نہ جبر سے اور بیگار سے پکڑتا ہی مگر بلاتا ہی اگر وہ خوشی سے آنا قبول کریں تو انگورستان میں لگاتا ہی (ف ۳) اگرچہ خدا بلاتا ہی تو بھی بہت سے لوگ ہیں جو نہیں آتے بلکہ دنیا کی شان و شوکت مانگتے ہیں نہ اُسکے انگورستان کی خدمت (متی ۱۲ باب ۲۹) (ف ۴) خدا ہمیشہ باہر جایا کرتا ہی کہ مزدوروں کو بلاوے (رومی ۱۰ باب ۲۱) وہ سارے دن اپنے ہاتھہ پھیلائے ہوئے ہی کہ کوئی آوے (ف ۵)

انسان کی روح بھی ہمیشہ طیار ہے کہ کوئی اُس سے خدمت لیوے کیونکہ وہ خدمت کے لئے پیدا ہوئی ہے اور وہ ہمیشہ مزدوری کرتی ہے خواہ نیکی کی یا بدی کی دیکھو (رومی ۶ باب ۱۹) (ف ۶) اگر خدا کی خدمت نہ کریں تو دن بھر کھڑے رہتے ہیں ہر آدمی کو چاہئے کہ اِس دنیا کے بازار کو چھوڑے اور خدا کی خدمت کرے تب وہ کام میں ہے ورنہ بیکار ہے کیونکہ ہر آدمی جو خدا کا کام نہیں کرتا بیکار ہے اگرچہ وہ دنیا کے ہزار کام کرتا ہے پر بیکار آدمی نہ صرف گنہگار ہیں نہیں بلکہ مُردہ ہیں باکار وہ شخص ہیں جو ایمان محبت صبر کے کام کرتے ہیں (ا تسلونیقی ۱ باب ۳) خدا کا یہہ کام ہے کہ اُسکی مرضی ہمارے وسیلہ اور ہم میں پوری ہووے (ف۱) نجات الٰہی فضل کی بخشش ہے کوئی اپنی مزدوری سے اُسے نہیں کما سکتا تو بھی خدا مزدوروں کو مانگتا ہے نہ سست آدمیوں کو جو بخشے ہیں عیسائیوں کو چاہئے کہ کچھہ کام کریں کیونکہ خدا نے اُنہیں کام کے لئے بلایا ہے پر مزدور پہلے مزدوری کی طرف دیکھتا ہے پیچھے کام کی طرف

(۲) اور اُسنے ایک ایک دینار مزدوروں کا روزینہ مقرر کرکے اُنہیں اپنے انگور کے باغ میں بھیجا

(ایک ایک دینار) ایک دینار برابر ہے پانچ آنہ کے یہہ ایک روز کی مزدوری ہے ہم کہتے ہیں ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے (ف) پہلے جب مزدوروں کو بلایا تو ایک دینار اُنکی مزدوری مقرر کی (آیت ۲) میں جو بلائے گئے اُنہیں نہیں کہا کہ کیا دینگا مگر یہہ کہ جو واجبی ہے پاوگے پہلے مزدور یہودی ہیں دوسرے مزدور وہ ہیں جو فضل کے عہد کے نیچے ہیں

(۳) اور اُسنے تیسری گھڑی پھر نکلکے اوروں کو بازار میں بیکار کھڑے دیکھا

(تیسری گھڑی) یعنے فجر کے ۹ بجے کیونکہ ۶ بجے فجر سے ۶ بجے شام تک دن تھا (بیکار کھڑے دیکھا) دیکھو دنیا کے سب لوگ جو خدا کی خدمت نہیں کرتے بیکار کھڑے کہلاتے ہیں جو سب سے بڑا کاریگر ہے وہ بھی بیکار ہے جب تک خدا کا کام نہ کرے یہاں دنیا کا بازار خدا کی بادشاہت سے مقابلہ کیا جاتا ہے۔

(۴) اور اُنہیں کہا تم بھی باغ میں جاؤ اور جو واجبی ہے تمہیں دونگا سو وے گئے

(تمہیں دونگا) یعنے بخشش کی طور پر دونگا اسلئے مزدوری مقرر نہیں کرتا بخشش کا وعدہ ہے بیت منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنم ÷ منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشت +

(۵) پھر اُسنے چھٹی اور نویں گھڑی نکل کے ویسا ہی کیا

(چھٹی ونویں) ۶ گھڑی ۱۲ بجے کا وقت ہے اور نویں گھڑی ۳ بجے دن کا وقت ہے یعنی ہر پہر کے اول میں نئے مزدور بلائے گئے ہیں پہلے پہر کے شروع میں تڑکے ہی دوسرے پہر کے شروع میں ۹ بجے تیسرے پہر کے شروع میں ۱۲ بجے چوتھے پہر کے شروع میں ۳ بجے

۶ (۶) اور قریب گیارھویں گھڑی کے پھر نکلکر اوروں کو بیکار کھڑے پایا اور اُنہیں کہا تم کیوں یہاں تمام دن بیکار کھڑے ہو

(گیارھویں گھڑی) یعنے ایک گھنٹہ دن باقی رہے یا ۵ بجے۔ خدا نے سارے دن اپنا ہاتھ گنہگاروں کے لئے پھیلایا اب دن چھپنے پر ہے اُسنے ہر پہر کے اول میں بلایا چوتھے پہر کے آخر میں بھی پکارتا ہے شاید اول بلاہٹ کے وقت کوئی حاضر نہ تھا یا اُسوقت راضی نہ تھا کہ مزدوری کرے ابھی کچھہ دن تو باقی ہے اور جگہ بھی خالی ہے اِسلئے اب بھی بلاتا ہے (ف ۱) خدا آدمی کو گیارھویں گھڑی تک بلاتا ہے بارھویں گھڑی میں کسیکو نہیں بلاتا کیونکہ موقع گذر گیا عمر تمام ہوئی ہاں کبھی کبھی بڈھا آدمی بھی بادشاہت میں آجاتا ہے مگر اکثر نہیں آتا یہہ شاذ و نادر بات ہے کیونکہ بہت ہی تھوڑے بڈھے ہیں جو سرنو پیدا ہوتے ہیں (ف ۲) بارنز صاحب کا قول ہے کہ عیسائی ملکوں میں اکثر لوگ نصف عمر یعنی ۲۵ سالہ عمر سے خدا کی خدمت کرتے ہیں اور بہت میں جو جوانی کی عمر دنیا کی خدمت میں برباد کر دیتے ہیں او ۔ وہ جسطرح جیتے تھے اُسی طرح مرجاتے ہیں (ف ۳) وہ چور جو مسیح کے ساتھہ مصلوب ہوا اور نجات پائی ضرور وہی گیارھویں گھڑی میں بلایا گیا تھا یہاں سے موت تک خدا کی بخشش کی امید نکلتی ہے پر کوئی شخص اُس بھروسہ پر غافل نرہے کیونکہ ضرور وہ ایک ہی نمونہ ہے جو نہایت شاذ و نادر باتوں میں سے ہے آدمی کو چاہئے کہ نجات کا فکر جلدی کرے دیکھو (۲ قرنتی ۶ باب ۲) (ف ۴) آدمی کی ساری عمر ایسی گذر جاتی ہے جیسے ایک دن گذر گیا یہہ ساری تکلیف اور محنت اور دنیاوی دُکھہ جو ہم اُٹھاتے ہیں صرف ایک دن کے لئے ہیں جب شام ہوئی سب دُکھہ تمام ہو جاوینگے آدمی کی کیسی نادانی ہے کہ وہ دنیاوی مصیبتوں سے جو تھوڑے عرصہ تک ہیں گھبرا کر خدا سے بھی بعض وقت الگ ہو جاتا ہے اور ہلاکت میں جا پڑتا ہے

۷ (۷) اُنہوں نے اُسے کہا اِسلئے کہ کسی نے ہمکو مزدوری پر نہیں رکھا اُسنے اُنہیں کہا تم بھی باغ میں جاؤ اور جو واجبی ہے پاؤگے

(مزدوری پر نہیں رکھا) یہہ جواب ہے اُس سوال کا کہ تم یہاں دن بھر کیوں بیکار کھڑے ہو پر یہہ جواب درست نہیں ہے کیونکہ

نہیں کہہ سکتا کہ مجھے کینے مزدوری پر نہیں ۔ کھاخاصکر عیسائی ممالک میں جہاں کثرت سے کلام کا چرچہ ہو ہاں غیر ممالک کے لوگ شاید ایسا کہہ سکیں مگر وہ بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان پر شریعت دلی کا فتوی ہی اور انکی شریعت دلی انہیں مزدوری پر بلاتی ہو پر اس گہری بات پر فکر نکر کے بعض ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا کا کلام ہمنے کبھی نہیں سنا تھا انسے خدا کہتا ہی کہ اب جاو اور کلیسیا میں خدا کی خدمت کرو تم بھی واجبی بخشش پاؤ گے

۸ (۸) جب شام ہوئی باغ کے مالک نے اپنے کارندے کو کہا مزدوروں کو بُلا اور پچھلوں سے لیکے پہلوں تک اُنہیں مزدوری دے

(جب شام ہوئی) فوراً مالک مزدوری کا فکر کرتا ہی تاکہ مزدور تھکے ماندے اب آرام پاویں (استثنا ۲۴ باب ۱۵) (مالک نے) یہاں مالک سے مراد مسیح ہی کیونکہ وہ خدا کا بیٹا ہوکر گھر کا مالک ہی (متی ۱۱ باب ۲۷ یوحنا ۳ باب ۳۵ و ۵ باب ۲۷ عبرانی ۳ باب ۶) (مزدوروں کو بلا) مزدوروں سے مراد نہ صرف خادم دین مگر سب عیسائی ہیں (پچھلوں سے لیکر پہلوں تک) پہلے پچھلوں کو یاد کرتا ہی اور شروع تقسیم مزدوری کا پچھلوں سے ہی کام پیچھے شروع کیا مزدوری پہلے پاتے ہیں یہہ خدا کی مہربانی ہی (مزدوری دے) مزدوری کیا چیز ہی ہمیشہ کی زندگی یا خود خدا جو سب خوبیوں کا سرچشمہ ہی عہد کے وعدہ کو کلام میں ہمیشہ مزدوری کہا جاتا ہی (متی ۵ باب ۱۲ لوقا ۶ باب ۳۵ و ۱۴ باب ۱۴ یوحنا ۴ باب ۳۶) یہہ تو فضل سے مفت ملتا ہی پر آدمی جب مسیحی ہو جاتا ہی تو اُسکا حق ہو جاتا ہی کہ وہ اُسے پاوے اسلئے کہ وہ آدمی مسیح کی ملک میں آجاتا ہی تو بھی مرضی الہٰی سے مفت پاتا ہی (آیت ۱۴ و ۱۵) کو دیکھو مزدوری کسقدر دیجاتی ہی جسقدر آدمی لے سکتا ہی چھوٹا برتن تھوڑی گنجایش رکھتا ہی بڑے میں بہت سمائی ہی پس ہر کوئی جتنا چاہے اُس سے لیوے

۹ (۹) اور وے جو گیارھویں گھڑی میں لگائے گئے تھے آئے اور ایک ایک دینار پایا

(ایک دینار پایا) پورے ہر ایک دن کی مزدوری پائی اگر ایک گھنٹہ کام کیا اور یہہ بخشش کے سبب سے ہوا نہ مزدوری کے استحقاق سے

۱۰ (۱۰) جب اگلے آئے اُنہیں یہہ گمان تھا کہ ہم زیادہ پاوینگے اور اُنہوں نے بھی ایک ایک دینار پایا

(ایک ایک دینار پایا) اگرچہ سارے دن کام کیا خدا کی بادشاہت فضل سے ملتی ہی نہ قرض سے دیکھو پطرس نے ۴۰ یا ۵۰ برس خدمت کی اور صلیبی چور نے کچھہ محنت نہیں کی پر دونوں نے آسمان کی بادشاہت پائی نہ پطرس کو مزدوری

کی راہ سے کچھہ زیادہ ملانہ چہر کو کم خدمت کرنے کی راہ سے کچھہ کم پر دونوں نے جو پایا فضل سے پایا (ف) تمثیل کا مطلب یہہ ہی کہ یہہ مزدوری کی روح جو پطرس کے سوال سے ظاہر ہوئی ہی (متی ۱۹ باب ۲۰ شاگردوں میں نہی چاہئے وہ ہمیشہ فضل پر نظر رکھیں نہ مزدوری پر

۱۱ (۱۱) اور اُسے لیکر گھر کے مالک پر کُڑکُڑائے

(مالک پر کُڑکُڑائے) مالک خانہ یہہ وہی لفظ ہی جو (آیت ۱) میں ہی (ف) ایسے کُڑکُڑانے کے خیالات یہود میں بہت جاری تھے وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ غیر قوم بھی یہودیوں کے ساتھہ برکت پاویں (ا تسلونیقی ۲ باب ۱۶ و اعمال ۱۳ باب ۴۵ و ۴۶) اِن میں اور اُنمیں کچھہ فرق نہ تھا صرف یہہ کہ وہ پہلے اور یہہ پیچھے بلائے گئے تھے (ف ۲) جب باپ نے اُس شریر چھوٹے لڑکے کو قبول کیا تو بڑا بھائی بہت ناراض تھا اِسلئے کہ میں کچھہ نہیں ہوں حال آنکہ وہ بھی کچھہ تھا (ف ۳) فریسیوں نے ہمیشہ ٹھوکر کھائی جب مسیح گنہکاروں اور محصول لینے والوں کے ساتھہ کھانا کھانے بیٹھا اسیطرح ریا کار عیسائی ہمیشہ ٹھوکر کھاتے ہیں جب سنتے ہیں کہ خداوند معاشوں کو بھی قبول کرتا ہی

۱۲ (۱۲) اور بولے کہ اِن پچھلوں نے ایک ہی گھنٹے کام کیا اور تو نے اُنہیں ہمارے برابر کر دیا جنہوں نے دن کا بوجھہ اور دھوپ سہی

(دنکا بوجھہ اور دھوپ سہی یعنے دوپہر کی گرمی میں محنت کی جو سخت گرمی تھی (ف) اِس کُڑکُڑاہٹ سے اُنہوں نے اپنے کام کو ایسا بگاڑا جیسے عطر میں مکھی گر جاتی ہی آدمی صرف فروتنی سے قایم رہتا ہی جو عیسائی سب سے زیادہ کام کرتے ہیں ایسی بات بولکر اپنے کام کو بگاڑتے ہیں

۱۳ (۱۳) اُسنے جواب دیکے اُنمیں سے ایک کو کہا ای میاں تجھہ پر میں ظلم نہیں کرتا ہوں کیا تو ایک دینار پر مجھہ سے راضی نہ ہوا تھا

(ای میاں) یہہ وہی لفظ ہی جو اُس مہمان کے حق میں مذکور ہی جو شادی کا لباس پہن کر نہ آیا تھا (متی ۲۲ باب ۱۲ و ۲۶ باب ۵۰) یہودا اسکریوطی کے حق میں بھی یہی لفظ مذکور ہی (تجھپہ میں نے ظلم نہیں کیا) جو تو مجھہ سے انصاف مانگتا ہی اس سے آپ ہی تمہارا منہہ بند

ہے کیونکہ مقررہ مزدوری تجھے پائی جس پر تم راضی تھے اور مزدوروں کے ساتھ جو میں ایسا کرتا ہوں اس سے تمہاری کیا غرض اور کیا کام

(۱۴) اپنا لے اور چلا جا پر میں جتنا تجھے دیتا ہوں اس پچھلے کو بھی دونگا ۱۴

(اپنا لے اور چلا جا) اقرار کے موافق دیتا ہوں (اس پچھلے کو بھی دونگا) اُسیقدر جسقدر تجھے دیتا ہوں اپنی مرضی سے کیونکہ مال میرا ہی جسطرح چاہوں تقسیم کروں

(۱۵) یا کیا مجھے روا نہیں کہ اپنے مال سے جو چاہوں سو کروں یا کیا تیری آنکھ اِسلئے بد نظر ہی کہ میں نیک ہوں ۱۵

(اپنے مال سے جو چاہوں سو کروں) میں کسیکا دبیل نہیں ہوں ہر مالک اپنے مال پر اختیار رکھتا ہی جسطرح چاہے تصرف میں لاوے ہاں اقرار کرکے وعدہ کے موافق نہ دینا بے انصافی ہی سو یہاں باقی نہیں رہی

(۱۶) اسی طرح پچھلے پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے کیونکہ بلائے ہوئے بہت سے پر برگزیدہ تھوڑے ہیں ۱۶

(پچھلے پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے) بعضے ایسے لوگ بھی ہیں جو مسیح کی خدمت میں مدت سے کام کرتے ہیں آخر کو اُنکی کُڑکُڑاہٹ ظاہر کر دیتی ہی کہ وہ کبھی مسیح میں چُنے ہوئے نہ تھے۔ اِس کُڑکُڑاہٹ سے بعض پہلے لوگ پچھلے ہو جاتے ہیں انگورستان کی خدمت میں اور اُسکے نہونے سے اور وہ جو پچھلے تھے مزدوری کے وقت پہلے ہو جاتے ہیں یہہ کُڑکُڑاہٹ نہایت بُری چیز ہی ہر مومن کو اس سے بچنا چاہئے پر افسوس کہ بہت لوگ ہیں جو اُس میں پھنسے ہوئے ہیں خاصکر اُن میں جو مشنوں میں کام کرتے ہیں اُنکو اس مقام پر بہت غور کرنا چاہئے (ف ۱) اکثر لوگ جسے پہلا جانتے ہیں وہ حقیقت میں پچھلا ہی اور جسے پچھلا جانتے ہیں وہ خدا کے روبرو پہلا ہی خدا دل کو بہت دیکھتا ہی نہ کام کو پر دنیا میں اور لوگ اکثر کام کو دیکھکر پچھلا و پہلا جانتے ہیں (ف ۲) شاید کوئی کہے کہ یہاں کی ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ نجات کاموں سے ہی چنانچہ (۲ یوحنا ۸) سے بھی مفہوم ہوتا تو بھی نجات فضل سے ہی نہ کاموں سے (رومی ۴ باب ۴ و ۵ وافسی ۲ باب ۹) اور یہاں مالک بھی کہتا ہی کہ میں دونگا یعنی اپنی مرضی سے نہ استحقاق مزدوری سے (ف ۳) اگرچہ دینار تو ایک ہی مگر سب کو برابر نہیں ملتا ہی جلال برابر نہیں ہی (۱ قرنتی ۳ باب ۸ و ۲ قرنتی ۹ باب ۶ مکاشفات ۲۲ باب ۱۲) تو بھی سبھوں کے لئے وہی ایک خدا آپ مزدوری ہی جیسے ابراہیم کے لئے (پیدایش ۱۵ باب ۱) اسی طرح ہمارے سب کے لئے خدا آپ اجری ہی پر جلال بقدر لیاقت ہی جسقدر آنکھ زیادہ روشن ہی اُسیقدر جلال زیادہ برداشت کر سکتے ہیں جسقدر پاکی محبت فروتنی میں ترقی ہوتی ہی اُسیقدر آئینہ دل کو زیادہ صیقل ہوتی ہی تا کہ خدا کی صورت کا عکس

ہم سے زیادہ ظاہر ہووے اور ہم خدا کی بھرپوری سے بھرپور ہوں (بلائے ہوئے بہت سے پر برگزیدے تھوڑے ہیں) مسیح نے یہہ قول کئی بار سنایا ہے (متی ۲۲ باب ۱۴) بلاہٹ کیا چیز ہے صرف روح کی ایک تاثیر ہے جو ہماری مرضی سے ہم پر اثر کرتی ہے تاکہ ہم خدا کے تابع ہوویں پس اگر ہم صرف بلاہٹ کے بھروسہ پر رہیں اور بلاہٹ کی تاثیر کو اپنے درمیان اثر کرنے سے روکیں تو ہم صرف بلائے ہوئے کہلاتے ہیں پر نہ چُنے ہوئے اگر ہم بلائے گئے اور اثر پذیر ہوئے تو چُنے ہوئے ہیں پس لوگ بلائے ہوؤں میں سے چُنے جاتے ہیں (۲ تسلونیقی ۲ باب ۱۳)

۱۷ (۱۷) اور جب یسوع یروشلیم کو جاتا تھا راہ میں بارہ شاگردوں کو الگ لیجا کے اُنہیں کہا

(۱۷ سے ۱۹ مرقس ۱۰ باب ۳۲ سے ۳۴ لوقا ۱۸ باب ۳۱ سے ۳۴) اب مسیح تیسری بار صاف صاف اپنے دکھہ اور موت اور جی اُٹھنے کی بابت پہلے سے خبر دیتا ہے (جاتا تھا) مرقس کہتا ہے کہ وہ آگے آگے جاتا تھا اور شاگرد پیچھے جاتے تھے اور ڈرتے تھے کیونکہ وہ مرنے کو جاتا تھا پر دلیرانہ مثل بہادر سپہ سالار کے جو سپاہیوں کے آگے آگے اکیلا جاتا ہے وہ موت کی طرف بہادرانہ قدم اُٹھاتا جاتا تھا پر شاگرد پیچھے تھے اور اپنی سلامتی پر خوف کر کے ڈرتے تھے اور اُسکی جرات سے حیران تھے (الگ لیجا کے اُنہیں کہا) یعنی راہ سے الگ کر کے کہا وہ چاہتا تھا کہ میرے دوست پہلے سے اس حال کو معلوم کر کے طیاری کریں

۱۸ (۱۸) دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور انسان کا بیٹا سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالے کیا جائیگا اور وے اُسکے قتل کا حکم دینگے

(ہم یروشلم کو جاتے ہیں) یعنے اب آخری وقت یروشلیم کو جاتے ہیں لوقا کہتا ہے کہ سب کچھہ جو نبیوں کے صحیفے میں ابن آدم کے حق میں لکھا ہے پورا ہوگا (لوقا ۱۸ باب ۳۱) (ف ، دیکھو اپنی موت کا صاف ذکر کرتا ہے لعن طعن کوڑے کھانا مصلوب ہونا سب کچھہ اُسکے آنکھہ کے سامنے تھا تو بھی وہ دلیرانہ جاتا تھا یہہ عادت ہے کہ جب لوگ آنیوالی مصیبتوں پر پہلے سے خبر پاتے ہیں تو بڑا اضطراب اور الم ہوتا ہے اور مسیح اگرچہ خدا تھا تو بھی آدمی بھی تھا پر وہ باغی نہ ہوا اور نہ برگشتہ مگر اپنے کو مارنیوالوں کو دے اور اپنے گال انکو جو نوچتے ہیں اور اپنا منہہ رسوائی اور تھوک سے نہیں چھپایا (یشعیا ۵۰ باب ۵ و ۶) کلوری پہاڑ اُسکے سامنے تھا وہ قصداً وہاں گیا (یوحنا ۱۰ باب ۱۸) کیونکہ وہ جانتا تھا کہ میری موت پر سب کچھہ موقوف ہے

۱۹ (۱۹) اور اُسے غیر قوموں کے حوالے کرینگے تاکہ ٹھٹھوں میں اُڑاویں اور کوڑے ماریں اور تصلیب کریں اور وہ تیسرے دن جی اُٹھیگا

(غیر قوموں کے حوالہ) یہہ پہلا وقت ہے جہاں ذکر آیا کہ غیر قوم اُسکے مارنے میں یہود کے شریک ہونگے یعنی دنیا کی اقوام میں سے ہر دو قوم یہودی اور غیر قوم بھی اسے مارینگی وہ دونوں کے ہاتھ سے مارا گیا کیونکہ دونوں کو خدا سے ملانا منظور تھا (تصلیب کریں) یہہ پہلا وقت ہے جو اسنے بیان کیا کہ میں صلیبی موت سے مرونگا اب شاگردوں کی سمجھہ میں آیا کہ صلیب اُٹھانا کیا چیز ہے جسکا ذکر اُسنے پہلے کیا تھا اب وہ آپ مصلوب ہوتا ہے مرقس کہتا ہے کہ اُسنے یہہ خبر بھی دی کہ اسپر وہ تھوکینگے اور قتل کرینگے (ف) اگرچہ مسیح نے یہہ خبر ایسی صاف سنائی تھی تو بھی یہہ کلام اُن پر چھپا رہا اِن باتوں کا مطلب ذرا اُنکی سمجھہ میں نہیں آیا (لوقا ۱۸ باب ۳۴) یہہ بڑا تعجب ہے کہ مسیح نے صاف کہا اور وہ نہ سمجھے اسکا سبب یہہ تھا کہ اُنہوں نے اُسکے جلال پر بقدر فکر کیا کہ دل میں اُسکے دُکھہ کے لئے جگہ نہ رہی نہ سمجھے کہ الٰہی بادشاہت کی بنیاد موت سے کسطرح ڈالی جاتی ہے لیکن پیچھے اُنہوں نے گواہی دی اور یہہ کیسی بھاری دلیل ہوئی اُسکے ثبوت پر (دیکھو لوقا ۲۴ باب ۲۱ و افسی ۱ باب ۳۳) جو کوئی اندھیری وادی میں مسیح کی پیروی کرنا چاہے ضرور ہے کہ وہ اُس روشنی پر نگاہ کرے جو موت کے بعد ہے

۲۰ (۲۰) تب زبدی کے بیٹوں کی ما اپنے بیٹوں سمیت اُس پاس آئی اور سجدہ کرکے اُس سے کچھہ عرض کرنی چاہی

(۲۰ سے ۲۸ مرقس ۱۰ باب ۳۵ سے ۴۵) یعقوب و یوحنا کا سوال اور مسیح کا جواب ہے (زبدی کے بیٹوں کی ما) یعنی یعقوب و یوحنا کی ما یا زبدی کی جورو جسکا نام سلومی تھا (مرقس ۱۵ باب ۴۰ و ۱۶ باب ۱) یہہ عورت بھی مسیح کے پیچھے جلیل سے آئی تھی (متی ۲۷ باب ۵۵) اور مصلوب ہونے کے وقت بھی حاضر تھی (ف) یہاں لکھا ہے کہ ما نے سوال کیا مگر (مرقس ۱۰ باب ۳۵) میں ہے کہ یعقوب و یوحنا نے سوال کیا گمان ہے کہ اُنہوں نے اپنی والدہ کو سوال کرنے کے لئے اُبھارا آپ سوال کرتے ہوئے ڈرے جیسے (مرقس ۹ باب ۳۲) میں ہے پر جب کہ اُنہوں نے والدہ سے سوال کرایا تو حقیقت میں سایل آپ ٹھہرے اور اسی لئے مرقس نے اُنکو سایل بیان کیا ہے اور اُسکی تائید (متی ۲۰ باب ۲۲) میں ہے کہ مسیح نے جواب میں اُنہیں کو مخاطب کیا نہ والدہ کو جس نے اُنکے کہنے سے سوال کیا تھا پس جو کوئی دوسرے کے وسیلہ سے کام کرتا ہے وہ آپ کرنیوالا ہے وکیل کا کام موکل کا کام ہے (ف)

جب اُنہوں نے بارہ تختوں کا ذکر (متی ۱۹ باب ۲۸) میں سنا تب وہ اپنے لئے عزت کی زیادتی کا فکر کرنے لگے مرقس کہتا ہی کہ یوں کہا ای اُستاد ہم چاہتے ہیں کہ جو کچھہ ہم مانگیں تو ہمارے لئے کرے موت کا ذکر سنکر پہلے سے وعدہ لینا چاہتے ہیں

۲۱ (۲۱) اُسنے اُسے کہا تو کیا چاہتی ہی وہ اُسے بولی فرما کہ یہہ میرے دونوں بیٹے تیری بادشاہت میں ایک تیرے داہنے اور دوسرا تیرے بائیں بیٹھیں

(تو کیا چاہتی ہی) مسیح کو خوب معلوم تھا کہ اُسکے دل میں کیا ہی اور کسکے اُبھارنے سے بولتی ہی تو بھی اُسنے چاہا کہ وہ اپنا بیجا سوال آپ سناوے تب اُسنے اپنا مطلب آپ سنایا (تیری بادشاہت میں) مرقس کہتا ہی تیرے جلال میں مطلب واحدی (میرے دونوں بیٹے) یہہ دونوں اُن تینوں میں سے تھے جو ہر وقت حاضر اور بہت سرفراز تھے اور یہہ دونو رعد کے بیٹے یعنی بُنرگس کہلاتے تھے (مرقس ۳ باب ۱۷) (دہنے بائیں) یوحنا اکثر کھانے کے وقت پاس بیٹھتا تھا اور پچھلے عشاء ربانی میں سینہ کی طرف جُھکا ہوا تھا (یوحنا ۱۳ باب ۲۳) وہ اُسوقت جانتے تھے کہ بادشاہت الٰہی جلدی ظاہر ہوگی کیونکہ جسم ہمیشہ چاہتا ہی کہ جلال پاوے اور مصلوب نہو نفس ہمیشہ کنعان کا آرام مانگتا ہی لیکن یردن کے سیلاب کی پرواہ نہیں کرتا (یرمیاہ ۱۲ باب ۵) (ف) دیکھو اچھے عیسائی بھی اکثر غلطی کھاتے ہیں اور کبھی کبھی انجیل سے اور اپنے دل کی حالت سے ناواقف ہوتے ہیں ایسے آدمیوں کی ایسی بھول کے سبب تحقیر نہ کرنی چاہئے کیونکہ انسانیت کا خاصہ ہی مسیح نے باوجود اسی بھول کے بھی اُنہیں رسول بنایا اور پیچھے یہی لوگ کلیسیا کے ستون بنگئے اُسوقت وہ سمجھے تھے کہ لڑائی تمام ہوگئی ہی اب انعام کا فکر کریں لیکن وہ لڑائی کے شروع کا وقت تھا جب اُنکی آنکھیں کھل گئیں تب اُنہوں نے جانا (ف) وہ کیا مانگتے تھے عزت مانگتے تھے نہ خدمت وہی جگہ مانگتے تھے جو مسیح کے پاس سب سے زیادہ نزدیک تھی یعنے دہنے بائیں بیٹھنا پس اب ہماری بڑی آرزو کیا ہونا چاہئے یہہ کہ فضل اور پاکیزگی اور محبت میں بھی ترقی ہووے نہ عزت میں فضل ملے تا کہ صلیب اُٹھانے میں جرأت پاویں کیونکہ جو کوئی حکمرانی کرنا چاہتا ہی چاہئے کہ پہلے خدمت کرنا سیکھے

۲۲ (۲۲) یسوع نے جواب دیکے کہا تم نہیں جانتے کہ کیا مانگتے ہو کیا تمہیں مقدور ہی کہ وہ پیالہ جو میں پینے پر ہوں پیو اور وہ بپتسما جو میں پاتا ہوں پاؤ وے اُسے بولے ہمیں مقدور ہی

(تم نہیں جانتے) کیسی نرمی کا جواب ہی اگرچہ اسمیں ملامت ہی مگر بڑی نرمی کے ساتھہ (مکاشفات ۲ باب ۱۹) (ف) اس موقع کو دیکھنا چاہئے کہ مسیح خداوند موت کا ذکر کرتا ہی جو بڑے دکھہ کی بات ہی پر وہ لوگ عزت کی فکر میں ہیں اور بے موقع سوال

کرتے ہیں تو بھی وہ انکی برداشت کرکے نرمی سے جواب دیتا ہے دیکھو ہم لوگ بے موقع بات سنکر کیسے جلدی غصہ میں بھر جاتے ہیں اور سختی سے بولتے ہیں اور اس سختی کا عذر اسکا بے موقع بولنا پیش کرکے دلکو تسلی دیتے ہیں یہاں مسیح کا نمونہ دیکھنا چاہئے (پیونگا) یعنے پینے پر ہوں یہہ مبل کا ایک محاورہ ہے یعنے سیر ہونے پر ہوں یا نیکی سے جیسے (زبور ۱۶ باب ۵ و ۲۳ باب ۵ و ۱۱۶ باب ۱۳ یرمیا ۱۶ باب ۷) یا بدی سے جیسے (زبور ۷۵ باب ۸ یوحنا ۱۸ باب ۱۱ مکاشفات ۱۴ باب ۱۰) پر یہاں دکھہ کے پیالہ کا ذکر ہے پیالہ سے مراد ہے اندرونی تلخی اور جان کنی اور بپتسما سے مراد ہے بیرونی ایذا (دیکھو زبور ۴۲ باب ۷) مطلب آنکہ میں بیرونی واندرونی دکھہ اٹھانے پر ہوں (کیا تمہیں مقدور ہے) کہ یہہ بلا تم بھی اٹھاؤ کیونکہ جو سب سے زیادہ دکھہ اٹھاتا ہے وہ سب سے زیادہ بادشاہت میں قریب ہوگا یہی اس بادشاہت کا دستور ہے کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎ ہرکہ درین بزم مقرب تر است ٭ جام بلا بیشترش میدہند ٭ جو کوئی مسیح کا بپتسما پاتا ہے اسکی موت کا بپتسما پاتا ہے (رومی ۶ باب ۳ سے ۶) جو کوئی عشاء ربانی کا پیالہ پیتا ہے وہ اسکے دکھوں میں شریک ہوتا ہے یہی دونو ساکرمنٹوں کا نتیجہ ہے کہ اسکے ساتھہ مصلوب ہوتے ہیں اور جیسے بپتسما کے وقت کوئی تو پانی میں غوطہ لیتا ہے اور کوئی چھینٹا اسیطرح کوئی تو دکھوں میں غرق ہوتا ہے اور کسی پر قدرے دکھہ چھڑکے جاتے ہیں پر دونو بپتسمے ہیں (ف ۲) وہ دکھہ جو خدا کے لئے ہے ایک بخشش ہے (فلپی ۱ باب ۲۹) خوشی کا باعث ہے (اعمال ۵ باب ۴۱) یہہ پیالہ باپ کے ہاتھہ سے ملتا ہے (یوحنا ۱۸ باب ۱۱) یہہ دکھہ جو مقدس لوگ پاتے ہیں ایک پیالہ ہے نہ سمندر اور یہہ پیالہ ایک ترکیب سے بھرا ہے (زبور ۷۵ باب ۸) اسمیں غوطہ کھاکر ہم مر نہیں جاتے اور آرام سے نا امید نہیں ہوتے ہیں (یشعیا ۴۳ باب ۲ و ۲ قرنتی ۴ باب ۸) (ف ۳) اگر دین کچھہ کام کی چیز ہے تو ہر بات سے بیش قیمت ہے پر اسکی قدر اسکے جوہری جانتے ہیں وہ لوگ جو اسکے لئے ذرا سا بھی دکھہ اٹھا نہیں سکتے وہ اسکی قدر نہیں جانتے اسلئے انکی نظروں میں وہ ناچیز ہے (وے اس سے بولے ہمیں مقدور ہے) یہہ بات انہوں نے اخلاص اور صفائی سے بولی تھی کہ ہم اپنے استاد کے ساتھہ موت تک جانے کو طیار ہیں دیکھو یہہ یعقوب پہلا شہید ہوا جسنے موت کا پیالہ پیا اور خون کا بپتسما لیا (اعمال ۱۲ باب ۱ و ۲) اور یوحنا نے بھی سارے شاگردوں کی نسبت زیادہ دکھہ اٹھانے میں اسکا ذکر تواریخ کلیسیا میں دیکھو (ف ۴) اگرچہ یہہ جواب انہوں نے دل کی صفائی سے دیا اور آخر کو ایسے ہی دکھوں کی برداشت بھی کی مگر تو بھی یہہ بات اپنی کمزوری سے ناواقف ہوکر انہوں نے کہی تھی جب امتحان کا وقت آیا تھا تو سب بھاگ گئے تھے اسیطرح دیکھا جاتا ہے کہ جو لوگ صلیب سے ناواقف ہیں بڑی بڑی بہادری کے ذکر کرتے ہیں

۲۳ (۲۳) اور اُسنے اُنہیں کہا میرا پیالہ تو پیوگے اور وہ بپتسما جو میں پاتا ہوں پاؤگے لیکن اپنے داہنے اور اپنے بائیں کسی کو بیٹھنے دینا میرا کام نہیں مگر اُنہیں کو جنکے لیے میرے باپ سے طیار کیا گیا

(پیوگے) یہہ پیشگوئی ہوئی کہ تمہیں دُکھ اُٹھانا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب مسیح آسمان کو چلا گیا تو اُس پیشگوئی کو یاد کرکے اُنکے دلوں میں بڑی دلیری آئی اور اُنہوں نے اس بات پر نزاز و ردیا کہ اگر ہم اُسکے ساتھہ دُکھہ اُٹھادیں تو اسکے ساتھہ جلال بھی پاوینگے (۲ تمطاوس ۲ باب ۱۲ و رومی ۸ باب ۱۷) (باپ سے طیار کیا گیا) یعنی جنکے لئے باپ سے یہہ منصب مقرر ہوا اُنہیں کو ملیگا (میرا کام نہیں) یعنی تقرر خدا سے ہے تقرر میرا کام نہیں ہے ہاں دینا میرا کام ہے مگر حقداروں کو۔ خدا کی ذات میں تین اقنوم ہیں ہر اقنوم کا کام جدا ہے باپ کا کام ہے منصب مقرر کرنا روح کا کام ہے منصب کے لایق آدمی کو بنانا بیٹے کا کام ہے وہ منصب وقت معینہ پر عنایت کرنا اگرچہ باپ سے اُسکا تقرر ہے تو بھی دینا اُسیکا کام ہے وہ آپ تخت پر بیٹھکر کہیگا اُن سے جو دہنے ہاتھہ ہونگے ای میرے باپ کے مبارک لوگو (متی ۲۵ باب ۳۴) پس مطلب یہہ ہے کہ میں طرفداری اور خود غرضی سے نہیں دیسکتا وہ نہیں کہتا کہ تمہیں نہیں ملیگا یہہ ہوسکتا ہے کہ وہ جگہ اُنکی ہووے مگر یہہ دہنے بائیں بیٹھنا جو مانگتے تھے جو بارہ تختوں میں زیادہ تقرب کے تخت کی جگہہ ہیں یہہ تو صد جگہہ کی تلاش تھی دور وہ اس سوال سے ناخوش تھا دیکھو (لوقا ۱۴ باب ۷ سے ۱۱) بلکہ اُن بارہ میں اُسوقت ایک بے ایمان شاگرد بھی کھڑا تھا یعنی یہودا اسکر یوطی جسکی جگہہ دوسرا شخص متیاس آنیوالا تھا پس وقت سے پہلے آسمانی مدارج کی تخصیص سنانا اور سننے کی خواہش رکھنا نامناسب بات ہے اسلئے اُسنے بھی گول گول جواب دیدیا (ف) دیکھو جب وہ صلیب پر چڑہا تو اُس کے دہنے بائیں کون تھے دو چور تھے اُسوقت تو یہہ دونوں شاگرد اس سوال سے بہت شرمائے ہونگے

۲۴ (۲۴) اور جب دسوں نے یہہ سُنا تو اُن دونوں بھائیوں پر خفا ہوئے

(خفا ہوئے) دس باقی شاگرد اس سوال کے سبب اِن دو پر خفا ہوے ان دسوں میں یہہ انجیل لکھنے والا متی بھی تھا دہ اپنی کمزوری بھی بتلاتا ہے کہ میں بھی خفا ہوا اُن دسوں میں شامل ہوکر جیسے اُسنے (۵ اباب ۲۳ و ۱۷ باب ۱۶) میں بھی کمزوری کا ذکر کیا ہے یہاں سے اُن کی صاف گوئی ظاہر ہے جو انجیل کی سچائی پر دلیل ہے (ف) خفا ہوے یہاں سے کیا معلوم ہوا یہہ کہ پرانی روح حسد کی پھر ظاہر ہوئی اگرچہ سبب تو تھا مگر تو بھی جسمانی کام ظاہر ہوا دیکھو مسیح کے خاص شاگردوں میں بھی کمزوری کینہ سرفرازی کا ارادہ ہونے سکتا ہے اسلئے ہمارا بھروسہ کسی آدمی پر نہیں نہ رسولوں پر مگر صرف اُس ایک پاک ذات عیسیٰ مسیح پر جو

بالکل خدا کا بے عیب بره ہی (ف ۲) کیوں خفا ہوئے اسلئے کہ تم کیوں ایسا بیجا سوال کرتے ہو جو ہم نہیں کرتے ہیں یہہ مغروری کی بات تھی اور مغروری ایسا بڑا گناہ ہی جسکے سبب فرشتے آسمان پرسے گر گئے (یہودا باب ۶) آدم اور حوا اسی مغروری میں آکر خدا کی مانند بنا چاہتے تھے کیا حال ہوا۔ یہہ مغروری آدمی کا شعار یعنی اندرونی لباس ہی جو سب سے پہلے پہنا جاتا ہی اور سب کپڑوں کے پیچھے اُتارا جاتا ہی (ف ۳) اکثر لوگ خفا ہوتے ہیں جب اپنے گناہ دوسروں میں دیکھتے ہیں آپ گناہ کرتے ہیں پر دوسرے کو گناہ کرتے دیکھکر بہت ناراض ہوتے ہیں شاید اسلئے کہ میرا کام اسنے کیوں اختیار کیا گویا گناہ انہیں کا ورثہ تھا

۲۵ (۲۵) تب یسوع نے اُنہیں پاس بُلا کے کہا تم جانتے ہو کہ غیر قوموں کے حاکم اُنپر حکمرانی کرتے اور امیر اُنپر اپنا اختیار جتاتے ہیں

(حکمرانی کرتے) یہہ دنیا کا دستور ہی کہ بڑے لوگ خوردوں پر سرفرازی چاہتے ہیں تمہارے بیچ میں یہہ بات نہ ہووے بلکہ

۲۶ (۲۶) پر تم میں ایسا نہو بلکہ جو تم میں بڑا ہوا چاہے تمہارا خادم ہو

(بڑا ہوا چاہے) یعنے جسکو بڑا ہونے کی آرزو ہووے اُسکو خدمت کرنا چاہئے نہ حکومت نہ وہ بزرگ ہوگا جو سب سے زیادہ زمین اور دولت و نوکر رکھتا ہی یا سب سے زیادہ عالم ہی مگر وہ جو سب سے زیادہ نیچے اُترتا ہی نیکی کرنے کو (فلپی ۲ باب ۱سے ۹) سچی بزرگی دیتی ہی لیتی نہیں سچا بزرگ اوروں کو دیتا ہی نہ لیتا ہی سچی بزرگی آرام سے گھر میں نہیں بیٹھتی مگر ادھر اُدھر خدمت کے لئے پھرتی ہی (اعمال ۱۰ باب ۳۵) خدا کا یہہ مطلب نہیں ہی کہ کوئی حاکم نہ ہووے کیونکہ حاکم خدا کے حکم سے آدمیوں کے خادم ہیں مگر حاکم ہوکر حکومت سے مغرور نہو دیں اور خدمت نہ کریں تو یہہ اُنکی خطا ہی اور وہ یہہ بھی نہیں فرماتا کہ کلیسیا میں انتظام کے لئے مدبر اور منتظم اشخاص نہو دیں مگر عزت کی خواہش اور اپنا فایدہ جوئی کو منع کرتا ہی

۲۷ (۲۷) اور جو تم میں سردار بنا چاہے تمہارا نوکر ہو

(نوکر) یونانی میں لفظ غلام ہی یعنے دولس مراد آنکہ سب سے اونچا وہ ہوگا جو سب سے نیچے اُترتا ہی تاکہ خدمت کرے

۲۸ (۲۸) چنانچہ انسان کا بیٹا اسلئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے فدیے میں دیوے

یعنے میری بادشاہت میں فروتنی اور خدمت کا نام بزرگی ہے اور اسی سبب سے مسیح سب سے زیادہ سرفراز اور بلند ہے کہ وہ سب سے زیادہ فروتن تھا جب وہ کلام ہو کے خدا کے ساتھ تھا تو ساری مخلوقات نے اُسکی خدمت کی کیونکہ وہ سب کا خالق تھا اور مخدوم وہ جو مخدوم تھا خادم بنا اور اُس کا آدمیوں کے فایدہ کے لیے مرنا سب سے بڑی خدمت تھی جب مرگیا اور جی اُٹھا پھر آسمانپر چڑھگیا اب ساری ریاستیں وغیرہ اُسکے تابع میں (۱ پطرس ۳ باب ۲۲) اب وہ سارے عیسایوں کا نمونہ ہے وے اپنے دل سے پوچھیں کہ اُس نے کیا کیا کیا اور کیا کیا فرمایا (۱ پطرس ۲ باب ۲۱) پر غیر قوم سرفرازی چاہتی ہیں سب سے بڑی چیزوں کی تلاش کرکے سب کچھ کھو دیتے ہیں اِسوقت سب سے زیادہ ذلیل اور حقیر شیطان ہے مگر وہ سرفرازی کی تلاش سے ہوا ہے پر آسمان کا دروازہ فروتنی ہے اور جلال کی راہ دُکھ ہے جو اس راہ اور دروازہ کو اختیار کرتا ہے وہی آسمان اور جلال میں داخل ہوتا ہے اور شیطان کو بھی فروتنی سے پامال کرتا ہے (ف) یہاں فدیہ کا ذکر ہے اور فدیہ خاص لفظ ہے اُسکے تین معنے ہیں اول ہلاک شدہ جان کے لئے عوض دینا (خروج ۲۲ باب ۳۰) دوسرے معنے غلام کے آزادگی کے میں اُسکی قیمت دیگر (احبار ۲۵ باب ۵۱) تیسرے معنی جان زندہ کے لئے کفارہ دینا ہے (امثال ۱۳ باب ۸) پس مسیح شہید ہونے کو اور نمونہ دکھلانے کو نہیں مرا لیکن فدیہ دینے کو موا (عبرانی ۹ باب ۱۴ و ۱ پطرس ۲ باب ۱۰) یونانی میں لفظ فدیہ کسی بیجان چیز کے معاوضہ کو نہیں کہتے ہیں مگر صرف جان کے بدلے کو کہتے ہیں (۱ پطرس ۱ باب ۱۸ و ۱۹) یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح کی موت ہماری موت کا کفارہ ہے پس وہ ایک قیمت ہے جس سے آدم زاد مول لے گئے شیطان کی غلامی سے گناہ سے موت سے دوزخ سے اور جس سے آزادگی اور زندگی ہمیں ملتی ہے (ف) یہہ بھی یہاں سے ظاہر ہے کہ مسیح نے اپنی جان ہمارے لئے خوشی سے دی باپ نے جبراً اُسکی جان نہیں لی بلکہ اُسنے آپ ہمارے گناہوں کا فدیہ دیا محض مہربانی سے

(۲۹) اور جب وے یریحا سے نکلتے تھے بڑی بھیڑ اُسکے پیچھے ہولی ۲۹

(۲۹ سے ۳۴ تک مرقس ۱۰ باب ۴۶ سے ۵۲ لوقا ۱۸ باب ۳۵ سے ۴۳) دو اندھوں کا اچھا ہونا مذکور ہے

(۳۰) اور دیکھو دو اندھے جو راہ کے کنارے بیٹھے تھے یہہ سنکر کہ یسوع گذرتا ہے پکارنے لگے کہ اے خداوند داؤد کے بیٹے ہم پر رحم کر ۳۰

(دو اندھے) متی دو اندھے بتلاتا ہے جیسے دو دیوانہ تھے (متی ۸ باب ۲۸) مرقس ایک اندھا بتلاتا ہے پھر مرقس بتی میں ہے کہ یہہ واقعہ اُسوقت ہوا کہ جب شہر یریحا کو چھوڑ دیا تھا لوقا میں ہے کہ جب وہ یریحا میں آگیا تھا یہہ بیان مخالف نہیں ہیں مگر ایک اسے

کی تفسیر میں ایک مختصر کہتا ہی دوسرا مفصل تبلاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسطرح ہوا خداوند نے یریحو میں آگے برطمی کو دیکھا جسنے رحم کے لئے اُسے پکارا پر اُسوقت درخواست قبول نہیں ہوئی اور مسیح آگے بڑھا ہوا یریحو میں چلا گیا ذکی خراجگیر کے گھر دوسرے دن جب باہر جاتا تھا یروشلیم کی راہ پر تب اُسکو چنگا کیا لوقا نے ساری سرگذشت مفصل سنائی ہی۔ یہاں سے ظاہر ہی کہ انجیل نویسوں میں فریب اور سازش نہ تھی دیکھو (متی ۲۱ باب ۲ سے ۷) میں گدھی اور بچہ کا ذکر ہی دوسری انجیلوں میں صرف بچہ کا بیان ہی اختصار کے طور پر اور ایسی باتیں کئی ایک جگہ میں دیکھو (متی ۲۱ باب ۲۰ و مرقس ۱۱ باب ۲۰) پھر (لوقا ۲۴ باب ۱۹) اور (یوحنا ۱۱ باب ۲ و ۱۲ باب ۳) (متی ۲۷ باب ۵۲ و ۵۳) (ای خداوند داؤد کے بیٹے) دکھیو جو لکھا ہی (متی ۱۲ باب ۱۳) کی ذیل میں اس انجیل میں جب مسیح نے اندھوں کو بینائی دی تب ہمیشہ ابن داؤد کے لقب سے بیان ہوا ہی (ف ۱) کبھی کبھی مضبوط ایمان وہاں پایا جاتا ہی جہاں اُسکی امید نہیں ہی (ف) یہہ آندھے راہ کے کنارہ پر بیٹھے تھے جہاں سے مسیح گذرتا تھا اچھے موقع پر بیٹھے تھے پس چاہئے کہ جہاں مسیح کی گذرگاہ ہی وہاں پر ہم لوگ ہمیشہ حاضر ہوا کریں یعنی خدا کے گھر میں جہاں دین کا تذکرہ اور دعا ہوتی ہی (ف ۳) یہہ لوگ اندھے تھے دیکھہ نہیں سکتے تھے تو بھی سُن سکتے تھے بہرے نہ تھے دنیا میں کبھی کوئی ایسا آدمی سننے میں نہیں آیا جو اندھا اور بہرہ بھی ہو ایک حس کی صحت بھی موجب ہدایت ہوتی ہی

۳۱ (۳۱) پر لوگوں نے اُنہیں ڈانٹا کہ چپ رہیں لیکن وے اور بھی چلائے اور بولے ای خداوند داؤد کے بیٹے ہم پر رحم کر

(ڈانٹا) تاکہ چپ رہیں (دیکھو متی ۱۹ باب ۱۳) کی ذیل میں جو کچھ لکھا ہی (آور بھی چلائے) چلانے کے نیک نتیجے وہاں پر دیکھو جہاں وہ کنعانی عورت چلائی تھی (متی ۱۵ باب ۲۲) خود خداوند مسیح چلانے پر ترغیب دیتا ہی (لوقا ۱۱ باب ۵ سے ۱۳) جو لوگ آپکو مدد کا محتاج جانتے ہیں وہ دھمکانے سے چپ نہیں رہتے جسقدر روکے جاتے ہیں اُسیقدر زیادہ چلاتے ہیں (لوقا ۱۸ باب ۱) اس آندھے نے مسیح کو جانے نہ دیا جب تک اُس سے برکت نہ پائی جیسے (پیدائش ۳۲ باب ۶) اُسنے زور سے آسمان کو پکڑ لیا (متی ۱۱ باب ۱۲) (ف) اندھوں نے ایمان کی آنکھہ سے مسیح کو دیکھہ لیا دنیا نے اگرچہ اُسکا بدن دیکھا تو بھی مسیح کو نہیں دیکھا (ف ۲) اندھی دنیا جسنے مسیح کو نہیں دیکھا اُس نے اُسے دھمکایا جسنے مسیح کو دیکھا اور اُسکی پرستش کی (ف ۳) دیکھو ایمان سے اندھے نے آنکھیں پائیں پر دیکھنے والے اندھے ہوگئے (یوحنا ۹ باب ۳۹) اسیطرح ایک حائضہ عورت نے مسیح کو چھوا پر بھیڑ جو اُسی دباتی تھی اُس نے نہیں چھوا (متی ۹ باب ۲۰) کے ذیل میں دیکھو

۳۲

(۳۲) اور یسوع نے کھڑے رہکے اُنہیں بلایا اور کہا تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے کروں

(بلایا) مرقس کہتا ہی کہ لوگوں نے کہا خاطر جمع رکھو وہ تمہیں بلاتا ہی دیکھو جو دہمکاتے تھے اب کیا بولتے ہیں (ف) جب کوئی کسی امیر کی ملاقات چاہتا ہی اور سب کہتے ہیں کہ ٹھہرنا بیفایدہ ہی تو بھی وہ ٹھہر جاتا ہی آخر کو نوکر آکر کہتا ہی وہ تجھے بلاتا ہی کتنے بہت لوگ ہیں جو خدا کی باتوں میں اسیطرح دیکھتے ہیں اگر کوئی کہتا ہی کہ استقلال بیفایدہ ہی تو کہنا چاہئے کہ صبر سے جو چاہتے ہیں سو پاتے ہیں مرقس میں ہی کہ وہ شخص اپنا کپڑہ پھینک کر مسیح کے پاس آیا اُسنے بلاہٹ کو سنتے ہی رکاوٹ کو دور کیا (تم کیا چاہتے ہو) وہ تو جانتا تھا کہ کیا چاہتے ہیں پر یہہ اِسلئے فرمایا تاکہ اُنہیں آزماوے اور اُنکی حاجت اُنپر زیادہ ظاہر کرے اور اُنکے ایمان کو اور بھی مضبوطی بخشے اور یہہ کہ وہ اپنے مُنہ سے آپ اپنی حاجت سب کے سامنے سناویں دیکھو (حزقیل ۳۶ باب ۳۷) (ف ۲) وہ ملاح جو جہاز کو کنارہ پر پہنچانا چاہتا ہی وہ زمین کو چپے سے پکڑتا ہی نہ اِسلئے کہ زمین کو اپنی طرف کھینچ لاوے مگر اِسلئے کہ آپکو زمین کی طرف پہونچاوے اسیطرح دعا کر کے رحم کو اپنی طرف نہیں کھینچ سکتے مگر آپ کو رحم کی طرف پہونچاتے ہیں

۳۳

(۳۳) اُنہوں نے اُسے کہا کہ اے خداوند یہہ کہ ہماری آنکھیں کُھل جائیں

(خداوند) مرقس میں ہی کہ ربونی کہا حاصل واحد ہی مرقس یہہ بھی کہتا ہی کہ فرمایا تیرے ایمان نے تجھے بچایا (ف) جو کوئی تیر چلاتا ہی زور سے کمان کو کھینچتا ہی اسیطرح اندھوں نے دعا کا تیر ایمان کے زور سے چلایا پر جب آرزو تھوڑی ہوتی ہی تو ایمان بھی کم زور ہوتا ہی اور اُس سے آدمی کچھہ نہیں پاتا

۳۴

(۳۴) اور یسوع کو رحم آیا اور اُنکی آنکھوں کو چھوا اور اُسی دم اُنکی آنکھوں نے بینائی پائی اور وے اُسکے پیچھے ہو لئے

(چھوا) مسیح نے انسان ہو کر چھوا پر خدا ہو کے چنگا کیا (پیچھے ہو لئے) اسیطرح ہوتا ہی کہ جو کوئی مسیح سے صحت پاتا ہی اُسکے پیچھے ہو لیتا ہی اور اُسکی پیروی کرتا ہی پر جس نے اُس سے صحت نہ پائی اپنی بے ایمانی کے سبب تو وہ کسطرح اُسکی پیروی کریگا اور یہی سبب ہی کہ جھوٹے عیسائی اُسکی پیروی نہیں کرتے پر اپنی بدخواہشوں کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ بدخواہشوں سے کچھہ مزا اُٹھاتے ہیں اُنہوں نے مسیح سے مزہ نہیں اُٹھایا

اکیسواں باب

(۱) اور جب وے یروشلیم کے نزدیک پہنچے اور بیت فاگا میں زیتون کے پہاڑ پاس آئے تب یسوع نے دو شاگردوں کو بھیجا اور اُنہیں کہا

(۱ سے ۹ مرقس ۱۱ باب ۱ سے ۱۱ تک لوقا ۱۹ باب ۲۹ سے ۴۰ یوحنا ۱۲ باب ۱۲ سے ۱۹ تک) اب مسیح شادیانہ بجا کے یروشلیم میں داخل ہوتا ہے اور یہہ بیان سب انجیلوں میں ہے (بیت فاگا) یعنے انجیروں کا گھر یہہ بیت عنیا کے نزدیک اور کوہ زیتون کے دوسری طرف یروشلیم کی راہ پر تھا (ف) اب حقیقی فسح کا برہ یروشلیم کو جاتا ہے کیونکہ صرف اسی جگہ فسح ہوتی ہے دوسری جگہ نہیں ہوسکتی اُن لوگوں میں جاتا ہے جو مارنے چاہتے ہیں۔ اسلئے وہ یہہ بھی دکھلاتا ہے کہ سچی فسح وہ ہے جو اپنی خوشی سے جان دے (ف۲) عید فسح یعنے موت سے ۶ روز پیشتر خداوند بیت عنیا میں آیا (یوحنا ۱۲ باب ۱) جہاں عطر ملا گیا (متی ۲۶ باب ۶ سے ۱۳) پر دوسرے روز یروشلیم میں داخل ہوا یعنے اتوار کے روز مرنے سے پہلے یعنے دسویں تاریخ یروشلیم میں حاضر تھا کیونکہ ۱۴ تاریخ کو فسح تھی اور دسویں تاریخ کو حکم تھا کہ برہ کو واسطے فسح کے چُن لیں (خروج ۱۲ باب ۳) یعنی فسح سے پانچ روز پہلے (زیتون کے پہاڑ پاس آئے) اس پہاڑ کا ذکر (۲ صموئیل ۱۵ باب ۳۰ ذکریاہ ۱۴ باب ۴) میں ہے یہہ پہاڑ سات سو فٹ اونچا تھا اُسکی چوٹی پر سے ساری یروشلیم دکھلائی دیتی تھی اور اُسکے بیچ میں کدرون کا نالہ تھا (دو شاگردوں کو) گمان ہے کہ یہہ دو شاگرد پطرس و یوحنا تھے (لوقا ۲۲ باب ۸) (ف۳) اِن شاگردوں کا کتنا بڑا ایمان تھا کہ اُنھوں نے یہہ حکم بلا عذر مان لیا

(۲) اپنے سامھنے کی بستی میں جاؤ اور فوراً ایک گدھی بندھی اور بچہ اُسکے ساتھہ پاوگے کھول کے میرے پاس لاؤ

(بچہ) یہہ ایسا بچہ تھا کہ اب تک اُسپر کسی نے سواری نہیں کی تھی (مرقس ۱۱ باب ۲) قبر بھی ایسی ہی تھی کہ جس میں کوئی گاڑا نہیں گیا تھا (یوحنا ۱۹ باب ۴۱) نیا آدم سب باتوں میں گنہگاروں سے جدا تھا تو بھی وہ گنہگاروں میں آیا اور ساری باتوں میں گناہ کے سوا آزمایا گیا (ف) مرقس و لوقا کہتے ہیں کہ بچے پر سواری ہوئی تھی نہ گدھی پر معلوم ہوتا ہے کہ گدھی بھی ساتھہ ساتھہ تھی پر سواری صرف بچہ پر تھی

۳ (۳) اور اگر کوئی تمکو کچھہ کہے تو کہو کہ خداوند کو انکی حاجت ہے وہ فی الفور انہیں بھیجدیگا

(بھیجدیگا) وہ عالم الغیب تھا سب کچھ جانتا تھا سارے دلوں کی کنجی اُسکے پاس تھی۔ شاید وہ مالک گدھا کوئی عیسائی تھا نہیں فرماتا کہ گدھی کو لانے دیگا بلکہ بھیجدیگا لانے دیگا اور بھیجدیگا میں بہت فرق ہے دیکھو مسیح خداوند کی طاقت اور کشش

۴ (۴) اور یہہ سب کچھہ ہوا تا کہ جو نبی کی معرفت کہا گیا پورا ہو

(نبی کی معرفت) ۵۰۵ برس پیشتر یہہ پیشگوئی (ذکریا ۹ باب ۹) میں مذکور ہوئی تھی اب پوری ہوئی دیکھو جسطرح پہلی آمد کی پیشگوئی ٹھیک پوری ہوئی اسیطرح دوسری آمد کی پیشگوئیاں بھی پوری ہونگی

۵ (۵) کہ صیہون کی بیٹی کو کہو دیکھہ تیرا بادشاہ حلیمی سے گدھی اور گدھی کے بچے پر سوار ہوکے تیرے پاس آتا ہے (۶) سو شاگرد جاکے اور جیسا یسوع نے اُنہیں حکم دیا تھا بجالاکر (۷) گدھی اور بچے کو لے آئے اور اپنے کپڑے اُنپر ڈالے اور وہ اُنپر سوار ہوا ۶ ۷

(صیہون کی بیٹی) یعنی یہودساکنان یروشلم یا خاص وہ لوگ جو مقدس اور برگزیدہ اور اہل بہشت ہیں (تیرا بادشاہ) مسیح حقیقی بادشاہ ہے اور تیرا بادشاہ ہے جو تیرے اندر اور تیرے اوپر اور تیرے لیے بادشاہت کرتا ہے حلیم ہے جو محنت وجفاکشی سے بادشاہت کرتا ہے (حلیمی سے) نہ مثل دنیاوی بادشاہوں کے مغروری اور تکبر سے (گدھی کے بچے پر) نہ ہاتھی پر اور نہ سرکش گھوڑے پر جسکے نزدیک کوئی نہیں آسکتا مگر گدھی کے بچہ پر تا کہ سب اُسکے پاس آسکیں (ف) یہہ گدھی کے بچہ کی سواری کوئی ذلیل بات نہیں تھی جیسے اب ہندوستان میں اس سواری کو ذلیل جانتے ہیں اُس ملک میں اکثر ذی عزت لوگ گدھی کی سواری کیا کرتے تھے (دیکھو قاضی ۵ باب ۱۰ و ۱۰ باب ۴ و ۱۲ باب ۱۴) (ف) گدھی کا بچہ صلح کا نشان ہے مگر گھوڑا لڑائی کی علامت ہے مسیح دنیا میں صلح کے لئے آیا نہ لڑائی کے اِسلئے اُسنے اس سواری کو اختیار کیا

۸ (۸) اور بہت لوگوں نے اپنے کپڑے راستے میں بچھائے پر اوروں نے درختوں سے ڈالیاں کاٹ کے راہ میں چھترائیں

(کپڑے) راہ میں لوگوں نے کپڑے بچھادئے تا کہ وہ اُن پر سے چلے یہہ بادشاہی عزت کا نشان تھا (۲ سلاطین ۹

باب ۱۳) یہہ ایسی بات ہے جیسے کوئی فتحمند سپہ سالار اپنے شہر کو لوٹ جاتا ہے پر اُس میں اُس نے اپنی دوسری آمد کا نمونہ بھی دکھلایا (ف) وہ ساری عمر میں صرف ایک دفعہ شادیانہ بجاکر سوار ہوا اور یہہ اُسوقت کیا کہ جب مرنے کو گیا پر جب وہ آویگا تو اُسکی شان وشوکت اور ہی طرح سے ہوگی دیکھو (یشعیاہ ۲۴ باب ۲۳ ومکاشفات ۱۹ باب ۱۱ سے ۱۶ تک) (ف) جب اُنہوں نے کپڑے ڈالے تو وہ اُن پر سے چلا اور اُسنے اِسبات کو نامناسب نہیں تبلایا کہ لوگ اُسکے کپڑے ڈالکر یوں عزت کریں بلکہ اُسنے اِس تعظیم کو منظور فرمایا (ڈالیاں) یعنے درختوں کی شاخیں یہہ فتح اور مبارکی کا نشان تھا

۹ (۹) اور بھیڑیں جو آگے پیچھے چلتی تھیں پکارتی اور کہتی تھیں ہوشعنا داؤد کے بیٹے کو مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے ہوشعنا عالم بالا میں

(ہوشعنا) یعنے اب نجات دے دیکھو زبور (۱۱۸ باب ۲۵ و ۲۶) جب اُنہوں نے ایسے لفظ بولے تو اُنہوں نے قبول کیا کہ یہہ آیات زبور کی اُسکے حق میں ہیں اور اسی لئے ساری جماعت اُن کرامات کے سبب جو اُس سے دیکھی تھیں بلند آواز سے خدا کی تعریف کرنے لگی (لوقا ۱۹ باب ۳۷) پر بعض فریسیوں نے کہا اے اُستاد اپنے شاگردوں کو دانٹ اُسنے جواب دیا کہ اگر یہہ چپ رہیں تو عین پتھر پکارینگے اِس آواز کا چپ ہونا ناممکن ہے دیکھو آج تک یہہ آوازہ کسطرح بڑھتا گیا آخر کو ساری دنیا چلاویگی (ف) مسیح خداوند آجتک ایسی شہرت اور تعریف علانیہ کرنے سے لوگوں کو منع کرتا رہا کہ مجھے مشہور نہ کرنا پر اب ہونے دیتا ہے کیونکہ وقت آگیا ہے کام کے لئے ایک وقت ہے (ف) چند روز گذرے کہ کچھ اور کام کرتا تھا یعنے نبوت کا کام پر اب دل وجان سے ایسی تعریف سننے پر خوش ہے یہہ سکھلانے کو کہ ضرور ہے لوگ میری بادشاہی کی قدر منزلت سے بھی آگاہی حاصل کریں اور اقرار کریں کہ وہ حقیقی بادشاہ ہے اور آخری وقت میں مسیح ظاہر ہوکر شہر میں آتا ہے (ف) اگر لوگ اسطرح نہ چلاتے تو ضرور پتھر بولتے دیکھو (حبقوق ۲ باب ۱۱) (ہوشعنا عالم بالا میں) لوقا کہتا ہے آسمان میں ایسا کیا جاوے جیسے (اسلاطین ۱ باب ۳۶ ولوقا ۲ باب ۱۴) میں بھی ہے لوقا کہتا ہے مبارک ہو وہ بادشاہ یوحنا کہتا ہے مبارک ہو اسرائیل کا بادشاہ (ف) آج ہوشعنا پکارتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں چار روز بعد کہینگے صلیب دے صلیب دے آدمیوں کی تعریف کا کیا اعتبار ہے جو ذرا سی بات میں طوطے کی طرح آنکھ بدل جاتے ہیں پر وہ تعریف جو خدا سے ہے وہی خوشی کی بات ہے (ف) لوگ بدل جاتے ہیں پر مسیح کبھی نہیں بدلتا یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک وہی ہے (عبرانی ۱۳ باب ۸) (ف) پر یہہ سب اِسلئے بھی ہوا کہ ضرور تھا کہ برہ کا خون کونے میں نہ بھایا جاوے (اعمال ۱۰ باب ۳) (ف) لوگوں نے تو یہہ باتیں کہیں پر مسیح نے اُسوقت کیا باتیں کہیں (لوقا ۱۹ باب ۴۱ سے ۴۴ تک دیکھو) جب نزدیک آیا اور شہر کو دیکھا تو اُسپر رویا اور بولا کاشکے تو بھی اپنے اِس دن میں اُن باتوں کو

جو تیری سلامتی کی ہیں جانتا پر اب وے تیری آنکھوں سے چھپی ہیں کیونکہ وے دن تجھ پر آوینگے کہ تیرے دشمن تیرے گرد مورچہ باندھینگے اور تجھے گھیر لینگے اور سب طرف سے تنگ کرینگے اور تجھکو اور تیرے لڑکوں کو جو تجھ میں ہیں خاک میں ملادینگے اور تجھ میں پتھر پر پتھر نہ چھوڑینگے اس لئے کہ تونے اسوقت کو کہ تجھ پر نگاہ تھی نہیں پہچان لیا (ف) اسنے تو آپ کو اُن کے حوالہ کر دیا کہ وہ اُسپر ماتم کریں پر اُس کے دل میں کیا تھا خوشی اور غم بھی

(۱۰) اور جب وہ یروشلیم میں آپہونچا سارا شہر مضطرب ہوا اور کہا یہہ کون ہی (۱۱) تب لوگوں نے کہا یہہ یسوع ہی گلیل کے ناصرہ کا نبی

(شہر مضطرب ہوا) اسیطرح تولد کے وقت تمام یروشلم گھبرا گیا تھا (متی ۲ باب ۳) اسوقت اُس آمد ثانی کی ایک پیشگوئی جھلک مارتی ہی جیسے (یسعیاہ ۲۵ باب ۹) میں لکھا ہی کہ لو یہہ ہمارا خدا ہی

(۱۲) اور یسوع خدا کی ہیکل میں گیا اور اُن سب کو جو ہیکل میں بیچتے اور خریدتے تھے نکال دیا اور صرافوں کے تختے اور کبوتر فروشوں کی چوکیاں اُلٹ دیں

(۱۲ سے ۲۲ مرقس ۱۱ باب ۱۱ سے ۲۶ لوقا ۱۹ باب ۴۵ سے ۴۸ تک) یہاں دوسری بار ہیکل صاف کرنے اور درخت انجیر پر لعنت کرنے کا بیان ہی (ف) مسیح نے دو بار ہیکل کو پاک کیا پہلی بار جب کہ وہ پہلے ہی یروشلم میں آیا تھا (یوحنا ۲ باب ۱۳ سے ۲۲) اب دوسری بار رخصت کے وقت پاک کرتا ہی (خدا کی ہیکل) نہ خدا کی ہیکل مگر خدا کی ہیکل کا احاطہ مراد ہی (صرافوں کے تختے) صراف لوگ وہاں اسلئے تھے کہ جو لوگ دور سے آتے تھے اور رومی وغیرہ غیر ملک کے سکّے اور نقدی رکھتے تھے اُنکو ضرورت ہوتی تھی کہ اپنی نقدی عبرانی نقدی سے بدلیں کیونکہ حکم تھا کہ ہیکل کا نذرانہ عبرانی نقدی سے دیا جاوے تاکہ آدھی مثقال لینے والوں کو فایدہ ہووے (خروج ۳۰ باب ۱۳) پس صراف اپنا فایدہ لیکر بدل دیتے تھے دیکھو جو لکھا ہی (متی ۱۷ باب ۲۴) کی ذیل میں (کبوتر فروشوں کی) وہاں کبوتر فروشوں کی دکانیں بھی تھیں اُن غربا کی مدد کے لئے جو قربانی چڑہاتے تھے (احبار ۱۲ باب ۸) نفع کا اور آمدنی کا ایک حصہ کاہن بھی لیتے تھے (اُلٹ دیں) مسیح نے غصہ اور غضب سے دوکانداروں کو اُٹھا دیا یہہ برہ کے غضب کا نمونہ تھا (مکاشفات ۶ باب ۱۶) دیکھو (ملاکی ۳ باب ۱ سے ۳ تک) ہیں جو پیشگوئی تھی وہ پوری ہوئی پر کامل طور پر آمد ثانی میں یہہ خبر پوری ہوگی مسیح نے اب بھی ایسا کام کیا کیونکہ یہہ کام مسیح کا تھا جیسے ملاکی کہتا ہی کیونکہ جسوقت

یوحنا اصطباغی کی خبر دیگئی تو فوراً لکھا ہی کہ خدا اپنی ہیکل میں آویگا اور پاک کریگا پس ملاکی اُسکو یہوواہ اور اپنی ہیکل کا مالک اور پاک کنندہ بتلاتا ہی (ف) مسیح نے ایسا عذر نہیں سُنا کہ صرافوں اور کبوتر فروشوں کی ضرورت ہی اُسنے ضرورت کے لئے انہیں نہیں دیا پس وہ ایسی ضرورت کو کبھی نہیں سنتا گناہ کو صاف کھولدیتا ہی دیکھو وہ عیسائی جو بعض نامناسب باتیں کر گذرتے ہیں اور جب اُنہیں گرفت کرو تو ضرورت کا عذر سنا دیتے ہیں وہ یہاں سے کچھ سیکھ لیں

۱۳ (۱۳) اور اُنہیں کہا لکھا ہی کہ میرا گھر عبادت کا گھر کہلائیگا پر تم نے اُسے چوروں کی کھوہ بنایا

(میرا گھر) دیکھو کیا لکھا ہی (یرمیا، باب ۱۱) میں کہ کیا یہہ گھر جو میرے نام کا کہلاتا ہی تمہاری آنکھوں میں چوروں کی کھوہ ہی دیکھہ خداوند کہتا ہی کہ میری آنکھوں نے یہہ دیکھا ہی (میرا گھر) یعنے خدا کا گھر (یشعیا ۵۶ باب، و یوحنا ۲ باب ۱۶) کو دیکھو پر مسیح بیٹا ہوکے اُس گھر کا مالک ہی وہ باپ کا قایم مقام اور اُسکا وارث ہی پس ہیکل اُسی کا محل تھا اور یروشلم اُسکا پایۂ تخت (عبرانی ۳ باب ۶) (چوروں کی کھوہ بنایا) تم چور ہو اور تمنے اِس گھر کو چوروں کی کھوہ بنایا ہی لوٹ کے لئے اور عزت الٰہی کی پرواہ نہیں رکھتے (ف) وہ جب پہلی بار اِس گھر میں آیا تھا تو اُسنے سوداگری کا گھر بتلایا تھا اب چوروں کے چھپنے کی جگہہ بتلاتا ہی یہاں سے ظاہر ہی کہ اِس عرصہ میں بدی بہت بڑھ گئی اب یہہ گھر مجھسے ویران چھوڑا جاتا ہی تاکہ برباد ہوجاوے (متی ۲۱ باب ۴۳ و ۲۳ باب ۳۸) یہاں سے درخت انجیر سوکھانے کے معنے بھی صاف کُھلجاتے ہیں کہ اُس سے یروشلم کی بربادی مراد تھی جو دینداری کی صورت میں تھے پر حقیقی میوہ نرکھتے تھے یعنے جسطرح انجیر کا درخت سوکھہ گیا اسیطرح ہیکل برباد ہوگی

۱۴ (۱۴) اور اندھے اور لنگڑے ہیکل میں اُس پاس آئے اور اُس نے اُنہیں چنگا کیا

اُسنے آپ اُس گھر میں چنگا کرنے کے کام تو کئے کیونکہ باپ کے گھر میں ایسے کام لایق تھے مگر خرید فروخت کرنا منع تھا یہہ کام خرید و فروخت کے احاطہ ہیکل سے باہر کرنے مناسب تھے پر وہ احاطہ کے اندر کرتے تھے (ف) مسیح نے پہلے اپنے محل کو صاف کیا اور پیچھے بادشاہت میں انعام بانٹ دئے

۱۵ (۱۵) پر جب سردار کاہنوں اور فقیہوں نے کراماتیں جو اُسنے دکھائیں اور لڑکوں کو ہیکل میں پکارتے اور داؤد کے بیٹے کو ہوشعنا کہتے دیکھا تو بہت غصے ہوئے

(غصے ہوئے) اس غصہ کی بنیاد اسوقت یہہ معلوم ہوتی ہی کہ اُسنے اُنکے نفع کی بات میں ہاتھہ ڈالا اور اُنکے گناہ پر

اُنہیں ملامت کیا پر چونکہ واجبی اور مناسب ملامت تھی اِسلئے اُسکی بابت کچھہ نہ بولے پر دل میں کینہ رکھا پر جب کرامتیں دیکھیں اور ہوشعنا پکارتے ہوئے لڑکوں کو سنا تو بہت ہی غصہ بھڑکا اور ضبط نکر سکے تب اعتراض کیا

(۱۶) اور اُسے کہا کیا تو سُنتا ہی کہ یہہ کیا کہتے ہیں یسوع نے اُنہیں کہا ہاں کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا کہ بچّوں اور شیر خواروں کے مُنہہ سے تو نے تعریف کروائی

(تو سنتا ہی کہ یہہ کیا کہتے ہیں) یعنے اسکی تعریف کی برداشت کیوں کرتا ہی گویا یہہ نامناسب تعریف کرتے ہیں تب اُسنے جواب دیا (کیا تمنے کبھی نہیں پڑھا) یعنے آٹھویں زبور کبھی نہیں پڑھی وہ میرے حق میں ہی اکثر جگہ زبور مسیح کے حق میں بیان ہوئی ہی (اقرنتی ۱۵ باب، ۲عبرانی ۲ باب ۶و افسی ۱ باب ۲۲) یہاں وہ آپ فرماتا ہی کہ یہہ میرے حق میں لکھا ہی (بچوں اور شیر خواروں کے منہہ اس آٹھویں زبور کی آیت ۲ کے دو حصّہ میں اُسنے پہلے حصّہ کو سنایا مگر دوسرا حصّہ چھوڑ دیا (کہ دشمن اور انتقام لینے والیکو خاموش کراوے) اور یہہ اِسلئے چھوڑ دیا تاکہ وہ خود دیکھکر سمجھہ جاویں اور شرمندہ ہوں (تو نے تعریف کرائی) زبور میں ہی کہ قوت پیدا کی پس خدا کی پیدا کی ہوئی قوت سے یہہ بچے اُسکی تعریف کرتے ہیں یہہ تعریف قوت الٰہی سے ہی نہ بچے آپ کرتے ہیں خدا آپ قوت بخشتا ہی جب بڑا بھاری کام کمزوروں سے ہوتا ہی (ف ۱) دیکھو جب بچے تعریف کرتے ہیں تو یہہ تعریف کس رتبہ کی ہی دیکھو کمزور کی عبادت میں کتنی قدرت ہی چھوٹے بچے فرشتہ کی مانند اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور بڑے بڑے آدمی دانا اُسے رد کرتے ہیں بچے دانائی کی بات بولتے ہیں مگر دانا لوگ نادانی کی بات کہتے ہیں پاکیزگی کے وسیلہ سے بچے بڑوں کی طاقت پاتے ہیں پر گناہ کے سبب سے بڑے آدمی بچوں کی مانند کمزور ہو جاتے ہیں (ف ۲) بھائیو بچوں کی تربیت کا بہت فکر واجب ہی ذرا اسکولوں کی طرف غور کر کے دیکھنا کہ ہاں بدی سرایت نہ کرے اور بچے خدا کی باتوں میں تعلیم پاویں اُنکی طبیعت الٰہی باتوں کے ساتھہ بڑی مناسبت رکھتی ہی اس طبیعت کی حفاظت والدین اور اُستادوں پر واجب ہی (ف ۳) یہاں سے ہم یہہ بھی سیکھتے ہیں کہ کمزوروں کی طاقت تعریف کرنے میں ہی اور مسیح کی عبادت ہماری قدرت ہی (ف ۴) اُسوقت جو بچوں کا ذکر آیا تو یہہ اسبات کا بھی نمونہ ہی کہ وہ بچے یعنی غیر قوم کی کلیسیا جو معرفت سے خالی تھی خدا سے طاقت پاکر کھیت کاٹنے کا شروع کرنیوالی تھی تاکہ یہودیوں کو غیرت دلاوے (ف ۵) دیکھو اسوقت قدرت الٰہی نے بچوں میں کیسی تاثیر ظاہر کی اور کیسی فصاحت اُنہیں بخشی یہاں سے رسولوں کو بھی جرات بخشیگی کہ وے خدا پر بھروسا کریں وہ اُن کو بھی منادی کی طاقت دیگا

۱۷ (۱۷) اور وہ اُنہیں چھوڑ کے شہر کے باہر بیت عنیا میں گیا اور وہاں رات کاٹی

(باہر گیا) کیونکہ شہر میں شب گذاری کرنا خطرہ کی بات تھی (ف) مسیح جس دن سے کہ شادیانہ بجا کر یروشلیم میں آیا ایک رات بھی وہاں نہیں رہا رات کو باہر جاتا تھا مگر فقط اُسی رات اُس شہر میں رہا جس میں کہ وہ پکڑا گیا اور یہہ ارادے سے ہوا نہ اتفاق سے جسکا وجود ہی نہیں ہے (بیت عنیا) جو یروشلیم سے دو میل تھا وہاں مارتھا اور مریم نے اُسکی مہمانی کی تھی (ف) شاید باہر جانے کا سبب یہہ ہو کہ اُسکی کوئی جگہ نہ تھی جہاں اپنا سر دھرے یا اِسلئے گیا کہ کوئی نہ کہے کہ سرکار کی سرکشی کرتا ہے اور اُسکا ملک لینا چاہتا ہے یا اِسلئے گیا کہ باپ کی طاقت سے مصلوب ہونے کو دل مضبوط کرے مگر راقم کے خیال میں یہی ہے کہ وہی سبب تھا کہ اُنہیں شب مقررہ کے سوا اور رات میں پکڑنے کا موقع نہ دے تاکہ عین وقت پر مارا جاوے

۱۸ (۱۸) اور جب صبح کو پھر شہر میں جاتا تھا اُسے بھوکھ لگی

(صبح کو) یعنے مرنے سے پہلے پیر کے دن صبح کے وقت مرقس بیان کرتا ہے کہ اُس درخت پر لعنت کل اتوار ہی کو کر گیا تھا یروشلم میں جانے سے پہلے پھر یروشلم میں گیا ہیکل صاف کی اور شام کو بیت عنیا میں گیا اب صبح کو پھر یروشلم کو جاتا ہے اور اسوقت بات چیت ہوتی ہے (بھوکھ لگی) کیونکہ کامل انسان تھا آدمی ہو کے بھوکھا ہے پر خدا ہو کے درخت انجیر کو سوکھاتا ہے (ف) ہمیشہ اُسکا دستور تھا کہ جب الوہیت کو ظاہر کرتا تھا تو فوراً انسانیت کو بھی ظاہر کر دیتا تھا تاکہ الوہیت و انسانیت پر سب کا برابر ایمان رہے

۱۹ (۱۹) اور انجیر کا درخت راہ کے کنارے دیکھکر اُس پاس گیا اور جب پتوں کے سوا اُسمیں کچھہ نپایا تو اُسے کہا کہ تجھہ میں ابد تک پھل نہ لگے اور وونہیں انجیر کا درخت سوکھہ گیا

(انجیر کا درخت) یونانی میں لکھا ہے کہ ایک درخت انجیر (پتوں کے سوا) اُسمیں پتے تو تھے اور اسی لئے میوہ کی امید ہوئی کیونکہ اُس ملک میں پتوں کے ساتھہ یا پیشتر پتوں کے پھل آتا ہے اگرچہ پھل کی موسم نہ تھی پر پتوں سے ظاہر تھا کہ پھل بھی آگیا ہوگا اگر پتے نہوتے تو میوہ کی امید نہ ہوتی مگر پتوں نے خود فتویٰ دیا کہ اُسکو پھل بھی لانا چاہئے تھا (تجھہ میں ابد تک پھل نہ لگے) اِس لعنت نے اُسے بے پھل نہیں بنا دیا مگر فقط یہہ ہوگئی کہ کبھی پھل نہ لگے جب وہ میوہ لینے آیا اور میوہ نہ ملا تو فوراً اُسکے حق میں طوفان آگیا (پیدایش ۲ باب ۱۱ و ۱۳) (ف) یہہ معجزہ نمونہ تھا یہود کے لئے انجیر سے اشارہ قوم یہود پر تھا جو ظاہری دین کی صورت یعنی پتوں سے بھرپور تھے لیکن بے پھل تھے اور نہ صرف اُنکے لئے مگر ہر زمانہ میں ہر ایک ریاکار کے لئے بھی یہود میں

اُسوقت کتنے پیتے تھے ہیکل کہانت روز کی بندگی سالانہ عید قربانیاں مگر اتنے پتوں کے ساتھ پھل نہیں تھا اسوقت ہر ایک پھرتا ہوا یہودی اُسی سوکھے انجیر کی ایک سوکھی شاخ نظر آتی ہی (دانیال ۹ باب ۲۳) کو دیکھو اُسنے اُنکو شریعت الٰہی کی راہ کے کنارہ پر کھڑے دیکھا جو بے پھل پتوں سے لدی تھی (ف ۲) بے موسم پتوں کو دیکھکر پھل کا طالب ہوا اسیطرح اچانک پھر آویگا جب لوگ بے فکر ہونگے (ف ۳) درخت لگانے کا یہی مطلب ہی کہ میوہ دیوے خدا صرف پتوں سے راضی نہیں ہی پر میوہ مانگتا ہی ہر ملک میں کبھی کبھی صرف پتے ہوتے ہیں مگر پھل تھوڑا (ف ۴) یروشلم ایک درخت تھا جسے خدا نے لگایا اور دنیا میں یگانہ کیا جسپر اتنا فضل ہوا پر اُسنے اتنا بڑا گناہ کیا کہ خدا کے بیٹے کو رد کر دیا

۲۰ (۲۰) اور شاگردوں نے یہہ دیکھکر تعجب کیا اور کہا یہہ انجیر کا درخت کیا ہی جلد سوکھ گیا

(تعجب کیا) اور معجزوں پر اکثر لوگوں نے تعجب کیا پر شاگردوں نے تعجب نہیں کیا لیکن صرف اسی معجزہ پر شاگردوں نے تعجب کیا اور اسپر تعجب اسلئے ہوا کہ مسیح کے مُنہہ سے لعنت کا لفظ سنا جو سراسر رحم کرنیوالا تھا (مرقس ۱۱ باب ۲۱) پر یہہ بے پھل رہنے کی سزا تھی اور بے پھل رہنا اپنی طرف سے اپنے پر لعنت رکھنا ہی (ف) پس جبکہ اُسکی اندرونی لعنت بے پھل ہونیکی اُسپر ظاہر ہوئی تو وہ سوکھ گیا دیکھو جس درخت میں صرف پتے ہیں نہ میوہ تو اُسکے پتے بھی جاتے رہتے ہیں ریاکاروں کا کام اسی دنیا میں اکثر سوکھ جاتا ہی

۲۱ (۲۱) یسوع نے جواب دیکے اُنہیں کہا میں تمہیں سچ کہتا ہوں اگر ایمان رکھو اور شک نہ لاؤ تو نہ صرف یہی کروگے جو انجیر کے درخت پر ہوا بلکہ اگر اِس پہاڑ کو کہو اُٹھہ اور سمندر میں گر پڑ تو ہو جائیگا

اس آیت کا مضمون مسیح نے ۳ بار سنایا ہی اور ہر سہ جگہ قرینہ اور موقع جدا ہی اول جب کہ شاگرد دیو نہ نکال سکے تھے (متی ۱۷ باب ۲۰) دوسرے اس جگہ جبکہ انجیر سوکھ گیا تیسرے اُس جگہ جبکہ شاگردوں نے کہا کہ ہمارا ایمان بڑھا پر وہاں گولر کے درخت کا ذکر ہی جو اُسوقت مسیح کے سامنے تھا (لوقا ۱۷ باب ۳ سے ۶) (اس پہاڑ کو) اُسوقت زیتون کا پہاڑ سامنے تھا اسی کی طرف اشارہ ہی (سمندر میں گر پڑ) یہہ پہاڑ زیتون کا سمندر سے بہت دور تھا (مرقس ۱۱ باب ۲۳) میں کچھہ زیادہ لکھا ہی یعنے یہہ جب ہوگا کہ اپنے دل میں شک نہ لاوے لیکن یقین کرے کہ یہہ باتیں جو وہ کہتا ہی ضرور ہونگی یعنے کوئی بات مسیح کی بادشاہت کو روک نہیں سکتی لیکن ایمان شرط ہی مرقس کہتا ہی کہ جو کچھہ وہ کہیگا وہی ہوگا اس تفسیر کے ساتھہ (متی ۱۷ باب ۲۰) کی تفسیر بھی دیکھو کیونکہ مضمون واحد ہی اگرچہ قرینہ مختلف ہی

۲۲ (۲۲) اور سب کچھ جو ایمان لاکر دعا میں مانگوگے پاؤگے

(مرقس ۱۱ باب ۲۴) میں ہی اسلئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین لاؤ کہ تمہیں ملیگا اور تمہارے واسطے ہوگا اور مرقس یہہ بھی کہتا ہی کہ جب الیسی یعنی دعا کرتے ہو تو اگر کسی پر کچھہ دعوی ہو تو اُسے معاف بھی کرنا شرط ہی پس قبولیت کی دو شرطیں ہیں یقین اور معافی اگر ہم اسطرح دعا مانگیں تو کیسی تسلی ہوتی ہی (ف) ایمان گویا روح ہی اور دعا بدن ہی روح و بدن سے آدمی بنتا ہی جو ہر خدمت کے لایق ہی پس ایمان کے ساتھہ دعا بھی تیر بر ہدف ہی اگرچہ ایسا کامل ایمان نہیں پاتے ہیں تو بھی جسقدر ایمان رکھتے ہیں اُسیقدر طاقت ملتی ہی (ف) صرف یہی ایک معجزہ ہی جسمیں مسیح نے الٰہی غضب کا نمونہ دکھلایا سوروں کی بربادی میں بھی آدمی پر رحم تھا پر یہاں پر بھی عاقبت اندیشوں کے لئے ایک بڑی مفید عبرت ہی کیونکہ مسیح نہ ہلاک کرنے مگر بچانے کو آیا ہی (ف) اگرچہ اُسنے ہزار ہا ہزار بے پھل درختیں دیکھیں پر کسی روح کو کبھی نہیں سوکھایا بلکہ مہلت بخشی لیکن تاکہ شریر لوگ گمان نکریں کہ ان پر کبھی لعنت نہوگی اسلئے ایک پیڑ کو ایک دفعہ سوکھا کر لعنت کا نمونہ بھی دکھلایا اُسنے پیڑ پر عدالت اور آدمی پر رحم کیا پر وقت آویگا جب کہا جایگا ای ملعون لوگو آگ میں جاؤ (متی ۲۵ باب ۴۱) (ف) اسوقت مسیح مصلوب ہونے پر تھا اُسنے اپنی قدرت شاگردوں کو دکھلائی کہ وہ سب کچھہ کرسکتا ہی اگر چاہتا تو سارے دشمنوں کو سوکھا سکتا پر اُسنے صبر کیا شاید کوئی توبہ کرے پر شاگرد جانیں کہ اُسنے قادر ہوکے دکھہ کی برداشت کی نہ مجبوری سے ناتوانی میں

۲۳ (۲۳) اور جب وہ ہیکل میں آیا اور تعلیم دیتا تھا سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے اُس پاس آکے کہا تو کس اختیار سے یہہ کرتا ہی اور کس نے تجھے یہہ اختیار دیا

(۲۳ سے ۲۷ مرقس ۱۱ باب ۲۷ سے ۳۳ لوقا ۲۰ باب ۱ سے ۸) مسیح کے اختیار کی بابت سوال و جواب ہی (سردار کاہن و قوم کے بزرگ) سایل تھے مرقس و لوقا اُنکے ساتھہ فقیہوں کو بھی بتلاتے ہیں مطلب آنکہ تمام سانہڈرم یا دینی مجلس سے سوال ہوا اسطرح کا سوال یوحنا سے کیا تھا (یوحنا ۱ باب ۱۹) پر غرض اُنکی نہ یہہ تھی کہ حقیقت کو تلاش کریں لیکن اُسکے ہلاک کرنے کے لئے حیلہ جویاں اور گرفت کرتے تھے (لوقا ۱۹ باب ۴۷، ۴۸) (تو کس اختیار سے یہہ کرتا ہی) یہہ اشارہ ہی اُس کام پر جو مسیح نے ہیکل سے خرید و فروخت کرنیوالوں کو نکالا تھا یعنے ایسا کام کرنے کا اختیار تجھے کسنے دیا اب نشان نہیں مانگتے جیسے پہلی دفعہ (یوحنا ۲ باب ۱۸) میں مانگا تھا اور اب اسلئے نہیں مانگتے کہ بہت نشان اُنکاموں میں ابھی دیکھہ چکے تھے پر ایسا خیال کرتے تھے کہ ہوسکتا ہی کہ ایک آدمی اور آدمیوں سے زیادہ بھلائی کرسکے اور اب تعلیم و چال چلن کے حق میں بھی نہیں بولتے پر اختیار کا منبع دریافت کرتے ہیں (ف)

یہہ سوال کیا تھا ایک زہر کا تیر تھا جو اکثر شریر لوگ اُنپر چلایا کرتے ہیں جنکو خدا کے کام میں چالاک دیکھا کرتے ہیں پر اُسنے کیا جواب دیا یہہ

۲۴ (۲۴) تب یسوع نے جواب دیکے اُنہیں کہا میں بھی تم سے ایک بات پوچھوں اگر وہ مجھہ سے کہو تو میں بھی تم کو کہونگا کہ یہہ کس اختیار سے کرتا ہوں

(ایک بات) پوچھتا ہوں دوسری نہیں پوچھونگا صرف ایک بات کافی ہوگی

۲۵ (۲۵) یوحنا کا بپتسما کہاں سے تہا کیا آسمان سے یا آدمیوں سے وے آپس میں سوچنے لگے کہ اگر ہم کہیں آسمان سے تو وہ ہمکو کہیگا پس تم کیوں اُسپر یقین نہ لائے

(یوحنا کا بپتسما) یعنے اُسکا سارا کام خدمت جسکی خاص غرض توبہ کی منادی تھی۔ اگرچہ بظاہر تو یہہ سوال کے عوض سوال ہے پر حقیقت میں اُنکے سوال کا بڑا بھاری جواب ہے جو مسیح نے اُنکی تمیز کو جواب دیا جیسے مسیح نے کیا چاہئے کہ ہم بھی ہمیشہ ایسا جواب دیں (۱ پطرس ۳ باب ۱۵ و امثال ۲۶ باب ۴ و ۵) تب وہ سوچنے لگے کہ کیا کہیں اپنی تمیز سے باتیں کرنے لگے کہ اگر کہیں آسمان سے جیسا کہ فی الحقیقت وہ تھا تو وہ کہے گا اُسپر یقین کیوں نہ لائے یعنے اُسکی اُس گواہی پر جو اُسنے کہا تھا کہ مسیح خدا کا برہ ہے (یوحنا ۱ باب ۳۲ و ۳۴) دیکھو تمیز کا الزام اور انسان کا مقابلہ جو وہ بعض وقت تمیز سے کرتا ہے

۲۶ (۲۶) اور اگر کہیں آدمیوں سے تو ہم لوگوں سے ڈرتے ہیں کیونکہ سب یوحنا کو نبی جانتے ہیں

(اگر کہیں آدمیوں سے) یعنے اُسکا انکار کریں تو پتھراو کا خوف ہے کیونکہ سب اُسکو پیغمبر جانتے تھے (لوقا ۲۰ باب ۶)

(ف) دیکھو (یوحنا ۷ باب ۴۹) میں ہے کہ کوئی بزرگوں میں سے اُسپر ایمان لایا پر عام لوگ ملعون ہیں لیکن یہاں سے ظاہر ہے کہ عوام کی رائے یوحنا کی نسبت خواص سے زیادہ ترصحیح تھی پس بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے

۲۷ (۲۷) سو اُنہوں نے جواب دیکے یسوع کو کہا ہم نہیں جانتے ہیں اُسنے بھی اُنہیں کہا میں بھی تمہیں نہیں کہتا ہوں کہ کس اختیار سے یہہ کرتا ہوں

(ہم نہیں جانتے) یعنے ہم نہیں کہنے چاہتے اِس جواب سے ظاہر ہے کہ ہم سچائی کی پرواہ نہیں رکھتے صرف اپنی عزت

کے طالب ہیں اور مسیح کو رد کرنا چاہتے ہیں پر سچ بولنا نہیں چاہتے (میں بھی تمہیں نہیں کہتا) وہ نہیں کہتا کہ میں نہیں جانتا کیونکہ جانتا ہے پر نہیں کہتا پر وہ جانتے ہیں پر کہتے ہیں ہم نہیں جانتے جھوٹ بولتے ہیں پر وہ سچ بولتا ہے کہ جانتا ہوں لیکن نہیں بتلاتا مسیح اُنکے جواب سے اُنکے پہلے سوال کا جواب دیتا ہے کہ میں تمہارے دلوں کی ریا کاری سے واقف ہوں اور تمہارا مُنہہ تمہاری بات سے بند کرتا ہوں (ف) یہہ لوگ اختیار کے طالب تھے کہ ہیکل میں اختیار رہا اُنکا مجھے کہنے یہہ اختیار دیا یہ وہ روح جو مسیح کی مخالف ہے کلیسا میں سارا اختیار چاہتی ہے کہ میرا ہو (۲ تسلونیقی ۲ باب ۴) پر غور کرو (ف) کلیسیا کے حاکم اور مجلسیں اکثر کبھی کبھی فریب بھی کھاتی ہیں اور کھایا بھی ہے جیسے اُس سانیڈرم کی مجلس نے فریب کھایا اگرچہ وہ لوگ کلیسیا کے ہیں تو بھی ایسی حکومتوں کو ماننا نہیں چاہئے جبکہ وہ کلام کے مخالف ہوکر بولیں اُسوقت کے سردار کاہن اگرچہ کلیسیا کے حاکم تھے تو بھی اُسی بُری روح کے شاگرد تھے جو اُنکے وسیلہ سے اُسوقت اپنا کام کرتے تھے اور مسیح کو ہلاک کرنا چاہتے تھے اسیطرح آج تک مردہ کلیسیا کا حال ہے یعنے رومن کیتھولک وغیرہ لوگ زبردستی اور ظلم سے نیک لوگوں کو اکثر ایذا رسانی کرتے

۲۸ (۲۸) پر تم کیا سمجھتے ہو ایک آدمی کے دو لڑکے تھے اُسنے پہلے کے پاس جاکے کہا اے لڑکے جا آج میرے انگور کے باغ میں کام کر

(تم کیا سمجھتے ہو) جب اُنکا مُنہہ بند ہوگیا تو اب مسیح اُنکو دو تمثیلیں سناتا ہے اول دو لڑکوں کی جو صرف اسی انجیل میں ہے اور دوسری باغ کی (ف) آج تک مسیح نے اُنکے حملوں کی بہت برداشت کی پر اب کہ جانے پر ہے اور سب اسرار ظاہر کرنا منظور ہے اب اُن پر حملہ کرتا ہے اور اُنکے مُنہہ کے سامنے ایک آئینہ رکھتا ہے تاکہ وہ اپنی بُرائی کو آپ دیکھیں (آج کام کر) دیکھو سچا دین کام کرنے کا دین ہے نہ صرف زبان کا پس ہر ایماندار خدا کے لئے میوہ لاتا ہے بیکار نہیں رہتا اور خدا کہتا ہے کہ آج کام کر (ف) یہہ باتیں جو مسیح بولتا ہے دشمنی اور ایذا رسانی کی نہیں ہیں مگر محبت کی ہیں تاکہ اُنہیں خدا کی طرف پھیرے کیونکہ تمیز اور شریعت بھی کہتی ہے کہ آدمی کو خدا کے سامنے کام کرنا چاہئے

۲۹ (۲۹) اُسنے جواب دیکے کہا کہ میرا جی نہیں چاہتا پر پیچھے پچتا کے گیا

(میرا جی نہیں چاہتا) کیسی دلیری سے باپ کو سو کہا جواب دیا کہ میرا جی نہیں چاہتا یہہ کچھ عذر نہیں ہے سخت نافرمانی ہے جو لوگ عاقبت کی فکر نہیں کرتے صاف کہتے ہیں کہ میں نہیں کرونگا پر گناہ کرنے میں خوش ہیں باپ کے باغ میں کام کرنا نہیں

جاتے (پر پیچھے پچتا کے گیا) دیکھو ایسے سرکشوں سے نا امید نہ ہونا چاہیے شاید وہ کسی وقت پچتا کر آوینگے اِس پہلے لڑکے سے بدمعاش لوگ مراد ہیں یعنے محصول لینے والے اور کسبیاں (آیت ۳۱)

(۳۰) اور دوسرے کے پاس جاکر یونہیں کہا اُسنے جواب دیکے کہا بھلا ای خداوند پر نگیا ۳۰

(بھلا ای خداوند) یہہ دوسرے نے جواب دیا یونانی میں ہی بھلا ای خداوند میں جاؤنگا اور زور لفظ میں پر ہی بڑے زور کے ساتھہ اپنا جانا قبول کرتا ہی کہ میں پہلے کی مانند نہیں ہوں (لوقا ۱۸ باب ۱۹) اُسنے بُرا وعدہ تو کیا مگر (نہ گیا) جانے کا ارادہ ذرا بھی نہ تھا پر وعدہ زور سے کیا سچی توبہ نیک کام سے ظاہر ہوتی ہی نہ وعدہ کرنے سے اور ارادہ دکھلانے سے یہہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں پر نہیں کرتے ایسی بیوفائی سے خدا کو بڑی نفرت ہی اُنکی نسبت جو صاف کہتے ہیں کہ ہم نہیں کرینگے صرف دینداری کی صورت بدون جان کے بیفایدہ ہی فریسی لوگ منہہ سے خدا کے نزدیک آتے ہیں اور لبوں سے عزت کرتے ہیں مگر دل اُس سے دور ہیں (ف) کوئی نہ کہے کہ بد دینی کے لباس میں ہوکر ہم جلدی آسمان پر چڑھینگے اور دینداری کی صورت کو چھوڑ دینگے کیونکہ یہہ سچائی سے زہر نکالنا ہی چاہیے کہ دینداری ظاہری اور باطنی دونو طرح پر ہو پر صرف ظاہر جہل مرکب ہی کہ داند کہ من دانم اسیطرح باطن بدون ظاہر کے ہو نہیں سکتا پر ظاہر بدون باطن کے ہوسکتا ہی

(۳۱) اُن دونوں میں سے کون اپنے باپ کی مرضی پر چلا وے اُسے بولے پہلا یسوع نے اُنہیں کہا میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ خراجگیر اور کسبیاں تم سے پہلے خدا کی بادشاہت میں داخل ہوتی ہیں ۳۱

(پہلا) یہہ لوگ پہلے بیٹے تھے جنہوں نے کہا کہ ہم نہیں جاوینگے پر پیچھے پچتا کر گئے عمر بھر اُنہوں نے صاف کہا کہ ہم خدا کے حکموں پر نہ چلینگے ہمیشہ سرکشی کی آخر کو سچی توبہ کی۔ دوسرے بیٹے سردار کاہن اور بزرگ لوگ تھے جو تڑکے بلائے گئے اور عمر بھر اقرار کیا کہ ہم تابعداری کرینگے تو بھی کبھی نہیں کی تمام عمر نافرمانی میں کاٹی (ف) مسیح نہیں فرماتا کہ بزرگوں کے لئے نا امیدی ہی مگر کہتا ہی کہ گئے یعنی اگر چاہیں تو اب جاسکتی ہیں رحم کا دروازہ ابھی بند نہیں ہی (یوحنا ۱۲ باب ۳۵ لوقا ۲۳ باب ۴۲) پر وہ توبہ پر ترغیب دیتا ہی (خراجگیر اور کسبیاں) یعنے شریر لوگ جو نافرمان تھے اب فرماں بردار ہوتے ہیں پر تم جو اطاعت کا دعوی رکھتے ہو اطاعت نہیں کرتے (تم سے پہلے خدا کی بادشاہت میں داخل ہوتے ہیں) یعنے حال میں اسیوقت ہو رہے ہیں اور تمہیں راہ دکھلاتے ہیں تمہارے لئے نمونہ بنتے ہیں پر تم نہیں جاتے

۳۲ (۳۲) کیونکہ یوحنا راستی کی راہ سے تمہارے پاس آیا اور تم اُسپر یقین نہ لائے پر خراجگیر اور کسبیاں اُسپر یقین لائیں اور تم یہہ دیکھکر پیچھے بھی نہ پچتائے کہ اُسپر یقین لاتے

(راستی کی راہ سے) یوحنا راستی کی راہ سے آیا راستی کی راہ کیا ہی توبہ کی ملاہٹ ہی بغیر توبہ کے راستی کو نہیں پا سکتے نوح پیغمبر بھی راستبازی کا منادی تھا (۲ پطرس ۲ باب ۵) اُسنے بھی یوحنا کی مانند پورانی دنیا کو جتلایا کہ آنیوالے غضب سے بھاگو اسیطرح یوحنا نے کیا پر تمنے اُسکی گواہی مسیح کے حق میں نہ مانی مگر خراجگیر و کسبیوں نے اُسکی مانی یہہ بات دو جگہ لکھی ہی کہ اُنہوں نے مانی (لوقا ۳ باب ۱۲ و ۷ باب ۲۹) خراجگیروں اور کسبیوں نے یوحنا کی بات مانکر جب مسیح آیا تو فوراً اُسے قبول کر لیا (لوقا ۷ باب ۳۷ و ۱۵ باب ۱) پر تم یہہ دیکھکر (پیچھے بھی نہ پچتائے) کہ اُنکے مونہ پر چلتے تمنے اُنکو مسیح کی طرف جمع ہوتے دیکھا تو بھی کچھ نہ کیا (ف) نہ پچتائے معلوم ہوا کہ ایمان پچتانے سے آتا ہی یہہ پہلا کام ہی

۳۳ (۳۳) ایک اَور تمثیل سنو ایک گھر کا مالک تھا جس نے انگور کا باغ لگایا اور اُسکے چاروں طرف احاطہ باندھا اور اُس میں کولھو کھودا اور برج بنایا اور اُسے باغبانوں کے سپرد کیا اور پردیس گیا

(۳۳ سے ۴۶ مرقس ۱۲ باب ۱ سے ۱۲ لوقا ۲۰ باب ۹ سے ۱۸) شریر باغبانوں کی پہلی تمثیل میں اُنکے قصور کا ذکر ہی اسمیں اُنکی سزا کا بیان ہی یہہ تمثیل سب کے سامنے سنائیگی تاکہ اپنی سزا سے واقف ہوں (لوقا ۲۰ باب ۹) یہہ تمثیل خوب ظاہر کرتی ہی کہ کسطرح بنی اسرائیل نے نبیا کو رد کیا اور آخر کو اُسکے بیٹے کو قتل کیا (گھر کا مالک) یعنے خدا جسنے انگورستان کی زمین کو سب دنیا کی زمین سے الگ کیا باغ لگایا احاطہ باندھا کولھو کھودا برج بنایا باغبانوں کے سپرد کیا ایک ہی مطلب ہی کہ میوہ لاویں (یشعیاہ باب ۲) یہہ مالک کا حق ہی کہ باغبانوں سے میوہ لیوے اس تمثیل کا سارا بیان (یشعیاہ ۵ باب) سے لیا گیا ہی تاکہ لوگ جانیں کہ مسیح کا دین وہی پورانے عہدنامہ کا دین ہی (ف) باغبان لوگوں کے ہادی اور رہبر ہیں چنانچہ والدین گھر میں ہادی ہیں اور معلم لوگ اسکولوں میں اور پادری و بزرگ لوگ جماعت میں اور حاکم ملک میں اِن سب کا کام باغبان کا ہی یعنے بوٹوں کے گرد تھالا کھودنا کھات ڈالنا پانی دینا تاکہ درخت میوہ لاویں (ف ۲) پردیس گیا اور مدت تک پردیس میں رہا (لوقا ۲۰ باب ۹) انگورستان کو باغبانوں کے پاس چھوڑکر تاکہ اُنکے وسیلہ سے میوہ ہووے اگرچہ آپ باہر جا رہا تو بھی ہر بار نوکر بھیجے پر یہہ اُسنے اسرائیل کے حق میں کیا انگورستان کلیسا ہی دیکھو اُسکے مضمون کو کتنی بڑی جوابدہی ہی وہ ذرا اس جگہ پہ فکر کریں (ف ۳) انگورستان کون ہی اسرائیل کا گھر (یشعیاہ باب ۵) زمین از خود میوہ نہیں اُگا سکتی وہ تو اُونٹ کٹاری اگاتی ہی پر خدا چاہتا ہی کہ وہ باغ ہووے

پر یہہ آپ سے آپ نہیں ہوسکتا جب تک کہ باغ لگاکر خدمت نہ کیجاوے سو باغ خدا نے لگایا پر خدمت باغبانوں کے سپرد کی (ف) احاطہ کیا ہے دیکھو (ایوب ۱ باب ۱۰) آگ کی دیواری (ذکریا ۲ باب ۵) جماعت کا انتظام اور کلیسیا کی ترتیب اس احاطہ کی دیواری ہے جس سے وہ زمین باہر والی زمین سے الگ کی گئی پس جو کوئی اپنی مرضی پر چلنا چاہے وہ الگ رہتا ہے خدا نہیں چاہتا کہ احاطہ سے باہر باغ ہووے ایسے پہاڑ یعنے اسی باغ کے گرد حدیں ہیں (خروج ۱۹ باب ۱۲)

۳۴ (۳۴) اور جب میووں کا موسم قریب آیا اُسنے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس بھیجا کہ اُسکے پھل لے آویں ۳۵ (۳۵) اور باغبانوں نے اُسکے نوکروں کو پکڑ کے ایک کو پیٹا اور ایک کو مار ڈالا اور ایک کو سنگسار کیا

(موسم) اس میوہ کی موسم ہر وقت ہے کیونکہ تمہارا وقت ہمیشہ موجود ہے (نوکروں کو) یعنے رسولوں اور نبیوں کو (اعمال ۳ باب ۲۴ و ۲ تواریخ ۳۶ باب ۱۵ و ۱۶) نہ ایکبار مگر گھڑی گھڑی بھیجتا رہا تاکہ میوہ تلاش کریں (ف) مصری اخراج سے رسول دینی آنے شروع ہوئے اور یوحنا تک آتے رہے تو بھی بنی اسرائیل نے غیر امتوں سے میل کیا (زبور ۱۰۶ باب ۳۵) (پیٹا) دیکھو (یرمیا ۳۷ باب ۱۵ و ۳۸) اور (ایک کو مار ڈالا) (دیکھو یرمیا ۲۶ باب ۲۰ سے ۲۳ تک) اور (ایک کو سنگسار کیا) دیکھو (۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۱) پھر ذرا (متی ۲۳ باب ۳۷) پر بھی غور کرو جہاں یہہ باتیں دوبارہ مذکور ہیں اور (عبرانی ۱۱ باب ۳۶ سے ۳۸ تک) بھی دیکھو (ف) خدا کے وفادار نوکروں کا یہی حال ہر زمانہ میں ہوا ہے پر سب لوگوں سے زیادہ یہہ کام ظاہری کلیسیا اور اُسکے حاکموں سے ظہور میں آیا ہے اُسوقت سردار کاہن یہہ کرتے تھے جن میں اس جہان کے سردار کی بدروح حکومت کرتی تھی اور اب بھی وہی خادم اور وہی عیسائی زیادہ دُکھ دیتے ہیں جن میں مسیح کی روح نہیں ہے

۳۶ (۳۶) پھر اُسنے اور نوکروں کو جو پہلوں سے زیادہ تھے بھیجا اور اُنہوں نے اُنکے ساتھ بھی ویسا ہی کیا

(اور نوکروں کو) دیکھو (۲ سلاطین ۱۷ باب ۱۳ و نحمیا ۹ باب ۲۶)

۳۷ (۳۷) آخر اپنے بیٹے کو اُن پاس یہہ کہکر بھیجا کہ وے میرے بیٹے سے دبینگے

(آخر اپنے بیٹے کو) اس لحاظ سے کہ وہ اُس سے دبیں گے کیونکہ خاص مالک کا بیٹا آیا جو اُسکے ایک ہی بیٹا تھا (مرقس ۱۲ باب ۶) کیونکہ باغ کے مالک نے کہا کیا کروں میں اپنے پیارے بیٹے کو بھیجونگا شاید اُسے دیکھکر دب جائیں (لوقا ۲۰ باب ۱۳) دیکھو مسیح کسطرح آپ کو اور سب رسولوں سے جدا کرتا ہے اور بتلاتا ہے کہ میں کون ہوں اُسکا بیٹا ہوں نہ جسطرح اور لوگ بیٹے ہیں مگر خاص

طور پر پیارا اور اکلوتا بیٹا ہوں (عبرانی ۳ باب ۳ سے ۶) (ف ۱) لوقا کہتا ہے میں کیا کروں یعنے کونسا وسیلہ کام میں لاؤں سب وسائل تو ہو چکے اب ایک ہی بڑا وسیلہ ہدایت کا باقی ہے اور وہ یہہ کہ میرا خاص بیٹا آپ جاوے دیکھو خدا آدمی کے لئے کتنے وسیلہ کام میں لایا تاکہ لوگ توبہ کریں ہو سکتا ہے کہ لوگ میرے بیٹے سے دبیں اگر نہ دبیں تو گناہ بیحد ہو جاتا ہے (ف ۲) مسیح اور سب پیغمبروں میں کیا فرق ہے یہہ کہ وہ بیٹا ہے اور سب نوکر ہیں۔ وہ اکلوتا اور پیارا بیٹا ہے اور سب وفادار ایلچی ہیں مسیح آپ فرماتا ہے کہ خدا میرا اپنا باپ ہے دیکھو (یوحنا ۵ باب ۱۸ رومی ۸ باب ۳۲ عبرانی ۱ باب ۱ سے ۳) (ف ۳) لکھا ہے کہ آخر کو بیٹا آیا پس انجیل شریف آخری ہدایت ہے قیامت سے پیشتر مسیح کا آنا آخری بات ہے پس محمد صاحب جو آخری نبی بنتے ہیں یہہ کیا بات ہے وسایل ہدایت کی حد تو تمام ہوئی کہ خاص بیٹا آگیا

۳۸ (۳۸) پر جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا آپس میں کہا یہی وارث ہے آؤ اُسے مار ڈالیں اور اُس کی میراث پر قبضہ کریں

اب تک اِس تمثیل کا بیان بالا تواریخی بات تھی پر اسجگہ سے پیشگوئی ہے (بیٹے کو دیکھا) تو بُرے منصوبے باندھنے لگے جیسے یوسف کے بھائی یوسف پر جنگل میں منصوبے باندھتے تھے کہ وہ صاحب خواب آتا ہے (پیدایش ۳۷ باب ۱۸ سے ۲۰) (آؤ اُسے مار ڈالیں) ناظرین ذرا مہربانی کر کے اِسوقت (یوحنا ۱۱ باب ۴۷ سے ۵۳ تک) ملاحظہ کریں تاکہ یہودیوں کا منصوبہ بیٹے کی نسبت معلوم ہووے (ف ۱) ہر ایک کے حق میں جسمیں مسیح کی روح ہے یہی کہا جاتا ہے کہ مسیح تیرے لئے موا تو اُسکے خون و گوشت میں ایمان سے شراکت پیدا کر کے اُسکی میراث میں شریک ہو (یہی وارث ہے) بے شک وہی وارث تھا یہہ بات بہت ہی سچ کہی خدا کی میراث اُسی کی ہے جب وقت آویگا اُسکے قبضہ میں آویگی جو ہماری سرشت میں مجسم ہوا (عبرانی ۱ باب ۲) (ف ۲) آؤ اُسے مار ڈالیں تاکہ نوکر نہ رہینگے مگر خدا کی مانند ہونگے (پیدایش ۳ باب ۵) ابتداء سے یہہ خیال انسان میں ہے کہ وہ خدا کی مانند ہونا چاہتا ہے (ف ۳) یوسف کی تواریخ مسیح کے رد ہونے اور مرنے اور جینے کا نمونہ ہے یوسف کے بھائیوں نے یوسف کے ساتھ کیسی بدسلوکی کی پر جب وہ بادشاہ ہوا تو کسقدر جانیں اُسکے وسیلہ سے بچ گئیں دنیا نے مسیح کو دُکھ دیا اور مار ڈالا پر وہ سب کی جان بچانے کا وسیلہ ہوا جو اُس پر ایمان لاتے ہیں (ف ۴) یہہ مار ڈالنے کا ارادہ عمداً و قصداً اُنکے دل میں آیا تھا جبکہ مسیح نے آپکو صاف صاف خدا کا بیٹا تبلایا (یوحنا ۱۱ باب ۵۳ و ۱۲ باب ۱۰) (ف ۵) دیکھو بیٹا آپ اپنی ذلیل موت کا ذکر اُنہیں وقوع سے پہلے سناتا ہے

۳۹ (۳۹) سو اُسے پکڑ کے اور باغ کے باہر نکال کر قتل کیا

(باغ کے باہر) یعنے پھاٹک کے باہر اور خیمہ گاہ یا شہر کے باہر (یوحنا ۱۹ باب، اعبرانی ۱۳ باب ۱۱ سے ۱۳ و اسلاطین ۲۱ باب ۱۳) دیکھو مسیح خداوند نہ صرف مرنے کی مگر مرنے کی جگہ کی بھی خبر دیتا ہی

۴۰

(۴۰) پس جب باغ کا مالک آویگا تو اِن باغبانوں سے کیا کریگا

(مالک آویگا) مالک آنیوالا ہی حساب کا دن بھی آنیوالا ہی یہہ بھی ایک پیشگوئی ہی یروشلم کی بربادی پر کہ مالک آویگا اور اس شہر کو سزا دیگا سو باغ کا مالک یروشلم کی بربادی کے وقت بڑے قہر سے آیا تھا جسکا ذکر سننے سے کان سنا اُٹھتے ہیں کہ کیا کیا ہوا تھا تواریخوں میں دیکھو جب خدا نے ایک شخص طیطس کے وسیلہ سے یروشلم کو برباد کیا (کیا کریگا) وہ اُنہیں سے پوچھتا ہی تا کہ اپنے اوپر آپ فتوی دیں (ف) دیکھو نوکر بھی آچکے بیٹا بھی آچکا اور باپ بھی یروشلم پر غضب اور غصہ کے ساتھہ آچکا اب محمد صاحب کون ہیں جو تشریف لائے ہیں ہاں ابتو ایک ہی بات باقی ہی کہ مسیح پر ایمان لانا اور برکت پا

۴۱

(۴۱) وے اُسے بولے اِن شریروں کو بُری طرح ہلاک کریگا اور باغ کو اور باغبانوں کے سپرد کریگا جو اُسکو پھل اُنکے موسموں میں دینگے

(اِن شریروں کو) وہ آپ بیان کرتے ہیں کہ ضرور ہم شریر ہیں اُنکی تمیز کہتی ہی کہ ایسے لوگ شریر ہیں اُنکی تمیز اُنکے غصہ کو شریروں پر بھڑکاتی ہی انصاف پکارتا ہی پر نہیں سمجھے کہ وہ ہم ہیں میں جیسے یہوداہ اپنی بہو کا حمل سنکر غصہ ہوا اور آگ میں جلانے کو کہا پر جب سُنا کہ میری خطا ہی تب شرمندہ ہوگیا جیسے داؤد پہلے بڑا خفا ہوا جب سنا وہ شخص میں ہی ہوں تو شرمندہ ہوگیا پر اِن میں بہت ہیں جو شرمندہ ہونیوالے نہیں مگر زیادہ شرارت کرنیوالے ہیں (بُری طرح ہلاک کریگا) یہہ سخت سزا کا بیان ہی اور بیشک یروشلم بُری طرح ہلاک ہوئی (اور باغ کو اور باغبانوں کے سپرد کریگا) سو دیکھو کہ اب خدا کا باغ یعنے کلیسیا اور باغبانوں یعنے غیر قوم کے خادموں کے سپرد ہی (پھل اُنکے موسموں میں دینگے) یہہ ٹکڑا پیشگوئی کا ہی تسلی دیتا ہی کہ پھل دینگے ضرور اوپر کی سب باتیں ہوئیں اور یہہ بھی ہوتا ہی کہ پھل دیتے ہیں اور ظاہر ہی کہ اب کلیسیا میں کیا کیا خوبیاں دکھلائی دیتی ہیں (ف) اگر کوئی کہے کہ اسوقت کے باغبان بھی کچھہ پھل نہیں دیتے ہیں اور اُنکے کام پر برکت نہیں ہی وہ اِستقام کو دیکھکر چپ کرے (ف) یہودیوں نے آپ اپنے اوپر فتوی دیا اور اُسی کے موافق ہوا کیونکہ یہہ فتوی خدا کے فتوی کے برابر تھا جو تمیز سے دیا گیا (ف) یہاں سے ظاہر ہی کہ لفظ جب گھر کا مالک آوے سے مراد یروشلم کی بربادی ہی یہہ ایک کنجی ہی جس کے وسیلہ سے مسیح کی کئی پیشگوئیاں کُھل جاتی ہیں اور ظاہر ہوتا ہی کہ خداوند کا آنا اور یروشلم کی بربادی برابر ہی (ف) اُن کو کیا سزا ہوئی انگورستان یعنی اُن کا شہر

گرایا گیا اور وہ نکالے گئے اور دوسروں کو باغ سپرد ہوا اور اُنکی بُری ہلاکت ہوئی (ف) مسلمان کہتے ہیں کہ یروشلم ہمارے قبضہ میں ہی اسلئے ہم اچھا پھل دینیوالے شخص ہیں جواب باغ سے مراد کلیسیا تھی سو اب غیر قوموں کی کلیسیا موجود ہی جو مالک کو پھل دیتی ہی پر شہر یروشلم کلیسیا کا ایک ظاہری نمونہ تھا بربادی کے بعد وہ رومی بُت پرستوں کے ہاتھہ میں آگیا نہ محمدیوں کے اُنکے گمان کے موافق اگر اچھے لوگ ہوں تو رومی بت پرست ہونگے نہ محمدی جو ۶ سو برس بعد ظاہر ہوئے اور اُسکے بہت عرصہ کے بعد یروشلم پر قابض ہوئے اور کلیسیا سے اب تک الگ ہیں اور نہ کلام الہی کے موافق مگر قرآن کے موافق پھل لاتے ہیں اسلئے سو اپولوس رسول نے محمد صاحب کی پیدائش سے پہلے خود یہودیوں سے کہا کہ تم مسیح کو قبول نہیں کرتے پس میں اب غیر قوموں کی طرف جاتا ہوں اسکے سوا حقیقی جواب یہہ ہی کہ باغ اُن شریر باغبانوں سے لیکر کن کو دیا جائیگا اُن کو جو نوکروں کو اور بیٹے کو تسلیم کرینگے اور بیٹے سے دبینگے نہ اُنکو جو بیٹے کا یہودیوں کی مانند انکار کرینگے اور اُسکو بھی ایک نوکر جانینگے اور سب نوکروں کا مالک کی طرف سے ہونا قبول کرینگے پر اُنکے بیانات کو تسلیم نہ کرینگے بلکہ اُس باغ سے ایک جدے جنگل کو باغ کہینگے ایسی تبدیل سے کیا فایدہ پر یہاں غیر قوموں کی کلیسیا کا ذکر ہی

۴۲ (۴۲) یسوع نے اُنہیں کہا کیا تم نے نوشتوں میں کبھی نہیں پڑھا کہ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہہ خداوند سے ہوا اور ہماری نظروں میں عجیب ہی

(نوشتوں میں) یعنے (زبور ۱۱۸ باب ۲۲ و ۲۳ و یشعیاہ ۲۸ باب ۱۶) میں یہہ پیشگوئی مسیح کی بابت بہت صورتوں میں نظر آتی ہی اسی پیشگوئی سے لوگوں نے ہوشعنا نکالا تھا جب وہ ہیکل میں آیا اور پطرس رسول نے اسی پیشگوئی کو سانہڈرم کے آگے پیش کیا تھا (اعمال ۴ باب ۱۱) اور اپنے خط میں بھی اُسکا ذکر کیا ہی (۱ پطرس ۲ باب ۴ سے ۶) اور پولوس نے رومی کلیسیا کے سامنے اسی کو سنایا ہی (رومی ۹ باب ۳۳) مطلب یہہ ہی کہ اگرچہ خدا کے بیٹے کو رد کرینگے پر آخر کو اُسی کی فتح ہو گی (ف) زبور میں جنکو معمار کہا گیا ہی وہی لوگ یہاں پر باغبان کہلاتے ہیں (کونے کا سرا ہوا) کونے کا پتھر وہ ہی جو دو دیواروں کو جوڑتا ہی یعنے یہود و غیر اقوام کو (افسی ۲ باب ۲۰ سے ۲۲) یا انسان و خدا کا درمیانی وہی پتھر ہی خدا کی بادشاہت ایک روحانی ہیکل ہی جو ایک پتھر پر بنی ہی (دانیال ۲ باب ۳۴ و ۴۵ یشعیاہ ۲۸ باب ۱۶ زبور ۱۱۸ باب ۱۲) محمدیوں کے پاس وہ پتھر کہاں ہی بلکہ ایک اور پتھر ہی جو مکہ کے پہاڑوں سے اُٹھالانے نہ دانیال و یشعیاہ و داود کا پتھر

۴۳ (۴۳) اسلئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لیجائیگی اور ایک قوم کو جو اُسکے پھل لاوے دیجائیگی

(خدا کی بادشاہت) یعنے ظاہری کلیسیا جو اُسوقت تک ابراہیم کی نسل میں رہتی تھی (تم سے لے لی جائیگی) ایسی صاف پیشگوئی کہ اس سے زیادہ اور کیا صفائی یہاں کی درکاری او ر (ایک قوم کو جو پھل لاوے دیجائیگی) یعنے جسوقت یہودی خارج کئے جائینگے غیر قوموں کو بادشاہت دیجائیگی پر نہ سب غیر قوموں کو بلکہ ایمانداروں کی جماعت کو جو پاک اور خاص اشخاص ہیں (پطرس ۲ باب ۹ و اعمال ۱۵ باب ۱۴) اور اسیطرح رہیگا جب تک کہ غیر قوموں کی بھرتی در نہ آوے اور یوں عام اسرائیل بچ جائیگا (رومی ۱۱ باب ۲۵ سے ۲۶) یہہ زمانہ اب موجود ہے کہ یہود سے بادشاہت الٰہی لیگئی اور غیر قوم اہل ایمان کو دی گئی اگر محمدی بھی ایمان لاویں تو پاوینگے ورنہ الگ ہیں

۴۴ (۴۴) اور جو اس پتھر پر گریگا چور چور ہو جائیگا پر جس پر وہ گرے اُسے پیس ڈالیگا

(اُس پتھر پر) وہ پتھر مسیح کی عین بادشاہت و طاقت ہے جس پر معمار گرے پڑتے تھے یعنے اُس سے ٹھوکر کھاتے تھے دیکھو (یشعیاہ ۸ باب ۱۴ و ۱۵ لوقا ۲ باب ۳۴) بیشک یہود نے اُس سے ٹھوکر کھائی اور اُسپر گرکے چور چور ہو گئے ہڈی پسلی سب ٹوٹ گئی بے ایمان ہو گئے اور سب برکتوں سے الگ ہوئے (جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالیگا) یعنے وہ دن آتا ہے کہ وہ پتھر خود اُنپر گریگا تب وے پیس ڈالے جائینگے دیکھو (دانیال ۲ باب ۴۴ و ذکریا ۱۲ باب ۳) وہ پتھر یہودیوں پر گرنیوالا تھا جس سے یروشلم کی بربادی ہوئی اور ضرور اُنپر گرا پر نہایت ہولناک طور پر قیامت کے دن گریگا جسکا نمونہ یروشلم کی بربادی ہے (ف) دیکھو جو ٹھوکر کھاتا ہے پتھر سے اُسی کو صدمہ پہونچتا ہے نہ پتھر کو پس اُنہوں نے اُسکے ساتھہ دشمنی کرکے اپنا آپ نقصان کیا مسیح کا کچھہ نقصان نہیں ہوا

۴۵ (۴۵) اور جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اُسکی یہہ تمثیلیں سنیں تو سمجھہ گئے کہ ہمارے ہی حق میں یہہ کہتا ہے

(یہہ تمثیلیں) یعنے دو لڑکوں اور انگورستان کی تمثیلیں سمجھہ گئے) اُنکی تمیز نے اُنہیں الزام دیا تمثیلوں کا پردہ سامنے سے ہٹ گیا مسیح کے کلام کی تلوار کا زخم دل پر لگا

۴۶ (۴۶) اور اُسکے پکڑنے کا قصد کیا پر لوگوں سے ڈرے کیونکہ وے اُسے نبی جانتے تھے

(پکڑنیکا قصد کیا) لوقا کہتا ہی کہ اُسی وقت دست اندازی کرنا چاہتے تھے دیکھو نصیحت کیسی کڑوی معلوم ہوئی (ف) جسکا دل کلام سے چھِد جاتا ہی اُس میں ایمان آجاتا ہی پر جسکا دل غصہ سے چھِدتا ہی وہ بے ایمان رہتا ہی اور جب کلام سنایا جاتا ہی تو دل ضرور چھِدتا ہی یا تو کلام سے یا غصہ سے (اعمال ۲ باب ۳۷، ۵ باب ۳۳ و ۷ باب ۵۴) (پر لوگوں سے ڈرے) خدا سے نڈرے (کیونکہ وے اُسے نبی جانتے تھے) یہہ وہی بات ہی جیسے اُنکو خوف تھا یہہ کہنے سے کہ یوحنا کا بپتسما آدمیوں سے تھا کیونکہ اُسے سب نبی جانتے تھے (آیت ۲۶) اسی طرح مسیح پر ہاتھ نہ ڈال سکے کہ لوگ اُسے نبی جانتے تھے پس مسیح کو چھوڑا اور اپنی راہ لی (مرقس ۱۲ باب ۱۲)

بائیسواں باب

(۱) اور یسوع پھر اُنہیں تمثیلوں میں کہنے لگا

(آ ۱ سے ۱۴) بیٹے کی شادی کی تمثیل یہہ تیسری تمثیل ہی جس میں مسیح نے سردار کاہنوں اور بزرگوں کو ملامت و عبرت کی باتیں سنائیں یہہ اُسی ہفتہ کے تیسرے دن کی بات ہی لیکن یہہ تمثیل وہی تمثیل نہیں ہی جو (لوقا ۱۴ باب ۱۶) میں ہی یہہ اَور ہی وہ اَور ہی جگہہ بھی اور ہی اَور وقت بھی اَور ہی لوقا کی تمثیل اسوقت سے پیشتر سنائی گئی تھی جبکہ فریسیوں کی طرف سے اتنی دشمنی ظاہر نہ ہوئی تھی وہاں مہمانوں نے ادب سے عذر کیا ہی یہاں نوکروں کو مارتے اور ذلیل کرتے ہیں یہہ تمثیل جو یہود کے لئے تھی ہمارے لئے بھی مفید ہی اُسکی ساری تمثیلیں گوہر شفاف کی مانند ہیں جو ہر طرف سے روشنی دیتا ہی (ف) تمثیل بالا میں خدا آدمی سے کچھ مانگتا ہی اس تمثیل میں کچھ دیتا ہی پس ایک تمثیل دوسری کی تکمیل ہی اور اِسلئے اُسکے تمامی کے بعد فوراً یہہ شروع ہوئی ہی

(۲) کہ آسمان کی بادشاہت کسی بادشاہ کی مانند ہی جسنے اپنے بیٹے کا بیاہ کیا

(اپنے بیٹے کا) اب کہ وہ آسمان پر جانیوالا ہی آپکو زیادہ ظاہر کرتا ہی (دیکھو آیت ۴۲ و ۴۳) ایمان کے بڑے اصول پر آخری وقت کی تعلیم میں بہت زور ہی (ف) دیکھو (متی ۲۱ باب ۳۷) میں اُسنے بتلایا تھا کہ میں مالک کا عزیز اور اکلوتا بیٹا ہوں (مرقس ۱۲ باب ۶) یہاں پر بتلاتا ہی کہ میں بادشاہ کا بیٹا ہوں بادشاہ حقیقی کی نسل ہوں (زبور ۲، باب ۱) پھر دیکھو کہ سلیمان اُس بادشاہ کے بیٹے کا نام پوچھتا ہی جو مسیح ہی (امثال ۳۰ باب ۴) (ف۲) بادشاہ سے مراد خدا ہی بیٹے سے مراد مسیح ہی جو دُلھا کہلاتا ہی دُلھن کلیسیا ہی یہودیوں نے یہہ تمثیل دُلھا دُلھن کے کلام میں بہت سنی تھی وہ ایسی تشبیہات سے خوب واقف تھے (زبور ۴۵) میں اس شادی کا ذکر ہوا ہی اور اسیطرح اور اَور مقامات پر کہ یہوواہ اپنے لوگوں سے شادی کرنا چاہتا ہی (ف۳) یہاں پر مسیح یہہ بات ظاہر کرتا ہی کہ جسقدر

پیغمبروں نے ہمیشہ کہا ہے کہ یہوواہ اور مقدسوں میں یگانگت ہے تو بھی اس یگانگت کا وارث اور وہی خداہوں (ف۔ اس تمثیل میں دُلھن کا ذکر نہیں ہے صرف دُلھا اور مہمانوں کا ذکر ہے اور یہہ اُسی ضیافت کا بیان ہے جو (مکاشفات ۱۹ باب ۹) میں ہے مراد یہہ ضیافت اُس وقت ہوگی جب دُلھن یعنے کلیسیا کی کامل یگانگت اُسکے جلال میں ہو ویگی (افسی ۵ باب ۲۵سے ۲۷تک) (ف) شادی بیاہ جانبین یعنے دُلھا و دلہن سے قول و قرار ہوتے ہیں نہ ایک طرف سے پس کلیسیا اقرار کرتی ہے کہ ہم تیرے اور وہ کہتا ہے میں تمہارا اور یہی حال سچے عیسایوں کا خدا کے ساتھہ ہے اور شادی سے مطلب یہہ ہے کہ روحانی اولاد پیدا ہووے سو کلیسیا سے روحانی فرزند تولد ہوتے ہیں

۳ (۳) اور اپنے نوکروں کو بھیجا کہ بلائے ہوؤں کو بیاہ میں بُلا لاویں پر اُنہوں نے آنا نہ چاہا

(نوکروں) یعنے انجیل سنانیوالوں کو خواہ پادری ہوں یا غیر پادری سب عیسائی مراد ہیں (بلائے ہوؤں کو) جو پیغمبروں کے وسیلہ سے بلائے تھے یعنے قوم یہود جو سب سے پہلے بلائی گئی اور چُنی گئی (خروج ۱۹ باب ۶) اور پیشتر سے اُنہیں اِسلئے بلایا گیا تھا کہ بادشاہ کی آمد کی طیاری کریں اور مستعد رہیں (آنا نہ چاہا) نہ اگلے نبیوں کی منادی سے نہ یوحنا اصطباغی کی منادی سے نہ مسیح کی منادی سے نہ رسولوں کی اور اِس سے ظاہر ہوا کہ آنا نہیں چاہتے بادشاہ اور اُسکے بیٹے کی عزت نہیں چاہتے پس نجات نہ حاصل کرنے کا سبب یہہ ہوا کہ وہ نہیں چاہتے

۴ (۴) پھر اُسنے اَور نوکروں کو یہہ کہکے بھیجا کہ بلائے ہوؤں سے کہو کہ دیکھو میرا کھانا طیار ہے میرے بیل اور موٹے جانور ذبح ہوئے اور سب کچھہ طیار ہے بیاہ میں آؤ

(پھر اور نوکروں کو) یہاں سے پیشگوئی شروع ہے کہ اگرچہ اُنھوں نے پہلی منادیوں پر آنا نہ چاہا تو بھی خدا اُنہیں پھر اور نوکر بھیجکر بلانیوالا ہے اور یہہ ذکر ہے اُسوقت کا جب مسیح مرکے جی اُٹھیگا اور پوری نجات طیار کر دیگا اور پنتکوست کے دن روح پاک آجاویگی اور شاگرد منادی کرنے کو اُٹھینگے چنانچہ سارے الفاظ اِس آیت کے واقعات آیندہ پر دلالت کرتے ہیں (اعمال ۲ باب ۲۳ و ۳۷ و ۴۰) کو دیکھو پھر (افرتی ۵ باب ۷ و ۸) کو (دیکھو کھانا طیار) یہہ باتیں وہ ادنٰی نوکر اُنکو کہینگے جیسے (استر ۵ باب ۴) میں ہے اور جیسے سلیمان نے جو مسیح کا نمونہ تھا کیا تھا (۲ تواریخ ۷ باب ۵ و ۹ سے ۱۰ تک) اور اس ضیافت کی طیاری کی خبر پہلے سے (یسعیاہ ۲۵ باب ۶) میں تھی (سب کچھہ طیار ہے) یعنے وہ روحانی غذا جس سے باطنی بھوکھہ پیاس

بچہا لی جاوے کہ مسیح ہماری مسیح ذبح ہوگیا ہے (یوحنا ۱ باب ۰) (ف) سب کچھہ طیار ہے کچھہ کمی نہیں ہے ساری دنیا کے گنہگاروں کے
لیے کافی او ۰ انی ہے اگر آویں پر بہت ہیں جو تنگ دروازہ سے داخل ہونا نہیں چاہتے

۵ (۵) پروے غافل رہکر چلے گئے ایک تو اپنے کھیت میں اور دوسرا اپنی سوداگری کو

غافل) بے ایمان دو قسم کے ہیں ایک تو غافل جو دین کی پرواہ نہیں رکھتے کھیت اور سوداگری کی زیادہ پرواہ رکھتے ہیں
اور یہہ دو مثالیں میں ہر قسم کا عذر اُنمیں شامل ہے بے بنیاد ان سب عذروں کی غفلت ہے

۶ (۶) اور باقیوں نے اُسکے نوکروں کو پکڑکے ذلیل کیا اور مار ڈالا

(باقیوں نے) یہہ باقی لوگ دوسری قسم کے بے ایمان ہیں جو ادھر اُدھر غفلت سے چلے نہیں جاتے مگر دشمنی کرتے او
ستاتے میں (اعمال ۴ باب ۳ و ۵ و ۸ و ۲۹ و ا تسلونیقی ۲ باب ۱۴) (ف) کسی بزرگ کا قول ہے کہ دنیا میں جسمانی خوشی اور فکروں میں ہزارہا
ہزار ہلاک ہوتے ہیں پر بے پرواہی سے لاکھوں لاکھہ دوزخ میں جاتے ہیں یہہ بے پرواہی کا مرض دوسرے مرضوں سے زیادہ ہے

۷ (۷) تب بادشاہ یہہ سنکر غصے ہوا اور اپنا لشکر بھیجکے اُن خونیوں کو ہلاک کیا اور اُنکا شہر جلا دیا

(غصہ ہوا) یہہ غصہ بادشاہ کا حق ہے کیونکہ اُنہوں نے خودکشی کی اور کسی کا حق نہیں ہے کہ خودکشی کرے کوئی آدمی اپنی جان کا مختار
نہیں ہے روح خدا کی امانت ہے اُسکا ہلاک کرنا امانت میں خیانت ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میری مرضی ہے چاہوں جاؤں چاہوں نہ جاؤں
پس اگر بلاہٹ کو نہ مانے تو بڑا گناہ کرتا ہے وہ بادشاہ کی بعزتی کرتا ہے اُسکی بلاہٹ کو حقیر جانتا ہے وہ سزا کے لائق ہے یہہ بادشاہ کون ہے
ہمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ ہے (اور اپنا لشکر بھیجکے) یعنے جب بادشاہ نے دیکھا کہ میرے اور میرے بیٹے کی بعزتی ہوئی اور میری
بلاہٹ کو نہیں مانا تو اپنا لشکر بھیجا (ف) ذرا لفظ اپنا پر غور کریں کہ رومی فوج کو جو اس پیشگوئی کے موافق آنیوالی تھی اور بت پرست
تھی اُسے اُسنے اپنا بتلایا وہ اگرچہ خدا سے بالکل ناواقف تھے تو بھی اُسکے تھے جیسے اشور کے لوگ خدا کی لاٹھی تھے (یسعیاہ ۱۰ باب ۵ و
۱۴ و ۱ باب ۵ یرمیاہ ۲ باب ۹ یوئیل ۲ باب ۲۵) ساری حکومتیں خدا کی طرف سے ہیں انتظام دنیاوی کے لئے نہ انتظام روحانی کے لئے
انتظام روحانی خدا کی روحانی بادشاہت میں ہوتا ہے پر انتظام دنیاوی یہہ دوسری قسم کے خادم کرتے میں اور یہہ بھی اپنی روح کے
سے بادشاہت روحانی کے محتاج میں پس رومی لشکر جو یروشلم پر آرہا تھا خدا کی طرف سے جلاد سے تھے تاکہ یہودیوں کو سزا دیں
(ان خونیوں کو ہلاک کیا) وہ خونی تھے یوحنا کو مسیح کو یعقوب کو اور استیفان کو مارا تھا اور جنہوں نے ہاتھہ سے نہیں مارا وہ دوسروں کے

کام سے راضی تھے اور وہ اپنی جان کے بھی خونی تھے کہ اُنہوں نے سب نوکروں کی بلاہٹ کو رد کر کے خودکشی کا درجہ حاصل کیا تھا (اُنکا شہر جلا دیا) یعنے یروشلم جلایا جائیگا رومیوں کی آگ سے اور خدا کے غضب کی آگ سے (ف ۲) دیکھو مسیح خداوند آج یروشلم کو اُنکا شہر بتلاتا ہے اور جب پہلے وہاں آیا تھا تو میرے باپ کا گھر کہتا تھا (یوحنا ۲ باب ۱۶) اور داؤد نے اُسے بڑے بادشاہ یعنے خدا کا شہر بتلایا تھا (زبور ۴۸ باب ۲) اسی طرح مسیح نے دو روز بعد اُسکی نسبت فرمایا دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا گیا (متی ۲۳ باب ۳۸ لوقا ۱۹ باب ۴۳ و ۴۴) دیکھو جب اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا تو اُسنے اپنوں کو چھوڑ دیا اور رومی بت پرستوں کا معاون مددگار ہوکر اپنوں کی مخالفت میں لڑنے کو آنیوالا ہوگیا ای بھائیو یہاں سے کچھ سیکھو کیونکہ وہ قادر ہے نہ صرف محبت میں بلکہ غصہ میں بھی (ف ۳) اندھی دنیا پر افسوس وہ ہمیشہ آسمان کی طرف بولانیوالوں سے ایسا ہی سلوک کرتی ہے جنکے لئے دل اور گھر کا دروازہ کھولنا واجب ہے دنیا اُنکو حقیر جانتی اور ستاتی ہے جو عزت کے لائق ہیں اُنکو قتل کرتی ہے جو عمر دراز میں اُنہیں مارتی ہے

(۸) تب اُسنے اپنے نوکروں کو کہا شادی تو طیار ہے پر بُلائے ہوئے نالائق تھے

(نالائق) ذرا دیکھو پولوس کیا کہتا ہے (اعمال ۱۳ باب ۴۶) کیسی نالائقی اُن میں پائی گئی اور کسطرح پولوس اُنہیں نالائق کہکر چھوڑتا ہے جیسے خداوند نے پیشگوئی کی تھی کہ وے دوسری بلاہٹ میں بھی نالائق نکلینگے

(۹) پس سڑکوں کے چوراہوں پر جاؤ اور جتنے تمہیں ملیں شادی میں بُلا لاؤ

(چوراہوں پر جاؤ) یعنے تب میرے شاگرد اِدھر اُدھر لوگوں کو بلانے کو نکلینگے (ف ۱) بہتے دریا کے آگے اگر کوئی آدمی مٹی کا پشتہ یا بند باندھے تو پانی اِدھر اُدھر پھوٹ نکلتا ہے اور چار طرف کی زمین کو سیراب کرتا ہے جہاں راہ پاتا ہے وہاں سے بہتا ہے فضل کے سمندر نے یہودیوں کی طرف مُنہہ کیا پر اُنہوں نے اُسکے سامنے پشتہ باندھا اِسلئے وہ فضل اِدھر اُدھر پھوٹ نکلا اور دنیا سیراب ہوئی یہود کا خارج ہونا جہان کی مقبولیت کا باعث ہوا (رومی ۱۱ باب ۱۵) (ف ۲) سڑکوں پر سے لوگ بُلائے جاتے ہیں یعنے جس حالت میں ہیں اُسی حالت سے چلے آویں یہودیوں کو پہلے سے خبر دی گئی تھی کہ طیاری کر کے آویں اب ہر حال میں لوگ بلائے جاتے ہیں کیونکہ شادی کا لباس وہ آپ بخشے گا سب کچھ طیار ہے لباس بھی اور کھانا بھی

(۱۰) اور وے نوکر راستوں پر جا کے سب کو جو اُنہیں ملے کیا بُرے کیا بھلے جمع کر لائے اور مجلس مہمانوں سے بھر گئی

(کیا بُرے کیا بھلے) جو ملے بلا لائے اُنہوں نے کچھہ امتیاز نہ کی دیکھو (متی ۱۳ باب ۴۷) کی تفسیر (ف) بُرے بھلے لوگوں سے یہاں پردہ بُرے اور بھلے مراد ہیں جو آدمیوں کے سامنے بُرے یا بھلے ہیں اور وہ بھی جو خدا کے سامنے بُرے اور بھلے ہیں (ف۲) آسمان میں فقط بھلے لوگ ہیں اور دوزخ میں صرف بُرے ہیں پر ظاہری کلیسیا میں دونو قسم کے لوگ ہیں کڑوے دانے اور گیہوں (بھر گئے) شادی کا گھر بھر گیا (ف۳) بعض ہیں جو شادی کی ضیافت میں شریک نہیں ہیں تو بھی گھر میں گھسے ہوئے ہیں

(۱۱) پر جب بادشاہ مہمانوں کے دیکھنے کو اندر آیا اُسنے وہاں ایک آدمی دیکھا جو شادی کا لباس پہنے نہ تھا

(دیکھنے کو اندر آیا) کون آیا خود بادشاہ آیا (ف) یہہ دیکھنے کا کام اور اجر دینے کا کام بادشاہ کسی دوسرے کو نہیں دیتا یہہ کام وہ آپ کرتا ہے کیونکہ عالم الغیب ہے دلوں کا حال جانتا ہے انصاف میں غلطی نہیں کر سکتا جیسے اور لوگ کیا کرتے ہیں اِسلئے یہہ کام اُسنے اپنے اختیار میں رکھا ہے (ف۲) اسیطرح اے بھائیو ہر آدمی کا جو کلیسیا میں ہے خدا تعالیٰ خود آپ زمانہ بزمانہ ملاحظہ کرتا ہے (متی ۲۵ باب ۱۹) کو دیکھو (ف۳) جسوقت اُسنے رومی فوج بھیجکر قوم یہود کو مارا تھا تب پہلے اُنکا ملاحظہ کیا تھا اِس وقت ایک ایک آدمی کا ملاحظہ کیا جاتا ہے (شادی کا لباس پہنے نہ تھا) اسوقت (صفنیا ۱ باب ۷ و ۸) کو ضرور دیکھنا چاہئے وہاں اس واقعہ کی بابت کیا خوب پیشگوئی ہے وہاں اجنبی پوشاک لکھا ہے یعنے وہ پوشاک جو بادشاہ سے نہیں دی گئی (ف۴) بادشاہوں کا دستور ہے کہ مہمانوں کو خلعت اور سراپا دیا کرتے ہیں (پیدایش ۴۵ باب ۲۲ و ۲ سلاطین ۵ باب ۲۲ و ۱۰ باب ۲۲) یہہ لوگ جو سڑکوں پر سے بلائے گئے کیا اچھی پوشاک پہنکر آئے تھے ہرگز نہیں پر جس نے انہیں بلایا پوشاک بھی بخشی ہے پر اس آدمی نے وہ پوشاک پہنی نہیں تھی وہی اپنے پہلے کپڑے پہنے ہوئے کلیسیا میں آگھسا تھا پس بھائیو نہ صرف کلیسیا میں داخل ہونا مگر پوشاک الٰہی پہننا بھی بہت ہی ضرور ہے (ف۵) پوشاک پہننا کیا ہے مسیح کو پہننا (گلاتی ۳ باب ۲۷) تم میں سے جنہوں نے مسیح میں بپتسما پایا مسیح کو پہن لیا (رومی ۱۳ باب ۱۴) خداوند مسیح مسیح کا جامہ پہنو (زبور ۴۵ باب ۱۳ و ۱۴) اُسکا لباس سراسر تاش کا ہے وہ سوزنی کپڑے پہنکے بادشاہ پاس لائی جاتی ہے (دیکھو یشعیا ۶۱ باب ۱۰) میں کیا لکھا ہے میں خداوند سے نپٹ شادمان ہونگا میری جان میرے خدا میں مسرور ہوگی کیونکہ اُس نے نجات کے کپڑے مجھے پہنائے اُسنے راستبازی کی خلعت سے مجھے ملبس کیا جسطرح دُلہا زینت کی چیزوں سے آپکو سنوارتا ہے اور دلہن گہنا پہن کے اپنا بناؤ کرتی ہے پر اُس شخص نے جماعت میں آکر وہ راستبازی کا خلعت جو ملا نہیں پہنا یہہ جانتا تھا کہ میرے اپنے کپڑے مقبول ہونگے اسلئے دوسری پوشاک نہیں پہنی اور مسیح کی بات نہیں سُنی (مکاشفات ۳ باب ۱۸) میں تجھے صلاح دیتا ہوں کہ تو سونا جو آگ میں تایا گیا مجھسے مول لے تاکہ دولتمند ہو جاوے اور سفید پوشاک تاکہ پہنے ہوا اور تیرے ننگے پن کی شرم ظاہر نہ ہووے اور اپنی آنکھوں میں

انجن لگا تاکہ تو بینا ہو جاوے (مکاشفات ۱۹ باب ۸) اور اُسے یہہ دیا گیا کہ صاف اور شفاف مہین سوت کا کپڑا پہنے کہ مہین سوت کا کپڑا مقدسوں کی راستبازی ہے۔ جو مسیح سے پاتے ہیں پس ہماری راستبازی مسیح ہے جو لوگ اِس بھید سے الگ ہیں اب تک برہنہ ہیں اور اپنی پوشاک پہنکر گھر میں آگھسے ہیں وہ نکالے جائینگے ورنہ جلدی یہہ پوشاک پہنا چاہئے (ف) پوشاک اس جہان میں وہ بخشتا ہے اور ضیافت اُس جہان میں ہے گویا ضیافت کے کمرہ سے باہر کے کمرے میں لوگ آراستہ ہوتے ہیں تاکہ اندرونی کمرہ میں میز پر حاضر ہوکے بادشاہ کے ساتھہ کھائیں اور خوشی مناویں (ف) دیکھو جھوٹے عیسایوں کی امید کیسی باطل ہے وہ ناحق اپنی جان کو فریب دیتے ہیں جب تک مسیحی راستبازی سے ملبس نہوں اِس خوشی میں اُنکا حصہ نہیں ہے (ف) یہہ آدمی کب آیا جب اسے کسی نوکر نے بلایا اسنے خوب کیا شاباشی کے لایق ہے کہ نوکر کی بات مانکر حاضر ہوا اُسمیں اُسکا قصور نہیں ہے قصور اسمیں ہے کہ سڑے اور بدبودار کپڑے پہنے ہوئے بادشاہ کے سامنے کھڑا ہے اُسکی بعزتی کرتا ہے اور معذور بھی نہیں کیونکہ بادشاہ اُسپر زور نہیں دیتا کہ تو میری مجلس کے لایق لباس اپنے گھر سے پہنکے آ وہ جانتا ہے کہ یہہ ناممکن ہے کہ کوئی آدمی میری مجلس کے لایق لباس طیار کر سکے پر وہ اپنے پاس سے لباس بخشتا ہے اسکا قصور ہے جو پہنتا نہیں اپنی راستبازی سے اُسکے سامنے مقبول ہونا چاہتا ہے پر اُسکی راستبازی کی پرواہ نہیں رکھتا (ف) دیکھو یہی حال ہے سب مسلمانوں اور یونی ٹیرین اور برہمو وغیرہ اشخاص کا کہ وہ سب اپنی راستبازی سے وہ خدا کے سامنے راستباز ہونا چاہتے پر وہ لباس جو اُسنے بخشا اُسے حقیر جانکر نہیں پہنتے جو کپڑے خدا دیتا ہے اُنکے گناہ اور عیب چھپانے کو وہ نہیں لیتے آپ کپڑے بناتے ہیں جس سے برہنگی پوشیدہ نہیں ہو سکتی

۱۲ (۱۲) اور اُسے کہا ای میاں تو شادی کا لباس بغیر پہنے یہاں کیونکر آیا پر اُسکی زبان بند ہوگئی

(ای میاں) یہہ وہی خطاب ہے جو یہودا اسکریوطی کو کیا گیا تھا (متی ۲۶ باب ۵۰) اور یہی خطاب اُس کُڑکُڑانیوالے کو بھی کیا گیا تھا (متی ۲۰ باب ۱۳) (بغیر پہنے یہاں کیونکر آیا) اِس گھر سے باہر کے گھر میں پوشاک تو سب کو تقسیم ہوئی تھی تو وہ پوشاک وہاں سے پہنکے یہاں کیوں نہیں آیا تو نے نہ فضل کو قبول کیا نہ اُس ایمان کو جو محبت سے ہے نہ مسیح کی راستبازی کو اور نہ روح القدس کی پاکیزگی کو پھر یہاں کیوں آیا (اُسکی زبان بند ہوگئی) اپنی غریبی کا عذر بھی پیش نہ کر سکا کیونکہ اُسنے کہا کہ میں نے دیا اور تو نے نہیں لیا پھر یہاں کیا لینے آیا ہے کیا میری بعزتی کرنے آیا ہے

۱۳ (۱۳) تب بادشاہ نے نوکروں کو کہا اُسکے ہاتھہ پانو باندھکے اُسے لیجاؤ اور باہر کے اندھیرے میں ڈال دو وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا

(نوکروں کو) یعنے فرشتوں کو (ف) یونانی میں دو لفظ ہیں اول دولس جسکے معنے ہیں غلام اور یہی لفظ (آیت ۳ و ۴ و ۸) میں ہے دویم ڈیاکنس جسکے معنی ہیں خادم اور اُسے دیاقون وڈیکن بنے ہیں اور فرشتے بھی خدا کے خادم کہلاتے ہیں وہی یہاں مراد ہے جیسے (متی ۱۳ باب ۴۱) میں ہے (ہاتھ پاؤں باندھکے) یہہ اُس لاچارے کے مضمون پر اشارہ ہے جو بادشاہ کے سامنے اُسے حاصل ہوگی (باہر کے اندھیرے میں) یعنے جلال اور خوشی سے باہر خدا کے چہرہ سے باہر مسیح کی رفاقت سے الگ روح القدس کی خوشی باہر فرشتوں اور پیغمبروں اور سب ایمانداروں کی مجلس سے باہر (دیکھو متی ۸ باب ۱۲ و ۱۳ باب ۴۲ و ۵۰ و ۲۵ باب ۳۰ مکاشفات ۲۲ باب ۱۵) (ف) باغبانوں کی تمثیل میں خدا آدمیوں سے کچھہ مانگتا تھا یعنے پھل اور وہ لوگ پھل نہ دینے سے انگورستان سے نکلے اور مارے گئے پر اِس تمثیل میں خدا کچھہ دیتا ہے اُسکے نہ لینے سے اِسکو سزا ملی ہے کہ باہر کے اندھیرے میں ڈالا گیا جہاں رونا اور دانت پیسنا ہے پس جو کوئی خدا کی بخشش کو نہیں لیتا اُسکی نسبت جو میوہ نہیں دیتا زیادہ تر سزا کے لائق ہے

۱۴ (۱۴) کیونکہ بلائے ہوئے بہت پر برگزیدہ تھوڑے ہیں

(متی ۱۹ باب ۳۰ و ۲۰ باب ۱۶) کے ذیل میں جو لکھا ہے دیکھو (ف) تمثیل میں ایک مہمان جس نے خلعت نہیں پہنا بطور نمونے کے مذکور ہے یہہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ وہ ایک اُن سب کا نمونہ ہے جو کلیسیا میں شامل ہو کر خلعت نہیں پہنتے ہیں (ف) بہت بلائے ہوئے ہیں پر چنے ہوئے تھوڑے تو ہیں لیکن کسی کی نا امیدی نہیں صرف اُسی کی نا امیدی ہے جو خلعت نہیں پہنتا اگر وہ بھی کوشش کرے کہ تھوڑوں میں داخل ہووے تو بہتر ہے (ف) سب یہودی بلائے گئے پر اکثروں نے چال چلن سے دکھلایا کہ چنے ہوئے نہیں ہیں پر تھوڑوں نے دکھلایا کہ چنے ہوئے ہیں اِسطرح آجکل سب غیر اقوام بلائے جاتے ہیں (یشعیا ۴۵ باب ۲۲) قوم قوم بلائی جاتی ہیں سب آدم زاد بلائے جاتے ہیں پر سچے عیسائی ہر قوم میں تھوڑے ہیں

۱۵ (۱۵) تب فریسیوں نے جاکر صلاح کی کہ اُسے کیونکر گفتگو میں پھنساویں

(۱۵ سے ۲۲ مرقس ۱۲ باب ۱۳ سے ۱۷ لوقا ۲۰ باب ۲۰ سے ۲۶ تک) اُس سوال کا جواب ہے کہ قیصر کو محصول دینا جائز ہے یا نہیں (تب) یعنے جب کہ اُسکی تعلیم اور معجزات سے اُنکے مُنہہ بند ہوگئے اور اُنہوں نے دیکھا کہ کتنی تاثیر ہوئی (صلاح کی) فریسیوں نے ہیرودیوں کے ساتھہ ملکے (مرقس ۱۲ باب ۱۳) فریسی لوگ ہیرودیوں کے مخالف تھے کیونکہ فریسیوں کا یہہ مطلب تھا کہ رومیوں سے آزاد ہوں پر ہیرودیوں کا منشا تھا کہ رومیوں کی اطاعت کیجاوے اگرچہ خدا کی نافرمانی ہووے لیکن یہہ دونوں مخالف بھی مسیح کے برباد کرنے میں متفق ہوگئے (دیکھہ متی ۱۶ باب ۶) کے ذیل میں جو لکھا ہے اُسکی تاک میں لگے اور جاسوسوں کو بھیجا تاکہ راستبازی

کے بھیس میں ہوکر اُسکی کوئی بات پکڑ پاویں جس سے یا تو اسکا مُنہہ بند کریں یا حاکم سے سزا دلواویں (ف) جہاں وفاداری سے نصیحت دیجاتی ہی وہاں مخالفوں کے دل میں سخت عداوت پیدا ہوتی ہی (پھنسادیں) یونانی میں اس لفظ کے معنے ہیں جال میں پھنسانا جیسے (۱ تمطاؤس ۳ باب ۷) میں بھی لکھا ہی

۱۶ (۱۶) اور اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو ہیرودیوں کے ساتھ یہہ کہنے کو اُس پاس بھیجا کہ اے اُستاد ہم جانتے ہیں کہ تو سچّا ہی اور خدا کی راہ سچائی سے بتاتا اور کسی کی پرواہ نہیں رکھتا ہی کیونکہ تو آدمیوں کی صورت پر نظر نہیں کرتا ہی

(تو سچا ہی) یہہ بات درست کہی بیشک وہ سچا ہی دیکھو اُسکی سچائی پر گواہی دیتے ہیں اگرچہ اُنکے دل میں عداوت ہی پر وہ اُسکی سچائی اور اپنی شرارت پر آپ گواہ ہیں (ف) شیطان اور اُسکے لوگ بالکل جھوٹھہ یا بالکل سچ کبھی نہیں بولتے بلکہ سچائی اور جھوٹھہ کو ملاکر بولتے ہیں وے گرگ کا کام گوسفند کے لباس میں کرتے ہیں خدا اُنکے دکھوں سے بچاوے بہت لوگ خوشامد سے مغلوب ہوگئے ہیں شمشون نہ فلستیوں سے برباد ہوا مگر عورت کی خوشامد سے اسیطرح سلیمان عورتوں کے جال میں پھنس گیا حزقیا سنحریب سے نہیں مگر بابل کے ایلچیوں کی خوشامد سے بگڑا قوموں لڑائی کی نسبت صلح سے زیادہ برباد ہوجاتی ہیں جیسے بیماری کڑوے کھانے کی نسبت مٹھائی سے زیادہ ہوتی ہی پس شیطان جب روشنی کے فرشتہ کی شکل میں آتا ہی تو زیادہ بربادی کا باعث ہوتا ہی یہودا اسکریوطی نے زیادہ نقصان کیا جب مسیح کو چوما یا دیکھو کہ جب دنیا دشمنی کرتی ہی تو عیسائیوں کی خیر ہی پر جب خوشامد کرتی ہی تو بڑا خوف ہی اِس آیت میں مسیح کی خوشامد کے لفظ خوب مذکور ہیں اگرچہ سب باتیں درست ہیں پر وہ دغابازی سے بولتے ہیں نہ ایمانداری سے (ف) اکثر خوشامدی خود غرض لوگ جو شریر ہوتے ہیں مشنوں میں سوخ پیدا کرنے کو پادری صاحبوں کی بہت خوشامدیں کیا کرتے ہیں اور خاصکر اُن پادریوں کی جو ولایتی ہیں پردیسی پادریوں سے الگ رہتے ہیں کیونکہ وہ اکثر اُنہیں پہچانتے ہیں تو بھی سب کو ہوشیار رہنا لازم ہی

۱۷ (۱۷) پس ہمیں کہہ کہ تیرا کیا خیال ہی قیصر کو جزیہ دینا روا ہی کہ نہیں

(جزیہ) یعنے ملکی محصول جو رومیوں نے اسم نویسی کرکے لیا تھا جب ملک یہودیہ روم کا صوبہ ہوا (متی ۱۰ باب ۲۵) کی تفسیر دیکھو (روا ہی کہ نہیں) اِس عبارت کا مطلب مرقس بتلاتا ہی کہ ہم دیویں یا نہ دیویں یہہ اُنکا بیان تھا۔ اگر مسیح کہے نہ دینا چاہئے تو ہیرودی لوگ رومی حاکم کے سامنے گواہی دینگے کہ سلطان کا محصول بند کرواتا ہی گویا سلطنت کا مخالف ہی آخر کو اُنہوں نے گواہی تو دی جب

سچی گواہی نہ ملی تو جھوٹی گواہی دی (لوقا ۲۳ باب ۲) اگر مسیح کہی دینا چاہے تو وہ حقیقی مسیح اُنکے گمان میں نہیں ہو سکتا کیونکہ رومیوں کے ساتھہ متفق ہو گیا کہ لوگوں کو اُنکا غلام بناوے تب سب لوگ اُسپر حملہ کرینگے اور شریعت کے موافق فتویٰ بھی دینگے (استثنا ۱۷ باب ۱۵) (ف) دیکھو اُنکا منہہ مکھن سے زیادہ چکنا تھا پر باتیں ننگی تلواریں تھیں (زبور ۵۵ باب ۲۱) اول خوشامد کی پھر سوال کیا گویا اُسکے چار طرف جال لگا دیا پر یہہ اُنکا جال ایسا تھا جیسے ہاتھی کے سامنے مکڑی کا جالا

۱۸ (۱۸) پر یسوع نے اُنکی شرارت جانکے کہا اَے ریاکارو مجھے کیوں آزماتے ہو

(شرارت جانکے) مرقس کہتا ہی ریاکاری دیکھہ کے لوقا کہتا ہی دغابازی دیکھہ کے یعنے اُنکی شرارت ریاکاری دغابازی جو جو اُنکے دل میں تھا مسیح نے فوراً دریافت کیا جیسے خدا سب دل کے منصوبوں سے واقف ہی

۱۹ (۱۹) جزیے کا سکہ مجھے دکھاؤ اور وے ایک دینار اُس پاس لائے

(سکہ مجھے دکھاؤ) اسی دلیل کے ساتھہ جواب دینا چاہتا ہی جس سے بالکل مُنہہ بند ہو جاوے وہ سکہ دیکھنا چاہتا ہی جس سے محصول دیا جاتا تھا جیسے اب انگریزوں کو انگریزی روپیہ سے محصول دیا جاتا ہی نہ رجواڑوں کے روپیہ سے۔ اُس سکہ پر یہہ لکھا تھا (ملک یہودیہ قیصر اوگوسطس کا مغلوب شمشیر) اور ربّی لوگونکا یہہ قول بہت مشہور تھا کہ جہاں جس بادشاہ کا سکہ جاری ہی وہاں کا وہی بادشاہ ہی پس مسیح خداوند اُنکے مُنہہ سے ظاہر کرتا ہی کہ تم رومی سلطنت کے ماتحت ہو دیکھو اُسکا سکہ تمہارے ملک میں جاری ہی اور اسی سے محصول دیتے ہو تمہارا سکہ اِس ملک میں نہیں ہی اِسلئے یہہ ملک تمہارا نہیں ہی

۲۰ (۲۰) اور اُسنے اُنہیں کہا یہہ صورت اور تحریر کسکی ہی اُنہوں نے اُسے کہا قیصر کی

(صورت) اُس پر تصویر بھی تھی جیسے ملکہ کا چہرہ اب روپیہ پر دیکھتے ہو (تحریر) یعنے وہی عبارت جو اُوپر مذکور ہوئی (کسکی ہی) یعنے اپنے مُنہہ سے بولو (قیصر کی) بس تو ملک قیصر کا ہی پھر کیوں تکرار کرتے ہو جسکا ملک ہی محصول اُسکا حق ہی

۲۱ (۲۱) تب اُسنے اُنہیں کہا پس جو قیصر کا ہی قیصر کو اور جو خدا کا ہی خدا کو دو

(دو) یعنے دینا چاہئے (ف) ایت ۱۷ میں لفظ دینا جو لکھا ہی اُسکی مراد یونانی میں یہہ ہی کہ اپنی مرضی سے دینا یہہ لفظ فریسیوں نے سوال میں استعمال کیا پر یہاں جواب میں جو لفظ دو لکھا ہی اُسی مصدر سے نہیں ہی لیکن یہہ دوسری لفظ سے مشتق ہی جسکے معنے

ہیں واپس دینا نہ بخشش وا پنی مرضی سے مگر ضرورت کے سبب دینا (رومی ۱۳ باب ۷) میں بھی یہی لفظ مستعمل ہی اسی جواب سے محال تھا کہ کوئی اُسے پکڑے یعنے شریعت بھی گرفت نہیں کرسکتی اور نہ رومی لوگ اور اس سے بھی زیادہ اسنے کہا کہ جو خدا کی چیزیں ہیں خدا کو واپس کرو یعنے نذریں وقربانیاں جنکے ادا کرنے میں قصور ہوا (ملاکی ۳ باب ۸ و ۹) ایسی فصیح اور پر مغز بات کسی تواریخ سے ثابت نہیں ہی کہ کسی آدمی کے منہہ سے کبھی نکلی ہو جیسے مسیح نے اُسوقت سنائی جس سے جال بالکل ٹوٹ گیا اور بڑی گہری ہدایت ہوئی (ف ۲) جو قیصر کا ہی یعنے اُسکا حق (رومی ۱۳ باب ۱) قیصر کو دو یہہ پہلا حصہ جواب کا دوسرا حصہ یعنے جو خدا کا ہی خدا کو دو میں شامل ہی کیونکہ حکومت کی تابعداری خدا کی فرماں برداری سے ہی کیونکہ سب حکومتیں خدا سے ہیں (ف ۳) یہہ سکہ جو دیکھا جسپہ قیصر کا نقش و تحریر تھی قیصر کا تھا پر خدا کا سکہ انسان ہی جو خدا کی صورت رکھتا ہی (پیدایش ۱ باب ۲۷) اگرچہ گناہ سے صورت بگڑ گئی تو بھی اثار نمایاں ہیں اگر خدا کی صورت کے آثار ہم پر ہیں تو ہم خدا کے ہیں پس جان و تن سب کچھہ خدا کو دینا لازم ہی (ف ۴) اس وقت نہ صرف جواب دیتا ہی مگر یہودیوں کی سرکشی اور ہیرودیوں کی بے ایمانی پر ملامت بھی کرتا ہی جو دونوں حاکموں کی حق تلفیاں کر رہے ہیں (ف ۵) وہ یہہ بھی بتلاتا ہی کہ یہودی اسوقت قیصر بت پرست کی اطاعت میں کیوں چھوڑے گئے ہیں اسلئے کہ اُنہوں نے خدا کی سرکشی کی ہی اسکا حق اُسے نہیں دیا اور اُسکی سزا یہہ ہوئی کہ قیصر کے مطیع ہوئے یہہ سزا ہی پر وے پوچھتے ہیں کہ سزا اُٹھانا چاہئے یا نہیں یعنے قیصر کو دیں یا نہ دیں پس وہ فرماتا ہی کہ سزا کی برداشت کرو اور آیندہ کو اطاعت الہٰی کرکے سزا سے مخلصی حاصل کرو (ف ۶) دیکھو سچا عیسائی بادشاہ وقت کے لئے سب سے اچھی رعیت ہی (ف) اکثر کم فہم لوگ دین کو دنیا سے جدا جانتے ہیں پر مسیح خداوند بتلاتا ہی کہ واجبی طور سے دنیا کے کام بھی دین کے کام ہیں (یرمیاہ ۲۷ باب ۴ سے ۸ تک) دیکھو اور سوچو

(۲۲) اور اُنہوں نے یہہ سنکر تعجب کیا اور اُسے چھوڑ کر چلے گئے ۲۲

(تعجب کیا) ایسے عجیب جواب سے (لوقا ۲۰ باب ۲۶) میں ہی کہ چپ رہ گئے مصلحت کرکے آئے تھے مگر اُسے طیار پایا قابو نہ چلا اُسے پھنسانے آئے تھے پر اُسے بری باتوں سے رہائی دینے والا پایا خوشامد کے وسیلہ سے برباد کرنا چاہتے تھے پر اُسے ملامت کے وسیلہ سے بگاڑنے اور بچانیوالا دیکھا

(۲۳) اُسی دن صدوقی جو کہتے ہیں کہ قیامت نہیں ہی اُس پاس آئے اور یہہ کہکے اُس سے سوال کیا ۲۳

(۲۳ سے ۳۳ مرقس ۱۲ باب ۱۸ سے ۲۷ لوقا ۲۰ باب ۲۷ سے ۴۰ تک قیامت کی بابت صدوقیوں کے سوال کا جواب (اُسی دن)

جب ایک حملہ کو رد کیا دوسرا حملہ کرتے ہیں شیطان ہمیشہ مسیح کے لئے اور کلیسیا کے لئے دام لگاتا ہی (قیامت نہیں ہی) صدوقیوں کا یہہ خیال تھا وہ لوگ قیامت کے اور فرشتوں کے اور ارواح کے منکر تھے (اعمال ۲۳ باب ۷) یہہ لوگ ایسے تھے جیسے اسوقت برہمو لوگ ہیں کہ سب کچھہ نہیں مانتے جتنا دل چاہتا ہی مانتے ہیں صدوقی بھی موسیٰ کی پانچ کتابیں قبول کرتے تھے پر وہ بھی سب نہیں جسقدر اُسمیں سے چاہتے قبول کرتے تھے کہتے تھے کہ بدن خاک اور روح ہوا ہو جاتی ہی مرنے کے بعد روح باقی نہیں رہتی اور بدن پھر جی نہ اُٹھیگا (ف) یہہ اعتراض قدیمی ہی نہ جدید اور یہہ اُسوقت دل میں پیدا ہوتا ہی کہ جب آدمی جسمانی عقل میں پھولکر اُن چیزوں میں جنہیں نہیں دیکھا بیجا طور پر دخل دیتا ہی (کلسی ۲ باب ۱۸)

۲۴ (۲۴) کہ ای اُستاد موسیٰ نے کہا ہی کہ اگر کوئی بے اولاد مرجائے تو اُسکا بھائی اُسکی جورو سے بیاہ کرلے اور اپنے بھائی کے لئے نسل قایم کرے

(موسیٰ نے کہا، دیکھو (استثناہ ۲۵ باب ۵) اِس شادی کا پہلا لڑکا اُسی بھائی کا ہوتا تھا جو مرگیا (پیدایش ۳۸ باب ۸) (ف) دیکھو یہہ معترض موسیٰ کی کتاب سے اپنا تیر تیز کرتے ہیں جیسے شیطان نے آزمایش کے وقت کیا تھا (متی ۴ باب ۶) اسیطرح جاہل بے ایمان لوگ طعنہ وٹھٹھہ کرنے سے خوش ہیں تاکہ قیامت کی ساری تعلیم پر لوگ ہنسیں چنانچہ ملحد لوگ اپنی ہوشیاری پر اسیطرح فخر کرتے ہیں (ف۲) اُنکا خیال یہہ بھی تھا کہ مسیح یا تو موسیٰ کی تحریر کی مخالفت کریگا یا قیامت کی تعلیم چھوڑدیگا دونوں صورتوں میں اُسپر فتح پاوینگے (ف۳) اسیطرح دشمن شریر انجیل کی کوئی تعلیم لیکر اُسپر کچھہ بولتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمنے خدا کی سچائی کو رد کیا حال آنکہ وہ سایہ کے ساتھہ لڑنے آئے ہیں اُنہوں نے ابتک نہ سچائی کو چھوا اور نہ دیکھا بلکہ ایک اپنے خیال سے کوئی بات نکالے اور اُس سے لڑے نہ کلام سے ایسے لوگوں کو چاہئے کہ پہلے اُسے خوب سمجھہ لیں جیسے ہم قران وغیرہ کو پہلے خوب سمجھہ لیتے ہیں تب اُسکی بابت کچھہ بولتے ہیں

۲۵ (۲۵) اب ہمارے درمیان سات بھائی تھے اور پہلا بیاہ کرکے مرگیا اور اِس سبب کہ اُسکی اولاد نہ تھی
۲۶ اپنی جورو اپنے بھائی کے لئے چھوڑ گیا (۲۶) یوں ہیں دوسرا اور تیسرا بھی ساتویں تک

مطلب واضح ہی کہ اولاد کے لالچ میں سات بھائیوں کی جورو ہوئی۔ اسوقت اس ملک میں بعض امیر لوگ جو بے اولاد ہیں اولاد کے لالچ میں عورتیں جمع کیا کرتے ہیں پر اولاد نہ کثرت شادیوں پر لیکن خدا کی بخشش سے ہی

۲۷ (۲۷) سب کے بعد عورت بھی مرگئی

(سات خصم مرگئے) اور وہ اب تک جیتی رہی آخر کو وہ بھی مرگئی اگرچہ کوئی کتنی دیر تک زندہ رہے آخر کو وہ بھی مرگیا یہہ دن سب کے لئے ہے

۲۸ (۲۸) پس وہ قیامت میں اُن ساتوں میں سے کسکی جورو ہوگی کیونکہ سبھوں نے اُسے لیا تھا

(سب نے اُسے لیا تھا) استحقاق زوجیت کا سب کے ساتھہ تھا اُنکے گمان میں اگر مسیح پہلے کی یا پچھلے کی بتلاوے تو باقیوں کا استحقاق بھی اُنکے خیال میں ثابت ہے اگر سب کی بتلاوے تو یہہ بیحیائی کی بات ہے اب یا تو کہے کہ موسیٰ نے جو لینے کا حکم دیا ہے وہ غلط ہے یا کہے کہ مرنے کے بعد روحیں باقی نہیں رہتی ہیں اپنے گمان میں ایک جال پھیلایا وہ نہ سمجھے کہ موت سے نکاح فسخ ہوتا ہے اور اسلیئے وہ دوسرے کی ہو سکی (ف ۱) بعض مسلمانوں سے میں نے سنا کہ وہ عورت پچھلے شوہر کی ہوگی جسکے نکاح میں مرگئی یہہ کیسی غلط بات ہے کیونکہ اُنکے عقیدہ میں بھی موت سے نکاح فسخ ہوتا ہے اور اسیواسطے وہ لوگ بیوہ کی شادی کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ وہ پچھلے کے نکاح میں مرگئی یعنے اُسکے نکاح کی قید میں تھی کہ موت اگئی تو اِس صورت میں موت شوہر موجب فسخ نکاح نہ ہوئی بلکہ نکاح دویم نکاح اول کے فسخ کا باعث ہوا نہ موت شوہر سابق اور سب رانڈیں جنہوں نے دوسرا نکاح ابھی نہیں کیا اپنے مردہ شوہروں کے نکاح میں ثابت ہوئیں تب وے محصنات ہیں نہ آزاد اور محصنات سے نکاح حرام ہے تب محمد صاحب نے جو رانڈوں سے نکاح کئے اُنہیں کیا کہینگے اِسلئے یہہ اُنکا گمان باطل ہے کہ وہ پچھلے کے نکاح میں مری ہے ضرور موت سے نکاح فسخ ہوتا ہے (ف ۲) مسلمان لوگ جو قیامت میں جورو خصم کے قایل ہیں اِس سوال نے اُنہیں بڑی مشکل میں ڈالا ہے اب یا تو وہ قیامت میں جورو خصم کا انکار کریں اِس صورت میں محمدی مذہب چھوڑ کر عیسائی ہونا پڑیگا یا قیامت کے منکر ہوکر صدوقی بنیں نہ محمدی یا صدوقیوں کو کچھہ جواب دیکر اُنکا مُنہ بند کریں پر جواب اُنکے پاس کچھہ نہیں ہے ہاں ایک جواب ہے اگر وہ دیویں کہ جب اُنکے عقیدہ میں ایک مسلمان کے لئے ستّر عورتیں ہیں تو اُن سات بھائیوں کے لئے ایک جورو ہونا کیا مشکل ہے جیسے دنیا میں پانچ پانڈوں کے لئے ایک عورت تھی پر وہ اِس جواب کو پسند نکرینگے لیکن اور کوئی جواب ہو نہیں سکتا سوا اِسکے جو مسیح نے دیا پر وہ محمدی شریعت کے برخلاف ہے

۲۹ (۲۹) یسوع نے جواب دیکے اُنہیں کہا تم نوشتوں اور خدا کی قدرت کو نہ جانکے بھولتے ہو

(نوشتوں) کو جن میں قیامت کی تعلیم ہے (اور خدا کی قدرت کو) جس کے آگے ایسی ہزارہا مشکلات پانی ہو جاتی ہیں نہ جانکے بھولتے ہو

اسوقت دیکھو (اعمال ۲۶ باب ۸ رومی ۴ باب ۱۷ و ۸ باب ۱۱ و افرنتی ۱۵ باب ۱۴) (ف) روحانی باتوں میں نادان رہنا زندگی کا گناہ ہی یعنے جب کلام آگیا اور لوگ نہ سنیں اور نہ دیکھیں نہ سمجھیں تو انکا گناہ ہی روح القدس دنیا کو ملزم ٹھہراتا ہی گناہ سے اسلئے کہ مجھپر ایمان نہیں لائے پس ایمان نہ لانا گناہ ہی نہ مصیبت نہ آفت نہ سزا (ف) ہر جھوٹھی تعلیم کا سبب کیا ہی نادانی کیونکہ وہی لوگ راہ بھولتے ہیں جو اندھیرے میں رہتے ہیں (ف) جیسے مسیح نے شیطان کو نوشتے سے جواب دیا تھا جب وہ اُسکا امتحان کرنے آیا تھا اسیطرح صدوقیوں کو نوشتے سے جواب دیتا ہی کہ تم اُس سے ناواقف ہو پھر کہتا ہی جو تمہیں فرمایا گیا (ف) وہ سمجھتے تھے کہ ہم نوشتے سے اعتراض نکالکر اُسپر آسانی سے فتح پاوینگے پر یہاں یہہ سُنا کہ تم نوشتوں کو نہیں جانتے جو ہتھیار اُسکے برخلاف اُٹھایا تھا اُسی ہتھیار سے آپ مارے پڑے (ف) فرقہ ناستک کا وجہ تسمیہ یہہ تھا کہ ہم جانتے ہیں اُنکا جواب بھی یہہ ہی کہ نہیں جانتے اسلئے بھولتے ہو

(۳۰) کیونکہ قیامت میں نہ بیاہ کرتے نہ بیاہے جاتے ہیں بلکہ آسمان پر خدا کے فرشتوں کی مانند ہیں

مسیح دونوں جہان کی باتوں سے واقف تھا وہ اُس جہان کی باتوں میں ایسا جواب دیتا جیسے اِس جہان کی باتوں میں کیونکہ اُسکے سامنے سب کچھہ کھلا ہی وہ نہیں کہتا کہ میں کل یا پرسوں کو اِسکا جواب دونگا اسیوقت جواب دیتا ہی (نہ بیاہ کرتے) لوقا کہتا ہی کہ جو لوگ اُس جہان اور قیامت کے شریک ہیں (لوقا ۲۰ باب ۳۵) اور پھر نہیں مرسکتے۔ شادی کا مطلب اولاد ہی لیکن وہاں موت نہیں ہی پھر وہاں شادی کی کیا ضرورت ہی (فرشتوں کی مانند ہیں) عدم موت کے حق میں اور عدم نکاح کے حق میں۔ پر درجہ اُنکا فرشتوں سے بھی بہتر ہی کہ قیامت کے فرزند ہوکے خدا کے بیٹے ہیں (لوقا ۲۰ باب ۳۶) پس باپ کے ساتھہ ابدیت کے وارث ہیں (۱ تمطاؤس ۶ باب ۱۶) صحیح ترجمہ یوں ہی کہ جیسے فرشتے آسمان میں ہیں ویسے وے بھی ہیں (۱ یوحنا ۳ باب ۲) پر یہہ جلال ابھی ظاہر ہونیوالا ہی (ف) مسیح اُنہیں ملامت نہیں کرتا کہ تم حدیثوں کو نہیں مانتے جن میں قیامت کا ذکر بکثرت ہی اور نہیں کہتا کہ کلام کی تفسیروں کو نہیں دیکھتے کہ مفسر لوگ قیامت کی بابت کیا لکھتے ہیں پر وہ کلام کی طرف اشارہ کرتا ہی جسپر انسان کی نظر رہنی چاہئے پر فریسیونکی حدیثوں سے صدوقیوں کا علاج نہیں ہوسکتا اور نہ صدوقیوں کی روایتوں سے فریسیوں کا علاج ہوسکتا ہی (ف) فرشتوں کا ذکر کرکے مسیح نے صدوقیونکو دکھلایا کہ تمہارا گمان عدم فرشتوں کی بابت غلط ہی وہ تو موجود ہیں (ف) قیامت کا بڑا گواہ اور اِس عقیدہ کا کامل ثبوت دینیوالا خود ہمارا خداوند یسوع مسیح ہی کہ وہ آپ مرگیا اور جی اُٹھا مرنے کے بعد اُسکی روح نیست نہیں ہوگئی بلکہ جی اُٹھا اور چالیس دن تک دکھلائی دیا اس سے ثابت ہوا کہ اور روحیں بھی نیست نہیں ہوجاتیں

۳۱ ۳۲

(۳۱) پر مردوں کی قیامت کی بابت جو خدا نے تمہیں فرمایا کیا تم نے نہیں پڑھا (۳۲) کہ میں ابیرہام کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں خدا مردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے

(خدا نے تمہیں فرمایا) لوقا کہتا ہے موسی نے جھاڑی کے مقام پر اشارہ کیا مرقس کہتا ہے موسی کی کتاب میں دیکھو یہاں لکھا ہے خدا نے فرمایا اور دو جگہ لکھا ہے موسی نے پس مسیح موسی پر گواہی دیتا ہے کہ جو اُس نے بیان کیا وہ خدا کا فرمودہ ہے۔ انہوں نے موسی کی کتاب سے سوال نکالا تھا وہ موسی ہی کی کتاب سے جواب دیتا ہے۔ خدا کے کلام میں اگر ایک مقام سے کوئی سوال دل میں پیدا ہو تو دوسرا مقام اُسکا جواب دیدیتا ہے پر اُسکو جو غور کرتا ہے نہ اُسکو جو آنکھیں بند کر کے صرف جھگڑالو ہے (خدا ہوں) یعنے موجود ہوں نہ آنکہ پہلے تھا مگر اب بھی وہی ہوں اپنی ہستی پر زور سے گواہی دیتا ہے (اور فرماتا ہے میں تمکو دونگا) یعنے تم بھی ہو گے تم مرنے کے بعد نیست نہیں ہو جاؤ گے اور ابراہیم سے کہتا ہے میں تجھے دونگا ابھی تک ابراہیم کو نہیں ملا پر ابراہیم کہیں ہے اُسے ملیگا وہ نیست نہیں ہو گیا (زندونکا خدا ہے) مردوں یعنے معدوموں کا خدا نہیں ہے شی معدوم کی طرف وہ آپکو مضاف نہیں کرتا بلکہ زندوں کا خدا ہے یعنے انکا جو موجود میں نہ نیست اگرچہ دنیا سے مر گئے پر سب اُسکے سامنے زندہ میں خدا کے سامنے کوئی آدمی معدوم نہیں ہوا اور نہ ہو گا یہہ دلیل روحوں کی موجودگی پر کامل دلیل ہے پر گہری ہے (ف) سب لوگ جانتے ہیں کہ موسی کی کتابیں یہود کے تمام دین کی بنیاد اور منبع تھیں اور سب باقی کتابیں انہیں سے نکلیں اس سبب سے خداوند بتلاتا ہے کہ قیامت کی تعلیم اُنمیں بھی ہے جیسے اور سب نبیوں کی کتابوں میں ہے ویسے ہی موسی کی کتابوں میں بھی ہے یہہ سب کتابیں اُسی بنیاد پر قایم ہیں (ف ۲) شاید کوئی کہے کہ قیامت کی تعلیم عہد عتیق میں صاف ظاہر نہیں ہے تو دیکھو (ایوب ۱۹ باب ۲۵ و ۲۶ سے ۲۶ زبور ۱۶ باب ۹ و ۱۰ اشعیا ۲۵ باب ۸ و ۲۶ باب ۱۹ و حزقیل ۳۷ باب ۱ سے ۱۴ دانیال ۱۲ باب ۲) (ف ۳) جب یہہ الفاظ کلام میں بار بار سنتے ہیں کہ میں خداوند تیرا خدا ہوں تو ہمیشہ کی زندگی کا تخم ان میں پاتے ہیں وہ جو مر گئے ایک جیتے ہیں اور سدا جیوینگے پس ہم اعتقاد رکھتے ہیں مردوں کی قیامت اور ابدی زندگی پر بے ایمانوں کی طرح ہم ناامید نہیں ہیں (ف ۴) مسیح نہ صرف دلیلوں سے فرشتوں اور ارواح کا وجود ثابت کرتا ہے مگر جھاڑی کا لفظ سنا کر یہہ بھی بتلاتا ہے کہ وہ فرشتہ جو جلتے بوٹے میں نظر آیا ملایکہ وارواح کے موجود ہونیکا معاینہ تھا اُسکا انکار کیونکر کر سکتے ہو (ف ۵) مسیح خداوند جھاڑی کا لفظ سنا کر یہہ بھی بتلاتا ہے کہ وہ بوٹا آگ سے جل نہیں جاتا تھا کیونکہ قدرت سے اُسکی حفاظت تھی پس اُسی قدرت سے اُنکی روحوں کی بھی حفاظت ہوتی ہے جو موت کے پنجہ میں پھنس گئے یا مر گئے ہیں۔ ہاں ہمارے ایماندار دوست جو اس جہان سے کوچ کر گئے ہیں ابھی خدا کے ساتھ میں اور خوش ہیں خدا اُنکا خدا ہے وے قدرت میں محفوظ ہیں (ف ۶) مسیح نے ہزار دلیلوں سے زیادہ قوی دلیل قیامت کے ثبوت پر یہہ بتلائی کہ خدا ہے اُسکا وجود ثابت ہے پس جب وہ ہے تو سب کچھ ہے اُسی سے ہم سب عدم سے ہست ہوئے اُسی سے قیامت نکلتی ہے

(ف) یاد کرو مسیح کی اُس بات کو جو اُسنے پہلے فرمایا کہ تم نوشتوں کو نہیں جانتے بیشک وہ اِن بھیدوں سے کب واقف تھے مسیح کے اُس قول کا لطف اب کُھلا اسیطرح بعض ہیں کہ جب اُنہیں کہا جاوے کہ تم کلام سے کم واقف ہو تو کہنے والے کو مغرور اور آپکو واقف جانتے ہیں پر جب کلام کے بھیدوں کو معلوم کرتے ہیں تو خود کہتے ہیں کہ ہم ناواقف تھے

۳۳ (۳۳) اور لوگ یہہ سُنکر اُسکی تعلیم سے دنگ ہوئے

(دنگ ہوئے) یعنے حیران ہو گئے لوقا کہتا ہی کہ بعض فقیہوں نے کہا ای اُستاد تو نے خوب فرمایا - یہہ فقیہہ اسلئے خوش ہوئے کہ صدوقیوں پر فتح پائی پھر اُنہوں نے اور کچھہ پوچھنے کی جرأت نہ پائی کیونکہ سب کے منہہ بند ہو گئے (لوقا ۲۰ باب ۳۹ و ۴۰) (ف) یہہ فریسی اور صدوقی آجتک دنیا میں موجود ہیں اور تمام آدم زاد کو گمراہ کرتے ہیں کبھی ایک فرقہ زور پکڑتا ہی اور کبھی دوسرا لیکن دونو خدا کی کلیسیا کے جانی دشمن ہیں اور وہی باتوں کو ریاکاری کے ساتھہ ملا کر بولتے ہیں کبھی کبھی بہت ہوشیاری کے ساتھہ بے ایمانی نظر آتی ہی اور مسیح ایسے لوگوں سے بہت ناراض ہی چاہئے کہ مسیحی معلم ان دونوں کے برخلاف خالص خدا کی بات سناوے

۳۴ (۳۴) اور جب فریسیوں نے سنا کہ اُسنے صدوقیوں کو خاموش کیا تو سب جمع ہوئے

(۳۴ سے ۴۰ مرقس ۱۲ باب ۲۸ سے ۳۴ تک) سب سے بڑے حکم کی بابت باتیں ہوتی ہیں یہہ سوال ہیکل میں فریسیوں کا سب سے پچھلا حملہ تھا اور مسیح کا جواب بھی یہہ آخری جواب ہی اسکے بعد مسیح نے اُن سے ایک سوال کیا ہی (جمع ہوئے) پہلے صلاح کرکے لوگ بھیجے تھے کہ جاسوسی کریں اور پکڑنے کا حیلہ نکالیں (آیت ۱۵) پر جب کچھہ پیش نگئی تو اب سب جمع ہوئے

۳۵ (۳۵) اور اُن میں سے ایک حکیم شرع نے اُسے آزما کے اور یہہ کہکر پوچھا

(اُن میں سے) مرقس کہتا ہی کہ فقہاء میں سے ایک معلم تھا معلوم ہوتا ہی کہ اس فقیہہ نے صدوقیوں اور مسیح کا مباحثہ سنا تھا اور سمجھا تھا کہ اُسنے خوب جواب دیا ہی (مرقس ۱۲ باب ۲۸) اب یہہ آپ سوال کرتا ہی اگرچہ (آزما کے) یعنے براہ آزمایش پوچھتا ہی تو بھی کچھہ اچھی نیت اور اچھے ارادہ سے پوچھتا ہی تاکہ اُس حکمت کو جس سے صدوقیوں کا منہہ بند ہوا آخر تک آزماوے (ف) یہہ لفظ آزمانے کا دکھن کی بیگم کے حق میں بھی لکھا ہی کہ اُسنے مشکل سوالات سے سلیمان کو آزمایا اب حقیقی سلیمان کو فقیہہ آزماتا ہی

۳۶ (۳۶) کہ ای اُستاد شریعت میں بڑا حکم کونسا ہی

(بڑا حکم) مرقس کہتا ہے اول حکم کونسا ہے مطلب واحد ہے (ف) یہودیوں میں ایسا خیال تھا کہ جب آدمی سب سے بڑا حکم مانتا ہے اور چھوٹے حکموں میں کوتاہی کرے تو چنداں خوف نہیں ہے شاید اسی خیال سے اس معلم نے بھی دریافت کرنا چاہا کہ وہ سب سے بڑے حکم کو مانتا ہے یا نہیں دیکھو یعقوب نے اسی خیال کے برخلاف کیا لکھا ہے (یعقوب ۲ باب ۱۰) کیونکہ جو کوئی ساری شریعت کو ملنے پر ایک بات میں خطا کرے وہ سبھوں کا مجرم ہوا (ف) ریاکار لوگ ہمیشہ بڑے حکم کے حق میں خیال کرتے ہیں مگر چھوٹے حکموں کو نہیں مانتے یا اُنسے بے پرواہ رہتے ہیں اُنہیں ایسی باتیں تلاش کرنیکا مرض ہے چنانچہ یہودیوں نے کہا ہے کہ عہد عتیق میں (۶۱۳) تعلیمیں ہیں اُنمیں (۳۶۵) نواہی ہیں اور (۲۴۸) اوامر ہیں اُن اوامر میں بعض نے کہا قربانی بعض نے کہا ختنہ بعض نے کہا طہارت جسمی بڑا حکم ہے۔ اسیطرح مسلمانوں نے اپنے قرآن کے اوامر و نواہی شمار کئے ہیں چنانچہ تفسیر احکامی میں ذکر ہے۔ پر مسیح خداوند بھی تعلیم میں صاف امتیاز کرتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض باتیں اصولی اور بعض فروعات ہیں (متی ۲۳ باب ۲۳) پودینہ اور انیسون اور زیری پر دہ یکی لگاتے ہو اور شریعت کی زیادہ بھاری باتوں یعنے انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑ دیا اِن کو کرنا اور اُنکو نچھوڑ دینا لازم تھا

۳۷ **(۳۷) یسوع نے اُسے کہا یہہ کہ خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے پیار کر**

(مرقس ۱۲ باب ۲۹ و ۳۰) کو دیکھو وہاں بہ قدر زیادہ بیان ہے کہ خداوند ہمارا خدا ایک ہی خدا ہے اُسکو پیار کرنا چاہئے۔ ہمیشہ ایماندار یہودی اِس عبارت کو توریت میں پڑھتے تھے اور آج تک پڑھتے ہیں اور دین مشرکین سے یہود نے اِسی عقیدہ کے سبب جدائی حاصل کی اور ہمہ اوست سے بھی اسی سبب انکار کیا یہہ کہکے کہ ہماری قوم کا ایک ہی زندہ و حقیقی خدا ہے اور مسلمانوں نے اُنہیں سے واحد خدا کا عقیدہ حاصل کیا اور لا اله الا الله کہا پر محمد الرسول الله اپنی طرف سے ملا دیا۔ خدا کے واحد ہونے سے اُنہوں نے یہہ نتیجہ نکالا کہ اُسکا کوئی بیٹا نہیں ہوسکتا چنانچہ مسلمان وابیونی و یونی ٹیرین بھی یہی کہتے ہیں اور یہود نے اسیواسطے مسیح کو کُفر کے ساتھ منسوب کیا جب اُسنے سنایا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ پر وہ یہہ نہ سمجھے کہ بیٹا ہونا اُسکے وحدانیت کے منافی نہ تھا اس فقیہہ کو بھی جرأت ہوئی کہ مسیح سے یہہ سنکر کہ خدا واحد ہے اُسکی گرفت کرتا کہ پھر تو کیونکر کہتا ہے کہ میں اُسکا بیٹا ہوں مسیح نے صاف کہا کہ میں اُسکا بیٹا ہوں (یوحنا ۱۰ باب ۳۳ و ۳۶) پر بھی خدا ضرور واحد ہے پس عیسائیوں کا یہہ عقیدہ کہ مسیح ابن اللہ ہے اور خدا واحد ہے عین مسیح کی تعلیم کے موافق ہے اور اُسکا منکر مسیح کا منکر ہے (پیار کر) یہہ شریعت کی زبان ہے خدا حاکم ہو کے دعویٰ کرتا ہے کہ یہہ میرا حق ہے کہ دلی رغبت اور محبت میری طرف ہووے وہ پہلے اَور کسی چیز کا طالب نہیں ہے خوف و امید اور بہ وے وغیرہ کو ابھی نہیں کہتا ہے بلکہ دینداری کی جڑ کو پہلے

دل میں قایم کراتا ہی تاکہ یہہ سب اُسکی نشاخیں پیدا ہوں۔ کسکو پیار کریں (خداوند اپنے خداکو) یہہ دلیل ہی اُس دعوے کی کہ وہ خداوند تیرا خدا ہی جو یہواہ ہی اُسکے سوا اور کوئی نہیں۔ کس چیز سے پیار کریں (سارے دل سے) یعنے وفاداری اور دیانت داری سے پیار کر یہہ پیار ضد ہی ریاکاری اور وہ دلاپن کے پیار کی جو اکثر لوگوں میں پایا جاتا ہی پر خدا کو اس پیار سے نفرت ہی وہ سارے دل سے پیار مانگتا ہی (ساری جان سے) یعنے اُس محبت کی حرکت سے جس سے جوش او سرگرمی ہوتی ہی (ساری عقل سے) یعنے ہوشیاری لے سوچ سمجھکر نہ اندھے کی مانند بے طور (۱۰ اعظ ۹ باب ۱۰) یعنے قدر بہہ اور مناسب طور سے (ف) یہاں سے ظاہر ہی کہ خدا کو عقل سے پیار کرنا چاہئے نہ بےعقلی سے جیسے جاہل فقیر کرتے ہیں اور نہ بیت جیسے اکثر لوگ امید نان یا بیم جان سے کرتے ہیں لیکن ہم دلی محبت سے سرگرمی اور دانائی کے ساتھ پیار کریں (ف) بھائیو اگر چاہتے ہو کہ تمہارے لڑکے اچھی طرح تربیت پاویں تو خدا کو پیار کرنا اُنہیں سکھلاؤ

۳۸ (۳۸) پہلا اور بڑا حکم یہی ہی

پہلا یعنے بنیاد دیناری ں او ر مخلوق کا پہلا واجب عقلاً و نقلاً (اور بڑا حکم یہی ہی) نہ ختنہ و قربانی و طہارت جسمی وغیرہ جو تم لوگوں نے بڑے حکم سمجھ رکھے ہیں پر وہ سب اسی کی فروعات میں یہہ حکم کہ خدا کو ایسا پیار کر پہلا اور بڑا ہی پہلا ہی اسلئے کہ سارے حکموں کی بنیاد ہی بڑا ہی اسلئے کہ خدا بڑا ہی اُس رب کے ساتھ اس حکم کے وسیلہ انسان نسبت صحیح پیدا کرتا ہی

۳۹ (۳۹) اور دوسرا جو اسکی مانند ہی یہہ ہی کہ اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو

دوسرا جو اسکی مانند ہی یعنے دوسرا جو بڑا ہی کی نسبت ہی پہلے اور بڑے حکم کے ساتھ جو خدا کی نسبت ہی ٹھیک علاقہ رکھتا ہی یہہ ایسی بات ہی جیسے ایک آدمی کسی حاکم کے ساتھ علاقہ پیدا کرے تو اُن لوگوں کے ساتھ جو اُسی حاکم سے علاقہ رکھتے میں خود بخود اسکا علاقہ پیدا ہو جاتا ہی یعنے دوسرا حکم پہلے حکم میں شامل ہی یا یوں کہو کہ پہلا حکم دوسری کا پی ہی کچھہ توضیح کے ساتھ نقل ہو کر دوسرا حکم کہلاتا ہی کہ خدا کی محبت آدمیوں کی محبت سے ظاہر ہوتی ہی (ف) یہہ بات کوئی حکم نہیں ہی مگر ازلی قانون ہی مخلوق اور خالق کی یہہ لازمی نسبت ہی یا یہہ کشش الٰہی کی شریعت کی بات ہی جس سے ایک مادہ کے ریزے دوسرے مادہ کے ریزوں کے ساتھہ کشش دکھلاتے ہیں او موجودات میں یہہ شریعت دکھلائی دیتی ہی کہ جب تک صحیح نسبت ذرات میں ہی تو زور بڑھتا ہی پر جب نسبت میں فرق آجاتا ہی تو زور بدلتا ہی اسیطرح یہہ محبت ہر روحانی مخلوق کو دوسری روحانی مخلوق کے ساتھ بندش کرتی ہی جب تک محبت کا زور قرابت کے موافق رہتا ہی (ف) یہہ قاعدہ پیدایش سے جاری ہی دیکھو چاند اور دنیا کی مابینی کشش کو جس سے چاند

زمین کے گرد گھومتا ہے اور یہہ کشش اُس کشش کے برخلاف نہیں ہے جس سے زمین اور چاند دونوں سورج کے گرد گھومتے ہیں کشش ایک ہے پر شکلیں دو ہیں اسطرح یہہ کشش جو آدمیوں کے درمیان آپس میں ہے یعنے محبت کی کشش اُس کشش کے برخلاف نہیں ہے جو خالق اور مخلوق کے درمیان ہے (ف۳) خدا نے آسمان میں دو نیر اعظم بنائے سورج اور چاند اور ستارے بھی بنائے مگر چاند اور ستاروں کی روشنی سورج کی روشنی کا عکس ہے محبت کا سرچشمہ خدا ہے اُسی روشنی سے ہم سب آپس میں منور ہیں (جیسا آپکو) یہہ پیمایش ہے اُس پیار کی جو پڑوسی کی نسبت ہوگا (ف) شاید کوئی کہے کہ خدا کی نسبت جو پیار ہے اسکی پیمایش کیا ہے جواب یہہ ہے کہ اُس پیار کی کچھہ پیمایش نہیں ہے کیونکہ خدا کسی چیز کے برابر نہیں ہے ہماری جان اور تن اور سب چیزوں سے بڑا ہے اُسکا پیار بھی کسی چیز کی مانند نہیں ہوسکتا اور اسلئے انسان کا واجب ہے کہ سارا دل اور ساری جان اور ساری عقل کو اُسکے پیار کی طرف اونڈیل دیوے تو بھی کوئی آدمی خدا کو کامل طور پر پیار نہیں کرسکتا اور اسواسطے شریعت سے راستبازی حاصل نہیں ہوسکتی مگر مسیح سے جس نے شریعت کو پورا کیا ہے کہہ سکتے ہیں کہ خدا کے پیار کی پیمایش مسیح ہے جو آپ خدا ہے اور کوئی چیز نہیں ہے ہمارا پیار اُسمیں تکمیل پاتا ہے (ف) پڑوسی کے پیار کی پیمایش یہہ ہے کہ میں اُسے ایسا پیار کرونگا جیسا اپنی جان کو پیار کرتا ہوں پر یہہ نہیں ہے کہ میں اُسے اپنے سارے دل اور ساری جان اور ساری عقل سے پیار کروں کیونکہ ایسا پیار میں اپنے آپکو بھی نہیں کرتا مگر صرف خدا کو اگر ایسا پیار میں اپنے آپ کو کروں تو خود پرست ہوں نہ خدا پرست لیکن بت پرستی بڑا گناہ ہے نہیں چاہئے میں آپکو اور پڑوسی کو اپنا بت نہیں بناسکتا پر پڑوسی کے لئے ایک پیمایش ہے (متی، باب ۱۲) کی ذیل میں دیکھو (ف) روح پاک کا پہلا میوہ محبت ہے (گلاتی ۵ باب ۲۲) جس میں محبت نہیں اُسنے روح نہیں پائی (ف) محبت الٰہی یوں ظاہر ہوئی کہ مسیح مجسم ہوا چنانچہ (آیت ۴۲ سے ۴۶) تک جو سوال لکھا ہے اُسکا حاصل بھی یہی بات ظاہر کرتا ہے پس مسیح کا مجسم ہونا اور مرنا جینا اور روح القدس کا آنا یہی جڑ ہے اسی سے سارے حقوق اور فرائض ادا کرنے پر انسان قوت پاتا ہے

(۴۰) انہیں دو حکموں پر ساری شریعت اور نبی شامل ہیں

(انہیں دو) مرقس کہتا ہے کہ ان سے بڑا اور کوئی حکم نہیں ہے یعنے تمام الہامی کتابوں کا خلاصہ یہی ہے گویا سمندر کوزے میں ہے (ف) اتنے بڑے بڑے دفتروں کا کیا چھوٹا سا خلاصہ ہے جو مسیح نے سنایا جسکو چھوٹے سے لیکر بڑے تک سب یاد رکھہ سکتے اور سمجھہ سکتے ہیں جو کوئی دینداری میں زندگی بسر کرنا چاہتا ہے چاہئے کہ اِس خلاصہ کو یاد رکھے (ف۲) یہہ ایسا قانون ہے کہ کبھی تبدیل نہیں ہوسکتا خدا نے اس سے کم کبھی آدمیوں سے طلب نہیں کیا ازل سے ابد تک وہ یہی اپنا حق مانگتا ہے اور یہی مانگیگا خواہ آسمان میں خواہ زمین پر یہی خدا کا فرض انسان پر ہے کہ خدا کو یوں اور پڑوسی کو یوں پیار کرے (ف۳) یہہ قانون یا حق دنیا کے لوگوں نے کہاں سے سنا اور کہاں سے دریافت کیا صرف یہودیوں کے دین میں سے پایا گیا جس دین میں سے

دنیا نے یہہ حکم پایا ضرور وہی دین خدا کا ہی ساری شریعت اور سب نبیوں کی کتابیں اسی کھونٹی پر لٹکتی ہیں (ف) جب مسیح نے یہہ پاک باتیں سنائیں تو اُس فقیہہ نے کیا کہا دیکھو (مرقس ۱۲ باب ۳۲ سے ۳۴) اور فقیہہ نے اُسے کہا کیا خوب ای اُستاد تو نے سچ کہا کہ خدا ایک ہی اور اُسکے سوا اور کوئی نہیں اور اُسکو سارے دل سے اور ساری عقل سے اور ساری جان سے اور ساری قوت سے پیار کرنا اور پڑوسی کو ایسا عزیز رکھنا جیسا آپ کو سب سوختنی قربانیوں اور اور قربانیوں سے بہتر ہی اور یسوع نے جب دیکھا کہ اُسنے باعقل جواب دیا اُسے کہا تو خدا کی بادشاہت سے دور نہیں اور پھر کسی نے اس سے سوال کرنے کی جرات نہ کی

۴۱ (۴۱) اور جب فریسی جمع تھے یسوع نے یہہ کہکے اُنسے پوچھا

(۴۱ سے ۴۶ مرقس ۱۲ باب ۳۵ سے ۳۹ لوقا ۲۰ باب ۴۱ سے ۴۴ و اعمال ۲ باب ۳۴) اب مسیح نے اپنے حق میں فریسیوں سے سوال کیا اور اب وہ آپ حملہ کرتا ہی اور ایسا سوال کرتا ہی کہ اگر سچائی سے دلکو جواب دیتے تو ضرور سرکشی چھوڑ دیتے اور نوشتوں پر ایمان لا کے مسیح کو قبول کرتے (جب فریسی تھے) سب کے سامنے سوال کیا وہ سب جمع تھے فقیہہ مذکور اور مسیح کا سوال جواب سنتے تھے (ف) یہہ سوال کیا اچھا دیباچہ ہی اُن افسوسوں کا جو باب ۲۳ میں مذکور ہیں

۴۲ (۴۲) کہ مسیح کی بابت تمہیں کیا گمان ہی وہ کسکا بیٹا ہی وے اُسے بولے داؤد کا

(تمہیں کیا گماں ہی) مسیح کو کسکا بیٹا جانتے ہو (وے اُسے بولے داؤد کا) یعنے اُسکی اولاد سے ہوگا۔ مرقس کہتا ہی کہ فقیہہ کیونکر کہتے ہیں کہ مسیح داؤد کا بیٹا ہی (مرقس ۱۲ باب ۳۵) اس سوال سے مسیح نے کسقدر دلوں کو اُبھارا اور جنکا یا پرسخت غافل تو بھی نہ جاگے

۴۳ (۴۳) اُسنے اُنہیں کہا پس داؤد روح کی معرفت کیونکر اُسے خداوند کہتا ہی

(روح کی معرفت) یعنے الہام یا وحی سے (ف ۱) مسیح گواہی دیتا ہی کہ زبور کی کتاب الہام سے ہی جیسے سب پاک نوشتے الہام سے ہیں (ف ۲) دیکھو مقدس اتھاناسیس کے عقیدہ میں جو لکھا ہی کہ الوہیت کی راہ سے باپ کے برابر اور انسانیت کی راہ سے باپ سے کمتر دیکھو مسیح انسانیت کی راہ سے یہاں داؤد سے کمتر ہی اور داؤد سے زیادہ ہی اُس بادشاہت کا خداوند ہوکے جسکی خود داؤد رعیت تھا مسیح صاف بتلاتا ہی کہ میں کامل خدا و کامل انسان ہوں (مکاشفات ۲۲ باب ۱۶) (اُسے خداوند کہتا ہی) دیکھو الہام سے خبر پاکے داؤد مسیح کو خداوند کہتا ہی

۴۴ (۴۴) کہ خداوند نے میرے خداوند کو کہا کہ میرے دہنے بیٹھہ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاوں کی چوکی نہ کروں

(خداوند نے) جس لفظ کا ترجمہ یہاں خداوند ہوا ہی وہ عبرانی میں یہوواہ ہی جو خاص باپ کا نام ہی (میرے خداوندکو) یہاں جس لفظ کا ترجمہ خداوند ہوا ہی وہ عبرانی میں اونائی ہی (ف) مسیح پھر الزام دیتا ہی کہ نوشتوں کو کیوں نہیں سمجھتے ہو اُن پر فکر نہ کرنے کے سبب سے بے ایمان رہتے ہو سچائی کا ایک حصہ تمہارے ذہن میں ہی کہ مسیح ابن داؤد ہی (آیت ۴۲) پھر دوسرے حصّہ کو کیوں نہیں قبول کرتے کہ وہ داؤد کا خداوند بھی ہی (آیت ۴۳) جسکے پاس سچائی کا ایک حصہ ہی جب تک پوری سچائی حاصل نکرے مفید نہیں ہی دیکھو مسلمانوں کے پاس بھی سچائی کا ایک حصہ ہی نہ پوری سچائی پر عیسائیوں کے پاس پوری سچائی ہی (رومی ۱ باب ۳ و ۴) (ف) مسیح نے یہہ کیسی کامل دلیل اپنی الوہیت کے ثبوت پر سنائی اِس سے زورآور دلیل خیال میں بھی نہیں آسکتی جس سے سارے دشمن گونگے اور پریشان ہیں اور ضرور مسیح خداوند خدائے مجسّم ہی وہی داؤد کی اصل و نسل یا جڑ و شاخ ہی (مکاشفات ۲۲ باب ۱۶) (ف۳) دیکھو انجیل زبور سے ملتی ہی کچھہ فرق نہیں پایا جاتا (تو میرے دہنے بیٹھہ) دیکھو (مرقس ۱۶ باب ۱۹ و اعمال ۷ باب ۵۵ رومی ۸ باب ۳۴ و افسی ۱ باب ۲۰ عبرانی ۸ باب ۱) کہ وہ اب خدا کے دہنے ہاتھہ بیٹھا ہی (چوکی نہ کروں) یعنے جب تک بالکل تابعداری میں آویں (۲ زبور ۹ و ۱۲ و ۱ قرنتی ۱۵ باب ۲۵). (ف) اسوقت ہم بھی کہتے ہیں کہ مسیح کے حق میں کیا گمان کرتے ہو وہ تو ساری دنیا کے درمیان جھنڈے کی مانند ہی (غزل الغزلات ۵ باب ۱۰ و ۱۶) تھوما نے خوب کہا ای خداوند میرے خدا (یوحنا ۲۰ باب ۲۸) (ف) مسیح کی الوہیت ایمان کا بڑا رکن ہی جس سے سچا عیسائی دریافت ہوتا ہی (۱ یوحنا ۲ باب ۲۳) (ف) دیکھو مسیح کی دانائی کہ وہ بڑے بڑے دشمنوں کے جال آسانی سے توڑتا ہی وہ کبھی کسی آدمی کے حیلہ اور حملہ سے لاجواب و پریشان نہیں ہوا کامل دانائی ہمیشہ شادیانہ بجاکے فتحیاب ہوتی ہی

۴۵ (۴۵) پس جب داؤد اُسکو خداوند کہتا ہی تو وہ کیونکر اُسکا بیٹا ہی

(کیونکر اُسکا بیٹا ہی) یعنے صرف بیٹا ہی نہیں بلکہ بیٹا بھی ہی اور خداوند بھی ہی چنانچہ (زبور ۱۱۰ باب ۱) سے ثابت ہوا اگر اِس زبور کا کچھہ اَور مطلب ہی تو بولو پر کسکی مجال تھی کہ اِس صحیح بات کا انکار کرتا پر شرارت سے نہ ماننا دوسری بات ہی

۴۶ (۴۶) اور کوئی اُسکے جواب میں ایک بات نہ بول سکا اور نہ اُس دن سے کسی نے اُس سے پھر سوال کرنے کی جرأت کی

(ایک بات نہ بول سکا) کسطرح بول سکتا اُسنے صاف صاف اپنی الوہیت کو زور سے ثابت کر دیا۔ اور اسلئے اُس دن سے کیسکو پھر سوال کی جرات نہوئی مگر صلاح کرنے لگے کہ اُسے فریب سے پکڑ کر مار ڈالیں (۲۶ باب ۴)

تئیسواں باب

۱ (۱) تب یسوع نے لوگوں اور اپنے شاگردوں سے باتیں کر کے کہا

(۱ سے ۳۹) تک اب وہ فریسیوں کو ملامت کرتا ہے یہہ بیان صرف متی کی انجیل میں ہے ہاں لوقا کے ۱۱ باب میں بھی اسکا کچھہ ذکر ہے پر مفصل نہیں جیسے متی نے لکھا۔ پہاڑ پر جو اُسنے وعظ کیا تھا وہ کام کا شروع تھا آج اُسکا کام تمام ہوتا ہے یہہ آخری باتیں ہیں جو خداوند نے ہیکل میں سنائیں اور یہہ جانتے کہ یہہ آخری باتیں ہیں اُسنے صاف صاف سنایا اُسکے تین حصہ ہیں (۱ سے ۱۲ تک) فریسیوں کا ذکر ہے کہ وہ اپنے واجب پر قایم نہیں ہیں (۱۳ سے ۳۳) تک طرح طرح کی لعنتیں جو اُنکی ریاکاری سے اُنپر آئیں (۳۴ سے ۳۹) تک یروشلم اور ہیکل پر افسوس کرتا ہے۔ اور یہہ سب باتیں لوگوں اور شاگردوں کی طرف خطاب کر کے سنائیں

۲ (۲) کہ فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی کرسی پر بیٹھے ہیں

(کرسی پر بیٹھے ہیں) یہود میں دستور تھا کہ تعلیم کے وقت بیٹھکر تعلیم دیتے تھے پر پڑھنے کے وقت کھڑے ہوکر معلم لوگ پڑھاکرتے تھے (موسیٰ کی کرسی پر) تاکہ موسیٰ کی شریعت کی تفسیر کریں (استثنا ۱۷ باب ۹ سے ۱۲ تک) یہاں سے مسیح صاف بتلاتا ہے کہ عبرانی بیبل کا متن مسیح کے نزدیک درست ہے یہہ لوگ اُسکے محافظ ہیں اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ اُنکی محافظت سے وہ صحیح رہا ہے اگر وہ تبدیل کرتے تو مسیح ضرور اُور ملامتوں کے درمیان یہہ ملامت بھی کرتا لیکن اُسوقت اتنے نسخے ہر عبادت خانے میں موجود تھے کہ تبدیل انہونی بات تھی

۳ (۳) پس سب کچھہ جو تمہیں ماننے کو کہیں مانو اور عمل میں لاؤ پر اُنکے سے کام مت کرو کیونکہ وے کہتے ہیں اور نہیں کرتے

پس اسلئے کہ موسیٰ کی گدی پر ہیں اور شریعت سکھلاتے ہیں تو سب کچھہ جو ماننے کو کہیں مانو یہہ ماننے کی حد ہے کہ شریعت سکھلاتے ہیں پر وہ حدیث کا کچھہ ذکر نہیں کرتا لیکن (متی ۵ باب ۳۰) میں حدیثوں پر ملامت کرچکا ہے مرقس ولوقا صاف کہتے ہیں کہ فقیہوں سے پرہیز کرنا پر متی یہودی تھا اور یہود کے لئے اُسنے انجیل لکھی اِسلئے وہ یہہ ہی بتلاتا ہے کہ اُسنے فرمایا جو کچھہ وہ ماننے کو کہیں مانو (ف) دیکھو فریسی لوگ مسیح کو قتل کرنا چاہتے تھے توبھی مسیح فرماتا ہے کہ اُنکی تعلیم مانو جسقدر وہ شرع کے موافق کہیں اگرچہ اُنہوں نے اُسکا حفظ مراتب نرکھا پر وہ جو سچا منصف ہے اُنکا حفظ مراتب نہیں چھوڑتا (ف) اگر کسی پادری یا معلم کا چال چلن پسند نہو توبھی اُسکی تعلیم کو ماننا چاہئے جب تک وہ کلام کے موافق کہے اگر زیادہ یا کم سکھلاوے تو نہ ماننا چاہئے دیکھو (۲۶ عقیدہ)

۴ (۴) وے بھاری بوجھہ جنکا اُٹھانا مشکل ہے باندھتے اور لوگوں کے کاندھوں پر رکھتے ہیں پر آپ اپنی اُنگلی سے ہلانا نہیں چاہتے ہیں

(اُنگلی سے ہلانا نہیں چاہتے ہیں) لوقا کہتا ہے کہ آپ ایک اُنگلی سے نہیں چھوتے دیکھو (اعمال ۱۵ باب ۱۰) وہ نصیحت دیتے تھے پر آپ نہیں کرتے تھے (رومی ۲ باب ۲۱ سے ۲۳ تک) یہہ ایسی بات ہے جیسے کوئی بوجھہ باندھکر جانور پر رکھے اسیطرح وے آدمیوں پر بوجھہ رکھتے تھے اور آپ خالی ہاتھہ رہتے تھے (حزقیل ۳۴ باب ۲ سے ۴) دیکھو کہ کیا لکھا ہے پس ایسا نہیں کرنا چاہئے دینداری کی صورت تو تھی (متی ۵ باب ۲۰ و ۱۵ باب ۸) لیکن سارے بُرے کام کرتے تھے دینداری ایسی تھی جیسے سوانگ یا نقال جہاں یہہ ہوتا ہے وہاں زندگی نہیں ٹھہر سکتی نہ اجر کی امید ہے (ف) یہاں مسیح خداوند بوجھہ باندھکر ڈالنے پر اسقدر اعتراض نہیں کرتا جسقدر نہ اُٹھانے پر اعتراض کرتا ہے پس چاہئے کہ نصیحت دینیوالا پہلے آپ اُس نصیحت کے عمل میں لانے پر کمر باندھے

۵ (۵) وے اپنے سب کام لوگوں کے دیکھنے کے واسطے کرتے ہیں اپنے تعویذ چوڑے اور اپنے جبّوں کے دامن لمبے بناتے ہیں

(تعویذ) یعنے وہ چمڑے اور پیپے کے لمبے لمبے ٹکڑے تھے جنپر توریت کی آیات لکھی تھیں اُنکو کبھی کبھی بازو پر باندھتے تھے کبھی دلیہ کبھی آنکھوں پر لٹکاتے تھے اور یہہ دستور اُنہوں نے (خروج ۱۳ باب ۹ سے ۱۶ و استثنا ۶ باب ۸ و ۱۱ باب ۱۸ و ۲۰) سے

نکالا تھا اور آج تک ربی لوگ ایسا ہی کرتے ہیں اُنہیں سے مسلمانوں میں یہہ دستور تعویذ گنڈے کا نکلا ہی جسنے ہندوستان کے جاہلوں کو گھیر لیا ہی اور بہت لوگوں کا پیشہ ہو گیا ہی یہہ بڑی بیوقوفی کی بات ہی (ف) اُن تعویذوں سے مطلب یہہ تھا کہ اُن میں آیات چیدہ لکھی ہوئی دیکھکر ہر وقت یاد کریں پس لکھکر لگانے میں قصور نہیں تھا قصور یہہ تھا کہ جو لکھکر لگایا اُسکو یاد نہیں کیا نہ اُسپر عمل کیا پر صرف لٹکانے سے خوش ہوئے اور دین کو ظاہری صورت پر موقوف رکھا چاہئے کہ شریعت دل اور سر کے اندر ہووے نہ بازو و دل اور سر پر لٹکائی جاوے (دامن لمبے) دیکھو (گنتی ۱۵ باب ۳۸ سے ۴۰ تک) اِسکی بہی صورت تھی نہ اصل مطلب یہہ ایسی بات تھی جیسے چپراسی چپراس اور سپاہی وردی رکھے پر چاہئے کہ سپاہی اور چپراسی کا کام بھی کرے نہ یہہ کہ چپراس و وردی رکھے پر کام نکرے تب ظاہری صورت پر اعتراض ہی کہ جس بات کا اظہار ہی وہ بات نہیں ہی

(۶) اور ضیافتوں میں صدر جگہہ اور عبادت خانوں میں پہلی کرسیاں

یعنے ہر کہیں عزت کی جگہہ تلاش کرتے تھے دل کی مغروری سے (لوقا ۱۴ باب ۷)

(۷) اور بازاروں میں سلام اور یہہ چاہتے ہیں کہ لوگ اُنہیں ربّی ربّی کہیں

یعنے روحانی جسمانی مغروری سے ایسی باتوں کے خواہاں تھے کہ بازاروں میں لوگ اُنہیں سلام کریں تاکہ لوگوں میں وہ عزت دار ظاہر ہوں اور لوگ اُنکا ادب سے نام نہ لیں مگر ربی ربی کہیں (مرقس ۱۲ باب ۳۸ و ۳۹ لوقا ۲۰ باب ۴۶ و ۴۷) اُنکے مدرسوں میں کبھی شاگردوں نے اُستاد کا نام نہیں لیا بلکہ استاد جی وغیرہ کہا کرتے تھے اُنہیں سے یہہ دستور مسلمانوں میں آیا ہی کہ اُستاد کا نام لینا بے ادبی جانتے ہیں استاد جی مولوی صاحب پنڈت جی کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ اُستاد کا نام تعظیم سے لینا بُرا نہیں ہی بلکہ شاگرد کی سعادتمندی کی دلیل ہی پر اعتراض اسپر ہی کہ اُستادوں کو مغروری کی راہ سے ایسی تعظیم کا طالب ہونا بیجا ہی اور فروتنی کے برخلاف ہاں جو عزت کے لائق ہی لوگ تب اُسکی عزت کریں پر وہ عزت کا متلاشی ہو کر مغروری نکرے اور اس عزت پر نہ پھولے جیسے وے پھولتے تھے

(۸) پر تم ربّی مت کہلاؤ کیونکہ تمہارا ایک ہادی ہی یعنی مسیح اور تم سب بھائی ہو

(تم ربّی نہ کہلاؤ) فخر کی راہ سے اُس عزت کے طالب نہو کیونکہ تم سب بھائی ہو (ایک ہادی ہی) وہی مسیح ہی سب کا اُستاد اور خداوند اور حقیقی معلم اُسی کو ہادی اور ربّی اور خداوند جانو (یوحنا ۱۳ باب ۱۳) (ف) دیکھو مسیح خداوند صاف بتلاتا ہی کہ مجھہ میں اور تم میں بڑا

فرق ہی جسقدر لوگ اُستاد ہیں وہ سب نوکر ہیں اور مالک صرف وہی مسیح ہی (۱ قرنتی ۳ باب ۵) مسیح خدا کے برابر ہی (ف ۲) اکثر پرانے نسخوں میں (یعنے مسیح) نہیں لکھا پر بعض میں ہی

(۹) اور کسی کو اپنا باپ زمین پر مت کہو کیونکہ ایک تمہارا باپ ہی جو آسمان پر ہی (۱۰) اور نہ تم ہادی کہلاؤ کیونکہ ایک تمہارا ہادی ہی یعنی مسیح

(باپ نہ کہو) یعنے کسی کو مسیح کا گدی نشین نہ بناؤ جو دوسروں کے ایمان پر حکومت کرنا چاہے جیسے رومی لوگ پاپا صاحب کو جانتے ہیں کہ وہ سب کا باپ ہی لفظ پاپا شاید بابا یا آبا سے بنا ہی یعنے باپ کے اس نہی کا مصداق ٹھیک پاپا صاحب ہیں (ف ۱) کوئی نہ کہے کہ یہاں پر کلیسیا کے درمیان مدارج کی نفی کا بیان ہی ہرگز نہیں مدارج تو ضرور ہیں اور کلام سے ثابت ہیں پر مغروری اور حکومت اور خودپسندی کی نفی ہی (۱ پطرس ۵ باب ۳ و ۲ قرنتی ۱ باب ۲۴) (ف ۲) دیکھو ہر زمانہ میں اس حکومت کے شوق سے کسقدر کلیسیا کی بربادی ہوئی ہی اور اب بھی جہاں یہہ خیالات ہیں وہاں کیسی بربادیاں ہوتی ہیں (ف ۳) کلیسیا میں دیکھو کتنے درجے ہیں کوئی آدمی درجوں کا انکار کر نہیں سکتا (۱ قرنتی ۱۲ باب ۲۸) ایک رسول ہی ایک نبی ہی ایک اُستاد ہی ایک مددگار ہی وغیرہ کوئی بزرگ ہی (۱ تمطاؤس ۵ باب ۱۰) کوئی روحانی والد کہلاتا ہی (۱ قرنتی ۴ باب ۱۴ و ۱۵ و ۱ تمطاؤس ۱ باب ۲ قلیمان ۱۹) باوجود ان درجوں کے جو یہہ نہی ہی صرف حکومت اور مغروری پر وارد ہی نہ مدارج پر چاہئے کہ یہہ مدارج فروتنی کے ساتھہ ہوں اور لوگ بھی حقیقی باپ اور ہادی خدا کو اور مسیح کو پہچانیں پر پادریوں کے کام کے سبب اُنکی عزت بھی کریں (۱ تسلونیقی ۵ باب ۱۳) اور چاہئے کہ اُنکے نمونے پر عمل کریں جہانتک وے مسیح کے نمونہ پر عمل کرتے ہیں (۱ قرنتی ۱۱ باب ۱) (ف ۴) ایک باپ ہی یعنے خدا ایک اُستاد ہی یعنے مسیح ایک تمہارا ہادی یعنے روح القدس لیس باپ بیٹا روح القدس یعنے تثلیث پر بھروسہ رکھیں اور اُسی سے ہدایت کے طالب ہوں اور آدمی کسیقدر اگرچہ درجے میں بڑے ہیں تو بھی سب بھائی ہیں خدا کے کلام میں لکھا ہی کہ میں ہی سب کا اُستاد ہونگا سب لوگ خدا سے تعلیم پاوینگے پس یہہ نہ کہ سب لوگ کہیں جیسے کہ سامریوں نے کہا کہ ہمنے آپ اُسے پہچانا نہ تیرے کہنے سے (یوحنا ۴ باب ۴۲) پس سب اہل درجہ اپنے اپنے درجہ پر خادم ہیں نہ باپ اور نہ ہادی ہادی اور باپ اور اُستاد صرف خدا ہی یعنے واحد فی التثلیث اور اسمیں کچھہ شک نہیں ہی کہ آدمی صرف کلام کی باتیں سنا سکتا ہی پر روح پر اُن باتوں کا انکشاف اور بھیدوں کا اظہار انسان پر صرف خدا سے ہوتا ہی نہ کسی معلم سے جیسے پطرس کو باپ نے سکھلایا کہ مسیح کو زندہ خدا کا بیٹا سمجھا

(۱۱) بلکہ جو تم میں سب سے بڑا ہی تمہارا خادم ہوگا

(خادم ہوگا) یعنے وہ خدمت سے ظاہر کریگا کہ میں سب سے بڑا ہوں نہ شجرہ دکھلا کر اور نہ بزرگوں کی اولاد سے ہوکر اور نہ حکومت کے تخت پر بیٹھکر اور نہ بددعا کے خوف سے ڈرا کر مگر صرف خدمت سے بڑا ہوگا (متی ۲۰ باب، ۲ مرقس ۱۰ باب ۴۳ و ۴۴) یعنے کلیسیا میں بزرگی خدمت سے ملتی ہی نہ دنیاوی شان شوکت اور دولت اور حکومت سے (ف) پاپا صاحب کیا خدمت کرتے ہیں کوئی مہربانی کر کے سنادے وہ تو کچھہ خدمت نہیں کرتے تو بھی کہتے ہیں کہ میں خدا کے خادموں کا خادم یعنے سب سے بڑا ہوں یہاں سے ظاہر ہی کہ انکو بڑا نہیں جاننا چاہئے بڑا وہی ہی جو خدمت کرے نہ کہ خدمت لے مسیح سب سے بڑا ہی کیونکہ اُسنے سب سے زیادہ کلیسیا کی خدمت کی درجہ خدمت سے

۱۲ (۱۲) پر جو کوئی آپ کو بڑا کریگا چھوٹا کیا جائیگا اور جو آپ کو چھوٹا کریگا سو بڑا کیا جائیگا

(چھوٹا کیا جائیگا) کون جو آپکو بڑا کرتا ہی دیکھو (حزقیل ۲۱ باب ۲۶ و ۲۷) خداوند یہوواہ یوں فرماتا ہی کہ کلاہ اُتار اور تاج لیجا یہہ ایسا نہ رہیگا پست کو بلند کر اور اُسے جو بلند ہی پست کر میں ہی اُسے اُلٹ اُلٹ اُلٹ دونگا یہہ بھیر نہ ہوگا اور جب کہ وہ جسکا حق ہی آویگا میں وہ اُسے دونگا (بڑا کیا جائیگا) کون جو آپ کو چھوٹا کریگا یعنے جسکا دل غرور سے خالی ہوا اور غریبی آگئی وہ طیار ہوا کہ فضل اور نجات اُسمیں داخل ہوں (ف) یہی دل کی غریبی عیسایت کی بنیاد ہی بدون اِسکے عیسایت آدمی میں ہرگز داخل نہیں ہوتی دیکھو مسیح کی پہلی تعلیم (متی ۵ باب ۴) پر افسوس کہ اکثر لوگ ایسی طیاری نہیں کرتے اسیلئے فضل میں ترقی نہیں پاتے جسنے یہہ غربت دلی حاصل کی اُسنے بنیاد ڈالی اب وہ اُسپر گھر بنا سکتا ہی جو ابد تک نہ گریگا (ف) جسنے یہہ تعلیم دی وہ آپ کون تھا غم کا مرد جسے بھیڑ کے بچہ کی مانند ذبح کرنے کو لیجاتے ہیں اور اُسنے کسوقت اسے تعلیم دی گدھی کے بچہ پر فروتنی سے بیٹھہ کر دیکھو ریاکاروں پر وہ فتوی دیتا تھا تخت سلطنت پر بیٹھہ کر مگر فروتنی کے تخت پر بیٹھکر

۱۳ (۱۳) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ آسمان کی بادشاہت لوگوں کے آگے بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے اور نہ اندر جانیوالوں کو داخل ہونے دیتے ہو

(بند کرتے ہو) یہہ خاص فقیہہ و فریسیوں سے خطاب ہی کہ تم آسمان کی بادشاہت کا دروازہ لوگوں پر بند کرتے ہو (لوقا ۱۱ باب ۵۲) میں کچھہ زیادہ لکھا ہی یہہ کہ بادشاہت کی کنجی تمنے لیلی ہی یعنے دروازہ بند کر کے چابی لیگئے نہ آپ داخل ہوتے ہو نہ اوروں کو داخل ہونے دیتے ہو (ف) یہہ چابی کیا ہی خدا کا کلام ہی جس سے نہ صرف معرفت الہی مگر آسمان میں دخل بھی ملتا ہی اُنکے پاس خدا کا کلام تھا پر وے اُس سے الگ ہوکر حدیثیں لے بیٹھے تھے کلام سے آسمان کھولا جاتا ہی پر جہاں اُسکی تفسیر اُلٹی ہوتی ہی

دروازہ بند ہوتا ہے (ف) مسیح نے اپنے کام کا شروع پہاڑ پر آٹھ برکات سے کیا اسوقت آٹھ افسوس کرکے تمام کرتا ہے (ف) وہ آٹھ دفعہ ہیکل میں یہہ بولتا ہے کہ تم پر افسوس تین دفعہ ریاکار بتلاتا ہے دو دفعہ اندھے رہنما کہتا ہے دو دفعہ نادان اور اندھے بتلاتا ہے ایک دفعہ سانپ اور سانپ کے بچے کہتا ہے (ف) پہلا افسوس آسمان بند کرنے پر دوسرا افسوس لالچ پر تیسرا افسوس مریدوں سے فایدہ اُٹھانے پر چوتھا افسوس قسم پر پانچواں افسوس چھوٹی بات کو بڑی جاننے پر چھٹا و ساتواں افسوس ظاہر پرستی پر اور مال ناجایز کھانے پر آٹھواں افسوس شہیدوں کی صرف قبروں کی تعظیم پر

۱۴ (۱۴) ای ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ بیواؤں کے گھر نگل جاتے اور مکر سے لمبی نماز پڑھتے ہو اِس سبب تم زیادہ سزا پاوگے

(بیواوں کے گھر) رانڈوں کی کمزوری کو اپنا فایدہ جانکر اُنکے اموال لوٹتے تھے اور لمبی نماز کرکے لوٹ پر ریا کا پردہ ڈالتے تھے تاکہ لوگ جانیں کہ مکر سے خالی ہیں اِسلئے زیادہ سزا کے لایق ہوے (ف) روم کیتھولک کے پادری اکثر ہر ملک میں بیوہ لوگوں کے قایم مقام دکھلائی دیتے ہیں نہ رسولوں کے چنانچہ وہ لوگ اسکام میں مشہور بھی ہیں

۱۵ (۱۵) ای ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ تری اور خشکی کا دورہ اسلیئے کرتے ہو کہ ایک کو اپنے دین میں لاؤ اور جب وہ آچکا تو اپنے سے دونا اُسے جہنم کا فرزند بناتے ہو

(تری خشکی کا دورہ) گویا گھر پر تمہارا کام پورا ہوچکا ہے اب ماورا سے زیادہ ثواب کے لیے دورہ کرتے ہیں مسیح دورہ کرنیکو منع نہیں فرماتا اور اُنکو ملامت نہیں کرتا جو بت پرستوں کو جاکر خدا پرستی کی طرف رجوع کرتے ہیں مگر اُنکو ملامت کرتا ہے جو اپنے دین میں لاتے ہیں نہ خدا کے اور اُنکا دین ریاکاری ہے اپنے سے زیادہ اُسے جہنم کا وارث بناتے ہیں کیونکہ اگرچہ کفر میں سے بلایا لیکن مکر کی راہ سکھلائی نہ خالص یہودیت - ہاں وے جو دورہ کرکے خالص اللہ کا کلام سکھلاتے ہیں مبارک ہیں پر وے جو مریدوں کو پیر پرستی اور واہیات حدیثیں سکھلاتے تھے اُنپر افسوس ہوا ہے کہ اُنہوں نے ایسی بات سے گناہ پر گناہ اُس شخص کی گردن پر چڑہایا اور وہ سمجھا کہ اب میں اچھا ہوگیا

۱۶ (۱۶) ای اندھے رہنماؤ تم پر افسوس جو کہتے ہو کہ اگر کوئی ہیکل کی قسم کھاوے تو کچھ نہیں ہے پر اگر ہیکل کے سونے کی قسم کھاوے تو اُسکو ادا کرنا ضرور ہے (۱۷) ای جاہلو اور اندھو کون بڑا ہے سونا یا ہیکل جو سونے کو پاک کرتی ہے ۱۷

دیکھو باطل تعلیم سے کیسی بربادی ہوتی ہی مسیح اُن پر ملامت کرتا ہی اُس بھاری فرق کے لئے جو اُنہوں نے قسموں میں اپنے نفع کے لئے فرض کر لیا تھا (ہیکل کے سونے کی) یہہ وہ سونا نہیں جس سے ہیکل آراستہ تھی مگر وہ نقدی قربانی کی جو پاک کام کے لئے جمع ہوتی تھی جسکی تفسیر (۱۵ باب ۵) کی ذیل میں ہی

۱۸ (۱۸) اور یہہ کہ اگر کوئی قربانگاہ کی قسم کھاوے تو کچھہ نہیں ہی پر اگر نذر کی جو اُسپر چڑھی قسم کھاوے تو اُسکو ادا کرنا ضرور ہے

(نذر کی) یہہ وہ نذر تھی جو آپ لیتے تھے اُسکی عزت زیادہ جانتے تھے بنسبت خدا کی قربانگاہ کے اِسلئے اُنکو جاہل اور اندھا بتلایا کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ سونا ہیکل سے اور نذر قربانگاہ سے پاک ہوتی ہی جس سے اُن میں پاکیزگی آتی ہی وہ چیز بڑی ہی

۱۹ (۱۹) ای جاہلو اور اندھو کون بڑا ہی نذر یا قربانگاہ جو نذر کو پاک کرتی ہی

(نذر کو پاک کرتی ہی) دیکھو (خروج ۲۹ باب ۳۷) کو

۲۰ ۲۱ ۲۲ (۲۰) پس جو قربانگاہ کی قسم کھاتا ہی اُسکی اور سب چیزوں کی جو اُسپر چڑھیں قسم کھاتا ہی (۲۱) اور جو ہیکل کی قسم کھاتا ہی اُسکی اور اُسکے رہنیوالے کی قسم کھاتا ہی (۲۲) اور جو آسمان کی قسم کھاتا ہی خدا کے تخت کی اور اُسپر بیٹھنیوالے کی قسم کھاتا ہی

اسکی تفسیر (متی ۵ باب ۳۳ سے ۳۷ تک) کی ذیل میں لکھی ہی وہاں قسم کا بیان ہوا ہی دیکھنا چاہئے

۲۳ (۲۳) ای ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کیونکہ پودینہ اور انیسون اور زیری پر دہ یکی لگاتے ہو اور شریعت کی زیادہ بھاری باتوں یعنی انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑ دیا اُنکو کرنا اور اُنکو نہ چھوڑ دینا لازم ہی

(پودینہ) یہاں پودینہ و انیسون و زیری کا ذکر ہی (لوقا ۱۱ باب ۴۲) میں ہی سداب اور ہر ترکاری پر بھی - یہہ سب سے چھوٹی چیزیں ہیں خداوند مسیح اُنکا ذکر کرتا ہی یعنے وہ یکی کی بابت ایسے سرگرم ہو کہ چھوٹی چیزوں پر بھی لگاتے ہو اور ظاہر ہی کہ جب چھوٹی چیزوں میں دیتے تھے تو بڑی زراعت میں سے ضرور دیتے ہونگے اور یہہ اچھا دستور (احبار ۲۷ باب ۳۰) سے جاری تھا مگر اُنکا قصور یہہ تھا کہ چھوٹی بات پر جس سے روپیہ پیسہ کی آمدنی تھی لحاظ کر کے بڑی باتوں کو ناچیز جانا تھا گویا پہلی بات کو پچھلی اور پچھلی کو پہلی بنا لیا تھا

اور وہ بھاری باتیں دین کی جنمیں سرگرمی نرمی تھی یہہ تھیں (انصاف رحم ایمان) لوقا کہتا ہی محبت الٰہی بھی - مسیح خداوند اسوقت اشارہ کرتا ہی اُس تعلیم کی طرف جو (میکہ ۶ باب ۶ سے ۸ تک) لکھی ہی کہ میں کیا لیکے خداوند کے حضور میں آؤں اور خدا تعالیٰ کے آگے کیونکر سجدہ کروں کیا سوختنی قربانیوں اور یکسالہ بچھڑوں کو لیکر اُسکے آگے آؤنگا کیا خداوند ہزاروں مینڈھوں سے یا تیل کی دس ہزار نہروں سے خوش ہوگا کیا میں اپنے پہلوٹھے کو اپنے گناہ کی عوض اپنے پیٹ کے پھل کو اپنی جان کی خطا کے بدلے میں دیڈالونگا ای انسان اُسنے تجھے وہ دکھایا ہی جو کچھہ کہ بھلا ہی اور خداوند تجھہ سے اور کیا چاہتا ہی مگر یہہ کہ تو انصاف کرے اور رحم دلی کو پیار کرے اور اپنے خدا کے ساتھہ فروتنی سے چلے - پس فروتنی کا ذکر مسیح نے بشمول ایمان اور محبت کے کیا ہی اور فقیہہ نے بھی اسبات کو قبول کیا تھا (مرقس ۱۲ باب ۲۹ و ۳۲ و ۳۳) کو دیکھو (ف) خاص ریاکاروں کا یہہ نشان ہی کہ چھوٹی بات کو بڑی جانتے ہیں اور اکثر اُسکو سرگرمی سے کرتے ہیں پر بڑی باتوں سے غافل رہتے ہیں مگر مسیح کا یہہ حکم ہی کہ اُنکو یعنے بڑی باتوں کو کرنا اور اُنکو یعنے چھوٹی باتوں کو بھی نہ چھوڑنا وہ کبھی نہیں فرماتا کہ چھوٹی بات ناچیز جانی جاوے (متی ۵ باب ۱۹) مگر وہ چھوٹی بات بجالانے سے اُس صورت میں خوش ہی کہ بڑی بات کامل رہے نہ یہہ کہ بڑی بات برباد ہو اور چھوٹی میں نسان مشغول رہے (ف) پودینہ انیسون خوراک نہیں ہی مگر خوراک کا مصلح اور مزہ دہندہ ہی پس بڑی باتیں روح کی خوراک ہوں اور چھوٹی باتیں اُسمیں مزہ دیویں سب کچھہ اپنے درجہ پر ہو

(۲۴) ای اندھے رہنماؤ جو مچھر چھانتے اور اُونٹ کو نگل جاتے ہو

(مچھر چھانتے) یہودی لوگ شراب اور تیل وغیرہ کو بھی کپڑے سے چھانتے تھے تاکہ کوئی ناپاک چیز منہہ میں نہ جاوے (احبار ۲۰ باب ۲۳ و ۴۱ و ۴۲) جیسے ہندوستان میں ہندو اور لنکا میں قوم بدھ کے لوگ بھی کرتے ہیں (ف) مچھر سب سے چھوٹا جانور ہی اور اونٹ سب سے بڑا ہی پر دونوں خدا کی شریعت میں حرام اور ناپاک ہیں پس مسیح کا مطلب یہہ ہی کہ چھوٹی باتوں میں شریعت کو مانتے ہو اور بڑی باتوں میں شریعت نہیں مانتے یہہ وہی مثل ہی کہ ہاتھی کھاتے ہیں پر مچھر سے سانس گھٹتی ہی یا گڑ کھانا گلگلوں سے پرہیز کرنا ہی

(۲۵) ای ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ پیالے اور رکابی کو باہر سے صاف کرتے ہو پر وے اندر لوٹ اور بدپرہیزی سے بھرے ہیں

(لوٹ اور بدپرہیزی) لوقا کہتا ہی لوٹ اور برائی سے اندر بھرا ہی مطلب یہہ ہی کہ رکابیاں تو خوب دھوتے اور صاف کرتے ہو پر اُن میں جو چیزیں رکھکر کھاتے ہو وہ لوٹ کے مال اور برائی سے ہی یعنے ناروا خوراک ہی اور اُسکو بے تامل نوش کرتے ہو

۲۶ (۲۶) ای اندھے فریسی پہلے پیالہ اور رکابی اندر سے صاف کر تاکہ باہر سے بھی صاف ہو

رکابی اندر سے صاف کر تاکہ باہر سے بھی صاف ہو) لوقا کہتا ہی ای نادانو کیا جس نے باہر کو بنایا اندر کو نہیں بنایا ہیں جب ظاہری چال چلن پر خدا فکر کرتا ہی تو کیا باطنی چال چلن پر فکر نکریگا لوقا میں ایک خاص نصیحت ہی یعنے جو موجود ہی اُسمیں سے خیرات دو تب سب پاک ہوگا لالچ اُنمیں سب سے بڑا گناہ تھا کہ وے کچھہ نہیں دیتے تھے اگر خیرات دیا کرتے تو پاک ہاتھہ سے کہا سکتے تھے اور اُنکے امور ظاہری بھی قبول ہو سکتے (واعظ ۵ باب ۲) مسیح کی تقریر سے اُنکا بڑا گناہ یہہ تھا کہ وہ ریاکار تھے

۲۷ (۲۷) ای ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ تم سفیدی پھیری ہوئی قبروں کی مانند ہو جو باہر سے خوشنما ہیں پر اندر مردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی ناپاکی سے بھری ہیں

(سفیدی پھیری ہوئی قبروں کی مانند) یہودی لوگ ہر سال قبروں پر سفیدی پھیرتے تھے ماہ ادار کی ۱۵ تاریخ کو تاکہ خوبصورت بجاویں اور سبب یہہ بھی کہ کوئی آدمی نادانستگی میں قبروں کو نہ چھوئے بلکہ سفیدی کے وسیلہ قبر کو معلوم کر کے عید کے ہجوم میں اُسکے چھونے سے بچے تاکہ ناپاک نہووے (گنتی ۱۹ باب ۱۶) قبریں اگرچہ ظاہر میں سفید تھیں مگر اندر سڑی ہڈیوں سے بھری تھیں (زبور ۵-۹ رومی ۳ باب ۱۳) (ف ۱) مسیح فرماتا ہی تمہارا دل نہ خدا کی ہیکل نہیں ہی بلکہ بُری چیزوں اور فساد سے بھرا ہی اور دین میں تمہاری حالت ایسی ہی جیسے سفیدی قبر پر پھیری ہی یہہ سفیدی دل کی گہرائی تک نہیں ہی (ف ۲) اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جہاں خدا کی ہیکل چاہئے تھی وہاں قبر ہوتی ہی اور پر کچھہ سفیدی لیکن سفیدی گرجاتی ہی اسیطرح اُنکی ریاکاری ظاہر ہوجاتی ہی قلعی کی بہار کے دن کی ہی (ف ۳) مسیح بتلاتا ہی کہ ایماندار کا بڑا کام دل ہی نہ صرف ظاہر میں دل کی ناپاکی سے پاک ہونا چاہئے اُن بُرے ارادوں اور پوشیدہ بدخواہشوں کو جو دل میں بستی ہیں صلیب دینا چاہئے (ف ۴) ظاہری اسباب سے کبھی کبھی آدمی پاک رہتا ہی مگر اس سے نجات نہیں ہوسکتی جب تک فضل سے دل پاک نہ ہووے تب تک کام کا شروع نہیں ہوا

۲۸ (۲۸) اسیطرح تم بھی ظاہر میں لوگوں کو راستباز دکھائی دیتے پر باطن میں ریاکاری اور شرارت سے بھرے ہو

(لوگوں کو) راستباز دکھلائی دیتے ہو نہ خدا کو کیونکہ ظاہر باطن یکساں نہیں ہی پر خدا باطن کی صفائی چاہتا ہی اور ظاہر بھی باطن کے ساتھہ ہو کے خوب ہی نہ اکیلا

(۲۹) ای ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کیونکہ نبیوں کی قبریں بناتے اور راستبازوں کی گوریں سنوارتے

اب مسیح نے تمثیلوں کو چھوڑ دیا اور اُنکے گناہ صاف اُنہیں تبلائے نبیوں اور راستبازوں کی قبریں سنوارتے ہو گویا اُنہیں پیار کرتے ہو (ف) مسیح خداوند صرف قبریں درست رکھنے پر ملامت نہیں کرتا یہہ تو ضرور پیار کا نشان ہی کہ لوگ اپنے قبرستان کو آراستہ رکھیں مگر وہ بڑی باتوں کو چھوڑ کر یہہ کرنے پر ملامت کرتا ہی

(۳۰) اور کہتے ہو کہ اگر ہم اپنے باپ دادوں کے دنوں میں ہوتے تو نبیوں کے خون میں اُنکے شریک نہوتے

(شریک نہوتے) یعنے ہمارے باپ دادوں نے جو ان نبیوں اور راستبازوں کو قتل کیا بُرا کیا اگر ہم اُسوقت دنیا میں ہوتے تو اُنکے شریک اِس بد کام میں نہوتے

(۳۱) اِسی طرح تم اپنے پر گواہی دیتے ہو کہ نبیوں کے قاتلوں کے فرزند ہو (۳۲) پس تم اپنے باپ دادوں کا پیمانہ بھر دو

(فرزند ہو) اُنکے جو نبیوں کے قاتل تھے تم اپنے پر گواہی دیتے ہو کہ حقیقتاً اُنکے بیٹے ہو کیونکہ اُنکی روح تم میں ہی جسطرح باپ کی روح بچہ میں ظاہر ہوتی ہی اسیطرح تمہارے آبا کی شکل تم میں ظاہر ہی کیونکہ تم قصداً سچائی سے عداوت کرتے ہو اور خدا کے بندوں کو قتل کرنا چاہتے ہو وہی روح رکھتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ہم اُنکے شریک نہوتے حال آنکہ اب اُنکے کام میں شریک ہو۔ اُنکو جنہوں نے پیغمبروں کو مارا باپ تبلاتے ہو اور ٹھیک ہی کہ ضرور تم اُنکے فرزند ہو نہ صرف نسبت جسمانی سے مگر نسبت روحانی سے بھی کہ وہی روح رکھتے جیسے مقدس لوگ خدا کی روح رکھکر خدا کے فرزند ہوتے ہیں (متی ۵ باب ۴۵) اور جسطرح ایماندار ابراہیم کیسا ایمان رکھکر اُسکے فرزند ہوتے ہیں (رومی ۴ باب ۱۱ و ۱۲) اسی طرح اسوقت تم انبیا کے قاتلوں کی روح رکھکر ضرور اُنکے فرزند ہو تم اور تمہارے آبا برابر ہیں اور آبا کے گناہ تم پر آتے ہیں کیونکہ آبا کی روح تم میں پائی گئی ہی (آیت ۳۵) تمہارے باپ اپنے زمانہ کے نبیوں کو مارتے تھے اور اپنے سے اگلے زمانہ کے نبیوں کی قبریں درست کرتے تھے اسیطرح تم بھی اپنے زمانہ کی ہدایت کرنیوالوں کو مارتے ہو اور زمانہ سابق کی قبریں سنوارتے ہو (ف) دیکھو موسیٰ کے وقت میں لوگ ابراہیم اضحاق یعقوب کو مانتے تھے پر موسیٰ کو دکھ دیتے تھے پر صموئیل کے زمانہ میں موسیٰ و یشوعہ خوب تھے نہ صموئیل اب مسیح کے وقت میں سب اگلے نبی اچھے تھے نہ مسیح نہ اُسکے رسول اسیطرح سارے سلسلہ کو دیکھتے چلے جاؤ۔ ہند میں یک مثل مشہور ہی کہ مردہ کو اگر چاہو تو خدا بناؤ مگر شرط یہہ ہی کہ جیتا نہ ہو (ت) لوقا کہتا ہی کہ تم چھپی ہوئی

یہہ سزا دنیاوی دے کے بھی اُسکا غصہ نہیں اُترتا یہہ بات (یسعیاہ ۹ باب ۱۲ و ۱۷ و ۲۱) میں تین بار لکھی بڑی بات ہونے کے سبب ایک ہی باب میں تین بار ذکر آیا ہی کیونکہ جو کوئی خدا کے لوگوں کو چھوتا ہی اُسکی آنکھ کی پتلی کو چھوتا ہی (ف) دیکھو خادمان دین کا کیسا مرتبہ ہی وہ کشتی میں ناخدا کی مانند ہیں وہ اکیلے نہیں مارے جاتے جب وہ مارے جاتے ہیں تو ساری کشتی کے لوگوں کو لیکر ڈوب جاتے ہیں

۳۷

(۳۷) ای یروشلیم یروشلیم جو نبیوں کو مار ڈالتا اور اُنہیں جو تیرے پاس بھیجے گئے سنگسار کرتا ہی کتنی بار میں نے چاہا کہ تیرے لڑکوں کو جمع کروں جسطرح کہ مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے اکٹھا کرتی ہی پر تم نے نہ چاہا

(۳۷ سے ۳۹ تک) یہہ اُسکی پچھلی باتیں ہیں جب وہ نصیحت دیتا تھا پہلے بھی اُسنے ایکبار یہہ باتیں سنائیں تھیں (لوقا ۱۳ باب ۳۴) اب دوبارہ سناکر اس مضمون پر زور دیتا ہی اور یروشلم پر افسوس کرکے ہیکل سے رخصت ہوتا ہی (ف) باوجود اُنکے اتنی بڑی شرارت کے پھر مسیح کی اُخری باتوں میں اُنکی نسبت بڑا رحم ٹپکتا ہی مسیح اور آدمیوں کی مانند نہ تھا جنکو کبھی کبھی رحم آیا کرتا ہی پر رحم اُسکے دل میں سکونت کرتا تھا اب اُنہیں بے ایمانی کی حالت میں چھوڑتا ہی تو بھی ترس کھاتا ہی (ای یروشلم الخ) وہ سب عالموں کے سامنے بولتا ہی اور خدا کی اُس محبت کو جو سب کو خدا کی طرف کھینچا چاہتی ہی اس عبارت میں اب ظاہر کرتا ہی یروشلم کی طرف خطاب ہی جو ساری عبادت کے دایرہ کا مرکز تھا (زبور ۱۲۲ - ۴) یہاں خدا کے خاندان آتے تھے (مار ڈالتا اور سنگسار کرتا) یعنے تم لوگ نہ صرف اسی بات پر کفایت کرتے ہو کہ خدا کا پیغام رد کرو مگر تم تو پیغمبروں کو بھی جینے نہیں دیتے ہو (کتنی بار مینے چاہا) میں نے جو کہ میں خدا ہوں جو اسوقت تمہارے درمیان حاضر ہوں میں نے چاہا۔ نہ صرف ایک دو بار مگر کتنی بار چاہا نہ صرف اسوقت کہ حاضر ہوں مگر بار بار جب میں پیغمبروں کے وسیلہ سے تمہارے پاس آیا کرتا تھا (ارجن صاحب) کہتے ہیں کہ موسیٰ میں مسیح آیا تھا پیغمبروں میں مسیح آیا تھا فرشتوں میں مسیح آیا تھا جو ہر زمانہ میں اُسکی خدمت کرتے تھے (تیرے لڑکوں کو جمع کروں) اگرچہ تم سچائی کے دشمن رہے اور رحم کو رد کرتے گئے پیغمبروں کو مارتے رہے تو بھی میں نے بار بار چاہا کہ تجکو ای یروشلم بچاؤں (ف) اُسنے تو اپنے مرنے کے بعد بھی چاہا چنانچہ حکم دیا کہ یروشلم سے لیکر تمام جہان میں منادی ہووے (لوقا ۲۴ باب ۴۷) اُسنے کسطرح سے بچانا چاہا (جیسے مرغی) جسکے پروں تلے آرام پناہ گرمی نیک سلوکی اور دشمنوں سے حفاظت ہوتی ہی مرغی آپ مرنے کو طیار ہی پر بچوں کو نہیں چھوڑتی (ف) یہہ مرغی کے پروں کی تمثال کلام میں بہت مشہور تھی دیکھو (استثنا ۳۲ باب ۱۰ سے ۱۲ روت ۲ باب ۱۲ زبور ۱۷ - ۸ و ۳۶ - ۷ و ۶۱ - ۴ و ۶۳ - ۷ و ۹۱ - ۴ و یسعیاہ ۳۱ باب ۵ ملاکی ۴ باب ۲) ان ایات میں خدا کے بازو پر پھیلے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں اور مسیح کا پاک کلام اُسوقت کیسے بڑے فضل کی طرف اشارہ کرکے شرارت کی کثرت کو ظاہر کرتا ہی خدا نے بہت بڑا رحم کیا اور یہودیوں نے اُسکی قدر نہ جانی (ف)

جب مرغی ہوا میں عقاب کو دیکھتی ہے تو بچوں کو پروں تلے بلاتی ہے تاکہ بچا وے اسیطرح مسیح نے اپنی غیب دانی سے رومی عقاب یہودیوں پر آتے دیکھے اور پروں تلے بچوں کو بلاتا ہے پر وہ تو مردہ بچوں کی مانند تھے جو ماکی محبت کی آواز نہیں سنتے (ف) ایک وقت فضل کا ہے اور ایک وقت عدالت کا ہے ایک دن آویگا جب خدا کا رحم ابدتک جاتا رہیگا جب خدا نے چھوڑ دیا تو ضرور ہے کہ مر جاویں پھر والدین ابنا دم دین نہ فرشتے کوئی نہیں بچا سکتا نجات ابدتک چلی گئی کیسے احمق ہیں وہ بیدین جو خدا کی حسبر کو ناچیز جانتے ہیں (ف) علماء یہود ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ نئے مرید آتے ہیں تاکہ پروں کے نیچے پناہ لیں خدا کے پہنک یہودیوں میں چھپے ہوئے تھے اور اُسی سے یہہ محاورہ اُن میں جاری تھا (ف) خدا کے سوا کوئی یہہ کام نہیں کرسکتا کہ پروں تلے لیوے موسیٰ پیغمبر بھی یہہ کام نہیں کرسکتا تھا (گنتی ۱۱ باب ۱۲) پس یہہ مسیح کی الوہیت کا بیان ہے کہ وہ خدا کی خاصیت کو اپنی خاصیت اور اپنا کام بتلاتا ہے جو کسی پیغمبر سے نہیں ہوسکتا (ف) میں نے چاہا یعنے میں نے خدا ہوکے چاہا پر تم نے آدمی ہوکے نہیں چاہا دیکھو انسان میں ایسی طاقت ہے جس سے وہ خدا کی مرضی کے خلاف کام کرسکتا ہے اپنے برباد کرنے پر قادر ہے گنہگار اور نجات کے درمیان کوئی چیز رکاوٹ کی نہیں ہے مگر یہی کہ آدمی نہیں چاہتا اگر وہ نہیں چاہتا تو کوئی چیز اُسکی مددگار نہیں ہوسکتی پر جو کوئی چاہتا ہے اُسکے لئے سب کچھ موجود ہے آوے اور حیات ابدی لیوے (مکاشفات ۲۲ باب ۱۷) (ف) کوئی خدا کے پاس نہیں آسکتا جب تک خدا کشش نکرے (یوحنا ۶ باب ۴۴) کیونکہ انسان میں گناہ کے بعد ایسی طاقت نہیں رہی کہ خدا کو چاہے مگر جسوقت کسی کے دل میں ذراسی مرضی بھی آگئی کہ خدا کے پاس جاوے تو یہہ نشان ہے کہ خدا کا فضل اُس پر ہوا کیونکہ خدا ہے کہ جو تم میں اثر کرتا ہے کہ تم اُسکی نیک مرضی کے مطابق چاہو (فلپی ۲ باب ۱۳) نجات پانے کی مرضی خدا کے فضل سے ہے (ہوسیع ۱۳ باب ۹) اے اسرائیل تو نے اپنے کو برباد کیا ہے تسپر بھی مجھسے ہی تیری کمک ہوسکتی ہے (ف) آپکو خدا کی مرضی کے سپرد کرنا صاحب انسان کی مرضی سے ہے جیسے اُسکو رد کرنا بھی پس ہم اپنی مرضی سے ضرور قبول یا رد کرسکتے ہیں پر جب وہ اپنی مرضی بخشتا ہے تب ہرگز ہم رد نہیں کرسکتے یہود نے اپنی مرضی سے فضل کو رد کیا اپنے کو آدمی برباد کرنیکی نہایت بڑی طاقت رکھتا ہے مگر نیکی کرنے میں نہایت کمزور ہے (ف) دروازہ کھولنا انسان کے اختیار میں ہے وہ فرماتا ہے اگر کوئی میرے سامنے دروازہ کھولے میں اندر آؤنگا (مکاشفات ۳ باب ۲۰) تو بھی فضل سے ہے جو کچھ ہوں خدا کے فضل سے ہوں (اقرنتی ۱۵ باب ۱۰) دسویں عقیدہ کو دیکھو (ف ۱۲) آدمی کا قلعہ کہاں ہے فقط اُسکی مرضی اُسکا قلعہ ہے (یوحنا ۵ باب ۴۰ و اعمال ۷ باب ۵۱) ہاں انسان خدا کے ارادے کو ٹال سکتا ہے (لوقا ۷ باب ۳۰) (ف ۱۳) خداوند کے آنسو یروشلم کی حالت پر گواہی دیتے ہیں کہ آدمی میں اتنی طاقت ہے کہ خدا کے فضل کو روک دیوے اور خدا اُسپر جبر نہیں کرتا فعل مختاری کے سبب

(۳۸) دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے ۳۸

(تمہارا گھر) اب میرے باپ کا یہہ گھر نہیں ہی جیسے پہلے میری خدمت کے شروع تک تھا (یوحنا ۲ باب ۱۶) اب یہہ تمہارا ٹھہرا (متی ۲۲ باب ۷) نہ میرا گھر (متی ۱۲ باب ۱۳) (ویران) کیونکہ اُس گھر کا ساکن جسکے لئے سلیمان نے وہ گھر بنایا تھا اب اپنے مسکن کو چھوڑ دیتا ہی پہلے یروشلم ویران پھر تمام ملک کنعان ویران دیکھو اب کیا حال اُس ملک کا ہی (چھوڑا جاتا ہی) اِسلئے کہ چوروں کی کھوہ ہوگیا تم جو اُسمیں رہتے ہو اب میں تمہیں نہ رہونگا اور اُسکو تمہارا گھر کہونگا نہ اپنا گھر

۳۹ (۳۹) کیونکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر نہ دیکھوگے جب تک کہ نہ کہوگے مبارک وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہی

(پھر نہ دیکھوگے) لو یہہ پچھلی بات ہی قوم کی نسبت برکت پر مہر لگ گئی پھر نہ دیکھوگے ہیکل پر فتوی ہوگیا اور اُسکی تمام عبادت اور پورانے عہدنامہ کے سب انتظام پر بھی (ف ۱) آج وہ بات پوری ہوئی جو (سموئیل ۴ باب ۲۲) میں لکھی ہی کہ یہوواہ کا جلال یہودیوں میں سے جاتا رہا جیسے یشعیاہ نے رویا میں دیکھا تھا جس کے حق میں صاف کہا گیا کہ وہ مسیح کا جلال تھا (یوحنا ۱ باب ۴ اور ۱۲ باب ۴۱) جس سے دوسری ہیکل کا جلال پہلے سے زیادہ ہوا جسکا ذکر (حجی ۲ باب ۹) میں ہی اور سبب یہہ ہوا کہ عہد کا رسول اپنی ہیکل میں ناگہاں آگیا (ملاکی ۳ باب ۱) نہ بادل میں مگر انسان مجسم ہوکر آیا (ف ۲) مسیح نے فرمایا کہ میں جاتا ہوں پس یہودیوں کا عبادت خانہ آجتک خدا سے خالی ہی عیسائیوں کا ہر گرجا جسمیں مسیح کی منادی نہیں ہوتی وہ بھی خدا سے خالی ہی ہر آدمی کا دل بھی جسمیں مسیح نہیں بستا خدا سے خالی ہی (ف ۳) اُسنے فرمایا کہ اب مجھے نہ دیکھوگے پس دیکھو جی اُٹھنے کے بعد مسیح اُنپر ظاہر نہیں ہوا مگر فقط چُنے ہوئے گواہوں پر (اعمال ۱۰ باب ۴۱) (ف ۴) اس فتوی کے بعد یہودیوں پر روم سے ہلاکت آگئی یہہ مشہور بات ہی کہ جب طیطس نے یروشلم کو گھیرا تو شہر میں ہوا میں سے آواز آتی تھی کہ آؤ ہم یہاں سے چلیں افسوس کہ جسطرح یہود سب سے زیادہ سرفراز تھے اسیطرح اُنکی بربادی سب سے زیادہ ہوئی جب قہر کا پیالہ بھر گیا (مبارک وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہی) جبتک یہہ کہنے کا وقت نہ آوے مجھے نہ دیکھوگے (۱۱۸ زبور - ۲۶) میں جو ہوشعنا داود کے بیٹے کی نسبت لکھا ہی جسکو لڑکوں کے مُنہہ سے سنکر سردار کاہن ناراض تھے (متی ۲۱ باب ۱۵) جبتک کہ وہ ہوشعنا تمام قوم سے پکارا نہ جاوے اُسکی نسبت جو چھیدا گیا ہی تب وہ پہچانا جائیگا تب تک اسرائیل پر اندھلاپن رہیگا (رومی ۱۱ باب ۲۵) (ف ۵) اب مسیح اُنکی بے ایمانی کے اُس پار کی طرف دیکھتا ہی جس میں وہ توبہ کرینگے اور تب وے اُسپر جسے چھیدا ہی ماتم کرینگے جیسے کوئی اپنے اکلوتے کے لئے کرتا ہی (ذکریا ۱۲ باب ۱۰) تب کہینگے کاشکے تو آسمان کو پھاڑے اور اُتر آوے (یشعیاہ ۶۴ باب ۱) اور یوں کہینگے لو یہہ ہمارا خدا ہی ہم اُسکی راہ تاکتے تھے (یشعیاہ ۲۵ باب ۹) اُسوقت وے مردوں میں سے جی اُٹھینگے (رومی ۱۱ باب ۱۵) اُسوقت سچا یوسف اپنے بھائیوں سے پہچانا جاویگا اور چھوڑانیوالا صیہون سے نکلیگا اور بے دینی کو یعقوب سے دفع کریگا (رومی ۱۱ باب ۲۶) اور پردہ اُٹھ جاویگا (۲ قرنتی ۳ باب ۱۵ و ۱۶) تب اُسے دیکھینگے (ذکریا ۲ باب ۱۰ سے ۱۳ حزقیل ۷ باب ۱۲)

سے ۲۸ و ۲۹ باب ۲۰ و ۲۹) (ف) جیسے یروشلم کی بربادی کی خبر پوری ہوگئی ہے اسیطرح یقین ہے کہ یہہ سب کچھہ پورا ہوگا اسٹیر صاحب کہتے ہیں کہ جس نے اسبات کو پیغمبروں کی کتابوں میں نہیں سمجھا اُسنے اچھی طرح نوشتے نہیں دیکھے ہم لوگ خوب کرتے ہیں جو پیشگوئیوں پر نظر رکھتے ہیں (۲ پطرس ۱ باب ۱۹) خاصکر اِس سبب سے بھی کہ ہم آخری زمانہ میں ہیں (۱ قرنتی ۱۰ باب ۱۱) وہ ضرور آنیوالا ہے ہر وقت اُسکے انتظاری میں رہنا ایماندار کا کام ہے

چوبیسواں باب

(۱) اور یسوع ہیکل سے نکلکے چلاگیا اور اُسکے شاگرد پاس آئے کہ اُسے ہیکل کی عمارتیں دکھاویں ۱

(۱ سے ۱۵ تک) یعنے تمام باب (مرقس ۱۳ باب ۱ سے ۳۷ لوقا ۲۱ باب ۵ سے ۳۶ تک) یروشلم کی بربادی کے حق میں پیشگوئی ہے اور نصیحت دیتا ہے کہ میری آمد ثانی کی راہ تکیں اور طیار رہیں چلاگیا رخصت ہوا تاکہ پھر نہ آوے اور نہ پھر سب کے سامنے تعلیم دے اب اُسکی خدمت جو سب کے سامنے تھی تمام ہوگئی اب سب کو چھوڑ دیا تاکہ برباد ہوویں (ف) مسیح کی موت بربادی سے ۳۷ برس پیشتر واقع ہوئی اور بربادی سن ستر میں ہوئی اِسلئے یوحنا نے اِس بربادی کا ذکر نہیں کیا کیونکہ اُسکی یہہ پیشگوئی پوری ہوچکی تھی (ف ۲) مرقس کہتا ہے کہ جب وہ باہر جانے لگا شاگردوں میں سے کسی نے کہا اے خداوند کیسی بڑی عمارتیں ہیں تو دیکھیہ مسیح نے پہلے فرمایا تھا کہ تمہارا گھر ویران چھوڑا جاتا ہے اِسلئے کسی شاگرد نے کہا کسطرح اتنی بڑی عمارتیں گرائی جائینگی یوسیفس کہتا ہے کہ بعض پتھر ۴۵ ہاتھہ یا ۳۰ گز لمبے تھے اور ایک ایک پتھر ۵ ہاتھہ بلند ۶ ہاتھہ چوڑا اور ایک پتھر کا ستون ۲۵ ہاتھہ اُونچا سنگ مرمر کا تھا چھہ دن تک رومیوں نے کھودال سے دیواروں کو توڑا اور تاثیر نہ ہوئی آخر کو وہ سب گرایا گیا

(۲) پر یسوع نے اُنہیں کہا کیا تم یے سب چیزیں دیکھتے ہو میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ یہاں پتھر پتھر پر نہ چھوٹیگا جو گرایا نہ جائیگا ۲

یعنے تم بڑی عمارات دیکھکے متعجب ہو مگر اُسکے ساتھہ یہہ سلوک ہوگا کہ پتھر پر پتھر نہ چھوٹیگا جو گرایا نہ جاوے۔ سابق زمانہ میں یروشلم بار بار بحال کیا گیا مگر اب پیشگوئی ہوئی کہ ویران ہوگی جب تک مسیح پھر نہ آوے۔ کہتے ہیں کہ طیطس نے حکم دیا کہ شہر کھودا جاوے (ف ۱) خدا کے گھر پر عدالت کا شروع ہوا (۱ پطرس ۴ باب ۱۷) یروشلم کی بربادی چھوٹی بات نہیں ہے اسی سے پورانا عہدنامہ تمام ہوا روزمرہ کی قربانیاں سالانہ عیدیں کہانت وغیرہ امور جو کہ سینا پر دبدبہ کے ساتھہ دیئے گئے تھے اب تمام ہوئے دبدبہ کے ساتھہ دیے گئے

دبدبہ کے ساتھ تمام ہوئے - کوہ سینا پر خود خدا اُترا یروشلم کی بربادی پر خود مسیح اُترا - یروشلم کا ایک محاصرہ اور باقی جو ہوویگا ذکر یا اور دانیال کا آخری باب دیکھو - اگر اِس ویرانے کے بعد اگرچہ ادریان شہنشاہ وجولین اور عمر کے عہد میں بھی پھر آبادی کی کوشش کی گئی پر جیتک ویسی آبادی نہو سکی اور نہ وہ بختاوری اُس شہر کی پھر ہوئی

۳ (۳) اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اُسکے شاگرد الگ اُس پاس آئے اور بولے ہمیں کہہ کہ یہہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور دنیا کے آخر کا نشان کیا ہے

(زیتون کا پہاڑ) یروشلم کے سامنے تھا جہاں سے تمام شہر نظر آتا تھا (اُسکے شاگرد) یعنے پطرس یوحنا یعقوب واندریاس تھے (مرقس ۱۳ باب ۳) اور یہہ باتیں خلوت میں ہوئیں (ہمیں کہہ) یعنے تب اس سوال کے دو حصہ میں اول آنکہ یہہ کب ہوگا یعنے (متی ۲۳ باب ۳۸) کی بات کب ہوگی دویم تیرے آنیکا اور زمانہ کے آخر کا وقت کب آویگا یعنے (متی ۲۳ باب ۳۹) کی بات کب پوری ہوگی - اس باب کی چند تفسیریں ہیں (آیت ۴ سے ۲۸) تک جو یہاں تھے وہ یروشلم کی آنیوالی بربادی ورقیامت کا بھی اشارتًہ بیان ہے اگرچہ یروشلم کی بربادی پر زیادہ زور ہے تو بھی آنیوالی عدالت پر جو اشارت ہے اُنکا بیان نہیں ہوسکتا گویا چھوٹی بات کے ضمن میں بڑی بات کا بیان ہے اور (آیت ۲۰ سے آخر تک) جو بیان ہے وہ صاف یروشلم کی بربادی پر ہے اور آئندہ عدالت کا بھی ضمنًا اُس میں ذکر ہے خلاصہ آنکہ حصہ اول میں حصہ دویم اور حصہ دویم میں حصہ اول مندرج ہے اس باب کے آخری حصہ میں اور تمام (۲۵ باب) میں دوسری آمد کا ذکر ہے آخر کو پچھلی عدالت ہے (ف) جب کسی پہاڑ کو دور سے دیکھتے ہیں تو نزدیک نظر آتا ہے جسقدر اُسکے نزدیک آتے ہیں اُسیقدر دوسری پہاڑیاں دور دور دکھلائی دیتی ہیں - اسیطرح پورانے عہدنامہ میں مسیح کی آمد اول اور ثانی ایسی ملی ہوئی ہے گویا ایک بات ہے دیکھو یسعیاہ ۶۱ باب ۲) سال مقبول اور انتقام کا دن مذکور ہے بہت ہی نزدیک معلوم ہوتا ہے مگر سال مقبول آمد اول میں تھا اور انتقام کا دن آمد ثانی میں ہوگا یسعیاہ کی کتاب میں دونوں قریب قریب نظر آتے تھے پر جب ایک کے قریب پہونچے تو دوسرا کچھہ دور نظر آیا مگر جب عہد عتیق میں آمد اول کی پیشگوئی پوری ہوئی تو یقین صاف ہوگیا کہ دوسری دفعہ بھی آویگا یہودی لوگ آج تک ایک ہی آمد کو جانتے ہیں کیونکہ وے پہاڑ کو دور سے دیکھتے ہیں پاس پاس نہیں آتے اگر آویں تو سب حال معلوم کریں

۴ ۵ (۴) اور یسوع نے جواب دیکے اُنہیں کہا خبردار ہو کہ کوئی تمہیں گمراہ نکرے (۵) کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آوینگے اور کہینگے میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کرینگے

(۴ سے ۶ تک) یروشلم کی بربادی کا ذکر ہے مرقس کہتا ہے کہ اُنکے پیچھے نہ جانا کیونکہ وے ظاہری جلال کے ساتھ آوینگے

خوف یہہ ہی کہ اُنکے پیچھے جانیوالے حقیقی مسیح کو بھول نہ جاویں اِسلئے خبرداری چاہئیے (ف) یہہ اشارہ ہی اُسوقت پر جب مسیح آویگا اور اُسکا نمونہ تھا جو کہ مسیح کے صعود کے بعد یروشلم کی بربادی تک بہت سے مکار ظاہر ہوئے یوسیفس لکھتا ہی کہ یروشلم کی بربادی سے پہلے جادوگروں اور فریبیوں سے زمین بھر گئی تھی اور وے کرامتیں بھی دکھلاتے تھے اُوریان شہنشاہ کے زمانہ سے ۱۶۸۲ء تک ۲۴ جھوٹھے مسیحوں کا تذکرہ لکھا ہوا ہی

۶ (۶) اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سُنوگے خبردار مت گھبراؤ کیونکہ اِن سب باتوں کا واقع ہونا ضروری پر اب تک آخر نہیں ہی

(آخر نہیں) آخر کا لفظ دو معنی رکھتا ہی یروشلم کی بربادی اور سب کا انجام (دیکھو متی ۱۰ باب ۲۲ و ۲ تسلونیقی ۲ باب ۲) پس بیچ میں لڑائیاں واقع ہونا ضروری پہلے ہلکی تلواریں بنائیں اور ہنسوں کو بھالے بناویں (یوئیل ۳ باب ۱۰) اِسکے بعد تلواریں توڑکر بھالے اور بھالوں کے ہنسوے بناوینگے (یسعیاہ ۲ باب ۴) تب زمین اپنا حاصل دیگی (زبور ۶۷ — ۶) (ف) اِس بات پر لحاظ کرکے لڑائیوں کی خبر سُننے سے دل نہیں ڈرتا کیونکہ اُنکا واقع ہونا ضروری (ف ۲) ملک اِٹلی میں درمیان اِس عرصہ کے چار شہنشاہ مارے گئے نیرو گالبا اوہتو بطلیوس

۷ (۷) کیونکہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھیگی اور کال اور وبائیں اور جگہ جگہ زلزلے ہونگے

(کال) قلادیوس قیصر کے زمانہ میں چار قحط سخت آئے تھے اُن میں سے ایک کا ذکر (اعمال ۱۱ باب ۲۸) میں بھی ہی (وبائیں) ۶۵ سنہ یعنے بربادی سے ۵ برس پیشتر، روم میں ایسی وبا آئی تھی جس میں تیس ہزار آدمی مرگئے تھے (زلزلے جگہ جگہ) زلزلوں کا بھی بہت ذکر ہی چنانچہ اِٹلی میں اور ایشیا کوچک میں اور یہودیہ میں اور کریت میں زلزلے آئے تھے (ف) لوقا کہتا ہی کہ بھیانک چیزیں اور بڑے نشان آسمان سے ظاہر ہونگے (دیکھو لوقا ۲۱ باب ۱۱) یوسیفس کہتا ہی ایک ستارہ تلوار کی شکل یروشلم پر آکھڑا ہوا تھا اور دمدار ستارہ بھی نکلا تھا اور عید فطیر کے وقت آدھے گھنٹہ تک ایک بڑی روشنی ہیکل اور قربانگاہ کی چار طرف چمکتی رہی تھی پر ہیکل کا پوربی دروازہ جو بیس آدمیوں سے بمشکل بند ہوتا تھا اور زنجیروں سے بند تھا اور بڑے کنڈے لگے ہوئے تھے رات کو خود بخود کھل گیا اور آواز آئی کہ (یہاں سے نکلیں) اور سورج ڈوبنے سے پہلے گاڑیاں اور سواروں کا رسالہ بادلوں پر نظر آیا تھا۔ اور سات برس تک ایک شخص پکارتا ہوا شہر میں پھرا تھا کہ یروشلم پر افسوس لوگ اُسے دیوانہ بتلاتے تھے پر وہ اسیطرح پکارتا۔ ہا آخر کو اُسنے پکار اپنے پر بھی افسوس فوراً رومیوں کی فوج سے ایک پتھر آکر اُسکے سر پر گرا اور وہ دب مرا۔ ۱۸۵۷ء میں جب دہلی پر بلا آئی تھی تو بعض ایسے نشان راقم

نے وہاں بھی دیکھے ہیں مثلاً مدار ستارہ اور پاگلوں کا مدت ست تو رکہ بادشاہ دہلی معہ خاندان برباد ہوگا سو یہی ہوگیا

۸ (۸) پر یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہیں

(مصیبتوں کا شروع) جس لفظ کا یہہ ترجمہ ہے اُسکے اصلی معنی دردزہ کے ہیں (یرمیاہ ۴ باب ۳۱) اور (رومی ۱۱ باب ۱۲ و ۱ تسلونیقی ۵ باب ۳) یہہ مصیبتیں جو اُس عہد میں عیسائیوں پر آئیں وہ زمانہ جدید کے تولد کے لئے دردزہ تھیں (متی ۱۹ باب ۲۸) اسیطرح قیامت کے اول کی مصیبتیں پاک زمانہ کے لیے دردزہ ہونگی جیسے پولوس کہتا ہے کہ ساری خلقت کو پیڑیں لگیں ہیں (رومی ۸ باب ۲) طائطس کہتا ہے کہ یروشلم کی بربادی سے پیشتر ساری دنیا میں مصیبتوں کا بڑا زلزلہ تھا پس یہودی انتظام کی پیڑ میں عیسائی کلیسیا کی پیدایش کا شروع تھیں اسیطرح مسیح کی آمد ثانی سے پیشتر ہوگا جب خدا نیا آسمان اور نئی زمین بناویگا (ف) جیسے تولد بچہ کے وقت عورت کو دردزہ ہوتا ہے اسیطرح جب کوئی شخص عیسائی ہوتا ہے یعنے نئے جنم کے تولد کے وقت مصیبتیں ... ہوتے ہیں ناامیدی اور یاس کے بعد نئی چیز نمود ہوتی ہے (ف) جب دردزہ ہوتا ہے والدین خوش ہوتے ہیں کہ اب بچہ پیدا ... کا اسیطرح مصیبتوں کے وقت عیسائی خوش ہوتے ہیں کہ اب اچھے پھل لگینگے

۹ (۹) تب وے تمہیں دُکھ میں حوالے کرینگے اور مار ڈالینگے اور میرے نام کے سبب سب قومیں تم سے کینہ رکھینگی

(تب وے) لوقا کہتا ہے کہ اِن سب باتوں سے پہلے یہہ ہوگا (لوقا ۲۱ باب ۱۲) کہ عبادت گاہوں میں یعنے دینی حکام سے اور بادشاہوں سے یعنے دنیاوی حکام سے سزا دلواوینگے یہہ پیشگوئی اُسنے پہلے بھی سنائی تھی (متی ۱۰ باب ۱۷ و ۱۸) اسکی تکمیل دیکھو کیسی ہوئی (اعمال ۴ باب ۳) کہ پطرس و یوحنا قید ہوے (اعمال ۱۶ باب ۲۴) پولوس و سیلاس نے کوڑے کھائے اور گلیو کے آگے (اعمال ۱۸ باب ۱۲) فیلکس کے آگے (اعمال ۲۴ باب ۲۴) اگرپا کے آگے (اعمال ۲۵ باب ۲۳) یہاں لکھا ہے مار ڈالینگے دیکھو ستیفان اور یعقوب برادر یوحنا کو مار ڈالا اور پطرس اور پولوس بھی مارے گئے (سب قومیں تم سے کینہ رکھینگی) دیکھو (اعمال ۲۸ باب ۲۲) سب کہیں بُرا کہتے ہیں دیکھو (۱ پطرس ۲ باب ۱۲ و ۴ باب ۱۴ سے ۱۶ تک)

۱۰ (۱۰) اور اُسوقت بہتیرے ٹھوکر کھائینگے اور ایک دوسرے کو حوالے کریگا اور ایک دوسرے سے کینہ رکھیگا

(بہتیرے ٹھوکر کھائینگے) دیکھو پولوس کو سب نے چھوڑ دیا (۲ تمطاوس ۴ باب ۱۶) (آیت ۹) میں باہر والوں کی بے دینی کا اور

اِس آیت میں اندرونوں کی بدسلوکی کا ذکر ہے سچے عیسائیوں کو دونوں طرف سے مصیبت ہے پر وہ آخر تک برداشت کرتے ہیں (ف) دنیا میں کچھ امید نہیں ہے کہ نیک چلن اور نیک تعلیم کا برابر رواج ہووے کلیسیا میں ہر جگہ بدعت پھیل گئی ہے اور کچھ پھوٹ بھی نظر آتی ہے جیسے یہہ پیشگوئی تھی اور یہہ حال اُسی زمانہ سے شروع ہے دیکھو (اعمال ۲۰ باب ۳۰ و گلاتی ۱ باب ۷ سے ۹ رومی ۱۶ باب ۱۷ و ۱۸ و ۱ تمطاؤس ۱ باب ۶ و ۷ و ۲۰ و ۲ تمطاؤس ۲ باب ۱۸ و ۳ باب ۸ و ۲ پطرس ۲ باب ۱ یہودا باب ۴ و ۲ یوحنا باب ۷)

(۱۱) اور بہت جھوٹھے نبی اُٹھینگے اور بہتوں کو گمراہ کرینگے

(جھوٹھے نبی) یعنے جھوٹھے معلم اور یہہ لفظ شامل ہے ہر جھوٹھے مدعی نبوت کو اور جھوٹھے واعظ اور جھوٹھے دین کو اور ہر بددین آدمی کو بھی کیونکہ یہہ لوگ ہمیشہ سچے نبی اور سچے دین اور سچی دینداری کا بھیس رکھتے میں نقال کی طرح سچائی کی صورت بناتے ہیں یہہ بدی کی بادشاہت خدا کی بادشاہت کے مقابلہ میں دنیا میں برابر چلتی ہے اور اُسمیں سچائی کی کچھ صورت ہوتی ہے جسکو وہ لوگ اپنی ناراستی کی آمیزش سے اُلٹا کر لیتے ہیں دنیا فریبی لوگوں سے بھری ہوئی ہے نہ صرف باہر مگر کلیسیا میں بھی یہہ لوگ ہوتے ہیں (۲ یوحنا ۷ و ۲ تسلونیقی ۲ باب ۱۱)

(۱۲) اور بے دینی پھیل جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی ہو جائیگی

(بے دینی) یعنے خلاف شرعی (متی ۷ باب ۲۳ عبرانی ۱ باب ۹) یہہ بے دینی کس چیز سے پیدا ہوگی شریعت روحانی کے خلاف عمل کرنے سے اور یہہ کن لوگوں سے وقوع میں آویگی عیسائیوں سے کیونکہ وہ لوگ اونگھنے لگینگے (متی ۲۵ باب ۵ و ۲ تسلونیقی ۲ باب ۳) اور اسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ غیر قوموں کی شرارت مسیحی دین کی سچائی کے اقرار کے ساتھہ ملجانے کے سبب سے یہہ ہوگا اور سچے عیسائیوں کے لئے بڑے خوف کا باعث ہوگا (محبت ٹھنڈی ہو جائیگی) افسوس ایسی بڑی بھاری چیز پر حملہ ہوگا جو سارے دین کی بنیاد ہے اور جسکے بغیر آدمی ساری لیاقت پیدا کر کے بھی ٹنٹنا تا پیتل اور جھنجھناتی جھانج ہے پر شکر ہے کہ کل عیسائیوں کی محبت ٹھنڈی نہ ہوگی مگر بہتوں کی تو بھی تھوڑی محبت میں سرگرم رہینگے کیونکہ خدا کے لوگوں کا بقیہ ہمیشہ رہتا ہے تاکہ راستی پر گواہ ہر زمانہ میں پائے جاویں (ف) معلوم ہوتا ہے کہ اُنکی محبت ٹھنڈی ہونیکا خطرہ ہے جنکی نظر لوگوں کی طرف ہے کہ وے اُنکی سرگرمی دیکھکر سرگرم ہوتے ہیں اور اُنکی سستی اور بے دینی دیکھکر سرد ہو جاتے ہیں پر جنکی نظر کلام الٰہی اور خدا کی طرف ہے وہ سرگرم رہینگے ہمیں لازم ہے کہ ہماری نظر خدا کے بیٹے پر جمی رہے اور خاص اُن نیک نمونوں پر جو کلام الٰہی میں مذکور ہیں

۱۳ (۱۳) پر جو آخر تک سہیگا وہی نجات پاویگا

(آخر تک) آخر تک صبر کرنیکی بابت دیکھو (متی ۱۰ باب ۲۲ عبرانی ۱۰ باب ۳۸ و ۳۹) (ف) لوقا کہتا ہی کہ تمہارے سر کا ایک بال بھی ہلاک نہوگا اور پھر یہہ بھی کہ وے تمہیں قتل کرینگے (لوقا ۲۱ باب ۱۶ و ۱۸) یہاں سے ظاہر کہ قتل سے عیسائی کا نقصان نہیں ہوتا تھوڑی دیر کی تکلیف ہی سو اسکو آخر تک برداشت کرنا چاہئے (ف ۲) سہیگا یعنے برداشت کریگا یروشلم کی بربادی تک وہ بربادی سے نجات پاویگا یا موت تک برداشت کریگا یہاں تک کہ شہادت کا جام پیکر خدا کے پاس پہونچے (مکاشفات ۲ باب ۱۰) یا سب کی برداشت اپنی تمام عمر میں کریگا وہ نجات پاویگا اسوقت (۱۹ زبور) کو خوب دیکھو

۱۴ (۱۴) اور بادشاہت کی یہہ خوشخبری ساری دنیا میں سنائی جائیگی تاکہ سب قوموں پر گواہی ہو اور اُسوقت آخر آویگا

(ساری دنیا میں) انجیل سنائی جائیگی یروشلم کی بربادی سے پہلے سارے ملک یہودیہ میں انجیل سنائی گئی تھی اسی طرح ساری دنیا کی بربادی سے پہلے ساری دنیا میں انجیل سنائی جائیگی (کلسی ۱ باب ۶ و ۲۳ رومی ۱۰ باب ۱۸) خدا تعالیٰ جب تک کہ پہلی نصیحت نہیں دیتا کبھی عدالت نہیں بھیجتا پر جب پہلی نصیحت دیکھتا ہی اور انسان نہیں مانتا تب غضب بھیجتا ہی (ف) علامات قیامت میں سے دو بڑی علامات یہی ہیں کہ آخری دنوں کی برگشتگی اور انجیل کی منادی ہوجاوے یہہ نہیں کہ ساری دنیا عیسائی ہوجاوے مگر یہہ کہ گواہی کے لئے منادی کیجاوے (ف ۲) ہاں ساری دنیا اُسوقت عیسائی ہوگی جب وہ خداوند آجاویگا تب جسطرح پانی سے سمندر بھرا ہی اُسیطرح زمین الٰہی معرفت سے معمور ہوجاویگی (ف ۳) مقدس کریزاستم صاحب کہتے ہیں کہ دیکھو انجیل کی کشتی کیسی مخالفت کے سمندر میں ہی فریبی بدعتی اور جھوٹھے نبی اور رومی لشکر اور قحط اور وبائیں اور بھونچال اور مصایب اور کینہ اور فساد کم محبت اور بے دینی ہی تو بھی انجیل ساری دنیا میں شادیانہ بجاتی ہی یہہ خدا کی قدرت ہی

۱۵ (۱۵) پس جب تم ویرانی کی مکروہ چیز کو جسکا دانیال نبی کی معرفت ذکر ہوا مقدس مکان میں کھڑے دیکھوگے (پڑھنیوالا سمجھ لے)

(مقدس مکان میں) مرقس کہتا ہی جہاں روا نہیں لوقا کہتا ہی جب یروشلم گھرا ہوا دیکھو پس پاک جگہ سے مراد ہیکل ہی (خروج ۲۸ باب ۲۹ و ۳۵) یعنے ہیکل میں ایک مکروہ چیز کھڑی کیجائیگی (ویرانے کی مکروہ چیز) کامل بربادی کا نشان جو مکروہ ہی اور ویرانے کا

نشان ہی جسکو (۱ سلاطین ۱۱ باب ۵ و ۷ و ۲ سلاطین ۲۳ باب ۱۳) میں مفسر نے لکھا ہے (جسکا دانیال کی معرفت ذکر ہوا) دانیال کے صحیفے میں اس مکروہ چیز کا ذکر چار جگہ لکھا ہی اول (دانیال ۸ باب ۱۱ سے ۱۳) دویم (۹ باب ۲۷) سوم (۱۱ باب ۳۱) چہارم (۱۲ باب ۱۱) میں لیکن ان عبارتوں کے کئی معنے ہیں اول آنکہ انطیوکس ایپفینز نے زیوس کا بت وہاں کھڑا کیا تھا جسکا ذکر حدیث کی کتاب مقابیں کے باب اول اور آیت ۵ میں ہی دویم یہہ بات پوری ہوئی جب طیطس کے وقت میں رومیوں نے بت کا جھنڈا وہاں کھڑا کیا تھا تیسری بار پوری ہونیوالی ہی جب مسیح کا مخالف ظاہر ہوگا (۲ تسلونیقی ۲ باب ۴) مگر متی جو یہودی تھا اور اس انجیل کو یہودیوں کے لئے لکھتا ہی وہ خاص رومیوں کی بربادی پر اشارہ کرتا ہی اور گمان غالب ہی کہ وہ طیطس کے جھنڈے پر اشارہ کرتا ہی جو ویرانی کے وقت بت کا جھنڈا خدا کی ہیکل میں کھڑا کیا گیا تھا جو نہایت مکروہ بات ہی اور بربادی ہیکل کا نشان ہی

۱۶ (۱۶) تب جو یہودیہ میں ہوں پہاڑوں پر بھاگ جائیں

(پہاڑوں پر بھاگ جائیں) اسی حکم کے موافق مسیحی لوگ مقام پیلا کو جو پیریا کے اوتر میں پہاڑ پر ہی بھاگ گئے تھے۔ یوسیفس کہتا ہی کہ سسٹیوس گلیوس سپہ سالار نے شہر کو گھیر لیا تھا اُسکے بعد وہ بلا سبب شہر کو چھوڑ کر چلا گیا اس اثنا میں ایک بڑی جماعت پہاڑوں پر بھاگ گئی پھر سپہ سالار مذکور جلدی آیا اور شہر کا محاصرہ کیا (ف) یہہ لوگ جو بھاگ گئے تھے عیسائی تھے اُنہیں مسیح کے قول پر بھروسہ تھا جیسا اُسنے اس آیت میں حکم دیا تھا وہ عمل میں لائے کسی روایت سے کہیں بھی کچھ ذکر نہیں ملتا کہ یروشلم کی بربادی میں کوئی عیسائی بھی مرا ہو اِس سے ظاہر ہی کہ ... ہلاک نہیں ہوا یہہ نمونہ تھا اسیطرح قیامت کے غضب کے وقت سب مسیحی لوگ جو اُسکے حکموں کو مانتے ہیں بچ جاوینگے پر تمام شریر ہلاک ہونگے سچے مسیحی حقیقی پہاڑ پر بھاگ جاوینگے اور پناہ پاوینگے

۱۷ (۱۷) جو کوٹھے کے اوپر ہو اپنے گھر سے کچھ نکالنے کو نہ اُترے

(نہ اُترے) یعنے گھر کے اندر نہ آوے باہر کیطرف کود کر بھاگے مطلب یہہ ہی کہ دیری نکرے مال بچانے کی فکر میں نرہے اگر دیری کی تو بھاگنا مشکل ہوگا اور یہہ جلدی کی قید مسیح حکم میں اِسلئے لگاتا ہی کہ سپہ سالار پھر جلدی آنیوالا تھا چنانچہ یوسیفس نے گواہی دی کہ وہ جلدی آیا تھا (ف) مسیح خطرہ سے بھاگنے کا حکم دیتا ہی پس بھاگنا نہ فقط روا ہی مگر بعض وقت فرض بھی ہی خطرہ میں جانا کبھی روا نہیں ہی یعنے بغیر سبب معقول کے

۱۸ (۱۸) اور جو کھیت میں ہو اپنا کپڑا اُٹھا لینے کو پیچھے نہ پھرے

(دیکھو مسیح یعنے فریبی مسیح ظاہر ہوں (لوقا ۲۱ باب ۲۳) اِسوقت ذرا سا اشارہ ہی طیطس کے زمانہ کی طرف جیسے یوسیفس بھی کہتا ہی کہ اُس زمانہ میں بہت سے فریبی ظاہر ہوئے تھے مگر خاصکر اسمیں بیان ہی قیامت کے قریب کے عہد کا جسمیں مخالف مسیح ظاہر ہونگے

۲۴ (۲۴) کیونکہ جھوٹھے مسیح اور جھوٹھے نبی اُٹھینگے اور بڑے نشان اور کرامتیں دکھاوینگے یہاں تک کہ اگر ممکن ہوتا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے

(جھوٹھے مسیح) چنانچہ شمعون جادوگر اٹھا تھا۔ اور دسنیفوس سارنی نے کہا کہ میں وہی شریعت دہندہ ہوں جسکا ذکر موسی نے کیا ہی پھر تھیودا اُس نے دعوی کیا کہ میرے پیچھے آؤ میں یردن پر معجزہ کرونگا (نشان و کرامتیں) دیکھو جو لکھا ہی (استثنا ۱۳ باب ۱ سے ۳ و ۲ تسلونیقی ۲ باب ۹ سے ۱۱ تک) نشان و کرامتیں یعنے مکاری کے طور پر اور ایسے ڈھنگ سے کہ اگر (ممکن ہوتا) تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے مگر انکا گمراہ کرنا ناممکن ہی

۲۵ (۲۵) دیکھو میں تمہیں پہلے ہی سے کہہ چکا ہوں

(کہہ چکا) یعنے سب کچھ بتلا چکا اب ہوشیاری کرنا تمہارا کام ہی

۲۶ (۲۶) پس اگر وے تمہیں کہیں دیکھو وہ جنگل میں ہی تو باہر مت جاؤ دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہی تو باور مت کرو

۲۷ (۲۷) کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندھتی اور پچھم تک چمکتی ہی ویسا ہی انسان کے بیٹے کا آنا بھی ہوگا

(انا بھی ہوگا) یعنے اگرچہ جھوٹے مسیح آوینگے مگر سچے مسیح کا آنا بھی ہوگا مگر (جیسے بجلی جو ہر طرف سے دکھلائی دیتی ہی اسطرح ہر آنکھ اُسکو دیکھیگی اور وہاں جھوٹھے معجزے نہیں ہونگے وہ اسطرح سے آویگا کہ اُسکی شناخت میں شک نہ ہیگا کیونکہ وہ جلال کے ساتھ آویگا

۲۸ (۲۸) کیونکہ جہاں مردار ہی وہاں گدھ جمع ہونگے

(گدھ جمع ہونگے) اُسوقت خدا کا صبر تمام ہو جائیگا ابرار و شرار میں جدائی ہو جائیگی جیسے یروشلم کی بربادی کے وقت شاگرد پہاڑ پر چلے گئے تھے اور یہودی ہلاکت میں رہے تھے اسیطرح جب مسیح آویگا تب شاگرد ہوا میں اُٹھائے جائینگے تاکہ خداوند کی ملاقات بادلوں میں کریں (۱ تسلونیقی ۴ باب ۱۷) اُسوقت خداوند کی مہمانی میں آسمان کے سارے گدھ جمع ہونگے (مکاشفات ۱۹ باب ۱۷ و ۱۸) جیسے ابا

گدھ دور سے لاش کو سونگھ کر آتے ہیں اسیطرح جہاں روحانی اموات ہیں وہاں انتقام کے پرندے آوینگے (لوقا ۱۷ باب ۳۷) میں عقاب لکھا ہے یعنی رومی جھنڈوں کے عقاب اور انتقام کے عقاب (استثنا ۲۸ باب ۴۹ ہوسیع ۸ باب ۱ حبقوق ۱ باب ۸) شاگردوں نے کہا کہاں اے خداوند فرمایا جہاں مردار ہے یعنی پہلے یروشلم میں جہاں روحانی مردے ہیں دوسرے تمام جہان میں جہاں اموات ہیں وہاں منتقم آوینگے

۲۹ (۲۹) اور فی الفور اُن دنوں کی مصیبت کے بعد سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گرینگے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائینگی

یہاں تک سب مفسر بولتے ہیں خاص یروشلم کی بربادی کا ذکر تھا پر اس آیت سے اکثر دیندار جانتے ہیں کہ خاص اسکی آمد ثانی کا ذکر ہے گویا ادنیٰ بات سے اعلیٰ کی طرف رجوع ہے پہلے مسیح کو یہودیوں نے رد کیا اُنپر آفات بالا آئیں پر اب تمام جہان میں منادی ہوتی ہے جب غیر اقوام بھی اُسے رد کرینگے تب فوراً اسکی آمد ثانی ہوگی اور اُسوقت کی یہہ باتیں ہیں (فی الفور یعنی ۱۸ سو برس کے بعد مگر اُسی دکھ کے بعد (آیت ۳۴) جیسے مسیح کے عہد کے لوگ جیتے تھے اور وہ بربادی آگئی کچھ آنے میں دیری نہوئی اسیطرح غیر اقوام کی تردید کے بعد فوراً وہ وقت آجاویگا دیری نہوگی اور اُس عہد کے مسیحی اشرار کی بربادی آنکھوں سے دیکھینگے۔ تب یہہ نشان ظاہر ہونگے سورج اندھیرا اور چاند بے روشنی اور ستاروں کا گرنا اور قوت اسمانی کا ہلایا جانا (ف) یہ لفظ جو انجیل میں ہیں اگلی کتابوں سے نکالے ہیں اسیطرح یہہ بربادی کے لفظ بھی اگلی کتابوں سے ہیں بت پرست ملکوں کی بربادی کے حق میں دیکھو (اشعیا ۱۳ باب ۹ سے ۱۲) پر مصر کے حق میں (حزقیل ۳۲ باب ۷ و ۸) پھر آدوم کے حق میں (اشعیا ۳۴ باب ۲ سے ۱۰) پر مصر کے حق میں (زبور ۱۸ - اشعیا ۲۴ باب ۱۹ یوئیل ۲ باب ۱۰ و ۱۱) یہہ سب ایات آنیوالے ہولناک دن کا بیان ضمناً کرتی ہیں حقیقت میں اگرچہ مجازاً ایک خاص نگہ کی نبت بھی ہیں (ف) آسمانی نشان آسمان ہی میں واقع ہونگے (یوئیل ۲ باب ۳۱ حجی ۲ باب ۶ و ۲۱ عبرانی ۱۲ باب ۲۶ و ۲۷) (ف) لیکن مجازی طور پر بھی ان نشانات کا ظہور ہوتا ہے یعنے تاریخی حکمت دھوندلی سی ہوگی گویا سورج و چاند بے روشنی ہونگے ستارے گر جائینگے یعنے خدا کے واعظ جو تاریکی میں روشنی چمکاتے ہیں مارے جائینگے قوتیں ہل جائینگی انتظام ٹوٹ جائینگے بد دینی پھیل جائیگی (ف) کبھی کبھی ان الفاظ سے یعنے سورج چاند تاروں سے بادشاہ وزرا امرا بھی مراد ہوتے ہیں یعنے انتظام ممالک میں نقصان عظیم ہو جائیگا (ف) سورج اندھیرا ہوگا کیونکہ پھر خدا کو سورج رکھنے کی کیا حاجت ہے اب حصے تقسیم ہونیکا وقت آیا شریروں کا حصہ ہمیشہ کا اندھیرا ہے سو اب سورج کو بے نور ہونا چاہئے تاکہ شریر ابدی تاریکی میں پکر سزا پاویں اور دینداروں کو بھی سورج کی حاجت نہیں ہے کیونکہ خود خدا اُنکا سورج ہوگا آفتاب صداقت طالع ہوگا وہ آپ نور کا چشمہ اور باپ ہوگا

۳۰ اور اُسوقت انسان کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اُسوقت زمین کی ساری قومیں چھاتی پیٹینگی اور انسان کے بیٹے کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھہ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھینگے

(انسان کے بیٹے کا نشان) یا تو یہی نشان ہونگے جو اُوپر مذکور ہیں یا کوئی خاص نشان اُسکا ظاہر ہوگا ہم نہیں جانتے (ابن آدم یعنے مسیح دیکھو (دانیال ، باب ۱۳ و ۱۴) دانیال میں دنیاوی قدرتیں جانور سے تشبیہہ دی گئی ہیں پر ابن آدم بادشاہ سے تشبیہہ دیا گیا ہی اور دانیال میں یہہ بیان آخری دن کا نہیں ہی لیکن انتقام کا ذکر ہی (ف) اِس انتقام کے بعد مسیح کی بادشاہت کامل طور پر ہوگی وہ بعد انتقام اپنی سلطنت کا دعوی کریگا اور لیویگا کیونکہ وہی حقیقی بادشاہ ہی (ساری قومیں چھاتی پیٹینگی) یعنے خوف کے مارے سب دنیا کی قومیں کانپ اُٹھینگی کیونکہ ابن آدم کو جلال کے ساتھہ بادلوں میں آتا ہوا دیکھینگے اگرچہ وہ چور کے مانند آویگا تاکہ کلیسیا کے شمعدان اُٹھالیجاوے تو بھی نشانوں اور مصیبتوں کے درمیان بجلی کی طرح آویگا (مکاشفات ۲ باب ۵ و ۳ باب ۳) (ف) آخر کو مسیح خداوند غیر اقوام کی کلیسیا کی طرف بھی آویگا جب فضل کا دن تمام ہوجاویگا تب اُنکی بہت بربادی ہوگی دینی اور دنیاوی انتظام میں زلزلہ آجاویگا (یشعیا ۱۳ باب ۱۰ و مکاشفات ۶ باب ۱۲ و ۱۳) اِس زلزلے میں ستارے گرپڑینگے ستارے کون ہیں دیکھو (مکاشفات ۱ باب ۲۰) اُسوقت اندھیرا اور ہیبت بہت چھاجائیگی تاکہ مسیح کی آمد کا جلال نہایت زور سے چمکے (ف) تب ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا نہ جیسے فریسیوں نے مانگا تھا (متی ۱۲ باب ۳۸ و ۱۶ باب ۱) اُسوقت اُسے آسمان سے آتے دیکھینگے نہ نشان کو اور یہہ دیکھنا تماشے کے طور پر نہوگا کہ لوگ تعجب کریں مگر بجلی کی سی چمک سے دنیا کو بھرپور کریگا اُسوقت دنیا کی ساری قومیں چھاتی پیٹینگی اور خاصکر سب سے زیادہ یہودی لوگ (ذکریا ۱۲ باب ۱۰ سے ۱۴) (ف) جب مسیح تولد ہوا اُسکی خبر سُنکے یروشلم گھبرا گیا تھا اسیطرح اب کہ وہ پھر آتا ہی تمام دنیا گھبراجاویگی (مکاشفات ۱ باب ۷) (ف) یہاں لکھا ہی کہ اُسے آتے دیکھینگے اگر یہہ حقیقی آمد کا ذکر نہیں ہی تو دنیا میں کوئی لفظ شاید حقیقی آمد کے لئے موضوع نہیں ہوا وہ جو کہتے ہیں کہ وہ روحانی طور سے آویگا اِس مقام پر غور کریں اور اِن آیات کو بھی دیکھیں (زبور ۵۰ - ۱ سے ۵ دانیال ۷ باب ۱۳ متی ۲۶ باب ۶۴ و ۱ تسلونیقی ۴ باب ۱۷ مکاشفات ۱ باب ۷) یہہ وہی بڑی اُمید ہی جسکا نام ظہور جلیل ہی (طیطس ۲ باب ۱۳ مکاشفات ۱۹ باب ۱۱) (ف) جسوقت ایک بادل آسمان پر دیکھتے ہو اُسکی آمد بادلوں پر یاد کرنا چاہئے اور اسیطرح جب انجیر کے درخت پھولتے دیکھتے ہو یعنے اُسکی آمد کے نشان نظر آتے ہیں تو جاننا چاہئے کہ وہ قریب ہی

۳۱ (۳۱) اور وہ نرسنگھے کی بڑی آواز کے ساتھہ اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور وے اُسکے برگزیدوں کو چاروں ہواؤں سے آسمان کی ایک حد سے دوسری حد تک جمع کرینگے

(بھیجیگا) کون بھیجیگا ابن آدم تب وہ خدا ہی جو بھیجنیوالا ہی (دانیال ۷ باب ۱۰) تاکہ اُسکے سامنے لاکھوں لاکھ عدالت کے لیے حاضر ہوں (نرسنگھے کی بڑی آواز) جسطرح بنی اسرائیل کے سب فرقے نرسنگھے کی آواز سے جمع ہوتے تھے (خروج ۱۹ باب ۱۳ و ۱۶ و ۱۹) یا جسطرح مجلس کے لئے چاندی کے نرسنگھوں سے آتے تھے (گنتی ۱۰ باب ۱ سے ۱۰ و احبار ۲۳ باب ۲۴ و زبور ۸۱ - ۳) اسیطرح بڑی جماعت نرسنگھے سے آتی تھی (یسعیاہ ۲۷ باب ۱۳) قیامت کے دن بھی وہ مردوں کو نرسنگھے سے بلاویگا (اقرنتی ۱۵ باب ۵۲) (ف) یہاں قیامت کے نرسنگھے کا ذکر نہیں ہی مگر فرشتوں کی خدمت سے اپنے برگزیدوں کو جمع کریگا یعنے انجیل کے نرسنگھے سے روحانی مردوں کو دنیا کی چاروں حد سے بلالیکر اپنی کلیسیا میں جمع کریگا اور یہہ یروشلم کی بربادی کے بعد ہوگا اگرچہ یروشلم چھوڑا گیا اور یہودیوں نے اسکو رد کیا خداتعالیٰ غیر اقوام میں سے کلیسیا جمع کرلیگا (ف) شاید یہاں بچانے کے لئے جمع کریگا جیسے نوح کو کشتی میں جانے کے لیے بلایا تھا یا جیسے لوط کے لئے صغر ہوا اور عیسائیوں کے لئے بربادی کے وقت شہر پلا ہوا اسیطرح خدا کی کلیسیا آدمیونکی جان بچانیکے لئے جائے پناہ ہوگی اور وے نرسنگھے سے بلائے جائینگے جو منادیوں کا نرسنگھا ہی فرشتوں یعنے فرستادوں کے وسیلہ سے اور اُسمیں برگزیدے داخل ہونگے (ف) اگرچہ اس آیت میں قیامت کی طرف بھی اشارہ ہی مگر یروشلم کی طرف زیادہ تر اسکا زور ہی کیونکہ (ایت ۳۴) میں لکھا ہی کہ یہہ زمانہ گذر نہ جائیگا جب تک سب کچھ پورا نہو وے پس ایک طور پر یہہ بات اُسی عہد میں پوری ہوگی اور کامل طور پر قیامت کو بس ہر ایماندار اس مجلس میں اسوقت بلایا جاتا ہی

۳۲ (۳۲) انجیر کے درخت سے تمثیل سیکھو کہ جب اُسکی ڈالی نرم ہوئی اور پتے نکلتے ہیں تب جانتے ہو کہ گرمی نزدیک ہی

(تمثیل سیکھو) یونانی میں ہی یہہ خاص تمثیل یعنے یہہ امور مذکورہ بالا قیامت اور مصایب کے لئے بمنزلہ مفتاح کے ہیں (ف) انجیر سے مراد شاید وہ بغتی انجیر ہی جسکو مسیح نے سوکھا دیا تھا اور وہ یہودیوں کا نمونہ تھا یعنے جسوقت یہودی لوگ خدا کی طرف رجوع کرینگے تب گویا انجیر میں شاخیں نکلیں اور یہہ خاص نشان قیامت کا ہوگا اور یہہ جو فرمایا کہ یہہ زمانہ گذر نہ جائے یعنے قوم یہود اُسوقت تک دنیا میں باقی ہوگی

۳۳ (۳۳) اسی طرح تم بھی جب یہہ سب دیکھتے ہو تو جانو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازے پر ہی

(وہ نزدیک) وہ اشارہ ہی مسیح کی طرف یا بادشاہت الٰہی کی طرف یعنے اُسکا کامل ظہور (لوقا ۲۱ باب ۳۱) (نزدیک ہی) لوقا کہتا ہی کہ تمہاری خلاصی نزدیک ہی (لوقا ۲۱ باب ۲۷) یعنے یہودیوں کی مخالفت سے (۲ تسلونیقی ۲ باب ۱۴ سے ۱۶ تک) پھر خلاصی اس ساری دنیا کے دکھ سے (لوقا ۱۱ باب ۵۲ و یعقوب ۵ باب ۹)

۳۴

(۳۴) میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ یہہ زمانہ گذر نہ جائیگا جب تک کہ یہ سب باتیں نہو لیں

یہہ پیشگوئی پوری ہوئی طیطس کے حملہ کے وقت اور پھر جب کہ یہودی لوگ اور یان شہنشاہ کے وقت پراگندہ ہوئے تھے (۴۰) برس کے عرصہ میں یہہ سب کچھہ ہوگیا تھا - دوسرے وقت یہہ خبر پوری ہوگی قیامت کے نزدیک جسکا وقت کوئی نہیں جانتا اور اُسوقت بھی اس قوم کے لوگ یعنے یہودی موجود ہونگے فنا نہونگے

۳۵

۳۵) آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتیں نہ ٹلینگی

(میری باتیں نہ ٹلینگی) اب وہ اپنی الوہیت کے درجہ میں بول رہا ہے بغیر اللہ کے کوئی ایسی بات نہیں بول سکتا (زبور ۱۱۹-۸۹ و یسعیاہ ۰ باب ۱۰) مسیح جانتا تھا کہ دنیا میں ٹھٹھہ باز لوگ بھی آئینگے اور کہینگے کہ اُسکے آنیکا وعدہ کہاں (۲ پطرس ۳ باب ۴) وہ جانتا تھا کہ بہت سے لوگوں کا ایمان تھوڑا ہوگا کیونکہ پہلی آمد کی بابت بھی اسیطرح بد اعتقادی ہوئی تھی (یسعیاہ ۵۳ باب ۱) اسیطرح دوسری آمد کا اکثروں کو یقین کامل نہ رہیگا پس وہ تاکید فرماتا ہے کہ میرا وعدہ خلاف نہوگا ضرور جیسے کہتا ہوں ویسے ہی ہوگا

۳۶

(۳۶) لیکن اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا آسمان کے فرشتے بھی نہیں مگر فقط میرا باپ

یہاں سے یکہ (۲۵) باب کے آخر تک آمد ثانی کے جلال کا ذکر ہے کہ ناگہانی طور پر وہ آویگا فقط تھوڑا سا اشارہ یروشلم کی بربادی کی طرف ہے نہ یہہ بیان مستقل قیامت کی نسبت ہے اب مسیح کے الفاظ ایسے ہیں یعنی نہ ایک ملک اور نہ ایک قوم کے ہاتھہ سے وہ انتقام لیگا مگر پچھلے دن کے انتقام کا ذکر ہے جسمیں وہ ساری دنیا سے انتقام لیگا - اور نہ دنیاوی نجات کا ذکر ہے جیسے پہلے شہر بلا کی نجات کا ذکر تھا مگر حقیقی و ابدی نجات کا بیان ہے اور مطلب اُس سے یہہ ہے کہ اُس دن کے لئے طیاری کرو (کوئی نہیں جانتا دوسری جگہ لکھا ہے کہ بیٹا بھی نہیں جانتا مگر باپ مرقس ۱۳ باب ۳۲) اس مقام پر بہت لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں بلکہ بعضوں کے دل میں اُسکی الوہیت کی نسبت شک پڑجاتے ہیں - سو ہم شک کے سبب گمراہی میں جا پڑتے ہیں پس یہاں پر زیادہ فکر کرنا چاہئے پہلے اور جگہ میں بھی دیکھو کہ وہ کیونکر بولتا ہے (جو دیکھا او سنا) دیکھو (یوحنا ۸ باب ۲۲ و ۹ باب ۲۶ و ۱۲ باب ۴۹ و یسعیاہ ۵۰ باب ۴) یہہ سب بشریت کے منصب کی باتیں ہیں اور پھر لکھا ہے کہ وہ سب کچھہ جانتا تھا (یوحنا ۲۱ باب ۱۰) یہہ الوہیت کے درجہ کی باتیں ہیں - دوسری آمد کے ٹھیک وقت کا علم اُسے انسان ہوکر بسنے کو نہیں دیا گیا اُس نے باپ سے نہیں سُنا نہیں دیکھا اُسپر گواہی نہیں دیتا مسیح خداوند انسان ہوکر قد وقامت اور حکمت میں بھی بڑھتا گیا (لوقا ۲ باب ۵۲) اُسنے اطاعت سیکھی (عبرانی ۵ باب ۸) اُسنے دعا کرکے درخواست کی (لوقا ۶ باب ۱۲) پس وہ

انسان ہوکر اِس گھڑی کو نہیں جانتا اور ابن اللہ ہوکر اگرچہ جانتا ہی مگر بولنے کو حکم نہیں دیا گیا غرض آنکہ اُسکا علم الوہیت سے انسانیت میں آنیکا حکم نہیں ہی میری انسانیت بھی اُسکا علم نہیں رکھتی مگر میری الوہیت میں اُسکا بھید قایم ہی (ف) جب کہا گیا کہ فرشتے بھی نہیں جانتے تو یہہ شاگردوں کو ہدایت ہی کہ اُسکی درخواست نکریں وقت اور موسم باپ کے اپنے اختیار میں ہیں (اعمال ۱ باب ۷) (ف) ایرین لوگ اور یونی ٹیرین اور مسلمان بھی کہتے ہیں کہ جب بیٹا بھی نہیں جانتا جو باپ جانتا ہی تو بیٹا باپ کے برابر نہیں ہی اُسکا جواب یہہ ہی کہ سارے وقت اور موسم اور سب کچھ بیٹے کے وسیلہ سے پیدا ہوا (یوحنا ۱ باب ۳) اور باپ کی طرف سے اُسے سب کچھ سونپا گیا (متی ۱۱ باب ۲۷) اور حکمت کے سارے خزانے اُسمیں چھپے ہیں (کلسی ۲ باب ۳) پس جب وہ کہتا ہی کہ بیٹا بھی نہیں جانتا تو مطلب یہہ ہی کہ اُسکا علم اوروں کو دینا نہیں چاہتا دیکھو ابراہیم سے خدا نے کہا کہ اب میں جانتا ہوں کہ تو خدا سے ڈرتا ہی یعنے میں نے تجھے پہچان دیا کیونکہ اسی امتحان سے ابراہیم نے اپنے دل کا حال جانا تھا حال آنکہ خدا تو پہلے سے جانتا تھا (پیدایش ۱۸ باب ۱۹) یہہ قول آگسٹین صاحب کا ہی۔ ارجن صاحب کہتے ہیں کہ کلیسیا مسیح کا بدن ہی جیسے لکھا ہی کہ میں تم میں ہوں اور تم مجھہ میں ہو پس جب تک کلیسیا اُسکو نہیں جانتی وہ بھی اُسکو نہیں جانتا ہاں میں تم سے الگ ہوکر جانتا ہوں مگر تم میں ہوکر نہیں تاکہ روز روز اُسکی راہ دیکھیں مسیح نے وقت کو نہیں جانا جیسے وہ گناہ سے بھی واقف نتھا حاصل کلام یہی ہی کہ یہہ الوہیت کا بھید خاص ہی بشریت میں اُسکا نزول منع ہی جب تک وہ وقت نہ آوے اور اُسکے اخفا میں آدمیوں کا نہایت فایدہ ہی تاکہ ہر وقت طیار رہیں چنانچہ مضامین ذیل اُسکے موید ہیں

۳۷ (۳۷) پر جیسے نوح کے دن تھے ویسا ہی انسان کے بیٹے کا آنا بھی ہوگا

(نوح کے دن) یعنے جب وہ قیامت کے لئے طیار نہ تھے نفسانی خواہشوں اور بے ایمانی اور ناعاقبت اندیشی اور عدم طیاری میں تھے ویسا ہی حال انسان کے بیٹے کے آنیکے وقت بھی ہوگا

۳۸ (۳۸) کیونکہ جس طرح طوفان کے آگے کے دنوں میں کھاتے اور پیتے بیاہ کرتے اور بیاہے جاتے تھے اُس دن تک کہ نوح کشتی میں گیا

(کھاتے پیتے بیاہ کرتے) یہہ امور منع نہیں ہیں شادی سے آرام اور اولاد اور کھانے سے جسمانی زندگی ہی لیکن جایز بات کو ناجایز طور پر استعمال کرنا منع ہی پس مسیح ان کاموں پر ملامت نہیں کرتا مگر اُنکو بیجا طور پر کام میں لانے سے منع فرماتا ہی کہ انہیں کے بس میں ہو رہیں اور خدا کو بھول جاویں

۳۹ (۳۹) اور جب تک کہ طوفان نہ آیا اور اُن سب کو اُٹھا نہ لے گیا نہ جانتے تھے اسی طرح انسان کے بیٹے کا آنا بھی ہوگا

(نہ جانتے تھے) یعنے ارادہ جاننے کا نہ تھا وررعدوں پر ایمان نرکھتے تھے۔ ابن آدم اسیطرح آویگا جب لوگ اپنے معمولی کاموں میں مشغول ہونگے عیش وعشرت بہت ہوگی سب لوگ کہینگے کہ چین وآرام ہی اور مخالف مسیح بھی موجود ہوگا تب حقیقی مسیح ناگہانی طور سے آجاویگا (اتسلونیقی ۵ باب ۳ و ۴) دنیا اُسوقت عیسائی ہوگی مگر اکثر لوگ مخالف مسیح ہونگے (ف) نوح کے عہد میں بھی بربادی کی پیشگوئی ۱۲۰ برس تک ہوئی تھی اور اب بھی ہر گر دونوں دفتوں میں قوم بدکار نے یقین نہیں کیا اسیطرح آج تک ٹھٹھہ کرتے ہیں مسیح فرماتا ہی کہ طوفان حقیقی بات ہوئی تھی نہ مجازی تو بھی بے ایمان لوگ طوفان کی بابت شک رکھتے ہیں دیکھو یہہ وجود طوفان پر مسیح کی گواہی ہی

۴۰ (۴۰) تب دو کھیت میں ہونگے ایک لیا جائیگا اور دوسرا چھوڑا جائیگا (۴۱) دو چکی پر پیستی ہونگی ایک ۴۱ لیجائیگی اور دوسری چھوڑی جائیگی

(کھیت میں) جہاں روز کام کیا کرتے ہیں دوم کھیت میں اور دو عورتیں چکی پر ہونگی دیکھو یک اِس جہان کا فرزند اور ایک نور کا فرزند آخر تک یہہ دونوں ملے رہینگے ہمنشینی اور کاروبار میں تہ رہک رہینگے پر جب وہ آویگا اُسوقت ابدی جدائی ہوگی (ف) ایک نمونہ اسکا یر شلم کی بربادی کے وقت بھی ہوا کہ جب عیسائی لوگ شہر پلا میں بھاگ گئے تو پورانے بے ایمان دوستوں سے ہمیشہ کے لئے جدائی ہوئی اور یہہ نشان تھا اُس جدائی کا جو مسیح کے آنے پر ہوگی ابھی گرجی کی جماعت میں اور ایک ہی شہر میں بلکہ ایک ہی گھر میں ایماندار اور بے ایمان ملے رہتے ہیں اگرچہ انجیل کے سبب جدائیاں بہت ہوئی ہیں تو بھی اصلی جدائی جو ابدی ہی واقع ہونیوالی ہی اُسوقت حقیقی عیسائی جھوٹے عیسائی سے الگ کیا جائیگا جب وہ بدلیوں میں اُٹھایا جائیگا (اتسلونیقی ۴ باب ۱۷)

۴۲ (۴۲) پس جاگتے رہو کیونکہ نہیں جانتے ہو کہ کس گھڑی تمہارا خداوند آتا ہی

(جاگتے رہو) مرقس کہتا ہی کہ سب سے کہتا ہوں (مرقس ۱۳ باب ۳۷) لوقا کہتا ہی کہ دعا بھی کرو (لوقا ۲۱ باب ۳۶) میں ہی پس ہر وقت جاگتے اور دعا مانگتے رہو تا کہ تم ان سب چیزوں سے جو ہونیوالی ہیں بچنے اور ابن انسان کے بیٹے کے سامنے کھڑے ہونیکے لائق ٹھہرو (ف) وہ جاگنے کے لئے ہر وقت اسلئے حکم دیتا ہی کہ انسان جس حالت میں مرتا ہی اُسی حالت میں اُٹھیگا اور جاگنے کا قانون یہہ ہی

کہ سپاہی کی مانند ہمیشہ جاگتے رہیں نہ صرف ایک دو روز بلکہ آخر عمر تک تاکہ اُس راستبازی کے لباس کی جو اُسنے ہمیں بخشا ہی حفاظت کریں (ف) اگر موت نزدیک ہی تو مسیح کا آنا بھی نزدیک ہی

(۴۳) پر یہہ سمجھہ لو کہ اگر گھر کا مالک جانتا کہ رات کی کونسی گھڑی چور آتا ہی تو جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں سیندھہ کھودنے نہ دیتا (۴۴) اِسلیئے تم بھی طیار رہو کیونکہ جس گھڑی تمہیں گمان نہیں انسان کا بیٹا آویگا

بعض لوگ دن کے آدمی ہیں اور بعض رات کے ہیں یعنے ہوشیار اور غافل پر مسیح غافلوں پر چور کی مانند آویگا اور ہوشیاروں پر دولھا اور خداوند کی مانند (مکاشفات ۳ باب ۳ و ۱۶ باب ۱۵ و ۱ تسلونیقی ۵ باب ۱ سے ۱۰ و ۴۹) (ف) چور کی مانند آنیسے یہہ مطلب ہی کہ جب سونیوالا آنکھہ کھولتا ہی اور دیکھتا ہی کہ چوری ہو چکی اب کچھہ علاج نہیں ہی اسی طرح وہ غافل کے سر پر آ کھڑا ہوگا اور پھر کچھہ بندوبست نہو سکیگا وہ جس حالت میں ہی اُسی میں رہیگا

(۴۵) پس کون ہی وہ دیانتدار اور ہوشیار نوکر جسے اُسکے خاوند نے اپنے نوکر چاکروں پر مقرر کیا کہ وقت پر اُنہیں کھانا دے (۴۶) مبارک وہ نوکر جسے اُسکا خاوند آکر ایسا ہی کرتے پاوے

(نوکر) یعنے خادم دین جسکا کام تھا اور نوکروں کو روزی تقسیم کرنا (۲ تطاؤس ۲ باب ۱۵) اور کلام کو درستی سے تفصیل کرنا ہی اسی نوکر کا ذکر (لوقا ۱۲ باب ۴۲ سے ۴۸ تک) اُسنے آپ مفصل بیان فرمایا ہی (ف) نوکر میں دیانتداری پہلی صفت بتلائی ہی اور ہوشیاری دوسری صفت ہی اُسپر بھی لحاظ ضرور ہی (ف) مسیح نے (آیت ۴۵ و ۴۶) میں ایک ہی قول دوبارہ سنایا ہی پس جو بھاری بات ہی وہ اُسے دوبارہ یا سہ بارہ سنایا کرتا ہی تاکہ اُس تعلیم پر زور دکھلاوے یہاں سے خادم دینوں کو کچھہ سیکھنا چاہیئے

(۴۷) میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ اُسے اپنے سب مال پر مختار کریگا

(مختار کریگا) یعنے نوکری میں سرفرازی بخشیگا (متی ۲۵ باب ۲۱ و ۱ تطاؤس ۳ باب ۱۳ مکاشفات ۲ باب ۲۶ و ۳ باب ۲۱) (ف) ہر ایک دیانتدار نوکر خاوند کا سارا مال پاویگا دنیا میں اگر سارا مال ایک کو بخشدیں تو دوسرے کے لئے کچھہ نہیں رہتا پر یہاں ہر ایک دیانتدار نوکر کو سارا سارا مال ملیگا پس یہہ مال اُس محبت کی مانند ہی جو جسقدر تقسیم ہوتی ہی اُسی قدر اوروں کے لئے باقی رہتی ہی

(۴۸) پر اگر وہ نوکر شریر ہو کے اپنے دل میں کہے کہ میرا خاوند آنے میں دیر کرتا ہی

(دیر کرتا ہی) دیکھو مسیح صاف بتلاتا ہی کہ میرا آنا دیر میں ہوگا سو آجتک اُنیسویں صدی ہی کہ وہ نہیں آیا اور ابھی نہیں معلوم کہ وہ کب آویگا اُسنے آپ بتلایا کہ میرا آنا دیر میں ہوگا نہ یہہ کہ یروشلم کی بربادی کے وقت جیسے بعض مسلمان خیال کرکے راستی سے الگ جا پڑے ہیں اور بعض کوتاہ اندیش عیسائی بھی سست ہو جایا کرتے ہیں دیکھو اس لفظ دیری میں کتنی بڑی تسلی ہی

۴۹ (۴۹) اور اپنے ہم خدمتوں کو مارنے لگے اور متوالوں کے ساتھہ کھایا پیا کرے

(مارنے لگے) یعنے آپ خاوند بن بیٹھے یہہ جانکے کہ وہ اب نہیں آویگا اور دوسرے دیانت دار نوکروں کو مارنے لگے کیونکہ وے اُسکے ساتھہ شریک نہیں ہوتے ہیں

۵۰ ۵۱ (۵۰) تو اُس نوکر کا خاوند اُسی دن جسکا وہ منتظر نہیں اور اُسی گھڑی جو وہ نہیں جانتا آویگا (۵۱) اور اُسے دو ٹکڑے کرکے اُسکا حصہ ریاکاروں کے ساتھہ مقرر کریگا وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا

(اُسی دن اور اسی گھڑی) یعنے اُسکی غفلت کی حالت میں عین فعل میں اُسے پکڑیگا (دو ٹکڑے کریگا) نہ آنکہ نیست نابود کرڈالیگا کیونکہ دو ٹکڑے کرکے پھر اُسکا حصہ ریاکاروں کے ساتھہ ہی اسلیئے وہ باقی تو رہیگا مگر دو ٹکڑے ہوکے اسی سزا کا ذکر (صموئیل ۱۵ باب ۳۳ و دانیال ۲ باب ۵ میں بھی لکھا ہی (ف) یہہ دو ٹکڑے ہونا شاید اُس عجیب جدائی کا ذکر ہی جو انسان اور اُسکی تمیز میں ہوگی کہ وہ ہمیشہ آپ میں تمیز کا الزام پاویگا گویا وہ ایک آدمی ہی جسکے دو حصے ہیں۔ اسوقت اکثر لوگ تمیز کو سن کرکے کچھہ خوشی بھی حاصل کرسکتے ہیں مگر وہاں تمیز سن نرہیگی کہ کیڑا نہیں مرتا ہی ہمیشہ تمیز کا الزام کانٹا سا دل میں چبھتا رہیگا اور الگ الگ ایک ایک شریر کا یہہ حال ہوگا۔ اور اسی حساب میں آویگی وہ ہر چیز جو ہر ایک آدمی نے پائی ہی اور جو نہیں پائی یہاں سزا کا درجہ بتلایا جاتا ہی (ریاکاروں کے ساتھہ) یعنے اُن بے ایمانوں کے ساتھہ جو جھوٹھہ سے آپکو نوکر بتلاتے ہیں (رونا دانت پیسنا ہوگا) یعنے وہ خاص رونا اور دانت پیسنا دیکھو (متی ۱۳ باب ۴۲) تمیز کا دکھہ بروں کی سنگت اور غضب کا ہجوم یہہ رونا اور دانت پیسنا پیدا کریگا اور اسی بُری حالت میں رہنا ہوگا (ف) خداوند نے اِسوقت یہہ نصیحتیں دوبارہ سنائی ہیں جیسے (استثناء ۳۱ باب ۱) میں موسیٰ نے دوبارہ نصایح سنائیں تھیں (ف) خلاصہ یہہ ہی کہ خداوند ضرور آویگا اور انصاف کریگا اگر ہمیں یہہ خبر نہ ملتی تو ہمارے سامنے اِس امر میں اندھیرا رہتا مگر اب پیشگوئی کے وسیلہ روشنی آگئی نہ کامل روشنی کہ وہ کب آویگا مگر فی الجملہ روشنی تاکہ جاگتے رہیں (ف) حواریوں کی نسبت ہم لوگ نزدیک تر ہیں کیونکہ اٹھارہ سو برس گذر چکے کہ یروشلم غیر اقوام سے پامال ہی اور اب غیر قوم کا وقت ہی سو وہ بھی پورا ہوتا جاتا ہی پس آخر ضرور نزدیک ہی جاگتے رہو

پچیسواں باب

(۱) تب آسمان کی بادشاہت دس کنواریوں کی مانند ہوگی جو اپنی مشعلیں لیکر دولہا کے استقبال کو نکلیں

یہہ تین تمثیلیں جو اس باب میں مذکور ہیں صرف متی میں ہیں اور انجیل نویسوں نے نہیں سنائیں (تب) شاید کوئی کہے کہ کب تو دیکھنا چاہیے (متی ۲۴ باب ۳۰ و ۴۰) یعنے آمد ثانی میں جزا و سزا کے وقت (دس کنواریاں) کنواریاں وہ ہیں جو ایک ہی خداوند کی منتظر ہیں اور دنیا کو دکھلاتی ہیں کہ ہم پاک ہیں (۲ قرنتی ۱۱ باب ۲) کسبی عورت دنیاوی صحبت سے الگ ہے (حزقیل ۲۳ باب تمام مکاشفات ۱۷ باب ۴ و ۱۹ باب ۱) پس اس لفظ میں عیسائیت کی حالت کا بیان ہے کیونکہ عیسائی لوگ خداوند کے لئے مخصوص ہیں حرام کاری اور ہر قسم کی بت پرستی سے الگ ہیں (دولہا) مسیح خداوند کا لقب ہے (متی ۹ باب ۱۵ یوحنا ۳ باب ۲۹) (مشعلیں) کیا ہے مسیحی اقرار کے ظاہری کام یہہ انکا ذکر ہے جو کہتے ہیں کہ ہم مسیح کے منتظر ہیں (عبرانی ۹ باب ۲۸) اور اسکے ظہور کے طالب ہیں (۲ تمطاوس ۴ باب ۸) (ف) گذشتہ تمثیل میں نوکروں کا بیان تھا جو خداوند کی انتظاری کرتے تھے (۱ تسلونیقی ۱ باب ۹ و ۱۰) مگر اس جگہ کنواریوں کا بیان ہے جو حقیقی کلیسیا کی سہیلیاں ہیں جنکا کام ہے کہ رات کو مشعلیں لیکر جاگیں تا کہ جب دولہا آوے تو استقبال کر کے دلہن کے گھر تک پہونچاویں یہی نصیحت وہی ہے مگر طور بیان کا جدا ہے (ف) دلہن کا ذکر نہیں ہے نہ یہاں اور نہ شادی کی کہانی کی تمثیل میں مگر دولہا اور کنواریوں کا ذکر ہے پس دلہن کون ہے زیادہ دقیق کلیسیا اور کنواریاں کون ہیں ظاہری کلیسیا کنواریوں میں کوئی ظاہری فرق نظر نہیں آتا ہے سب کنواریاں ہیں اور سب سہیلیاں ہیں سب کے ہاتھ میں مشعل ہے یہاں نہ کسی مرتد عیسائی کا ذکر ہے اور نہ کسی ریاکار اور بدین کا بلکہ ان سب کا ذکر ہے جو کمر باندھکر مسیح کے منتظر ہیں فرق صرف یہی ہے کہ بعض کے پاس تیل ہے اور بعض کے پاس نہیں ہے یعنے روحانی زندگی کی طاقت بعض میں ہے اور بعض میں نہیں ہے

(۲) اُنمیں پانچ ہوشیار اور پانچ بیوقوف تھیں

(ہوشیار و بیوقوف) نہیں کہتا کہ پانچ اچھی اور پانچ بری تھیں مگر ہوشیار و بیوقوف بتلاتا ہے (جیسے متی ۷ باب ۲۴ و ۲۶) میں ہے کیونکہ اُسوقت بھی دونوں نے گھر بنایا سچائی کو پسند کیا پر بنیاد ڈالنے میں ہوشیاری و بیوقوفی (دس) کا عدد یہود میں اکثر پایا جاتا ہے اکثر شادی کے وقت دس مشعلیں رکھتے تھے اور عبادت عام کے لئے دس آدمی ضرور تھے پھر دس نوکر اور دس منیا کا ذکر (لوقا ۱۹ باب ۱۳) میں ہے اور خدا کے دس حکم بھی ہیں یہی عدد مسیح نے اسوقت استعمال کیا جسکا بھید وہی جانتا ہے (ف) پانچ ہوشیار و پانچ بیوقوف کے

یہہ نہیں سمجھ سکتے کہ کلیسیا میں نصف لوگ ہوشیار و نصف بیوقوف ہیں مگر یہہ جانتے ہیں کہ بلائے ہوئے بہت پر برگزیدے تھوڑے ہیں مسیح کی اس تفریق مساوی کا بھید بھی نہیں بتلا سکتے (ف) افسوس ہی کہ بہت لوگ ہیں جو اِسوقت منہہ سے مسیح کی عزت کرتے ہیں پر جب وہ اویگا تو وے خود بعزت ہونگے اور یہہ اُنکی بیوقوفی کا نتیجہ ہوگا

۳ (۳) جو بیوقوف تھیں اُنہوں نے اپنی مشعلیں اُٹھا کے تیل اپنے ساتھہ نلیا (۴) پر ہوشیاروں نے
۴ اپنی مشعلوں کے ساتھہ اپنے برتنوں میں تیل لے لیا

(مشعلیں لیں پر تیل نلیا) یعنے سب عیسائی ایک ہی اقرار کرتے ہیں ایک ہی مشعل رکھتے ہیں پر تیل سب کے پاس نہیں ہی (ف) تیل سے مراد روح القدس کا باطنی فضل ہی جسے قیمتی مسح کہتے ہیں جس سے ہارون اور اُسکے دو بیٹے مخصوص ہوئے (خروج ۳۰ باب ۲۱ سے ۲۵ و ۳۸) اور وہ خوشی کا تیل جس سے مسیح خداوند مسح ہوا (زبور ۴۵-۷ و اعمال ۱۰ باب ۳۸) جسکی نسبت لفظ بے پیمایش لکھا ہی (یوحنا ۳ باب ۳۴) یا وہ کٹورا جو تیل سے بھرا ہوا تھا دو کٹے ہوئے زیتونکے پیڑ سے جو سات سونیکی نالیوں سے سونے کے شمعدان میں ڈالتے تھے (ذکریاہ ۴ باب ۲ سے ۷) اُسی کو مسیح کے روح کی مدد کہتے ہیں (فلپی ۱ باب ۱۹) وہی زندگی کا چشمہ اور روشنی کا وسیلہ ہی نادانوں نے سب کچھہ پایا مگر یہہ نہیں پایا۔ داناؤں نے اُسکو پایا اب پوری طیاری ہوئی (ف) لفظ نکلیں پر غور کرو سب عیسائی بپتسما پاکر پولنے دین اور بری حالت اور کھر سے بھی نکلے ہیں تاکہ مسیح کی انتظاری کریں سب قرار بھی کرتے ہیں اور کچھہ روشنی بھی دیتے ہیں پر سب نجات نہیں پاتے جو روح سے مدد نہیں پاتا نجات نہیں پاتا اِسلئے طالب و برگزیدگی ثابت کرنا ضرور ہی (۲ پطرس ۱ باب ۱۰)

۵ (۵) جب دولھا نے دیر کی سب اُونگھنے لگیں اور سوگئیں

(دولھا نے دیر کی) دیکھو یہاں پر فرماتا ہی کہ دولھا آنے میں دیر کریگا وہ صعود کے بعد جاکر آسمانوں میں رہیگا جب تک سب کچھہ اپنی حالت پر آوے (اعمال ۳ باب ۲۱ لوقا ۱۹ باب ۱۲) مسیح خداوند آنے میں دیر کرتا ہی تاکہ اپنے لوگوں کے ایمان کا اور صبر کا امتحان کرے اور تاکہ گنہگاروں کو توبہ کی فرصت ملے اور تاکہ سب ایماندار ہر طرف سے اگر شامل ہونیکی مہلت پاویں (اُونگھنے لگیں اور سوگئیں) یہہ دو حالتیں ہیں اونگھنا اور سونا اول غفلت کا ہجوم اور دویم آپکو غفلت کے سپرد کرنا ہی جو کوئی آپ کو اُونگھنے دیتا ہی وہ مشکل سے نیند سے جگیگا (ف) یہاں لکھا ہی کہ سب اُونگھنے لگیں اور سوگئیں کیونکہ سب نے جانا کہ وقت بہت ہی خداوند کے آنے میں دیری ہی اب دیکھو کہ ہم سب دعا میں غافل اور کام میں سست ہیں اور یہہ دونو باتیں اور بھی ترقی پکڑینگی کیا جب وہ آویگا دنیا میں ایمان پاویگا (لوقا ۱۸ باب ۸) پر جب وہ آویگا سب چونک اُٹھینگے

(۶) پر آدھی رات کو دھوم مچی کہ دیکھو دولھا آتا ہے اُسکے استقبال کو نکلو

(آدھی رات) یعنے جب خوب غفلت کی نیند کا وقت ہوگا اُسکا آنا ناگہانی ہوگا چور کی طرح (۱ تسلونیقی ۵ باب ۲) وہ آکے اکثروں کو سوتے پاویگا ایک پادری صاحب نے مرتے وقت یوں کہا کہ ہم سب نیم خفتہ ہیں

(۷) تب وے سب کنواریاں اُٹھیں اور اپنی مشعلیں درست کیں

(سب اُٹھیں) جسوقت دھوم مچیگی سب ہڑبڑا کے اُٹھینگی اور مشعلیں درست کرنیکا فکر پیدا ہوگا لیکن جب تیل نہیں ہے تو بتی لگانیسے کیا فایدہ ہے (ف) آجتک سب دانا اور نادان یکساں نظر آتی تھیں پر جبتک تیل کا فکر پیدا نہوا کچھ بھی فرق ظاہر نہیں ہوا اُنھوں نے مشعلوں کو کافی جانا۔ اقراری ایمان تھا نہ حقیقی یہہ ایمان آدمیوں کے واسطے تھا نہ خدا کے تھوڑی مدت کے لئے ایمان رکھتے تھے نہ آخرت کے (ف ۲) آدمیوں کے سامنے نیک ہونا کچھ کام نہیں آتا جب مسیح آتا ہے دیکھو اُسوقت کسقدر لوگ ایمان کا اقرار اور کوشش بھی دکھلاتے ہیں پر اُسوقت مردے ہونگے ایک کے پاس زندگی ہوگی دوسرے کے پاس نہیں

(۸) اور بیوقوفوں نے ہوشیاروں کو کہا اپنے تیل میں سے ہمیں دو کہ ہماری مشعلیں بجھی جاتی ہیں

(بجھی جاتی ہیں) اب معلوم ہوا کہ داناؤں کی دانائی ضرور ہولی شاید اسی سے بیشتر اُنھیں اپنے برابر جانا پر اب ارادہ کرتے ہیں کہ اُنکی برابر ہوویں مشعلیں بجھی جاتی ہیں پہلے جانتی تھیں کہ جلتی ہیں اب کہتی ہیں کہ بجھی جاتی ہیں اب جانتی ہیں کہ ہماری روشنی حقیقی نہ تھی وہ صبح کاذب تھی نہ صبح صادق (ف) آفتاب صداقت کے سامنے کوئی بطلان ثابت نرہیگا

(۹) تب ہوشیاروں نے جواب دیا اور کہا مبادا ہمارے اور تمہارے واسطے کفایت نہ کرے بہتر ہے کہ بیچنے والوں کے پاس جاؤ اور اپنے واسطے مول لو

(مبادا ہمارے اور تمہارے واسطے کفایت نہ کرے) یعنے دونوں کے لئے کافی نہو اسلئے ہم اُسے تقسیم نہیں کرسکتے کہ ہم سب ہلاک نہو جاویں (جاؤ مول لو) اِس سے بیشتر کیوں مول نہیں لیا اب جاؤ لے آؤ (ف) یہہ ہدایت تو بہت اچھی ہے جو ہوشیاروں نے بیوقوفوں کو کی کہ جاؤ اور اپنے لئے مول لو مگر وقت گذر گیا (ف ۲) اُسوقت یہہ تو بتلا سکتے ہیں کہ یہہ تیل کس کس کہاں سے ملتا ہے تو بھی ہر ایک کو ضروری کہ اپنے واسطے کھووے اور نکالے کوئی کسیکو نہیں دیسکتا مگر بتلا سکتا ہے کہ جا اور لیلے ہر ایک اپنے ایمان سے جیتا ہے (حبقوق ۲ باب ۴)

کام کی چیز نہیں ہے ظاہری نیکی بغیر حقیقی زندگی کے آسمان تک نہیں پہونچا سکتی ہم نہیں کہتے کہ ظاہری نیکی کچھہ چیز نہیں ہے یا وہ بدی کے برابر ہے کیونکہ ہر کوئی اپنے کام کے موافق اجر پاویگا کم یا زیادہ (مکاشفات ۲۰ باب ۱۲ و ۱۳) مگر زندگی میں داخل ہونے کے لئے صرف ایک ہی راہ ہے (اعمال ۲ باب ۳۷ و ۳۸ و ۱۶ باب ۳۰ و ۳۱) یعنے توبہ و ایمان تب آدمی روح کا انعام پاتا ہے (اعمال ۹ باب ۶ و ۱۷) (ف) دیکھو شادی کے کھانے میں نالایق مہمان اندر تک آیا تھا پھر نکالا گیا یہہ کنواریاں دروازہ سے باہر ہی ہیں اسلئے یہہ اس جہان کی بات ہے اور وہ اس جہان کی (ف ۲) اسوقت کلیسیا لڑائی پر ہے اُسوقت شادیانہ بجانیکا وقت آویگا - یہاں بغیر لباس شادی بھی آتے ہیں پر وہاں صرف مہین سوت کا لباس پہنتے ہیں (مکاشفات ۱۹ باب ۸) یہاں انجیل کے نرسنگھے سے ، ہاں مقرب فرشتے سے بلائے جاتے ہیں یہاں وہ لوگ بھی ہیں جو اندر آتے اور پھر نکالے جاتے ہیں مثلاً مرتدین پر وہاں جو داخل ہوئے پر کبھی نہیں نکلتے ہیں کیونکہ دروازہ بند ہے سارے دکھہ درد پر سارے بدکار دنیا پر شیطان اور موت پر شکوک اور خوف پر کہ یہہ سب چیزیں باہر رہینگی

۱۳ (۱۳) پس جاگتے رہو کیونکہ تم اُس دن اور گھڑی کو جس میں انسان کا بیٹا آویگا نہیں جانتے ہو

(جاگتے رہو) مرقس کہتا ہے نہو کہ ناگہانی آکر تمکو سوتا پاوے (ف) مطلب یہہ ہے کہ مشعل یعنے عیسائی نام اور اقرار اور ظاہری وسایل یہہ سب اچھی چیزیں تو ہیں لیکن ایک بڑی ضروری چیز نہیں ہے وہ فضل روح کا تیل نہ سکے لئے جاگتے رہو (اُس دن) یعنے وہ خاص دن جو آدمیوں کی چھپی ہوئی باتیں ظاہر کرنے کا دن ہے (ف ۲) اس تمثیل میں سچے اور جھوٹھے عیسائیوں کا تذکرہ ہے یا ریاکار اور اہل خلوص کا ذکر ہے یا داناوں اور نادانوں کا ذکر ہے

۱۴ (۱۴) کیونکہ وہ اُس آدمی کی مانند ہے جسنے سفر کرتے وقت اپنے نوکروں کو بلایا اور اُنہیں اپنا مال سپرد کیا

تمثیل بالا میں ہوشیاری اور زندہ ایمان کا ذکر ہوا یہاں کوشش اور دیانت داری کا تذکرہ ہے یعنے پہلے میں کچھہ چیز ہونے کی ضرورت ہے اور یہاں کچھہ صبر کرنے کی احتیاج کا بیان ہے گویا پہلے میں زندگی اور اس تمثیل میں زندگی کا پھل مذکور ہے یہہ تمثیل بھی فقط متی میں ہے (ف) اس تمثیل میں اور مینا کی تمثیل میں فرق ہے یہہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں جو (لوقا ۱۹ باب ۱۱ سے ۲۷ تک) مذکور ہے - اور فرق یہہ ہے کہ وہ یروشلم کے نزدیک پہونچکر سنائی تھی اور یہہ وہاں پہونچکر چند روز کے بعد سنائی زیتون کے پہاڑ پر - وہ جماعت کو سنائی تھی یہہ بارہ شاگردوں کو - اُس میں نوکروں اور شہر والوں کا ذکر ہے یہاں صرف نوکر ہیں - وہاں سب نے ایک اجر پایا یہاں ایک نے پانچ دوسرے نے دو تیسرے نے ایک - وہاں ایک سے دس ہوگی دوسرے سے پانچ یہاں سب کے سب دوچند ہوئے - اس تمثیل میں خاص عیسائیوں کو نصیحت ہے یعنے اپنے نوکروں کو نہ سب دنیاوی لوگوں کو (ف ۲) پہلے کنواریوں کی تمثیل

آئی اب توڑوں کا بیان ہے یعنے بعد زندگی کے جب روح آتی ہے تب کام کرسکتے ہیں (وہ اُس آدمی کی مانند ہے) یعنے ابن آدم جیسے (مرقس ۱۳ باب ۳۴) (اپنے نوکروں کو) یعنے اُن سب کو جو عیسائی ہونے کا اقرار کرتے ہیں (مال سپرد کیا) مال کیا ہے ساری نعمت ولیاقت جو طبعی ہے یا حاصل کی گئی ہے دنیاوی ہو یا روحانی پس ہر ایک عیسائی نے کچھ خدا سے پایا ہے جو مال بندوں کا ہے وہ مالک ہے (ف ۳) مسیح خداوند دعوی کرتا ہے کہ جو کچھ عیسایوں کے پاس ہے وہ سب میرا مال ہے میرے کام میں صرف ہونا چاہئے۔ پس وہ مانگتا ہے اور آدمی سب کچھ دیتے ہیں کیونکہ ہم اپنے نہیں ہیں بلکہ دام سے خریدے گئے ہیں (اقرنتی ۶ باب ۱۹ و ۲۰) مال سب کچھ کا نام ہے زندگی تندرستی طاقت وقت عقل محبت روپیہ علم تاثیریں رشتے اور جو چیزیں سب مال میں شامل ہے (اپنا مال) فرماتا ہے یعنے میرا جو میں خداہوں اسمیں بڑی تاثیر ہے کہ سب کچھ اُسکا ہے (ف ۴) اگرچہ سب کچھ اُسکا ہے تو بھی اُسمیں کچھ دخل ہمارا ہے کیونکہ ہماری امانت اور ہمارے ذمہ میں ہے

۱۵ (۱۵) اور ایک کو پانچ توڑے دیئے دوسرے کو دو تیسرے کو ایک ہر ایک کو اُسکی لیاقت کے موافق اور فی الفور سفر کو گیا

(لیاقت کے موافق) جیسے ہر برتن اپنی سمائی کے موافق پاتا ہے پس ہر آدمی میں کچھ فرق ہے لیکن دیانت داری سب سے مطلوب ہے ہاں جب خدا کوئی بڑا بھاری کام دیتا ہے تو زیادہ طاقت بھی بخشتا ہے (سفر کر گیا) کسی دور ملک میں (جیسے متی ۲۱ باب ۳۳) یعنے جب پورانے انتظام میں سب کچھ کر لیا تو چلا گیا اسی طرح عیسایوں کے عہدنامہ میں بھی سب کچھ کرکے چلا گیا تاکہ لوگوں کا امتحان کرے اب وہ روحانی قانون مقرر کرکے آخر تک انتظام کی امید سے آدمیوں کے سپرد کر گیا تاکہ اپنی نجات اور الٰہی بادشاہت کے رواج کا بندوبست کریں (ف ۱) مسیح نے اپنی کلیسیا کو تعلیم شریعت وعدہ طاقت روح سپرد کی ہے تاکہ کلیسیا اُنکو کام میں لاوے پس وہ اپنا کام کر گیا اب کلیسیا اپنا کام کرتی ہے (ف ۲) وہ چلا گیا اور جسمانی طور پر کلیسیا سے غیر حاضر ہے آسمان پر مدت تک رہیگا پر لوگوں کو دیکھتا ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں

۱۶ (۱۶) تب جس نے پانچ توڑے پائے تھے جاکر اُنسے لین دین کیا اور پانچ توڑے اور کمائے

(کمائے) یعنے کلیسیا سوداگری کرتی ہے سب سے زیادہ قیمتی چیزوں کی خدا کے لیے سب کچھ چھوڑتی ہے تاکہ سب کچھ کماوے ہمسایہ کی نسبت برکت کی امید کرتی ہے دینے سے نہ لینے سے۔ دنیا کی نسبت اشیاء دیدنی کو چھوڑتی ہے تاکہ نادیدنی کو کماوے پر اس سوداگری کے لئے سرگرمی کوشش ہوشیاری درکار ہے

۱۷ (۱۷) یونہیں اُسنے بھی جسے دو ملے تھے دو اَور کمائے

(دو اَور کمائے) یعنے دیانت داری میں پہلے کی برابر رہا (ف) چھوٹی باتوں میں دیانت داری بڑی چیز ہی بعض وقت چھوٹے لوگ بڑے آدمیوں سے زیادہ کام کرتے ہیں فروتن عیسائی کا نمونہ بڑے بڑے وعظوں سے زیادہ کام کرتا ہی کیونکہ نرم دلسے بہت کام ہوتا ہی نہ عقل سے

۱۸ (۱۸) پر جسنے ایک پایا تھا جاکے زمین کھودی اور اپنے خاوند کا نقد چھپا رکھا

(چھپا رکھا) اسکا قصور یہہ نہیں ہوا کہ اوڑا دیا یا پھینکدیا مگر کام میں نہ لایا اسکا یہہ خیال ہوا کہ جسقدر رپایا ہی اُسیقدر مالک کو واپس دونگا یہہ وہ آدمی ہی جو عیسائی ہوکے گرجا میں نہیں آتا دعا نہیں کرتا کلام نہیں پڑھتا اتوار کو نہیں مانتا اپنا کام کرتا رہتا ہی اُسکے ایمان میں پھل نہیں لگتے

۱۹ (۱۹) بہت مدت کے بعد اُن نوکروں کا خاوند آیا اور اُنسے حساب لینے لگا

(بہت مدت بعد) دیکھو خداوند مسیح فرماتا ہی کہ میں بہت مدت کے بعد آنیوالا ہوں ہر عیسائی یاد کرے کہ حساب کا دن ضرور آویگا اگرچہ بہت مدت گذری وہ لوگ جو ۱۸۰۰ سو برس کا عرصہ گذرا ہوا خیال کرکے قیامت کی بابت سُست ہو جاتے ہیں ایسے مقاموں پر غور کریں اور سست گھٹنوں اور ڈھیلے ہاتھہ سے باز آکر چستی کو کام میں لاویں

۲۰ (۲۰) سو جس نے پانچ توڑے پائے تھے پاس آکر پانچ توڑے اَور لایا اور کہا ای خداوند تونے مجھے پانچ توڑے سونپے دیکھہ میں نے اُنکے سوا پانچ توڑے اَور کمائے

(پانچ توڑے اَور کمائے) یہہ آدمی عدالت کے دن بیخوف ہی (۱ یوحنا ۴ باب ۱۷) اُسکے آتے وقت شرمندہ نہیں ہوا (۱ یوحنا ۲ باب ۲۸) یہہ آدمی اپنی تعریف نہیں کرتا کیونکہ کہتا ہی تونے دیئے تھے اُنکے اُوپر کچھہ نفع میرا ہوا مگر تجھسے ہی بغیر تیرے مال کے میں نے کچھہ نہیں کیا (یوحنا ۱۵ باب ۵ لوقا ۱۹ باب ۱۶) تیری مینا نے دس اور پیدا کئے یہہ خدا کی تعریف ہی نہ اپنی

۲۱ (۲۱) اُسکے خاوند نے اُسے کہا شاباش ای اچھے اور دیانت دار نوکر تو تھوڑے میں دیانت دار نکلا میں تجھے بہت پر مختار کرونگا اپنے خاوند کی خوشی میں داخل ہو

(شاباش) یہہ لفظ نہ صرف رضامندی کا ہی مگر تعریف کا بھی ہی پس یہہ تعریف اُسنے کسکی طرف سے پائی خدا کی تعریف پس سچی تعریف

وہ ہی جو خدا سے ہو اور اِسلئے لکھا ہی کہ ہر ایک ایماندار کی تعریف خدا سے ہوگی (ف) دیانت دار نوکر حساب کے دن کیسے خوش ہونگے (استثنا ۲ باب ۱۹ و ۲۰ قرنتی ا باب ۴ افلیپی ۴ باب ۱) دنیا میں کبھی کبھی خوشی کی ایک بوند ہم میں آجاتی ہی پر وہاں ہم خوشی میں آجاوینگے یہی بڑا فرق اِس خوشی میں اور اُس خوشی میں ہی اور یہہ کمال کا انکشاف ہی

۲۲ (۲۲) اور جس نے دو توڑے پائے تھے وہ بھی پاس آیا اور کہا ای خداوند تو نے مجھے دو توڑے
۲۳ سونپے دیکھ اُنکے سوا میں نے دو توڑے اَور کمائے (۲۳) اُسکے خاوند نے اُسے کہا شاباش ای اچھے اور دیانت دار نوکر تو تھوڑے میں دیانت دار نکلا میں تجھے بہت پر مختار کرونگا اپنے خاوند کی خوشی میں داخل ہو

(شاباش) اسنے بھی نوکری میں دیانت داری کی اِسلئے تعریف دونوں کی برابر ہی اور اجر بھی برابر ہی تھوڑے میں دیانت داری کی اب بہت پر حکومت کرنہ فقط خوشی میں داخل ہو مگر میری خوشی میں (یوحنا ۵ ا باب ۱۱ عبرانی ۱۲ باب ۲) خداوند کی خوشی کام تمام کرنیکے بعد ہوتی ہی محبت کی محنت سے آرام کی خوشی ہوتی ہی جیسے خالق کے آرام کا پہلا سبت نمونہ تھا (پیدایش ا باب ۲۱ و ۲ باب ۳) ایسے آرام میں خدا کے دیانت دار لوگ شریک ہونگے (عبرانی ۴ باب ۹ سے ۱۱ مکاشفات ۳ باب ۲۱) نہیں لکھا شاباش ای اچھے کامیاب نوکر لیکن دیانت دار نوکر لکھا ہی پس تعریف نفع پر نہیں ہی مگر دیانت داری پر (یشعیا ۴۹ باب ۴ و ۵) (ف) مسیح خداوند ایک بھی سست نوکر نہیں رکھتا اُسکے سارے نوکر چالاک ہیں اس سے جو کچھ ہمنے پایا ہی کام کے لئے ہی پس تستے کے سب کچھ اُس سے پاتے ہیں ہماری کوئی چیز نہیں ہی ہاں گناہ صرف ہمارا ہی خوبی اسکی ہی

۲۴ (۲۴) تب وہ بھی جسنے ایک توڑا پایا تھا پاس آکے کہنے لگا ای خداوند مینے تجھے جانا کہ تو سخت آدمی ہی اور جہاں نہیں بویا وہاں کاٹتا ہی اور جہاں نہیں چھینٹا وہاں جمع کرتا ہی

(سخت آدمی ہی) میں نے سمجھا کہ تجھے خوش کرنا مشکل کام ہی تو وہ چیز مانگتا ہی جو مجھسے نہیں ہو سکتی اور جو مجھسے ہو سکتا ہی تو اُس سے ناخوش رہتا ہی (ف) دیکھو بعضے لوگ خدا کو سخت آدمی جانتے ہیں اور اپنے بے پھل رہنے کا تصور اُسپر ڈالتے ہیں اور ہمیشہ کہتے ہیں کہ خدا کے حکموں کو ماننا انہونی بات ہی اسلئے وہ لوگ کبھی اُس سے فضل نہیں پا سکتے جس سے کچھ کام کر سکیں اُنکی نظر ہمیشہ ایسی ہی بد ہی (ف) کلیسیا کی ہر شاخ جو جو میوہ نہیں لاتی پھینکی جاویگی ہاں مسیح سے الگ ہو کر ہم کچھ نہیں کر سکتے مگر اُس میں ہو کر ہر غالب پر غالب ہیں

۲۵

(۲۵) اور میں ڈرا اور جاکے تیرا توڑا زمین میں چھپایا دیکھہ تیرا جو ہی موجود ہی

(میں ڈرا) کہ ایسا نہو کام کرنے میں زیادہ نقصان ہوجاوے اِسلئے کام ہی چھوڑ بیٹھا (ف) دیکھو اِس آدمی نے کچھہ بدی نہیں کی مگر آنکہ نیکی نہیں کی پس نیکی نہ کرنا عین بدی ہی (ف) بہت لوگ ہیں جو اپنی جان کا فکر کرنا بس جانتے ہیں اس خوف سے کہ اوروں کی مدد کرنے سے ہمارا نقصان ہوگا اوروں کے بچانے میں ہماری جان کھوئی جائیگی پس یہہ لوگ دنیا کا نمک ہوکر جہان کو نمکین نہیں کرنا چاہتے مگر اپنا مزہ اپنے اندر رکھنا چاہتے ہیں پھہ ایسے نمک سے کیا فایدہ (میں ڈرا) یہہ ڈر پہلا داغ ہی جو ہلاک ہونیوالوں کے ماتھے پر ظاہر ہوگا (مکاشفات ۲۱ باب ۸) دیکھو آدم بھی جب بیگناہ تھا اُسکو خوف نہ آیا تھا مگر جب گناہ کیا تو ڈرا اور خوف نے دلپر اثر کیا۔ مکاشفات میں ڈرنے والیکا لفظ پہلے لکھا ہی کیونکہ پہلی علامت عذاب کی ہی خدا کے لوگ کسی چیز سے نہیں ڈرتے لیکن صرف گناہ سے ڈرتے ہیں (ف) بہت لوگ ڈرتے ہیں اِسلئے کہ نہیں مانتے ہیں توڑا چھپا رکھا ہی بائبل لیکر خدا کو مانتے تو خوف جاتا رہتا خدا اُنکے حق میں تسلی اور امید کا خدا ہوتا نہ غضب اور خوف کا خدا (تیرا توڑا زمین میں چھپایا) یعنے تیرا مال موجود ہی نہ میرے ہاتھہ میں مگر زمین میں دبا ہوا ہی یہہ آدمی کچھہ فکر نہیں کرتا کہ میں نے مالک کا نقصان کیا ہی محنت کرنا میرا فرض تھا سو میں نے نہیں کی

۲۶

(۲۶) اُسکے خاوند نے جواب دے کے اُسے کہا ای شریر اور سست نوکر تو نے جانا کہ میں کاٹتا ہوں جہاں نہیں بویا اور جمع کرتا ہوں جہاں نہیں چھیٹا

(ای شریر اور سست) یعنے اچھے دیانت دار کی ضد یہہ آدمی لفظ شاباش کے عوض یہہ خوفناک خطاب سنتا ہی (تو نے جانا) یہہ لفظ جو یہاں لکھا ہی کہ تو نے جانا چاہیے کہ ہمارے کانوں میں ہمیشہ گونجتا رہے (ف) عدالت شروع ہوتی ہی ہمیشہ خدا کے گھر یعنے پہلے عیسائیوں پر (۱ پطرس ۴ باب ۱۷) خدا وہاں سے میوہ نہیں مانگتا جہاں بیج نہیں بویا پس غیر قوموں سے کم اور عیسائیوں سے زیادہ مانگتا ہی تو بھی زمین کی طاقت سے زیادہ نہیں مانگتا

۲۷

(۲۷) پس تجھے مناسب تھا کہ میرا نقد صرافوں کو دیتا کہ میں آکے اُسے سود سمیت پاتا

(میرا نقد صرافوں کو دینا) اگر تجھے سوداگری کرنے میں خوف تھا تو صرافوں کو دینے میں کیا خوف تھا اُنکو کیوں نہیں دیا جہاں نہ نقصان کا خوف اور نہ تکلیف تھی (ف) اِسوقت بہت سے عیسائی ہیں جو سستی سے کام نہیں کرتے اُنہیں چاہیے کہ سوسائٹی کو روپیہ دویں وہ اُنکی صراف ہی پس دوسروں کے وسیلہ کام ہوویگا خدا نے اُنکو دولت دی ہی وہ آپ اُس سے نیکی کے کام کریں اور جو کام

وہ خود نہیں کر سکتے اُسکے لئے سوسایٹی کو روپیہ بھیجدیں ہر قسم کی سوسائیٹیاں ہیں جس سوسایٹی کو چاہیں دیں ورنہ اسکا جواب دینا پڑیگا کہ صرافوں کو کیوں نہیں دیا۔ بہت عیسائی ہیں جنکا چلن بے عیب ہے مگر نکمے ہیں جلال کے کام نہیں کرتے۔ دنیا میں ایک قوم ہے جو مسیح کی رشتہ دار کہلاتی ہے وہی جو باپ کی مرضی پر عمل کرتی ہے اُسکا ایک بھاری کام آجکل دنیا میں ہو رہا ہے پس وہ سب سے اُسمیں مدد طلب کرتا ہے (سود سمیت پانا) سود لینا اگرچہ منع ہے (زبور ۱۵ باب ۵) پر ہر سود توریت میں منع نہیں ہے (استثنا ۲۳ باب ۲۰) ہاں بیجا دستور پر جو بعض لوگ سود لیتے ہیں وہ گناہ ہے پر اس جگہ مراد یہہ ہے کہ نعمت کا پھل اور تعلیم کی تاثیر اور ہدایت کی غرض میں پانا

(۲۸) سو اِس سے وہ توڑا لے لو اور جس پاس دس توڑے ہیں اُسے دو (۲۹) کیونکہ اُسکو جس کے پاس ہے دیا جائیگا اور اُسکی بڑھتی ہوگی پر جسکے پاس نہیں ہے اُس سے وہ بھی جو اُسکے پاس ہے لے لیا جائیگا

۲۸
۲۹

(متی ۱۳ باب ۱۲) کی تفسیر کو دیکھو وہاں تعلیم کی نسبت یا چال چلن کی نسبت یہہ مضمون ہے (ف) آدمی کے ہاتھہ پیر میں جبھی طاقت رہتی ہے جب وہ کام میں مشغول رہتا ہے جو کام نہیں کرتا وہ کمزور ہوتا ہے پس یہاں صرف انصاف ہی کا ذکر نہیں ہے لیکن خالق کے بڑے بھاری قانون کا بھی ذکر ہے کہ خدا کی نعمات اگر کام میں نہ لائی جاویں تو جاتی رہتی ہیں جیسے طاقت اندام سے یا جیسے گندم جو گھر میں جمع ہیں زیادہ نہیں ہو سکتے جب تک بوئے نہ جاویں یا جیسے کنواں جس سے پانی نکالا نہ جاوے بدبودار رہتا ہے اور جیسے اُس بیوہ کا تیل جو آتا تھا جب برتن نرہے تو بند ہو گیا۔ اندام کو کام سے طاقت ملتی ہے زمین کو سبزی سے برکت ملتی ہے چنگاری سے بڑی آگ ہو جاتی ہے جب پھونکا جاوے پس جو کوئی خدا کی نعمتوں کی قیمت جانتا ہے وہ پھولتا پھلتا ہے جو اُنہیں کام میں نہیں لاتا اُس سے برکات دور ہو جاتی ہیں یہہ الٰہی بدلا ہے

(۳۰) اور اُس نکمے نوکر کو باہر کے اندھیرے میں ڈال دو وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا

۳۰

(اندھیرے میں) نہ صرف گنہگار لوگ اندھیرے میں جاوینگے مگر وہ لوگ بھی جو نیکی نہیں کرتے یہہ آدمی نہ خونی تھا نہ چور نہ زناکار مگر اُسکا قصور یہہ تھا کہ کچھہ نیکی نہیں کی قصور نکرنا یہہ تعریف نہ صرف آدمی کی ہے مگر پتھر کی بھی ہے آدمی کی تعریف یہہ ہے کہ نیکی کرتا ہے پس بات اور دلی جوش دونوں کچھہ بات نہیں ہیں لیکن کام کرنا بڑی بات ہے (ف) بھاری کام کا شروع کرنا خوف کا باعث نہیں ہے جو کوئی بادری کا کام شروع کرتا ہے خوب جانتا ہے کہ مجھسے بڑی غلطیاں ہونگی تو بھی اچھا آدمی اُسکا انکار نہیں کر سکتا پس بھاگنا نہیں چاہئے جیسے راہبوں نے کیا جو کھانوں اور بیابانوں اور پہاڑوں میں بھاگ گئے تاکہ ٹوٹا اچھا کر چھپیں پس میدان میں آنا اور کچھہ کام کرنا مشکلات میں اُس سے مدد پاکر بہادری کرنا۔ پر کمزور عیسائیوں کو چاہئے کہ زور آوروں کی صحبت اختیار کریں تاکہ اُنکی سنگت کی برکت سے کلیسیا کے

لئے مفید ہوجاویں (ف ۲) پہلی تمثیل میں پانچ کنواریوں کی غلطی باطل بھروسہ پر تھی یہاں اس نوکر کا قصور یہہ تھا کہ کچھہ بھروسہ نہیں کیا پس کچھہ بھروسہ نکرنا یا باطل بھروسہ کرنا دونو نالایق باتیں ہیں چاہئے کہ عیسایوں کا بھروسہ صحیح خدا پر ہووے

۳۱ (۳۱) جب انسان کا بیٹا اپنے جلال میں آویگا اور سب پاک فرشتے اُسکے ساتھہ ہونگے تب اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا

(انسان کا بیٹا) انصاف کرنیوالا انسان کا بیٹا ہوگا (یوحنا ۵ باب ۲۲ و ۲۷) یعنے مسیح انسان ہوکر منصف ہوگا (فلپی ۲ باب ۹) جو خدائے مجسم ہے (زبور ۵۰-۶) پس چاہئے کہ ایماندار تسلی پاویں اور بے ایمان خوف کریں (اپنے جلال میں) جلال مسیح خداوند کا ہے وہ جلال کا خداوند ہے دیکھو دانیال نے اس عدالت کا ذکر کیونکر کیا ہے (دانیال ۷ باب ۹ و ۱۰) (سب پاک فرشتے اُسکے ساتھہ ہونگے) اُن فرشتوں کا ذکر جو اُسکے ساتھہ ہونگے آیات ذیل میں دیکھو (یہودا ۱۴ — ۱ عبرانی ۱ باب ۶ و ۲ پطرس ۲ باب ۲۲) (جلال کے تخت پر) وہ تخت اُسکا ہے اسی تخت کو عرش مجید کہتے ہیں وہی مسیح عرش اور کرسی کا خداوند ہے یہہ بات کہ میں عرش مجید کا خداوند ہوں مسیح نے دُکھہ اور موت سے تین روز پیشتر سنائی تھی اور اُسوقت دُکھہ میں زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا (متی ۲۴ باب ۳) ابھی جتھیر شاگردوں میں تھا تب دس ہزار پاک فرشتے اُسکے ساتھہ ہونگے اب آدمیوں کی کچہری میں کھڑے ہونے کو طیار ہے تب اپنی کچہری میں ساری قوموں کو بلاویگا اب انسانیت کی کمزوری سے ملبس ہے تب الوہیت کے جلال کے ساتھہ آویگا ابھی زمین پر سب آدمیوں کی طرح چلتا پھرتا نظر آتا ہے اُسوقت آسمان کے بادل اُس کی گاڑی ہونگے تب سب چھوٹے بڑے اُسکے آگے کھڑے ہونگے اور کتابیں کھلینگی (مکاشفات ۲۰ باب ۱۱ و ۱۲) تب جسقدر آدمی دنیا میں پیدا ہوئے ہیں وہاں حاضر ہونگے تاکہ نیک لوگوں کی نیکی اور بدوں کی بدی سب کے آگے ظاہر ہوجاوے اور جتنے لوگ قہر غضب سے بچگئے ہیں وہ سب ہلاک شدوں کے سامنے کھڑے ہوویں تاکہ وہ بھی دیکھیں اور حسرت کی آگ اُن میں بھڑکے (ف) آیندہ فتوی کی خبر مسیح کی محبت آدمیوں کو پہلے سے سناتی ہے وہ چاہتا ہے کہ سب توبہ کرکے بچ جاویں اور اپنے خداوند مالک اور خالق ونجات دہندہ کو جو مسیح ہے پہچان کر اُسکی راہوں پر چلیں کیونکہ اُسکے حضور سب کو جانا ہے (۲ قرنتی ۵ باب ۱۰)

۳۲ (۳۲) اور سب قومیں اُسکے آگے جمع کی جائینگی اور وہ ایک کو دوسرے سے جدا کریگا جیسے گڈریا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے

(جدا کریگا) ابتک ملے ہوئے تھے مسیح کے ہاتھہ میں سوپ ہے اور وہ جدا کریگا (متی ۳ باب ۱۲) یہاں سے اُسکی الوہیت

ظاہر ہوتی ہے کیونکہ یہہ جدائی صرف عارف القلوب کی طرف سے ہو سکتی ہے یعنے یہہ کام صرف خدا کا ہے نہ کسی انسان کا

۳۳ (۳۳) اور بھیڑوں کو اپنے دہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کریگا

(بھیڑوں کو) اچھے لوگ بھیڑوں سے تشبیہہ دیئے گئے ہیں کیونکہ وے بے بد اور پاکیزہ اور غیر مضر ہیں (بکریوں کو) بدکار لوگ بکریوں سے تشبیہہ دئے گئے ہیں کیونکہ بھیڑ کی نسبت بکری شریر جانور ہے۔ دہنا ہاتھ عزت کی جگہ ہے (اسلاطین ۲ باب ۱۹ زبور ۴۵-۹ و ۱۱۰-۱) بایاں ہاتھ بے عزتی کی جگہ ہے پس اپنے اپنے کاموں کے موافق جگہ پاوینگے (رومی ۲ باب ۸ و ۹) (ف) سانیڈرم مجلس کا دستور تھا کہ مجرموں کو بائیں ہاتھ اور اُنکو جو بری ہیں دہنے ہاتھ کھڑا کرتے تھے جسوقت عدالت ہوتی تھی

۳۴ (۳۴) تب بادشاہ اُنہیں جو اُسکے دہنے ہیں کہیگا آؤ ای میرے باپ کے مبارکو اور اُس بادشاہت کو جو بناء عالم سے تمہارے لئے طیار کی گئی میراث میں لو

(بادشاہ صیہون کا بادشاہ یا تمام مخلوقات کا بادشاہ (ف) یہہ پہلا مقام ہے کہ مسیح خداوند نے یہہ لقب بادشاہی کا اپنے لئے صاف صاف ظاہر کرکے بیان کیا اس سے پہلے کچھہ تمثیلوں میں یہہ لقب اُسنے لیا تھا مگر اب صاف طور پر لیا ہے اُسنے پیشتر صاف نہیں بتلایا مگر اذیت کے عین وقت پر بتلایا کہ میں قیامت کی عدالت کا بادشاہ ہوں اِسوقت فروتنی کے لباس میں ہوں پر جب آؤنگا بادشاہی لباس پہنکر آؤنگا (رومی ۱۴ باب ۹ و مکاشفات ۱۹ باب ۱۶) (آؤ) یہہ وہی لفظ ہے جو اُسنے (متی ۱۱ باب ۲۸) میں تھکے ماندوں کو کہا تھا اب یہہ لفظ بولتا ہے اُنکی نسبت جو آگئے ہیں ایمان میں اور اب آرام میں آتے ہیں (ای میرے باپ کے مبارکو) یعنے مبارک ہیں اُسکی طرف سے جو میرا باپ ہے اور جسنے آسمانی مقامات میں اُنہیں ہر نوع کی برکات عنایت کیں ہیں (افسی ۱ باب ۳) (طیار کی گئی) یعنے تمہارے لئے بادشاہت طیار کی گئی ہے اور یہہ ازلی بندوبست سے ہے (افسی ۱ باب ۴) بادشاہت تمہارے لئے طیار کی گئی تھی اور تم بادشاہت کے لئے طیار کئے گئے تھے (بناء عالم سے پیشتر) اسکی تفسیر (یوحنا ۱۷ باب ۲۴ و ۱ پطرس ۱ باب ۲۰) پر غور کرکے سمجھو (مبارکو) یہہ لقب اُنہیں کو دیا جاتا ہے جو دنیا کی طرف سے لعنتی اور ملامتی تھے پر آج خدا کی طرف سے برکت پاتے ہیں

۳۵ (۳۵) کیونکہ میں بھوکھا تھا اور تم نے مجھے کھانا دیا میں پیاسا تھا اور تم نے مجھے پلایا میں پردیسی ۳۶ تھا اور تم نے مجھے اپنے گھر میں اُتارا (۳۶) ننگا تھا اور تم نے مجھے کپڑا پہنایا بیمار تھا اور تم نے میری عیادت کی قید میں تھا اور تم میرے پاس آئے

یہہ قول بادشاہ عظیم عرش مجید پر سے سناتا ہی خاکسار آدمیوں کو ۔ اور وے متعجب ہوکر کہتے ہیں

(۳۷) تب راستباز اُسے جواب دینگے اور کہینگے ای خداوند کب ہم نے تجھے بھوکھا دیکھا اور کھلایا یا پیاسا اور پلایا (۳۸) کب ہمنے تجھے پردیسی دیکھا اور گھر میں اُتارا یا ننگا اور کپڑا پہنایا (۳۹) کب ہمنے تجھے بیمار یا قید میں دیکھا اور تیرے پاس آئے

۳۷ ۳۸ ۳۹

(کب) یہہ تعجب کی بات ہی ہاں کبھی کبھی ہمنے آدمیوں کے ساتھہ تو ایسا کیا مگر تیرے ساتھہ کب کیا تو ہمارا رب اور خالق اور مالک اور بادشاہ و منصف ہوکے کبھی محتاج وغیرہ تھا ہمنے تیری مدد کی جو قادر مطلق اور حقیقی مالک ہی

(۴۰) اور بادشاہ جواب دیکے اُنہیں کہیگا میں تمہیں سچ کہتا ہوں چونکہ تمنے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے ایک کے ساتھہ کیا تو میرے ساتھہ کیا

۴۰

(ایک کے ساتھہ کیا تو میرے ساتھہ کیا) یعنے میں اپنے اِن غریبوں کے بھیس میں اُسوقت حاضر تھا جب اوروں نے دروازہ بند کیا تھا تب تمنے قبول کیا تھا۔ دیکھو خداوند مجھے مجھے بار بار فرماتا ہی جب تم میرے واسطے دُکھہ اُٹھاتے تھے تب معلوم نہیں کرتے تھے کہ میرے ساتھہ یہہ سلوک کرتے ہو (ف ۱) دیکھو جب عیسائی لوگ پولوس کے ہاتھہ سے ستائے جاتے تھے تب کون ستایا جاتا تھا خود مسیح (اعمال ۹ باب ۵) کو دیکھو (ف ۲) یہہ بات سارے مقدس فرشتوں کے سامنے خداوند سناویگا اور یہہ کتنی بڑی بات ہی (ف ۳) اِسوقت مقدسوں کی حقیقی محبت انسانی کمزوری کے ساتھہ ملی ہوئی ہی اور اِسی واسطے انسان کی آنکھہ کبھی کبھی مسیح کو غریب عیسایوں میں مشکل سے دیکھتی ہی پر اُسوقت اُس بھید سے خوب وقف ہوکے تعجب کرینگے (ف ۴) اِس قول الہٰی میں نہ اُنکے کام پر مگر محبت پر زور ہی جس محبت سے یہہ کام صادر ہوئے تھے ہاں اُنکا ایمان جو کام سے ظاہر ہوا جس سے محبت کے کام نکلے ہیں اِسلئے کام پر تعجب ہی (یعقوب ۲ باب ۱۴ و ۱۸ اگلاتی ۵ باب ۶) اور لفظ کیونکہ سے ظاہر ہی کہ سب کا انصاف کاموں کے موافق ہوگا (ف ۵) اُنکی تابعداری اور اطاعت اُنکی نجات کا سبب نہیں ہی کہ ایسے کام کرکے یہہ لوگ نجات پا گئے ہیں لیکن یہہ کام نجات کا نشان ہیں پر سب فرماں برداروں کے لئے نجات ابدی کا باعث صرف مسیح ہی (عبرانی ۵ باب ۹) ہاں جو کچھہ اُنہوں نے کیا خدا کی روح کا پھل تھا جو مسیح کی موت سے آدمیوں کے لئے طیار ہوا تھا (ف ۶) ایمان کی دلیل کام ہیں کاموں سے ثابت ہوتا ہی کہ اِس میں ایمان ہی مگر نجات صرف رحم سے ہی اور رحم مسیح کی موت سے ہی پس مسیح کی موت کا فایدہ یعنے نجات حاصل ہوتی ہی ایمان سے جو محبت سے تاثیر کرتا ہی اور کاموں سے ثابت ہوتا ہی اور مسیح کی محبت نہیں ہوسکتی جب تک لوگوں کی محبت نہو اور لوگوں کی محبت ثابت نہیں ہوسکتی مگر جب

آگے ہمیں نمونہ پہونچا دیں۔ سارا خلاصہ محبت ہی (۱ تمطاوس ۱ باب ۵) پس مسیح کی پیروی کرنا یہہ ہی کہ نیکی کر کے یدھر اُدھہ پھرنا جانوں اور بدنوں کے بچانے کو۔ ہاں ایک ہی کام سب کا نہیں ہی لیکن ایک ہی روح سب میں ہی جو مسیح کی خدمت کرنے پر اُبھارتی ہی۔ پس خود غرضی کو چھوڑ کر آئندہ عیش کے لیے نیکی کرنا واجب ہی لیکن مسیح کی محبت ایسی ہی جیسے بدن میں خون ساری ہو جاری ہی جو سب اعضا میں بہتا ہی۔ ایسی دنیا کے دون مین غریب لوگوں کی صورت کے درمیان مسیح خداوند کو تلاش کر کے دیکھنا چاہئے مسیح کی ضروریات کلیسیا کے محتاجوں میں آخر تک رہینگی مسیح کا دکھہ دنیا میں آخر تک رہیگا اُسکے اعضا میں جو مسیحی لوگ ہیں (کیا) وہ فرماتا ہی تمنے کیا حقیقتاً فعل سے نہ خیال رکھا نہ ارادہ باندھکر جیب۔ ہے مگر کیا یہی بھلا یو کچھہ کرنا چاہئے نہ صرف منصوبہ باندھنا یا دل کو فریب دیکر لیت لعل میں رہنا مگر کرنا ضرور ہی کچھہ کام کرنا چاہئے یعنے یہہ خدمت تمہارے فعل میں آجاوے صرف خیالات میں نہ رہے (ف) یہاں غربا کی حاجت روائی کا ذکر ہی یہہ نہیں لکھا کہ تمنے بیماریوں کو چنگا کیا اور قیدیوں کو چھوڑایا یا معجزات کئے کیونکہ ایسے کام خاص لوگ کر سکتے ہیں اور ان پر کچھہ شاباشی بھی نہیں ہی اُنسے اور مطلب ہی مگر شاباشی کے لائق وہی باتیں ہیں جو سب آدمی کر سکتے ہیں اور معذور نہیں ہیں یعنے غربا کی حاجت روائی اور ہمدردی بڑا بھاری کام ہی

۴۱ (۴۱) تب وہ بائیں طرف والوں سے بھی کہیگا ای ملعونو میرے سامھنے سے چلے جاؤ اُس ہمیشہ کی آگ میں جو ابلیس اور اُسکے فرشتوں کے لیے طیار کی گئی ہی

(ای ملعونو) یہہ خطاب نہ اسلئے ہی کہ کچھہ بدی کی ہی نہیں مگر کچھہ نیکی نہیں کی اِسلئے ملعون ہیں مدد اور محنت کا کام نہیں کیا

۴۲ ۴۳ (۴۲) کیونکہ میں بھوکھا تھا اور تم نے مجھے کھانے کو نہ دیا پیاسا تھا اور تمنے مجھے نہ پلایا (۴۳) پردیسی تھا اور تمنے مجھے گھر میں نہ اُتارا ننگا تھا اور تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا بیمار اور قید میں تھا اور تم میرے پاس نہ آئے

تمنے میری کچھہ مدد نہیں کی ہیں تمہاری نظروں میں کچھہ قیمتی شی نہ تھا اب اپنی شیرگرمی واپس لے لو

۴۴ ۴۵ (۴۴) تب وے بھی اُسے جواب دینگے اور کہینگے ای خداوند کب ہمنے تجھے بھوکھا یا پیاسا یا پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قید میں دیکھا اور تیری خدمت نکی (۴۵) تب وہ انہیں جواب دیگا اور کہیگا میں تمہیں سچ کہتا ہوں چونکہ تم نے ان سب سے چھوٹوں میں سے ایک کے ساتھہ نہ کیا تو میرے ساتھہ نہ کیا

جب وہ کہینگے کہ ہمنے کب تجھے ایسا ایسا پایا اور تیری مدد نہیں کی وہ صاف کہیگا کہ میں اپنے غریبوں کے بھیس میں تمہارے

پاس آیا تھا اور تمنے مجھے رد کیا (ف) تم نے مجھے ہانک دیا اب میں تمہیں ہانکتا ہوں چلے جاؤ اسوقت لوگ خدا کو کہتے ہیں کہ ہم سے دور ہو (ایوب ۲۱ باب ۱۴) وقت آتا ہی کہ وہ اُنہیں کہیگا کہ مجھسے دور ہو جاؤ (ف۲) مبارک لوگوں کی نسبت لکھا ہی کہ ای میرے باپ کے مبارک مگر ملعون کی نسبت نہیں لکھا ای میرے باپ کی طرف سے ملعونو اسلئے کہ برکت خدا سے ہی اور لعنت نہ خدا سے مگر انسان اپنی طرف سے اپنے اوپر لعنت لیتا ہی یعنے اپنی بدعملی یا اپنی عدم عملی سے بادشاہت آدمیوں کے لئے شروع زمانہ سے خدا نے طیار کی ہی لیکن ہمیشہ کی آگ نہ آدمیوں کے لئے مگر شیطان کے لئے طیار کی گئی تھی پر بعض آدمیوں نے اُسکو آپ پسند کیا (ف۳) آدمی خدا نے جینے کے لئے پیدا کئے ہیں نہ موت کے کلام میں ایک زندگی کی کتاب کا ذکر ہی مگر موت کی کوئی کتاب نہیں بیان ہوئی۔ دوزخ شیطان کے لئے طیار کیا گیا تھا اور سارے بنی آدم جو گنہگار ہیں اُنکے بچانے کو مسیح آیا اور اُسنے سب کے لئے راہ نجات کھولا لیکن تو بھی لوگ شیطان کی نوکری کر کے اُسکے ساتھ آپ سے جاتے ہیں اور ابلیس کا حصہ آپ لیتے ہیں پس لعنت اپنی طرف سے ہی نہ خدا کی خدا آدمی کے لئے ابدی خوشی چاہتا ہی پر آدمی آپ ابدی عذاب کو اختیار کرتا ہی (ف) یہہ کام یعنے سزا دینے کا بھی ابن آدم کرتا ہی جو کاہن ہی کہانت کا کام اُنکے حق میں تمام ہوا مگر اپنے بادشاہی عہدہ سے اب شریروں کو سزا دیتا ہی دیکھو وہ جو تمام محبت کا خلاصہ ہی اُنکو جنہوں نے اپنی خود غرضی سے تمام اُسکی محبت کو بجھا دیا ابدی سزا دیتا ہی آدمیوں کا ایک حصہ بادشاہت الٰہی میں اور ایک ہمیشہ کی آگ میں جاتا ہی (ف۵) اگ ابدی آگ ہی یونانی میں ہی وہ خاص آگ جو ابلیس کے لئے طیار کی گئی ہی جس دن شیطان نے گناہ کیا تھا اُسی دن سے وہ آگ اُسکے لئے طیار ہی اگرچہ اُسمیں وہ اب تک داخل نہیں ہوا مگر وہ اُسی کا گھر ہی یہہ ایک اندرونی آگ ہی اور دل کی آگ زیادہ تر سخت ہی (ف۶) دیکھو مسیح خداوند شیطان کے وجود کا صاف اقرار کرتا ہی کہ وہ کوئی چیز ہی مگر بعض لوگ شیطان کے منکر ہیں (ف) پہلا فتویٰ راستبازوں پر دیا گیا کہ بادشاہت میں داخل ہوں اور یہہ فتویٰ سب گنہگاروں کے سامنے سنایا گیا اسکے بعد اب مسیح اور راستباز لوگ گنہگاروں پر فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ وے اُسکے ساتھ بادشاہی کرینگے (۱ قرنتی ۶ باب ۲)

(۴۶) اور وے ہمیشہ کے عذاب میں جائینگے پر راستباز ہمیشہ کی زندگی میں

۴۶

اور اِن دونوں فتووں کی تعمیل ہو جاویگی وے مسیح سے اور ابدی زندگی سے الگ اور رحمت سے جدا ہو کر ملعون ہیں اپنے بدکاموں اور فرائض میں غفلت کے سبب سے اسوقت اُنہیں دو غم ہونگے اُس سے دوری اور عذاب کی قربت اور یہہ بھی اسلئے کہ وہ خود آگ میں کود گئے ہیں وے ایسے ہیں جیسے کوئی کود دیتے ہوئے زمین پر گرے پر یہہ سزا اُنکا حق ہی جو محبت نہیں رکھتے دنیا میں وہ ابلیس کے لوگ تھے اب وہ ابلیس کی وراثت کے وارث ہیں (ف) عذاب ابدی کے لئے بدچال چلن ہی کی کچھ ضرورت نہیں ہی مگر یہی بس ہی کہ آدمی مسیح کے لئے کچھ نکرے جسنے اُسکے لئے سب کچھ کیا (ف۲) بعض کہتے ہیں کہ لفظ ابدی بمعنی چند روز ہی مگر یہہ غلط ہی لفظ ابدی یعنے

یہی لفظ خدا کی ہستی کی نسبت لکھا ہے (رومی ۱۶ باب ۲۶) پھر خدا کی صفات کی نسبت (زبور ۱۱۹-۱۴۲ و ۱ تمطاؤس ۶ باب ۱۶) پھر بادشاہت الہی کے حق میں (۲ پطرس ۱ باب ۱۱) مسیح صاف کہتا ہے کہ وہ آگ نہیں بجھتی اور جو نہیں بجھتی تو اسکا آخر نہیں ہے (متی ۳ باب ۳۳) وہاں کیڑا نہیں مرتا (مرقس ۹ باب ۴۴ و ۴۶) وہاں ابدالاباد دھواں اُٹھتا رہتا ہے (مکاشفات ۱۴ باب ۱۱) رات دن عذاب ہے (مکاشفات ۲۰ باب ۱۰) (ف) اس ابدی آگ میں ایسے جلینگے کہ کبھی نیست بھی نہونگے آگ اور یہہ شریر دونوں خدا کے حکم سے ابدالاباد قایم رہینگے (ف) اِس آگ کا شروع انسان کے دل میں اسی دنیا سے ہوتا ہے جیسے نجات کا شروع اسی دنیا سے ہے ایسے ہی عذاب کا شروع بھی اسی دنیا سے ہے جو انسان کی تمیز میں کانٹا سا کھٹکتا ہے اُسوقت کامل ہوگا جیسے مومن کو مسیح کی روحانی قربت اسی جہان میں تسلی بخش ہے اور وہاں کامل ہوگی (ف) یہہ آخری فتویٰ ہے جو ہو دیگا اسکا اپیل کہیں نہیں ہو سکتا کسیطرح اِس سے بچ نہیں سکتے مگر ابھی اسی زندگی میں اگر کوئی چاہے تو تدارک کرے وہ یہہ ہے کہ مسیح کی خدمت کے لئے کمر بستہ ہوکر حاضر ہو

چھبیسواں باب

(۱) اور یوں ہوا کہ جب یسوع یے سب باتیں ختم کر چکا تو اُسنے اپنے شاگردوں کو کہا (۲) تم جانتے ہو کہ دو دن کے بعد عید فسح ہوگی اور انسان کا بیٹا مصلوب ہونے کو حوالے کیا جائیگا

یہہ اُسکے دکھہ اور موت کی آخری پیشگوئی ہے آج تک اُسکے قول و فعل کا ذکر ہوا اب اُسکے دُکھہ و موت کا ذکر ہوگا کہ کسطرح عورت کی نسل نے سانپ کے سر کو کچلا اُس قربانی سے جسکی طرف مدت سے پورانی قربانیاں اشارہ کرتی تھیں اب سنو کہ کسطرح وہ لہو جو سارے گناہ سے پاک کرتا ہے بہایا گیا وہ برّہ جو جہان کے گناہ اُٹھالیجاتا ہے ذبح ہوا چاروں انجیلیں اسکا بیان مفصل سناتی ہیں (یہہ باتیں ختم کر چکا) یعنے جو ۲۴ و ۲۵ باب میں مذکور ہیں اب اُسکی نبوت کی خدمت تمام ہوگئی اب کاہن کا کام شروع کرتا ہے اب مرنے چاہتا ہے اور آپ کو خدا کے سامنے قربانی چڑھاتا ہے (عبرانی ۹ باب ۱۴) (دو دن کے بعد) یعنے یہہ بدھ کے روز کا ذکر ہے (مرقس ۱۴ باب لوقا ۲۲ باب ۲) یوں ہوگا کہ (عید فسح ہوگی) یہہ عید فسح تین سالانہ عیدوں میں سب سے پہلی و بڑی عید ہے جو مصری خلاصی کی یادگاری میں ہے جو بے عیب برّہ کے چھڑکے ہوئے لہو سے ہوتی ہے جسکی کوئی ہڈی توڑی نہ جائیگی جسکے سبب ہلاک کنندہ سے بنی اسرائیل بچگئے جو مسیح کی قربانی کی یادگاری میں تھے (اقرنتی ۵ باب ۷) (ف) وہ نہیں کہتا کہ دو روز بعد مجھے مرنا ہے مگر کہتا ہے کہ دو روز بعد عید فسح ہے یعنے میرا مرنا عید فسح ہی میں قربانی کا برّہ ہوکر ذبح ہونگا حقیقی عید فسح دو روز بعد ہے جسکا نمونہ تمام عیدیں جو فسح کی ہوئی تھیں - وہ واقعہ سے پیشتر بتلاتا ہے

کیونکہ عالم الغیب تھا اپنی مرضی سے مرنا چاہتا ہو اور اُسکا ذکر کرتا ہو کہ یوں ہوگا (ف ۱) مسیح کی موت تمام کلام الٰہی میں سب سے بڑا بھاری واقعہ ہو کیونکہ بغیر لہو بہانے کے معافی نہیں ہو ساری انجیل بغیر مسیح کی موت کے ایک ذات بغیر ادیرواے پتھر کے یا ایک عمارت ہو جسکی بنیاد نہیں یا ستارے ہیں بغیر سورج کے بہت لوگ اُسے نادانی جانتے ہیں پر ہم اُسپر فخر کرتے ہیں اور اُسی کی منادی کرتے ہیں (گلاتی ۶ باب ۱۴) (انسان کا بیٹا مصلوب ہونیکو حوالہ کیا جائیگا) صلیبی موت سے مرکا وہ یہہ بھی جانتا ہو مگر زیادہ تر دکھ یہہ تھا کہ وہ حوالہ کیا جائیگا اپنے شاگرد سے یہہ مصلوب ہونے سے بھی زیادہ تر دکھ ہو جیسے یوسف کا بڑا غم اس سے تھا کہ بھائیوں سے بیچا گیا اسطرح وہ حوالہ کیا جائیگا تاکہ مصلوب ہو (اعمال ۲ باب ۲۸) (ف ۲) اب سایہ کے عوض حقیقی شے آتی ہو نقل کے عوض اصل دنیا کے برہ کے عوض خدا کا برہ ہماری موت کے عوض اُسکی موت ہمارے خون کے بدلے اُسکا خون مگر یہہ دو روز بعد ہوگا (ف ۳) اسوقت مناسب کہ اس ہفتہ کے ہر دن کا کام بیان کریں کہ اُسنے کیا کیا اتوار کو ہیکل میں شادیانہ بجا کے داخل ہوا صرافوں کو نکالا پیر کے دن انجیر کا درخت سوکھا دیا (متی ۲۱ باب ۱۸ سے ۲۲) منگل کے دن کاہنوں سے مباحثہ ہوا (متی ۲۱ باب ۲۳ سے ۲۷) دو لڑکوں کی تمثیل سنائی (متی ۲۱ باب ۲۸ سے ۳۲) اور باغبان کی تمثیل سنائی (۲۱ باب ۳۳ سے ۴۴) شادی کی کہانی کا ذکر کیا (متی ۲۲ باب ۱ سے ۱۴) محصول کے سکہ کا ذکر ہوا (متی ۲۲ باب ۱۵ سے ۲۲) پھر قیامت کا ذکر کیا (۲۲ باب ۲۳ سے ۳۲) پھر بڑا حکم ظاہر کیا (متی ۲۲ باب ۳۴ سے ۴۰) فریسیوں کو لاجواب کیا (متی ۲۲ باب ۴۱ سے ۴۶) اُنکی ریاکاری پر آٹھ افسوس کئے (متی ۲۳ باب ۱ سے ۳۶) پھر یروشلم پر ماتم کیا (متی ۲۳ باب ۳۰ سے ۳۹ تک) یہہ سب ہیکل کے اندر ہوا ہاں ہیکل سے باہر نکل کے یروشلم اور ہیکل کی بربادی کا ذکر کیا اور تین تمثیلیں یعنے کنواری اور مینا وغیرہ کی بھی سنائیں جو باب ۲۵ میں ہیں۔ اب بدھ کے دن مصلوبی اور حوالہ کئے جانے کا ذکر کرتا ہو (۲ سے ۵ تک) پر جمعرات کے دن یہوداہ نے پکڑوانا منظور کیا (متی ۲۶ باب ۱۴ سے ۱۶) اور فسح کی طیاری بھی ہوئی (متی ۲۶ باب ۱۰ سے ۱۹ تک) جمعرات کی شام کو فسح کھائی (۲۰ سے ۲۵) اور عشاء ربانی کا دستور مقرر فرمایا (۲۴ سے ۲۹) تک اور رسولوں کی بےہمتی کا ذکر بھی سنایا (۳۳ سے ۳۵ تک) اور جانکنی بھی ہوئی (۳۶ سے ۴۶) یہہ سب شام کو ہوا۔ مگر رات کو قیافا کے پاس پہونچایا گیا جھوٹھ سے اُسے مجرم ٹھیرایا اور تمسخر کیا (۵۷ سے ۶۸ تک) اور پطرس کا انکار بھی ہوا (۶۹ سے ۷۵ تک) پھر جمعہ کے دن پلاطوس کے سپرد ہوا اور یہوداہ پھانسی کھاکر مر گیا (متی ۲۷ باب ۱ سے ۱۰ تک) اور مسیح پلاطوس کے آگے کھڑا کیا گیا (متی ۲۷ باب ۱۱ سے ۲۶) وہ ٹھٹھوں میں اوڑایا گیا اور موت کے لئے اُسے لیگئے (متی ۲۷ باب ۲۷ سے ۳۲) تیسری گھڑی یعنے ۹ بجے فجر کے سرکہ دینے کا ذکر ہوا کپڑے بانٹے گئے صلیب پر کتابہ لکھا گیا اور دو چوروں کا بھی واقعہ گذرا اور یہودیوں کا کفر بکنا بھی ہوا (متی ۲۷ باب ۳۳ سے ۴۴) چھٹی گھڑی یعنے دوپہر سے تیسرے پہر تک تمام زمین پر اندھیرا رہا (متی ۲۷ باب ۴۵ سے ۴۶ تک) پھر نویں گھڑی یعنے تیسرے پہر اُسکو یوسف نے دفن کیا (متی ۲۷ باب ۵۷ سے ۶۱) پھر سنیچر کے دن صبح کو اُسکی قبر پر پہرہ لگایا گیا (متی ۲۷ باب ۶۲ سے ۶۶) اتوار کی صبح کو جی اُٹھا

۳ (۳) تب سردار کاہن اور فقیہہ اور قوم کے بزرگ قیافا نام سردار کاہن کے دیوان خانے میں
۴ اکٹھے ہوئے (۴) اور صلاح کی کہ یسوع کو حیلہ سے پکڑیں اور قتل کریں

(قیافا نام سردار کاہن) یہہ قیافا مسیح کی موت سے ۴ برس مشیتر سردار کاہن ہوا تھا اور یہہ حنانیاس پہلے سردار کاہن کا داماد تھا جب حنانیاس موقوف ہوا تھا تو اُسکے بعد اسمٰعیل مقرر ہوا تھا اور اُسکے بعد العازر بن شمعون پھر اُسکے بعد یوسف جسکا دوسرا نام قیافا ہے یعنے یہی شخص مقرر ہوا تھا۔ یہہ لوگ بار بار آدمیوں کے ہاتھ سے نکالے جاتے تھے اُسوقت کے دو برس بعد یہہ قیافا بھی وٹلی ئوس صوریا کے حاکم کے ہاتھ سے خارج ہوگیا تھا اور تھوڑے دنوں کے بعد وہ خودکش ہوکر مرگیا تھا (حیلہ سے پکڑیں) یہہ صلاح کی سب بزرگوں نے ایک دفعہ پہلے بھی مسیح کو پکڑنا چاہا تھا مگر وہ اُنکے ہاتھوں سے نکل گیا تھا (یوحنا ۱۰ باب ۳۹) اسوقت اگرچہ صلاح کی مگر کہا کہ (عید کو نہیں) یعنے اِسوقت وہ پکڑنا نہیں چاہتے تو بھی مسیح چاہتا ہے کہ پکڑیں پس اُنہوں نے جو اُسوقت اُسے پکڑا اُسکی مرضی کے موافق کیا اور یوں خواہ مخواہ ساری پیشگوئیاں پوری ہوئیں کہ حقیقی مسیح کو عین فسح کے وقت پر ذبح کیا اور آپ دلیل دی کہ یہہ سچا اور حقیقی مسیح ہے

۵ (۵) پر اُنہوں نے کہا عید کو نہیں تاکہ لوگوں میں ہنگامہ برپا نہ ہو

(ہنگامہ برپا ہو) ہنگامہ سے ڈرتے تھے نہ خونریزی سے نہ مقدس عید کو ناپاک کرنے سے نہ خدا سے (ف۱) دنیا سب کی برداشت کرتی ہے لیکن سچائی کی سچے گواہوں سے خوش نہیں ہے اب تک سب یہودی اور غیر قوم اور ترک اور ہندو مسلمان وغیرہ لوگ ہر چیز کی برداشت کرتے ہیں مگر مسیح اور اُسکے شاگردوں کی برداشت نہیں کرسکتے (ف۲) فساد کا خوف تھا کیونکہ عید میں مسافر بکثرت آتے تھے تخمیناً بیس لاکھ آدمی اُس عید میں آیا تھا اور لوگ اُسے نبی جانتے تھے اِسلئے فساد کا خوف تھا (عید کو نہیں) پندرہ سو برس سے سال بسال اسی وقت پر اُس برہ کا نمونہ ذبح ہوا کرتا تھا اب وہ کہتے ہیں کہ اُس دن پر اُسے نہ پکڑیں مسیح چاہتا ہے کہ اُسی روز پر ہووے تمام دنیا کی سب سے بڑی مقدس جگہ پر سب سے بڑی عید پر سب کے سامنے ہووے

۶ (۶) پر جب یسوع بیت عنیاہ میں شمعون کوڑھی کے گھر میں تھا

(۶ سے ۱۱ مرقس ۱۴ باب ۳ سے ۹ یوحنا ۱۲ باب ۱ سے ۸) یہہ ذکر جو یہاں لکھا ہے اُسوقت کا نہیں ہے مگر چھہ دن پہلے کا ہے دیکھو (متی ۲۰ باب ۲۹) کی ذیل میں جو لکھا ہے متی یہاں پر یہہ بات ظاہر کرتا ہے کہ یہوداہ کے دل میں کسطرح یہہ خیال آیا کہ اُسے پکڑوا دے وہ

عید سے ۶ روز پیشتر کا ایک واقعہ اب سنا ہے کہ اُسی واقعہ سے یہودا کے دل میں اُسکے پکڑوانے کا خیال پیدا ہوا تھا کیونکہ اسوقت ۳ سو روپیہ کی بربادی کے خیال سے یہودا ناراض تھا اور مسیح نے اُسے وہاں ملامت بھی کیا تھا۔ بیت عنیا میں) یعنے کھجوروں کی جگہ میں جہاں سے لوگوں نے کھجور کی ڈالیاں راہ میں ڈالنے کو لی تھیں (یوحنا ۱۲ باب ۱۳) (ف) اس مقام پر مریم نے تین سو روپیہ عطر میں خرچ کر دیا خداوند پر تصدق کر کے لیکن یہودا نے ۳۰ روپیہ پر اُسے فروخت کر دیا یہاں پر ان ضدین کا مقابلہ کرو (شمعون کوڑھی کے گھر میں تھا) گمان ہے کہ یہہ شمعون مارتھا کا کوئی رشتہ دار ہووے کیونکہ اُسی گھر میں مارتھا نے خدمت کی تھی اُسوقت شمعون کوڑھی نہیں تھا یا کوڑھی ہوا اور وہاں حاضر نہو مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیشتر اُسکے کوڑھی تھا مسیح نے چنگا کیا تھا پھر بھی کوڑھی کہلایا جیسے متی اپنی پہلی حالت کے سبب محصول لینے والا کہلایا ایسے ہی شمعون مسیح سے پاک ہو کر خوش تھا کہ کوڑھی کہلا دے تاکہ خداوند کا جلال ظاہر کرے۔ اسی شمعون نے ضیافت کی تھی دیکھو اُس ضیافت میں کیسے لوگ حاضر تھے شمعون پاک کیا ہوا لعازر جلایا ہوا یوحنا محبت میں سب سے نزدیک یعقوب پہلا شہید پطرس سرگرم اور یہودا اسکریوطی شیطانی بھی جو اُسی سرکش روح کا نمونہ تھا جس سے کلیسیا کبھی خالی نہیں ہے عورتیں بھی تھیں بعض خدمت کرتی تھیں بعض صاحب تردد تھیں اور دونوں میں خدمت اور محبت کا ارادہ تھا جیسے کلیسیا کو دونوں طرح کے لوگ درکار ہیں۔ یہہ مسیح کی آخری ملاقات کے دن تھی بیت عنیا میں جہاں زندگی کے آخری ہفتہ میں ہر رات گذری روز روز شہر میں گیا لیکن کبھی رات بھر وہاں نہیں رہا دنکو شہر میں جاتا رات کو یہاں آجاتا تھا اُس رات تک کہ پکڑوایا گیا

(۷) ایک عورت سنگ مرمر کے عطردان میں قیمتی عطر لیتی اُس پاس آئی اور جب وہ کھانے بیٹھا تھا اُسکے سر پر ڈھالا

(ایک عورت) جسکا نام مریم تھا اور وہ مارتھا و لعازر کی بہن تھی (یوحنا ۱۲ باب ۳) وہ عطر لائی پر عطر قیمتی اور خالص تھا (غزل الغزلات ۱ باب ۱۲) یوحنا کہتا جٹا ماسی کا تھا جو بہت عمدہ عطر کہلاتا ہے اُسنے ڈبیا کو توڑا مرقس کہتا ہے سر پر یوحنا کہتا ہے پاؤں پر اور پیر بالوں سے پونچھے اور گھر خوشبو سے بھر گیا اُسنے اسطرح سے محبت کو بھایا ہو سکتا ہے کہ اُسنے سر اور پیر دونوں پر ڈھالا ہو یا سر پر ڈھالا اور پیروں تک بہکر آیا اور اُسنے بالوں سے پیر پونچھے محبت ظاہر کرنے کو اسوقت (زبور ۱۳۳-۲۰۱) کو بھی غور سے دیکھو

(۸) اُسکے شاگرد یہہ دیکھکر خفا ہوئے اور بولے کسواسطے یہہ بربادی ہوئی

(شاگرد) سچے شاگرد یعنے گیارہ خفا نہیں ہوئے مگر ایک شاگرد یعنے یہودا (یوحنا ۱۲ باب ۴) پہلے اُسنے دل میں اس بات پر فکر کیا پھر مُنہہ سے اعتراض کیا اور لوگ بھی اُسمیں شریک تھے مرقس ۱۴ باب ۴) میں لفظ بعضے لکھا ہے اور وہ اشارہ ہے آور اوروں کی

طرف نہ تھا شاگردوں یعنے حواریوں کی (بربادی ہوئی) عطر کی یہہ بربادی کا لفظ گنہ بولا بربادی کے فرزند نے یہہ وہی لفظ ہی جسکا ترجمہ یہوداکی نسبت ہلاکت کا فرزند لکھا ہی (یوحنا ۱۷ باب ۱۲) (ف) دیکھو ہلاکت کا فرزند جوجان ہلاک کرنی چاہتا ہی وہ چیز کی ہلاکت پر فکر کرتا ہی اکثر ریاکاروں کا یہہ دستور ہی ادنیٰ بات پر اعتراض کیا کرتے ہیں اور بڑے بھاری کام جو مناسب ہیں آپ کرتے ہیں

۹ (۹) کیونکہ ممکن تھا کہ یہہ عطر بڑے دام پر بکتا اور غریبوں کو دیا جاتا

(بڑی قیمت پر) مرقس کہتا ہی تین سو دینار کو بکتا ۳ سو دینار فی دینار پانچ آنہ کی قیمت سے (۹۰ روپیہ) ہوتے ہیں (غریبوں کو) یوحنا کہتا ہی کہ وہ غریبوں کے لئے فکر مند نہیں تھا مگر اسلیے اعتراض کیا کہ خود چور تھا اور تھیلی رکھتا تھا اُسکا ارادہ تھا کہ یہہ دام میری تھیلی میں آتے تا کہ چوری کرتا (ف) بڑے تعجب کی بات ہی کہ ایسا لالچی آدمی جسنے خداوند کو ۳۰ روپیہ پر بیچا نہ صرف بارہ میں شمار ہوا مگر خداوند نے اُسے اپنا تھوڑا سا مال بھی سونپا کہ وہ اُنکا خزانچی ہوا شاید اُسوقت شاگردوں کو بھی اُس پر کچھہ شک نہیں تھا جب تک ابدی جدائی نہوئی یوحنا نے بھی اسے چور نہیں کہا مگر یہاں سے اُن مشن کے ملازموں کو کچھہ سیکھنا چاہیے کہ جنکے ہاتھہ میں مشن کا روپیہ خرچ کے لیے رہتا ہی خدا کرے کہ ہم دیانت داری کے ساتھہ سارے کام کریں

۱۰ (۱۰) پر یسوع نے یہہ جانکر اُنہیں کہا کیوں اِس عورت کو تکلیف دیتے ہو اُسنے تو مجھہ سے نیک عمل کیا ہی

(نیک عمل کیا ہی) جسپر اُنہوں نے اعتراض کیا مسیح نے اُسی کام کو نیک عمل بتلایا کیونکہ بامَوقع کیا اِسلیئے وہ کام مقبول ہوا جو وہ کر سکتے تھے سو کیا اِسلیے مسیح کا دل اُس کام سے خوش تھا

۱۱ (۱۱) کیونکہ غریب ہمیشہ تمہارے ساتھہ ہیں پر میں ہمیشہ تمہارے ساتھہ نہ رہونگا

(ہمیشہ تمہارے ساتھہ ہیں) جیسے (استثناء ۱۵ باب ۱۱) میں ہی کہ مسکین زمین پر سے کبھی جاتے نرہینگے۔ مرقس کہتا ہی کہ جب چاہو اُنسے نیکی کر سکتے ہو (میں ہمیشہ نرہونگا) وہ اپنی رخصت کی خبر دیتا ہی (ف) ایک جگہ اُسنے فرمایا ہی کہ میں ہمیشہ تمہارے ساتھہ ہوں (متی ۲۸ باب ۲۰) مگر یہاں انسانیت کے لحاظ سے فرماتا ہی (۲ قرنتی ۵ باب ۱۶) کو دیکھو کہ وہ اب جسم کے طور پر ہمارے ساتھہ نہیں ہی مگر الوہیت کے طور پر ہر وقت ہر جگہ حاضر ناظر موجود ہی (ف) دیکھو مسیح عشاء ربانی میں جسمانی طور پر حاضر نہیں ہی مگر روحانی طور پر ہی پس جسمانی طور پر عشاء ربانی میں اُسے حاضر جاننا بدعت ہی

۱۲ (۱۲) کیونکہ یہہ جو اُسنے میرے بدن پر عطر ڈھالا میرے کفن کے لئے کیا ہی

(کفن کے لئے کیا ہی) یوحنا کہتا ہی روز کفن کے لیے رکھا تھا اگرچہ عورت نے اُسوقت اِس بات پر فکر نہیں کی مگر حقیقت میں یہہ کام اسی مطلب پر واقعہ ہوا ہی گویا مسیح یوں کہتا ہی اسکو میرے مرنے اور دفن ہونے کے وقت مجھپر خوشبو لگانے کا موقع نہ ملیگا اُسوقت کے عوض اِسنے ابھی یہہ کام کیا ہی ایسا کام کرکے اِسنے اپنی یادگاری کا ستون قایم کیا ہی جب تک انجیل رہیگی یہہ بھی کہا جائیگا (ف) بعض لوگ اس محبت کے کام کا مقابلہ فایدہ کے کام پر کرکے اسکو بیفایدہ روپیہ کی بربادی بتلاتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ کسقدر بھوکوں کو اس واقعہ سے آج کل محبت کا کھانا کھلا سکتے ہیں (ف) بہت لوگ کہتے ہیں کہ نہ روٹی ہی نہ کپڑا صرف محبت سے کیا فایدہ ہی لیکن مسیح فرماتا ہی کہ مجھے پسند ہی اور اجر بھی اور یادگاری بھی ہی پس مسیح نے بہت پسند کیا اگرچہ کچھ ظاہری فایدہ نہیں ہوا تو بھی باطنی فایدہ بہت ہوا

۱۳ (۱۳) میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں کہیں اِس انجیل کی منادی کی جائیگی یہہ بھی جو اُسنے کیا ہی اُسکی یادگاری کے لئے کہا جائیگا

یہہ پیشگوئی ہی اُس عورت کے حق میں جو آجکل پوری ہو رہی ہی مسیح نے شاہانہ حکومت کی طور پر اُس عورت سے یہہ وعدہ کیا تھا یہاں سے دو باتیں نکلتی ہیں اول آنکہ مسیح دنیا کے آخر تک سب کچھہ دیکھتا ہی کہ کیا کیا ہوگا اور اِس عورت کی اِس محبّت کے کام کا چرچہ کیونکر ہوگا دوم آنکہ اِس پیشگوئی کے ضمن میں دوسری پیشگوئی انجیل کے حق میں بھی کرتا ہی کہ انجیل کی منادی دنیا میں ہوویگی (ف) بہت سے بادشاہوں اور شہنشاہوں اور ناموروں کا نام نشان بھی دنیا سے مٹ گیا لیکن اس غریب عورت کا یہہ احوال آج تک (۱۵۰) زبان میں انجیل کا ترجمہ ہوکر انجیل کے ساتھہ مشہور ہوا ہی دیکھو جو مسیح کی عزت کرتا ہی وہ کبھی مفقود نہیں ہو سکتا بڑے کاموں اور بزرگوں کی مہمات کا ذکر بھی آخری دن پر نہو گا مگر سب سے چھوٹا کام جو مسیح کے لئے ہی اجر پاویگا۔ اگر مرضی ہووے تو لوگ اسپر ہنسیں اور کہیں کہ بیفایدہ روپیہ خرچ ہوئے مگر خداوند اِس سے خوش ہی تو ہم بیفایدہ اِسکو نہیں کہہ سکتے مگر بڑا فایدہ دیکھتے ہیں دیکھو (۱ قرنتی ۱۵ باب ۵۸) کہ تمہاری محنت خداوند میں عبث نہیں ہی

۱۴ (۱۴) تب بارھوں میں سے ایک نے جسکا نام یہوداہ اِسکریوطی تھا سردار کاہنوں کے پاس جاکے کہا

(۱۴ سے ۱۶ مرقس ۱۴ باب ۱۰ و ۱۱ لوقا ۲۲ باب ۳ سے ۶) یہوداہ کے پکڑوانے کا تذکرہ۔ اوپر عورت کے عطر کا ذکر کرکے متی اب

یہوداکا ذکر کرتا ہی کہ اسی واقعہ کے سبب اُسکے دل میں شرارت نے جگہ پائی اُسے رنج ہوا کہ تین سو دینار بھی ہاتھ نہ آئے اور میں نے جو اُس بربادی پر اعتراض کیا تو مسیح نے مجھے ہی ملامت بھی کی نہ اُس عورت کو تب وہ بُری فکر کرنے لگا (سردار کاہنوں کے پاس گیا) تاکہ اُسکو پکڑوا کے کچھہ روپیہ حاصل کرے اور اُسکی قیمت ٹھہراوے اگرچہ وہ دشمن تھے مگر عید پر اُسے مارنا نہیں چاہتے تھے اسی یہوداہ نے عید پر یہہ فتنہ برپا کیا کہ اُنہیں جا کے اُبھارا اور یوں خدا کا خاص ارادہ پورا ہوا (ف) لکھا ہی اُن بارہ میں سے ایک یہاں زور ہی (لفظ اُنمیں سے) پر بس تعجب ہی کہ آدمی رسول ہو کر بھی ہلاک ہو جاوے سارے منادی کرنیوالوں کو یہاں سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ روپیوں کا لالچ بربادی کا سبب ہوا کتنے منادی کرنیوالے روپیہ کے لالچ سے برباد ہوئے ہیں

۱۵ (۱۵) مجھے کیا دوگے کہ میں اُسے تمہارے حوالے کرونگا تب اُنہوں نے اُس سے تیس روپیہ کا اقرار کیا

(مجھے کیا دوگے) جیسے بعضے لالچی اور بے ایمان عیسائی بھی ہندو مسلمانوں کے پاس جا کر کہا کرتے ہیں کہ مجھے کیا دوگے اگر میں عیسائی دین کو چھوڑ دوں اور عیسیٰ کی صلیب کو پامال کروں اور مسیحی دین کو تمہارے ہاتھوں میں ٹھٹھا کرنے کے لئے سپرد کروں تو مجھے کیا دوگے (تیس روپیہ کا اقرار کیا) معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے دام چکانے میں خوب کوشش کی ہوگی آخر کو تیس روپیہ پر جانبین راضی ہوئے ہیں (اقرار کیا) یہہ ایسا لفظ ہی کہ وزن سے تیس روپیہ دینے کا اقرار کیا نہ شمار سے یونانی میں یہاں ایساہی لفظ ہی جیسے (ذکریا ۱۱ باب ۱۲) میں ہی کہ میرے مول کی بابت تیس روپیہ تول دئے (ف) تیس روپیہ غلام کے اتفاقی قتل کا قائل سے قصاص شریعت میں مقرر تھا (خروج ۲۱ باب ۳۲) یہہ بھی کچھہ گہری بات پر اشارہ ہوگیا ذکریا کہتا ہی کہ اچھی قیمت ہی (ذکریا ۱۱ باب ۱۳) (ف) تعجب تو آتا ہی کہ یہوداہ نے اپنے خداوند کو اتنی تھوڑی قیمت پر فروخت کیا مگر کیا تعجب ہی جب کہ عیساو نے خدا کی ساری برکتوں کو تھوڑے سے شوروے کے لئے بیچ دیا تھا جب آدمی شیطان کے جال میں پھنس جاتا ہی تو تھوڑے سے فائدہ کے لئے بھی آپکو پھینک دیتا ہی

۱۶ (۱۶) اور وہ اُسوقت سے قابو ڈھونڈھتا تھا کہ اُسے حوالے کرے

(قابو ڈھونڈھتا تھا) قبول کرکے (لوقا ۲۲ باب ۶) اور وہ چاہتا تھا کہ بغیر ہنگامے کے اُسے پکڑوا وے (ف) اِس مقام پر مناسب ہی کہ یہوداہ کا سارا تذکرہ جو ثابت ہی بیان کریں یہہ شخص شروع میں مسیح کو پیار کرتا تھا جیسے اور سب رسول کرتے تھے دنیاوی کاموں میں ہوشیار تھا اسلئے خزانچی بنایا گیا تھا (یوحنا ۱۲ باب ۶ و ۱۳ باب ۲۹) مگر خود غرضی اور اپنے فایدے کے در پئے ہوگیا مسیح کی روح اُس میں ایسی تاثیر نہیں کرتی تھی جیسے اوروں پر جنہوں نے آپکو مسیح کے سپرد کیا تھا پس اُسنے مسیح کے ساتھ رہکر دریافت کیا کہ دنیاوی فایدہ اُسکی سنگت میں نہیں ہی پیار گھٹ گیا نفع کا خیال بڑھگیا اور جب محبت گھٹ گئی تو دشمنی بھی پوشیدہ آگئی اور اِس

سوت میں اُسنے معجزات دیکھنے سے بھی فایدہ نہوا (چشم بداندیش کہ برکندہ باد * عیب نماید ہنرش درنظر) بچہ (یوحنا ۶ باب ۶۰ سے ۶۶ ...) اسکے دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے اسوقت بھی ٹھوکر کھائی تھی جب مسیح موت اور دُکھہ کا ذکر بار بار کرتا تھا تب اور رسولوں کی قدرے آنکھیں کھلتی تھیں مگر اسکے دل میں نفرت اور نا اُمیدی پیدا ہوتی تھی اور اُوبھی پکڑوانے کے اسباب شاید جمع ہوئے تھے خاصکر اُسوقت کہ مسیح نے اُسے عطر کی بابت ملامت کی اُسکی دشمنی جو مرکوز فی الطبع تھی زیادہ بھڑکی اور نہ تخت کا مگر قبر کا ذکر بھی سنایا اور جب مسیح شادیانہ بجاکر یروشلم میں آیا تو یہودا نے سرداروں کی دشمنی اُسکی نسبت دیکھی اور جب مسیح اُنہیں (۲۲ و ۲۳) باب میں ملامت کرتا تھا تو اُسنے دیکھا کہ دشمنی حد تک بڑھ گئی ہی اور جب مسیح نے کہا کہ دو روز بعد مجھے مرنا ہی تو اُسنے اپنے دل میں کہا کہ میں اِس آنیوالے خطرہ میں نرہونگا بلکہ اِس مرنیوالے شخص سے جسکے ساتھہ اتنے دنوں تک مگر کچھہ دنیاوی فایدہ نہ اُٹھایا اب کچھہ دنیاوی نفع اُٹھانا چاہئے اور اُن یہودیوں پر یہہ بھی ظاہر کرنا چاہئے کہ میں اُس سے الگ ہوں تاکہ نفع بھی لوں اور آپ اُنکے خطرے سے بھی بچوں کیونکہ اب دنیاوی ترقی کی امید بالکل جاتی رہی اب میں اُس جہاز کو جو ڈوبنے پر ہی بالکل چھوڑ دونگا اور دوسرے جہاز میں سوار ہونگا اور عشاء ربانی کے وقت بھی جو اُسنے ملامت اُٹھائی سارے خیالات میں آگ کی تاثیر اُس ملامت سے ہوگئی (ف) ایسی روح کلیسیا میں ہمیشہ رہتی ہی اور اِس قسم کے لوگ ہمیشہ خدا کی جماعت میں پائے جاتے ہیں اُسے مسیح کے جی اُٹھنے پر اور اُسکی بادشاہت پر کچھہ وسہ نہ تھا پس الگ ہونا چاہا اور ہمیشہ کے لیے الگ ہوگیا اور سب دیکھا کہ سب کچھہ برباد ہوا تب پھانسی کھاکر خودکُش ہوا۔ اگر ابد تک ہلاکت میں رہے تو بہتر ہی کہ یہہ ابھی نہووین نہونا اس سے بہتر ہی کہ مسیح میں نہووین (ف) ہمیشہ آدمی کو چاہئے کہ بدی کی شروع سے بچے اسکو پہلے لالچ آیا پھر چوری پھر شیطان دل میں آیا اور کان میں گھس پھسایا جب بدی کی پکی نیت ہوگئی تب بالکل شیطان دل میں سماگیا (یوحنا ۱۳ باب ۲۷) پھر بہتر سمجھہ ہوگئی اور بڑی بدی ہوئی پس بد کا شروع بدی کے پھل لاتا ہی اُسے اول ہی سے دفع کرنا ضروری ہی (ف) شاید کوئی یہ پوچھے کہ اگر آگے سے یہہ مقرر تھا تو یہودا کا ایسا قصور کیوں شمار کیا گیا متی ۲۶ باب ۲۴ جواب یہہ ہی کہ خدا کے علم میں اُسکا احوال پہلے ظاہر تھا نہ آنکہ خدا نے اُسے گناہ کے لئے پیدا کیا تھا گناہ کبھی خدا سے نہیں ... پس ... کا ترک ناشکری کرنا نفرت لالچ دغا یہہ سب اُسکا گناہ تھا پس خدا کے ارادہ نے یہودا پر زور نہیں کیا اُسنے ... سب کچھہ کیا۔ جب خدا آگے سے جانتا ہی یا ارادہ رکھتا ہی کہ فلاں بات کو نہ روکوں تو گناہ کا وبال اُسی آدمی پر ہی جس نے وہ گناہ کیا نہ اُس پر جس نے نہ روکا کیونکہ اُسنے انسان کو فعل مختار پیدا کیا ہی اور اُسکی راہیں اُسپر ظاہر کی ہیں۔ دیکھو خدا آپ فرماتا ہی کہ بے دینوں کے ہاتھوں سے یہہ ہوا (اعمال ۲ باب ۲۳) پس گنہگار لوگ خدا کے ارادہ کا نام لیکر گناہ سے پناہ نہیں لے سکتے خدا کا ارادہ اُنکے لئے عذر نہیں ہی جہاں گناہ ہی خدا اُسکی سزا دیتا ہی

۱۷ (۱۷) اور فطیر کے پہلے دن شاگرد یسوع کے پاس آئے اور اُس سے بولے تو کہاں چاہتا ہے کہ ہم تیرے لئے فسح کا کھانا طیار کریں

(مرقس ۱۴ باب ۱۲ سے ۲۶ لوقا ۲۲ باب ۷ سے ۲۳ یوحنا ۱۳ باب ۱ سے ۳ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۸ سے ۳۰) حقیقی فسح کا بیان۔ ۱۰ تاریخ ماہ نیسان کو برہ ذبح ہوتا تھا۔ دیکھو (احبار ۲۳ باب ۵ و ۶) کہ چودہ تاریخ ماہ نیسان شام کو خداوند کی فسح ہے اور ۱۵ تاریخ عید فطیر یوسیفس کہتا ہے کہ ۱۴ تاریخ کو خمیر دور کر دیتے تھے اور یہہ پہلا دن فطیری روٹی کا کہلاتا تھا۔ اور اب یہ شاگرد مسیح کے پاس آئے کہ دریافت کریں کہ وہ فسح کہاں کھاویگا یہہ جمعرات کا دن اور چودھویں تاریخ تھی پس ضرور خداوند نے وقت مقررہ پر فسح کھایا اور اسی کھانے کا نام فسح کا کھانا تھا جو مسیح نے شاگردوں کے ساتھہ کھایا پیشتر اسکے کہ گتسمنی کو جاوے وہ بہت آرزومند تھا کہ دُکھہ سے پیشتر یہہ کھانا اُنکے ساتھہ کھاوے کیونکہ فجر کے وقت اُنکے ساتھہ حاضر نہیں ہوسکتا تھا اور پھر دنیا میں نہیں کھا سکتا تھا اِسلئے کہ اُسکا وقت نزدیک تھا (لوقا ۲۲ باب ۱۵ سے ۱۸) دیکھو کہ مفصل ذکر لکھا ہے (ف) یہودیوں کے سرداروں نے صبحکو کہا کہ ہم کچہری میں نہ جاویں تاکہ آلودہ نہوں کہ فسح کھاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی اندھی سرگرمی میں اُنہوں نے فسح کے کھانے میں دیری کی رات سے فسح چھوڑ کر خداوند کے ایذا کے درپے تھے (ف) شاید کوئی کہے کہ مسیح نے فسح کیوں کھائی چاہئے کہ برہ برہ کو نہ کھاوے بلکہ وقت پر وہ مرے اور اور لوگ اُسے کھاویں جواب مسیح خداوند دنیا کی پیدایش سے مذبوح ہے جیسے (مکاشفات ۱۳ باب ۸) میں لکھا ہے پس یہہ نمونہ کے طور پر تھا کہ وہ فرماتا ہے میں ذبح کیا گیا ہوں جب کہتا تھا کہ یہہ میرا بدن ہے اور میرا خون ہے اِسلئے اُسنے کامل راستبازی پوری کی جب عین وقت پر اطاعت سے برہ کو کھایا (ف) مسیح نے عین وقت پر فسح کھایا نہ یہودیوں نے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سردار کاہن وغیرہ لوگوں نے تمام دن محنت کی تھی کہ کسطرح مسیح کو مار ڈالیں اور اس تردد میں گھر جاکر فسح کھانے کی بھی فرصت نہ رہی وے فسح سے غافل خون کے آرزومند تھے مسیح خداوند فسح کا آرزومند تھا وے جانتے تھے کہ ہم مسیح کے قتل سے خدا کی نوکری کرتے ہیں پر عین وقت پر جب وے تجویز کر رہے تھے مسیح خداوند نے فسح کا کھانا کھایا (یوحنا ۷ باب ۱۹) میں لکھا ہے کیا موسی نے شریعت نہیں دی اور تم میں سے کوئی شریعت کو نہیں مانتا کہ مجھے قتل کرنے پر طیار ہو۔ بیشک خداوند نے سچ کہا یہی حال ہوا۔ اسیطرح اُنہوں نے سبت کو نہیں مانا جب پلاطوس سے پہرہ لیکر قبر پر گئے (متی ۲۷ باب ۶۲ سے ۶۶) اُسوقت بھی دیندار عورتیں سبت کو مانتی تھیں (لوقا ۲۳ باب ۵۶) اور مسیح خداوند آرام میں تھا پر وہ سبت شکنی کر رہے تھے۔ وے غیر قوم حاکم کی آلودگی سے ڈرتے تھے مگر اپنے بھائی کے بیگناہ خون بہانے سے نہیں ڈرتے تھے (ف) مسیح کا بدن توڑا گیا عید فسح کے وقت اور خون بہایا گیا عین فسح کے وقت۔ دیکھو جب مسیح موجود تھا تو اُسنے فرمایا لو کھاؤ یہہ میرا بدن ہے پس جو ذبح نہیں ہوا اُسکا

بدن نہیں کھا سکتے پس قربانی کا شروع اُسی رات سے ہوا جو باقی اس رات سے پہلے جو دُکھ ہوا وہ جان کنی کا دُکھ تھا۔ دُکھ کا پیالہ پیا اور آگے سے دُکھ اُٹھایا کیونکہ موت تک اُسکی روح غمگین تھی جیسے اُسنے فرمایا کہ گھڑی پہونچی ہی (متی ۲۶ باب ۴۵ مرقس ۱۴ باب ۴۱ یوحنا ۱۲ باب ۱)

(**ف**) مسیح خداوند کا دُکھ تمام دن رہا گتسمنی سے شروع کرکے یعنے جمعرات کی شام سے جمعہ کے ۶ بجے شام تک اور یہہ دُکھ دو زوالوں کے بیچ میں تھا کیونکہ حکم تھا کہ دو زوالوں کے بیچ میں یہہ برہ ذبح کیا جاوے (خروج ۱۲ باب ۶ و گنتی ۹ باب ۳)

۱۸ (۱۸) اُسنے کہا شہر میں فلانے کے پاس جاؤ اور اُسے کہو اُستاد فرماتا ہی کہ میرا وقت نزدیک ہی میں اپنے شاگردوں کے ساتھ تیرے یہاں عید فسح کرونگا ۱۹ (۱۹) اور شاگردوں نے جیسا یسوع نے اُنھیں حکم دیا تھا بجا لائے اور فسح طیار کیا

(شہر میں اُس روز خداوند بیت عنیاہ میں رہا (فلانے کے پاس) لوقا کہتا ہی کہ ایک آدمی جو پانی کا گھڑا اُٹھائے تمہیں ملیگا دیکھو وہ سب کچھ جانتا تھا اور اُسے سب حال معلوم تھا جو لوگ جہاں کہیں کرتے تھے (میرا وقت نزدیک ہی) یعنے دُکھ اُٹھانے کا (عید فسح کرونگا) دُکھ اُٹھانے سے پیشتر یہہ رسم پوری کرنی چاہتا ہوں (یوحنا ۸ باب ۸) یہہ خداوند کا پچھلا کھانا تھا (اقرنتی ۵ باب ۷) لیکن پھر ایک دوسرا وقت آویگا جب یہہ پورا کام ہوگا (لوقا ۲۲ باب ۱۵ و ۱۶) اس وقت مسیح خداوند یہودی دستور پر فسح کا دستور تمام کرتا ہی

۲۰ (۲۰) جب شام ہوئی وہ بارہوں کے ساتھ کھانے بیٹھا

(بیٹھا) اُسنے بیٹھکر کھایا نہ جوتی پہنکر کمر باندھکر اور کھڑے ہوکر مگر آرام سے شاگردوں کے ساتھ بیٹھکر کھایا۔ مسافر کے لئے کھڑا رہنا مناسب ہی جب کلیسیا سفر پر جانے کو کوچ کرتی ہی لیکن جب کلیسیا وعدے کی سرزمین میں پہونچ گئی تو آرام مناسب ہی۔ پس رسوم کا خاص حکم بدل جاتا ہی جب غرض اُس حکم کی قایم نہیں رہتی جیسے یہاں غرض سفر کی اب قایم نہیں رہی لیکن وہ باتیں جو حقیقی ہیں نہ رسوم وہ ہمیشہ برابر قایم رہتی ہیں

۲۱ (۲۱) اور جب کھا رہے تھے اُسنے کہا میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے حوالے کریگا

اگرچہ شاگردوں کے ساتھ کھانے پر تھا مگر دل میں گھبراہٹ تھی اور ایک شاگرد کی نسبت افسوس بھی تھا پس اُسنے جوش میں آکر یہہ فرمایا کہ ایک تم میں سے مجھے پکڑوائیگا

۲۲ (۲۲) اور وے بہت دلگیر ہوئے اور ہر ایک اُنمیں سے اُسکو کہنے لگا ای خداوند کیا میں ہوں

(کیا میں ہوں) لوقا کہتا ہی کہ آپس میں تفحص کرنے لگے کہ ایسا بُرا کام کس سے ہوگا (لوقا ۲۲ باب ۲۳) اسی بات سے اُنہیں نفرت تھی اور حیرانی تو بھی اُنہوں نے اُس بُرے کام کو کسی دوسرے پر نہیں ڈالا لیکن ہر ایک نے اپنی طرف دیکھا کہ میں ہوں ایسے بدکام کا مرتکب کیا میں ہوں اور ہر ایک نے مسیح سے پوچھا یہہ اُنکے پاک ارادے کی اچھی دلیل ہی خاصکر یوحنا نے مسیح سے کہا (یوحنا ۱۳ باب ۲۲ و ۲۶) اور آہستہ آہستہ ادب سے پوچھا

۲۳ (۲۳) اُسنے جواب دے کے کہا جسنے میرے ساتھہ طباق میں ہاتھہ ڈالا ہی وہی مجھے حوالے کریگا

(طباق میں ہاتھہ ڈالا) مسیح نے بھی چپ چاپ لقمہ سے اُسکو بتلایا مسیح نے اگرچہ ظاہر کیا مگر خوب بھید کھولکر اُسے ملامت نہیں کی اُسنے بھی اپنی ریاکاری کو آخر تک چھپایا اور رات کا وقت تھا خاصکر یہودا کے دل میں رات تھی۔ دیکھو پہلے شیطان نے اُسکے دل میں ارادہ ڈالا تب اُسنے تیس روپیہ لیا پھر مسیح نے پیر دھوئے۔ تب کہا کہ میرے ساتھہ روٹی کھانیوالا میری ایڑی کو کاٹیگا (زبور ۴۱-۹) پر جب یہودا نے لقمہ کھایا تب اُسکے دل میں دوزخ آگیا اُسوقت مسیح نے فرمایا جو کرتا ہی جلد کر اور لوگ اس بات کو نہیں سمجھے

۲۴ (۲۴) انسان کا بیٹا تو جاتا ہی جیسا اُسکے حق میں لکھا ہی لیکن اُس آدمی پر افسوس جسکے وسیلے
۲۵ انسان کا بیٹا حوالے کیا جاتا ہی اگر وہ آدمی پیدا نہ ہوتا تو اُسکے لئے اچھا تھا (۲۵) تب یہودا نے جس نے اُسے حوالے کیا جواب دے کے کہا ای اُستاد کیا میں ہوں اُسنے اُسے کہا تو ہی نے کہا

(کیا میں ہوں) یہودا نے بھی یہہ کہا معلوم ہوتا ہی کہ جب سب کہتے تھے کیا میں ہوں کیا میں ہوں تو یہودا سوچا کہ اگر میں چپ رہوں تو سب کا شک مجھپر گذریگا پس شک دور کرانے کو اُسنے بھی ریاکاری سے کہا کہ کیا میں ہوں (تو ہی نے کہا) مسیح نے صاف کہدیا کہ ہاں تو ہی ہی اور خود تو ہی نے کہا کہ میں ہوں مگر اہل مجلس نے یہہ مسیح کا جواب نہیں سُنا اُسنے چپ چاپ فرما دیا

۲۶ (۲۶) اور جب کھاتے تھے یسوع نے روٹی لیکے اور برکت چاہکر توڑی اور شاگردوں کو دی اور کہا
۲۷ لو کھاؤ یہہ میرا بدن ہی (۲۷) اور پیالہ لیکر اور شکر کرکے اُنہیں دیا اور کہا تم سب اِسمیں سے پیو

(۲۶ سے ۲۹) اب مسیح خداوند فسح کے بدلے میں ایک رسم مقرر کرتا ہی تاکہ سب ایماندار دنیا کے آخر تک اُسکو عمل میں لادیں یہہ رسم

اُسنے روحانی مصر چھوڑنے کی یادگاری میں مقرر کی ہی جو اُسکی موت کے وسیلہ سے ہوئی (ف۱) پولوس رسول نے اِس دستور کو الہام
سے پایا یعنے خداوند نے الہام سے اُسے بتلایا جسکا ذکر (۱ قرنتی ۱۱ باب ۲۳ سے ۲۵) تک لکھا ہی (روٹی لی) مسیح اِس دستور کو دستور
سابق سے ملا دیتا ہی (خروج ۱۲ باب ۸) کو دیکھیں۔ اُسنے روٹی کی برکت دی اور توڑی اور تقسیم کی پس یہہ چار باتیں عشاء ربانی میں
امر ضروری ہیں (ف۲) مسیح نے شکر کیا نہ فقط انگوری رس کے لئے جو پورانی پیدایش سے تھا مگر اُسنے نئی پیدایش کے لئے شکر کیا
اور اسی لئے انسان کی خلاصی کے واسطے عشاء ربانی کو شکرانا بھی کہتے ہیں (ف۳) توڑنے سے مراد ہی کہ میرا بدن توڑا جائیگا پس
مسیح نے خود اپنے ہاتھ سے روٹی توڑکر اپنا بدن توڑنے کے لئے بخشدیا اور اپنے توڑے ہوئے بدن کو ہمیں کھانے کو دیا مسیح ہی کہ
تو ذبح ہوا اور اپنے خون سے ہمیں خلاصی بخشی (مکاشفات ۵ باب ۹) (عشاء ربانی کا دستور ہی) روٹی توڑنا (اعمال ۲ باب ۴۲ لوقا ۲۴ باب
۳۵ و ۱ قرنتی ۱۰ باب ۱۶) اُسنے ایک روٹی توڑی نہ بہت سی روٹیاں اِسلئے کہ سب ایمان داروںکا بھروسہ صرف ایک مسیح پر ہی (۱ قرنتی ۱۰ باب ۱۷)
(ف۴) اِس روٹی اور وین کا نمونہ جب تھا کہ جب ملک صدق ابراہیم کے لئے روٹی اور وین لے آیا دیکھو انجیل کی باتیں شریعت سے
پیشتر تھیں اور مسیح کی کہانت ہارون سے آگے تھی (پیدایش ۱۴ باب ۱۸) (ف۵) اُسنے روٹی لی اور روٹی سے مراد اُسکا بدن تھا دیکھو
وہ فرماتا ہی کہ میں ہوں زندگی کی روٹی (یوحنا ۶ باب ۳۲ و یوحنا ۶ باب ۱۴) (ف۶) اُسنے روٹی لی اور توڑکے دی پس اُسکا بدن خدا
کی بخشش ہی وہ آپ دیتا ہی بانٹتا ہی ہر ایک کو پس جب وہ دیتا ہی تو ہر ایک کو لیکر کھانا چاہئے (ف۷) مسیح نے آپ نہیں کھایا مگر بانٹ
دیا اُس نے سب کچھ ہمارے لئے کیا نہ اپنے اُسکو کسی بات کی حاجت نہیں تھی لیکن ہم سب اُسکے محتاج ہیں (ف۸) یہہ میرا بدن
ہی یعنے یہہ روٹی جو یونانی میں نہ مذکر نہ مونث مگر ایک چیز کا نام ہی جو آدمی کی خوراک ہی جس سے آدمی کا بدن زندگی پاتا ہی اسیطرح مسیح
کا بدن آدمی کی روح کی زندگی کا باعث ہی (یوحنا ۶ باب ۵۱) اُس سے ہماری زندگی ہی جب ہم ایمان سے اُسے کھاتے ہیں اور ابدی زندگی
تک اُسی سے پرورش پاتے ہیں (ف۹) پس روٹی اور شراب بدن اور خون نہیں ہی لیکن اُسکا نمونہ ہیں جیسے تین شاخیں تین دن ہیں
(پیدایش ۴۰ باب ۱۲) یا سات گائیں سات کال ہیں (پیدایش ۴۱ باب ۲۶) اور دس سینگ دس بادشاہ ہیں (دانیال ۷ باب ۲۴)
اور جیسے کھیت دنیا ہی (متی ۱۳ باب ۳۸) یا سات ستارے سات فرشتے ہیں اور سات شمعدان سات کلیسیائیں ہیں (مکاشفات ۱ باب ۲۰)
شاگردوں نے کبھی خیال بھی نہیں کیا کہ یہہ روٹی وین حقیقی گوشت و خون ہی اُنکو صاف حکم تھا کہ گوشت خون کے ساتھہ نہ کھانا (استثنا
۱۲ باب ۲۳ سے ۲۵) تو بھی اُنہوں نے مسیح کے قول پر تعجب نہیں کیا کیونکہ یہہ ایک باطنی امر کا نمونہ تھا۔ انسانی حواس صاف گواہی دیتے
ہیں کہ یہہ فقط روٹی اور وین ہی۔ مسیح کا بدن ایک جگہ میں حاضر ہو سکتا ہی نہ ہر جگہہ میں جہاں کہیں یہہ دستور کیا جاتا ہی پس یہہ ایک
نمونہ ہی نہ حقیقی بدن و خون (ف۱۰) یہہ ایک بھید ہی اِسکے معنی یہہ ہیں کہ ایمان کے ہاتھہ سے مسیح ہماری روح کی غذا ہی اگر روٹی بعینہ
بدن ہی تو ہمیشہ بدن توڑا جاتا ہی نہیں بلکہ جب سے وہ دنیا میں آیا موت تک ہمیشہ اسکا بدن دُکھہ میں توڑا گیا لیکن موت میں بالکل ٹوٹ گیا

موسیٰ نے کہا کہ یہہ خداوند کی فسح ہی یہہ عید ہی کہ خدا خون کے وسیلہ سے بچاویگا۔ یہودی فسح کے وقت بے خمیری روٹی ہاتھہ میں لیکر کہا کرتے تھے کہ (یہہ وہ دُکھہ کی روٹی ہی جو ہمارے باپ دادوں نے مصر میں کھائی) اب مسیح یہہ کہتا ہی کہ یہہ میرا بدن ہی لوقا کہتا ہی جو تمہارے واسطے دیا گیا (لوقا ۲۲ باب ۱۹) پولوس کہتا ہی جو تمہارے واسطے توڑا گیا (اقرنتی ۱۱ باب ۲۴) تو بھی اُسکا بدن دیدنی طور پر اُنکے سامنے پورا ثابت موجود تھا عشاء ربانی کوئی ایسی بات نہیں ہی جسے آدمی سمجھہ نہ سکیں آدمیوں کے خیال کے موافق روزمرہ کی قربانی نہیں ہی کیونکہ گناہوں کی ایک ہی قربانی ہوچکی ہی (عبرانی ۱۰ باب ۱۵ و ۱۶) کاہن اور قربانی اور قربانگاہ جو یہود میں تھی سب جاتی رہی جب خدا کے برہ نے آپکو قربانی چڑہایا۔ خدا کی قربانی سے ہر ایک کو کچھہ فایدہ نہیں ہی مگر اُنکو جو ایمان سے پاتے ہیں زندوں کے لئے ہی نہ مردوں کے اُنکے لئے جو سر نو پیدا ہوئے ہیں پر اوروں کے حق میں لکھا ہی کہ وہ جسنے میرے ساتھہ روٹی کھائی میرے برخلاف لات اُٹھائی ہی (ف ۱۱) عشاء ربانی مسیح کی موت کی یادگاری ہی جب تک وہ پھر نہ آوے اُسکا فایدہ ایک باطنی تاثیر ہی روحانی طور پر ہمارا بھروسہ اُسپر ہی ہماری امید اُس سے زندگی پاتی ہی ہم اُسکے ساتھہ زندگی کاٹنی چاہتے ہیں اُسکے وسیلہ توبہ ایمان میل محبت زیادہ ہوتا ہی اور گناہ کمزور ہوجاتا ہی فضل زیادہ ہوتا ہی (ف ۱۲) پر آجکل لوگ مسیح کے دستور میں کچھہ ملاتے ہیں اُسنے شام کو کیا وہ صبحکو کرتے ہیں اُسنے کھاتے وقت کیا وہ روزوں کے بعد کرتے ہیں اُسنے روٹی لی وہ ویفر یعنے گوندہ کی ٹکیہ لیتے ہیں اُسنے روٹی توڑی وہ توڑتے نہیں شاید ویفر مُنہہ میں ڈالتے ہیں اُسنے انگور کا رس لیا وہ ہمیشہ پانی ملاتے ہیں اُسنے سب کو دیا وہ نہیں دیتے مگر پادریوں کو ویفر و وین دیتے ہیں اور سب جماعت کو صرف ویفر نہ وین (ف ۱۳) وین کیا چیز ہی وہ انگور کا رس ہی (لوقا ۲۲ باب ۱۷) یعنے انگور کا خالص شیرہ (استثنا ۳۲ باب ۱۴) جیسے کچلے ہوئے انگور سے زندگی کی خوراک ہی یا جیسے تیل روح القدس کا کچلے ہوئے زیتون کے پیڑ سے یا جیسے ماری ہوئی چٹان سے پانی نکلا تھا پس روح کی خوراک مسیح کے دُکھہ سے پیدا ہوتی ہی (اقرنتی ۱۰ باب ۴)

۲۸ (۲۸) کیونکہ یہہ میرا لہو ہی نئے عہد کا جو بہتوں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہی

(گناہوں کی معافی) یہہ صرف متی میں ہی مگر یوں نہیں لکھا کہ پیو واسطے معافی کے مگر یہہ کہ بہایا گیا ہی واسطے معافی کے۔ معافی نہیں ہی عشاء ربانی سے لیکن مسیح کے خون سے عشاء ربانی میں دل تر و تازہ ہوتا ہی موت پر ایمان لانے سے (ف ۱) شاگردوں کی نسبت لکھا ہی کہ سوا ایک کے تم سب پاک ہو (یوحنا ۱۳ باب ۱۰ و ۱۱) پس وہ عشاء میں شامل ہونے سے پہلے پاک تھے نہ آنکہ بعد کھانیکے پاک ہوئے اور یہہ اُنکی پاکیزگی مسیح پر ایمان لانے سے تھی نہ اِس رسم کی بجا آوری سے بلکہ اس رسم کی غرض سے پاک ہوئے تھے (ف ۲) آج تک جانوروں کی قربانی کا لہو مسیح کے خون کا نمونہ تھا لیکن اب انگور کا رس اُسکے خون کا نمونہ مقرر ہوا (ف ۳) عہد کا خون اَور بات ہی اور عہد کے خون کا نشان اَور بات ہی مسیح کا خون عہد کا خون ہی (خروج ۲۴ باب ۸ و پیدایش ۱۵ باب ۱۰) پر جانوروں کی قربانی کا خون یا اسوقت انگور کا رس عہد کے خون

کا نشان ہی پہلا عہد اور دوسرا عہد خون ہی سے ہی مگر پورانا عہد مدتی تھا (عبرانی ۹ باب ۱۳) لیکن دوسرا عہد ابدی ہی مگر اصل میں ایک ہی عہد ہی جسکی دو شکلیں ظاہر ہوئیں

۲۹ (۲۹) میں تمہیں کہتا ہوں کہ انگور کا شیرہ پھر نہ پیونگا اُس دن تک کہ تمہارے ساتھہ اپنے باپ کی بادشاہت میں اُسے نیا نہ پیوں

(انگور کا شیرہ) دیکھو مسیح خداوند اُسی چیز کو جسکو اُسنے پہلے اپنا خون بتلایا اب انگور کا شیرہ بتلاتا ہی یہہ ظاہر کرنے کو کہ روٹی وین بعینہ گوشت و خون نہیں ہیں مگر نشان اُسکے ہیں (نیا نہ پیوں) یہہ پھر آنے کی پیشگوئی ہی کہ وہ پھر آویگا اور جب تک وہ پھر نہ آوے ہم یہہ عشاء کا دستور کام میں لاتے ہیں۔ جب وہ آویگا اور سب کچھہ نیا ہوگا نیا آسمان نئی زمین (۲ پطرس ۳ باب ۱۳) اور ہر چیز نئی ہوگی (مکاشفات ۲۱ باب ۵) اور نئی شراب بھی ہوگی (مرقس ۱۴ باب ۲۵) یعنے جب وہ آوے اور سب اسرار پوشیدہ ظاہر ہوں اور آنکھیں کھلیں تب نئے طور پر اس عشاء کا لطف منکشف ہوگا اور اِسکے مزہ میں ایک عجیب کیفیت میں مسیحی ہونگے اور مسیح اُنکا خداوند اُنمیں ہوگا پھر یہہ نمونہ رہیگا۔ اِسمیں شادی کے کھانیکی طرف اشارہ ہی اور اِسوقت بھی شاگرد اُس ضیافت کا ذراسا لطف اِس عشاء میں چکھتا اور موثر دیکھتے ہیں

۳۰ (۳۰) اور حمد کا گیت گاکے باہر زیتون کے پہاڑ پر گئے

(حمد کا گیت) عشاء ربانی کے بعد حمد کا گیت گانا بھی ضرور ہی جیسے اِسوقت سب جماعتیں شکریہ ادا کرتی ہیں جب وہ پھر آویگا تو اُسوقت بھی نیا گیت گایا جائیگا (مکاشفات ۵ باب ۹ و ۱۴ باب ۳) گیت جو اُسوقت گایا گیا اُس سے مراد تہلیل الٰہی ہی یہودی جسکو ہلیل کہتے ہیں ہلیل کا دوسرا حصہ گیت کہلاتا تھا یعنے (زبور ۱۱۵ سے ۱۱۸ تک) یہی ہلیل کا دوسرا حصہ جو گیت ہی اُسوقت گایا گیا تھا اور اس ہلیل کا پہلا حصہ (زبور ۱۱۳ و ۱۱۴) ہی یہہ کھانے کے بیچ میں گانے کا دستور تھا اور دوسرا حصہ مذکور بعد کھانے کے (ف) دیکھو گیت کے اندر یہہ آیت بھی تھی جو (زبور ۱۱۸ - ۲۷) میں ہی کہ قربانی کو مذبح کے سنگوں سے رسیوں سے باندھو پس یہہ بات اُسوقت پوری ہوئی کہ اُسی وقت قربانی باندھی گئی تھی (ف) دیکھو ہمیشہ زبوریں سنانیکا دستور تھا جیسے اب بھی کلیسیا میں رواج ہی

۳۱ (۳۱) تب یسوع نے اُنہیں کہا تم سب اسی رات میرے سبب ٹھوکر کھاؤ گے کیونکہ لکھا ہی کہ میں گڈریئے کو مارونگا اور گلے کی بھیڑیں پراگندہ ہو جائینگی

(۳۱ سے ۳۵ مرقس ۱۴ باب ۲۷ سے ۳۱ لوقا ۲۲ باب ۳۱ سے ۳۸ یوحنا ۱۳ باب ۳۶ سے ۳۸) شاگردوں کا چھوڑ بھاگنا اور پطرس

کے انکار کا ذکر (لوقا ۲۲ باب ۳۱) میں ہی پھر خداوند نے کہا شمعون ای شمعون دیکھ شیطان نے گیہوں کی طرح پھٹکنے کو تمہیں مانگا۔ دیکھو (ایوب ۱ باب ۶ سے ۱۲ و ۲ باب ۱ سے ۷ تک) یہہ شیطان جو بھائیوں کا مدعی ہی اسنے شاگردوں کو بھی پھٹکنے کو مانگا جیسے ایوب کو بھی مانگا تھا (تم سب اسی رات) یہہ بھی اُسکی پیشگوئی ہوئی اُسکو سب غیب کا حال معلوم تھا اور یہہ بھی جانتا تھا کہ شیطان نے اُنکی بابت کیا بندوبست کیا ہی (تم سب) وہ یہاں فرق کرتا ہی یہودا سے جو اسوقت نکل گیا تھا (ٹھوکر کھاؤگے) یعنے یہودا تو مطلق گر گیا مگر تم ٹھوکر کھاؤگے (کیونکہ لکھا ہی) دیکھو (ذکریا ۱۱ باب ۷ سے ۱۴ تک) جو پیشگوئی ان شاگردوں اور مسیح کی نسبت تھی اُسکو مسیح نے آپ بتلایا کہ وہ بات اسی واقعہ کی نسبت الہام سے لکھی ہوئی تھی وہ اب پوری ہوگی (ف) وہاں لکھا ہی میرا گڈریہ یعنے جو خدا سے نجات دہندہ مقرر ہوا وہ رد کیا جائیگا فروخت ہوگا (ذکریا ۱۳ باب ۷) اور وہ جو میرا ہمتا ہی یعنے اُسکا درجہ سرشت اور ذات صفات میں الوہیت کی راہ سے خدا باپ کے برابر ہی۔ اُسکو میں مارونگا یا اُسے سپرد کرونگا کہ مارا جاے یا وہ آپ اپنے کو مارے جانیکے لئے سپرد کریگا یہہ بات اسیطرح ہوئی یہودیوں نے اُسے رومیوں کو سونپ دیا کہ مارا جاوے (رومی ۸ باب ۳۲) خدا نے چھوڑ دیا کہ اکیلا ہو کر کنارہ ہو وے مسیح نے آپ اپنے کو فدیہ میں دیدیا

(۳۲) لیکن میں اپنے جی اُٹھنے کے بعد تمہارے آگے گلیل کو جاؤنگا

(جی اُٹھنے کے بعد) اب کہ دُکھہ نہایت نزدیک آگیا تو وہ پھر جی اُٹھنے کا ذکر کرتا ہی کہ میں تم سے آگے جاؤنگا جیسے گڈریا بھیڑوں کے آگے آگے چلتا ہی (یوحنا ۱۰ باب ۴) اور جیسے ذکریا کے آخر میں ہی کہ بچوں کی حفاظت کرونگا یہہ باتیں اُسنے اس لئے بھی پھر سنائیں کہ جرات باندھیں

(۳۳) اور پطرس نے جواب دے کے اُسے کہا اگر سب تیرے سبب ٹھوکر کھائیں میں کبھی ٹھوکر نہ کھاؤنگا

(پطرس) تب پطرس نے جواب دیا اِسلئے کہ اُسکو پسند نہ آیا کہ میں سب بھاگنے والوں میں شامل ہوں وہ کہتا ہی کہ اگرچہ سب بھاگیں پر میں نہ بھاگونگا اُسنے جانا کہ میں سب سے بہتر ہوں اور سب سے زیادہ قایم اور مضبوط ہوں موت تک تیرے ساتھ مرنیکو طیار ہوں وہ نہ سمجھا کہ میں کم زور نا قیام ہوں مگر امتحان کے وقت سمجھا کہ میں نہ قایم مگر ڈانواں ڈول ہوں (ف) دیکھو جو کوئی اپنے دل پر بھروسہ کرتا ہی احمق ہی (امثال ۲۸ باب ۲۶)

(۳۴) یسوع نے اُسے کہا میں تجھسے سچ کہتا ہوں کہ اسی رات مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کریگا

۳۵ **(۳۵) پطرس نے اُسے کہا اگر تیرے ساتھ مجھے مرنا بھی ضرور پڑے تو بھی تیرا انکار نکرونگا ویسا ہی سب شاگردوں نے بھی کہا**

(مرغ کی بانگ) مرقس میں ہے کہ دوبارہ مرغ کی بانگ سے پہلے۔ اول بانگ مرغ کی آدھی رات کو ہوتی ہے اُسوقت تھوڑے لوگ سنتے ہیں دوسری بانگ جو (مرقس ۱۴باب ۳۵) میں ہے پو پھٹنے سے پیشتر ہوتی ہے پس مسیح نے اِس خاص بانگ کا ذکر کیا تھا کہ اس سے پیشتر تو تین بار انکار کریگا (ف۱) وہ مرغ جو رات کو بانگ دیتا ہے وہی آواز ہے سب کچھ یاد کرنا چاہئے کہ خداوند ہمارے لئے اُسوقت پکڑا ہوا کھڑا تھا اور پطرس انکار کرکے باہر رو رہا تھا وہ آواز جو تم اب سنتے ہو توبہ کی آواز ہے اسوقت ذرا (ایوب ۳۳باب ۱۴ و رومی ۱۳باب ۱۱ و ۱۲) کو ملاحظہ کریں (ف۲) یہاں پطرس اُن سب شاگردوں کا نمونہ ہے جو مسیح سے منکر ہوتے ہیں اور اپنی گمراہی پر پھر روتے ہیں (ف۳) پطرس کو پہلے نصیحت دیگئی تھی اگر وہ اپنی قوت پر بھروسہ نہ کرتا اور دعا مانگتا تو خدا سے طاقت پاتا پر ایسا نہ کرنے سے گرپڑا۔ خدا کا نام بڑا برج ہے اُسمیں امن ہے (امثال ۱۸باب ۱۰) (ف۴) ایماندار کی طاقت اسمیں ہے کہ وہ اپنکو کمزور جانتا ہے اور اسلئے مستحکم برج کی طرف دوڑتا ہے (اعمال ۴باب ۱۲) (ف۵) عیسائی نہیں جانتے کہ ہم کیسے کمزور ہیں جب تک اُنکا امتحان نہیں ہوتا پطرس کے قول و انکار اور باطل بھروسے سے کلیسیا نے یہہ سیکھا کہ اپنی طاقت کچھہ نہیں ہے لیکن خطرہ کے وقت جاگیں اور دعا کریں (ف۶) پطرس کا گرنا گویا وہ مینا سر پہ چراغ ہے جو سمندر میں پوشیدہ چٹان کی خبر جہازوں کو دیتا ہے اور بتلاتا ہے کہ باطل بھروسہ ٹھوکر کی جگہ ہے

۳۶ **(۳۶) تب یسوع اُنکے ساتھ گتسمنی نام ایک جگہ میں آیا اور شاگردوں کو کہا یہاں بیٹھو جب تک کہ میں وہاں جاکر دعا مانگوں**

(۳۶ سے ۴۶ مرقس ۱۴باب ۳۲ سے ۴۲ لوقا ۲۲باب ۳۹ سے ۴۶) یہہ گتسمنی باغ کی جان کنی کا ذکر ہے تین انجیلوں میں ہے چوتھی انجیل میں اِسکا ذکر نہیں ہے (گتسمنی نام) اِس لفظ کے معنی زیتون کا کولھو جسمیں تیل نچوڑتے ہیں یہہ اُسکے دُکھ اور نزع کا نمونہ تھا دیکھو (یشعیا ۶۳باب ۳) میں نے تنِ تنہا انگوروں کو کولھو میں کچلا (نوحہ ۱باب ۱۵ یوئیل ۳باب ۱۳ یشعیا ۵۳باب ۱۰) جیسے کھل تیل سے جدی کیجاتی ہے ایسے ہی مسیح کچلا گیا (ف۱) مقامات کے ناموں میں بھی بعض گہرے مضامین پر اشارات ملتے ہیں مثلاً بیت لحم یعنے خانہ خبز جہاں سے زندگی کی روٹی دنیا کے لئے نکلی (متی ۲باب ۱) پھر ناصرہ یعنے وہ پودہ یا نہال جو ذلیل و حقیر ہے اور بڑھ جاتا ہے (متی ۲باب ۲۳) پھر بیت صیدا یعنے مچھلی مارنیکا گھر جہاں مسیح نے رسولوں کو چن لیا کہ آدمیوں کے مچھوے بناوے (متی ۱۱باب ۲۱) پھر کفرناحوم یعنے تسلی کا تھہ جہاں مسیح رہتا تھا (متی ۴باب ۱۳) پھر بیت حسدا یعنے رحم کا گھر جہاں اُسنے اُس آدمی کو چنگا کیا (یوحنا ۵باب ۲) پھر بیت عنیا یعنے

رنج کا گھر یا کھچوروں کی جگہ اُسکے دو معنی ہیں دونوں کا مضمون وہاں واقع ہوا وہاں اُسنے کلیسیا کو جسمانی طور پر چھوڑا اور صعود فرمایا اور وہیں سے شادیانہ بجاکر یروشلم میں آیا۔ پھر بیت فاگا یعنے انجیر کا گھر جہاں ایک انجیر کے درخت پر لعنت ہوئی جس سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ پھر حقلدما یعنے خون کا کھیت جو ابد تک یہوداہ کے گناہ اور مسیح کی بیگناہی پر گواہی دیتا ہے۔ پھر گلگتا یعنے لوٹ ہانا یا ڈھلکانا جہاں مسیح نے سب گناہوں کو لوٹ ہایا تھا پھر زیتون کا پہاڑ زیتون کی ڈالی صلح کا نمونہ ہے مسیح وہاں سے آسمان پر چڑھ گیا وہاں سے انسان اور خدا کے درمیان صلح کا نمونہ دیا (گتسمنی) یوحنا اُسے باغ کہتا ہے پس جو کچھ آدم نے باغ میں کھویا تھا مسیح باغ میں دکھہ اُٹھا کے اُسے واپس کماتا ہے یوحنا کہتا ہے کہ یسوع اکثر وہاں جایا کرتا تھا شاگردوں کے ساتھ (یوحنا ۱۸ باب ۲) اِسوقت پھر یہاں آیا (یہاں بیٹھو) اور میں وہاں جاؤں گیارہ میں سے آٹھ یہاں رہیں اور تین ساتھ چلیں یعنے پطرس یعقوب و یوحنا جو منہہ کی تبدیل کے گواہ تھے اب دکھہ کے بھی گواہ ہوں (ف ۲) دونوں وقت رات تھی دونو وقت یہہ لوگ سو گئے اُسوقت پہاڑ تھا اسوقت دکھہ کا وادی ہے دونو وقت نہیں جانتے تھے کہ کیا بولیں دونو وقت آسمان سے جواب آیا ہاں ایک وقت سورج سے زیادہ منہہ چمکتا تھا دوسرے وقت نہایت رنجیدہ تھا (ف ۳) وہ وہاں جاتا ہے شاید چاند کی روشنی سے ہٹ کر درخت کے سایہ میں جاتا تھا اِسوقت یاد کرو ابراہیم کی اُس بات کو جب اُسنے کہا کہ سب لوگ یہاں ٹھہریں میں اور لڑکا وہاں جائینگے اور سجدہ کر کے آئینگے (پیدائش ۲۲ باب ۵) اب مسیح کاہن بھی ہے اور قربانی بھی ہے ابراہیم کا ایمان اور اضحاق کا صبر اسیوقت کا نمونہ تھا (ف ۴) دکھہ کے وقت ایک ہی علاج ہے کہ آدمی اکیلا ہو کر فقط خدا سے دعا کرے (ایوب ۱ باب ۲۰ و ۲ سلاطین ۱۹ باب ۱۴) روح کی ساری لڑائی دعا ہے پس دعا سے کُشتی کر کے خدا سے رفاقت لینا چاہئے

۳۷ (۳۷) اور پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لیا اور غمگین اور دلگیر ہونے لگا

(غمگین دلگیر ہونیکا ایسا کہ کبھی پیشتر ایسا نہیں ہوا تھا اور یہہ غمگینی و دلگیری دکھہ و موت کے خوف سے نہ تھی دیکھو دنیا میں ہزاروں نے اسکو سہا اور بغیر آہ مارنے کے مر گئے۔ پر اُسوقت جو اُسکا بوجھہ تھا یہہ تمام جہان کا گناہ تھا سارے جہان کا گناہ اُسکے سر پر ڈالا گیا جیسے بزغالہ کے سر پر (احبار ۱۶ باب ۲۰ و ۲۱) یہہ صرف ہمارے لئے نمونہ کی بات ہی نہ تھی کہ اُس سے ہم دکھہ اُٹھانا سیکھیں یہہ تو فدیہ اور کفارہ تھا ہمارا گناہ اُس سے منسوب ہوا وہ ہمارے لئے گناہ ٹھہرا اور لعنت اُسپر ہوئی جو ہم پر تھی ۲ قرنتی ۵ باب ۲۱ گلاتی ۳ باب ۱۳) پر اِس دکھہ کی بات کو ہم اُسوقت سمجھہ سکتے ہیں جب مسیح کی حقیقی انسانیت کو یاد کریں کہ اُسنے آپکو نیچ کیا اور آدمی کی صورت میں ہو کر آپکو پست کیا اور مرنے تک فرمانبردار رہا (فلپی ۲ باب ۷ و ۸) (ف) مقدسوں کی صلیب کے ساتھ برکت ہے جس سے وے خوشی کر سکتے ہیں (متی ۵ باب ۱۰) لیکن مسیح کی صلیب کے ساتھ لعنت لگائی گئی تھی جس سے وہ نہایت غمگین اور دلگیر تھا اور کہا کہ میری موت کیسی حالت ہے ابدی دکھوں کی سزا اُسپر تھی نہ ایک ادنی مصیبت جو سب پر آتی ہے

(۳۸) تب اُسنے اُنہیں کہا میری جان موت تک نہایت غمگین ہی یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو ۳۸

(نہایت غمگین ہی) میری جان یعنے مجھے معلوم ہوتا ہی کہ اب میں بڑے بوجھ کے نیچے دب گیا ایسا کہ جان نکلنے پر ہی وقت سے پیشتر موت آگئی ہی۔ مسیح تو ہروقت مرد غمناک اور آشنائے رنج تھا (یشعیاہ ۵۳ باب ۳) لیکن اب حد تک دُکھ آگیا اور برداشت کی حد کو پہونچا میری موت کیسی حالت ہی (دیکھو یونس ۲ باب ۳ سے ۵) (ف ۱) میری جان موت تک غمگین ہی جان اور جسم ہی اور روح اور جسم ہی (میرے ساتھ جاگتے رہو) انہیں کہا کہ میرے ساتھ دعا کرو درمیانی کے کام میں وہ اکیلا رہتا ہی لیکن حاضر رہنے کو فرماتا ہی تا کہ دلکی تسلی ہو اور معاینہ کریں بڑے بھاری خوف کے وقت اگر کوئی پاس ہووے تو دل کی بڑی تسلی رہتی ہی اگرچہ بچاؤ نہو اور خطرہ برابر رہے تو بھی سنگت سے ہمت اور تسلی رہتی ہی پر شاگرد اِس بات میں بھی ناقص نکلے کہ سو گئے (ف ۲) دُکھ اور موت کے وقت عیسائیوں کو نا امید نہ ہونا چاہیے خدا اُنکو نہیں چھوڑتا ہی پروے جو دُکھ میں پھنس جاتے اور موت نزدیک آتی ہی اُسوقت اُنکے پاس حاضر رہنا اُنکی تسلی کا باعث ہوتا ہی ایسی ہمدردی سے بھاگنا نہیں چاہیے

(۳۹) اور تھوڑا آگے بڑھکر دعا مانگتا اور کہتا ہوا منہہ کے بل گرا کہ ای میرے باپ اگر ہو سکے تو یہہ پیالہ مجھسے گذر جاوے مگر نہ جیسا میں بلکہ جیسا تو چاہتا ہی ۳۹

یہہ مقدس زمین ہی چاہیے کہ پاؤں سے جوتی اُتاریں یعنے اس بیان کو بہت ادب سے غور کے ساتھ پڑھنا لازم ہی (آگے بڑھکر) اِسلئے کہ اُسے اکیلا ہونا ضرور تھا لوقا کہتا ہی تیر کے ٹپے پر گیا (لوقا ۲۲ باب ۴۱) اور منہہ کے بل گرا اور کہا (ای میرے باپ اگر ہو سکے تو یہہ پیالہ مجھسے گذر جاوے) یعنے یہہ کام جسکے پورا کرنے کو میں آیا ہوں اگر کسی دوسرے طور سے ہو سکے تو مجھسے گذر جاوے یعنے ایسی سخت موت کا پیالہ۔ وہ مرنیکو آیا تھا اور اُسنے اِس پر باپ سے عہد باندھا تھا اب وہ اُس سے تو ہٹنا نہیں چاہتا مگر اس اور قسم کی موت کی ہیبت جب سامنے آئی تو انسانی دل کی گھبراہٹ یوں چلاتی ہی کیونکہ نہ صرف موت اور پکڑے جانے اور شاگردوں کے پراگندہ ہونے کی ہیبت سے وہ یوں فرماتا ہی مگر سارے آدم زاد کی سزا جب اُس پر پڑی تو اُسے بیقراری ہوئی اور یہہ بھی لازم تھا کہ ایسی بیقراری ہوتی جو گنہگاروں پر ہونیوالی تھی نہیں جو ہر کل کا حال ہوتا وہ وکیل کا حال ہونا چاہیے تا کہ پوری سزا کی برداشت کرے اور یہہ ایسا دُکھ تھا کہ اُسکا خیال بھی انسان کے دل میں نہیں آسکتا کہ کس اندازہ پر ہوگا جب ایک آدمی پر اپنے گناہ کا بوجھ بھاری ہوتا ہی اور وہ برداشت نہیں کرسکتا تو کیا حال ہوگا اُس انسان کا جو آدم سے لیکر آخر دنیا تک سارے آدم زاد کا گناہ اکیلا اُٹھائے ہوئے ہی (دیکھو زبور ۵۵ - ۱۲ سے ۱۴ و ۲۰ و ۲۱ و ۳۸ - ۱۱ و ۱۲ و ۸۸ - ۴ سے ۷ و ۱۱ و ۴۰ - ۱۲ و ۳۸ - ۱ سے ۱۰) (ف ۱) وہ جو گناہ کو پیار کرتے ہیں گناہ کی

بہت سے واقف نہیں ہیں (ف) اُسوقت مسیح کی دو مرضیاں تھیں ایک انسانیت کی دوسری الوہیت کی انسانیت کی مرضی میں کمزوری اُسوقت ہوئی مگر وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ اگر ہو سکے اور جو نہ ہو سکے تو وہ مرضی بھی حاضر ہی مگر الوہیت کی مرضی کو نہایت اشتیاق تھا کہ ہووے لکھا ہی کہ کیسا تنگ ہوں جبتک پورا نہووے لیکن انسانی مرضی میں انسانوں کے ساتھ ایک تھا بڑی بہادری اور اطاعت کے ساتھ پر اسی لفظ سے وہ دُکھ کا وزن ظاہر کرتا تھا (ف۳) دعا بھی مانگی مگر یہہ دعا ایسی نہ تھی جیسے (یوحنا ۱۷ باب میں مذکور ہی یہہ اَور قسم کی دعا تھی (ف۴) تمام جسم پر اختیار اِس سے ہی کہ پہلے اپنے جسم پر اختیار رکھے (ف) ای میرے باپ بولتا ہی دیکھو یہاں بھی خدا کو اپنا باپ بولتا ہی اِس لفظ سے اُسکے دل میں اسوقت بڑی تسلی تھی کہ میں اُسکا بیٹا ہوں اور باپ کی مرضی کا خواہاں ہوں جیسے وہ تمام اپنی زندگی میں باپ کی مرضی کا خواہاں تھا (۵ ۸ زبور) یہہ اچھی کسوٹی ہی جس سے ہم دریافت کر سکتے ہیں کہ ہم اُسکے فرزند ہیں یا نہیں اگر ہم اُسکی مرضی کے خواہاں ہیں اور اپنی مرضی کو اُسکی مرضی کے تابع رکھتے ہیں تو ہم ضرور اُسکے فرزند ہیں

۴۰ (۴۰) اور شاگردوں کے پاس آیا اور انہیں سوتے پایا اور پطرس کو کہا کیا تم میرے ساتھ ایک گھڑی نہ جاگ سکے

یہہ دُکھ موج زن دریا کی مانند اُسپر آیا اور اُسمیں سے لفظ باپ بولکر ذرا سا افاقہ اور تسلی حاصل کی تب فوراً شاگردوں کے پاس آیا جنکے لئے وہ فکرمند تھا پر اُنہیں سوتے پایا تب پطرس سے مخاطب ہوا کہ ای شمعون تو سوتا ہی اسوقت اُسی لفظ پطرس سے خطاب نہیں کیا مگر شمعون کہا (مرقس ۱۴ باب ۳۷) کیونکہ وہ اسوقت پطرس یعنے پتھر کا کام نہیں کرتا تھا مگر شمعون کا کام کرتا تھا اُسنے کہا کہ تیرے ساتھ مرنے کو طیار ہوں لیکن اِس وقت جاگ بھی نہیں سکتا

۴۱ (۴۱) جاگو اور دعا مانگو تاکہ امتحان میں نہ پڑو روح تو مستعد پر جسم سُست ہی

(جاگو اور دعا مانگو) اور یہہ اِسلئے اُسنے فرمایا کہ انکار کرنے کا امتحان اسوقت بہت ہی نزدیک تھا جس سے وہ لوگ واقف نہ تھے پر وہ عالم الغیب جانتا تھا (ف) اب تک اکثروں کی آنکھ نیند سے اُونگھتی ہی ایسا کہ دُکھ کے وقت مسیح کے جلال کو نہیں دیکھ سکتی پر جب روح آوے تو مسیح کے دُکھ اور موت میں شامل ہو سکتے ہیں (روح مستعد پر جسم سُست) وہ اپنی حالت میں جو اسوقت تھے روح اور جسم میں فرق بتلاتا ہی کہ جسم سُست ہی پر روح طیار ہی اور اسی جسم و روح کی آمیزش سے وہ قول اُسنے فرمایا تھا جو اوپر مذکور ہی کہ اگر ہو سکے تو یہہ پیالہ گذر جاے یہاں کچھ غور کرنا چاہئے (ف۲) اُسنے فرمایا کہ میرے ساتھ جاگو نہ آنکہ میرے ساتھ

دعا کرو کیونکہ درمیانی اپنے خاص کام میں ہمیشہ اکیلا رہتا تھا (ف) دعا کرو کہ امتحان میں نہ پڑو نہ آنکہ امتحان نہ آوے مگر جب آوے تو اُسمیں گر نہ پڑو لیکن برداشت کرو امتحان کی برداشت خوشی کی بات ہی (یعقوب ۱ باب ۲) لیکن اپنی مرضی سے امتحان میں نہ جانا نہ اُسکے ساتھہ سرگوشی کرنا مثل حوا کے (ف) یہہ حکم کہ جاگو اور دعا مانگو نہ صرف اُنکے لیے تھا مگر سب کے جو دنیا میں عیسائی ہیں ہر وقت مناسب ہی (ف) مسیح کے دل میں اُسوقت دو مخالف رغبتیں تھیں جنمیں برابر جنگ تھا

۴۲ (۴۲) پھر دوبارہ جاکر دعا مانگی اور کہا ای میرے باپ اگر ممکن نہیں کہ یہہ پیالہ میرے پینے بغیر مجھہ سے گذر جاوے تو تیری مرضی ہو

یعنے ای باپ تجھسے سب کچھہ ہوسکتا ہی تو اسکو بھی دور کرسکتا ہی اور جو بغیر اِسکے ممکن نہیں تو میں اپنی مرضی نہیں چاہتا مگر تیری مرضی چاہتا ہوں ہونے دے اگر تیری مرضی ہی (ف) خدا نے اُسکی یہہ دعا سُنی اور جواب بھی دیا دیکھو (عبرانی ۵ باب ۷) چونکہ مسیح نے اپنی مرضی کو چھوڑ دیا اِسلئے اُسکی سنی گئی اور غالب بھی آیا جب پولوس نے دعا کی کہ اُسکا کانٹا دور کیا جائے تو وہ دور نہیں کیا گیا مگر برداشت کی طاقت بخشی گئی اسیطرح ہم بھی جب اپنے دکھوں میں اُسے پکارتے ہیں اور اپنی مرضی کو چھوڑ دیتے ہیں تو پاتا تو اگر مناسب ہی دکھہ دور ہوجاتے ہیں یا اُنکی برداشت کی طاقت پاتے ہیں۔ اسیطرح مسیح کو انسان ہوکر طاقت بخشی گئی تب اُسنے اُس پیالہ کو تلچھٹ تک پیا

۴۳ (۴۳) اور آکے اُنہیں پھر سوتے پایا کیونکہ اُنکی آنکھیں بھاری تھیں (۴۴) اور اُنہیں چھوڑ کر پھر گیا اور وہی بات کہکر تیسری بار دعا مانگی

(پھر سوتے پایا) لوقا کہتا ہی کہ غم سے سوتے تھے (لوقا ۲۲ باب ۴۵) غم کے وقت بھی ایک عجیب غنودگی ہوتی ہی گویا نیم خفتہ ہوتے ہیں اور حواس درست نہیں رہتے (پھر گیا) وہاں جہاں طوفان کی موجیں زیادہ تھیں تاکہ اُسے غرق کریں اُسوقت آسمان سے ایک فرشتہ اُسے دکھلائی دیا جو اُسے قوت دیتا تھا (لوقا ۲۲ باب ۴۳) یہہ دعا کا جواب تھا اور یہہ فرشتہ نہ روشنی دیتا تھا اور نہ تسلی مگر مسیح کے انسانی جسم کو بڑی بھاری کشتی میں تقویت دیتا تھا جس وقت انگور کولھو میں کچلے جاتے تھے (یسعیاہ ۶۳ باب ۳) اُسوقت مسیح جانکنی میں پھنسا اور گڑگڑا کے اُسکا پسینا لہو کی بوندوں کی طرح زمین پر گرتا تھا یہہ جان کنی قربانی نہیں تھی مگر قربانگاہ پر برہ باندھا گیا تھا اور اُسکی ساری انسانیت اُس جانکنی میں مروڑی گئی تھی تب تیسری بار دعا مانگی کہ تیری مرضی ہو تب سب کچھہ ہوگیا موت کی تلچھٹ گذر گئی آخری لڑائی کا یہہ شروع بھی فتحیابی سے ہوا (ف) بغیر کام کی مرضی بیفایدہ ہی جیسے کام بغیر مرضی کے بیفایدہ ہی اُسنے کہا دیکھہ تیری مرضی بجا لانے کو آتا ہوں اُسی مرضی سے ہم سب پاک ہوئے (عبرانی ۱۰ باب ۹ و ۱۰)

(ف ۲) مسیح خداوند نے کبھی بدن کے دُکھ کے سبب شکایت نہیں کی اُسکے شاگرد بھی جب شہید ہوئے دُکھوں کی خوب برداشت کرتے تھے لیکن اُسوقت اُسکا دُکھ روحانی زیادہ تھا کہ اُسنے سارے بنی آدم کا دُکھ اُٹھالیا اور اُسکے ساتھ وہ سلوک کیا گیا گویا اُسنے آپ وہ سب گناہ کیا تھا جو سزا اُسکی تھی پوری اُسے دی گئی دوزخ نے سخت حملہ اُسپر کیا شریعت کی لعنت نے اُسے پکڑا گناہ کا نیش اُسکے لگا موت کی تلچھٹ کا ذایقہ اُسنے چکھا (۲ قرنتی ۵ باب ۲۱ گلاتی ۳ باب ۱۳) اور یہہ اسلئے کیا کہ سب گنہگار لوگ جو اُسپہ ایمان لاویں اُسمیں ایسے پیوند ہوویں کہ اُسکی راستبازی سے وہ آپ راستباز ہوجاویں جیسے وہ اِسوقت اُنکے گناہوں سے آپ گنہگار ٹھہرا اس کلگت سے اُسنے اُنکا جو کچھ تھا اُٹھالیا اور اپنا جو کچھ ہو اُنہیں دیا یہہ مقام بہت غور کے لایق ہو ناظرین یہاں زیادہ فکر کریں تمام فضل ساری رحمت اور ساری عدالت یہاں ہو یہی مقام ہو جہاں سے ابدی زندگی نکلتی ہو اسی چابی سے الہام کا ہر قفل کھلتا ہو (ف ۳) مسیح نے کبھی نہیں کہا کہ میں اس پیالہ کو پسند کرتا ہوں کیونکہ نفرتی اور ہولناک پیالہ تھا پر اُسنے آدمیوں پر رحم کرکے اِسکی برداشت کی اگر لوگ کہانی باتوں کو چھوڑ حقیقی مسیح کی طرف دیکھیں تو ایمان محبت بہت زیادہ ہووے اسی گتسمنی سے یہہ نصیحت نکلتی ہو کہ صلیب کے دُکھ سے انسان و خدا میں صلح و میل حاصل ہوا (ف ۴) مسیح نے تین بار دعا کی امتحان بھی تین بار ہوا تھا جب بیابان میں تھا

۴۵ (۴۵) تب اپنے شاگردوں کے پاس آیا اور اُنہیں کہا اب سوتے رہو اور آرام کرو دیکھو گھڑی آپہنچی اور انسان کا بیٹا گنہگاروں کے ہاتھ حوالے کیا جاتا ہو

(اب سوتے رہو اور آرام کرو) جانکنی میں میرے ساتھ نہیں جاگ سکے خیر اب پکڑے جانے کا وقت آتا ہو اگر چاہو تو اسوقت بھی سوتے رہو۔ مسیح اپنے تمام کام میں ہمیشہ الگ رہا لوگوں میں سے کسی نے کبھی کچھ مدد نہیں کی (گنہگاروں کے ساتھ) کیونکہ اُسنے سارے گناہ کی برداشت کی اور اب گنہگار لوگ اُسپر دست اندازی کرتے ہیں گناہ اُسکے نزدیک آگیا موت جو گناہ کی مزدوری ہو اب اُسپر حملہ کرتی ہو (ف) اگرچہ پیشتر سے مقرر تھا کہ یوں یوں ہوگا تو بھی ہر کام کا قصور اُسکے فاعلوں کے ذمہ ہو

۴۶ (۴۶) اُٹھو چلیں دیکھو جو مجھے پکڑواتا ہو نزدیک ہو

(اُٹھو چلیں) نہ مرنے سے بھاگیں جیسے خوف زدہ بھاگتے ہیں مگر چلو پکڑنیوالوں سے ملاقات کریں اور اُنکے سامنے کھڑے ہوں (ف) دیکھو پہلا آدم اپنا گناہ سر پر لیکر راستباز خدا سے باغ کے درختوں میں پوشیدہ ہوا مگر دوسرا آدم آپ راستباز ہو کے باغ کے درختوں سے باہر بدکاروں کے سامنے حاضر ہوتا ہو تاکہ آپ کو گنہگاروں کے حوالہ کرے

۴۷ (۴۷) اور وہ یہہ کہتا ہی تھا کہ دیکھو یہوداہ بارہوں میں سے ایک آیا اور اُسکے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آپہنچی

(۴۷ سے ۵۶ مرقس ۱۴ باب ۴۳ سے ۵۲ لوقا ۲۲ باب ۴۷ سے ۵۳ یوحنا ۱۸ باب ۲ سے ۱۱ تک) (بارہوں میں سے) یہوداہ بارہوں میں سے تھا نہ حقیقتاً مگر اُنمیں سے نکلا اور ظاہر کیا کہ میں حقیقتاً اُنمیں سے نہیں ہوں اگرچہ شمار میں اُنکے آیا (بڑی بھیڑ) یوحنا اِسکی تفصیل بتلاتا ہی (۱۸ باب ۳) لوقا کہتا ہی کہ سردار کاہن اور ہیکل کے سردار اور بزرگ اُسپر چڑھہ آئے تھے (لوقا ۲۲ باب ۵۲) اُنکے ہاتھوں میں مشعل اور چراغ اور ہتھیار بھی تھے (یوحنا ۱۸ باب ۳) اُس روز پورنماشی تھی یعنے پورا چاند تھا اور خوب چاندنی کھل رہی تھی تو بھی مشعلیں لائے اِس خیال سے کہ شاید مسیح آپکو درختوں یا غاروں میں چھپاوے تو ہم روشنی کے وسیلہ تلاش کرینگے ۔ اور رومی سپاہی ساتھہ تھے جو انٹونیا کے برج میں عید کے وقت حفاظت کے لئے رہتے تھے اور اُنکو اسلئے لائے کہ لوگ گمان کرینگے کہ فساد ہوتا ہی اور اسلئے حفاظت والے سپاہی ہتھیار بند ہوکر گئے ہیں یعنے رفع فساد کیا جاتا ہی اسیوقت میں مسیح اُنکے استقبال کے لئے باہر نکلا ۔ اور کہا کسکو تلاش کرتے ہو میں وہی ہوں تب وے زمین پر گر پڑے دبدبہ سے پھر اُسنے کہا کسکو تلاش کرتے ہو میں وہی ہوں اگر مجھے ڈھونڈھتے ہو تو اِنکو جانے دو (یوحنا ۱۸ باب ۴ سے ۹)

۴۸ (۴۸) اور اُسکے حوالے کرنیوالے نے اُنہیں یہہ کہکے پتا دیا تھا کہ جسکا میں بوسہ لوں وہی ہی اُسے پکڑ لو

(بوسہ) یہہ کہیں نہیں لکھا کہ مُنہہ کا یا ہاتھہ کا یا پیر کا صرف بوسہ کا لفظ لکھا ہی یہہ دستور عام بطور سلام و اظہار محبت کے یہودیوں میں تھا (خروج ۱۸ باب ۷ و ۲ صموئیل ۲۰ باب ۴۱) اُسنے یہہ دستور معمولی عادت کے موافق کیا جو باہر سے آکر کرتے تھے (ف ۱) یہاں سے ظاہر ہی کہ شاگرد مسیح کو کسطرح پیار کرتے تھے پولوس (رومی ۱۶ باب ۱۶) میں شاید اسی دستور کے طرف اشارہ کرتا ہی (ف ۲) اِس بوسہ سے جو یہوداہ نے لیا کلیسیا نے یہہ سیکھا کہ جھوٹے بھائیوں کی محبت سے ڈرنا چاہئے جو زیادہ محبّت کا نشان ریاکاری سے دکھلاتے ہیں تو شاید زیادہ ہلاکت کا فکر کرینگے (ف ۳) یہہ روح مسیح کے مخالف کی روح ہی جو لبوں سے پیار کرتے ہیں اور مُنہہ سے خوشامد مگر دشمنوں کے ہاتھہ میں مصلوب ہونے کو بیچتے ہیں اسوقت دیکھو (۲ صموئیل ۲۰ باب ۹ و ۱۰) اور یہاں سے یہہ بھی ظاہر ہی کہ بوسہ کا دستور شاید ماتھے پر تھا تب بھی تو یوآب نے عماسا کی ڈارھی پکڑ کر ماتھا چومنا چاہا اور تلوار ماری

۴۹ ۵۰ (۴۹) اور فی الفور یسوع کے پاس آکر کہا ای اُستاد سلام اور اُسے چوما (۵۰) اور یسوع نے اُسے کہا ای میاں تو کاہے کو آیا ہی تب اُنہوں نے پاس آکے یسوع پر ہاتھہ ڈالے اور اُسے پکڑ لیا

(ای میاں) یہہ میاں کا لفظ وہ نہیں ہی جو (یوحنا ۱۵ باب ۱۵) میں ہی مگر یہہ وہ لفظ ہی جو (متی ۲۰ باب ۱۳ و ۲۲ باب ۱۲) میں ہی لوقا کہتا ہی مسیح نے فرمایا ای یہودا کیا تو ابن آدم کو بوسہ سے پکڑواتا ہی (لوقا ۲۲ باب ۴۸) یعنے سب سے بڑا دوستی کا نشان سب سے بڑی دغا کے لئے استعمال کرتا ہی مسیح کی طبیعت پر لوگوں کی محبت اور دغا نے جلد جلد تاثیر کی اُسکی روح نے فوراً ایسی باتوں سے حس پائی

۵۱ (۵۱) اور دیکھو یسوع کے ساتھیوں میں سے ایک نے ہاتھہ بڑھا کر اپنی تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُسکا کان اُڑا دیا

(ایک نے) یعنے پطرس نے (یوحنا ۱۸ باب ۱۰) سردار کاہن کے (نوکر پر) اس نوکر کا نام ملکوس تھا یوحنا رسول سردار کاہن کو بھی جانتا تھا اور اُسکے نوکر کو بھی پہچانتا تھا (یوحنا ۱۸ باب ۱۶) اور یہہ نوکر بھی یوحنا کو جانتا تھا (ف) پطرس اس نوکر کا سر اُڑانا چاہتا تھا اور اسی لئے سر پر کھینچ کر تلوار چلائی مگر سر نہ کٹا کان اُڑ گیا دیکھو اسوقت پطرس براباس کے مانند مفسد ہو گیا جس نے فساد میں خون کیا تھا (مرقس ۱۵ باب ۷) مگر خدا کے فضل سے اُسکے وار نے خطا کی ورنہ فساد کا داغ شاگردوں پر بھی لگ جاتا (ف) تین انجیلوں میں اُسکے کاتبوں نے پطرس کا نام نہیں لکھا یہہ لکھا ہی کہ ایک نے تلوار چلائی اُسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اُن انجیلوں کی تحریر کے وقت پطرس زندہ تھا اگر اُسکا نام وہاں لکھا جاتا تو یہودی لوگ اُسکے جیتے جی اُسپر عدالت میں نالش کرتے اور کہتے کہ خود اُس کے بھائی رسول گواہی دیتے ہیں کہ اُسنے تلوار چلائی اور یوں پطرس کو ایذا پہنچاتے۔ مگر یوحنا نے نام لکھا ظاہر ہی کہ اُسوقت پطرس کا انتقال ہو گیا تھا فساد کا خوف نہ رہا تھا

۵۲ (۵۲) تب یسوع نے اُسے کہا اپنی تلوار میان میں کر کیونکہ سب جو تلوار کھینچتے ہیں تلوار ہی سے ہلاک کئے جائینگے

(میان میں کر) لوقا کہتا ہی اتنے ہی پر رہنے دے (لوقا ۲۲ باب ۵۱) یوحنا کہتا ہی کیا جو پیالہ باپ نے مجھے دیا میں نہ پیوں (ف) یہاں لکھا ہی اپنی تلوار میان میں کر پس عیسائیوں کی تلوار میان میں ہی انہیں تلوار چلانا جائز نہیں ہی مگر اُسوقت کہ خدا کا انتقام اُسے اپنا ہتھیار بناوے (رومیوں ۱۳ باب ۴) [illegible] کھینچکے ملکہ [illegible] میدان میں رکھہ پس میں خوشی سے قربان ہوتا ہوں تو نے یہہ کام بیجا کیا ہی دنیا میں [illegible] مسیح اور اُسکے دین کے لئے بیجا ہیں ہاں جان کی حفاظت اور ملکوں کی حفاظت اور عدالت ملکی کے وقت [illegible] لانا جائز ہی کیونکہ [illegible] تاکہ ظلم فساد لوٹ نہووے مگر انجیل پھیلانے میں اسکی جگہ نہیں ہی انجیل خونریزی سے نہیں پھیلتی

پر میری لڑائی اُور قسم کی ہی میں روح کی تلوار سے لڑتا ہوں تب میری حقیقی فتح ہوتی ہی (ف) دیکھو انتقام لینا خدا کا کام ہی مگر پطرس خدا کے کام کو اپنے اختیار میں لینا چاہتا تھا تو مسیح نے اُسے ڈانٹا (ف ۳) لکھا ہی اپنی تلوار نہ میری کیونکہ مسیح کے لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں ہیں (۲ قرنتی ۱۰ باب ۴) (جو تلوار کھینچتے ہیں) یعنے بزور شمشیر مسیح کا کام یا دین کا کام کرتے ہیں وہ تلوار ہی سے مارے جائینگے - پس مسلمان وغیرہ جو تلوار سے دین کا کام لیتے ہیں یقین ہی کہ انکا یہی حال ہوگا کبھی کبھی ہم دیکھتے ہیں کہ شریروں کے ہاتھ سے تلوار چلتی ہی مگر وہ شریر لوگ کیا ہیں خدا کی تلوار ہیں (زبور ۱۷-۱۳)

۵۳ (۵۳) یا کیا تو نہیں جانتا کہ میں ابھی اپنے باپ سے مانگ سکتا اور وہ فرشتوں کی بارہ فوجوں سے زیادہ میرے پاس حاضر کر دیگا

(بارہ فوجیں) ایک فوج یا تومن میں ۶ ہزار سپاہی ہوتے تھے بس (۷۲۰۰۰) فرشتے ہوئے اسقدر فرشتے آسکتے ہیں جیسے جان کنی کے وقت ایک فرشتہ تقویت دیتا تھا۔ (ف) یہاں بارہ فوجوں کا ذکر ہی شاید گیارہ شاگردوں کے لئے گیارہ فوجیں اور ایک فوج مسیح کے لئے مراد ہی کیونکہ یہوداہ تو شمار سے بھی خارج ہوکر شیطان کے حوالہ ہوگیا تھا (ف ۲) دیکھو جب مسیح کے لئے اتنی مدد آسکتی تھی اور اُسنے نہیں بلائی تو یہہ اسلئے تھا کہ اُسنے خوشی سے آپکو سپرد کیا (یوحنا ۱۰ باب ۱۸) وہ ہماری خطاؤں کے لئے حوالہ ہوا (رومی ۴ باب ۲۵) وہ عید فسح ہونیکو آیا اُس برہ کی مانند جسکے سر پر ہمارے گناہ لدے ہوئے تھے اپنے جلال اور طاقت کو کام میں نہ لایا اور خوشی سے دُکھ اُٹھایا جسنے خوشی سے دُکھ اُٹھایا وہ خوشی سے نجات بھی دیگا پس اُس سے نجات نہ لینا ہمارا قصور ہی

۵۴ (۵۴) پر نوشتے کیونکر پورے ہوتے کیونکہ یونہیں ہونا ضرور ہی

اگر وہ موت سے بچتا تو نوشتے پورے نہوتے باپ کی مرضی یوں ہوئی اور بیٹا آیا تاکہ باپ کی مرضی کو پورا کرے اور روح القدس نے مدد دی تاکہ ابدی روح کے وسیلہ سے قربانی گذرانے (عبرانی ۹ باب ۱۴) تمام الہامی کتابوں میں یوں لکھا ہی ہماری نجات اس پر موقوف تھی اور اُسکا جلال بھی اسی سے تھا۔ تب اُسنے اُس نوکر کے کان کو چھوکر اچھا کر دیا (لوقا ۲۲ باب ۵۱) اسی سبب سے پطرس بھی گرفتار نہوسکا کیونکہ نوکر چنگا ہوگیا تھا تو بھی تلوار چلانیکا ذکر اُسکے نام سے کرنا تین انجیل نویسوں نے یہود کو موقع نہ دینے کے لئے بہتر جانا (ف) دیکھو مسیح نے آدمی کو برباد کرنا نہیں چاہا (لوقا ۹ باب ۵۶) جب آدمیوں نے اُسکی جان لینا چاہا تب بھی اُس نے اُنکی جان کو بچا لیا

۵۵ ۵۶ (۵۵) اُسی گھڑی یسوع نے اُس بھیڑ کو کہا کہ تم جیسے چور کے لئے تلواریں اور لاٹھیاں لیکر میرے پکڑنے کو نکل آئے ہو میں ہر روز ہیکل میں تمہارے ساتھ بیٹھکے تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا (۵۶) پر یہہ سب ہوا تاکہ نبیوں کے نوشتے پورے ہوویں تب سب شاگرد اُسے چھوڑ کے بھاگ گئے

اگرچہ وہ آپ گنہگاروں میں شمار ہوا تو بھی اُسنے ہمیشہ یہہ خیال لوگوں کے دلوں سے دور کیا کہ میں گنہگار ہوں لوقا کہتا ہی کہ یہہ تمہاری گھڑی اور اندھیرے کی بات ہی (لوقا ۲۲ باب ۵۳) (نوشتے پورے ہوویں) انبیا کے نوشتے پورے ہوتے ہیں اور تکمیل پاتے ہیں اُس کے دُکھہ اور موت سے کیونکہ اُس کی موت ساری نبوت کا خلاصہ تھا جب موت تمام ہوئی تو اُسنے کہا سب کچھہ پورا ہوا (تب شاگرد اُسے چھوڑ کے بھاگ گئے) جیسے اُس نے پیشتر سے خبر دی تھی (مرقس ۱۴ باب ۲۷ یوحنا ۱۶ باب ۳۲) بھاگ تو گئے مگر دور تک نہیں بھاگے دیکھو پطرس و یوحنا اُسکے پیچھے آتے تھے سردار کاہن کے محل میں جانے کو (یوحنا ۱۸ باب ۱۵) دیکھو اچھے اور سیدھے آدمی تھے اور سچے لوگ بھی تھے اور معتبر بھی تھے تو بھی بھاگ گئے۔ اُنہوں نے مسیح کے نام پر سب کچھہ چھوڑ بھی دیا تھا تو بھی اُسوقت بھاگ گئے۔ تھوڑی دیر پیشتر کہتے تھے کہ ہم تیرے لئے مرنیکو بھی طیار ہیں تو بھی بھاگ گئے۔ دیکھو یہہ حال انسان کے دل کا ہی اکثر عیسائی اپنے دل کی کمزوری نہیں جانتے جب تک آزمائے نہ جاویں پس لازم ہی کہ ہم اپنی کمزوری سے بہت ڈریں اسیواسطے داؤد پیغمبر کہتا ہی تو مجھے تھام (۱۱۹ زبور ۱۱۷)

۵۷ (۵۷) پروے یسوع کو پکڑ کے قیافا نام سردار کاہن کے پاس لے گئے جہاں فقیہہ اور بزرگ جمع تھے

(۵۷ سے ۷۵ تک مرقس ۱۴ باب ۵۳ سے ۷۲ تک لوقا ۲۲ باب ۵۴ سے ۷۱ یوحنا ۱۸ باب ۱۳ سے ۱۸ تک و ۲۴ سے ۲۷) یہاں مسیح کا قیافا کے سامنے کھڑا ہونا اور پطرس کے انکار کا ذکر ہی (جمع تھے) یہہ لوگ صبح کے وقت جمع ہوئے تھے اور یہہ وہی مجلس سانہیڈرم تھی (لوقا ۲۲ باب ۶۶) فوراً پکڑ کر اُسی سانہیڈرم میں نہیں لیگئے بلکہ رات کو اُسے حنّا کے پاس لے گئے تھے (یوحنا ۱۸ باب ۱۳ و ۲۴) اور صبح کو سانہیڈرم کے سامنے مگر متی نے حنّا کا ذکر چھوڑ کر جلدی اصلی مطلب سنایا ہی۔ یہہ حنّا ایک بزرگ آدمی تھا پہلے سردار کاہن تھا لیکن رومیوں نے اُسے کہانت سے خارج کر دیا تھا۔ جب یہہ خارج ہوا تو اُسکا بیٹا العاذر نام کاہن ہوا تھا اور بقول یوسیفس اُسی شخص کے وسیلہ سے پھر اُسکا داماد قیافا نام سردار کاہن ہوا قیافا کے بعد اُسکے چار بیٹے کاہن ہوئے تھے جن میں سے آخری بیٹے کے ہاتھہ سے یعقوب برادر خداوند مارا گیا حنّا بھی سردار کاہن کہلاتا تھا اِسلئے کہ پیشتر کاہن تھا حنّا و قیافا ایک ہی گھر میں رہتے تھے

جو سردار کاہن کا محل کہلاتا تھا جب ایک نے دوسرے کے پاس مسیح کو بھیجدیا تو گھر ہی گھر میں معاملہ ہوا تھا (ف) مسیح کے تین امتحان تھے اس رات میں حنّا سے قیافا سے سانہڈرم سے جمعہ کی فجر کو اسیطرح تین امتحان تھے رومی حاکموں سے اول پلاطوس سے پھر ہیرودیس سے پھر پلاطوس سے اسی طرح اول میں تین امتحان اُسکے تھے ابلیس سے جب بیابان میں تھا (ف) جب یہہ مجلس جمع ہوئی اور وہ اُن میں حاضر کیا گیا تو کیا ہوا یہہ کہ خدا کا بیٹا گنہگاروں کے ہاتھہ میں حوالہ کیا گیا آپ عادل اور مالک و خالق ہوکے دنیا کی ناپاک عدالت کے سامنے کھڑا ہوا یہہ کیسا بڑا بھید تھا (ف۳) جس رات مسیح تولد ہوا آسمان دنیا میں آگیا اور فرشتے گاتے تھے مگر اس آخری شب میں آسمان کا خدا اپنی مخلوقات سے رسوائی پاتا ہی

۵۸ (۵۸) اور پطرس دور سے اُسکے پیچھے سردار کاہن کے دیوان خانہ تک ہولیا اور اندر جاکے نوکروں کے ساتھہ بیٹھا تاکہ آخر حال دیکھے

پہلے دور دور سے پیچھے پیچھے آیا لیکن اب دالان میں آگیا اور آگ تاپنے لگا (یوحنّا ۱۸ باب ۱۸ مرقس ۱۴ باب ۵۴) وہ جگہ جہاں مسیح سردار کاہن کے سامنے کھڑا تھا پطرس کے تاپنے کی جگہ کے نزدیک تھے پس مسیح نے اُسکے انکار کی بابت سب کچھہ سنا (لوقا ۲۲ باب ۶۱) شاید کوئی کہے کہ پطرس کیونکر محل میں آسکا تو واضح رہے کہ وہ یوحنّا کے وسیلہ سے اندر آسکا تھا (یوحنّا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۶) پطرس مسیح کی خدمت یا فضل و فایدہ اُٹھانے کو وہاں نہیں آیا تھا مگر انجام آخری دیکھنے کو آیا تھا وہ آپ امتحان میں گھس گیا اسلئے خدا اُسکی پناہ نہ تھا البتہ اتنی محبت تو تھی کہ خداوند کے نزدیک سے کسی اور طرف نہیں بھاگ سکا مگر ایمان بھی ایسا قوی نہ تھا کہ اُسکے پاس ٹھہر سکے (ف) جب کوئی آدمی مسیح کے دشمنوں کے درمیان جاتا ہی تو ہمیشہ خطرہ میں ہی لیکن جب وہ خدا پر بھروسہ کرکے سچائی پر گواہی دینے کو جاوے تو اُسے مدد ملتی ہی (ف۲) بہت لوگ مسیح کی پیروی کرتے ہیں مگر دور دور سے اتنی دور سے کہ پہچاننا مشکل ہی کہ آیا مسیح کے دوست ہیں یا نہیں پر مسیح کا دین ہمیشہ آدمی کو مسیح کے پاس بلاتا ہی ہماری دینداری اسی سے دریافت ہوسکتی ہی کہ ہمارے اندر ارادہ اُسکے پاس رہنے کا ہی یا نہیں کہ اُسکی پیروی کریں حقارت میں مصیبت میں دُکھہ میں موت میں بھی

۵۹ ۶۰ (۵۹) اور سردار کاہن اور بزرگ اور ساری بڑی عدالت یسوع پر جھوٹھی گواہی ڈھونڈھنے لگے تاکہ اُسے قتل کریں (۶۰) پر نہ پائی اور اگرچہ بہت جھوٹھے گواہ آئے تو بھی نہ پائی

اُسوقت حنّا نے مسیح کی تعلیم اور اُسکے شاگردوں کے باب میں سوال کیا (یوحنّا ۱۸ باب ۱۹) تاکہ اُسے پھنساوے اور سبب نالش کا نکالے مگر مسیح نے کہا کہ میں نے ہمیشہ صاف صاف منادی کی یعنے سب جانتے ہیں جو کچھہ مینے کہا ہاں کچھہ باتیں اُسنے پوشید گی میں

بھی بارہ سی کہیں مگر وہ سب اُسی ظاہری تعلیم کی تفسیریں تھیں نہ کوئی چھپی بات پر اب میں منادی کر چکا ہوں۔ تب پیادوں میں سے ایک نے اُسکے طمانچہ مارا (یوحنا ۱۸ باب ۲۲ و اعمال ۲۳ باب ۲) اِن آیتوں سے ظاہر ہی کہ ایسی زدوکوب کی سزا سردار کاہنوں کے روبرو بھی دیجاتی تھی اور بے اجازت حاکموں کے اُنکے سامنے سپاہی لوگ اہل مقدمہ پر دست اندازی کرنے کی جرات رکھتے تھے یہہ کیسی بیجا اور بے انصافی کی بات تھی اب انگریزی حاکموں کے سامنے بدون حکم کے سپاہیوں کی ایسی جرأت نہیں ہی پر وہاں اندھیر تھا۔ ہاں اسوقت ہم دیکھتے ہیں کہ بعض تحصیلداروں کے سامنے دیہات میں یا اُن تحصیلوں میں جہاں انگریزی حاکم نزدیک نہیں ہیں اہل مقدمہ کو سپاہی لوگ اُٹھکر مارنے لگتے ہیں اور تحصیلدار صاحب چپکے دیکھا کرتے ہیں اور خوش ہوا کرتے ہیں بلکہ بعض وقت آپ بھی اُٹھکر بے ضابطہ مارنے لگتے ہیں۔ تب مسیح نے کہا اگر مینے بُرا کہا تو بُرائی کی گواہی دے اور جو میں نے سچ کہا تو مجھے کیوں مارتا ہی دیکھو اُس پاک راستباز حلیم کا کیسا جواب ہوا (ف ۱) اِس جواب پر غور کر کے (متی ۵ باب ۳۹) کی تفسیر معلوم کرو کہ مسیح نے دوسرا گال اُسکی طرف نہیں پھیرا مگر بڑی برداشت کی پس اُس حکم کے معنی نہ ظاہری گال پھیرنے کے ہیں لیکن برداشت کرنے کے معنی ہیں نہ وہ جو بعض جاہل کہتے ہیں کہ دوسرا گال پھیرنا چاہئے (ف ۲) اُسوقت خانگی طور پر مقدمہ تھا مسئلوں کی بابت بات چیت ہوئی تھی اِسلئے مسیح نے اُسکے سوال کا جواب دیدیا مگر جب عدالت کے وقت جھوٹھے گواہ پیش ہوئے اور لعن طعن کرنے لگے تب وہ بالکل چپ رہا کچھہ جواب نہیں دیا (ف ۳) معلوم ہی کہ مسیح کی موت سردار کاہنوں اور بزرگوں سے ہوئی اور وہی اُسکے اِس دُکھہ کا باعث ہوئے پس یاد رکھنا چاہئے کہ جتنے بڑے بڑے درجہ کے لوگ کلیسیا میں ہوتے ہیں وے تعلیم میں غلطی کرنے سے یا بڑے بھاری گناہ سے اپنے مدارج کے سبب نہیں بچ سکتے۔ سردار کاہن اپنا نسب نامہ ہارون تک پہونچا سکتے تھے اور ثابت کر سکتے تھے کہ وے اُسکی نسل سے ہیں تو بھی اُنہوں نے خداوند کا خون کیا پس فضل و نیکی باپ سے بیٹے کو نہیں پہونچتی نہ لہو سے آتی ہی نہ ہاتھہ پیر سے یہہ سب باتیں بیفایدہ ہیں جہاں ایمان نہیں ہی۔ اِسکے بعد حنّا نے مسیح کو باندھا ہوا قیافا کے پاس بھیجدیا (یوحنا ۱۸ باب ۲۴) تاکہ وہ سانیڈرم کے سامنے پیش کیا جاوے اور قانون کے موافق اُسپر فتویٰ دیا جاوے (ف ۴) ایسا معلوم ہوتا ہی کہ پطرس کے دو پہلے انکار اُسوقت ہوئے تھے جب مسیح حنّا کے سامنے تھا اور تیسرا پچھلا انکار اُسوقت ہوا کہ جب وہ سانیڈرم کے سامنے تھا (جھوٹی گواہی ڈھونڈھنے لگے) کیونکہ اِس مجلس کے سامنے گواہوں کی ضرورت تھی اور ممکن نہ تھا کہ کوئی سچی تہمت اُسپر لگاویں اور چونکہ پلاطوس کے سامنے لیجانا تھا ضرور ہوا کہ کوئی سبب اُسے بتاویں لیکن کچھہ نہیں پایا جو مفید مطلب ہو یا جس سے اچھا عذر پلاطوس کے سامنے کر سکیں تب جھوٹھے گواہوں کی تلاش کرنے لگے اور اُنہیں رشوت بھی دی کہ اُسپر جھوٹھی گواہی دیں جیسے ستیفان کی نسبت بھی اُنہوں نے جھوٹھے گواہ بنائے تھے (اعمال ۶ باب ۱۱ سے ۱۴) لیکن مسیح کی نسبت یہہ کہ جھوٹھے گواہ اُٹھینگے پیشگوئی بھی تھی جو اسوقت پوری ہوتی ہی (زبور ۳۵ - ۱۱) بہت جھوٹھے گواہ آئے نہ ایک دو تو بھی ٹھہر نہ سکے اور بیان میں دو بھی متفق نہوئے اگر دو بھی متفق ہوتے تو فتویٰ دینے کو کافی تھے

(استثنا ۱۹ باب ۶) یہہ بات ضرور الٰہی انتظام سے ہوئی کہ متفق نہو سکے اگر خدا کے انتظام کو اُسمیں دخل نہوتا تو سرکار کے آدمیوں کو دو جھوٹھے گواہ بنانا کیا مشکل تھا لیکن خدا نے اُنکے بیان میں گڑبڑ ڈالی تھی کیونکہ اگر یہہ جھوٹھے گواہ دو بھی متفق ہو جاتے تو انجیل کے پھیلنے میں بڑا نقصان آجاتا (ف) دیکھو ٹھیک اُسیوقت میں جب دشمن کہتے تھے کہ خدا نے اُسے ترک کیا ہی اُسکا پیچھا کرو اور پکڑو (زبور ۱۷-۱۱) تب خدا نے اُسکی حفاظت آنکھہ کی پتلی کے مانند کی اور ایسا کیا کہ آدمی کے غضب نے اُسکی ستایش کی

(۶۱) آخر دو جھوٹھے گواہوں نے پاس آکر کہا کہ اِسنے کہا ہی کہ میں خدا کی ہیکل کو ڈھا سکتا اور تین دن میں اُسے پھر بنا سکتا ہوں ۶۱

یہہ تو نہایت ہی اُنہیں ضرورت تھی کہ دو گواہ کسی تہمت میں متفق ہوں لیکن جب کسی طرح متفق نہو سکے تو شروع خدمت کے وقت کی باتوں میں سے یہہ بات نکالی (یوحنا ۲ باب ۱۸ اسے ۲۲) یہہ تین برس کی بات تھی جو آج بولتے ہیں اور یہہ کیا بات تھی جو نکالی اور جسپر متفق ہوئے یہہ تو ایک ناکارہ دعویٰ تھا اور اسی کو ایسے زور سے پکڑا کہ اُسی پر طعن کرنے لگے (متی ۲۷ باب ۴۰) یہہ تین برس کی بات ہی لیکن ان تین برس میں اُسنے جو کچھہ کیا یا کہا اگرچہ زیادہ زور سے ملامت بھی کی تو بھی کچھہ نہیں پا سکے جو پیش کریں اور یہہ تین برس کی بات جو دو تین لفظ میں جنکو اُنہوں نے پیش کیا یہہ بھی درست طور پر نہ تھے شرارت سے نہیں بدلکر بولے وہ کہتے ہیں کہ اُسنے یوں کہا ہی کہ میں خدا کی ہیکل کو ڈھا سکتا ہوں اُسنے یہہ ہرگز کبھی نہیں کہا تھا بلکہ یوں کہا تھا کہ تم اِس ہیکل کو ڈھا دو میں کھڑا کر دونگا سو بھی اُسنے اپنے بدن کی ہیکل کی نسبت کہا تھا اور جیسا اُسنے کہا تھا ویسا کر بھی دکھلایا کہ تیسرے روز جی اُٹھا اُنہوں نے اُسکے بدن کو ڈھا دیا اُسنے اُسے کھڑا کر لیا۔ مگر سچ بولنا اُنکے مطلب کو مفید نہ تھا اِسلیے یہہ بات سنائی اور اسپر دو گواہ متفق ہوئے شکر ہی کہ ایسی کمزور بات پر متفق ہوئے نکسی بھاری تہمت پر۔ لیکن یہہ کرکے اُنہوں نے ایک پیشگوئی کو پورا کیا دیکھو (زبور ۵۶-۵) کہ وے میری باتیں کاٹتے ہیں سو دیکھو کہ صحیح بات کو کاٹ کر دوسرے طور پر بیان کیا اور یہہ بھی ظاہر ہی کہ بزرگ لوگ جانتے تھے کہ اِس تقریر سے مسیح کا وہ مطلب نہیں ہی جو گواہ بولتے ہیں کیونکہ وہ آپ پلاطوس کنے گئے اور کہا کہ یہہ دغا باز تین دن بعد جی اُٹھنے کو کہہ مرا ہی پس یہہ گواہی اُنکی تمیز کے خلاف شرارت سے اُنہوں نے قبول کی (متی ۲۷ باب ۶۳) پلاطوس کے سامنے اُنہوں نے ضرور اِسی پیشگوئی کے سبب عرض کی تھی کیونکہ یہی پیشگوئی مسیح نے خاص و عام سبکو سنائی تھی اور اور جگہ جو جی اُٹھنے کا ذکر کیا ہی وہ خاص شاگردوں کو کہا تھا نہ عوام کو پس اِس پیشگوئی سے پلاطوس کے سامنے استدلال کرنا ثابت کرتا ہی کہ جان بوجھکر اُنہوں نے شرارت کی مگر اسبات میں اُنکی گواہی متفق نہ تھی (مرقس ۱۴ باب ۵۹) پس معلوم ہوا کہ اُنہیں خبر تھی کہ مسیح کی موت اُنکے ہاتھوں سے ہوگی اور اُسکا جی اُٹھنا صرف اُسکی قدرت سے ہوگا تو بھی باز نہ آئے (ف) جیسے مسیح کی صحیح بات کو اُن شریروں نے

اُسوقت بدلکر کہا اِسی طرح آج تک عیسائیوں کی باتوں کو تمام بددین لوگ بدلکر بُرے طور سے سُنایا کرتے ہیں اور یوں آپکو اُنہیں جھوٹھے گواہوں کا شریک ثابت کرتے ہیں کہ اُنکی روح ان میں ہی

۶۲ (۶۲) تب سردار کاہن نے اُٹھکر اُسے کہا کیا تو جواب نہیں دیتا یے تجھہ پر کیا گواہی دیتے ہیں

اب سردار کاہن مسیح سے سوال کرنے کو اُٹھا اُسنے سمجھا کہ اب مقدمہ خارج ہونے پر آیا کچھہ گواہی نہیں ہوئی اسلیے چالاکی کرکے مسیح سے سوال کرتا ہی کہ اُسکے مُنہہ کی بات سے کوئی بات پکڑے

۶۳ (۶۳) پر یسوع چپ رہا تب سردار کاہن اُسے کہنے لگا میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ ہمیں کہہ دے کہ تو مسیح خدا کا بیٹا ہی

(مسیح چپ رہا) یہاں تک کہ مقدمہ کا وقت قریب انفصال کے پہونچا اور اسواسطے اُٹھہ کھڑا ہوا تھا (آیت ۶۲) جب اُسنے دیکھا کہ مسیح نہیں بولتا تب اُسنے اُسے زندہ خدا کی قسم دی دیکھو مسیح کی کمال دانائی کہ قیافا کے سامنے چپ چاپ رہا مگر جب اُسنے قسم دی اور اُسنے جانا کہ اب چپ رہنے سے گنہگار ثابت ہوتا ہوں کہ خدا کو عزت نہیں دیتا اُسکی قسم سُنکر بھی چپ ہی تب جواب دیا سوال یہہ تھا کہ اگر خدا کا بیٹا ہی تو بول مرقس کہتا ہی تو اُس قدوس کا بیٹا ہی اسی قسم کے بعد جواب ضرور ہوا (احبار ۵ باب ۱)

۶۴ (۶۴) یسوع نے اُسے کہا تو ہی نے کہا ہی پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اسکے بعد تم انسان کے بیٹے کو قادر مطلق کے دہنے بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھوگے

(تو ہی نے کہا ہی) لوقا کہتا ہی کہ اُسنے پہلے فرمایا اگر میں تم سے کہوں تو یقین نکروگے اور جو پوچھوں تو جواب نہ دوگے نہ مجھے چھوڑوگے (لوقا ۲۲ باب ۶۷ سے ۶۹) اسکے بعد کہا (تو ہی نے کہا) یعنے وہی ہوں جو تیرے منہہ سے خود نکلا جیسے مرقس میں ہی کہ میں وہی ہوں (مرقس ۱۴ باب ۶۲) لوقا میں ہی جو تم کہتے ہو وہی ہوں (لوقا ۲۲ باب ۷۰) مسیح جانتا ہی کہ میرے اوپر کیا فتوی ہوگا تو بھی اُنکے بیان پر حجت لاتا ہی اسکے بعد فرمایا مجھے قادر مطلق کے دہنے ہاتھہ بیٹھے دیکھوگے اور بادلوں پر آتے دیکھوگے (مکاشفات ۱ باب ۷) لفظ بلکہ سے مسیح اُنکے خیالات کا جواب دیتا ہی پس وہ کہتا ہی کہ میں جانتا ہوں کہ تم کسطرح میرے اقرار پر ہنسوگے کیونکہ مجھے صرف ایک بشر جانتے ہو جسے قتل کرسکتے ہو پر ایک دن آویگا جب تم اور کچھہ دیکھوگے اب میرے اوپر فتوی دیتے ہو اُسدن میں تم پر فتوی دونگا تب اس ٹھٹھہ بازی اور ہنسی کی سزا واجبی طور سے پاؤگے جب لاکھوں فرشتے اور تمام ایماندار میری ستایش کرینگے اور یہہ دن اِس واقعہ کے بعد ہوگا

جب پھر آونگا (ف) یہہ وہ اچھا اقرار ہی جسکا ذکر (۱ تمطاؤس ۶ باب ۱۳) میں ہی کہ مسیح نے بڑی عدالت سانیڈرم کے سامنے صاف کہا کہ میں مسیح ہوں میں خدا کا بیٹا ہوں اُسنے دو بات کا اقرار کیا اول آنکہ عہدہ میرا مسیح کا عہدہ ہی دوم آنکہ میری ذات خدا کی ذات ہی میں ابن اللہ ہوں پس کوئی یہودی اب نہیں کہہ سکتا کہ ہمارے باپ دادے ناواقف تھے کیونکہ اُنہوں نے صاف اُسکے منہہ سے سنا پر شرارت سے قبول نہ کیا (دل کی سختی اور اندرونی اندھلاپے سے ای مہربان خداوند ہمیں بچا) (ف۲) یہہ پچھلی بات جو مسیح نے فرمائی کہ میں بادلوں پر آونگا یہہ اشارہ تھا (دانیال ۷ باب ۱۳) پر (ف۳) اُنہوں نے کہا کیا تو خدا کا بیٹا ہی وہ کہتا ہی کہ ابن آدم ہوں یعنے اگرچہ خدا کا بیٹا ہوں مگر یہہ تمام دُکھ انسان ہوکر سہتا ہوں جیسے پہلے سے مقرر ہوا ہی کہ میں مصلوب ہوکر خدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھونگا اور پھر آونگا میں تم سے کہتا ہوں یعنے ای بزرگو اور ای قیافا سردار کاہن میں تم سے کہتا ہوں کہ تم مجھے دیکھوگے یعنے ای قیافا اور ای بزرگو میں تمہیں اپنے تخت عدالت کے سامنے کھینچونگا۔ مسیح نے کبھی سچائی کو نہیں چھپایا تاکہ دُکھ سے چھٹکارا پاوے اُسکے دُکھ میں اُسکا جلال نمایاں رہا

(۶۵) تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے یہہ کہکے پھاڑے کہ کفر کہا ہی ہمیں اور گواہوں کی کیا حاجت ہی دیکھو اب تمنے اُسکا کفر سنا ۶۵

(کپڑے پھاڑے) کفر سے خوف کھا کر جیسے مسلمان بھی آج کل کرتے ہیں اور کہتے ہیں توبہ توبہ اُسنے کفر کہا اُنمیں کپڑے پھاڑنے کا دستور تھا کہ کفر کی بات سنکر کپڑے پھاڑتے تھے (۲ سلاطین ۱۸ باب ۳۷) یوحنا کہتا ہی کہ تمنے اُسکا کفر سنا (یوحنا ۱۰ باب ۳۳) لوقا کہتا ہی کہ ہمنے اُسکے منہہ سے سُنا (لوقا ۲۲ باب ۷۱) دیکھو اگر مسیح نے آپکو خدا کا بیٹا اُنکے سامنے بیان نہیں کیا تو یہہ اُنکا کپڑے پھاڑنا اور کفر کا اتہام کس مطلب پر ہی وے اس بات کو کفر جانتے تھے جیسے مسلمان بھی اب اِسکو کفر جانتے ہیں یہہ بات جسکو یہہ لوگ کفر کہتے ہیں ہمارا عین ایمان ہی یہی بات ہی جس سے آدمی بچ سکتا ہی اگر یہہ عقیدہ ہمارے دل میں نہو تو دل ہرگز خدا کا گھر نہیں ہوسکتا

(۶۶) تمہاری کیا صلاح ہی اُنہوں نے جواب دے کے کہا وہ قتل کے لایق ہی ۶۶

(تمہاری کیا صلاح ہی) یعنے اب کہ تمنے اُسکا کفر سُنا اپنی صلاح بتلاؤ کہ اُسے کیا سزا دیجاوے تم سب آپ بولو (قتل کے لایق ہی) کیونکہ کفر بولنے کی سزا موت تھی (احبار ۲۴ باب ۱۶) شریعت کے موافق ضرور تھا کہ سنگسار کیا جاوے اُنہوں نے یعنے سب نے مارنے کو کہا سب نے قتل کے لایق جانا سب نے قتل کا فتوی دیا مگر ایک آدمی تھا جو ممتاز تھا ارمتیہ کا یوسف وہ اِس صلاح میں شریک نہوا تھا (لوقا ۲۳ باب ۵۰ و ۵۱) شاید وہ اور نیقودیمس بھی حاضر نہ تھا اور سب جو حاضر تھے اُسکے قتل پر متفق ہوئے (ف۱) یہہ رات کے وقت

اُنکی صلاح کا ذکر ہی جسوقت پطرس نے انکار کیا تھا مگر عام فتوی اُسکے قتل کا اُنہوں نے صبح کو سنایا تھا (متی ۲۷ باب ۱) (ف ۲) آج کفارہ کا بڑا دن تھا اور مناسب تھا کہ یہودیوں کا سردار کاہن برہ کے اُوپر باہر لیجانے سے پیشتر گناہ رکھے (احبار ۱۶ باب ۲۱) میں ہی کہ ہارون اپنے دونوں ہاتھہ اُس جیتے حلوان کے سر پر رکھے اور بنی اسرائیل کی ساری بدکاریوں اور اُنکے سارے گناہوں اور خطاؤں کا اقرار کرکے اُنکو اُس حلوان کے سر پر دھرے اور اُسے کسی شخص کے ہاتھہ جو اُسکے لئے معین ہو بیابان کو بھجوا دے - اسی دستور پر یہہ بات واقع ہوئی اور وہ نہ سمجھے کہ کیا کرتے ہیں -

۶۷ (۶۷) تب اُنہوں نے اُسکے منہہ پر تھوکا اور اُسے گھونسا مارا اور وں نے اُسے طمانچے مارے اور کہا

اِن باتوں میں سے کوئی ایسی بات نہ تھی جو سات سو برس پیشتر نبوت سے نہ کہی گئی ہو سب کچھہ پہلے سے خدا نے ظاہر کر دیا تھا کہ یوں یوں ہوگا (دیکھو یشعیاہ ۵۰ باب ۶) میں ہی کہ میں اپنے پیٹھہ مارنے والوں کو دیتا ہوں اور اپنے گال اُنکو جو بال نوچتے ہیں میں اپنا منہہ رسوائی اور تھوک سے نہیں چھپاتا پر خداوند یہواہ میری حمایت کرتا ہی اور اِسلئے میں شرمندہ نہونگا - لوقا کہتا ہی کہ وے مرد جنکی حوالات میں یسوع تھا ٹھٹھہ مار کر کوڑے مارتے تھے (لوقا ۲۲ باب ۶۳) مرقس کہتا ہی کہ رومال آنکھوں پر ڈالا اور بعضوں نے ہاتھہ سے طمانچے بھی مارے اور ٹھٹھہ کیا اور اُسکی نبوت پر ٹھٹھہ کیا اور اُسپر تھوکا یہہ تھوکنا سب سے زیادہ بےعزتی کا کام تھا (گنتی ۱۲ باب ۱۴ و ایوب ۳۰ باب ۱۰) کو دیکھو (ف) جھوٹھہ بولنا ٹھٹھہ کرنا یہ شیطان کی قدیمی عادت ہی اور پرانی بات ہی اِس سے ظاہر ہی کہ اُن میں کسکی روح اُسوقت سرایت کئی ہوئی تھی

۶۸ (۶۸) اے مسیح ہمیں نبوت سے بتا کہ کون ہی جسنے تجھے مارا

(کون ہی جسنے تجھے مارا) پہلی دوسری اور چوتھی انجیل میں صرف یہہ لکھا ہی کہ اُس سے سوال کیا کہ کس نے تجھے مارا لیکن تیسری انجیل میں ذکر ہی کہ آنکھیں بند کر کے مارا تھا اور اِسلئے پوچھا تھا کہ کس نے تجھے مارا (آخر لوقا ۲۲ باب ۶۴) اِس سے عبارت حل ہو جاتی ہی (ف) اگر سارا حال ہوبہو معلوم ہوتا تو باقی اعتراض مخالفوں کے بھی سب حل ہو جاتے - مرقس کہتا ہی کہ سردار کاہن کے نوکروں نے بھی مارا لوقا کہتا ہی کہ اُسکے حق میں اور بھی کفر بکا (لوقا ۲۲ باب ۶۵) پس یہہ بیان مختصر نمونہ کے طور پر انجیلوں میں ہی تاکہ جانیں کہ مسیح نے کیسا دکھہ اُٹھایا (ف ۲) اب پطرس کی طرف دیکھنا چاہئے کہ وہ کس طرح سانپ کے بیچ میں آگیا اور اُس کے انکاروں کی کیا صورت ہوئی

۶۹ (۶۹) اور پطرس باہر دالان میں بیٹھا تھا اور ایک لونڈی اُس پاس آئی اور بولی تو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا

پطرس کا پہلا انکار (۶۹ سے ۷۱ تک ہے (باہر دالان میں بیٹھا تھا) مرقس کہتا ہے کہ نیچے دالان میں (مرقس ۱۴ باب ۶۶) یعنے باہر ونیچے جہاں آگ جلتی تھی اور چاروں طرف نوکر کھڑے تھے مسیح ذرا سا اوپر تھا اُس چبوترہ پر جسپر پوڑی سے چڑھتے تھے۔ پس ایک لونڈی پطرس کے پاس آئی اور یہہ سردار کاہن کی لونڈیوں میں سے تھی یوحنا کہتا ہے کہ وہ دربان تھی (یوحنا ۱۸ باب ۱۷) اُس ملک میں اکثر عورتیں دربانی کرتی تھیں (اعمال ۱۲ باب ۱۳) اِس لونڈی نے کہا تو بھی یسوع جلیلی کے ساتھ تھا مرقس کہتا ہے آگ تاپتے پر نظر کر کے کہا لوقا کہتا ہے خوب نگاہ کر کے کہا یعنے آگ کی روشنی سے خوب نظر کر کے دیکھا اور کہا ہیں ظاہر ہے کہ پطرس کے چہرہ پر کچھ ایسے آثار نمایاں تھے جس سے اُسنے جانا کہ یہہ شخص اُسکے ساتھ کا ہے خواہ افسوس یا خوف کے نشان ہوں۔ یسوع جلیلی کہا مرقس کہتا ہے یسوع ناصری کہا یوحنا کہتا ہے یوں کہا کیا تو بھی اُسکے شاگردوں میں سے نہیں ہے لوقا کہتا ہے کہ لونڈی نے کسی دوسرے کی طرف خطاب کر کے کہا۔ راقم کے گمان میں لونڈی کی بات کا حاصل ہر ایک انجیل نویس نے اپنی عبارت میں لکھا ہے

۷۰ (۷۰) پر اُسنے سبھوں کے سامھنے یہہ کہکے انکار کیا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ تو کیا کہتی ہے

(میں نہیں جانتا کہ تو کیا کہتی ہے) مرقس کہتا ہے کہ نہیں جانتا نہیں سمجھتا کہا لوقا میں صاف لکھا ہے کہ اے عورت میں اُسے نہیں جانتا (ف ۱) یہہ اُس دعائی فقرہ کی اچھی تفسیر ہے کہ ہمیں امتحان میں نہ ڈال۔ مسیح نے صاف کہا کہ دعا مانگو تا کہ امتحان میں نہ پڑو۔ مگر پطرس آپسے امتحان میں پڑنے کو اُس دالان میں گیا اور آدمی سے ڈر کر دام میں پھنس گیا (امثال ۲۹ باب ۲۵) اِسلئے طاقت دفع ہوئی شمسون کی مانند بال کاٹے گئے۔ اور مسیح نے بھی پطرس کو گرنے دیا تا کہ اپنی کمزوری معلوم کرے اور فروتنی و رحم سیکھے۔ اِسکے بعد پطرس نے مسیح کا تمام عمر میں پھر کبھی انکار نہیں کیا توبہ کر کے نجات پائی لیکن یہوداہ نے توبہ نہ کر کے آپ کو ہلاک کیا پس یہہ امتحان ایک کے حق میں دوا دوسرے کے حق میں زہر قاتل ہو گیا (ف ۲) دیکھو پطرس نے مسیح کا انکار کیا اُسکے بعد کہ جب عشاء ربانی پائی تھی جیسے مسیح کا امتحان بھی بعد بپتسما کے ہوا تھا پس دونوں سکریمنٹوں کے بعد آزمایشیں آتی ہیں (ف ۳) پطرس کی چار غلطیاں تھیں اول اپنی قوت پر بھروسہ کیا دوسری سستی کی کہ سو گیا اور دعا نہیں مانگی تیسری بزدلی اختیار کر لی جرات کو ہاتھ سے دے بیٹھا چوتھی بُری صحبت میں چلا گیا اگر وہاں نہ جاتا تو امتحان میں نہ پڑتا پس ہر ایماندار کو لازم ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھے چست رہے ہمت نہ ہارے بُری صحبت سے الگ رہے (ف ۴) بڑی بڑی بیماریاں جب آتی ہیں تو پہلے اُنکے آثار نمایاں ہوتے ہیں اسیطرح گرنیکے آثار بھی پہلے دل میں روح میں خفیہ آتے ہیں اُسکے پیچھے لوگ گرتے ہیں پس آثار خفیہ کی حفاظت اور دفعیہ نہایت ضروری امر ہے

۷۱ (۷۱) اور جب وہ باہر دہلیز میں چلا دوسری نے اُسے دیکھا اور اُنہیں جو وہاں تھے کہا یہہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا

(دہلیز میں چلا) پہلا انکار کرکے اور اِس بہانہ سے چلا کہ گویا یہاں آگ زیادہ گرم ہی اُسکی گرمی کی برداشت نہیں کرسکتا شاید اُسکا بھاگنے کا ارادہ ہوا تھا۔ اُسوقت مرغ نے پہلی بانگ دی تھی (مرقس ۱۴ باب ۶۶) (دوسری نے کہا) یعنے دوسری لونڈی نے کہا لوقا کہتا ہی دوسرے مرد نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ایک لونڈی اور ایک مرد نے کہا ہوگا جیسے یوحنا میں لکھا ہی کہ وے بولے جمع کا صیغہ ہی (یوحنا ۱۸ باب ۲۵) اور یہہ خطاب اِس لونڈی و مرد کا اُنسے تھا جو وہاں تھے مرقس کہتا ہی کہ وہاں کھڑے تھے (یہہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا) مرقس کہتا ہی یہہ اُن میں سے ایک ہی

۷۲ (۷۲) اور اُسنے قسم کھاکے پھر انکار کیا کہ میں اِس آدمی کو نہیں جانتا ہوں

(قسم کھاکے) انکار کیا یہہ دوسرا انکار پہلے انکار سے زیادہ بھاری ہوا کہ قسم کے ساتھ انکار کیا لوقا کہتا ہی کہ اُسنے کہا اے آدمی میں نہیں ہوں (ف) دیکھو سب سے بڑے رسول بھی آدمی اور گنہگار ہیں پس آدمی کی طرف نجات کے لئے کون دیکھ سکتا ہی اور کوئی آدمی اپنے دل میں نہیں کہہ سکتا کہ میں نہیں گرسکتا۔ مگر سب جو گرتے ہیں مردود نہیں ہیں اُنکو فروتنی کی روح سے سنبھال کے بحال کرنا چاہیے (گلاتی ۶ باب ۱) پطرس از خود قسم کھاکے انکار کرتا ہی اُسے کسینے قسم نہیں دی دیکھو خداوند مسیح کو جب اُسے سردار کاہن نے قسم دی تو وہ اقرار کرتا ہی کہ میں ابن اللہ ہوں لیکن ایک رسول آپ ہی آپ قسم کھاکر اُسکا انکار کرتا ہی پس نجات کا بھروسہ صرف مسیح پر ہی نہ کسی رسول پر

۷۳ (۷۳) تھوڑی دیر بعد اُنہوں نے جو وہاں کھڑے تھے پطرس کے پاس آکے کہا بیشک تو بھی اُن میں سے ہی کیونکہ تیری بولی بھی تجھے ظاہر کرتی ہی

(تھوڑی دیر بعد) لوقا کہتا ہی گھنٹہ ایک بعد (لوقا ۲۲ باب ۵۹) بیشک تو اُن میں سے ہی تیری بولی تجھے ظاہر کرتی ہی لوقا میں ہی کہ کسینے تاکید سے کہا کہ بیشک اُنکے ساتھ تھا کیونکہ جلیلی ہی جلیل کے تلفظ میں سوریانی تلفظ رلا ملا ہوا تھا معلوم ہوتا ہی کہ پطرس اُنسے بولا اگر وہ نہ بولتا تو اُسکا تلفظ اُسے ظاہر نہ کرتا۔ یوحنا کہتا ہی کہ جسکا کان پطرس نے کاٹا تھا اُسکا بھائی کہنے لگا کہ بیشک یہہ اُن میں سے ہی میں نے اُسے باغچہ میں دیکھا ہی۔ اب تو پطرس بے ڈھب پھنس گیا لونڈی نے مسیح کے ساتھ دیکھا اور تلفظ بھی اُسکو ظاہر کرتا ہی اور ایک آدمی کہتا ہی کہ میں نے اُسے باغچہ میں دیکھا تھا سب طرح سے اُنکے جال میں پھنس گیا اب کس طرح چھوٹے اِسلئے قسمیں کھا کھاکے انکار کرنے لگا

(۷۴) تب وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا کہ میں اِس آدمی کو نہیں جانتا ہوں اور وہیں مرغ نے بانگ دی

(لعنت اور قسم) سے انکار کیا یہہ تیسرا انکار سب سے زیادہ بھاری انکار ہوا دیکھو گناہ ترقی کرتا گیا پس ایک گناہ سے دوسرا گناہ زیادہ ہوتا ہے (وہیں مرغ نے بانگ دی) مرقس کہتا ہے کہ دوسری بار بانگ دی لوقا کہتا ہے کہ وہ یہہ کہہ ہی رہا تھا کہ فوراً مرغ نے بانگ دی۔ متی فقط ایک بانگ کا ذکر کرتا ہے یعنے آخری بانگ کا پر مرقس سب حال مفصل بتلاتا ہے

(۷۵) اور پطرس کو یسوع کی بات یاد آئی جو اُسنے اُسے کہی تھی کہ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کریگا اور وہ باہر جاکے زار زار رویا

بات یاد آئی۔ لوقا کہتا ہے کہ اُسوقت خداوند نے پھر کے پطرس پر نگاہ کی۔ وہ اپنے دُکھ کے بیچ میں تھا تو بھی محبت کی نظر سے دیکھا نہ ملامت کی نظر سے کہ اُسکے دل میں زخم ہووے تب وہ باہر گیا اُسکی پیار کی نظر کی تاثیر سے اور زار زار رویا۔ یوحنا رسول پطرس کی توبہ کا ذکر نہیں کرتا مگر بحال ہونے کا ذکر خوب کرکے توبہ کے ذکر سے مستغنی کرتا ہے (یوحنا ۲۱ باب ۱۵ سے ۱۷ تک) جہاں لکھا ہے کہ میرے برّے چرا (ف ۱) یہودا کا گرنا ابدی ہلاکت کے پیالہ کا بھرنا ہوا اُسکی روشنی بجھ گئی لیکن پطرس کی روشنی نہیں بجھی مگر دھندھلی سی ہوگئی تھی مسیح نے اُسکو توجہہ فرماکر بحال فرمایا مسیح نے آسمان ہوکے پطرس کے لئے باپ سے دعا کی باپ نے اپنی روح کی تاثیر سے اُسکا گناہ اُسپر روشن کیا اور اُسی مسیح کی بات جو اُسنے پیشگوئی کے طور پر اُسکے حق میں انکار کی بابت کہی تھی یاد آئی تب وہ زار زار رویا اور یہہ بڑا بھاری رونا بڑی بھاری توبہ کے لئے تھا تب خدا نے اُسے بخشا۔ یہہ شعر جو نیچے لکھا ہے باپ بیٹے روح القدس کے حضور میں اگر ہم سب گنہگار رو رو کر پڑھیں تو کیسا فایدہ حاصل کرینگے (آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند * آیا بود کہ نظرے بر من گدا کنند (ف ۲) دیکھو مسیح کی دعا پطرس کے حق میں ایسی زمین پر کیسی موثر ہوئی پر جب وہ ہمارے لئے آسمان میں ہوکے دعا کرتا ہے اور سفارشی ہے تو ہمیں کتنا کچھہ فایدہ حاصل نہوگا ہاں جب وہ ہمارے لیے دعا کرتا ہے تو ہمیں بھی جاگنے اور دعا کرنے کا حکم دیتا ہے اگر ہم اپنے واجب پر قایم رہیں تو وہ بھی اپنے وعدہ پر قایم رہتا ہے کیونکہ اُسکے وعدے مشروط ہیں (ف ۳) پطرس گر گیا مگر پھر اُٹھا لیکن کوئی ریاکار گر کر نہیں اُٹھتا ایماندار اگرچہ گر جاوے تو بھی اُسمیں زندگی کی جڑ ہے۔ پس وہ جو کھڑا ہے خبرداری کرے کہ نہ گرے پر وہ جو گر پڑا ہے اگر اُسمیں ایمان ہے تو اُٹھے اور زار زار رو کر توبہ کرے (ف ۴) رسول گر پڑا پس بڑا عہدہ گرنے سے نہیں بچا سکتا تھوڑے لوگ ہیں جنہوں نے پطرس کے برابر فضل پایا اور تھوڑے ہیں جو ایسے گرے جیسے پطرس پس نہ اپنی طاقت نہ کوئی بڑا عہدہ اور نہ بڑی دانائی گرنے سے بچا سکتی ہے مگر صرف خدا بچا سکتا ہے (ف ۵) مرقس نے اپنی انجیل پطرس کی ہدایت سے لکھی ہے اور اس انجیل میں

نسبت اُن تین کے اُسکے گرنیکا زیادہ صاف صاف ذکر ہی پس ظاہر ہی کہ پطرس کو اِس غم سے ایسی توبہ پیدا ہوئی کہ جس سے نجات ہوئی اور جس سے پچھتاوا نہیں ہوا (۲ قرنتی ۷ باب ۱۰)

ستائیسواں باب

(۱) جب صبح ہوئی سب سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے یسوع پر مشورت کی کہ اُسے قتل کریں (۲) اور اُسے باندھکر لے گئے اور پنطوس پیلاطوس حاکم کے حوالے کیا

(۱ سے ۲ مرقس ۱۵ باب، لوقا ۲۳ باب ۱، یوحنا ۱۸ باب ۲۸) یہاں مسیح کا پلاطوس کے سامنے جانا اور یہودا کی خودکشی کا ذکر ہی - واضح ہو کہ جب ارکلاوس اپنے عہدہ سے خارج ہوا اور ملک یہودیہ روم کا صوبہ ہوگیا جسکا ذکر (متی ۲ باب ۲۲) کی ذیل میں لکھا ہی تو اب یہودیوں کے ہاتھ میں موت کی سزا دینے کا اختیار نہیں رہا بلکہ یہہ بڑی سزا رومی صوبہ کے ہاتھ میں چلی گئی - پس اِسلئے سانہڈرم نے مسیح پر موت کا فتویٰ دیکر اُسی پلاطوس رومی حاکم کے سامنے حاضر کیا تاکہ تعمیل فتویٰ کی اُسکی اجازت سے ہووے (یوحنا کہتا ہی کہ اُسے دیوانخانے میں لیگئے) اِس دیوانخانہ کو پری ٹوریم یعنے پری ٹوریا رومی حاکم کا محل کہتے تھے - یہہ پلاطوس اکثر قیصریہ میں رہتا تھا لیکن عید کے وقت ہمیشہ یروشلم میں آیا کرتا تھا اُسی دستور کے موافق اب عید کے وقت یروشلم میں آیا ہوا ہی اور سرکاری محل میں فروکش ہی تب مسیح کو وہاں اُسکے پاس لیگئے (جب صبح ہوئی) یوحنا کہتا ہی کہ صبح کا وقت تھا (یوحنا ۱۸ باب ۲۸) (ف) دیکھو اِن لوگوں کی سرگرمی کو کہ خون کرنے کیلئے ساری رات جاگے اور کیسی جانفشانی کی اور اِس تردد میں فسح بھی اب تک نہیں کھائی خونریزی میں کیسے سرگرم تھے شام کے وقت اُسکے پکڑنے کے منصوبوں میں تھے اور قدرے رات گذری اُسے پکڑ لائے پھر حنّا کے گھر میں پھر قیافا کے پاس اور مجلس میں اُسکی بابت کوششیں کرتے رہے اور جھوٹے گواہ بناتے اور اُسکی تحقیر کرتے اور اُسے دُکھ دیتے رہے اور اُسکی بیعزتی کرکے خوش ہوتے رہے اب کہ صبح ہوئی حاکم کے محل کے سامنے اُسے لئے کھڑے ہیں آپ اندر نہیں جانا چاہتے کہ ناپاک نہو دیں غیر قوم کی چھت تلے جانیسے یہودی ناپاک ہوتے تھے (ف ۲) دیکھو اِسوقت مسیح خداوند غیر قوموں کے حوالہ کیا جاتا ہی جیسے اُسنے پیشگوئی کی تھی (متی ۲۰ باب ۱۹) اور یہہ اِسلئے تھا کہ غیر قوم اور یہودی اُسکی موت میں شریک ہوویں کیونکہ وہ سب کی نجات کا باعث تھا - اور اِسلئے بھی وہاں لے گئے کہ سردار کاہن خود اقرار کریں کہ سبت یہودا سے جاتا رہا اور شیلا آگیا ہی جو مسیح خداوند ہی (پیدایش ۴۹ باب ۱۰) پس یہودیوں کی سلطنت اب نہیں ہی غیر قوم کی سلطنت ہی اور یہی وقت مسیح کی تشریف آوری کا یعقوب پیغمبر نے الہام سے بتلایا تھا (ف ۳) اسوقت یہہ پلاطوس رومی حاکم

تھا ۲۶ء عیسوی سے ۳۶ء تک اسنے حکومت کی پھر اپنی شرارتوں کے سبب سے جلاوطن کیا گیا اور شہنشاہ کیلیگیولا کے عہد کی سال اول میں درمیان ملک فرانس کے یہہ پلاطوس خودکش ہوا یہہ اُسکی تاریخ ہی

(۳) تب یہودا جس نے اُسے حوالے کیا تھا دیکھکر کہ اُس پر قتل کا فتویٰ ہوا پچھتایا اور وے تیس روپئے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس پھیر لایا ۳

(پچھتایا) شاید اُسے خیال تھا کہ وہ لوگ مسیح کو دکھہ دیکر چھوڑ دینگے یا آنکہ مسیح آپکو معجزہ کر کے بچا لیگا مگر اب دیکھا کہ اُنہوں نے قتل کا فتویٰ دیا اور اُسے باندھکر پلاطوس کے پاس لیگئے تب اُسے کامل یقین ہوا کہ وہ اب نہیں بچ سکتا ضرور مسیح مارا جاتا ہی تب ذرا اُسکی تمیز جاگی لیکن اُسوقت کہ گناہ پر ہوگیا اب اُسکی تمیز نے اُسے اُسکے گناہ سے قایل کیا تب وہ پچھتایا اور غمگین ہوا مگر یہہ دنیا کا غم تھا جو موت پیدا کرتا ہی نہ الٰہی غم جو توبہ پیدا کرتا ہی (۲ قرنتی، باب ۱۰) (ف) بجھو گناہ کا قایل ہونا گناہ سے خلاصی نہیں دیسکتا اور یہہ کہ پچھتانے اور توبہ کرنے میں بہت فرق ہی یہودا پچھتایا تو مگر توبہ نہیں کی جو کوئی پچھتاتا اور توبہ کرتا ہی وہی پچھتاتا ہی پر صرف پچھتانا بدون توبہ کے کچھہ کام کی چیز نہیں ہی صرف ایک چوٹ ہی جو مجرم کے دل پر اُسکی تمیز سے لگتی ہی پر اُسکا چارہ توبہ ہی نہ پھانسی جو ابدی ہلاکت میں پہونچاتی ہی (روپیہ پھیر لایا) اُنہیں روپیوں کے لالچ میں آکر اُسے پکڑوایا تھا اور روپیہ بھی ہاتھہ میں نقد لالچ کر کے لیا تھا مگر اُسے اپنے کام میں نہ لاسکا وہ چیز جو شام کے وقت طبیعت کو مرغوب تھی صبح کے وقت مکروہ ہوگئی اب اُنکے پاس واپس لایا گناہ کا پیسہ ہضم نہیں ہوسکتا یہہ بات سچ ہی وہ لوگ جو گناہ کا پیسہ بہت خوشی سے کھاتے ہیں ایک دن اُنپر بھی آویگا جب وے پچھتاوینگے

(۴) اور کہا میں نے خطا کی کہ خون بیگناہ کو حوالے کیا پر وے بولے ہمیں کیا تو دیکھہ ۴

(میں نے خطا کی) جہنم کی آگ تمیز کو کھانے لگی اسیلئے تمیز جاگی اور گناہ کا اقرار کرنے لگا پر افسوس کہ توبہ نہیں کرتا اقرار تو بہت کرتا ہی (ف) بہت عیسائی ہیں جو گناہ کا اقرار کرتے ہیں پر توبہ کی تاثیر ان میں کبھی نظر نہیں آتی ہی یہی سبب ہی کہ تمیز اُنکی اُنہیں گناہ کے اقرار پر اُبھارتی ہی پر توبہ نہ کرکے اُنہیں اس اقرار سے کیا فایدہ ہی (بیگناہ) یہہ لفظ مسیح کی نسبت اُسنے بولا یہہ کیسی گواہی مسیح کی پاکیزگی پر ہی یہہ آدمی شاگرد ہوکے تین برس تک اُسکے ساتھہ رہا خلوت میں اور جلوت میں بھی اور اُسکے ساتھہ سفر بھی کئے اور اُسکے خیالات بھی اسپر ظاہر ہوئے مثل مشہور ہی کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھاوے اگر مسیح میں کچھہ بھی گناہ ہوتا تو ناممکن تھا کہ یہودا نہ کہتا جب وہ لوگ جھوٹھے گواہ تلاش کر رہے تھے اُسوقت یہودا نے کسی بات پر گواہی کیوں نہ دی وہ تو یہودیوں کا یار ہوگیا تھا اور اُنسے سازش کر کے تیس روپیہ بھی کما لایا اگر وہ خود مسیح پر گواہی دینے سے شرماتا تھا تو ناممکن ہی کہ اس پچھتاوے سے پیشتر سازش کے وقت ضرور وہ زبان نکلواس کی کھولتا

اور اگر کچھ گناہ اُسمیں ہوتا تو وہ ضرور اُنہیں بتلاتا اور اِس میں کیا شک ہے کہ یہودیوں نے یہوداسے مسیح کا کوئی گناہ دریافت کرنے میں کوشش نہ کی ہو ضرور اُنہوں نے کی ہوگی مگر کوئی گناہ اُسمیں نہ تھا جو یہودا بتلاتا (ف ۳) لوگ کہتے ہیں کہ آدمی ہر وقت توبہ کر سکتا ہے پر یہاں دیکھو کہ ایک وقت ایسا بھی ہے کہ انسان توبہ نہیں کر سکتا پس توبہ میں دیری نہ چاہئے ابھی مقبولیت کا وقت ہے (۲ قرنتی ۶ باب ۲)۔ (ف ۴) ایک چور بچایا گیا موت کی حالت میں تاکہ مطلق ناامیدی نہ ہو لیکن صرف ایک تاکہ باطل بھروسہ بھی نکریں (وہ بولے ہمیں کیا تو دیکھ) ہمیں اسبات کی کیا پرواہ ہے جب کوئی آدمی دوسروں کے لئے گناہ کرنے کا وسیلہ یا ہتھیار بنجاتا ہے تو وہ لوگ مطلب کے وقت اُسکے یار ہوتے ہیں اور جب اُنکا کام نکلجاتا ہے تو وہ اُسے ہمیشہ پھینک دیتے ہیں اور بدی ہلاکت کے لئے چھوڑ دیتے ہیں یہہ کام شیطان اور اُسکے سب لوگوں کا ہے وے اپنے مطلب کے یار ہیں وہ آدمی کو ہلاکت میں ڈالکر الگ ہوتے ہیں پر خدا اُنہیں اور اُسے بدون سزا دئیے نہ چھوڑیگا۔ ہاں ایک ہی حقیقی دوست ہے یعنے مسیح کہ آدمی خطا کرکے بھی جب اُسکے پاس آ کر روتا ہے تو وہ کبھی نہیں پھینکدیتا مگر آرام نجات تسلی بخشتا ہے

(۵) اور وہ روپے ہیکل میں پھینک کر چلا گیا اور جاکر آپ کو پھانسی دی ۵

(پھینک کر چلا گیا) اُسنے اُنکے روپیہ اُنکی ہیکل میں پھینکدئے مگر توبہ کی راہ سے ہٹ کر خودکشی کی راہ کو چلا وہ بات جو مشہور ہے کہ خونی کے سر پر خون چڑھ جاتا ہے وہی بات یہودا میں دیکھتے ہیں کہ اُسکے سر پر خون چڑھا تھا اُسنے اپنا خون آپ کیا تب وہ مسیح کا خونی اور اپنا خونی بھی ہوا (ف) یہودا خودکُش ہے قیافہ بھی خودکُش ایک عرصہ کے بعد ہوا اور پلاطوس بھی خودکُش ہوا اس خونریزی میں یہی تین شخص بھاری مجرم تھے اور باقی لوگ جو اُن میں شریک تھے اور توبہ کر کے ایمان نہیں لائے اُنپر بھی ضرور ایسے ہی آفات آئے ہونگے جو ان موذیوں پر آئے ہوئے دیکھے جاتے ہیں (ف ۲) یہودا نے اپنے مرنے سے پہلے بدی کی مزدوری سے ایک کھیت مول لیا (اعمال ۱ باب ۱۸) اسکی بابت ذکریا پیغمبر نے پہلے سے خبر دی تھی (ذکریا ۱۱ باب ۱۳) یہودا نے اس صورت میں اپنی یادگاری کا ایک جھنڈا گویا کھڑا کیا کہ وہ کھیت حقلدما اُسکی شرارت اور مسیح کی بیگناہی پر ابد تک گواہ رہے اُسنے اپنے گھر کا خوب بندوبست جیسے اخیتفل نے یہودا کا نمونہ ہوکے بندوبست کیا تھا (۲ سموئیل ۱۷ باب ۲۳) (ف ۳) یہودا رسول و واعظ تھا اُسنے خودکشی کی پس کوئی ایسا گنہگار نہیں ہے جیسے وہ شخص جو روشنی میں آکے اندھیرے کے کام کرتا ہے (ف ۴) صرف ایک گناہ سے لوگ ابدی ہلاکت میں جا پڑتے ہیں بہت گناہوں کی کیا حاجت ہے دیکھو لوط کی بی بی اور فرعون اور قارح اور ساؤل کو ایسے ہی یہودا ایک گناہ کر کے ہلاک ہوا

(۶) پر سردار کاہنوں نے روپے لیکر کہا اِنہیں خزانے میں ڈالنا روا نہیں کہ خون کا بہا ہے ۶

خزانے میں ڈالنا روا نہیں) ۔۔۔ یوں کی بابت اب اُنہوں نے فکر کی جیسے (ذکریا ۱۱ باب ۱۲) میں تھا کہ اگر تمہاری نظر میں بھلا لگے

تو میری قیمت مجھے دو اور نہیں تو مت دو (خزانے میں) مراد ہیکل کا خزانہ ہی پس وہ کہنے لگے کہ خدا کے روپیوں میں انکو ڈالنا روا نہیں ہی کیونکہ (خون کا بہا ہی) دیکھو کیسی نکتہ چینی کرتے ہیں جب کہ خود خونی ہیں وہ گڑ کھاتے ہیں گلگلوں سے پرہیز کرتے ہیں مچھر چھانتے ہیں اور اونٹ نگلتے ہیں ایسی باتیں اسوقت بھی ریاکار لوگ کیا کرتے ہیں

(۷) تب اُنہوں نے صلاح کر کے اُنسے کمہار کا کھیت پردیسیوں کے گاڑنے کے لئے خریدا

(کمہار کا کھیت) تیس روپیہ میں خریدا یہہ تو بہت کم قیمت ہی مگر معلوم ہوتا ہی کہ کمہار نے برتن بنانے کو اُس زمین سے مٹی نکالی ہوگی اور اُس میں گڑھے ہونگے اسلئے وہ زمین سستے دام پر اُنکے ہاتھ آگئی کیونکہ قبرستان کے سوا اور کسی کام کی نہ تھی (پردیسیوں کے گاڑنے کو) نہ غیر قوم کے مگر اُن یہودیوں کے جو پردیس سے زیارت کے لئے وہاں آکر مرجاویں (ف) دیکھو یہودی لوگ مردہ مسافروں کی لاش کی فکر کرتے ہیں مگر زندوں کی روحوں کو برباد کرتے ہیں

(۸) اس سبب وہ کھیت آج تک خون کا کھیت کہلاتا ہی

آج تک خون کا کھیت کہلاتا ہی) اُنہوں نے صلاح سے یہہ کام کیا اتفاقاً نہیں ہوگیا پس آپ اُنہوں نے پیشگوئی پوری کی اور اپنے گناہ کی آپ یادگاری قائم کی

(۹) تب جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہوا کہ اُنہوں نے وے تیس روپئے لئے اُسکے ٹھہرائے ہوے دام جسکی قیمت بعضے بنی اسرائیل نے ٹھہرائی (۱۰) اور اُنہیں کمہار کے کھیت کے واسطے دیا جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا

(یرمیاہ نبی کی معرفت) یہہ پیشگوئی ذکریا کی کتاب میں ہی مگر یہاں یرمیا کا لفظ لکھا ہی اسکا سبب یا تو یہہ ہی کہ اُس عہد میں یرمیا کی کتاب انبیا کے صحائف میں درجہ اول پر تھی اور اسی سبب سے (متی ۱۶ باب ۱۴) میں لکھا ہی (یرمیا یا نبیوں میں سے ایک) یرمیا کی کتاب اُس جلد کی پہلی کتاب تھی اسلئے اُنہوں نے یرمیا کا نام پہلے لیا۔ اور اسی سبب سے نبیوں کے صحیفوں کی جلد کا نام یرمیا لیا کرتے تھے اُسوقت کلام الٰہی کے تین حصے تھے پہلا حصہ توریت کہلاتا تھا دوسرا نبیوں کی کتاب یا یرمیا کی کتاب کہلاتا تھا اور تیسرا حصہ زبوروں کی کتاب کہلاتا ہی اور اسی ترتیب سے (لوقا ۲۴ باب ۴۴) میں یہہ نام مذکور ہیں اور یہہ بات قرین قیاس اور نہایت صحیح معلوم ہوتی ہی پس اس صورت میں متی کا مطلب یہہ ہی کہ یہہ پیشگوئی اُس جلد میں ہی جسکی پہلی کتاب یرمیا کی ہی اور وہ جلد یرمیا کہلاتی ہی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہہ پیشگوئی جو ذکریا

کی ہی یرمیا کی بھی تھی مگر زبانی مشہور تھی جسطرح خداوند کے اور اقوال بھی ہیں جو انجیل میں مذکور نہیں ہیں (یوحنا ۲۱ باب ۲۵) اور (اعمال ۲۰ باب ۳۵)
اور جیسے حنوک کی پیشگوئی ہی جو توریت میں نہیں مگر زبانی مشہور تھی (یہودا کا خط ۱۴) کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہہ قول حنوک کا نہیں ہی - اور بعض کہتے
ہیں کہ متی نے فقط نبی لکھا ہی کسی کاتب نے قلمی نسخہ پر یرمیا کا لفظ لکھا اور دلیل اسکی یہہ ہی کہ سریانی و ایرانی قدیم نسخوں میں صرف نبی
لکھا ہی نہ یرمیا پس جبکہ کل نسخوں میں یرمیا نہیں ہی اور بعض میں ہی تو ضرور سہو کاتب سے ہی - اور بعضے لوگ کہتے ہیں کہ لفظ یرمیا و ذکریا لکھنے
میں نہایت قریب قریب ہیں اور متی نے اختصاراً لکھا تھا پس لفظ زخ کی عوض یر لکھا گیا اور انکی شکل یہہ ہی ZOυ یرمیاہ IOυ زخ ہی
پس سہو تحریری ہی - اور یہہ بھی واضح رہے کہ متی نے تین بار ذکریا کی کتاب سے اپنی انجیل میں کچھہ نقل کیا (متی ۲۱ باب ۵ و ۲۶ باب ۳۱ و ۲۷
باب ۹) اور کبھی اُسکا نام نہیں لیا اور تمام انجیلوں میں اُسکا نام نہیں آتا اگرچہ اُسکی کتاب سے نقل آتی ہی پس یہاں بھی اُسکا نام اُسنے نہیں لیا
لیکن جلد کا نام لیا جو یرمیا کی جلد کہلاتی تھی - ایک حدیث میں ہی کہ بعض نبوتیں جو ذکریا کی کتاب میں لکھی ہیں شروع میں یرمیا کے مُنہہ
سے جاری ہوئی تھیں جیسے (میکہ ۴ باب ۱) اسکو پہلے (یشعیا ۲ باب ۲) میں دیکھتے ہیں - یہہ پیشگوئی مسیح سے پانچ سو برس پہلے سنائی گئی
تھی - اِس پیشگوئی کی لفظوں پر نگاہ کرو ٹھیک دام ۳۰ روپیہ لکھا ہی اور کمہار کا ذکر ہی اور یہہ کہ خداوند کے گھر میں ڈالے گئے پھر یہہ کہ یہوواہ
کہتا ہی کہ میں گندریہ یعنے مسیح کے ساتھہ ایک ہوں وہ میرا ہمتا ہی جو اُسکی بعزتی کرتا ہی میری کرتا ہی

---

۱۱ (۱۱) اور یسوع حاکم کے سامنے کھڑا تھا اور حاکم نے اُس سے پوچھا اور کہا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہی
یسوع نے اُسے کہا تو کہتا ہی

(۱۱ سے ۲۶) (مرقس ۱۵ باب ۱ سے ۱۵ لوقا ۲۳ باب ۱ سے ۲۵ یوحنا ۱۸ باب ۲۸ سے ۴۰) پلاطوس اُسکو چھوڑنا چاہتا تھا تو بھی اُسکی موت کا
حکم دیا (یوحنا ۱۸ باب ۲۸ سے ۳۰) میں لکھا ہی کہ سردار کاہن دیوانخانے میں نہیں گیا تا کہ ناپاک نہووے پس پلاطوس آپ باہر نکل آیا
اور یہہ بات ایک بڑے رئیس کی عزت اور اُسکی رسوم کی واقفیت کے سبب سے ہوئی جب اُسکی یہاں تک خاطرداری تھی تو اُسکی بات
کیوں نہ مانتا یہہ بات تو اب تک ہی کہ رئیسوں کے حاکموں میں بڑی رو داری ہی اِسلئے غربا پر ظلم بھی ہو جاتے ہیں (تو کہتا ہی) یہودی لوگ
جانتے تھے کہ ایسا مقدمہ نہیں ہی جسمیں پلاطوس کچھہ کرسکے اِسلئے یوں کہتے تھے اگر یہہ بدکار نہوتا تو ہم تیرے حوالے نکرتے یہہ بات
حیلہ سازی کی تھی گھر میں آپ اُس پر موت کا فتویٰ دیکر لائے تھے تا کہ اُس سے حکم پاویں مگر سبب بتلانا ضرور تھا اور سبب تو کوئی
نہیں تھا اِسلئے یہہ بات بنائی کہ اگر بدکار نہوتا تو ہم تیرے حوالہ نکرتے (ف) یہاں سے کچھہ سیکھنا چاہئے بعض افسروں کے مُنہہ چڑھے
ہوئے لوگ کسی کی کبھی کبھی شکایت کرکے یوں کہا کرتے ہیں کہ صاحب وہ آدمی نہایت بُرا ہی اگر وہ برا نہ ہوتا تو میں آپسے کبھی اُسکی شکایت
نکرتا یہہ بات کبھی کبھی حیلہ بازی سے بھی کہی جاتی ہی پس بلا تحقیق بات کا ماننا اچھا نہیں ہی - اُنہوں نے کبھی پلاطوس سے نہیں کہا کہ

وہ کہتا ہے کہ میں خدا کا بیٹا ہوں اگر یہہ بات کہتے تو جانتے تھے کہ پلاطوس اسکی کچھہ پرواہ نہ کریگا اسلئے کہتے ہیں ہمنے اسے قوم کو بہکاتے دیکھا قیصر کو محصول دینے سے منع کرتے پایا اور آپکو مسیح بادشاہ بولتا ہے (لوقا ۲۳ باب ۲) تب پلاطوس نے یہہ سوال کیا کہ کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے تب مسیح نے یہہ جواب دیا کہ تو کہتا ہے یعنے تو ٹھیک کہتا ہے یہہ بات درست ہے جیسے (متی ۲۶ باب ۶۴ و یوحنا ۱۸ باب ۳۷) میں ہے

۱۲ (۱۲) اور جب سردار کاہن اور بزرگ اُسپر نالش کرتے تھے اُسنے کچھہ جواب ندیا

(کچھہ جواب ندیا) وہ تین بار چپ رہا قیافا کے سامنے اور ہیرودیس کے سامنے اور پلاطوس کے سامنے مگر نہایت ضرورت کے وقت ذرا سا جواب مناسب سنایا۔ اور یہہ اُسکا چپ رہنا نہ چھپا دیکا چپ رہنا تھا لیکن جلال کا چپ رہنا تھا اُسنے بولنے اور چپ رہنے کے موقع پر خوب لحاظ رکھا (ف) رومی سلطنت ایسی خوبی پر قایم تھی کہ بغیر گناہ کے کسیکو مرنے نہیں دیتی تھی قانون کی بہت پابندی تھی اسیواسطے پلاطوس نے کچھہ تحقیقات کی اور اُسپر ثابت ہوا کہ اُسکا گناہ کچھہ نہیں ہے تو بھی اُسنے یہودیوں کی خاطر بیگناہ کا خون اپنی گردن پر لیا۔ اُسنے آپ تفتیش کی اور بیگناہ بتلایا پر جب شہر جلیل کا ذکر آیا (لوقا ۲۳ باب ۵) تو اُسنے کہا کیا یہہ جلیلی ہے اور اِسلئے ہیرودیس کے پاس بھیجدیا ہیرودیس جلیل کی چوتھائی کا مالک تھا کیونکہ جلیل ملک یہودیہ کا چھوٹا حصہ تھا پلاطوس نے بعد دریافت معلوم کیا کہ یہہ مقدمہ میری کچہری کے لایق نہیں ہے یہہ دینی یا خیالی بات ہے تب اُسنے مسیح کو ہیرودیس کے پاس بھیجدیا یہہ ہیرودیس بھی جلیل سے عید کے لئے یروشلم میں آیا ہوا تھا مسیح نے اُسکے سامنے بھی جاکر کچھہ جواب ندیا تب ہیرودیس نے ٹھٹھہ کر کے اُسے واپس کر دیا کہ پھر پلاطوس ہی کے پاس جاوے (لوقا ۲۳ باب ۸ سے ۱۸)

۱۳ (۱۳) تب پیلاطوس نے اُسے کہا کیا تو نہیں سنتا کہ وے تجھپر کتنی گواہیاں دیتے ہیں (۱۴) اور اُسنے اُسکی ایک بات کا جواب ندیا یہاں تک کہ حاکم نے بہت تعجب کیا ۱۴

پلاطوس کی تقریر سے ظاہر ہے کہ اُسنے ایسے مدعی کی بادشاہت پر کچھہ خوف کا خیال نہیں کیا اور نہ اُسے غصہ آیا کیونکہ مسیح نے کہا تھا کہ میری بادشاہت اِس جہان کی نہیں ہے تب یہودی اُسپر اور اور نالشیں کرنے لگے اِسلئے پلاطوس کہتا ہے کہ کیا تو نہیں سنتا کہ وے تجھپر کتنے گواہیاں دیتے ہیں پر مسیح نے کچھہ جواب ندیا اِسلئے اُسنے تعجب کیا کہ اپنے حق میں کچھہ نہیں بولتا اور یہہ بھی وہ جانگیا کہ یہہ حسد کی باتیں ہیں جو یہودی اُسکی نسبت بول رہے ہیں پس اُسنے چھوڑنا چاہا جب یوں نہ چھوڑ سکا تو براباس کا نام لیکر چھوڑنا چاہا لیکن یہودیوں کی رضامندی کا زیادہ طالب تھا نسبت انصاف کے اِسلئے نہ چھوڑ سکا

۱۵ (۱۵) اور ہر عید کو حاکم کا دستور تھا کہ لوگوں کی خاطر ایک بندھوا جسے چاہتے تھے چھوڑ دیتا تھا

(۱۵ سے ۱۸ مرقس ۱۵ باب، لوقا ۲۳ باب ۱۹) براباس کا ذکر ہے۔ عید کی خوشی کے وقت لوگوں کی مرضی کے موافق ایک قیدی کے چھوڑنے کا دستور حاکم کی طرف سے تھا۔ اِس میں یہہ شرط تھی کہ نہ صرف چند شخص مگر بہت لوگ جس قیدی کو اُس دن چاہیں چھوڑا لیں

۱۶ (۱۶) اُسوقت برابّاس نام اُنکا ایک مشہور بندھوا تھا

(براباس) بر بمعنے ابن باس بمعنے اب یعنے باپ کا بیٹا۔ اُنہوں نے حقیقی باپ کے بیٹے کو پسند نہ کیا مگر اُس چور کو جو بیجا طور سے باپ کا بیٹا کہلایا۔ یہہ شخص اُن فسادیوں کے ساتھہ کا تھا جنہوں نے فساد کے وقت خون کیا تھا اور لوقا کہتا ہے کہ وہ خود خونی تھا (لوقا ۲۳ باب ۱۹)۔ یہاں لکھا ہے مشہور قیدی تھا بعض قیدی مشہور ہوتے ہیں بڑے فسادی ہونیکے سبب اُنہیں سب لوگ جانتے ہیں کیونکہ اُنکی شرارت و قید کا چرچہ ہوتا ہے

۱۷ (۱۷) سو جب وے اکٹھے ہوئے پیلاطوس نے اُنہیں کہا تم کسے چاہتے ہو کہ تمہارے لئے چھوڑ دوں
۱۸ کیا براباس یا یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے (۱۸) کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انہوں نے اُسے حسد سے حوالے کیا

(براباس یا یسوع کو) جسوقت وہ جمع ہوئے تھے اور پلاطوس چاہتا تھا کہ مسیح کو چھوڑ دے کہ وہ بیگناہ ہے مگر وہ سردار کاہن اور بزرگوں کی رضامندی کے خلاف چھوڑ نہیں سکتا تھا تو اُسنے اب یہہ حیلہ اُسکے چھوڑنے کا نکالا کہ جب سب جمع تھے تو اُسنے سب عوام و خواص کی طرف خطاب کر کے قیدی چھوڑنیکا دستور جو تھا اُسکا ذکر کیا۔ اور ایک خونی آدمی براباس کے ساتھہ یسوع کا نام ملا کر اُنسے کہا کہ کسکو چاہتے ہو کہ اُس دستور پر آج چھوڑ دوں اور یہہ اُسنے اِس نیت سے کیا کہ سب لوگ ملکر یسوع کو چھوڑا لینگے نہ کہ براباس خونی کو کیونکہ یسوع بیگناہ ہے۔ یہہ حیلہ چھوڑنے کا خوب تھا بزرگ اور سردار کاہن اِسمیں لاچار تھے کہہ سکتا تھا کہ بڑی بھیڑ نے ملکر اُسے مانگ لیا اور مجھے دستور کے موافق دینا پڑا۔ راقم کے خیال میں یہہ ہے کہ پلاطوس جانتا تھا کہ مسیح کے دشمن یہہ چند اشخاص ہیں نہ تمام جماعت اور سارا شہر اِسلئے اُسنے سب کے سامنے اُسے رکھدیا کہ بڑی بھیڑ جسکو چاہے چھوڑا لے پر بڑی جماعت نے بھی اُسے نہ چھوڑایا اور کسی کو اُسپر رحم نہ آیا اُسنے بڑی بھیڑوں پر رحم کیا اُنہیں معجزے سے کھلایا پلایا پر بڑی بھیڑوں نے اُسپر رحم نکیا

(۱۹) اور جب وہ تخت عدالت پر بیٹھا اُسکی جورو نے اُس پاس کہلا بھیجا کہ تجھے اِس راستباز سے کچھ کام نہو کیونکہ میں نے آج خواب میں اُسکے سبب بہت تصدیع پائی ۱۹

(اُسکی جورو نے) اُسکا نام پرو کلا یا پروکیلا تھا - وہ بھی یروشلم میں پلاطوس کے ساتھہ آئی تھی - طاسطس کی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اوگسطس کے عہد سے پہلے حکام روم اپنی عورتوں کو ساتھہ نہیں رکھا کرتے تھے بعد زمانہ اوگسطس کے ساتھہ رکھنے کا دستور جاری ہوگیا تھا (اس راستباز سے کچھہ کام نہو) وہ عورت اُسے راستباز کہتی ہے اور (خواب میں جو اسی گذشتہ رات میں اُسنے کچھہ باتیں دیکھیں جنکے سبب مسیح کو راستباز بتلاتی ہے اُنکا ذکر کرکے ظاہر کرتی ہے کہ عالم ارواح سے پلاطوس کے لئے کچھہ نصیحت اور ہدایت آئی پر افسوس کہ پلاطوس نے اپنی بی بی کی بات پر بھی کچھہ لحاظ نکیا - جسوقت عورت نے یہہ کہلا بھیجا اُسوقت پلاطوس تخت عدالت یعنی گبتا یا چبوترہ پر بیٹھا تھا - اور وہاں بعد تمسخر کے مسیح کو لیگئے تھے (یوحنا ۱۹ باب ۱۳) مطلب یہہ ہے کہ مقدمہ تو محل میں ہوا مگر فتوی اور حکم ناطق انصاف کی جگہہ سے جو گبتا یا عدالت کا چبوترہ ہے دیا گیا (ف) اِس گذشتہ شب کی تکلیف کے درمیان کوئی آدمی مسیح کے حق میں کوئی مفید بات نہیں سناتا مگر فقط یہی ایک عورت جو بت پرست تھی مسیح کے بچانے کی بات بولتی ہے (ف ۲) اکثر کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک کمزور عورت کا دل بڑی بڑی مجلسوں اور جماعتوں اور ملکوں اور دینی و دنیاوی حاکموں سے بھی زیادہ تر ہوشیار ہوتا ہے (ف ۳) یہہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ مسیح کے دشمنوں میں کبھی کوئی عورت نہیں پائی گئی کسی عورت نے کبھی اُس سے جبکہ وہ دنیا میں تھا دشمنی نہیں کی یہہ بہت غور طلب بات ہے (ف ۴) اُس عورت نے خواب دیکھا اکثر باتیں خواب میں خدا کی طرف سے ظاہر کیجاتی ہیں مگر جنکے پاس کلام الہی ہے اُنسے خدا جاگتے وقت کلام یا تمیز سے باتیں کرتا ہے اور مناسب وقت پر خواب بھی ظاہر کرتا ہے

(۲۰) لیکن سردار کاہنوں اور بزرگوں نے لوگوں کو اُبھارا کہ براباس کو مانگ لیں اور یسوع کو ہلاک کریں ۲۰

سردار کاہنوں اور بزرگوں نے تمام بھیڑ کو اُسکایا اور معلوم ہوتا ہے کہ ناواقف لوگ بھی اُنکے اُبھارنے سے مسیح کے برخلاف پکارنے لگے - یہہ اُنکے اُبھارنے کی کوشش مسیح کے برخلاف کیوں تھی اسلئے کہ اُسے ہلاک کریں دیکھو یہہ لوگ خمیر کھانے سے ڈرتے تھے مگر خون کرنے سے نہیں

(۲۱) حاکم نے جواب دیکر اُنہیں کہا کسے چاہتے ہو کہ اِن دونوں میں سے تمہارے لئے چھوڑ دوں وے بولے براباس کو ۲۱

(کسے چاہتے ہو) لوقا کہتا ہے کہ سب کے سب ملکے چلائے کہ اُسے لیجا براباس کو چھوڑ دے (لوقا ۲۳ باب ۱۸) اگر شیطان

بھی وہاں حاضر ہوتا تو ضرور یہہ لوگ اُسکی خلاصی مانگتے نہ ابن اللہ کی یہہ قول لوتھر صاحب کا ہی (ف ۱) خونی حرامکار نشہ باز کی برداشت دنیا کر سکتی ہی مگر زندہ عیسائی کو کبھی پسند نہیں کرتی (ف ۲) دیکھو مسیح سب سے بُرے گنہگاروں میں شمار کیا گیا مگر ہم چاہتے ہیں کہ سب سے اچھے لوگوں میں شمار کئے جاویں یہہ مغروری سے ہی (یشعیاہ ۵۳ باب ۱۲) (ف ۳) حقیقی دجال کونسا ہی وہ ہی جو کسبیوں اور سودخوروں اور نشہ بازوں کی برداشت کرتا ہی لیکن انجیل کو اپنے ملک سے آگ اور تلوار کے ساتھہ خارج کرنا چاہتا ہی (ف ۴) کیا سبب ہی جو یہہ سب متفق ہو کر چلائے کہ براباس کو چھوڑ دے نہ یسوع کو معلوم ایسا ہوتا ہی کہ ان بزرگوں نے اسوقت کے وہابیوں کے قول کے موافق لوگوں کو یوں بہکایا تھا کہ ضرور براباس خونی ہی مگر بے ایمان نہیں ہی وہ ہمارے بدن ہلاک کرتا ہی نہ ہماری جان لیکن یسوع ناصری ہماری جانوں کو ہلاک کرتا ہی کہ اُسکی تعلیم سے گمراہ ہو کر دوزخ میں جاویں ایسے چکنے چپڑے خیال سے اُنہوں نے لوگوں کو متفق کر لیا

۲۲ (۲۲) پیلاطوس نے اُنہیں کہا پس یسوع سے جو مسیح کہلاتا ہی کیا کروں سبھوں نے کہا وہ مصلوب ہو

(مسیح کو کیا کروں مرقس کہتا ہی جسے تم یہودیوں کا بادشاہ کہتے (مرقس ۱۵ باب ۱۲) یہہ پچھلی کوشش پلاطوس کی تھی کہ اُسے چھوڑ دے اُسکا ارادہ تھا کہ جیسا اُنہوں نے براباس کو مانگا ہی تو میں اُسکے ساتھہ مسیح کو بھی چھوڑ دونگا بشرطیکہ وہ کہیں سب بولے صلیب دے صلیب دے (اعمال ۳ باب ۱۴، ۱۵ و گلاتی ۳ باب ۱۳) لیکن اگر مسیح مصلوب نہ ہوتا تو پیشگوئیاں کسطرح پوری ہوتیں

۲۳ (۲۳) حاکم نے کہا اُسنے کیا برائی کی ہی پر وے اور بھی چلائے اور بولے کہ مصلوب ہو

(لوقا ۲۳ باب [illegible]) میں نے کیا بدی کی ہی یعنے میں اُسکا کوئی قصور قتل کے لایق نہیں پاتا ہوں صرف تنبیہہ کر کے چھوڑ دونگا (ف ۱) دیکھو اس حاکم کی ریاکاری کہ اگر اُسکا کوئی قصور نہیں ہی تو پھر تنبیہہ کیوں دینا چاہتا ہی صرف یہودیوں کے راضی کرنے کو۔ لوقا کہتا ہی کہ یہودیوں نے اُسے تنگ کیا اور اُنکی آوازیں غالب ہوئیں پر وہ شخص جو اُنکی رضامندی کیلئے بیقصور شخص کو تنبیہہ دینا چاہتا تھا اب اُنکے لئے اُسکے مارنے پر بھی راضی ہو گیا نتیجہ یہہ ہی کہ جو کوئی چھوٹے گناہ کرنے پر راضی ہی وہ بڑا گناہ بھی کرنے کو طیار ہو جاتا ہی (ف ۲) یہہ تمام واردات اِسلئے نہیں ہی کہ کسی گنہگار مجرم کا مقدمہ [illegible] تمام اِسلئے کہ بے عیب قربانی کا اظہار خوب ہو جاوے (ف ۳) اِن لوگوں نے دو تین روز پیشتر ہوشعنا پکارا تھا اب پکارتے ہیں کہ صلیب دے صلیب دے دیکھو دنیا کے لوگوں کا کیا اعتبار ہی نہ اُنکی تعریف سے خوش ہونا نہ اُنکی ملامت سے ناراض اُنکے خیالات ڈانواں ڈول ہیں خدا سے جو تعریف اور مذمت ہوتی ہی وہی بات معتبر اور ٹھیک ہی

(۲۴) جب پیلاطوس نے دیکھا کہ مجھہ سے کچھہ بن نہیں پڑتا بلکہ ہنگامہ زیادہ ہوتا ہی تو پانی لے کے لوگوں کے آگے اپنے ہاتھہ دھوئے اور کہا میں اس راستباز کے خون سے پاک ہوں تم ہی دیکھو ۲۴

(ہاتھہ دھوئے) دیکھو (استثنا ۲۱ باب ۶ و ۷) پھر اُس شہر کے سارے بزرگ جو مقتول سے نزدیک ہیں اُس بچھیے کے ویر جو اس وادی میں گردن ماری گئی اپنے ہاتھہ دھوویں اور جواب دیکے کہیں کہ ہمارے ہاتھوں نے یہہ خون نہیں کیا نہ ہماری آنکھوں نے دیکھا ای خداوند اپنی قوم اسرائیل کا کفارہ لے جنہیں تونے چھڑایا ہی (پھر دیکھو زبور ۲۶-۶) یہہ دستور تو تھا مگر اسطرح سے ایک گناہ بھی دھونا مشکل ہی ہاتھہ دھونے سے کوئی گناہ مٹ نہیں سکتا چہ جاے کہ ابن اللہ کے خون ریزی کا گناہ (میں اس راستباز کے خون سے پاک ہوں) خدا کا شکر ہی کہ پیلاطوس اپنے منہہ سے اُسے راستباز بتلاتا ہی وے جو اُسکا خون کرتے ہیں آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ راستباز ہی (ف) کیسی نادانی کی بات ہی کہ لوگ جانتے ہیں ایسے ادنیٰ عذروں سے بڑے بڑے گناہوں کے نتایج سے بچ جاوینگے وے ایسی ایسی حرکات کیا کرتے ہیں تاکہ اپنی تمیز کو سلاویں اور رونے سے تمیز کا منہہ بند کریں یہاں سے ظاہر ہی کہ اُسکی تمیز اُسوقت روتی تھی اور اُسکی بڑی خطا پر اُسے ملامت کرتی تھی پر وہ اُسکی ملامت کا منہہ ہاتھہ دھوکر بند کرنا چاہتا ہی

(۲۵) اور سب لوگوں نے جواب دے کے کہا اُسکا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر ہو ۲۵

(اُسکا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر ہووے) یہہ ایک وصیت نامہ ہی جو اُسوقت کے یہودیوں نے اپنی اولاد کے لئے چھوڑا اُنہوں نے مسیح کی خونریزی کرکے جو وبال حاصل کیا اپنی اولاد کے لئے بھی برکت کے طور پر وہی وبال چھوڑا۔ افسوس ای یروشلم یہہ کلام تجھہ میں بڑا بھاری پایا گیا پر اس پیالہ کو تلچھٹ تک تجھے پینا ہوگا۔ اُنہیں پیلاطوس ہاتھہ دھوتا ہوا نظر آیا اور اُسکا اقرار بھی سنا کہ مسیح راستباز ہی اور یہوداہ اسکریوطی کی بُری موت بھی دیکھی اور مسیح کو چپ چاپ بھی دیکھا صابر کے صبر کے وبال سے بھی نہ ڈرے تو بھی برابّا کو چھوڑا یا اور اپنے اوپر لعنت بلالی۔ اسیواسطے چالیس برس بعد شہر و ہیکل بالکل برباد ہوا دس لاکھہ آدمی جان سے مارے گئے لہو رستوں میں پانی کی طرح سے بہایا گیا ایسا کہ وہ آگ جو شہر میں لگی تھی آدمیوں کے خون سے بجھائی گئی اور کتنے ہزار یہودی مصلوب بھی ہوئے ایسا کہ یہودیوں کو مصلوب کرنے کے لئے نہ لکڑی رہی نہ جگہ تو بھی یہہ لعنت آج تک باقی ہی پہلے جلاوطنی صرف ستر برس کے لئے تھی لیکن آج تک ایک ہزار آٹھہ سو ستر برس سے زیادہ کا عرصہ ہوچکا تو بھی وہ لعنت چلی آتی ہی ساری قوم تتربتر ہی اور سب قوموں میں وہ لوگ ضرب المثل ہیں اُنکا نام یہودی جو عزت کا تھا اب بمنزلہ گالی کے ہوگیا سب دنیا کے لوگوں نے اور سلاطینوں نے اُنہیں دُکھہ دیا دنیا میں ایسی کمبخت قوم کوئی نہیں ہی جس نے یہودیوں کی برابر بیعزتی اور دُکھہ اُٹھایا ہو تو بھی لعنت اب تک موجود ہی

(استثناء ۲۸ باب ۳۷) کو دیکھنا ہوگا کہ لکھا تھا کہ تو اُن سب قوموں میں جہاں جہاں خداوند تجھے لیجائیگا حیرانی کا باعث اور ضرب المثل اور لعن طعن کا نشانہ ہوگا۔ ناظرین استثنا کے اس سارے باب کو پڑھکر دیکھیں کہ اُنکے حق میں یہہ پیشگوئی تھی سو پوری ہوئی اُنکی شرارت کے سبب (اُسکا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر ہووے ، لوتھر صاحب فرماتے ہیں کہ یہہ قول دوسرے طور پر ایمان دار بھی بولتے ہیں پس یہہ قول ایمانداروں کے لئے برکت ہی پر یہودیوں کے لئے لعنت ہی نیت کے فرق کے سبب سے (ف) جو کچھہ یہودیوں پر مصیبت آئی اور جسکا خلاصہ اوپر مذکور ہوا اگر کوئی آدمی یقین نکرے تو چاہئے کہ یوسیفس یہودی اور طاطس بت پرست مورخ کی کتابیں دیکھے یوسیفس نے اپنی آنکھوں سے یہہ اُنکی سب مصیبت دیکھکر لکھی ہی کیونکہ وہ اُسوقت رومیوں کی فوج میں تھا جو یروشلم کو برباد کرنے آئی تھی

۲۶ (۲۶) تب اُسنے براباس کو اُنکے لئے چھوڑ دیا پر یسوع کو کوڑے مارکر حوالے کیا کہ مصلوب ہووے

(دیکھو لوقا ۲۳ باب ۲۵) اُسنے براباس فسادی کو چھوڑ دیا اور مسیح کو یہودیوں کی رضامندی کے لئے کوڑے مار کے مصلوب کرنیکا حکم دیا۔ اپنی تمیز کے برخلاف سارے انصاف کے خلاف اپنے فتوی کے خلاف اپنے اقرار کے خلاف اسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے سنا تھا کہ اگر تو اس آدمی کو جانے دیتا ہی تو تو قیصر کا دوست نہیں ہی اسی سبب سے اُسنے ایسا حکم دیا تاکہ قیصر کا دوست رہے اور یہودی بھی ناراض نہوں اگرچہ خدا کا بڑا گناہ ہووے کچھہ پرواہ نہیں ہی اسیطرح بہت لوگ دنیا کے لئے خدا کو چھوڑ دیتے ہیں پر خدا بھی اُنہیں دنیا کے ساتھہ ہلاک کریگا (ف) اسنے کوڑے کیوں مارے یہہ دستور تھا کہ صلیب سے پیشتر اُنکو جو مصلوب ہوا چاہتے ہیں کوڑے مارے جاویں پر اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوئے (ف۲) دیکھو گنہگار براباس مسیح کی موت کے سبب اپنی ظاہری موت سے بچ گیا اِس میں بھی کچھہ اشارہ تھا

۲۷ (۲۷) تب حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو حاکم کی بارگاہ میں لیجاکر اپنے سارے گروہ اُسکے گرد جمع کئے

(۲۷ سے ۳۲ مرقس ۱۵ باب ۱۶ سے ۲۲ لوقا ۲۳ باب ۲۳ سے ۳۱ یوحنا ۱۹ باب ۲ سے ۱۷) سپاہیوں سے ٹھٹھہ میں اُڑائے جانے اور مصلوب ہونے کے ذکر میں (سارے گروہ) یعنے لگیوں کا دسواں حصہ جسکو ہاٹ بولتے تھے اور وہ قریب ۶ سو نفر کے تھے (لیجاکر) جیسے بھیڑ ذبح ہونے کو لیجاتے ہیں وے اُسے ایسے لے گئے (دیکھو یشعیا ۵۳ باب ۷، ۸) وہ نہایت ستایا گیا اور غم زدہ ہوا تو بھی اُسنے اپنا مُنہہ نہ کھولا وہ جیسے برہ جسے ذبح کرنے لیجاتے اور جیسے بھیڑ اپنے بال کترنیوالوں کے آگے بے زبان ہی اسیطرح اُس نے اپنا مُنہہ نہ کھولا ایذا دیکے اور اُسپر حکم کرکے وے اُسے لیگئے پر کون اُسکے زمانہ کا بیان کریگا کہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا میرے گروہ کے گناہوں کے سبب اُس پر مار پڑی

۲۸

(۲۸) اور اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے قرمزی پیراہن پہنایا

قرمزی) یہہ قرمزی رنگ بادشاہی پوشاک کا رنگ تھا شاید ہیرودیس نے جب چمکتی پوشاک پہنائی تھی تو بھی قرمزی رنگ کی پوشاک ہوگی (لوقا ۲۳ باب ۱۱) یہہ پوشاک اور تاج اور سرکنڈا اور صلیب جو اُسنے کندھے پر اُٹھائی اُسکے دو مطلب تھے ایک تو ظاہر کہ اُنکی ٹھٹھہ بازی تھی دوسرا مطلب اُسکے ضمن میں اور بھی نمایاں تھا وہ یہہ ہے کہ مسیح حقیقی شہنشاہ تھا کانٹوں کا تاج پہنایا گیا کیونکہ دُکھ کے وسیلہ سے اُسنے تاج کمایا اُس لوہے کی عصا کے عوض ہاتھ میں سرکنڈا رکھتا تھا کیونکہ اُسنے انسانیت کی مزدوری سے عصا پایا ہے (فلپی ۲ باب ۸ سے ۱۱) صلیب جو کندھے پر تھی اُسکے فتح کا نشان تھا جس سے وہ گناہونکو اٹھا لیگیا اور شیطان کو مغلوب کیا اسکا لقب صلیب پر یہودیوں کا بادشاہ لکھا تھا کیونکہ وہ ابراہیم اور اُسکی ساری نسل کا خداوند تھا (رومی ۲ باب ۲۵) ہر بات میں جب وہ ٹھٹھہ میں اُڑایا گیا تو اُسکی پرستش بھی کی گئی کیونکہ وہی خالق اور حقیقی معبود تھا

۲۹

(۲۹) اور کانٹوں سے تاج گوندھکے اُس کے سر پر رکھا اور سرکنڈا اُسکے دہنے ہاتھ میں دیا اور اُسکے آگے گھٹنے ٹیک کر اُسپر ٹھٹھا مارا اور کہا سلام اے یہودیوں کے بادشاہ

دیکھو ایک وقت تھا کہ جب لوگ اُسے بادشاہ بنایا چاہتے تھے تو وہ بھاگ گیا تھا مگر اب کانٹوں کا تاج پہن لیا ہے عیسائیوں کو چاہئے کہ وہ بھی کانٹوں کا تاج اِس دنیا میں پسند کریں تاکہ حقیقی تاج حاصل کریں وہ سچی محبت نہیں رکھتے جو نافہمی و ناشکری اور ٹھٹھہ بازی وبیعزتی کے تاج کی برداشت نہیں کر سکتے۔ یہہ کانٹے جنکا ہم اپنی غلطی سے اپنے لئے تاج بناتے ہیں ہماری بدخواہشیں ہیں جو ہماری تمیز میں چبھتی ہیں اور ساری ہماری دنیاوی فکر ایسی ہیں اُنکو چھوڑنا پر مسیح کے لئے دُکھ اُٹھانے کو اپنا فخر سمجھنا عیسائی کا کام ہے

۳۰

(۳۰) اور اُسپر تھوکا اور سرکنڈا لیکر اُسکے سر پر مارا

سر پر مارا) دیکھو کیا لکھا تھا (میکہ ۵ باب ۱) میں کہ اُنھوں نے اسرائیل کے حاکم کے گال پر چھڑی ماری ہے

۳۱ ۳۲

(۳۱) اور جب اُس سے ٹھٹھا کر چکے پیراہن کو اُس سے اُتار کر پھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے اور تصلیب کرنے کو لے گئے (۳۲) جب باہر آئے انھوں نے شمعون نام ایک قوریني آدمی کو پایا اُسے بیگار پکڑا کہ اُسکی صلیب اُٹھا لے چلے

(باہر) یعنے شہر کے باہر اور پھاٹک کے باہر (عبرانی ۱۳ باب ۱۱ و ۱۲) مسیح نے پہلے اپنی صلیب آپ اُٹھائی اُسکے بعد شمعون نے (یوحنا ۱۹ باب ۱۷) یہہ دستور تھا کہ گنہگاروں کے کندھے پر اُنکی صلیب اُٹھا کر لیجاتے تھے (ف۱) مسیح کے شاگردوں کو چاہئے کہ اُسکے پیچھے اپنی صلیب اُٹھا کر چلیں (متی ۱۰ باب ۳۸) (ف۲) ایک پردیسی غیر قوم آدمی شمعون قورینی سے اُسکی صلیب اُٹھوائی گئی کیونکہ یہودی لوگ اُسکی صلیب اُٹھانے کے لائق نہ تھے آج تک وے اس لایق نہیں ہیں کہ اُسکی صلیب اُٹھاویں غیر قوم اِدھر اُدھر سے آتی ہیں اور اُسکی صلیب اُٹھاتی ہیں یہہ شمعون سب ایمانداروں کا نمونہ تھا (لوقا ۹ باب ۲۳) **حکایت** کہتے ہیں کہ کیمبرج کی یونی ورسٹی میں ایک شخص شمعون نامہ مشہور اور دیندار پادری صاحب تھا اُسنے مسیح کے لئے وہاں ایسا دُکھ اُٹھایا کہ بیان سے باہر تھا اور وہ بہت گھبرا گیا تھا اسی گھبراہٹ میں اُسکی نظر اِس آیت پر پڑی کہ شمعون نامے قورینی کو پکڑا فوراً اُسکے دل میں بڑی تسلی آئی اور خوشی و طاقت اور وہ مسیح کا وفادار سپاہی ہوا ایسا کہ تمام جگھوں میں وہ مشہور اور نامور دیندار ہوا (قورینی) قورین شہر افریقہ کے اُوتر سمندر کے کنارہ پر تھا وہ وہانکا باشندہ تھا (مرقس ۱۵ باب ۲۱) میں ہے کہ وہ اُدھر سے گذرتا تھا گانوں سے آتا تھا جماعت میں سے نہیں تھا۔ اور یہہ شخص سکندر و روفس کا باپ تھا جو مشہور عیسائی ہیں (مرقس ۱۵ باب ۲۱) روفس کی والدہ اسی شمعون کی بی بی تھی دیکھو پولوس اِس روفس اور اُسکی ماں کی بابت کیونکر ذکر کرتا ہے (رومی ۱۶ باب ۱۳) معلوم ہوتا ہے کہ یہہ شمعون اُسی دن سے عیسائی ہوگیا اُسنے چھوٹا سا کام کر کے کتنی بڑی مزدوری پائی کہ وہ اور اُسکی بی بی اور دونوں بیٹے فضل کے وارث ہوگئے (۱ پطرس ۳ باب ۷) (ف۳) کیا سبب ہے کہ شمعون کو پکڑا معلوم ہوتا ہے کہ مسیح اتنا بوجھ اُٹھا ن ہو کے نہیں اُٹھا سکتا تھا سفتہ جان کنی کے دُکھہ میں گذرا اور گتسمنی میں کتنی بہت تکلیف ہوئی رات گذری بڑے دُکھہ اور تکلیف میں حنا اور قیافا کے پاس بڑے تڑکے سانیڈرم کے آگے حاضر تھا اور پطرس کا انکار اور شاگردوں کا بھاگنا اور سب کچھہ جو پلاطوس اور ہیرودیس کے سامنے ہوا اور کوڑے کھانا اور کانٹوں کا تاج اور اور دُکھہ اور سپاہیوں کی طرف سے تکلیف اور بلوہ عوام کا یہہ سب ایسے ہیں کہ جسم میں زور نرہا کہ صلیب اُٹھا لیچلے اُنہوں نے شام سے اسوقت تک اُسے دُکھہ دیکر ادھ موا کر دیا اسیواسطے لکھا ہے کہ وہ کمزوری میں صلیب پر مارا گیا (۲ قرنتی ۱۳ باب ۴)

۳۳ (۳۳) اور اُس مقام میں جو گلگتا یعنی کھوپڑی کی جگہ کہلاتا ہے پہنچکے

(گلگتا) یہہ یروشلم کے پچھم میں ہے اور یہہ کوہ موریا کی ایک چوٹی ہے اِسی جگھہ میں ابراہیم نے اپنے بیٹے اضحاق کی قربانی کی تھی یہہ حقیقی (یہہ واہ یری تھا) جہاں خدانے سچا برہ طیار کیا یہہ وہی جگہ تھی جہاں داؤد پیغمبر نے ارونا کی کھلیان و قربانگاہ بنائی تھی اور جہاں آگ نازل ہوئی تھی قربانی پر اور ملایکہ نے چمکتی تلوار میان میں کی تھی یعنے خدانے قربانی کے سبب شہر کو بچا لیا تھا (ف۱) آفتاب صداقت یروشلم کے پچھم میں غروب ہوا اور جب جی اُٹھا تو یروشلم کے پورب میں کوہ زیتون پر سے آسمان کو چڑھ گیا (ف۲) باہر کیوں لیگئے شہر میں

صلیب کیوں ندی اِسلئے کہ حکم تھا کہ شہر سے باہر گنہگار کو پھانسی دیجاوی (گنتی ۱۵باب ۳۵ و اسلاطین ۲۱ باب ۱۳) (ف۳) ہمیشہ خدا کے لوگ باہر نکلتے ہیں شہر سے یا بدقوم میں سے یا شرارت کے گھر سے تاکہ باہر نکلکر دُکھہ اُٹھاویں اور اُنسے الگ نظر آویں (مکاشفات ۱۸باب ۴ و ۱۱باب ۸) سب سے بڑی عزت یہہ ہے کہ جب شہر سے باہر نکالے جاویں تب مسیح کے لئے صلیب اُٹھاویں (متی ۱۰ باب ۲۲) لوقا کہتا ہے کہ اُسوقت عورتیں ماتم کرتی ہوئیں اُسکے پیچھے آئیں تھیں (لوقا ۲۳ باب ۲۷)

۳۴　(۳۴) پت ملا ہوا سرکہ اُسے پینے کو دیا پر اُسنے چکھکے پینا نہ چاہا

(۳۴ سے ۵۰ مرقس ۱۵باب ۲۱ سے ۵۵ لوقا ۲۳ باب ۲۶ سے ۴۶) (پت ملا ہوا سرکہ) مرقس کہتا ہے شراب میں مُر ملا کے دیا۔ اِسکی بابت بھی یوں خبر دیگئی تھی (زبور ۶۹ ــ ۲۱) اُنہوں نے مجھے کھانے کے عوض پت دیا اور میری پیاس بجھانے کو سرکہ پلایا۔ یہہ ایسی بات تھی جیسے اِس ملک میں بعض لوگ دُکھہ کم ہونے کے لئے بھنگ پلاکر بیہوش کرتے ہیں اِسی طرح رومی لوگ یہہ چیزیں پلاتے تھے تاکہ بیہوشی میں مرجاوے اور اُسکو غفلت میں زیادہ دُکھہ نہووے (پر اُسنے پینا نہ چاہا) وہ نہیں چاہتا تھا کہ ہوش جاتا رہے کیونکہ اُسے اپنے سب ہوش حواس درستی کی حالت میں سارے درد کی برداشت کرنا ضرور تھا تاکہ کامل قربانی ہووے۔ وہ اپنی روح کی آنکھ کے سامنے پردہ ڈالنا نہیں چاہتا تھا تاکہ آسمانی نظر بند نہو جاوے (ف۱) کیسی غلطی کرتے ہیں وہ عیسائی جو دُکھہ کے وقت شراب پیکر غم بہلاتے ہیں تب وہ اُس غم کے اُٹھانیوالے نہیں ہیں وہ اُس غم کی بابت اجر کی مستحق نہیں ہیں ہاں ہوش حواس کی درستی میں سارے غموں کی برداشت کرنا اور صبر کے ساتھہ رہنا عیسائی کا واجب ہے جیسے خداوند نے کیا (ف۲) سرکہ وہاں موجود تھا کیونکہ وہ کھانے کا وقت تھا اور سپاہیوں کو کھانے میں سرکہ مرغوب تھا

۳۵　(۳۵) اور اُسے تصلیب کرکے اُسکے کپڑے چِٹھی ڈال کے بانٹ لئے تاکہ جو نبی سے کہا گیا تھا پورا ہو کہ اُنہوں نے میرے کپڑے آپس میں بانٹ لئے اور میرے کرتے پر چِٹھی ڈالی

✝

(تصلیب کرکے) یعنے سولی دیکے سولی کی شکل یہہ ہے اسی شکل کی لکڑی پر ہاتھہ پاؤں کے بیچ میں میخیں کاڑکر لٹکانے کو تصلیب کرنا کہتے ہیں پس مسیح کے ساتھہ یہی سلوک کیا گیا اُسکے ہاتھوں میں اور پیروں میں ایسی لکڑی پر میخیں ٹھوک دیں۔ اِس حالت کی بابت (زبور ۲۲ ــ ۱۶) میں یوں لکھا تھا کتّے مجھے گھیرتے ہیں شریروں کی گروہ میرے گرد احاطہ کرتی ہے وے میرے ہاتھہ اور میرے پاؤں چھیدتے ہیں (کپڑے چِٹھی ڈالکے بانٹ لئے) اسکی بابت بھی اسی زبور میں خبر تھی (آیت ۱۸) وے میرے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں اور میرے لباس پر قرعہ ڈالتے ہیں۔ پس اُنہوں نے اُسکے کپڑے

اُتار کے صرف ایک لنگی رہنے دی اور کپڑے آپس میں تقسیم کر لئے - اُسوقت پر خیال کریں کہ میخوں کا درد بے نہایت اور برہنگی سے شرم
بھی کسقدر اُس قدوس کو ہوگی یہہ سب کچھ اُسنے ہمارے لئے برداشت کیا (ف۱) ضرور تھا کہ شیطان لکڑی پر شکست پاوے جیسے
اُسنے درخت کے وسیلہ آدم پر فتح پائی تھی - اور پیتل کا سانپ جو حقیقی سانپ کا مشابہ تھا لکڑی پر اُٹھایا گیا تھا اب مسیح گنہگار جسم کی صورت
لیکر گنہگاروں کو نجات دیتا ہے (ف۲) یہہ دن شیطان کے لئے کیسی بڑی خوشی کا دن ہوگا کہ مسیح خداوند مصلوب ہوگیا لیکن سب سے
بڑی اور کامل شکست اُسنے ایسے دن میں اُسکی اُسی صلیب سے پائی (ف۳) کسی دانا دیندار کا قول ہے کہ اگر کامل نیکی کسی آدمی
کی شکل میں دنیا پر آوے تو سب لوگ اُسکے سامنے جھک کے سجدہ کرینگے لیکن اُسوقت کامل نیکی دنیا میں آئی تھی پر لوگوں نے اُسے سجدہ
نہیں کیا لیکن مصلوب کیا (ف۴) یہہ صلیب کی شکل جو لوگ رکھتے ہیں اصل میں خود انکاری کا نمونہ ہے اور یادگاری بھی ہے اسی مسیح مصلوب
کی اور اُس محبت کا نشان ہے جو دوسروں کے لئے سب کچھ چھوڑ سکتی ہے یا سب کچھ برداشت کر سکتی یا اُس محبت کا نشان ہے جو ساری
خوشی ساری عزت و حکومت اور سارے مال و منال کو خدا کے لئے چھوڑ سکتی ہے اور آپکو اُسکے لئے مخصوص کرتی ہے لیکن افسوس بہت سی
عورتوں نے اس صلیب کی شکل کو جس سے مراد امورات بالا ہیں صرف آرائش و سنگار سمجھ کے گلے میں لٹکانا شروع کر دیا ہے یہہ [illegible] اور
گھمنڈ [illegible] کی محبت (ف۵) ایک پولے مصنف نے بہت ہی خوب کہا ہے کہ گو یہہ مسیح بیتلحم میں ہزار دفعہ پیدا ہو مگر تجھہ میں پیدا نہ
ہو تو تیرے دل میں پیدا نہو تو تو اب تک برباد ہے جب تک گلگتھا کی صلیب تیرے دل میں [illegible] جاوے [illegible] تجھے شیطان سے مخلصی نہیں
ہے تجھے کیا فائدہ [illegible] مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا تو تو [illegible] موت کے بندھنوں میں [illegible] پڑا ہے (ف۶) [illegible] جو یہہ [illegible]
اُنکے چار حصے کئے گئے تھے ہر سپاہی کے لئے ایک حصہ تھا (یوحنا ۱۹ باب ۲۳) [illegible] جو [illegible] اُسکے کپڑے وہ
لیویں [illegible] کے موافق اسی لئے انہوں نے کپڑے تقسیم کئے مگر کُرتا اُسکا بے درز یا اوپر سے نیچے تک بُنا ہوا تھا اسپر قرعہ ڈال لیا شاید یہہ کرتا
اُن عورتوں نے اُسکے لئے بنایا ہوگا جنہوں نے اُسکی خدمت کی [illegible] چٹھی ڈالنے کی بات بھی عجیب [illegible] ۲۲ زبور
میں لکھی تھی سب پیشگوئیوں کے درمیان یہہ [illegible] عجیب [illegible] فرق [illegible]
[illegible] جیسے وہ عجیب
[illegible]

۳۶ (۳۶) اور بیٹھ کے وہاں اُسکی نگہبانی کرنے لگے

یہہ کام کرکے سپاہی لوگ بیٹھ گئے کہ اُسکی نگہبانی کریں - اب مسیح صلیب پر ہے اور سپاہی بیٹھے دیکھتے ہیں اُسوقت مسیح خداوند نے
سات باتیں صلیب پر سے سنائیں اُن سات میں سے ایک بات متی میں مذکور ہے اور تین لوقا میں ہیں اور تین یوحنا میں (لوقا ۲۳ باب ۳۴)

میں پہلی بات مذکور ہی کہ ای باپ اُنکو معاف کر کیونکہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔ یہہ بات اُسنے اُسوقت فرمائی کہ جلاد اپنا کام کر رہے تھے جب میخیں ٹھوکتے تھے اور کپڑے اُتارے تھے۔ اور یہہ اُسکی دعا فقط اُن جلادوں اور سپاہیوں ہی کے لئے نہیں تھی مگر اُن سب کے لئے بھی جنہوں نے اُسکی صلیب میں شراکت حاصل کی تھی (ف) ضرور وہ لوگ واقف نہ تھے کہ کیا کرتے ہیں بڑا بھاری پردہ اُنکی آنکھوں پر تھا گویا ابلیس خود سر پر چڑھکر کھیل رہا تھا شرارت کے نشہ میں مگن تھے نہیں جانتے تھے کہ کیا کرتے ہیں (۱ قرنتی ۲ باب ۸ و اعمال ۳ باب ۱۷ و ۱۳ باب ۷) (ف ۲) مسیح کی اس حالت کو دیکھو اور اُنکی اُس شرارت کو تو بھی وہ اُنکی خدا سے سفارش کرتا تھا اور یوں اُسنے گنہگاروں کی شفاعت کی (یسعیاہ ۵۳ باب ۱۲) (ف ۳) جنہوں نے اُس پر لعنت کی اُنکو اُسنے برکت دی اُسنے اپنے قول پر بڑی سخت جگہ عمل کر کے دکھلایا (متی ۵ باب ۴۴) یہہ ہمارے لئے نمونہ ہی اسیطرح ستیفان نے بھی مسیح کی پیروی کے سبب کیا کہ اپنے قاتلوں کے لئے دعا خیر کی (اعمال ۷ باب ۶۰)

(۳۷) اور اُسکے قتل کا باعث یوں لکھا ہوا اُسکے سر کے اوپر ٹانگ دیا کہ یہہ یسوع یہودیوں کا بادشاہ ہی ۳۷

(یہہ یہودیوں کا بادشاہ ہی) یہہ لقب تین زبانوں میں لکھا تھا عبرانی میں یعنے صوریانی و کسدی زبان کے محاورہ میں۔ اور یونانی میں جو علما وقت کی زبان تھی۔ لاطنی میں جو حکام وقت کی بولی تھی تاکہ سب دیکھیں سب سمجھیں سب معلوم کریں۔ یہودی کہتے تھے مت لکھہ کہ وہ بادشاہ ہی مگر یوں لکھہ کہ وہ کہتا ہی یعنے جھوٹا دعوی کرتا ہی لیکن پلاطوس نے رہنے دیا اس باب میں اُنکی نہیں سنی اور یوں اُسکی منادی اُن بڑی زبانوں میں صلیب پر سے ہوئی (ٹانگ دیا) لکھا ہی مگر اُسنے آپ نہیں ٹانگ دیا تھا لیکن ٹنگوا دیا تھا پس جو کوئی اور کے ہاتھہ سے کرتا ہی وہ آپ اُس کام کا فاعل ہی

(۳۸) تب اُسکے ساتھہ دو چور مصلوب ہوئے ایک دہنے دوسرا بائیں ۳۸

(دو چور) متی و مرقس چور بتلاتے ہیں لوقا کہتا ہی کہ بدکردار تھے وہ دہنے بائیں تھے اور مسیح اُنکے بیچ میں تھا گویا سب سے بڑا گنہگار ہی لیکن اس صورت میں وہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ وہ گنہگاروں میں شمار کیا گیا دیکھو (یسعیاہ ۵۳ باب ۱۲ و مرقس ۱۵ باب ۲۸) اگرچہ یہہ پیشگوئی اِس صورت میں پوری ہوئی نظر آتی ہی مگر اُس سے بھی بہت ہی زیادہ گہرے معنی اُسکے ہیں دیکھو (۲ قرنتی ۵ باب ۲۱) کیونکہ اُسنے اُسکو جو گناہ سے واقف نہ تھا ہمارے لئے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُسکے سبب الٰہی راستبازی ٹھہریں (ف) یہہ چور بھی اُسی وقت مصلوب ہونے کو لائے گئے تھے شاید عید کے دن اُن کی صلیب کا وقت اسلئے مقرر ہوا تھا کہ عام عبرت ہووے

۳۹ (۳۹) اور وے جو اِدھر اُدھر سے گذرتے تھے سر ہلاکر اور یہہ کہکے اُسپر کفر بکتے تھے (۴۰) کہ اے
۴۰ ہیکل کے ڈھانے اور تین دن میں بنانیوالے آپ کو بچا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر آ

اب مسیح پر گذرنے والوں سے ٹھٹھہ کیا جاتا ہے اُسکا دُکھ ہر طرح سے کامل ہوا (سر ہلاکر) ٹھٹھہ کرنے کا ذکر یہاں لکھا ہے سو اُسکی بابت بھی پیشگوئی تھی (زبور ۲۲ - ۷) وے سر ہلا ہلا کے کہتے ہیں کہ اُسنے اپنے تئیں خداوند پر چھوڑا ہے کہ وہ اُسے بچاوے جس حال کہ وہ اُس سے راضی ہے تو وہی اُسے چھڑاوے (پھر دیکھو ۹.۱ زبور ۲۵ و نوحہ یرمیا ۲ باب ۱۵ سے ۱۷ تک) (اے ہیکل کے ڈھانے اور تین دن میں بنانیوالے) دیکھو یہہ کیسی بات پر ٹھٹھہ کرتے ہیں مقدمہ میں دشمن لوگ اسبات کے سوا اور کوئی اُسکا جرم نہیں پا سکتے بس یہی ایک بات ہے جسکو پکڑ بیٹھے ہیں اور وہ بات بھی صحیح طور سے نہیں بولتے خدمت کے شروع کے وقت کی بات ہے جسکو بگاڑ کر بولتے ہیں تو بھی اُس سے کچھہ نہیں نکلتا۔ سردار کاہن نے تو ہر طرح سے اسکی نسبت گواہی تلاش کی پر تعجب ہے کہ جب وہ صلیب پر تھا تو دشمن اسی قول کو دوبارہ سناتے ہیں (مرقس ۱۴ باب ۵۸ و ۵۹) اور کوئی بات اب تک اُنکے ہاتھہ نہیں آئی اگر کسی تہمت کا اشارہ بھی اُسپہ پاتے تو فوراً بات کا تو بگڑ اُٹھاتے اور بے عیب پر کسطرح عیب لگاویں اِسلیے یہی بکتے ہیں کہ اے ہیکل کے ڈھانیوالے۔ شاید راہ سے گذرنیوالوں کو خیال ہوا کہ وہ اسی بات پر ملزم ٹھہر کر مصلوب ہوا ہے اور اُسکی نسبت کچھہ نہیں پہچانتے اُسکو کہتے ہیں کہ اے ہیکل کے ڈھانیوالے لیکن وہ آپ اُسکے بدن کی ہیکل کو ڈھا رہے ہیں خود ڈھانیوالے ہیں جیسے اُسنے پیشینگوئی کی تھی اُسکا وہ حصہ جو اُسنے اپنے حق میں کہا تھا سو وہ آپ تیسرے دن پورا کرنے پر ہے کہ جب جی اُٹھیگا جو کچھہ اُسنے کہا سچ کہا مگر نادان بیوقوفی سے ٹھٹھہ کرتے ہیں

۴۱ (۴۱) یونہیں سردار کاہنوں نے بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھہ ٹھٹھا مار کے کہا

(۴۱ سے ۴۳) سردار کاہن و بزرگ و فقیہہ بھی اُسپہ ٹھٹھہ کرتے ہیں نہ صرف عوام دُکھہ دیتے ہیں مگر وہ بھی جو سنجیدہ شخص کہلاتے ہیں

۴۲ (۴۲) اُسنے اوروں کو بچایا آپ کو نہیں بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ہے اب صلیب پر سے اُتر آوے تو ہم اُسپر ایمان لاوینگے

(اوروں کو بچایا آپ کو نہیں بچا سکتا) اس ٹھٹھہ میں بھی عین سچائی تھی جیسے اور لعن طعن میں بھی سچائی ٹپکتی تھی (دیکھو لوقا ۱۵ باب ۲) میں جو اعتراض ہے کہ وہ گنہگاروں کے ساتھہ کھاتا پیتا ہے اسی قسم کا یہہ طعن بھی ہے۔ بیشک اُسنے اوروں کو بچایا جیسے کہ وے گواہی دیتے ہیں۔ پر آپ کو نہیں بچا سکتا کیونکہ وہ آیا تا کہ اپنی جان بہتوں کے فدیہ میں دیوے۔ اُسنے اپنی جان دیکے اوروں کو بچایا تا کہ باپ کی عدالت

پوری کرکے اُسکا رحم ظاہر کرے دیکھو بزرگ لوگ سچی بات کو ٹھٹھے کے طور پر کہتے ہیں پر اپنی نیت کا پھل پاوینگے (اگر صلیب سے اُتر آوے تو ہم اُسپر ایمان لاوینگے) یہہ جھوٹھہ بولتے ہیں کیونکہ جب وہ مردوں میں سے جی اُٹھا تو بھی وہ ایمان نہ لائے صلیب سے اُتر آنے کی نسبت مردوں میں سے جی اُٹھنا کتنا بھاری کام تھا جسکا ثبوت بھی اُنپر ہوگیا چنانچہ جی اُٹھنے کے بیان میں اِسکی بحث آویگی جبکہ اُنہوں نے لعادہ کے جی اُٹھنے کو بھی روکیا اور مسیح کے جی اُٹھنے پر پردہ ڈالنے لگے تو اب کونسی دلیل ہے جو اُنپر اثر کریگی وہ بکتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاوینگے اور کب ایمان لاوینگے جبکہ وہ خدا کی شریعت کو پورا نہ کرے اور نجات کی راہ نہ کھولے یعنے صلیب سے اُتر آوے مصلوب نہ ہو جیسے محمدی اُس مسیح مصلوب پر ایمان نہیں لاتے مگر اُس مسیح موہوم پر جو مصلوب نہیں ہوا جسمانی مزاج لوگ جلالی دُکھوں کو پسند نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ ؎ ہر کہ دریں بزم مقرب تر ست ✦ جام بلا بیشترش میدہند ✦

۴۳

(۴۳) اُسنے خدا پر بھروسا رکھا سو اگر وہ اُسکو چاہتا ہے تو اب اُسکو چھڑاوے اُسنے تو کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں

(اُسنے خدا پر بھروسا رکھا) وہ آپ گواہی دیتے ہیں کہ اُسنے خدا پر بھروسہ رکھا۔ اور یہہ وہی پیشگوئی ہے جو (۲۲ زبور ۸) میں تھی جسے وہ خود پورا کررہے ہیں (اگر وہ اُسکو چاہتا ہے) یعنے اگر خدا اُسے پسند کرتا ہے تو اب اُسے چھوڑاوے یہہ خدا کے ساتھ بھی ٹھٹھہ ہے کہ اپنے پر بھروسہ رکھنے والوں کو چھڑا نہیں سکتا ہے (اُسنے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں) یہہ کیسی صاف گواہی ہے خود سردار کاہن اور بزرگ گواہی دیتے ہیں کہ مسیح نے یہہ تعلیم دی کہ میں خدا کا بیٹا ہوں پس یہہ مضمون عیسائیوں نے اپنے ذہن سے نہیں تراش لیا مگر خود خداوند مسیح نے بتایا اور بیان کیا کہ میں ابن اللہ ہوں بعض مسلمان کہتے ہیں کہ مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد عیسائیوں نے یہہ عقیدہ نکالا ہے سو وے اِس مقام پر فکر کریں کہ مخالف اُسکے مُنہہ پر خود گواہی دیتے ہیں کہ اُسنے یہہ بات سکھلائی ہے اور بیشک۔ وہ تھا یہاں سے تین باتیں نکلتی ہیں اول آنکہ مسیح نے ہمیشہ خدا پر بھروسہ رکھا۔ دوئم آنکہ اُسنے زبوروں کو پورا کیا (۲۲ زبور) سیوم اُسنے خود کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں یہہ سردار کاہن اچھے مفسر ہیں مسیح کی باتوں کی خوب تفسیر کرتے ہیں کہ اُسنے الوہیت کے درجہ کا اقرار کیا ہے (ف ۱) اُسپر سب نے ٹھٹھہ کیا سپاہیوں نے ٹھٹھہ کیا راہگیروں نے ٹھٹھہ کیا سردار کاہنوں نے ٹھٹھہ کیا وہ سب سے ٹھٹھوں میں اُڑایا گیا اور یہہ سب دُکھہ اُسکا ہمارے لئے تھا (ف ۲) مسیح کی شرم ہماری عزت اُسکی کمزوری ہماری طاقت اُسکے دُکھہ ہماری صلح اُسکی موت ہماری زندگی

۴۴

(۴۴) اِسی طرح چوروں نے بھی جو اُسکے ساتھہ مصلوب ہوئے تھے اُسپر لعن طعن کیا

(چوروں نے) بھی ٹھٹھہ کیا یہہ بات تین انجیلوں میں ہے (متی ۲۷ باب ۴۴ مرقس ۱۵ باب ۳۲ لوقا ۲۳ باب ۳۹ سے ۴۳) چوروں نے

طعن کیا لکھا ہی حالانکہ ایک چور نے طعن کیا تھا نہ دونوں نے پس مطلب یہہ ہی کہ انکی طرف سے ٹھٹھہ ہوا دیکھو (متی ۲۶ باب ۸) میں یہی وے کہتے ہیں اگرچہ فقط ایک کہتا تھا یعنے اندریاس (یوحنا ۱۲ باب ۴) اسیطرح لکھا ہی کہ شاگردوں نے مریم پر ملامت کی جب عطر ڈالا تھا اگرچہ فقط ایک یہودا ملامت کرنیوالا تھا۔ ایک چور نے کہا اگر تو مسیح ہی تو آپ کو اور ہمیں بھی بچالے دوسرے نے پہلے کو ملامت کیا کہ ہم ایک ہی سزا میں گرفتار ہیں ہم تو واجبی اپنے کاموں کا پھل پاتے ہیں پر اُسنے تو کوئی بیجا کام نہ کیا یہہ اُسنے اسکی نیکی اور پاکی اور بیگناہی پر گواہی دی پھر یوں کہا جب تو اپنی بادشاہت میں آوے تو مجھے یاد کیجیو (ف ۱) جیسے یوسف بن یعقوب نے ایک کی رہائی اور دوسرے کی موت کی خبر دی تھی یہی معاملہ اسوقت ہی ذرا فکر کرو (ف ۲) دیکھو مسیح بادشاہ حقیقی جب تخت عدالت پر بیٹھیگا تو اُسکے بائیں ہاتھہ بدکار اور دہنے ہاتھہ مبارک لوگ ہونگے اسی نمونہ پر اسوقت اُسکے دہنے بائیں دو چور ہیں ایک بہشتی دوسرا دوزخی یہہ بات بھی فکر کی ہی کہ دکھہ میں جلال نمایاں ہی اُسکے سارے کام حکمت کے ساتھہ وہ مبارک خداوند خدا ہی۔ اب مسیح اپنا دوسرا قول صلیب سے سناتا ہی جسکا ذکر متی میں نہیں ہی اور وہ یہہ ہی کہ (آج تو میرے ساتھہ بہشت میں ہوگا) اُنہوں نے مسیح کو ہر سہ مصلوبوں میں بدتر جانا مگر وہ جو حکیموں کو انکی عیاری میں پھنساتا ہی (ایوب ۵ باب ۱۲ و ۱۳ و ۲ باب ۱۶ و ۱۹) وہ سب سے بڑی تاریکی میں سب سے بڑا جلال دکھلاتا ہی (ف ۳) جو کہتا ہی کہ مسیح نے کچھہ بدی نہیں کی دیکھو اُسنے محصول لینے والوں اور گنہگاروں کے ساتھہ کھایا پیا وہ تھکے ماندوں کو سایہ میں لایا اُسنے دعوی کیا کہ آسمانی بادشاہت کا مالک میں ہوں اور یہہ کہ اپنی مرضی سے بند کرتا اور کھولتا ہوں اور میں ابن اللہ ہوں مگر ان سب باتوں میں اُسنے کوئی بیجا کام نہیں کیا چور اُسکی سب تعلیم اور سب کاموں پر گواہی دیتا ہی کہ وہ سب نیکی ہی نہ بدی چور نے عین موت کے وقت بادشاہت الہی کو مسیح میں دیکھا اور جانا کہ مسیح کا اختیار ہی جسے چاہے دیوے اور اُسنے اپنے لئے بھی اُس سے مانگا پر جو کوئی مسیح کے پاس آتا ہی وہ اُسے نہیں نکالتا تب کیا ہوا ایک لیا گیا دوسرا چھوڑا گیا (لوقا ۱۷ باب ۳۴ سے ۳۶) اسکے بعد مسیح تیسری بات صلیب پر سے سناتا ہی (یوحنا ۱۹ باب ۲۵ سے ۲۷) ای عورت دیکھہ تیرا بیٹا ای شاگرد دیکھہ یہہ تیری ماں تین مریم وہاں اُسوقت تھیں اُسکی ماں مریم اور کلیوپاس کی جورو مریم اور مریم مگدلانی دیکھو جب مرد شاگرد اپنی سلامتی کی فکر میں تھے تب عورتیں صلیب پر جمع تھیں کامل محبت خوف کو نکالتی ہی۔ پس اُس شاگرد نے اُسکی ماں مریم کو اپنوں میں شامل کیا یعنے اپنی والدہ سلومی کے پاس لیگیا جو اُسوقت وہاں بھی حاضر تھی (مرقس ۱۵ باب ۴۰) اور اُسکا باپ زبدی بھی زندہ تھا

۴۵ (۴۵) اور چھٹی گھڑی سے نویں گھڑی تک سارے ملک پر اندھیرا چھا گیا

(۴۵ سے ۴۹ تک) ناگہانی اندھیرے کا بیان ہی (چھٹی گھڑی سے نویں گھڑی تک) یعنے ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک (سارے ملک پر اندھیرا چھا گیا) یعنے بڑی کثرت سے اندھیرا آیا۔ شاید کوئی کہے کہ سورج گہن ہوگیا ہوگا تو یہہ خیال بالکل غلط ہی کیونکہ پورنماشی

تھی چودھویں کا پورا چاند تھا اور اُسوقت سورج گہن ناممکن ہی جسوقت چاند زمین اور سورج کے بیچ میں آتا ہی تب سورج گہن ہوتا ہی پر پورنماشی کے دن زمین چاند سورج کے درمیان ہوتی ہی اِس شکل پر (چاند) (زمین) (سورج) یہہ شکل جسوقت ہوتی ہی تب پورنماشی ہی اسلئے پورنماشی میں سورج گہن نہیں ہو سکتا اِسکے سوا یہہ تاریکی بھی گہن کی تاریکی سے بارہ درجہ زیادہ تھی کیونکہ تین گھنٹہ رہی کوئی سورج گہن ۵ا منٹ سے زیادہ نہیں رہ سکتا یہہ تاریکی اُسی قدرت سے آئی تھی جسکا ذکر (خروج ۱۰باب ۲۱سے ۲۳) تک لکھا ہی کہ مصر میں تین دن اندھیرا رہا اکثر سورج گہن ہر منٹ تک ہوتا ہی اور ۸ منٹ سے زیادہ نہیں رہ سکتا اور اس عرصہ میں قدرے تاریکی رہتی ہی۔ ایک رومی مجوسی جسکا نام فلیگن تھا کہتا ہی کہ طبریوس شہنشاہ کی چودھویں سال میں (جسمیں مسیح موا ہی) ایسا سورج گہن ہوا کہ پہلے کبھی دنیا میں نہیں ہوا کیونکہ دن رات ہوگیا تھا اور ستارے نظر آتے تھے۔ یہہ شخص اِس تاریکی کو غلطی سے گہن کہتا ہی کیونکہ بدلیل بالا یہہ گہن نہ تھا اور جب سورج گہن ہوتا ہی تب چاند کا سایہ زمین کے ایک چھوٹے سے حصہ پر آتا ہی اور یروشلم کا پورا گہن اور جگہ میں پورا نہیں ہو سکتا لیکن یہہ اندھیرا تمام زمین پر تھا اسلئے سورج گہن نہ تھا اس نجومی کی یہہ غلطی ہی (ف) جب مسیح تولد ہوا تو آسمان سے ایک بڑا نور نظر آیا تھا (لوقا ۲باب ۹) پر جب اُسکی موت ہوئی جو جہان کا نور تھا تو ناگہانی دن سے رات ہوگئی اُسنے سچ کہا تھا کہ نور اور تھوڑی دیر تمہارے ساتھ ہی اور یہہ بھی فرمایا تھا کہ رات آتی ہی جب کوئی کام نہیں کر سکتا رسول کہتا ہی رات بہت گذر گئی اور صبح قریب ہوئی (ف۲) پہلے جب مصر سے نکلے اور تین دن اندھیرا رہا تو بنی اسرائیل کے گھروں میں روشنی اور مصریوں کے گھروں میں بڑا اندھیرا تھا اب کہ حقیقی فسح ذبح کیجاتی ہی تو یہودی لوگ اندھیرے میں ہیں اور انجیل کی روشنی غیر اقوام میں جاتی ہی (ف۳) جب بادشاہ مرتا ہی تو ساری رعیت غم اور ماتم کرتی ہی پر جب جہان کا مالک موا تو ساری خلقت روشنی سے الگ ہی

۴۶) اور نویں گھڑی کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتانی یعنے ای میرے خدا ای میرے خدا تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا

(ایلی ایلی لما سبقتانی) یہہ چوتھا قول ہی صلیب سے اور یہہ عبارت پیشینگوئی میں مذکور تھی (۲۲ زبور ۱) ای میرے خدا ای میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ اگرچہ مسیح خداوند اکثر یونانی بولتا تھا مگر یہہ الفاظ اُسنے یونانی میں نہیں بولے مگر اُسی زبان میں بولا جس میں زبور لکھی تھی اور ٹھیک عبرانی بھی نہیں ہی مگر صوریانی و کسدی زبان ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ اندھیرا زیادہ زیادہ ہوتا گیا جب تک کہ یہہ الفاظ اسکے منہ سے نہ نکلے اور اسیواسطے لکھا ہی کہ نویں گھڑی یعنے تیسرے گھنٹے کے قریب جب اندھیرا حد کو پہونچ گیا اُسنے یہہ الفاظ سُنائے تھے (ف) یہہ وہ وقت تھا جب شام کی قربانی کا شعلہ زیادہ بھڑکتا تھا اِسمیں بھی کوئی بھید ہی غور کریں (ف۲) سات صلیبی قولوں میں سے جب مسیح نے پہلا قول سُنایا کہ ای باپ اُنکو معاف کر تو خدا کو باپ کہکے پکارا تھا اور پچھلے قول میں بھی اُسنے خدا کو باپ کہا کہ ای باپ

میں اپنی روح تیرے ہاتھ میں سونپتا ہوں۔ اُسکا سبب یہہ تھا کہ شروع میں اُسکا دُکھ حد تک نہ پہونچا تھا اور آخر میں دُکھ اُسکا حد کو پہونچ گیا
پریچ میں جب دُکھ موج زن ہوا اور خدا کے چہرے کی روشنی بھی غایب ہوگئی تب کہتا ہی اے میرے خدا اے میرے خدا اب باپ نہیں کہتا یہہ
نہایت گہری بات ہی کوئی مخلوق اسکے معنی نہیں سمجھہ سکتا خدا اُسکے دل کے سامنے سے ہٹ گیا تا کہ اپنی عدالت خوب پوری کرے ایسا
ہٹ گیا کہ اُس انسان مسیح کو معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ خدا میرے ساتھہ ہی وہ مسیح انسان تعجب کرتا ہی کہ وہ بات ہوئی جو کبھی پہلے نہوئی
تھی گویا نہیں سمجھہ سکتا کہ میں جو باپ کے ساتھہ برابر ہوں میرے ساتھہ یہہ کیا ہوا اُسنے اپنی انسانیت کے درجے میں آکے سب
عدالت کو حد تک پورا کیا اور خدا کو باپ نہ بول سکا کیونکہ انسان ہو کے دُکھ کی موجوں میں غرق ہوگیا تو بھی خدا کو نہیں بھولا اور
پکارا اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا (ف۳) ہلاک شدہ لوگ ایسے سوال کی خدا سے طاقت نہیں رکھتے اور
جو چھوڑے ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ کیوں چھوڑے گئے ہیں پر مسیح جب چھوڑا گیا تو پوچھتا ہی کہ میں کیوں چھوڑا گیا ہوں یہہ
اسکی فریاد ہی جسنے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا وہ جس نے گناہ نہیں کیا گناہ کی تلخی کا مزہ تلچھٹ تک چکھتا ہی۔ اگرچہ خدا نے اُسے چھوڑ
دیا مگر وہ آپ خدا کو نہیں چھوڑتا جب تک اوپر سے وہ روشنی جو غایب ہوگئی نہیں آئی تب تک وہ اپنے اندر سے روشنی چمکاتا ہی
اور اسی چٹان پر یعنے بیگناہی کی چٹان پر قایم رہتا ہی تا وقتیکہ آسمانی روشنی اور تسلی اوپر سے آوے۔ مسیح نے انسان ہو کے
یہہ بولا او نہ الہی ماہیت سے وہ کبھی نہیں چھوڑا گیا چھوڑے ہوئے ہم تھے وہ ہماری عوض ہوا پس ہماری عوض چھوڑا گیا اُسنے
ہماری پوری سزا کو اُٹھا لیا (ف۴) دیکھو کبھی کبھی مقدس لوگ بھی تھوڑی دیر کے لئے چھوڑے جاتے ہیں پس عیسائیوں کو ایسی
حالت میں کہ جب وے چھوڑے جاویں نا امید نہ ہونا چاہئے کبھی کبھی باپ چھوٹے بچہ کا ہاتھہ چھوڑ دیتا ہی تا کہ وہ چلنا سیکھیں
تو بھی وہ چھوڑے ہوئے نہیں ہیں ہو سکتا ہی کہ آدمی جب خدا سے ملا ہوا ہی چھوڑا ہوا بھی ہو پس خدا سے لپٹے رہنا ہمارا اوجب ہی
اور ایسوں کو وہ ہمیشہ کے لئے کبھی نہیں چھوڑ دیتا (ف۵) یہہ بات مسیح نے کسوقت کہی اُسوقت کہ جب بادشاہت کا ایک حصہ
دوسرے آدمی کو یعنے ایک چور کو دیا تھا دیکھو وہ خدا ہو کے بادشاہت میں لوگوں کو دخل دیتا تھا اور انسان ہو کے اُسی وقت
چھوڑا بھی گیا تھا اپنے دونوں ذاتوں کے پورے کام کرتا تھا (ف۶) ہنری صاحب کا قول ہی کہ پہلے جب مسیح کا دل گھبرایا تھا تو آسمان سے تسلی
دینے کو آواز آئی تھی (یوحنا ۱۲ باب ۲۷) اور جب باغ کی جانکنی میں تھا اُسوقت فرشتہ قوت دینے کو آیا تھا (لوقا ۲۲ باب ۴۲)
لیکن اب عین وقت کچھہ تسلی نہیں ہوئی خدا کا سارا غضب جو گناہ کے سبب سے ہی اُسپہ آگیا (پیدایش ۷ باب ۱۱) اُسپر بڑے سمندر کے
سب سوتے پھوٹ نکلے اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں (یونس ۲ باب ۳) تیری ساری موجیں اور ڈھیو مجھہ پر سے گذر گئے (زبور
۸۸ - ۶) تو نے مجھے گڑھے کے اسفل میں ڈالا اندھیرے مکانوں میں گہراوں میں (عبرانی ۲ باب ۹) سب آدمیوں کے لئے
موت کا مزہ چکھا۔ یہہ مسیح کی موت اور ہی قسم کی موت تھی اس موت میں تمام انسانیت کی موت کا زور تھا اور اُنکی موت میں گناہ

کا فتویٰ تھا (ف) اُسوقت شیطان نے بھی حد سے زیادہ اپنا کام کیا اور عورت کی نسل کی ایڑی کو کاٹا (پیدایش ۳ باب ۱۵) تو اُسکی ایڑی کو کاٹیگا (یشعیاہ ۵۳ باب ۴) ہمارے غموں کا بوجھہ اپنے اوپر چڑہایا (گلاتی ۳ باب ۱۳) ہمارے واسطے لعنت ہوا (۲ قرنتی ۵ باب ۲۱) وہ آپ گناہ ٹھہرا۔ اُسوقت یہہ بات خوب معلوم ہوگئی کہ خدا کسطرح گنہگار پر قہار ہے یہاں سے گناہ کی بُرائی اور اُسکی سزا کا مرتبہ ظاہر ہوا۔ ہم جان سکتے ہیں کہ اُسوقت کیا ہوا جب جانتے ہیں کہ اسی سے ہم ابدی موت سے خلاصی پاتے ہیں اب ہم ان شعروں کا کچھہ مطلب سمجھہ سکتے ہیں

مسیح مصلوب کی فریاد

اے خدا خدایا میرے
حاکم خادم ہیں گھیر کے
مجھہ پر تاکتے مجھہ پر ہنستے
اوروں کو تو نے بچایا
میرے ہاتھہ اور پاؤں میں زخم
سینہ میں دل گھل گیا
باپ خدا نے پُر محبت
ساری قوم و کل جہان میں

مجھے کیوں اب چھوڑ دیا
اپنا منہہ پسارتے ہیں
ٹھٹھے کو مُنہہ کھولتے ہیں
اپنے تئیں بچا تو لے
سارا بدن ہے پُر درد
خشک ہو گیا میرا زور
سُنی بیٹے کی فریاد
اب انجیل کی خبر ہو

یوں مسیح نے نالہ کیا
ہاتھہ اور پاؤں کو میرے چھیدا
اپنے سر ہلا ہلا کے
اگر تو خدا کا بیٹا
بند بند الگ سب ہو چلے
ہڈیوں کو گن میں سکتا
مُردوں میں سے پھر جا کے
اپنی نسل وہ دیکھیگا

دُکھہ کو جب اُٹھا لیا
مجھہ پر ٹھٹھہ مارتے ہیں
طعنہ دے یوں بولتے ہیں
اُتر آ صلیب پر سے
دیکھو میں ہوں دکھہ کا مرد
گھورتے ہیں سب میری اُور
کیا یسوع کو آزاد
اپنے درد کے حاصل کو

(۴۷) اور بعضوں نے اُن میں سے جو وہاں کھڑے تھے یہہ سنکر کہا کہ الیا کو بلاتا ہے (۴۸) اور وہیں اُنمیں سے ایک نے دوڑکر اور اسفنج لیکر سرکے سے بھر دیا اور سرکنڈے پر رکھکر اُسے پلایا ۴۷ ۴۸

اُسوقت مسیح نے پانچواں قول صلیب سے سنایا جو (یوحنا ۱۹ باب ۲۸) میں ہے کہ پیاسا ہوں) اور یہہ اسلئے کہا تاکہ وے لوگ اپنا حصہ اُس پیشگوئی میں سے پورا کریں جو (۶۹ زبور ۲۱) میں ہے کہ اُنہوں نے میری پیاس بجھانے کو مجھے سرکہ پلایا۔ جب اُنہوں نے یہہ سنا تو اُسے پانی نہ پایا مگر سرکہ جو اُسوقت حاضر تھا اور شاید سپاہیوں کے کھانے کو آیا تھا کیونکہ انکے کھانے کا وہ وقت تھا۔ اور یوں اُنہوں نے اس پیشگوئی کو آپ پورا کیا

۴۹

(۴۹) پر اَوروں نے کہا ٹھہر ہم دیکھیں کہ الیاؔ اُسے چھوڑانے آتا ہے

(یوحنا ۱۹ باب ۳۰) میں ہے کہ اُسوقت اُسنے کہا پورا ہوا اور یہہ اُسکا چھٹا قول تھا جو صلیب پر سے سنایا (متی کہتا ہے کہ بڑی آواز سے چلّایا) یہہ چلّانے کی آواز فتح کا شادیانہ تھا جب اُسنے اپنے کام کا حاصل دور سے ملاحظہ کیا تو چلّایا کہ پورا ہوا- اسی ایک لفظ میں ایماندار لوگ اپنی سلامتی اور خوشی کی بنیاد پا دینگے اگر اِس پر غور کریں (ف) کیا پورا ہوا شریعت پوری ہوئی جب اُسنے موت تک کامل فرمانبرداری باپ کی کی- اور ساری پیشگوئیاں پوری ہوئیں جب اُسنے سارے بنی آدم کا کفارہ پورا دیا گناہ کا زور تمام ہوا (دانیال ۹ باب ۲۴) ستر ہفتے تیرے لوگوں اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ اُس مدت میں شرارت ختم ہو اور خطا کاریاں آخر ہو جاویں اور بدکاری کی بابت کفارہ کیا جاوے اور ابدی راستبازی پیش کی جاوے اور اِس رویت و نبوت پر مہر ہووے اور اُسپر جو سب سے زیادہ قدوس ہے مسح کیا جاوے- اُسوقت تمام پورانے عہدنامہ کے پیٹریاگوہ اُتارے گئے تھے اور خدا کی بادشاہت آئی نئی مخلوقات کی پیدائش ہوگئی

۵۰

(۵۰) پر یسوع نے پھر بڑی آواز سے چلّاکر جان دی

(جان دی) اُسوقت ساتواں قول سناکر جان دی تھی جو (لوقا ۲۳ باب ۴۶) میں ہے (اے باپ تیرے ہاتھوں میں اپنی روح سونپتا ہوں) اسکا ذکر (زبور ۳۱ باب ۵) میں تھا کہ اے خدا میں اپنی روح تیرے ہاتھ میں سونپتا ہوں- یہہ بات بھی اُسنے چلّاکر سنائی (ف) کبھی کبھی ایماندار لوگ جب جانکنی میں خدا کا جلال دیکھتے ہیں تو ایسی بڑی آواز سے چلّاتے ہیں کہ لوگ تعجب کرتے ہیں- اُسوقت وہ تاریکی جو آئی تھی دل کے سامنے سے ہٹ گئی اور حقیقی روشنی چمکنے لگی اُسکی روح اُس ہیبت سے بچ گئی تب پھر خدا کو باپ کہتا ہے اور یہہ کہکے جان دی یعنے اپنی روح کو رخصت کیا کسی دوسرے کے حق میں ایسی بات کبھی نہیں لکھی ہے کہ اُسنے اپنی جان کو جانے دیا مگر صرف مسیح کی کہ اُسنے آپ اپنی جان کو جانے دیا اُسنے غلامی کو اپنے اوپر لیا تاکہ ہمیں آزادگی بخشے وہ مرگیا تاکہ ہمیں ابدی موت سے چھوڑاوے یہہ کیسی بے نہایت محبت تھی کہ بادشاہ رعیت کے لئے ایسا دکھ اُٹھاوے یہہ خدا کی بڑی محبت کا مظہر تھا اسلئے خدا بہت چاہتا ہے کہ لوگ مجھہ سے محبت رکھیں نہ خوف یعنے محبت زیادہ درکار ہے- اب وہ فتوی جو گناہوں کے سبب انصاف کی راہ سے خدا نے اُسپہ دیا تھا ہٹاتا ہے ایک کے گناہ سے سب پر موت آئی دوسرے کی موت سے جو معصوم ہے موت پر فتوی ہوتا ہے پس جب مسیح پر موت آئی تب سب آزاد ہوئے پر ایمان شرط ہے (ف ۲) اِن سات اقوال کا حاصل یہہ ہے پہلا قول طلب معافی کے لئے تھا اور یہہ اُسکے سارے کاموں کا حاصل تھا- دوسرا قول کہ تو آج میرے ساتھ بہشت میں ہوگا یہہ سکھلاتا ہے کہ سب سے بڑے

گنہگاروں کے لئے آخر وقت تک ہے آسمان کا دروازہ کھلا ہے تیسرا قول بھی تیری ماں یہہ سکھلاتا ہے کہ مسیح نے آخر تک کنبہ والوں کی حاجت کو رفع کیا۔ چوتھا قول کہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اس سے اُسکی ہمدردی ثابت ہے۔ پانچواں قول کہ پیاسا ہوں ظاہر کرتا ہے کہ اسنے سب جسمانی و روحانی دکھ ہمارے لئے برداشت کئے۔ چھٹا قول کہ پورا ہوا یہہ زمانہ کے لوگوں کے لئے خوشخبری ہے ابد تک۔ ساتواں قول ہر حالت میں گنہگاروں کی ہدایت کرتا ہے (ف۳) مسیح اپنی صلیبی موت کی فرمانبرداری سے ہمارے لئے سوختنی قربانی ہوا اور وہ موت میں بھی ہمارا اپنی رو ہوا (ف۴) مسیح کی صلیب ایک آئینہ ہے جسمیں ہم اپنے گناہ کو دیکھ سکتے ہیں اور وہ خدا کے فضل و رحم کی مہر ہے (ف۵) مسیح ہارون کی طرح مخصوص ہوا پانی سے یردن میں تیل سے جب روح اُتری خون سے جب صلیب پر ہوا (متی ۲۰ باب ۲۲ لوقا ۱۲ باب ۵۰) ان آیتوں میں اُسنے اپنے بپتسما کا ذکر کیا تھا جو موت کا بپتسما وہ پلٹ پر تھا اور اُسی بپتسما کا ذکر (دانیال ۹ باب ۲۴) کے آخر میں ہے۔ یہاں غور کرنا چاہئے اُسکا خون گلوری پہاڑ پر چھڑکا گیا جب موت تک پہونچا اور کپڑے میں لپیٹا گیا اور قبر میں رکھا گیا تب کامل سردار کاہن ہوا (عبرانی ۵ باب ۹) تو بھی زندگی کا چشمہ سوکھ نہیں گیا اگر سوکھ جاتا تو مخلوقات میں کسطرح زندگی رہتی جو اُس سے موجود ہیں (ف۶) ہر کوئی جو مرتا ہے اُسکی روح برباد نہیں ہوتی روح وہی رہتی ہے صرف جسم جسے روح نے زندگی دی ہے الگ ہو جاتا ہے

(۵۱) اور دیکھو ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا اور زمین لرزی اور چٹان تڑک گئے

(۵۱ سے ۵۴ لوقا ۲۳ باب ۴۷ سے ۵۶ یوحنا ۱۹ باب ۳۱ سے ۴۲) موت سے بعد دفن ہونے تک بعض عجیب نشانوں کا تذکرہ (پردہ پھٹ گیا) یہہ وہ موٹا اور خوبصورت پردہ تھا جو پاک و پاکترین جگہ کے درمیان واقع تھا اور وہ دن سے بنا ہوا تھا (۶۰) فٹ لمبا اور ایک فٹ موٹا تھا آسمانی ارغوانی قرمزی رنگ کا تھا بٹے ہوئے کتان سے جسپر کروبیوں کی شکل تھی اور چکنی زری سے بنایا گیا تھا دیکھو (خروج ۲۶ باب ۳۱) اسی پردہ کے وسیلہ سے خدا کی حضوری میں کوئی نہیں جا سکتا تھا کیونکہ جب تک مسیح نہ ہوا پاکترین مکان کی راہ نہ کھلی تھی (عبرانی ۹ باب ۸) فقط سردار کاہن سال میں ایک دفعہ جا سکتا تھا پر اپنی اُنگلی سے سات مرتبہ خون چھڑک کے (احبار ۱۶ باب ۱۴) یہہ ظاہر کر کے کہ گنہگار لوگ خدا کے روبرو صرف لہو کے وسیلہ سے جا سکتے ہیں۔ مگر بیلوں و بچھڑوں کا لہو بچا نہیں سکتا (عبرانی ۱۰ باب ۴) یہہ پردہ مسیح کی موت تک زمانہ بزمانہ باقی چلا آیا اور خدا کے حضور جو سردار کاہن کا ایک بار سال میں جانا تھا جو آیندہ دخل کا نمونہ و تصویر تھے وہ بھی باقی چلا آیا مگر جب مسیح موا تو فوراً یہہ پردہ خدا کے ہاتھ سے پھاڑا گیا خدا نے پھاڑا کیونکہ (اوپر سے نیچے تک) لکھا ہے جو (۶۰) فٹ اونچا تھا جہاں آدمی کا ہاتھ نہیں جا سکتا تھا۔ اور یہہ اسلئے ہوا کہ اب پاکترین مکان میں انسانوں کو دخل ہوا اور اب رکاوٹ نہیں ہے اُسیوقت سے کہ مسیح نے جان دی وہ رکاوٹ دور ہوئی

اب سب کو اجازت ہے نئی و زندہ راہ سے (عبرانی ۱۰ باب ۲۰) پہلے اسکے اندر جانے سے موت تھی اب اسکے باہر رہنے سے موت ہی ضرور اسمیں داخل ہونا چاہئے کہ خدا نے زندگی کی راہ سب کے لئے کھولدی جو کوئی داخل نہو باہر مر جاویگا۔ ہمارے گنہگار جسم نے ہمیں بہت ہی خدا سے جدا کیا تب یہہ پردہ درمیان آیا لیکن مسیح گنہگار جسم کی صورت میں آیا اور اسمیں ہو کر وہ آپ پردہ بنا (رومی ۸ باب ۳) تب پردہ پھٹ گیا اور اب گنہگار و خدا کے درمیان صرف مسیح ہے اور وہ پھاڑا ہوا پردہ ہے اور کھلا ہوا دروازہ وہ نئی و زندہ راہ ہے۔ اب قربانیاں و ظاہری نشان اُٹھہ گئے اب سردار کاہن کی نوکری جاتی رہی اب بیلوں بچھڑوں کی قربانی کی حاجت نہیں ہے (زمین لرزی) یہہ دوسری نشانی واقع ہوئی کہ زمین لرزی ایسی کہ قبریں کھل گئیں اور چٹان تڑک گئے لوگ کہتے ہیں کہ اب تک وہاں چٹانوں میں چھید نظر آتے ہیں۔ پر یہہ زلزلہ صرف دنیاوی چٹانوں ہی میں نہیں تھا لیکن روحانی عالم میں بھی تھا۔ جس نے چٹان توڑے اور دنیا کو ہلایا وہ اپنے دشمنوں کو بھی ہلاک کر سکتا تھا پر یہہ سب کچھہ ہوا کہ وے تبدیل دل حاصل کریں تو بھی اکثروں کے دل سخت پتھر کی مانند رہے پتھر ٹوٹ گئے مگر اُنکے دل نہ ٹوٹے

---

۵۲ ۵۳ (۵۲) اور قبریں کھل گئیں اور بہت لاشیں مقدسوں کی جو آرام میں تھے اُٹھیں (۵۳) اور اُس کے اُٹھنے کے بعد قبروں سے نکلکر مقدس شہر میں گئیں اور بہتوں کو نظر آئیں

(جو آرام میں تھیں) یعنے سوتے مقدس (تسلونیقی ۴ باب ۱۴) یہہ پرانے عہد نامہ کے ایمانداروں کی لاشیں تھیں۔ دیکھو مسیح کی موت کے وقت قبریں کھل گئیں پر جب مسیح جی اُٹھا تب زندگی کی روح اُن لاشوں میں آئی پس قبریں کھلیں موت کے سبب زندگی آئی جی اُٹھنے کے سبب (دیکھو یسعیاہ ۲۶ باب ۱۹) تیرے مردے جی اُٹھینگے اُنکی لاشیں اُٹھہ کھڑی ہونگی تم جو خاک میں جا بسے جاگو اور گاؤ۔ مسیح کی موت نے فتحمندی سے موت کو نگل لیا (یسعیاہ ۲۵ باب ۸) وہ یک لخت موت کو نگل جائیگا اور خداوند خدا سبھوں کے چہرہ سے آنسو پونچھہ ڈالیگا۔ پس مسیح وہ پہلا تھا جو اُٹھہ گیا (اعمال ۲۶ باب ۲۳ و ۱ قرنتی ۱۵ باب ۲۳ کلسی ۱ باب ۱۸ مکاشفات ۱ باب ۵)۔ ف ۱) مقدسوں کے جی اُٹھنے سے اس بات پر بھی اشارہ تھا بلکہ یہی بیان تھا کہ اُسکی موت سے پیچھے اور پہلے جو مقدس ہیں سب اُسکی موت سے پھل لے گئے ہیں (مقدس شہر میں گئیں) اس شہر یروشلم کو (متی ۴ باب ۵) میں مقدس کہا گیا تھا اب پھر اس وقت مقدس کہا جاتا ہے گرچہ ایسا بگڑ گیا تھا وہاں کے لوگوں نے مسیح پر فتویٰ دیا اور مسیح وہاں مصلوب ہوا۔ اسطرح مسیح کی کلیسیا مقدس کہلاتی ہے اگرچہ اسمیں مشتبہ بھی ہیں۔ ف ۲) یہاں مسیح کے جی اُٹھنے کا ذکر ہے سو واضح ہے کہ اُسکا جی اُٹھنا نائین شہر کی بیوہ کے بیٹے کی مانند نہ تھا نہ یائیرس کی بیٹی اور لعازر کی مانند تھا۔ ان لوگوں میں صرف روح آگئی تھی تاکہ پھر بھی مریں۔ مگر یہہ مسیح کا جی اُٹھنا ہمیشہ کے لئے ہے ابدی زندگی تک۔ ف ۳) پس اسکے ساتھہ جو یہہ لاشیں جی اُٹھی تھیں گمان غالب ہے کہ اُسی کے ساتھہ وہ آسمان کو بھی گئیں

کیونکہ حنوک والیاس کے سوا اور لوگ بھی آسمان میں موجود ہیں بدن سمیت (۲ سلاطین ۲ باب ۱۱) اور اسکی مانند اور مقامات دیکھنے سے (ف) جتنے مقدس مسیح سے پہلے جی اُٹھے ہیں وہ سب مسیح کی قیامت کی امید پر اُٹھے ہیں اور اُسی کے وسیلہ سے بھی اور جب قیامت آویگی اور جب زمین سب مردوں کو اُگل دیگی تو یہہ بھی مسیح کے اِسی جی اُٹھنے کی تاثیر سے ہوگا

۵۴ (۵۴) جب صوبہ دار نے اور جو اُسکے ساتھہ یسوع کی نگہبانی کرتے تھے زلزلہ اور جو جو ہوا دیکھا تو بہت ڈر گئے اور بولے کہ سچ مچ یہہ خدا کا بیٹا تھا

یہہ صوبہ دار کی گواہی ہوئی اگرچہ وہ رومی سپاہی تھا تو بھی ڈر گیا اور اُسکے دل میں نشانات بالا سے یقین آیا کہ جو کچھہ مسیح نے کہا ہے وہ سب درست تھا یعنے مسیح فریبی نہیں تھا سچ مچ خدا کا بیٹا تھا

۵۵ (۵۵) اور وہاں بہت سی عورتیں جو گلیل سے یسوع کے پیچھے اُسکی خدمت کرتی آئی تھیں دور سے دیکھہ رہی تھیں

(بہت سی عورتیں) یہہ عورتیں پہلے جلیل میں اُسکی خدمت کرتی تھیں (لوقا ۸ باب ۱ سے ۳) پھر جلیل سے یہاں آئیں تھیں وہ بھی دور سے دیکھہ رہی تھیں شاید صلیب کے نزدیک یا جانے کا حکم نہو گا یا سپاہیوں کے خوف سے نہیں گئیں پر تھوڑا فرق سے کھڑی دیکھہ رہی تھیں کہ کیا کچھہ ہو رہا ہے

۵۶ (۵۶) اُنمیں مریم مگدلیا اور یعقوب اور یوسی کی ماں مریم اور زبدی کے بیٹوں کی ماں تھیں

اُنمیں یہہ تین مشہور عورتیں بھی تھیں مثلاً مریم مگدلینی یعنے ملک مگدلا کی جسمیں سے سات دیو نکلے تھے (مرقس ۱۶ باب ۹) یہہ وہ گنہگار مریم نہ تھی جسکا ذکر (لوقا ۷ باب ۳۷) میں ہے دوسرے یعقوب و یوسی کی ماں یعنے کلیوپاس کی جورو اور کنواری مریم کی بہن تھی دیکھو (یوحنا ۱۹ باب ۲۵) اور دیکھو جو لکھا ہے (متی ۱۳ باب ۵۵) کے ذیل میں تیسرے زبدی کے بیٹوں کی ماں یعنے سلومی (مرقس ۱۵ باب ۴۰)

۵۷ (۵۷) پر جب شام ہوئی یوسف نام ارمتیہ کا ایک دولتمند آدمی جو یسوع کا شاگرد بھی تھا آیا

(۵۷ سے ۶۰ تک) دفن کا ذکر ہے (ارمتیہ) یعنے افرائیم کے فرقہ کا اور شہر رامہ کا باشندہ تھا یہہ وہی رامہ ہے جہاں صموئیل نبی پیدا ہوا تھا (ایک دولتمند) یہہ آدمی دولتمند تھا اور جب اسنے مسیح کو دفن کیا تو وہ پیشگوئی جو (یشعیا ۵۳ باب ۹) میں ہے پوری ہوگئی کہ اسکی

قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی تھی پر اپنے مرنے کے بعد دولتمندوں کے ساتھ وہ ہوا۔ یہہ شخص سانہڈرم کا ایک ممبر تھا اور آپ الٰہی بادشاہت کا منتظر تھا (مرقس ۱۵ باب ۴۳) لوقا کہتا ہے کہ نیک و راستباز تھا اور انکی صلاح و کام میں شریک نہ تھا (لوقا ۲۳ باب ۵۰ و ۵۱) اور مسیح کا شاگرد بھی تھا مگر خفیتہً یہودیوں کے خوف سے (یوحنا ۱۹ باب ۳۸ و ۳۹) یہہ شخص اور نقودیمس دونوں شریک تھے پہلے خوف میں و پیچھے ہمت میں۔ مرقس کہتا ہے کہ اُسنے دلیری کرکے پلاطوس سے مسیح کی لاش کو مانگا (ف) جب مسیح کنواری مریم کے شکم میں تھا تو ایک یوسف نے اُسکے بدن کی حفاظت کی اور جب وہ کنواری قبر میں تھا تب دوسرے یوسف سے اُسکی لاش کی حفاظت ہوئی اور اِن دونوں شخصوں کے حق میں لکھا ہے کہ راستباز آدمی تھے (متی ۱ باب ۱۹ لوقا ۲۳ باب ۵۰)

۵۸) اُسنے پیلاطوس کے پاس جاکے یسوع کی لاش مانگی تب پیلاطوس نے لاش دینے کا حکم دیا ۵۸

(لاش دینے کا حکم دیا) پلاطوس کو مردہ مسیح پر رحم آیا مگر جیتے مسیح پر رحم نہیں کیا۔ مرقس کہتا ہے کہ پلاطوس نے تعجب کیا کہ ایسا جلد مرگیا اور اِسلئے صوبہ دار کو بلاکر دریافت کیا کہ کیا وہ مرگیا اور بعد دریافت یوسف کو اُسکی لاش بخشدی یعنے بطور بخشش کے اُسکو لاش دی کیونکہ یوسف عزت دار آدمی تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ لاش کی زیادہ بےعزتی ہووے خیر جو ہوا سو ہوا اسلئے اُسنے لاش کو مانگا اور نہ قدر اور پلاطوس نے بھی اُس کو بخشدیا تاکہ دفن ہووے اور اِسلئے بھی کہ (استثنا ۲۱ باب ۲۲) میں حکم تھا کہ ساری رات لاش درخت پر نہ رہے جو درخت پر لٹکایا جاتا ہے وہ خدا کا ملعون ہے تاکہ زمین ناپاک نہ ہووے پس مسیح اس آیت کے موافق ہماری لعنت اپنے اوپر اُٹھا کے لعنت ہوا (گلتی ۳ باب ۱۳) یہہ لفظ کہ وہ لعنت ہوا مسلمان لوگ سنکر بڑے ہنستے ہیں اور عیسائیوں کو چشم حقارت سے دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہہ لوگ ایسی بات بولکر مسیح کی بےعزتی کرتے ہیں پر وے اگر ذرا تحمل و غور سے اس بات پر فکر کریں تو معلوم ہوگا کہ اس بات سے مسیح کی بےعزتی نہیں ہوتی مگر بڑی بھاری عزت ثابت ہوتی ہے کہ اُسنے دنیا کو یہاں تک پیار کیا کہ اُنکی بدکاری اپنے اوپر اُٹھاکر انکی سزا کی آپ برداشت کی یہاں سے اُسکا کمال رحم ظاہر ہے اگر وہ اپنی خطاؤں کے سبب لعنت ہوتا تو اُسکی بڑی بےعزتی تھی پر جب اُسنے دوسروں کی خطا اپنے اوپر اُٹھا کر یہہ خطاب لیا تو اُسکی فضیلت ہے (ف) اُن بارہ گھنٹے کے عرصہ میں کیسی خطا اور کیسا رحم نظر آتا ہے ایک وقت کے عرصہ میں خدا کا رحم آدمزاد پر ابدی رحم ہوگیا (ف۲) پلاطوس نے صوبہ دار کو بلاکر جو اُسکی موت کا گواہ تھا یہہ اسلئے بھی ہوا کہ اُسکی حقیقی موت پر گواہی ہووے اُس صوبہ دار سے جو اُسکام پر حاضر تھا اور پلاطوس سے بھی کہ ملک کا حاکم تھا اور دوستوں نے اُسکی لاش کو اُٹھایا پس کچھ شک نہیں رہا مسیح ضرور مرگیا مسلمان جو کہتے ہیں کہ مسیح نہیں موا اُنکی تردید کے لئے صوبہ دار اور پلاطوس اور دفن کنندوں کی گواہی بس ہے

۵۹

(۵۹) اور یوسف نے لاش لیکر سوتی صاف کپڑے میں لپیٹی

(سوتی صاف کپڑے میں لپیٹی) یعنے خوشبو کے ساتھ جیسے یہودیوں کا دستور تھا (یوحنا ۱۹ باب ۴۰) اور نیقودیمس پچاس سیر ملاکے لایا (یوحنا ۱۹ باب ۳۹) تاکہ لاش اسپر پڑی رہے (۲ تواریخ ۱۶ باب ۱۴) جب پچاس سیر خوشبو میں لاش کو لپیٹا تو ظاہر ہے کہ دوستوں نے خیال بھی نہیں کیا کہ اُس میں کچھ زندگی ہے وہ بلاشک مر گیا تھا اگر وہ ابھی جیتا ہوتا تو اس خوشبو سے مر جاتا اب یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ ضرور مسیح موا اور جی بھی اُٹھا (اقرتی ۱۵ باب ۲۰) خوشبو میں لاش ملی نہیں گئی صرف لپیٹی گئی کیونکہ سبت نزدیک تھا ملنے کا وقت نہ تھا لیکن بیت عنیا میں عطر ملا گیا تھا اور یہہ سلئے تھا کہ پھر دوستوں کو خوشبو ملنے کا وقت نہ ملیگا (ف ۱) یوسف کے نمونہ سے ہمارے لئے نصیحت ہے کہ لاش کی عزت کریں کیونکہ بدن آدمی کا خدا کی کاریگری ہے اور روح کی پوشاک ہے اسکو عزت کے ساتھ دفن کرنا مناسب ہے جیسے بہت لوگ مسیح کو عزت و محبت کے ساتھ دفن کرنے میں مشغول تھے (ف ۲) اب دوسرا آدم سو گیا ہے اور اُسکے چھدے ہوئے پہلو سے کلیسیا نکلتی ہے جو سارے زندہ ایمانداروں کی ماں ہے

۶۰

(۶۰) اور اپنی نئی قبر میں جو چٹان میں کھودی تھی رکھی اور ایک بڑا پتھر قبر کے دروازے پر ڈھلکا کے چلا گیا

(نئی قبر) وہ قبر نئی تھی مسیح خداوند کنواری کے شکم سے متولد ہوا جسمیں کوئی بچہ کبھی نہ تھا اب دوسری زندگی میں کنواری قبر سے نکلیگا جسمیں کبھی کوئی مردہ نہیں گاڑا گیا (لوقا ۲۳ باب ۵۳) جب گدھی پر سوار ہوا تو وہ ایسا تھا جسپر کوئی کبھی سوار نہیں ہوا ہر بات میں گنہگاروں سے الگ ہے (ف ۱) اِن باتوں پر غور کرنے سے نتیجہ نکلتا ہے کہ یہہ ہو نہیں سکتا کہ مسیح کی روح پرانے دل میں سکونت کرے وہ نیا دل چاہتا ہے جہاں رہے (اپنی نئی قبر) لکھا ہے وہ قبر یوسف کی ملک تھی نہ مسیح کی جب وہ جیتا تھا اُسے سر دھرنے کو جگہ نہ تھی جب مر گیا تو اپنی قبر نہ تھی مگر غیر شخص کی قبر تھی جسمیں بدن رکھے (چٹان میں) تھی یعنے پتھر میں نہ زمین میں پس نہیں ہو سکتا کہ کوئی آدمی سرنگ لگا کر اُسے چرا لیجاوے اُسکی لاش بڑی حفاظت سے وہاں تھی (ف ۲) پیدایش سے ظاہر ہے کہ چھٹے روز یعنے جمعہ کے دن آدم اول پیدا ہوا اور ساتویں دن یعنے سنیچر کو خدا نے آرام کیا ایسے ہی مسیح خداوند جب چھٹے روز موا تب اپنی موت سے آدمی کی دوسری پیدایش کا بنانیوالا ہوا اور ساتویں دن اُسنے قبر میں آرام کیا پہلی پیدایش میں خدا نے پہلے دن روشنی و اجالے کو پیدا کیا جب مسیح کی قبر کے اندھیرے میں دنیا کی روشنی دفع ہوئی تو اُسنے نئی روشنی اُسی دن پیدا کی (ف ۳) یہودیوں کا سبت مسیح کے ساتھ قبر میں دفن ہوا پر جب اتوار کو مسیح جی اُٹھا سبت بھی جلال اور خوبصورتی کے ساتھ اُسکے ساتھ جی اُٹھا

۶۱ ۶۲ (۶۱) پر مریم مگدلینی اور دوسری مریم وہاں قبر کے سامنے بیٹھی تھیں (۶۲) دوسرے روز جو طیاری کے دن کے بعد ہی سردار کاہنوں اور فریسیوں نے پیلاطوس کے پاس جمع ہو کے کہا

۶۲ سے ۶۶ قبر پر پہرہ لگانے کا بیان ہے دوسرے روز یعنے ہفتہ کی شام کو بعد ۶ بجے کے جب سبت تمام ہو گیا تھا کیونکہ یہودی لوگ سنیچر کی شام کو ۶ بجے کے بعد کام شروع کیا کرتے تھے اور جانتے تھے کہ اب سبت تمام ہو گیا ہے پس وہ مصلوب ہوا تھا جمعہ کے روز ۶ بجے شام سے پیشتر تب سبت شروع ہو گیا تھا اور اسیواسطے خوشبو ملنے اور اور کام کرنے کے لئے وقت نہ تھا یہہ بڑا سبت تھا (یوحنا ۱۹ باب ۳۱) بے خمیری روٹی کھانے کا پہلا روز تھا

۶۳ (۶۳) اے خداوند ہمیں یاد ہے کہ وہ دغاباز اپنے جیتے جی کہتا تھا کہ میں تین دن کے بعد جی اُٹھونگا

وہ دغاباز کہتے میں اسکا نام نہیں لے سکتے جب جیتا تھا یہہ یوں سے گالی ہے کہ اب مر گیا ہے یہہ بزرگ لوگ تھے اور سب سے بڑے دشمن جو کہتے میں کہ اب مر گیا ہے انکو خوف صرف یہ تھا کہ شاگرد چورا کر نہ لیجاویں وہ سچائی کو جسقدر زیادہ چھپایا چاہتے تھے اسیقدر زیادہ وہ سچائی ظاہر ہوتی تھی جیسے سلمان جسقدر مسیح کی موت کا انکار کرتے میں اُسیقدر اپنی زندگی سے محروم ہوتے میں تین روز بعد یعنے تیسرے دن دیکھو (متی ۱۲ باب ۴۰) کے ذیل میں کیا لکھا ہے جی اُٹھیگا یہہ دشمن آپ گواہی دیتے ہیں کہ اسنے ایسی پیشینگوئی کی تھی اور یہہ کہ بہت صاف تیسرے دن اُٹھنے کا اقرار سنایا

۶۴ (۶۴) پس حکم کر کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کیجاوے مبادا اُسکے شاگرد رات کو آکر اُسے چورا لیجائیں اور لوگوں سے کہیں کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہے تو پچھلا فریب پہلے سے بُرا ہوگا

نگہبانی کی جاوے یعنے قبر کی نگہبانی رومی سپاہیوں سے تیسرے دن تک کرنا چاہئے تاکہ اُسکے دعوی کا فریب ظاہر ہو جاوے پچھلا فریب یعنے جی اُٹھنے کا پہلے سے یعنے پہلے فریب سے وہ یہہ تھا جو اُسنے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں (ف) دیکھو وہ جانتے تھے کہ جی اُٹھنا اس قدر بہت ہی زیادہ نقصان کریگا وہ خوف میں تھے لعازر کے جی اُٹھنے کے سبب سے وہ جانتے تھے کہ لعازر جی اُٹھا تھا تعجب نہیں کہ مسیح بھی جی اُٹھے یہی خوف اُنہیں کھائے جاتا تھا کہ اگر وہ جی اُٹھا تو اُنکا بڑا نقصان ہوگا (ف ۲) یہودیوں نے خود مسیح کے جی اُٹھنے کی دلیل سب سے بڑی اس تردد میں پیش کر کے دکھلائی اُن کا پہرہ لگانا مہر کرنا اور

یہہ دور اندیشی کی باتیں سب گواہ ہیں کہ مسیح جی اُٹھا خدا کے کام کون روک سکتا ہے دشمن اپنی کوشش سے فقط خدا کے کاموں پر گواہی دیتا ہے اور کچھ نہیں

۶۵ (۶۵) پیلاطوس نے اُنہیں کہا تمہارے پاس پہرا ہے جاؤ اور جیسے جانو نگہبانی کرو

(تمہارے پاس پہرہ ہے) پہرہ سانیڈرم کے اختیار میں تھا مگر بغیر اجازت سرکاری رات کے پہرہ کے لئے روانہ نہیں کر سکتے تھے (جیسے جانو) یعنے جسطرح تمہاری خاطر جمع ہو سکے کرو

۶۶ (۶۶) سو وے گئے اور پتھر پر مُہر کر کے اور پہرا بٹھا کر قبر کی نگہبانی کی

(پتھر پر مہر) مرقس کہتا ہے کہ پتھر بہت بھاری تھا (مرقس ۱۶ باب ۴) اُسپر مہر کی کہ ہلایا نجاوے اور پہرہ بٹھلایا یہی وہ کر سکتے تھے اور کچھ انسان سے نہیں ہو سکتا (ف ۱) اس مہر اور پہرہ سے کیا ہوا یہہ کہ مسیح کی لاش ساری بیعزتی سے بچ گئی تا کہ آرام سے سووے وہ پہرہ دیتے ہیں کہ کوئی نہ چھوئے مہر لگاتے ہیں کہ کوئی پتھر کو بھی نہ ہلاوے تاکہ وہ آرام سے سووے کسی نے بدن کو نہیں چھوا (ف ۲) مقدسوں کی قبر آرام گاہ ہے خدا اُنہیں کہتا ہے کہ تم مصر کے جانے سے مت ڈرو میں تمہارے ساتھ جاونگا پھر وہاں سے ضرور تمہیں نکالونگا (پیدایش ۴۶ باب ۳) (ف ۳) مسیح قبر میں جا پڑا جو تنگ و تاریک جگہ ہے تو بھی جی اُٹھا اور وہاں پڑا نہ رہا اُسکے شاگرد بھی اُٹھینگے جیسے خدا نے اپنے بیٹے کی نگہبانی کی اسیطرح وہ اپنے مقدسوں کی نگہبانی کرتا ہے (ف ۴) مہر اسی طرح سے لگائی جیسے رسی یا رسل کے گرد لپیٹ کر سروں پر لاکھ سے مہر لگاتے ہیں کبھی کبھی مٹی سے بھی مہر لگاتے تھے (دانیال ۶ باب ۱۷) (ف ۵) دیکھو موئے ہوئے مسیح کے ساتھ بھی شریروں کی بے نہایت دشمنی اور دوستوں کی بے نہایت محبت ہو رہی تھی کہ یہہ لوگ ایسا پہرہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں پر سبت کے بعد فجر کو عورتیں خوشبو ملنے کو حاضر ہیں

اٹھائیسواں باب

۱ (۱) پر سبت کے بعد جب ہفتے کے پہلے دن پو پھٹنے لگی مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں

(مرقس ۱۶ باب ۱ سے ۸ لوقا ۲۴ باب ۱ سے ۸ یوحنا ۲۰ باب ۱ سے ۱۸) اُسکے جی اُٹھنے کا ذکر ہے (سبت کے بعد) لوقا کہتا ہے اتوار

کے تڑکے - یوحنا کہتا ہے کہ ہنوز اندھیرا تھا اُسوقت قبر کے اندھیرے سے روشنی نکلی (۲ قرنتی ۴ باب ۶) دوسری مریم یعنے یعقوب و یوسی کی ماں (متی ۲۷ باب ۵۶ و ۶۱) مرقس کہتا ہے کہ سلومی بھی حاضر تھی (قبر کو دیکھنے) یعنے لاش پر خوشبو ملنے کو آئی اور یہہ کب ہوا (سبت کے بعد) اِس سبت کے عوض اب خداوند کا دن مانا جاتا ہے (مکاشفات ۱ باب ۱۰) یہہ سبت کے بعد کا جو دن تھا اس دن میں حکم تھا کہ غلہ کے پہلے حاصل میں سے ایک پولا خداوند کے حضور ہلایا جاوے (احبار ۲۳ باب ۱۰ سے ۱۲) یہہ مسیح کے جی اُٹھنے کی پیشگوئی تھی اور ہمارے جی اُٹھنے کی بھی پیشگوئی ہے (۱ قرنتی ۱۵ باب ۲۰) (ف ۱) جب پتھر ڈھلکایا گیا قربانی تمام ہوئی صلیب کی ذلت ہوائی تو اُٹھائی گئی ایک وقت تو لوگوں نے اُسے حقیر ذلیل مصلوب دیکھا اب بڑے جلال میں دیکھتے ہیں ایسے ہی کلیسا اِسوقت حقیر ذلیل اور دکھیا نظر آتی ہے وقت آویگا جب وہ اپنے جلال میں ظاہر ہوگی (ف ۲) مسیح کا جی اُٹھنا اُسکے ابن اللہ ہونے کی ایک دلیل ہے (رومی ۱ باب ۴) (ف ۳) کلیسا کو خوف خطرہ کے وقت میں مسیح کے جی اُٹھنے سے بڑی تسلی حاصل ہوتی ہے کہ وے بھی ہر آفت کے نیچے سے نکلینگے دو دن کے بعد خدا ہمیں حیات تازہ بخشیگا تیسرے دن ہمیں اُٹھا دیگا دیکھو (ہوشیع ۶ باب ۲ جہاں بدن ہے وہاں اعضا بھی ہونگے (ف ۴) دنیا کا فتوی مسیح پر صلیب کے وقت دیکھتے تھے جی اُٹھنے کے وقت خدا کا فتوی اُسپر نظر آتا ہے دنیا نے مصلوب کیا خدا نے سرفراز کیا آدمیوں نے سب سے نیچے جگہ دی خدا نے سب سے بڑی جگہ عنایت کی (ف ۵) ایماندار لوگ دنیا پر نظر کر سکتے ہیں کہ وہ اُنکے لئے مصلوب ہوئے اور وے اُسکی طرف سے (ف ۶) عورتیں کہتی ہیں کون ہمارے لئے پتھر ڈھلکاویگا پر آسمان سے مدد آئی جب دنیا سے مدد نہیں ملتی تب آسمان سے مدد آتی ہے

(۲) اور دیکھو ایک بڑا زلزلہ ہوا کیونکہ خداوند کے فرشتے نے آسمان سے اُترکے اور پاس آکر پتھر کو دروازے سے ڈھلکایا اور اُسپر بیٹھ گیا

(بڑا زلزلہ یعنے بڑا بھونچال - عورتوں کے آنے سے کچھ پیشتر فرشتے نے آکر پتھر ڈھلکایا تھا پر اُسکا جی اُٹھنا پتھر ڈھلکانے سے پہلے ہو چکا تھا پتھر ڈھلکانا مسیح کے لئے ضرور نہ تھا (یوحنا ۲۰ باب ۱۹ و ۲۶) مگر عورتوں و شاگردوں کو قبر خالی دکھلانا ضرور تھا - لعازر کے جی اُٹھنے کے وقت پتھر پہلے اٹھایا گیا اُسکے بعد لعازر جیا یہاں پہلے مسیح جی اُٹھا پیچھے پتھر دور ہوا جی اُٹھنے میں کسی فرشتہ نے مدد نہیں دی خدا نے ایسا کام آپ کیا (ف ۱) پتھر ڈھلکانے کے وقت پہلا زلزلہ آیا آج کل بھی مشکل کام زلزلہ کے وسیلہ سے اُٹھائے جاتے ہیں خواہ ملکی ہوں یا دینی زلزلے جیسے ریفمیشن کے وقت میں ہوا (ف ۲) آجکل بعض ملکوں کی قبروں کے منہہ پر بڑے بڑے پتھر موجود ہیں مثلاً کشمیر کابل وغیرہ کی قبروں پر کیسے پتھر ہیں کسی فرشتہ کے ہاتھ سے خدا اُنکو بھی اُٹھا دیگا تب وہاں کے لوگ بھی جی اُٹھینگے

(۳) اُسکی صورت بجلی سی اور اُسکی پوشاک برف سی سفید تھی

۳

(بجلی سی) یعنے جلال والی (برف سی) یعنے پاکیزہ مرقس کہتا ہے کہ ایک جوان سفید پوشاک قبر کے دہنے ہاتھ بیٹھا تھا (لوقا کہتا ہے کہ دو آدمی اُنکے پاس کھڑے تھے یوحنا کہتا ہے کہ جب مریم مگدلینی نے قبر میں جھانکا تو فرشتے. پیچھے ایک سرہانے دوسرا پائنتی

(۴) اور اُسکی دہشت سے نگہبان کانپ اُٹھے اور مردے سے ہو گئے

۴

(کانپ اُٹھے) دنیاوی لوگ جانتے تھے کہ قبر پر خوب پہرہ لگا ہے دیکھو سب پہرا اور مہر بیفایدہ ہے وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنستا ہے (ف۱) ہندو مسلمانوں کی سب کوشش دین عیسائی کی مخالفت میں بیفایدہ ہے اُنکے سب بندھن ٹوٹ جاتے ہیں (ف۲) جب مسیح کو مصلوب کیا تو بعض آدمیوں نے اُسے صرف ایک آدمی جانا تھا پر جب پردہ ہیکل کا پھٹ گیا اندھیرا آگیا زلزلہ آیا چٹان تڑک گئے قبریں کھل گئیں مردے جی اُٹھے تو ثابت ہوا کہ خدا کا بیٹا تھا اور وے اپنے منہہ سے بولے کہ سچ مچ خدا کا بیٹا تھا (ف۳) جب مسیح پیدا ہوا فرشتے عزت کے لئے حاضر تھے گڈریوں کے پاس آئے مریم کے پاس آئے یوسف کو نظر آئے امتحان کے بعد خدمت کرنے کو حاضر تھے اب کہ جی اُٹھا قبر پر حاضر ہیں جانکنی کے وقت بھی حاضر تھے جب آسمان کو چلا گیا تو خبر دیتے تھے کہ اسی طرح آویگا فرشتے ابن آدم کے پاس آتے جاتے دیکھے گئے (ف۴) ایک فرشتہ کا جلال ایسا تھا کہ نگہبان کانپ اُٹھے جب آمد ثانی میں لاکھہ لاکھہ فرشتے ساتھہ آوینگے تو دنیا کے شریر کیسے چھاتی پیٹینگے جب سب مقدس قبریں چھوڑ کر اُٹھینگے تو کیسا خوف دنیا پر ہوگا نہ سچے عیسائیوں پر جیسے اُسوقت نہ اُن عورتوں پر خوف تھا مگر نگہبانوں پر (ف۵) جس قوت و طاقت و قدرت سے مسیح جی اُٹھا اُسی قدرت سے ہمیں بھی جلاویگا (یوحنا ۵ باب ۲۸ و مکاشفات ۲۰ باب ۱۳)

(۵) پر فرشتہ عورتوں کو کہنے لگا تم مت ڈرو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو جو مصلوب ہوا ڈھونڈھتی ہو

۵

(تم مت ڈرو) عورتوں کو خطاب ہے جی اُٹھنے کی خوشخبری پہلے عورتوں کو سنائی جاتی ہے کیونکہ موت عورت کے وسیلہ سے آئی تھی تم یعنے عورتیں مت ڈرو سپاہیوں کو جو مرد ہیں اور بہادر ہتھیار بند دنیاوی قدرت والے اُنہیں ڈرنے دو مردہ سا ہونے دو تم مسیحی ہو اگرچہ کمزور عورتیں ہو تمہارے لئے خوف کا سبب نہیں ہے (تم مسیح مصلوب کی متلاشی ہو دیکھو فرشتہ صلیب کا ذکر کرنے سے نہیں شرماتا کیونکہ ساری برکتوں کا چشمہ صلیب ہے (افسی ۱ باب ۷ کلسی ۱ باب ۲۰) (ف) لوقا کہتا ہے کہ جب عورتیں نزدیک آئیں پتھر ڈھلکا ہوا پایا تب قبر کے اندر گھس گئیں اور وہ قبر چٹان میں تھی (لوقا ۲۴ باب ۳) اُسکو خالی پایا. تب مریم مگدلینی یروشلم کو گئی یہہ سمجھکر کہ

بدن کو کوئی لیگیا رسوائی کرنے کو۔ دوڑ کر جاتی تھی پطرس و یوحنا کے پاس یہہ کہنے کو کہ خداوند کو قبر سے لیگئے اور نہیں معلوم کہاں رکھا ہی (یوحنا ۲۰ باب ۲) جب پطرس و یوحنا دوڑے آئے اور ابھی راہی میں تھے اور بھائی لوگ شاگردوں کو تلاش کرتے تھے جب مریم مگدلیا گئی۔ دو فرشتے (لوقا ۲۴ باب ۴) یا ایک فرشتہ (مرقس ۱۶ باب ۵) خبر دیتے تھے کہ خداوند جی اُٹھا ہی اور شاگردوں کو کہو کہ جلیل کو جاتا ہی (متی ۲۶ باب ۳۲) تب مریم نے رسولوں کو خبر دی (مرقس ۱۶ باب ۱۰) مگر اُنہوں نے غم کی کثرت کے سبب یقین نہ کیا (لوقا ۲۴ باب ۱۱) پھر عورتیں قبر پر آئیں اسی عرصہ میں دو شاگرد قبر پر آپہونچے پہلے یوحنا مگر قبر کے اندر نہیں گیا پیچھے پطرس آیا اور وہ اندر قبر کے گیا اور سوتی کپڑے پڑے ہوئے اور لپٹا ہوا رومال دیکھا اور دیکھ کے یقین کیا کہ خداوند جی اُٹھا ہی (یوحنا ۲۰ باب ۸) تب وہ تسلی پا کر اپنے گھر جاتا تھا (یوحنا ۲۰ باب ۱۰) اسکے بعد مریم مگدلیا قبر پر پہونچ گئی اور روتی ہوئی کھڑی تھی (یوحنا ۲۰ باب ۱۱ سے ۱۲) تو پھر قبر میں دیکھا تب دو فرشتے نظر آئے جو کہتے تھے کیوں روتی ہی وہ کہنے لگی کہ خداوند کو لیگئے۔ تب پیچھے پھر کے خداوند کو دیکھا اور اُسکو باغبان جانا جب تک مسیح نے نہ کہا کہ اَی مریم مجھے مت چھو (یوحنا ۲۰ باب ۱۱ سے ۱۷) اب پھر جا کے شاگردوں کو کہا کہ میں نے خداوند کو دیکھا ہی مرقس ۱۶ باب ۹) اب تک سب شاگردوں نے یقین نہیں کیا تھا تب اور عورتوں نے خداوند کو دیکھا (متی ۲۸ باب ۱۲) پھر اُسی دن شام کے وقت سے پیشتر دو شاگردوں نے مسیح کو عماؤس کی راہ میں دیکھا اور لوٹ کر رسولوں کے پاس آئے رسول اُسوقت کہہ رہے تھے کہ خداوند جی اُٹھا ہی اور شمعون کو نظر آیا ہی (لوقا ۲۴ باب ۳۴ و ا قرنتی ۱۵ باب ۵) پر مسیح اب ظاہر ہوا جب دروازہ بند تھے اُس کے بدن کو چھوا اور اُس نے اُن کے سامنے شہد کا چھتا کھایا (لوقا ۲۴ باب ۴۲) یہہ سب بیان بالا رویت کی ترتیب اور آیات کے توافق کے لئے ہی جو آیات سے نکلتا ہی گویا یہہ بیان ترتیب ہی جس سے سب آیات جی اُٹھنے کی بابت کھل جاتی ہیں غور سے اسکو پڑھیں

(۶) وہ یہاں نہیں ہی کیونکہ جی اُٹھا ہی جیسا اُسنے کہا تھا آؤ دیکھو یہہ جگہ جہاں خداوند پڑا تھا

(آؤ دیکھو) یہہ وہی لفظ ہی جو (متی ۱۱ باب ۲۸) میں ہی (خداوند) یعنے زندگی کا مالک جواب خوب ظاہر ہوا ہی (جہاں خداوند پڑا تھا) یعنے خالی قبر دیکھو اب وہ قبر میں نہیں ہی جی کے اُٹھ گیا ہی (ف) کسی بشر کی طاقت نہیں ہی کہ بیان کر سکے کہ مسیح کس طرح جی اُٹھا کیونکہ کوئی نہیں جان سکتا فقط اسقدر جانتے ہیں کہ عورتیں کھڑی تھیں اور قبر خالی تھی پر مسیح خود سامنے کھڑا تھا۔ اُسوقت مسیح نے کہا تھا تم پر سلام اور اپنے ہاتھ و پسلی دکھلاتا تھا اور فرشتے بھی اُسے خداوند کہتے تھے جیسے اب ہم عیسائی اُسے خداوند کہتے ہیں گویا فرشتے اُسے یوں بیان کرتے تھے کہ تمہارا اور ہمارا خداوند باپ کا بیٹا اور اُسکے گھر کا وارث مسیح ہی اور اسیواسطے فرشتے خداوند کے فرشتے کہلاتے ہیں پس مسیح خداوند خدا اور سب کا مالک ہی (ف) مسیح کا جلانا کسکا کام تھا اس امر کی بابت کبھی لکھا ہی کہ باپ کا

کام تھا کبھی لکھا ہی بیٹے کا اپنا کام تھا کبھی لکھا ہی روح القدس کا کام تھا پس بیٹے نے قرض ادا کیا باپ نے معافی بخشی روح نے آزادگی عنایت کی اِس صورت میں واحد خدا اور تثلیث فی الوحدت کا کام تھا (ف ۳) اِسطرح وے جو مسیح میں سو گئے ہیں اُٹھینگے (اتسلونیقی ۴ باب ۱۴) ہر ایک اپنی اپنی نوبت میں پہلا پھل مسیح پھر وے جو مسیح کے ہیں اُسکے آنے پر (اقرنتی ۱۵ باب ۲۳)

(۷) اور جلد جا کے اُسکے شاگردوں کو کہو کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہی اور دیکھو وہ تم سے آگے گلیل کو جاتا ہی وہاں اُسے دیکھوگے دیکھو میں نے تمہیں کہا ۷

(شاگردوں کو) مرقس کہتا ہی پطرس کو بھی (تم سے آگے) جیسے گڈریا جب پراگندہ بھیڑوں کو جمع کرتا ہی تو آگے آگے چلتا ہی (گلیل کو) جہاں سے یہہ عورتیں آئیں تھیں (متی ۲۷ باب ۵۵) مسیح نے پہلے سے یہہ خبر دی تھی کہ جی اُٹھکر جلیل کو جاؤنگا (متی ۲۶ باب ۳۲) متی کہتا ہی کہ صرف ایک دفعہ جلیل میں شاگردوں پر ظاہر ہوا اور جو (یوحنا ۲۰ باب ۱۹ و ۲۶) میں لکھا ہی متی بیان نہیں کرتا (ف ۱) جلیل غیر قوموں کا تھا جنکو یہودیوں نے حقیر جانا پر وہاں مسیح کی خدمت بہت ہوئی نہ یہودیا میں پس اب مسیح خداوندیوں اشارہ کرتا ہی کہ یہہ انجیل جسکو یہودیوں نے رد کردیا غیر قوموں کی طرف جاتی ہی (وہاں دیکھوگے) یعنے ظاہر آ آپکو وہاں دکھلاؤنگا (ف ۲) لوقا کہتا ہی کہ یروشلم سے باہر نہ جانا جب تک اوپر سے قوت نہ پاؤ یہاں لکھا ہی کہ جلیل کو چلے جاؤ پس یہہ بات یوں ہی کہ عید فسح اور مسیح کی موت کے بعد اِس ارشاد کے موافق وے جلیل کو گئے اور عید پنتکوست کے لئے پھر یروشلم کو آئے تھے اور وہاں دوسرے حکم کے موافق حاضر رہے جب تک کہ روح القدس نہ آئی

(۸) اور وے جلد قبر سے خوف اور بڑی خوشی کے ساتھ نکلکے اُسکے شاگردوں کو خبر دینے دوڑیں ۸

مرقس کہتا ہی کہ قبر سے نکلکے بھاگیں اور گھبراتی ہوئیں مارے ڈر کے کسی سے نہیں بولیں (مرقس ۱۶ باب ۸)

(۹) اور جب اُسکے شاگردوں کو خبر دینے جاتی تھیں دیکھو یسوع اُنہیں ملا اور کہا سلام اور اُنہوں نے پاس آکر اُسکے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا ۹

(ملا) مسیح اب تک اپنے لوگوں سے ملتا ہی جب وے فرماں برداری کی راہ پر چلتے ہیں (قدم پکڑے سجدہ کیا) عبادت کے طور پر اور عزت و پیار کے سبب قدمبوس ہوئیں (سلام) یعنے کیوں ڈرتی اور روتی ہو تم پر سلامتی ہووے ہر وقت عیسائیوں پر سلامتی ہی کیونکہ یوسف جو سرفراز ہوا بھائیوں کو جنہوں نے اُسے بیچا نہیں بھولا

۱۰ (۱۰) تب یسوع نے اُنہیں کہا مت ڈرو جاؤ میرے بھائیوں کو خبر دو تا کہ گلیل کو جاویں وہاں مجھے دیکھینگے

(میرے بھائیوں کو) اُسکے بھائی کون ہیں جو خدا کی مرضی پر چلتے ہیں (متی ۱۳ باب ۵۵ و ۱۲ باب ۴۹ و ۵۰) جلیل کے جانے سے پیشتر بھی اُسکے روحانی بھائیوں نے بار بار دیکھا پر وہاں جا کر خوب ملاقات ہوئی (یوحنا ۲۰ باب ۱۷)

۱۱ (۱۱) جب وے چلی جاتی تھیں دیکھو پہرے والوں میں سے بعضوں نے شہر میں آ کر سب کچھ جو ہوا تھا سردار کاہنوں سے بیاں کیا

جب وے بھائیوں کو خبر دینے جاتی تھیں پہرا شہر کو گیا خوشخبری کے ساتھ ساتھ شرارت بھی چلتی ہے دنیا کے شروع سے راستی کے ساتھ برابر ناراستی کا اندھیرا اور مقدسوں کے ساتھ شریروں کا ہجوم رہا ہے۔ عورتوں نے بھائیوں کو آ کر وہ پیغام پہونچایا پہرے والوں نے بھی جو عجایبات قبر پر دیکھے تھے سردار کاہنوں سے ذکر کیا

۱۲ (۱۲) اور اُنہوں نے بزرگوں کے ساتھ جمع ہو کر اور صلاح کر کے پہرے والوں کو بہت روپئے دیئے

اب سردار کاہن گھبرائے کیونکہ مسیح کی حقیت ثابت ہوگئی یہ اچھا موقع تھا کہ اُسوقت اپنے گناہ کا اقرار کر کے توبہ کرتے اور نادم ہوتے اور اپنی شرارت کو چھوڑ دیتے اور ایمان لا کر نجات پاتے ہمیں کچھ شرم نہیں تھی پولوس کے موافق کہتے کہ ہمنے جو کچھ کیا نادانی میں کیا لیکن اُنہیں شرم آئی کہ ہم اپنے گناہ کا اقرار کر کے کیوں لوگوں میں اپنی عزت کھوویں اور حقیر ہوں اِسلیے بدی کے منصوبے پر جمع ہو کر اُسمیں صلاح کی کہ یہہ بات مشہور ہونے سے بند کریں اور اب تک نہ جانا کہ خدا کا مقابلہ کر کے ہمنے کتنی بار شکست کھائی ہے اور قادر مطلق کے سامنے ہمارا یہہ بد منصوبہ بھی نہ چل سکیگا لیکن یہہ بات وہ سمجھے جسکی نظر خدا پر ہو پر اہل دنیا کی نظر ہمیشہ اپنی تدبیروں پر ہوتی ہے تب اُنہوں نے سپاہیوں کا مُنہہ بند کرنا مناسب جانا کیونکہ وے غیر لوگ میں اُنکی گواہی زیادہ معتبر جانی جائیگی اور شاگردوں کی نسبت کہدینگے کہ وہ لوگ چُرا کے لیگئے ہیں اِسلیے اُنہوں نے سپاہیوں کو بہت روپیہ دیا کیونکہ سپاہی (۶۰) یا تیں کوڑی تھے اِسلیے بہت روپیہ تقسیم کرنا پڑا اگر وے روپیہ نہ دیتے تو حقیر و بےعزت ہوتے لوگ کہتے کہ وہ مسیح سچا تھا اُنہوں نے ظلم کر کے اُسے مار ڈالا ہے (ف) دیکھو کسطرح وہ رومی سپاہی جنہوں نے اُن سردار کاہنوں سے رشوت پائی اُن بزرگوں کو دیندار جانتے ہونگے اُنکی تمیز کیسی ہوگی کہ یہہ بدکار فریبی لوگ ہیں خوب اُنکی تمیزوں میں اُنہوں نے اپنی بیدینی ثابت کی (ف ۲) اُن شریروں نے کتنے بہت

روپیہ دیئے تاکہ جھوٹھہ کو پھیلا دیں اور سچائی پر پردہ ڈالیں۔ مگر افسوس کی بات ہی کہ جب یہودی سردار کاہن جھوٹھہ بات پھیلانے کو بہت روپیہ خرچ کرتے ہیں تو عیسائی لوگ سچ بات پھیلانے کو تھوڑے روپیہ دیتے ہیں اور یہہ بھی جانتے ہیں کہ قیامت میں ہمیں اسکا اجر بہت ملیگا پس خواہ انگریز ہوں یا دیسی اسمقام پر غور کر کے سچائی پھیلانے کو بہت روپیہ دینا چاہئے (ف۲) دیکھو بڑی عدالت سانہیڈرم اُسوقت دینے والی بھی پہلے تیس روپیہ یہودا کو دیئے اسوقت بہت سے روپیہ سپاہیوں کو دیتے ہیں کہ جھوٹھہ بات پھیل جاوے اسطرح اسوقت خدا کا دین روکنے کو ہندو مسلمان کسقدر روپیہ خرچ کرتے ہیں پر کیا ہوتا ہی خدا کے سامنے کسی کی تدبیر چل نہیں سکتی اُنکی کسقدر کوشش ہی تو بھی ملک عیسائی ہوتا چلا جاتا ہی یہہ لوگ جو سچائی کے روکنے کو روپیہ دیتے ہیں اُن میں وہی روح سانہیڈرم کی ہی (ف۳) اب سانہیڈرم مسیح کی موت کا انکار نہیں کر سکتے کیونکہ اُنہوں نے پلاطوس سے کہا کہ دم چکا ہی پر مسلمان لوگ جو موت کا انکار کرتے ہیں اُنکے انکار کی کیا بنیاد ہی

(۱۳) اور کہا تم کہو کہ اُسکے شاگرد رات کو جب ہم سوتے تھے آکے اُسے چُرا لیگئے ۱۳

جب ہم سوتے تھے) رومی سپاہی کے لئے یہہ ہ پر سوجاے قانوناً قتل کا حکم تھا (اعمال ۱۲ باب ۱۹) اب وے اُنہیں سکھلاتے ہیں کہ تم یوں کہو کہ ہمنے ایسا قصور کیا ہی جو قتل کے لایق ہی ہم قانون کی رو سے پھانسی کے لایق ہیں اور ایسا بھاری جرم ماننے کو روپیہ بھی دیتے ہیں اور ضرور اسی بات بولنے کے لئے بہت روپیہ لیا ہوگا اور تو بھی اُنہیں اپنی جان کا خوف تھا اُسکے دور کرنے کو کہتے ہیں کہ

(۱۴) اور اگر یہہ حاکم کے کان تک پہنچے ہم اُسے سمجھا دینگے اور تمہیں خطرے سے بچا لینگے (۱۵) سو اُنہوں نے روپیہ لیکر جیسے سکھائے گئے کیا اور یہہ بات آج تک یہودیوں میں مشہور ہی ۱۴ ۱۵

(سمجھا دینگے) یعنے پلاطوس کو بھی رشوت دینگے کہ وہ تمہیں سزا نہ دیگا کہ تم کیوں سوگئے تھے۔ دیکھو اُس ملک کے حاکم بھی رشوت خور تھے (اعمال ۲۴ باب ۲۶) اگسطین صاحب کہتے ہیں کہ میرے زمانہ میں یہودی لوگ سچائی کو چھپاتے اور جھوٹھہ بولنے کے لئے روپیہ دیتے ہیں۔ زندہ مسیح کی گواہی نہیں سنتے کہ جیویں پر سوئے ہوؤں کی گواہی سنتے ہیں کہ مرجاویں (ف) اُنہیں معلوم تھا کہ مسیح کے شاگرد بے ہتھیار کم زور ڈرپوک لوگ ہیں جو باغ میں اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اُن سے کیا ہوگا ہم یوں جھوٹھی بات پھیلا کر اُنکا منہ بند کر دینگے (ف۲) جو لوگ روشنی کو پسند نہیں کرتے آپ اپنی آنکھوں پر پردہ ڈال لیتے ہیں (ف۳) اگر ہمیں ضرورت ہوتی کہ مسیح کے جی اُٹھنے کی دلیل دیویں تو سب سے زیادہ یہہ دلیل کافی تھی کہ پہرہ والوں نے ایسا عذر کیا کوئی گمان نہیں کر سکتا کہ (۶۰) نفر سپاہیوں میں سے سب کے سب سوگئے ہوں جبکہ ایسی مہر و پہرہ کی تاکید اور قتل کا خوف بھی تھا اور فقط ایک رات کے لئے پہرا تھا کوئی گمان نہیں کر سکتا کہ

اسقدر شاگرد آسکتے تھے جو انکے روبرو مُہر توڑکر پتھر بھاری کو ڈھلکاتے اور لاش کو انکے بیچ میں سے طلاز دوکوب کے اُٹھا لیجاتے ایسے آرام اور مزہ سے کہ کفن کا کپڑہ لپیٹتے اور ایک طرف رکھتے۔ اگر سپاہی سو گئے تھے تو انہیں کیونکر معلوم ہوا کہ شاگرد ہی چور تھے نہ کوئی اور اور جو کوئی ایک جاگتا تھا اُسنے سب کو کیوں نہ جگایا۔ چند روز بعد اسی جگہ میں ہزار ہا ہزار آدمیوں نے جو ضرور اس سارے احوال سے واقف تھے یا اُس مقدمہ میں بھی شریک تھے اُسی جی اُٹھنے کے عقیدہ پر ایمان لاکر دین عیسائی اختیار کیا تھا کیونکہ اگرچہ اُنہوں نے یہہ بات نہ مانی پر اُنکی تمیز نے اُنہیں چین نہ لینے دیا۔ یہہ ہنسی کی بات ہے کہ سپاہی سو گئے تو بھی چوروں کو دیکھہ لیا کہ شاگرد ہی ہیں اگر سو جاتے تو کبھی اقرار نکرتے کہ ہم سو گئے تھے اور جو سردار کاہنوں کو یقین تھا کہ سپاہی ضرور سو گئے تھے اور شاگرد چورا کر لیگئے ہیں تو شاگردوں کو پکڑ کر لاش کو واپس کیوں نہ منگوایا گیا اب پیچھے فریب کا خوف نرہا تھا جس سے پہلے ایسے ڈرے تھے مگر وہ شاگردوں پر اس امر میں کیونکر ہاتھہ ڈالیں اُنکی تمیز میں جرات نہ تھی کیونکہ وہ سچ مچ جی اُٹھا تھا کچھہ شاگرد وہاں سے بھاگ بھی نہ گئے تھے عید پنتکوست کو برابر بھیڑ میں کھڑے ہوئے خبر دیتے تھے کہ وہ جی اُٹھا ہی یہہ صاف اُنکی بناوٹ ہے کہ چورا لیگئے ہیں اور اس میں کیا تعجب ہے کہ یہہ جھوٹی بات یہودیوں میں متی کی انجیل لکھنے کے وقت تک مشہور رہی کیونکہ بہت سے جھوٹھہ ہیں جو جھوٹھہ کے فرزندوں میں ہزاروں برس سے قایم چلے آتے ہیں جب جو جھوٹھہ کے فرزند جیتے ہیں جھوٹھہ اُنمیں بستا ہے اور وے جھوٹھہ میں

(۱۶) اور گیارہ شاگرد گلیل کے اُس پہاڑ کو جہاں یسوع نے اُنہیں فرمایا تھا گئے ۱۶

(۱۶ سے ۲۰) مسیح شاگردوں سے ملاقات کرتا ہے جلیل کے ایک پہاڑ پر اور ایک بڑی سند انجیل کی منادی کرنے کو دیتا ہے (گئے) یعنے جی اُٹھنے کے دوسرے ہفتہ کے بعد (اُس پہاڑ کو) گمان ہے کہ یہہ وہ پہاڑ تھا جہاں اُسنے مبارک بادیاں سنائیں تھیں (متی ۵ باب ۱) یہہ پہاڑ طبریاس سمندر کے پاس ہے جہاں چند روز پیشتر شاگردوں کے ساتھہ کھانا کھایا تھا وہاں وہ دکھلائی دیا پانچ سو سے زیادہ بھائیوں کو ایک ہی وقت پر کہ جب سب حاضر تھے اور وے وہاں اُسکی ملاقات کے لیے جمع ہوئے تھے اور انتظاری کرتے تھے کہ وہ اپنے وعدہ کے موافق یہاں ہمسے ملاقات کریگا (ف) متی کی انجیل میں خاص تین پہاڑوں کا ذکر ہے ایک جسپر مبارکبادیاں سنائیں دوسرا جہاں صورت بدلی تیسرا جہاں سے آسمان کو چلا گیا

(۱۷) اور اُسے دیکھکر اُسکو سجدہ کیا پر بعضے شک لائے ۱۷

جب وہاں اُسنے ملاقات کی اور لوگوں نے دیکھا تو اُسے سجدہ کیا جیسے معبود کو کرتے ہیں اور مسیح نے اپنی الوہیت کے درجہ کو قبول کیا بعضوں نے شک کیا نہ ان گیارہ نے مگر اور اور لوگوں نے جو حواری نہ تھے اُنمیں سے کسی کسی نے شک کیا مگر مسیح نے

اُنکے شکوں کو دفع کیا اپنے ہاتھہ پیر دکھلاکے سب نشان دکھلائے اور بہت سی دلیلوں سے آپ کو ثابت کیا (اعمال ا باب ۳)

۱۸ (۱۸) اور یسوع نے پاس آکر اُنہیں کہا کہ سارا اختیار آسمان اور زمین پر مجھے دیا گیا

(سارا اختیار) ملائکہ پر دیوؤں پر مقدسوں پر شریروں پر اور ہر چیز پر اگرچہ سب پہلے سے اُسکا تھا مگر جب انسان ہوا اور خادم کی صورت پکڑی اور سب جلال چھوڑکر خاکساری کی تو اُسکے بعد پھر سب کچھہ جو اُسکا تھا اُسنے لیا باپ نے سب اختیار اُسکو سونپ دیا

۱۹ (۱۹) پس تم جاکر سب قوموں کو شاگرد کرو اور اُنہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسما دو (۲۰) اور اُنہیں سکھلاؤ کہ سب باتوں کو جنکا میں نے تمکو حکم دیا ہی حفظ کریں اور دیکھو میں زمانے کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھہ ہوں ✣ آمین ✣ ۲۰

(سب قوموں کو) دیکھو پہلے فرمایا تھا کہ غیر قوموں کی راہ پر نہ جانا اب کہتا ہی کہ سب قوموں کو جاکر شاگرد کرو کیونکہ سب کے لئے راہ اب کھل گئی ہی مرقس کہتا ہی ہر ایک مخلوق کے سامنے (ف) یہاں لکھا ہی شاگرد کرو یعنے عیسائی بناؤ اُنہیں مسیح کی جماعت میں شامل کرو میرے شاگرد تم بناؤ (ف ۲) سکھلاو یعنے میری صحیح تعلیم جو مینے تمہیں سونپی ہی یہہ سب کو سکھلاؤ لوگوں کی بدعت اور بد تعلیم کی برداشت نکرو مگر میری باتیں سکھلاؤ (ف ۳) پس دو باتیں واجب ہیں جماعت میں داخل کرنا اور تعلیم دینا نہ یہہ کہ داخل کرکے اُنکی تعلیم سے بے پرواہ رہنا انجیل کی منادی کرو) جو خوشخبری ہی خدا کے قہر اور غضب کی منادی کرنے کا حکم نہیں ہی کہ ناشکر گذار دنیا کو الہی غضب کی خبر دیں مگر یہہ کہ توبہ و ایمان سے مسیح کے وسیلہ نجات ہی (تم جاؤ) نہ دنیاوی طاقت ساتھہ لیکر نہ زور نہ رشوت بلکہ مسیح کی محبت دکھلاکے اُنہیں راغب کرو تاکہ سچائی کی پہچان حاصل کریں اختیار میرا ہی اور میں اپنی قدرت ظاہر کرونگا لیکن نہ بغیر تمہاری کوشش کی بلکہ تم جاؤ گھر میں نہ رہو مت کہو کہ خدا کریگا تم آپ کرو اگرچہ تمہارا دنیاوی نقصان ہووے تو بھی تم جاؤ - جیسے مسیح آپ آیا اور اپنے آسمانی تخت جلال کو چھوڑ دیا وہ دنیا میں چلا آیا اب اپنے لوگوں کو بھی فرماتا ہی کہ تم بھی اپنے گھر چھوڑو باہر جاؤ سب طرف چلے جاؤ سب قوموں میں چلے جاؤ اور نجات کی خبر دیدو (حکایت) ایک صوبہ دار نے کہا ہی کہ ملک ہندوستان انگریزوں نے صرف ایک حرف جا سے لیا ہی وہ چلے جاتے ہیں اُن کے افسر نہیں کہتے کہ تم جاؤ مگر آپ پہلے جاتے ہیں اور سب کو بلاتے ہیں کہ تم آؤ وہ جاتے ہیں - دیکھو اسی طرح مسیح خداوند آپ چلا آیا اور اب شاگردوں کو فرماتا ہی کہ تم جاؤ لوگوں کی انتظاری نہ کرو کہ وہ آوینگے تم آپ چلے جاؤ اُن کے پاس تب وے عیسائی ہو جاوینگے - وہ نہ صرف گیارہ رسولوں کو مگر تمام کلیسیا کو کہتا ہی کہ تم جاؤ - پس یہہ حکم دیکھے مسیح کا کیا مطلب ہی یہہ کہ وہ ساری قوموں سے فرمانبرداری اور عزت دیکھتا ہی

اِسلئے کہ انصاف کے دن ساری قومیں اُسکے آگے حاضر ہونگی (متی ۲۵ باب ۳۲) اور اُس سے ابدی آرام کی درخواست کرینگی اِسلئے وہ اُنہیں فرماں برداری میں بلاتا ہی کہ اگر وے اُسکی یہاں اطاعت کریں تو وہ اُنہیں وہاں سرفرازی بخشیگا ورنہ آپ ملزم ہوکے اُسکے سامنے شرمندہ ہونگے۔ چلے جاؤ اور بپتسما دو نہ ناموں میں مگر ایک نام میں جو باپ بیٹے روح القدس کا نام ایک ہی نام ہی کیونکہ تثلیث ایک واحد خدا ہی (نام میں) دیکھو (۱ قرنتی ۱۰ باب ۲) میں لکھا ہی کہ اُنہوں نے موسیٰ میں بپتسما پایا اور (گلاتی ۳ باب ۲۷) میں ہی کہ مسیح میں یعنے خلاصی کے عہد میں یہہ بپتسما ایسا قول و قرار ہی جیسے شادی کے وقت عورت مرد میں ہوتا ہی اسیطرح پر بپتسما پانیوالا خداوند سے اقرار کرتا ہی کہ میں تیرا ہوں ہر حال میں تیرا فرماں بردار سپاہی خداوند فرماتا ہی میں تیرا خداوند خدا ہوں۔ اور یہہ اِسلئے ہی کہ طبیعت الٰہی میں شریک ہوجاویں پس مسیح نے اپنی کلیسیا کی بنیاد تثلیث مقدس کے اقرار و ایمان پر قایم کی ہی پس تثلیث کا عقیدہ شروع سے سکھلانا چاہیے بنیادی بات ہی اسی کے نام سے بپتسما ہی۔ بپتسمہ میں باپ بیٹے روح کا وعدہ آدمیوں کو دیا جاتا ہی اور آدمیوں کا وعدہ پاک تثلیث کو۔ اور یوں انسان آپکو تثلیث مبارک کے سپرد کر دیتا ہی پس آدمی جب اپنے وعدے کو پورا کرتے ہیں تو خدا بھی اپنے وعدے کو پورا کرتا ہی اُسوقت آدمی سچا مسیحی ہی (ف) عیسایوں کی کمزوری یہہ ہی کہ مسیح کا حکم اچھی طرح سے نہیں مانتے دنیا میں نہیں جاتے تاکہ تمام دنیا کو شاگرد کریں دوسری کمزوری یہہ ہی کہ دوسرے حکم کو بھی اچھی طرح عمل میں نہیں لاتے یعنے انکے سے جو عیسائی ہوئے ہیں اچھی کوشش تعلیم دینے اور سکھلانے میں نہیں کرتے اور یوں کمزوری جماعت میں رہتی ہی۔ ہاں اِن ایام میں کلیسیا ذرا جاگی ہی اور اپنی زندگی کا پانی دوسرے ملکوں میں بھی اب بہنے دیتی ہی پہلے جب اپنے تنگ حدوں میں پانی روک رکھا تھا تو جاری نہ ہونے کے سبب کچھ بدعات کی بدبو ظاہر ہوئی تھی اور کائی بھی جم گئی تھی اُسوقت کلیسیا کی غلطی اور کمزوری اور نافرمانی سے بے ایمانی اور بیدینی اور وسواسی باتیں بہت پھیل گئی تھیں اور نہ مسیح اُسوقت اُن میں حاضر تھا جیسے اُسنے فرمایا تھا کہ میں زمانہ کے آخر تک تمہارے ساتھ ہونگا اور نہ اُسنے طاقت دکھلائی اُسکا سبب یہہ ہی تھا کہ یہہ وعدہ شرط کے ساتھ تھا کہ تم جاؤ اور یوں یوں کرو تب میں یوں کرونگا لوگ کہتے ہیں کہ دنیا میں ایک سو بیس کروڑ آدمی ہیں اُن میں بارہ کروڑ مسلمان اور چھتیس کروڑ قسم قسم کے بت پرست ایک کروڑ یہودی مسیحی دین پھیلتا رہتا ہی پنتکوست کے دن تین ہزار عیسائی ہوئے تھے اور پہلی صدی کی آخر میں پانچ لاکھ تھے اور قسطنطین کے وقت میں ایک کروڑ ہوگئے تھے پھر آٹھویں صدی میں تین کروڑ تھے اور سولہویں صدی میں دس کروڑ ہوئے تھے اِسوقت تیتیس کروڑ ہیں جن میں بہت رومن کیتھولک اور یونانی کلیسیا کے لوگ ہیں۔ اب دیکھو مسیح نے یہہ حکم کہ جاؤ کسکو دیا تھا جلیل کے گیارہ مچھووں کو جو بعلم بے طاقت بے دولت تھے جنہوں نے اپنی کمزوری سے مسیح کو چھوڑ دیا تھا اگر مسیح کا دین خدا سے نہ ہوتا تو کسطرح ایسے لوگوں کے وسیلہ سے ایسا پھیل جاتا ہی یہ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ یہہ پھیل جانا کسطرح سے ہوا دیکھو لکھا ہی کہ سارا اختیار آسمان اور زمین پر مجھے دیا گیا آسمانی محبت اور حکمت اور طاقت کا سارا اختیار اور دنیاوی امورات پر سارا اختیار سارے لوگوں پر سارے جوشوں پر ساری رغبتوں پر

کل اختیار مسیح کا ہی اور یہہ اختیارات مسیح خداوند اسی کام میں لاتا ہی کہ سب لوگ مسیح کو مان لیویں مسیح فرماتا ہی مجھے دیا گیا اور میری طرف سے
تمہیں دیا گیا یا تمہارے تصرف میں ہی اب کون کہہ سکتا ہی کہ میں نالایق ہوں اِس کام یا اُس کام کے لئے کمزور ہوں جب کہ وہ آپ فرماتا ہی کہ
میں جو با اختیار ہوں تیرے ساتھ ہوں پھر تو کیا کچھ نہیں کر سکتا ساری نیکیوں پر تم اُسکے وسیلہ سے قادر ہو ہر غالب پر غالب ہو پس اپنے
دین کی سلامتی کے لئے مت ڈرو اگرچہ آدھی دنیا غافل ہووے اور آدھی دنیا دشمنی کرے جس نے اپنے خداوند کو بھی مصلوب کیا
پر میں نے دنیا کو جیت لیا ہی جرأت کرو اور ہمت باندھو تا کہ دنیا اطاعت کرے اور ماتحت ہو۔ کیونکہ یہہ سب کچھ میری میراث ہی باپ
کے وعدہ سے میں نے پایا ہی اور دنیا اپنی سرحدوں تک میری ہی میری طاقت ہی کہ دنیا کو تسخیر کروں اور ماتحت رکھوں اور اُن پر
حکمرانی کروں اگرچہ دنیاوی بادشاہ تم پر چڑھہ آتے ہیں اور حکومت کرتے ہیں مت جاننا کہ میرا صبر جاتا رہا تم برس اور سال کو مت شمار
کرنا کہ کب تک وہ آویگا دیکھو میں تمہارے ساتھ ہر دم ہوں میں اپنی مدد تم سے الگ نہیں کر لیتا جب تک کہ پھر نہ آؤں (ف)
لفظ میں پر غور کرو اُسی میں سے ہمارے لئے طاقت ہی جیسے بیج انگور کی زندگی اور طاقت شاخوں میں ہوتی ہی (ف) ہاں کبھی کبھی
خداتعالیٰ آپکو چھپاتا ہی (یشعیاہ ۴۵ باب ۱۵) مگر کبھی دور نہیں ہو جاتا پس اگر لوگ اُسمیں قایم رہیں آخر تک تب اُسکے ساتھ ابد تک حاضر
رہینگے (۱ تسلونیقی ۴ باب ۱۷) (ف) کوئی آدمی ایسا طاقت والا ہی کہ اسطرح کی سند اور ایسا حکم دوسرے آدمیوں کو دیوے کیا مجال
ہی کہ آسمان زمین کا اختیار مخلوق کو دیا جاوے یہہ خدا کا درجہ ہی اور خدا اپنا درجہ کبھی کسی دوسرے کو نہیں دیتا اور کسی مخلوق میں طاقت
نہیں ہی کہ اس بوجھہ کو اُٹھا سکے جو اُٹھا سکتا ہی وہ خدا ہی نہ مخلوق کبھی ایسا اختیار کسی مخلوق کو دیا گیا ہی ہرگز نہیں ہاں مسیح کو دیا گیا
(دانیال ۷ باب ۱۴) باپ نے بیٹے کو بھیجا تا کہ کھوئے ہوئے فرزندوں کو پھر باپ کی محبت کے پاس پہونچا دیوے پس مسیح اپنے
گھر میں مالک ہی اور الوہیت کا درجہ اُسکا ہی تب وہ یہہ سب اختیار رکھتا ہی (ف) اور یہی سبب ہی کہ شاگرد اُسکے بنائے جاتے ہیں نہ اپنے
تا کہ اُسکی زندگی سے ابدی زندگی پاویں (ف ۹) جب پادری لوگ سناتے اور سمجھاتے ہیں تو یہہ اسی سبب سے ہی کہ اُسنے فرمایا تھا
کہ جاؤ اور سکھلاؤ پس سب کچھ اُسکا ہی اور وہ اُنکے ساتھ ہی کوئی متنفس بیچ میں نہیں ہی نہ پیر نہ فقیر نہ غوث نہ قطب۔ کلیسیا کی حفاظت اور
مخالفوں کی تسخیر کے لئے یہہ اختیار مسیح کو دیا گیا کیونکہ ابن آدم تھا جب مسیح ہوا اور فروتنی سے کامل اطاعت کی اور فدیہ کے لئے
موت کا دُکھہ اُٹھایا (یوحنا ۱۷ باب ۲) طاقت خدا کی ہی (زبور ۶۲ باب ۱۱) اور اُسکا بیٹا یسوع بھی قادر خدا کہلایا ہی (یشعیاہ ۹ باب ۶)
پس اُسنے جلال تھوڑی مدت کے لئے اُتارا تھا اب اپنی طاقت اپنے تصرف میں لایا اُسی ابدی عہد کے موافق جواب پورا ہوا ہی
اور اس عہد کے پچھلے پہر جی اُٹھا تھا اور جب آسمان کو گیا تو اپنی میراث قابو میں لایا (ف ۱) آسمان پر چڑھہ جانے کا ذکر متی رسول
کی انجیل میں نہیں ہی مگر اشارات اُسکی طرف ہیں (متی ۲۲ باب ۴۴ و ۲۴ باب ۳۰ و ۲۵ باب ۱۴ و ۳۱ و ۲۶ باب ۶۴) جی اُٹھنے کا ذکر اِس
انجیل میں ہوگیا ہی اور جی اُٹھنا آسمان پر چڑھہ جانے کی جڑ و شروع ہی آسمان پر جانا جی اُٹھنے کا پھل اور تاج ہی اسلئے رسول نے صرف

جی اُٹھنے کا ذکر کرکے بس کی اسلئے کہ ہمیشہ رسولوں نے مناد یوں میں اُسکا آسمان پر جانا ایساز ور شور سے بیان کیا تھا کہ سب جانتے ہیں کہ وہ آسمان پر چلا گیا (اعمال ۲ باب ۳۱ و ۳۴ و ۵ باب ۳۱ و ۷ باب ۵۵ و افسی ۱ باب ۲۰) وغیرہ سے خوب ثابت ہے کہ یہہ بات بہت مشہور ہوگئی تھی کہ رسول نے زیادہ مشہور ہونے کے سبب اُسکے بیان کی بہت تشریح نہیں کی اشاروں پر کفایت کرگیا دوسروں نے کفایت اشاروں پر نہیں کی بلکہ خوب بیان کیا (ف ۱) مسیح خداوند جی اُٹھنے کے چالیس یوم بعد آسمان کو چلا گیا جسطرح تولد کے ۴۰ یوم بعد خدا کی ہیکل میں آیا تھا اسیطرح نئی زندگی یا قیامت کی زندگی حاصل کرنے کے ۴۰ یوم بعد آسمانی ہیکل میں داخل ہوگیا جہاں وہ باپ اور روح القدس کے ساتھ ایک خدا ہو کے سب کا معبود ہے اور وہ پھر آویگا اور سب کچھہ بحال کریگا (ف ۱۲) آخری بات مسیح کی یا اُسکا پچھلا حکم یہی ہے کہ میں آسمان کو جاتا ہوں تم جو میرے شاگرد ہو ادھر اُدھر پھیل جاؤ اور میری اور میری باتوں کی خبر دیدو اور نجات کی خوشخبری کی بابت سُنادو۔ اُس نے فرمایا کہ تم جاؤ سب قوموں میں یعنے ہر قوم میں جانے سے نہ ڈرو نہ اُنکی زبان سیکھنے سے گھبراؤ نہ اُنکے دستورات کی پرواہ کرو نہ دنیاوی حکومتوں کی طرف سے کچھہ خیال رکھو نہ پوچھو کہ راہ میں کئی دریا ہیں اور کتنے کتنے بڑے ہیں اور نہ دریافت کرو کہ پہاڑ کتنا اُونچا ہے سیدھی راہ لے کے چلے جاو۔ ایسے جاؤ گویا بھیجنیوالے کی گرج کی آواز جاتی ہے۔ یا اُس کلام کے موافق جاؤ جس سے نیستی سے ہستی ہوگئی تھی اور جسکے حکم سے سنسان دنیا میں زندگی آئی تھی۔ یا جس طرح عقاب اُڑتے ہیں یا فرشتے چلے جاتے ہیں جہاں وہ بھیجتا ہے اسیطرح تم بھی چلے جاؤ کہ اُسکا کلام پھیلے و فقط

خداوند خدا کا لاکھہ لاکھہ شکر ہو کہ اُسکے فضل اور اُسی کی طاقت سے یہہ بھاری مہم جو درپیش تھی اسوقت تمام ہوئی میں اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں ای خداوند انسان نادان ہے اور گنہگار اس تیرے پاک کلام کی تفسیر میں جو کچھہ بھول چوک تیرے بندہ سے ہوئی ہو تو معاف کردے اور اُس مقام کی اصلاح کرنے کے لئے اُس بات کو اپنے بندہ پر یا دوسرے بھائیوں پر روشن کرکے ظاہر کردے کہ طبع ثانی میں اُسکی اصلاح ہوجاوے تو اِس کتاب کے مصنفوں اور سب ناظرین کو برکت دے ای خداوند کوئی تیری باتوں کو اپنی عقل سے دریافت نہیں کرسکتا جب تک کہ تو آپ اُنکو اُس پر منکشف نہ فرماوے تو اِس کتاب کے پڑھنے والوں کو اپنی روح پاک سے ہدایت کر اور روشنی بخشدے اور تو اِس کتاب پر برکت دے کہ یہہ بہتوں کی جان بچانے کا وسیلہ ہووے بہت لوگ اِسکے وسیلہ سے بچ جاویں ای خداوند ہمارے خدا باپ اپنے پیارے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے اپنے بندہ کی اِس دعا کو قبول فرمالے۔ آمین

تمت الکتاب الخزانتہ الاسرار

صحت نامہ خزانۃ الاسرار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۱۲	برگذب	برکذب
۲۴	۱۴	۶۹-۱	۱۹-۱
۴۷	۱۶	وستمنس	وسیٹنس
۶۲	۱۰	خرچ	چرچ
۶۸	۱۲	۲۴	۳
″	۱۷	ہونے کے	لیبالک ہونے کے
″	۱۸	۲قرنتی ۱۹-۲۰	۲قرنتی ۵-۱۹و۲۰
۷۱	۲۱	مقدسوں	مقدسوں کی
۷۵	۱	ہی	بھی
″	۱۹	ہوکرداخل	داخل
۸۰	۱۳	اکثرنہ	اگرنہ
″	۱۴	۲۱باب ۱۱سے	۲۱باب ۱۱و۱۲
۸۲	۵	بیمعنی	بمعنی
۸۸	۲	عالوس	عاموس
۱۱۲	۸	اسکو	سقیوا
۱۱۴	۸	(ایوحنا	(یوحنا
″	۱۰	جبقون	جبقوق
۱۱۷	۷	۸باب	۹باب
۱۲۹	۸	اتوام	اقوام
۱۳۱	۵	میں	ملا
۱۳۶	۱	مسیحوں	مسیحیوں
۱۴۴	۲۱	سرداروں	میں سرداروں
۱۴۸	۱۸	میں	میں ہے
۱۵۸	۱۸	بلغی	بمعنی
۱۶۳	۱۰	مکر	فکر
۱۷۰	۲۱	پرانی	پورانی
″	۲۲	منادی	بربادی
۲۰۷	۵	ذلون	دلوں
۲۲۳	۱۶	طاہر	ظاہر
۲۴۸	۱۴	یوبسی	یوسی
۲۵۱	۵	اسی	اسی طرح
۲۹۰	۱۹	مسیح موت	مسیح کی موت
۳۵۱	۱	زیاتی	زیادتی
۳۵۴	۲	یہودا باب ۶	یہودا-۶
۳۵۶	۱۷	۹۲-۶	۳۲-۲۶
۳۶۹	۵	بُرا	بڑا
″	۷	فضرت	نفرت
۳۷۴	۵	اِسنے	اسکے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷۸	۱	ہمارے سح	ہماری فسح
۳۸۰	۱۰	صفیا	صفنیا
۳۸۲	۵	خوشی	خوشی سے
۴۱۲	۹	تھے	ہی
۴۱۵	۴	یہودا باب ۴	یہودا–۴
〃	〃	۲ یوحنا باب ۷	۲ یوحنا–۷
۴۲۱	۱۳	پرمصر	پھر مصر
۴۲۷	۶	۱۰ و ۴۹	۱۰
۴۳۴	۳	مالک ہی	مالک کا ہی
۴۴۵	۱۲	متی ۱۳	متی ۲۳
۴۴۸	۳	سناسب	نامناسب
۴۵۳	۸	غنیا	عنیا
۴۵۹	۱۸	جز	خبز
۴۵۹	۲۰	۱۱–۲۱	۴–۱۹
۴۴۶	۱	متی ۲۰–۲۳	متی ۲۰–۱۳
۴۶۰	۳	گیت	کھیت
۴۶۵	۱۵	چھوٹے	جھوٹھے
〃	۱۷	بھی	ہی
۴۷۷	۱۵	ایسی	اسی
۴۷۹	۸	خلاضی	خلاصی
۴۸۸	۱۲	کوڑکے	کوڑی
۴۹۰	۲۰	بری	بیری
۴۹۲	۵	ایسی	اِسی
۵۰۱	۱	تک ہی	تک بھی
۵۱۴	۱۱	جھوٹھہ میں	جھوٹھی میں